جامع ترمذی

مترجم

مع

شمائل ترمذی

محدثِ جلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

(م ۱۳ رجب ۲۷۹ھ)

مترجم: مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی

فہرست مضامین جامع ترمذی مترجم جلد دوم

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	ابواب القدر	
۱	تقدیر میں مباحثہ کی ممانعت	۱۸
۲	عنوان بالا کا دوسرا باب	″
۳	بدبختی اور خوش بختی	۱۹
۴	اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے ۔	۲۰
۵	ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے ۔	″
۶	صرف دعا ہی تقدیر کو بدلتی ہے	۲۱
۷	لوگوں کے دل رحمٰن کی انگلیوں کے درمیان ہیں ۔	″
۸	جنتیوں اور جہنمیوں کی فہرست	۲۲
۹	بیماری متعدی نہیں ہوتی ہامہ وصفر کی کوئی حقیقت نہیں ۔	۲۳
۱۰	خیر و شر کے مقدر ہونے پر ایمان	۱۰
۱۱	موت اپنے مقررہ مقام پر آتی ہے ۔	۲۵
۱۲	تقدیر الٰہی کو دم جھاڑ اور دوا نہیں ٹال سکتے ۔	″
۱۳	فرقہ قدریہ	۲۶
۱۴	انسانی خواہشات ۔	″
۱۵	قضائے الٰہی پر راضی ہونا ۔	۲۷
۱۶	بدعت مذمومہ	″
	ابواب الفتن	
۱۷	مسلمان کا خون صرف تین باتوں سے حلال ہوتا ہے ۔	۲۹
۱۸	جان و مال کا حرام ہونا	۳۰
۱۹	کسی مسلمان کو ڈرانا جائز نہیں ۔	۳۱
۲۰	مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا	″
۲۱	ننگی تلوار کا تبادلہ ممنوع ہے	۳۲
۲۲	صبح کی نماز پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ۔	″
۲۳	جماعت سے وابستگی	″
۲۴	برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے ۔	۳۳
۲۵	بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا	۳۴
۲۶	ہاتھ ، زبان یا دل سے برائی کو روکنا	۳۵
۲۷	عنوان بالا کا ایک اور باب	″
۲۸	جابر بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا افضل جہاد ہے	۳۶
۲۹	امت کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سوال	″
۳۰	زمانۂ فتنہ کے انسان کا عمل کیا ہو	۳۷
۳۱	امانت کا اٹھ جانا	۳۸
۳۲	تم ضرور پہلے لوگوں کا طریقہ اپناؤ گے ۔	۳۹
۳۳	درندوں کا کلام کرنا	″
۳۴	چاند کا دو ٹکڑے ہونا	۴۰
۳۵	زمین کا دھنس جانا	″
۳۶	سورج کا مغرب سے نکلنا	۴۲
۳۷	یاجوج اور ماجوج کا نکلنا	″
۳۸	خارجی گروہ کی نشانی	۴۳
۳۹	کسی کو ناجائز ترجیح دینا ۔	۴۴

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۰	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی	۴۴
۴۱	اہل شام کا ذکر	۴۶
۴۲	امت کو تنبیہ	"
۴۳	ایک فتنہ کا ذکر	۴۷
۴۴	اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی طرح کا فتنہ	"
۴۵	قتل	۴۹
۴۶	لکڑی کی تلوار بنانا	"
۴۷	علامات قیامت	۵۰
۴۸	سامان ہلاکت	۵۲
۴۹	قرب قیامت	۵۳
۵۰	ترک قوم سے جنگ	۵۴
۵۱	کسریٰ کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہیں ہوگا	"
۵۲	قیام قیامت سے قبل حجاز کی جانب سے آگ نکلے گی	"
۵۳	جب تک کذاب نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی	۵۵
۵۴	بنو ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا	"
۵۵	تیسری صدی	۵۶
۵۶	خلفاء کا بیان	۵۷
۵۷	خلافت کا بیان	۵۸
۵۸	تا قیامت خلفاء قریش سے ہونگے	"
۵۹	گمراہ کن ائمہ	۵۹
۶۰	امام مہدی کا ذکر	"
۶۱	عیسیٰ علیہ السلام کا نزول	۶۰
۶۲	دجال	۶۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۶۳	دجال کہاں سے نکلے گا	۶۲
۶۴	خروج دجال کی علامات	"
۶۵	دجال کا فتنہ	۶۳
۶۶	دجال کا حلیہ	۶۶
۶۷	دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا	"
۶۸	حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کرینگے	۶۷
۶۹	کانا کذاب	"
۷۰	ابن صیاد کا ذکر	۶۸
۷۱	پہلی صدی کے لوگ	۷۱
۷۲	ہوا کو گالی دینے کی ممانعت	"
۷۳	دجال کا ایک واقعہ	۷۲
۷۴	طاقت سے زیادہ مشقت اٹھانا	۷۳
۷۵	مسلمان کی مدد	"
۷۶	غفلت اور فتنہ سے بچاؤ	"
۷۷	عظیم فتنہ	۷۴
۷۸	دین پر استقامت	۷۴
۷۹	اچھا اور برا	۷۵
۸۰	شریر لوگوں کی حکومت	"
۸۱	عمل کا مشکل دور	۷۷
	ابواب الرویا	
۸۲	مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے	۷۸
۸۳	نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں	۷۹
۸۴	خواب میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۸۰
۸۵	خواب میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر کیا کیا جائے	"
۸۶	خواب کی تعبیر	۸۱
۸۷	اقسام خواب	"
۸۸	جھوٹا خواب بیان کرنا	۸۲

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۹	دودھ کی تعبیر علم سے	۸۳
۹۰	کرتہ کی تعبیر دین سے	//
۹۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میزان اور ڈول کی تعبیر بتانا	//
	ابواب الشہادت	۸۷
	ابواب الزہد	۹۱
۹۲	نیک کام میں جلدی کرنا	۹۲
۹۳	ذکر موت	//
۹۴	قبر پہلی منزل ہے	۹۳
۹۵	اللہ تعالیٰ کی ملاقات	//
۹۶	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو ڈرانا	۹۴
۹۷	خشیت الٰہی سے رونے کی فضیلت	//
۹۸	تھوڑا ہنسنا اور زیادہ رونا	۹۵
۹۹	لوگوں کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ گھڑنا	//
۱۰۰	فضول بات اور بخل کی برائی	۹۶
۱۰۱	قلت کلام	//
۱۰۲	اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا بے قیمت ہے	۹۷
۱۰۳	دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے	۹۸
۱۰۴	دنیا چار آدمیوں کی مثل ہے	//
۱۰۵	دنیا کا علم اور اس کی محبت	۹۹
۱۰۶	مومن کی لمبی عمر	۱۰۰
۱۰۷	اس امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں	۱۰۱
۱۰۸	زمانے کا قرب اور امیدوں کی قلت	//
۱۰۹	امیدوں کا کم ہونا	//
۱۱۰	اس امت کا فتنہ مال میں ہے	۱۰۲
۱۱۱	انسان حریص ہے	۱۰۳

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۱۲	بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے	۱۰۳
۱۱۳	دنیا سے بے رغبتی	//
۱۱۴	ضرورت کے مطابق رزق اور اس پر صبر	۱۰۶
۱۱۵	فقر کی فضیلت	۱۰۷
۱۱۶	فقراء مہاجرین، امراء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے	//
۱۱۷	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اوقات	۱۰۹
۱۱۸	صحابہ کرام کا گزران زندگی	۱۱۱
۱۱۹	اصل مالداری نفس کی امیری ہے	۱۱۵
۱۲۰	حصول مال	//
۱۲۱	دنیا کی محبت باعث عذاب ہے	//
۱۲۲	حریص کی مذمت	۱۱۶
۱۲۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی	//
۱۲۴	اچھے دوست کی تلاش	//
۱۲۵	ہمیشہ کی دولت	۱۱۷
۱۲۶	زیادہ کھانا مکروہ ہے	//
۱۲۷	ریاکاری اور طلب شہرت	//
۱۲۸	ریاکار قاری	۱۲۰
۱۲۹	اچھی اور بری نیت	//
۱۳۰	آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا	۱۲۱
۱۳۱	اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا	۱۲۲
۱۳۲	نیکی اور گناہ	//
۱۳۳	اللہ کے لیے محبت	//
۱۳۴	محبت کی خبر دینا	۱۲۴
۱۳۵	تعریف کرنے اور تعریف کرنے والوں کی برائی	//
۱۳۶	مومن کی مجلس	۱۲۵
۱۳۷	مصیبت پر صبر کرنا	//
۱۳۸	بینائی کا چلا جانا	۱۲۶

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۳۹	زبان کی حفاظت	۱۲۸
۱۴۰	تمام حقداروں کے حقوق ادا کرنا	۱۳۱
۱۴۱	کسی کو راضی کرنا لازمی ہے	//
	ابواب صفة القيامة	
۱۴۲	حساب اور بدلہ	۱۳۲
۱۴۳	سورج کا قریب ہونا	۱۳۴
۱۴۴	کیفیت حشر	۱۳۵
۱۴۵	قیامت کی پیشی	۱۳۶
۱۴۶	حساب میں پوچھ گچھ	//
۱۴۷	عنوان بالا کا ایک اور باب	۱۳۸
۱۴۸	صور پھونکنا	//
۱۴۹	پل صراط کی کیفیت	۱۳۹
۱۵۰	شفاعت کا بیان	//
۱۵۱	عنوان بالا کا ایک اور باب	۱۴۲
۱۵۲	حوض کوثر	۱۴۳
۱۵۳	حوض کوثر کے برتن	۱۴۴
۱۵۴	عنوان بالا کا ایک اور باب	۱۴۵
۱۵۵	دنیا کی بے وقعتی	۱۵۴
۱۵۶	مہمان نوازی اور اچھی گفتگو	۱۶۶
۱۵۷	اچھا مسلمان	۱۶۷
۱۵۸	دوسرے کی مصیبت ظاہر کرنے کی سزا	//
۱۵۹	پردہ پوشی	۱۶۸
۱۶۰	مسلمانوں کی مدد کرنا	//
۱۶۱	بغاوت اور قطع رحم کی مذمت	۱۷۰
۱۶۲	آخرت کا خوف	۱۷۱
	ابواب صفة الجنة	
۱۶۳	جنت کے درختوں کی کیفیت	۱۷۲

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۶۴	جنت اور اس کی نعمتیں	۱۷۵
۱۶۵	جنت کے بالاخانے	۱۷۶
۱۶۶	جنت کے درجات	۱۷۷
۱۶۷	جنت کی عورتیں	۱۷۸
۱۶۸	اہل جنت کا جماع کیسا ہوگا	۱۷۹
۱۶۹	جنتیوں کی صفت	۱۸۰
۱۷۰	اہل جنت کا لباس	//
۱۷۱	جنت کے پھل	۱۸۱
۱۷۲	جنت کے پرندے	//
۱۷۳	جنت کے گھوڑے	۱۸۲
۱۷۴	جنتیوں کی عمریں	۱۸۳
۱۷۵	اہل جنت کی صفیں	//
۱۷۶	جنت کے دروازے	۱۸۴
۱۷۷	جنت کے بازار	۱۸۵
۱۷۸	اللہ تعالیٰ کا دیدار	۱۸۶
۱۷۹	رضائے الٰہی	۱۸۸
۱۸۰	جنت کے بالاخانوں سے ایک دوسرے کو دیکھنا۔	۱۸۹
۱۸۱	اہل جنت اور اہل جہنم کا ہمیشہ ہمیشہ جنت اور دوزخ میں رہنا	//
۱۸۲	جنت تکالیف کے ساتھ اور جہنم خواہشات کے ساتھ گھری ہوئی ہے	۱۹۱
۱۸۳	جنت اور دوزخ کا جھگڑا	۱۹۲
۱۸۴	ادنیٰ جنتی کی عزت و احترام	۱۹۳
۱۸۵	بڑی آنکھوں والی حوروں کی گفتگو	۱۹۴
۱۸۶	جنت کی نہریں	//
	ابواب صفة الجهنم	
۱۸۷	دوزخ کی صفت	۱۹۷

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۸۸	جہنم کی گہرائی	۱۹۷
۱۸۹	اہل جہنم کے اعضاء بڑے بڑے ہونگے	۱۹۸
۱۹۰	اہل جہنم کا پینا	۱۹۹
۱۹۱	اہل جہنم کا کھانا	۲۰۱
۱۹۲	دنیوی آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے	۲۰۳
۱۹۳	عنوان بالا کا دوسرا باب	"
۱۹۴	دوزخ کے دو سانس اور اہل توحید کا اس سے نکلنا۔	۲۰۴
۱۹۵	جہنم میں عورتوں کی کثرت	۲۰۷
۱۹۶	کمترین عذاب	"
۱۹۷	جنتی اور جہنمی	"

ابواب الایمان

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۹۸	غیر مسلموں سے جہاد	۲۰۹
۱۹۹	کلمہ طیبہ اور نماز نہ پڑھنے والوں سے جہاد	۲۱۰
۲۰۰	اسلام کی پانچ بنیادیں	۲۱۱
۲۰۱	ایمان اور اسلام بزبان جبرئیل	۲۱۲
۲۰۲	فرائض کی ایمان کی طرف نسبت	۲۱۳
۲۰۳	کامل ایمان	۲۱۴
۲۰۴	حیاء، ایمان کا حصہ ہے	۲۱۵
۲۰۵	تعظیم نماز	۲۱۶
۲۰۶	ترک نماز	۲۱۷
۲۰۷	ایمان کی لذت	۲۱۸
۲۰۸	زنا کے وقت ایمان کامل نہیں ہوتا۔	"
۲۰۹	مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔	۲۲۰
۲۱۰	اسلام کی ابتداء و انتہاء غریبوں سے ہے	"
۲۱۱	منافق کی علامت	۲۲۱
۲۱۲	مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے	۲۲۲
۲۱۳	کسی مسلمان کو کافر کہنا	۲۲۳
۲۱۴	کلمۂ اسلام پہ مرنا	"
۲۱۵	اس امت کا بٹ جانا	۲۲۵

ابواب العلم

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۱۶	بھلائی اور دین کی سمجھ	۲۲۷
۲۱۷	طلب علم کی فضیلت	۲۲۸
۲۱۸	علم کا چھپانا	"
۲۱۹	طلباء کے بارے میں نیکی کی وصیت	۲۲۹
۲۲۰	علم کا اٹھ جانا	"
۲۲۱	علم کو ذریعہ معاش بنانا	۲۳۱
۲۲۲	تبلیغ کرنا	"
۲۲۳	جھوٹی حدیث گھڑنے کا گناہ	۲۳۲
۲۲۴	جان بوجھ کر جھوٹی حدیث روایت کرنا	۲۳۳
۲۲۵	حدیث سن کر کیا الفاظ نہ کہے جائیں	۲۳۴
۲۲۶	حدیث لکھنے کی ممانعت	۲۳۵
۲۲۷	حدیث لکھنے کی اجازت	"
۲۲۸	بنی اسرائیل سے حدیث روایت کرنا	۲۳۶
۲۲۹	نیکی میں راہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔	۲۳۷
۲۳۰	ہدایت کی طرف بلانا	۲۳۸
۲۳۱	سنت اختیار کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا	۲۳۹
۲۳۲	منہیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے باز رہنا	۲۴۱
۲۳۳	مدینہ کے ایک عالم	۲۴۲
۲۳۴	عبادت پر فقہ کی فضیلت	"

ابواب الاستیذان والآداب

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۳۵	سلام کو پھیلانا	۲۴۵

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
٢٣٦	فضیلتِ سلام	٢٤٦
٢٣٧	اجازت تین بار مانگنا ہے	″
٢٣٨	سلام کا جواب کیسے دیا جائے	٢٤٧
٢٣٩	سلام پہنچانا	٢٤٨
٢٤٠	پہلے سلام کرنے والے کی فضیلت	″
٢٤١	سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے	٢٤٩
٢٤٢	بچوں کو سلام کہنا	″
٢٤٣	عورتوں کو سلام کہنا	″
٢٤٤	گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنا	٢٥٠
٢٤٥	پہلے سلام پھر گفتگو	″
٢٤٦	ذمی کو سلام کرنا مکروہ ہے	٢٥١
٢٤٧	مسلم وغیر مسلم کی مخلوط مجلس کو سلام کہنا	″
٢٤٨	سوار پیادے کو سلام کرے	٢٥٢
٢٤٩	اٹھتے اور بیٹھتے وقت سلام کہنا	″
٢٥٠	گھر کے سامنے سے اجازت مانگنا	٢٥٣
٢٥١	بلا اجازت کسی کے گھر جھانکنا	″
٢٥٢	سلام پھر اجازت	٢٥٤
٢٥٣	سفر سے رات کے وقت گھر پہنچنا مکروہ ہے	٢٥٥
٢٥٤	خط کو گرد آلود کرنا	″
٢٥٥	کان پر قلم رکھنا	″
٢٥٦	سریانی زبان کی تعلیم	٢٥٦
٢٥٧	مشرکین سے خط و کتابت	″
٢٥٨	مشرکین کو خط کیسے لکھا جائے	″
٢٥٩	خط پر مہر لگانا	٢٥٧
٢٦٠	سلام کا طریقہ	″
٢٦١	پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے	٢٥٨
٢٦٢	پہلے "علیک سلام" کہنے کی ممانعت	″
٢٦٣	مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھنا	٢٥٩
٢٦٤	راستے میں بیٹھنے والے کی ذمہ داری	٢٦٠
٢٦٥	مصافحہ کرنا	″
٢٦٦	گلے ملنا اور بوسہ دینا	٢٦٢
٢٦٧	ہاتھ اور پاؤں چومنا	″
٢٦٨	خوش آمدید کہنا	٢٦٣
٢٦٩	چھینکنے والے کو جواب دینا	٢٦٤
٢٧٠	چھینکنے والا کیا کہے	٢٦٥
٢٧١	چھینک کا جواب	″
٢٧٢	چھینک کا جواب کب ضروری ہے	٢٦٧
٢٧٣	کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے	″
٢٧٤	چھینک کے وقت آواز پست کرنا اور منہ ڈھانکنا۔	٢٦٨
٢٧٥	اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جمائی ناپسند	″
٢٧٦	نماز میں چھینک کا آنا شیطان کی طرف سے ہے	٢٦٩
٢٧٧	کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت	٢٧٠
٢٧٨	کسی جگہ سے اٹھ کر جانے والا اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے	″
٢٧٩	بلا اجازت دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنا منع ہے۔	٢٧١
٢٨٠	حلقہ کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت	″
٢٨١	کسی کے لیے کھڑا ہونے کی ممانعت	″
٢٨٢	ناخن کتروانا	٢٧٢
٢٨٣	ناخن کاٹنے اور مونچھیں کتروانے کی مدت	٢٧٣
٢٨٤	مونچھیں کتروانا	″
٢٨٥	داڑھی کو درست رکھنا	٢٧٤
٢٨٦	داڑھی بڑھانا	″
٢٨٧	چت لیٹ کر پاؤں کو پاؤں پر رکھنا	٢٧٥
٢٨٨	اس طرح لیٹنے کی ممانعت	″

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
٢٨٩	پیٹ کے بل لیٹنے کی ممانعت	٢٧٥
٢٩٠	شرمگاہ کی حفاظت	٢٧٦
٢٩١	تکیہ لگانا	″
٢٩٢	بغیر اجازت دوسرے کی جگہ نماز پڑھانے اور اس کی نشست پر بیٹھنے کی ممانعت	٢٧٧
٢٩٣	سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے	″
٢٩٤	قالین رکھنے کی اجازت	″
٢٩٥	ایک جانور اور تین سواریاں	٢٧٨
٢٩٦	اچانک نظر کا پڑجانا	″
٢٩٧	عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا۔	″
٢٩٨	عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر جانا منع ہے	٢٧٩
٢٩٩	عورتوں کے فتنہ سے بچنا	″
٣٠٠	پیشانی پر بالوں کو جمع کرنا منع ہے	٢٨٠
٣٠١	بال لگانے اور لگوانے والی نیز گودنے اور	″
٣٠٢	مردوں کے مشابہ بننے والی عورتیں	٢٨١
٣٠٣	عورتوں کا خوشبو لگا کر باہر جانا منع ہے	″
٣٠٤	مردوں اور عورتوں کی خوشبو	٢٨٢
٣٠٥	خوشبو واپس کرنے کی ممانعت	٢٨٣
٣٠٦	مرد کا مرد سے عورت کا عورت سے ننگے جسم ملنا منع ہے۔	″
٣٠٧	شرمگاہ کی حفاظت	٢٨٤
٣٠٨	ران بھی چھپانے کی چیز ہے	″
٣٠٩	صفائی و پاکیزگی	٢٨٥
٣١٠	جماع کے وقت پردہ کرنا	٢٨٦
٣١١	حمام میں جانا	″
٣١٢	گھر میں کتے اور تصویر کا ہونا	٢٨٧
٣١٣	زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی ممانعت	٢٨٨
٣١٤	سفید لباس	٢٨٩
٣١٥	مردوں کو سرخ کپڑوں کی اجازت	٢٩٠
٣١٦	سبز کپڑا پہننا	″
٣١٧	سیاہ لباس	٢٩١
٣١٨	زرد رنگ کے کپڑے	″
٣١٩	مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے	٢٩٢
٣٢٠	حریر و دیبا پہننے کی ممانعت	٢٩٣
٣٢١	قباؤں کی تقسیم	″
٣٢٢	بندے پر نعمتوں کا اثر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے	٢٩٤
٣٢٣	سیاہ موزے	″
٣٢٤	سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت	″
٣٢٥	جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے	″
٣٢٦	بدفالی	٢٩٥
٣٢٧	تیسرے کی موجودگی میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں۔	٢٩٦
٣٢٨	ایفائے عہد	٢٩٧
٣٢٩	"فداک ابی وامی" کہنا	٢٩٨
٣٣٠	"اے بیٹے" کہنا	″
٣٣١	بچے کا نام رکھنے میں جلدی کرنا	٢٩٩
٣٣٢	پسندیدہ نام	″
٣٣٣	ممنوع نام	″
٣٣٤	ناموں کا بدلنا	٣٠٠
٣٣٥	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء طیبہ	٣٠١
٣٣٦	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اور کنیت جمع کرکے نام رکھنا	″
٣٣٧	بعض اشعار حکمت ہیں	٣٠٢
٣٣٨	شعر گوئی	٣٠٣
٣٣٩	برے اشعار	٣٠٥
٣٤٠	فصاحت و بیان	٣٠٦

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۴۲	آداب خانہ	۳۰۶
۳۴۳	آداب سفر	"
۳۴۴	غیر محفوظ چھت پر منع ہے	۳۰۷
۳۴۵	اعمال پر استقامت	"
	ابواب الامثال	
۳۴۶	اللہ تعالیٰ کی بندوں کے لیے مثال	۳۰۸
۳۴۷	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی مثال	۳۱۱
۳۴۸	نماز روزہ اور صدقہ کی مثال	"
۳۴۹	قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے مومن کی مثال	۳۱۳
۳۵۰	پانچ نمازوں کی مثال	۳۱۴
۳۵۱	اس امت کی مثال	۳۱۵
۳۵۲	انسان موت اور امید	"
	ابواب فضائل القرآن	
۳۵۳	فاتحہ الکتاب کی فضیلت	۳۱۷
۳۵۴	سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت	۳۱۸
۳۵۵	(ف) نمازی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر حاضر ہونا)	"
۳۵۶	سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت	۳۲۱
۳۵۷	سورۂ آل عمران کی فضیلت	"
۳۵۸	سورۂ کہف کی فضیلت	۳۲۲
۳۵۹	سورہ یٰسین کی فضیلت	۳۲۳
۳۶۰	حٰم دخان کی فضیلت	"
۳۶۱	سورۂ الملک کی فضیلت	۳۲۴
۳۶۲	(ف) صالحین قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔	"

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۶۳	سورہ زلزال کی فضیلت	۳۲۵
۳۶۴	سورہ اخلاص اور زلزال کی فضیلت	۳۲۶
۳۶۵	سورہ اخلاص کی فضیلت	"
۳۶۶	معوذتین کی فضیلت	۳۳۰
۳۶۷	قرآن پڑھنے والے کی فضیلت	"
۳۶۸	فضیلت قرآن	۳۳۱
۳۶۹	تعلیم قرآن	۳۳۲
۳۷۰	قرآن کا ایک حرف پڑھنے کا ثواب	۳۳۳
۳۷۱	نماز میں قرآن پڑھنے کا اجر	۳۳۴
۳۷۲	قرآن سے خالی سینہ	۳۳۵
۳۷۳	قرآن بھول جانے کا گناہ	"
۳۷۴	قرآن کو ذریعہ معاش بنانا	۳۳۶
۳۷۵	سونے سے پہلے قرآن پڑھنا	۳۳۸
۳۷۶	صبح کا وظیفہ	"
۳۷۷	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت	۳۳۹
۳۷۸	فضیلت قرآن	۳۴۰
	ابواب قرأت	"
۳۷۹	سات قرأتیں	۳۴۶
۳۸۰	مسلمان سے ہمدردی	۳۴۸
۳۸۱	ختم قرآن کی مدت	"
	ابواب تفسیر القرآن	
۳۸۲	تفسیر بالرائے	۳۵۰
۳۸۳	سورۂ فاتحہ کی تفسیر	۳۵۲
۳۸۴	تفسیر سورۂ بقرہ	۳۵۵
۳۸۵	تفسیر سورہ آل عمران	۳۷۱
۳۸۶	تفسیر سورۂ نساء	۳۸۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۸۷	تفسیر سورۂ مائدہ	۳۹۶
۳۸۸	تفسیر سورۂ انعام	۴۰۲
۳۸۹	تفسیر سورۂ اعراف	۴۱۰
۳۹۰	تفسیر سورۂ انفال	۴۱۳
۳۹۱	تفسیر سورۂ توبہ	۴۱۶
۳۹۲	تفسیر سورۂ یونس	۴۲۶
۳۹۳	تفسیر سورۂ ہود	۴۳۰
۳۹۴	تفسیر سورۂ یوسف	۴۳۵
۳۹۵	تفسیر سورۂ رعد	۴۳۶
۳۹۶	تفسیر سورۂ ابراہیم	۴۳۷
۳۹۷	تفسیر سورۂ حجر	۴۳۹
۳۹۸	تفسیر سورۂ نحل	۴۴۰
۳۹۹	تفسیر سورۂ بنی اسرائیل	۴۴۱
۴۰۰	تفسیر سورۂ کہف	۴۵۰
۴۰۱	تفسیر سورۂ مریم	۴۵۵
۴۰۲	تفسیر سورۂ طٰہٰ	۴۵۸
۴۰۳	تفسیر سورۂ انبیاء	۴۵۹
۴۰۴	تفسیر سورۂ حج	۴۶۱
۴۰۵	تفسیر سورۂ مومنون	۴۶۴
۴۰۶	تفسیر سورۂ نور	۴۶۶
۴۰۷	تفسیر سورۂ فرقان	۴۷۳
۴۰۸	تفسیر سورۂ شعراء	۴۷۵
۴۰۹	تفسیر سورہ نمل	۴۷۶
۴۱۰	تفسیر سورہ قصص	۴۷۷
۴۱۱	تفسیر سورۂ عنکبوت	〃
۴۱۲	تفسیر سورہ روم	۴۷۸
۴۱۳	تفسیر سورہ لقمان	۴۸۰
۴۱۴	تفسیر سورۂ سجدہ	۴۸۱
۴۱۵	تفسیر سورۂ احزاب	۴۸۲
۴۱۶	تفسیر سورۂ سبا	۴۹۴
۴۱۷	تفسیر سورہ ملائکہ	۴۹۵
۴۱۸	تفسیر سورہ یٰسین	۴۹۶
۴۱۹	تفسیر سورۂ والصافات	۴۹۷
۴۲۰	تفسیر سورۂ ص	〃
۴۲۱	تفسیر سورہ زمر	۵۰۰
۴۲۲	تفسیر سورہ مومن	۵۰۳
۴۲۳	تفسیر سورہ سجدہ	۵۰۴
۴۲۴	تفسیر سورۂ شوریٰ	۵۰۵
۴۲۵	تفسیر سورہ زخرف	۵۰۶
۴۲۶	تفسیر سورۂ دخان	〃
۴۲۷	تفسیر سورۂ احقاف	۵۰۸
۴۲۸	تفسیر سورۂ محمد	۵۰۹
۴۲۹	تفسیر سورۂ فتح	۵۱۱
۴۳۰	تفسیر سورۂ حجرات	۵۱۲
۴۳۱	تفسیر سورۂ ق	۵۱۵
۴۳۲	تفسیر سورۂ ذاریات	〃
۴۳۳	تفسیر سورۂ طور	۵۱۶
۴۳۴	تفسیر سورۂ نجم	۵۱۷
۴۳۵	تفسیر سورۂ قمر	۵۲۰
۴۳۶	تفسیر سورۂ رحمٰن	۵۲۱
۴۳۷	تفسیر سورۂ واقعہ	۵۲۲
۴۳۸	تفسیر سورۂ حدید	۵۲۳
۴۳۹	تفسیر سورۂ مجادلہ	۵۲۵
۴۴۰	تفسیر سورۂ حشر	۵۲۸
۴۴۱	تفسیر سورۂ ممتحنہ	۵۲۹
۴۴۲	تفسیر سورۂ صف	۵۳۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۴۳	تفسیر سورۂ جمعہ	۵۳۲
۴۴۴	تفسیر سورۂ منافقین	۵۳۳
۴۴۵	تفسیر سورۂ تغابن	۵۳۶
۴۴۶	تفسیر سورۂ تحریم	۵۳۷
۴۴۷	تفسیر سورۂ ن والقلم	۵۴۰
۴۴۸	تفسیر سورۂ حاقہ	〃
۴۴۹	تفسیر سورۂ سأل سائل	۵۴۲
۴۵۰	تفسیر سورۂ جن	〃
۴۵۱	تفسیر سورۂ مدثر	۵۴۳
۴۵۲	تفسیر سورۂ قیامہ	۵۴۵
۴۵۳	تفسیر سورۂ عبس	۵۴۶
۴۵۴	تفسیر سورۂ اذا الشمس کورت	۵۴۷
۴۵۵	تفسیر سورۂ مطففین	〃
۴۵۶	تفسیر سورۂ انشقاق	۵۴۸
۴۵۷	تفسیر سورۂ بروج	۵۴۹
۴۵۸	تفسیر سورۂ غاشیہ	۵۵۲
۴۵۹	تفسیر سورۂ فجر	〃
۴۶۰	تفسیر سورۂ والشمس وضحٰہا	۵۵۳
۴۶۱	تفسیر سورۂ واللیل اذا یغشیٰ	〃
۴۶۲	تفسیر سورۂ والضحیٰ	۵۵۴
۴۶۳	تفسیر سورۂ الم نشرح	〃
۴۶۴	تفسیر سورۂ والتین	۵۵۵
۴۶۵	تفسیر سورۂ اقرأ باسم ربک	〃
۴۶۶	تفسیر سورۂ لیلۃ القدر	۵۵۶
۴۶۷	تفسیر سورۂ لم یکن	۵۵۷
۴۶۸	تفسیر سورۂ اذا زلزلت	〃
۴۶۹	تفسیر سورۂ الہاکم التکاثر	〃
۴۷۰	تفسیر سورۂ کوثر	۵۵۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۷۱	تفسیر سورۂ فتح	۵۶۰
۴۷۲	تفسیر سورۂ تبت	〃
۴۷۳	تفسیر سورۂ اخلاص	۵۶۱
۴۷۴	تفسیر سورۂ معوذتین	۵۶۲
	ابواب الدعاء	
۴۷۵	فضیلت دعا	۵۶۳
۴۷۶	عنوان بالا کا دوسرا باب	〃
۴۷۷	اسی عنوان کا ایک اور باب	۵۶۵
۴۷۸	فضیلت ذکر	〃
۴۷۹	کثرت ذکر	۵۶۶
۴۸۰	قبولیت ذکر	〃
۴۸۱	فضیلت حلقۂ ذکر	〃
۴۸۲	اللہ کے ذکر سے خالی مجلسیں	۵۶۷
۴۸۳	مسلمان کی دعا مقبول ہے	۵۶۸
۴۸۴	دعا اپنے آپ سے شروع کرنا	۵۶۹
۴۸۵	دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا	〃
۴۸۶	دعا میں جلدی کرنا	۵۷۱
۴۸۷	صبح اور شام کی دعا	〃
۴۸۸	عنوان بالا کا دوسرا باب	۵۷۲
۴۸۹	سید الاستغفار	〃
۴۹۰	بستر پر جاتے وقت کی دعا	۵۷۳
۴۹۱	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۷۴
۴۹۲	ایک اور باب	〃
۴۹۳	ایک اور باب	۵۷۵
۴۹۴	بستر پر دوبارہ جائے تو کیا پڑھے	۵۷۶
۴۹۵	سوتے وقت قرآن پڑھنا	〃
۴۹۶	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۷۷

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۹۷	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۷۸
۴۹۸	سوتے وقت تسبیح، تکبیر اور تحمید کہنا	۵۷۹
۴۹۹	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۸۰
۵۰۰	رات کو بیدار ہونے کی دعا	۵۸۱
۵۰۱	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۸۲
۵۰۲	عنوان بالا کا ایک اور باب	//
۵۰۳	رات کو نماز کے لیے اٹھے تو کیا کہے	//
۵۰۴	عنوان بالا کا ایک اور باب	۵۸۳
۵۰۵	رات کو نماز شروع کرتے وقت کی دعا	۵۸۵
۵۰۶	عنوان بالا کا دوسرا باب	//
۵۰۷	سجود قرآن میں کیا پڑھے	۵۸۹
۵۰۸	گھر سے نکلتے وقت کیا کہے	۵۹۰
۵۰۹	عنوان بالا کا دوسرا باب	//
۵۱۰	بازار جاتے وقت کیا پڑھے	//
۵۱۱	بیمار کیا پڑھے	۵۹۱
۵۱۲	مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے	۵۹۲
۵۱۳	مجلس سے کھڑا ہو تو کیا کہے	۵۹۳
۵۱۴	پریشانی کے وقت کیا پڑھے	۵۹۴
۵۱۵	کسی مقام پر اترے تو کیا پڑھے	۵۹۵
۵۱۶	سفر میں جاتے وقت کیا کہے	//
۵۱۷	سفر سے واپسی پر کیا کہے	۵۹۶
۵۱۸	حب مدینہ	۵۹۷
۵۱۹	رخصت کرتے وقت کیا کہے	//
۵۲۰	زادِ راہ	
۵۲۱	بلا عنوان باب	۵۹۸
۵۲۲	مسافر کی دعا	//
۵۲۳	چوپایہ پر سوار ہوتے وقت کیا پڑھے	//
۵۲۴	آندھی کے وقت کی دعا	۶۰۰

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۵۲۵	گرج کی آواز سن کر کیا کہے	۶۰۰
۵۲۶	چاند دیکھ کر کیا دعا مانگے	//
۵۲۷	غصہ کے وقت کیا پڑھے	۶۰۱
۵۲۸	برا خواب دیکھے تو کیا کہے	//
۵۲۹	نیا پھل دیکھے تو کیا کہے	۶۰۲
۵۳۰	کھانا کھائے تو کیا کہے	//
۵۳۱	کھانے سے فراغت پر کیا کہے	۶۰۳
۵۳۲	گدھے کی آواز سن کر کیا کہا جائے	۶۰۴
۵۳۳	تسبیح، تکبیر، تہلیل اور تحمید کی فضیلت	//
۵۳۴	جنت کے پودے	۶۰۵
۵۳۵	جنت میں کھجور	۶۰۶
۵۳۶	بہترین عمل	۶۰۸
۵۳۷	سو حج کا ثواب	//
۵۳۸	دس کروڑ نیکیاں	۶۰۹
۵۳۹	جامع دعائیں	۶۱۰
۵۴۰	دعا مانگنے کا طریقہ	۶۱۱
۵۴۱	آنکھوں کے لیے دعا	۶۱۲
۵۴۲	پناہ مانگنا	//
۵۴۳	ہاتھ سے تسبیح شمار کرنا	۶۱۴
۵۴۴	مختلف دعائیں	۶۱۵
۵۴۵	مصیبت پہنچنے پر دعا	۶۲۴
۵۴۶	افضل دعا	۶۲۵
۵۴۷	کام کے ارادہ پر دعا	۶۲۶
۵۴۸	سبحان اللہ اور الحمد للہ کی فضیلت	۶۲۶
۵۴۹	موقف میں دعا	۶۲۷
۵۵۰	جامع دعا	۶۲۸
۵۵۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو دعا اکثر مانگتے	//
۵۵۲	بے خوابی کا علاج	۶۲۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۵۵۳	بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنا	۶۲۹
۵۵۴	اللہ تعالٰی کی تعریف	۶۳۰
۵۵۵	دعائے مغفرت	"
۵۵۶	دعائے حاجت	"
۵۵۷	باوضو ہو کر ذکر الٰہی کرتے ہوئے سونا	۶۳۱
۵۵۸	صبح شام کی دعا	۶۳۲
۵۵۹	توبہ، استغفار اور رحمت پروردگار	۶۳۳
۵۶۰	توبہ کب تک قبول ہوتی ہے	۶۳۵
۵۶۱	اللہ تعالٰی توبہ کو پسند فرماتا ہے	۶۳۶
۵۶۲	رحمت خداوندی	"
۵۶۳	دعا کی اہمیت	"
۵۶۴	رحمت الٰہی	۶۳۷
۵۶۵	رحمت و عذاب	"
۵۶۶	وسیع رحمت	"
۵۶۷	درود شریف نہ پڑھنے کی برائی	۶۳۸
۵۶۸	ایک دعا	۶۳۹
۵۶۹	اہمیت دعا	"
۵۷۰	اس امت کی عمریں	۶۴۱
۵۷۱	ایک جامع دعا	"
۵۷۲	مظلوم کی فریاد	۶۴۲
۵۷۳	ایک اہم وظیفہ	"
۵۷۴	مختصر مگر جامع وظیفہ	"
۵۷۵	قبولیت دعا	۶۴۳
۵۷۶	دعاؤں کے بارے مختلف احادیث	۶۴۴
۵۷۷	نماز کے بعد دعا و تعوذ	۶۴۷
۵۷۸	وسیلہ اور ندائے یا رسول اللہ (حدیث نمبر ۱۵۰۴)	۶۵۳
۵۷۹	ذکر الٰہی میں مستغرق لوگ	۶۵۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۵۸۱	زہر سے حفاظت کا وظیفہ	۶۶۲
۵۸۲	کلمات تشکر	۶۶۳
۵۸۳	قبولیت دعا	"
۵۸۴	اچھی آرزو	۶۶۴
۵۸۵	اعضاء سے حصول نفع کی دعا	"
۵۸۶	اللہ تعالٰی سے مانگنا	۶۶۵
	ابواب المناقب	
۵۸۷	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل	"
۵۸۸	قیامت کا دولہا	۶۶۷
۵۸۹	طلب وسیلہ	۶۶۸
۵۹۰	ولادت باسعادت	۶۷۱
۵۹۱	آغاز نبوت	"
۵۹۲	بعثت نبوی	۶۷۳
۵۹۳	علامات نبوت اور آپ کی خصوصیات	۶۷۴
۵۹۴	پتھروں اور درختوں کا آپ کو سلام کرنا	"
۵۹۵	کھجور کے تنے کا رونا	۶۷۵
۵۹۶	دست مبارک کی برکت	"
۵۹۷	کھانے میں برکت	۶۷۶
۵۹۸	کھانے پر کلام الٰہی پڑھنا باعث برکت ہے، حدیث نمبر ۱۶۶۴	۶۷۷
۵۹۹	پانی میں برکت	"
۶۰۰	آغاز نبوت	"
۶۰۱	معجزات کی برکت	۶۷۸
۶۰۲	کیفیت نزول وحی	"
۶۰۳	حلیہ مبارکہ	۶۷۹
۶۰۴	چاند جیسا چہرہ	"
۶۰۵	بے مثل رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)	"

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۶۰۶	کلام رسولؐ (صلی اللہ علیہ وسلم)	۶۸۱
۶۰۷	انداز بیان	〃
۶۰۸	عادت تبسم	۶۸۲
۶۰۹	مہر نبوت	〃
۶۱۰	سرمگیں آنکھیں	۶۸۳
۶۱۱	کشادہ رو	〃
۶۱۲	حسن بے مثال	〃
۶۱۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت	۶۸۴
۶۱۴	عمر شریف	〃
۶۱۵	عنوان بالا کا ایک اور باب	۶۸۵
۶۱۶	* * *	〃
۶۱۷	* * *	〃
۶۱۸	مناقب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۶۸۶
۶۱۹	نائب رسول	۶۹۲
۶۲۰	امامت صدیق	۶۹۳
۶۲۱	جنت کے تمام دروازوں سے گزرنے والا	〃
۶۲۲	مناقب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	۶۹۵
۶۲۳	مناقب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۷۰۳
۶۲۴	مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۷۰۹
۶۲۵	بغض علی منافقت کی علامت ہے	۷۱۱
۶۲۶	مناقب حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	۷۱۹
۶۲۷	مناقب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	۷۲۱
۶۲۸	مناقب حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ	۷۲۳
۶۲۹	مناقب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۷۲۴
۶۳۰	مناقب حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ	۷۲۵
۶۳۱	مناقب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ	۷۲۶
۶۳۲	مناقب حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	۷۲۷
۶۳۳	مناقب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۷۲۹
۶۳۴	مناقب حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما	۷۳۰
۶۳۵	مناقب اہل بیت	۷۳۵
۶۳۶	مناقب حضرت معاذ بن جبل، زید بن ثابت، ابی بن کعب اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم	۷۳۷
۶۳۷	مناقب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	۷۳۹
۶۳۹	مناقب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ	〃
۶۴۰	مناقب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ	۷۴۱
۶۴۱	مناقب حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	〃
۶۴۲	مناقب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	۷۴۳
۶۴۳	مناقب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ	۷۴۵
۶۴۴	مناقب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۷۴۶
۶۴۵	مناقب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ	۷۴۷
۶۴۶	مناقب حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ	۷۴۸
۶۴۷	مناقب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما	۷۴۹
۶۴۸	مناقب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	〃
۶۴۹	مناقب حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما	۷۵۰
۶۵۰	مناقب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	〃
۶۵۱	مناقب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	۷۵۲
۶۵۲	مناقب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما	۷۵۵
۶۵۳	مناقب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ	〃
۶۵۴	مناقب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	۷۵۶
۶۵۵	مناقب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ	۷۵۷
۶۵۶	مناقب حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ	〃
۶۵۷	مناقب حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ	۷۵۸
۶۵۸	مناقب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ	〃
۶۵۹	مناقب حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	۷۵۹
۶۶۰	مناقب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	〃

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۶۶۱	مناقب حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ	۷۶۰
۶۶۲	فضائل صحابہ کرام	″
۶۶۳	شرکاء بیعت رضوان کی فضیلت	۷۶۱
۶۶۴	صحابہ کرام کو سب وشتم کرنے والے کی مذمت	″
۶۶۵	فضیلت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا	۷۶۳
۶۶۶	فضیلت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۷۶۶
۶۶۷	فضیلت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	۷۶۹
۶۶۸	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے فضائل	۷۷۰
۶۶۹	فضیلت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	۷۷۳
۶۷۰	انصار وقریش کی فضیلت	۷۷۴
۶۷۱	انصار کے کون سے گھروں میں خیر ہے	۷۷۷
۶۷۲	فضیلت مدینہ طیبہ	۷۷۸
۶۷۳	فضیلت مکہ مکرمہ	۷۸۱
۶۷۴	فضیلت عرب	۷۸۲
۶۷۵	فضیلت اہل عجم	۷۸۴
۶۷۶	اہل یمن کی فضیلت	۷۸۵
۶۷۷	قبیلہ غفار، اسلم، جہنیہ اور مزینہ کی فضیلت	۷۸۷
		″
۶۷۸	ثقیف اور بنو حنیفہ	″
۶۷۹	شام اور یمن کی فضیلت	۷۹۱
۶۸۰	نجد سے شیطان کے سینگ کا نکلنا۔ حدیث نمبر ۱۸۸۸ ۔	″
	کتاب العلل	۷۹۴
	شمائل ترمذی	
۶۸۱	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ	۸۱۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۶۸۲	مہر نبوت	۸۲۳
۶۸۳	موئے مبارک	۸۲۶
۶۸۴	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کنگھی کرنا	۸۲۷
۶۸۵	سفید بال	″
۶۸۶	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب لگانا	۸۲۹
۶۸۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرمہ لگانا	″
۶۸۸	لباس مبارک کے بیان میں	۸۳۰
۶۸۹	معیشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۸۳۲
۶۹۰	موزہ مبارک	۸۳۳
۶۹۱	نعلین مبارک	″
۶۹۲	انگوٹھی مبارک	۸۳۵
۶۹۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا	۸۳۶
۶۹۴	تلوار مبارک	۸۳۷
۶۹۵	زرہ مبارک	۸۳۸
۶۹۶	خود مبارک	۸۳۹
۶۹۷	دستار مبارک	″
۶۹۸	تہبند مبارک	۸۴۰
۶۹۹	رفتار مبارک	۸۴۲
۷۰۰	تقنع (رومال) مبارک	″
۷۰۱	نشست مبارک	″
۷۰۲	تکیہ مبارک	
۷۰۳	تکیہ لگانا	۸۴۳
۷۰۴	کھانا تناول فرمانا	۸۴۴
۷۰۵	روٹی مبارک	″
۷۰۶	سالن مبارک	۸۴۶
۷۰۷	کھانا کھانے کے لیے وضو (ہاتھ دھونا)	۸۵۳
۸۰۸	کلمات شریفہ کھانے سے پہلے اور بعد	۸۵۴

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۷۰۹	پیالہ مبارک	۸۵۵
۷۱۰	پھل تناول فرمانا	//
۷۱۱	مشروبات مبارکہ	۸۵۷
۷۱۲	پانی نوش فرمانا	//
۷۱۳	خوشبو لگانا	۸۵۹
۷۱۴	انداز گفتگو	۸۶۰
۷۱۵	تبسم فرمانا	۸۶۱
۷۱۶	خوش طبعی	۸۶۴
۷۱۷	شعر گوئی	۸۶۶
۷۱۸	رات کے وقت قصہ گوئی	۸۶۸
۷۱۹	ام زرع کی حدیث	۸۶۹
۷۲۰	آرام فرمانا	۸۷۱
۷۲۱	عبادت فرمانا	۸۷۳
۷۲۲	نماز چاشت	۸۷۹
۷۲۳	گھر میں نفل	۸۸۱
۷۲۴	روزے رکھنا	۸۸۱
۷۲۵	قرأت فرمانا	۸۸۵
۷۲۶	آنسو مبارک	۸۸۶
۷۲۷	بستر مبارک	۸۸۹
۷۲۸	انکساری فرمانا	//
۷۲۹	اخلاق حسنہ	۸۹۵
۷۳۰	حیاء مبارک	۹۰۰
۷۳۱	سینگی لگوانا	//
۷۳۲	اسماء مبارکہ	۸۰۲
۷۳۳	گزر اوقات	//
۷۳۴	عمر مبارک	۹۰۷
۷۳۵	وصال مبارک	۹۰۹
۷۳۶	وراثت	۹۱۵
۷۳۷	خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت	۹۱۶

WWW.NAFSEISLAM.COM

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الْقَدَرِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ

١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ أَبِهٰذَا أُمِرْتُمْ أَمْ بِهٰذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِي هٰذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَلَّا تَنَازَعُوْا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ لَهُ غَرَائِبُ يَتَفَرَّدُ بِهَا۔

بَابٌ۔

٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى يَا آدَمُ أَنْتَ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهِ أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ

ابواب تقدیر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

تقدیر میں مباحثہ کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم تقدیر کے بارے میں باہم گفتگو کر رہے تھے (یہ دیکھ کر) آپ غضبناک ہو گئے یہاں تک کہ چہرۂ اقدس سرخ ہو گیا گویا کہ آپ کے مبارک رخساروں پر انار نچوڑ دیا گیا ہو آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے یا اسی بات کے لیے میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں تم سے پہلے لوگوں نے جب اس بارے (تقدیر کے بارے) میں اختلاف کیا تو ہلاک ہو گئے میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ اس بارے میں مت جھگڑو۔ اس باب میں حضرت عمر، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی صالح مری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ صالح مری سے کئی غریب روایات مروی ہیں جن میں وہ منفرد ہے۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں (عالم ارواح میں) حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباحثہ ہوا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "اے آدم! تجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے پیدا کیا اور تم میں اپنی خاص روح پھونکی پھر تیری لغزش کے باعث لوگوں کو جنت سے نکالا گیا" نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت آدم علیہ السلام نے جواباً کہا اے موسیٰ! تو وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شرف ہمکلامی کے ذریعے برگزیدہ کیا کیا تو مجھے

مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى عَمَلٍ عَمِلْتُهُ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ قَالَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجُنْدُبٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ٣ مَا جَاءَ فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ۔

٣۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَا نَعْمَلُ فِيهِ أَمْرٌ مُبْتَدَعٌ أَوْ مُبْتَدَأٌ أَوْ فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَأَنَسٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

٤۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ عُلِمَ قَالَ

ایسے عمل پر ملامت کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے قبل میرے لیے لکھ دیا تھا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس طرح حضرت آدم علیہ السلام دگفتگو میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔ اس باب میں حضرت عمر اور جندب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی سلیمان تیمی کے واسطے سے اعمش سے حسن غریب ہے۔ بعض راویوں نے اس روایت کو اعمش سے ابو صالح اور انہوں نے ابو ہریرہ کے واسطہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور بعض نے اعمش سے اس طرح روایت کیا کہ انہوں نے ابو صالح اور انہوں نے ابو سعید کے واسطہ سے رسول کریم سے روایت کیا۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔

بدبختی اور خوش بختی

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کیا "یا رسول اللہ! ہم جو عمل کرتے ہیں کیا یہ نیا پیدا ہوتا ہے یا نئے سرے سے اس کا آغاز ہوتا ہے یا ان باتوں سے ہے جن سے فراغت ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا "اے خطاب کے بیٹے! یہ ان باتوں سے ہے جن سے فراغت ہو چکی اور ہر شخص کے لیے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے وہ پیدا ہوا جو شخص خوش بخت لوگوں سے ہے وہ اعمال سعادت کرتا ہے اور جو بدبختوں سے ہے وہ اعمال شقاوت کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، حذیفہ بن اسید، انس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور زمین کرید رہے تھے اچانک آپ نے سر اقدس آسمان کی طرف اٹھایا پھر فرمایا "تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ جہنم یا جنت میں معلوم ہو چکا یا (وکیع کے الفاظ میں) لکھ دیا گیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم توکل نہ کر لیں (یعنی عمل سے بے نیاز ہو جائیں)

مِنْكُمْ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَفَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ الْأَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيمِ

۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ إِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا الْأَعْمَشُ نَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ ثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِعَيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدٍ نَحْوَهُ۔

بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

آپ نے فرمایا نہیں! بلکہ عمل کرو ہر شخص کے لیے وہ عمل آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا درآں حالیکہ آپ صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع کی جاتی ہے چالیس دن بعد گاڑھا خون بن جاتا ہے اور پھر چالیس دن میں گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسکی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے نیز چار باتوں یعنی اس بچے کے رزق، عمر، عمل اور سعادت و شقاوت کے لکھنے کا حکم ہوتا ہے پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں تم میں سے کوئی اہل جنت کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الٰہی اسکی طرف سبقت کرتی ہے تو اس کا خاتمہ اہل جہنم کے اعمال پر ہوتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور ایک آدمی عمر بھر جہنمیوں کے اعمال کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الٰہی اسکی طرف دوڑتی ہے اور اس کا خاتمہ جنتیوں کے اعمال پر ہوتا ہے پس وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی اور اسی کی مثل ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہما سے بھی روایات مروی ہیں، احمد بن حسن کہتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا کہ میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل (کوئی دوسرا) نہیں دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اعمش سے اس کی مثل روایت کی محمد بن علاء نے وکیع کے واسطے سے انھوں نے بواسطہ اعمش حضرت زید سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔

ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں،

ابْنُ رَبِيعَةَ الْبُنَانِيُّ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْمِلَّةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ بِهِ۔

۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ

۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ الضُّرَيْسِ وَأَبُو مَوْدُودٍ اثْنَانِ أَحَدُهُمَا يُقَالُ لَهُ فِضَّةُ وَالْآخَرُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَحَدُهُمَا بَصْرِيٌّ وَالْآخَرُ مَدَنِيٌّ وَكَانَا فِي عَصْرٍ وَاحِدٍ وَأَبُو مَوْدُودٍ الَّذِي رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ اسْمُهُ فِضَّةُ بَصْرِيٌّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ ملت اسلامیہ پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، عیسائی اور مشرک بنا دیتے ہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جو بچے جوان ہونے سے پہلے فوت ہو جاتے ہیں ان کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ انہوں نے کیا کرنا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے ہم معنی روایت کرتے ہیں لیکن وہاں "یولد علی الملۃ" کی جگہ "یولد علی الفطرۃ" کے الفاظ ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ وغیرہ نے اعمش سے یہ روایت بیان کی انہوں نے ابوصالح کے واسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک نقل کیا اور اس میں "یولد علی الفطرۃ" کے الفاظ ہیں۔

صرف دعا ہی تقدیر کو بدلتی ہے

حضرت سلمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے اور نیکی ہی سے عمر بڑھتی ہے اس باب میں ابواسید سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اس کو صرف یحیٰی بن ضریس کے حوالہ سے جانتے ہیں۔ ابومودود، دو ہیں ایک کا نام فضہ ہے اور دوسرے عبدالعزیز بن ابی سلیمان ہیں۔ اول الذکر بصری ہیں جبکہ دوسرے مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ دونوں ہم عصر ہیں اور اس حدیث کے راوی ابومودود فضہ بصری ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أُصْبُعَيِ الرَّحْمٰنِ

لوگوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں

۱۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِيْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ أَصَحُّ۔

بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِيْ قَبِيْلٍ عَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ أَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے "اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! "ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے کیا آپکو ہمارا (دین سے پھر جانے کا) ڈر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں (انسانوں) کے دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہے پھیر دے (یعنی اس کے قبضہ میں ہیں) اس باب میں، نواس بن سمعان، ام سلمہ، عائشہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے حدیث پاک مروی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی طرح متعدد راویوں نے اعمش سے بواسطہ ابوسفیان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور بعض نے اعمش سے بواسطہ ابوسفیان وجابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے، اور ابوسفیان کے واسطے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے روایت زیادہ صحیح ہے۔

جنتیوں اور جہنمیوں کی فہرست

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں! ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کے دست مبارک میں دو کتابیں تھیں آپ نے فرمایا کیا تم ان دو کتابوں کے بارے میں جانتے ہو؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ کے بتائے بغیر نہیں جانتے۔ آپ نے دائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا یہ تمام جہانوں کے پالنے والے کی طرف سے ایک کتاب ہے اس میں جنتیوں، ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں۔ آخر میں ان کی میزان ہے اب ان میں کبھی بھی کمی یا زیادتی نہ ہوگی۔ پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا اس میں اہل جہنم، ان کے آباؤ اجداد اور قبائل کے نام ہیں، آخر میں ٹوٹل ہے اور اب کبھی بھی ان میں کمی یا زیادتی نہ ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر انجام کار درکے لکھنے سے فراغت ہو چکی ہے تو اب عمل کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا سیدھی راہ چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی کا خاتمہ

سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَّاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ.

اعمال جنت پر ہوگا اگرچہ وہ زندگی بھر کیسا ہی عمل کرتا رہا اور دوزخی کا خاتمہ عمل دوزخ پر ہوگا اگرچہ وہ زندگی بھر کیسا ہی عمل کرتا ہے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا اور ان کتابوں کو پھینک دیا اور فرمایا تمہارا رب اپنے بندوں سے فارغ ہوگیا ایک جماعت جنتی ہے اور ایک دوزخ میں جائے گی۔

۱۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ اَبِيْ قَبِيْلٍ نَحْوَهٗ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ قَبِيْلٍ اسْمُهٗ حُيَيُّ بْنُ هَانِئٍ.

قتیبہ بکر بن مضر سے اور انہوں نے ابوقبیل سے اسی کی مثل روایت کی ہے اور اس باب میں حضرت ابن عمر سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو قبیل کا نام حیی بن ہانی ہے۔

ف حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنتیوں اور جہنمیوں کے ناموں ان کی ولدیت ان کے قبائل حتیٰ کہ ان کی تعداد سے بھی باخبر ہیں اسی لیے امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے تو دانائے ماکان اور مایکون ہے۔ مگر بے خبر بے خبر جانتے ہیں (مترجم)

۱۳- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسکو عمل پر لگا دیتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کس طرح اس سے عمل کراتا ہے؟ آپ نے فرمایا اسے موت سے پہلے اعمال صالحہ کی توفیق بخشتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ.

بیماری متعدی نہیں ہوتی اور ہامہ وصفر کی کوئی حقیقت نہیں ہے

۱۴- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ نَا اَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ نَا صَاحِبٌ لَنَا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يُعْدِيْ شَيْءٌ شَيْئًا فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبَعِيْرُ اَجْرَبُ الْحَشَفَةِ نُدْبِنُهٗ فَيُجْرِبُ الْاِبِلَ كُلَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَجْرَبَ الْاَوَّلَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ خَلَقَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ فَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرِزْقَهَا وَمَصَائِبَهَا وَفِي الْبَابِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا ایک کی بیماری دوسرے کی طرف متعدی نہیں ہوتی ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! خارشی حشفہ والا اونٹ دوسرے اونٹوں کے قریب ہوتا ہے پھر وہ تمام اونٹوں کو خارشی بنا دیتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی۔ نہ تو ایک بیمار سے دوسرے کو بیماری لگتی ہے اور نہ ہی صفر کی کوئی حقیقت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہر نفس کو پیدا فرمایا پھر اس کی زندگی رزق اور مصائب لکھ دیئے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيَّ الْبَصْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ ابْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُولُ لَوْ حُلِّفْتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ إِنِّي لَمْ أَرَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ ۔

ابن عباس اور انس رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن عمرو صفوان ثقفی بصری کو کہتے ہوئے سنا کہ علی بن مدینی کہتے ہیں اگر مجھے مقام ابراہیم اور رکن کے درمیان (کھڑا کر کے) قسم دلائی جائے تو میں قسم اٹھا کر کہونگا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے زیادہ علم والا کوئی نہیں دیکھا۔

ف۔ ہامہ رات کو ایک اڑنے والا ایک پرندہ ہے بعض نے کہا اُلّو ہے اس سے بعض لوگ بدفالی لیتے تھے (صفر) عربوں کا عقیدہ تھا کہ انسان کے پیٹ میں ایک جانور ہے جو بھوک کے وقت تڑپتا ہے اور بعض اوقات انسان کی جان لے لیتا ہے (دیکھیے) علاوہ ازیں عرب صفر کے مہینے میں بعض اوقات جنگ حرام سمجھتے اور بعض اوقات حلال حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ بات صحیح نہیں (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

خیر و شر کے مقدر ہونے پر ایمان

۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ وَحَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُونٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک بندہ تقدیر کے خیر و شر پر ایمان نہ لائے مومن نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب تک وہ یہ نہ جان لے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ اس سے خطا کرنے والی نہیں اور جو مصیبت اس سے خطا کر گئی (اور نہیں پہنچی) وہ اسے پہنچنے والی نہیں تھی۔ اس باب میں حضرت عبادہ، جابر اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث، جابر کی حدیث سے غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن میمون کی حدیث سے پہچانتے ہیں اور عبداللہ بن میمون منکر حدیث تھا۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا بندہ (جب تک) چار باتوں پر ایمان نہ لائے، مومن نہیں ہو سکتا اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں اللہ تعالےٰ کا رسول ہوں مجھے اس نے حق کے ساتھ بھیجا۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ

محمد بن غیلان نے نضر بن شمیل کے واسطے سے

شميل عن شعبة نحوه إلا أنه قال ربعي عن رجل عن علي حديث أبي داود عن شعبة عندي أصح من حديث النضر وهكذا روى غير واحد عن منصور عن ربعي عن علي حدثنا الجارود قال سمعت وكيعا يقول بلغني أن ربعي بن حراش لم يكذب في الإسلام كذبة۔

باب ١١ ما جاء أن النفس تموت حيث ما كتب لها

١٨ - حدثنا بندار نا مؤمل نا سفيان عن أبي إسحاق عن مطر بن عكامس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قضى الله لعبد أن يموت بأرض جعل له إليها حاجة۔

وفي الباب عن أبي عزة هذا حديث حسن غريب ولا نعرف لمطر بن عكامس عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث۔

١٩ - حدثنا محمود بن غيلان نا مؤمل نا أبو داود الحفري عن سفيان نحوه۔

٢٠ - حدثنا أحمد بن منيع وعلي بن حجر المعنى واحد قالا نا إسمعيل بن إبراهيم عن أيوب عن أبي المليح عن أبي عزة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قضى الله لعبد أن يموت بأرض جعل له إليها حاجة أو قال بها حاجة هذا حديث صحيح وأبو عزة له صحبة اسمه يسار بن عبد وأبو المليح بن أسامة اسمه عامر بن أسامة ابن عمير الهذلي۔

باب ١٢ ما جاء لا ترد الرقى والدواء من قدر الله شيئا

٢١ - حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي

شعبہ سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی البتہ اس نے ربعی سے ایک نامعلوم مرد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے شعبہ سے ابوداؤد کی روایت بحر امام ترمذی کے نزدیک نضر کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اسی طرح کئی دوسرے راویوں نے منصور اور ربعی کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے اور اس میں عن رجل نہیں ہے جارود کہتے ہیں میں نے وکیع کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ربعی بن حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

موت اپنے مقررہ مقام پر آتی ہے

حضرت مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالےٰ کسی شخص کے لیے کسی مقام پر موت لکھ دیتا ہے تو وہاں اس کے لیے کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔

اس باب میں ابو عزہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطر بن عکامس کی اس حدیث کے سوا کوئی دوسری روایت معروف نہیں۔

ہم سے محمود بن غیلان نے اور ان سے مؤمل اور ابوداؤد حفری نے سفیان کی روایت اسی کے ہم معنی بیان کی۔

ابو عزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالےٰ کسی بندے کے لیے کسی مقام کو جائے موت قرار دیتا ہے تو اس طرف اس کے لیے کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔ راوی کو شک ہے کہ "الیہا حاجۃ" کے الفاظ ہیں یا "بہا حاجۃ" کے الفاظ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عزہ کی صحابیت ثابت ہے۔ ان کا نام یسار بن عبد ہے اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ بن عمیر ہذلی ہے۔

تقدیر الٰہی کو دم جھاڑ اور دوا نہیں ٹال سکتے

ابو خزامہ کے بیٹے اپنے والد ابو خزامہ سے روایت کرتے

نا سفیان عن الزهری عن ابی خزامة عن ابیه ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ارایت رقی نسترقیها ودواء نتداوی به وتقاة نتقیها هل ترد من قدر الله شیئا قال هی من قدر الله هذا حدیث لا نعرفه الا من حدیث الزهری وقد روی غیر واحد هذا عن سفیان عن الزهری عن ابی خزامة عن ابیه وهذا اصح هکذا قال غیر واحد عن الزهری عن ابی خزامة عن ابیه۔

ہیں ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے ہم جو دم جھاڑ، دوا یا کوئی حفظ ما تقدم کی تدبیر اختیار کرتے ہیں، کیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ (علاج وغیرہ) بھی تقدیرِ الٰہی میں سے ہے۔ یہ حدیث ہم صرف زہری کے حوالے سے جانتے ہیں کئی راویوں نے اس کو سفیان، زہری اور ابوخزامہ کے واسطہ سے روایت کیا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے اور اسی طرح کئی راویوں نے اس کو زہری ابوخزامہ کے واسطے سے ان کے باپ سے روایت کیا ہے۔

نوٹ: جھاڑ پھونک یا دوائی وغیرہ کو بطور اسباب استعمال کرنا جائز ہے مؤثر حقیقی ذاتِ باری تعالیٰ ہے (مترجم)

باب ١٣ ما جاء فی القدریة

فرقہ قدریہ

٢٢۔ حدثنا واصل بن عبد الاعلی نا محمد بن فضیل عن القاسم بن حبیب وعلی بن نزار عن نزار عن عکرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صنفان من امتی لیس لهما فی الاسلام نصیب المرجئة والقدریة وفی الباب عن عمر وابن عمر ورافع بن خدیج هذا حدیث حسن غریب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا میری امت کے دو فرقے ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ ایک فرقہ مرجیہ[۱] اور دوسرا فرقہ قدریہ[۲]۔ اس باب میں حضرت عمر، ابن عمر اور رافع بن خدیج سے بھی روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٣۔ حدثنا محمد بن رافع نا محمد بن بشر نا سلام بن ابی عمرة عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال محمد بن رافع ونا محمد بن بشر نا علی بن نزار عن نزار عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه۔

محمد بن رافع نے دو مختلف طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

باب ١٤ —

انسانی خواہشات

٢٤۔ حدثنا ابو هریرة محمد بن فراس البصری

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول

[۱] فرقہ مرجیہ کا عقیدہ ہے کہ انسان مجبور محض ہے سب کچھ تقدیرِ الٰہی سے ہوتا ہے ۱۲ [۲] فرقہ قدریہ کا نظریہ یہ ہے کہ بندوں کے افعال خود ان کی اپنی قدرت سے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ارادے کا اس میں کوئی دخل نہیں ۱۲

نا ابو قتيبة سلم بن قتيبة نا ابو العوام عن قتادة عن مطرف بن عبد الله بن الشخير عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مثل ابن آدم والى جنبه تسعة وتسعون منية ان اخطأته المنايا وقع في الهرم حتى يموت هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وابو العوام هو عمران القطان۔

باب ١٥ ما جاء في الرضاء بالقضاء

٢٥۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر عن محمد بن ابي حميد عن اسمعيل بن محمد بن سعد بن ابي وقاص عن ابيه عن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سعادة ابن آدم رضاه بما قضى الله له ومن شقاوة ابن آدم تركه استخارة الله ومن شقاوة ابن آدم سخطه بما قضى الله له هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث محمد بن ابي حميد ويقال له ايضا حماد بن ابي حميد وهو ابو ابراهيم المدني وليس هو بالقوي عند اهل الحديث۔

باب ١٦

٢٦۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو عاصم نا حيوة بن شريح الحمصي ابو صخر قال نا نافع ان ابن عمر جاءه رجل فقال ان فلانا يقرأ عليك السلام فقال له بلغني انه قد احدث فان كان قد احدث فلا تقرئه مني السلام فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون في هذه الامة او في امتي الشك منه خسف او مسخ او قذف في اهل القدر هذا حديث حسن صحيح غريب وابو صخر اسمه حميد

اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی صورت اس حالت میں بنائی گئی کہ اس کے پہلو میں ننانوے خواہشات ہیں اگر وہ زندگی بھر ان تمام تناؤں سے محفوظ بھی رہے تو بڑھاپے میں گر پڑتا ہے یہاں تک کہ اسے موت آجائے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ اور ابو العوام سے مراد عمران القطان ہیں۔

قضائے الٰہی پر راضی ہونا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر رضامندی انسان کی خوش بختی ہے اور اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کو نہ کرنا انسان کی بد بختی ہے۔ نیز قضائے الٰہی پر ناراض ہونا بھی بد بختی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے محمد بن ابی حمید کے طریق سے پہچانتے ہیں انہیں حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے اور یہ ابراہیم مدنی ہے جو کہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

بدعت مذمومہ

نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے، آپ نے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے دین میں ایک نئی بات پیدا کی ہے (جس کی کوئی اصل نہیں) اگر ایسا ہے تو اسے میری طرف سے سلام نہ کہنا کیونکہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس امت میں یا فرمایا، میری امت میں (راوی کو شک ہے) زمین میں دھنسا دینا یا چہروں کا مسخ کر دینا اہل قدر میں ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو صخر کا نام حمید

بْنُ زِيَادٍ۔

بن زیاد ہے۔

ف۔ ہر وہ نئی بات بدعت مذمومہ ہے جس کی اصل کوئی نہ ہو اور اس سے ترک سنت لازم آئے اور اگر اس کی اصل شریعت میں ہے اور وہ اچھا کام ہے تو وہ بدعت حسنہ ہے۔ علمائے بدعت کی پانچ قسمیں کی ہیں جو ایک بدعت واجبہ (٢) بدعت مندوبہ (٣) بدعت حرام (٤) بدعت مکروہ (٥) بدعت مباحہ۔ اس لیے ہر نئی بات کو بدعت مذمومہ نہیں کہا جاسکتا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کو با جماعت تراویح پڑھتے دیکھ کر فرمایا یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے (مترجم)

٢٧۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى نَا اَبُوْدَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ قَالَ يَا بُنَيَّ اَتَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَاِ الزُّخْرُفَ قَالَ فَقَرَاْتُ حٰمٓ وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَاِنَّهٗ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ قَالَ اَتَدْرِيْ مَا اُمُّ الْكِتَابِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمَآءَ وَقَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْاَرْضَ فِيْهِ اَنَّ فِرْعَوْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَفِيْهِ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ قَالَ عَطَاءٌ فَلَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ مَا كَانَ وَصِيَّةُ اَبِيْكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ دَعَانِيْ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللّٰهَ وَاعْلَمْ اَنَّكَ لَنْ تَتَّقِيَ اللّٰهَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهٖ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ فَاِنْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ اُكْتُبْ قَالَ مَا اَكْتُبُ قَالَ اُكْتُبِ الْقَدَرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

عبدالواحد بن سلیم کہتے ہیں میں مکہ مکرمہ آیا تو میری ملاقات عطاء بن ابی رباح سے ہوئی میں نے کہا اے ابو محمد! اہل بصرہ تقدیر کے بارے میں مباحثہ کرتے ہیں انہوں نے کہا اے بیٹے! کیا تو قرآن پڑھ سکتا ہے؟ میں نے کہا "ہاں" (میں نے پڑھا ہے) انہوں نے کہا "سورۂ زخرف پڑھو" کہتے ہیں میں نے پڑھا حٰمٓ والکتاب المبین انا جعلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون الخ "روشن کتاب کی قسم ہم نے اسے عربی قرآن بنایا تاکہ تم سمجھو اور یہ ہمارے پاس ام الکتاب (یعنی لوح محفوظ) میں ہے جو بلند اور حکمت بھری ہے" عطاء بن ابی رباح نے کہا کیا تم جانتے ہیں انہوں نے فرمایا وہ ایک کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے لکھ دیا ہے۔ اس (کتاب) میں ہے کہ فرعون جہنمی ہے۔ اور اسی میں ہے "تبت یدا ابی لھب وتب" ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں، عطاء کہتے ہیں پھر میں صحابی رسول ولید بن عبادہ بن صامت سے ملا اور ان سے پوچھا کہ آپ کے والد نے وصال کے وقت کیا وصیت فرمائی؟ انہوں نے فرمایا میرے والد نے مجھے بلا کر فرمایا اے بیٹے اللہ تعالیٰ سے ڈر اور یہ بات جان لے کہ اگر تو اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اللہ تعالیٰ پر اور ہر خیر و شر کے جانب الٰہی سے مقدر ہونے پر ایمان لائے گا۔ اگر تو اس کے خلاف پر مر جائے تو جہنم میں داخل ہوگا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرمایا لکھ۔ قلم نے کہا کیا لکھوں؟ فرمایا تقدیر کو لکھ جو ہو چکا اور جو ابد تک ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

٢٨۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الصَّنْعَانِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی ہے میں نے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ

بْنُ شُرَيْحٍ ثَنِيْ اَبُوْهَانِيْ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيْرَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُوْا قُرَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالے نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے تقدیر کو پیدا فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مشرکین قریش رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر تقدیر کے بارے میں جھگڑنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی "یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم ذوقوا مس سقر انا کل شیء خلقناہ بقدر" جس دن دوزخ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے (اور کہا جائے گا) دوزخ کی آگ کا مزہ چکھو بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْفِتَنِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ

۳۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

ابواب فتن

مسلمان کا خون صرف تین باتوں سے حلال ہوتا ہے

ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس دن گھر میں محصور تھے، چھت پر سے جھانک کر فرمایا "میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کا خون صرف ان تین باتوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے

مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ زِنًى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ ارْتِدَادٍ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهِ فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فَبِمَ تَقْتُلُونِي وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَفَعَهُ وَرَوَى يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ فَوَقَفُوهُ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۱۸ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَمْوَالِ

۳۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَبِيبِ ابْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ أَلَا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بِلَادِكُمْ هَذِهِ أَبَدًا وَلَكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تَحْتَقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضَى بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَحِذْيَمِ بْنِ عَمْرٍو السَّعْدِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى زَائِدَةُ عَنْ شَبِيبِ ابْنِ غَرْقَدَةَ نَحْوَهُ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

حلال ہوتا ہے۔ نکاح کے بعد زنا کا ارتکاب، اسلام کے بعد مرتد ہونا اور ناحق قتل، اس کے بدلے میں قتل کیا جائے۔ اللہ کی قسم! میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں زنا کا ارتکاب کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کے بعد دین اسلام سے نہیں پھرا اور نہ ہی کسی ایسے نفس کو قتل کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ پس تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ (ایک روایت کے مطابق سب نے کہا، ہاں آپ صحیح فرماتے ہیں۔ اس باب میں ابن مسعود، عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، یہ حدیث حسن ہے حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور یحییٰ بن سعید قطان اور کئی دوسرے راویوں نے اسے یحییٰ بن سعید سے موقوف روایت کیا ہے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔ یہ حدیث متعدد طریقوں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

جان و مال کا حرام ہونا۔

حضرت سلیمان اپنے والد عمرو بن احوص سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے فرماتے ہوئے سنا۔ اے لوگو! آج کونسا دن ہے؟ انہوں نے کہا حج اکبر کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن اس شہر میں حرام ہے۔ سن لو! انسان کے جرم کا وبال اسی پر ہے۔ سن لو! انسان کے جرم کا وبال نہ اس کی اولاد پر ہے اور نہ باپ پر ہے۔ سن لو! شیطان اس بات سے ہمیشہ کے لیے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے اس گھر میں اس کی پوجا کی جائے۔ لیکن تم اپنے چھوٹے چھوٹے اعمال میں اس کی اطاعت کرو گے اور وہ اس پر راضی ہو گا۔

اس باب میں ابوبکرہ، ابن عباس، جابر اور خذیم بن عمرو سعدی سے بھی روایات مروی ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور زائدہ نے شبیب بن غرقدہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ اور ہم اسے صرف شبیب بن

شُعَيْبُ بْنِ عَمْرٍو قَتَادَةَ۔

بَابُ ۱۹ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا

۲۲۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذْ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَجَعْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ وَالسَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ لَهُ صُحْبَةٌ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ وَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّائِبُ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ وَأَبُوهُ يَزِيدُ بْنُ السَّائِبِ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ۔

بَابُ ۲۰ مَا جَاءَ فِي إِشَارَةِ الرَّجُلِ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ وَرَوَى أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَزَادَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ۔

عرقدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

کسی مسلمان کو ڈرانا جائز نہیں

عبداللہ بن سائب بن یزید، اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی لاٹھی کھیلتے ہوئے حقیقتاً نہ لے پس جو شخص اپنے بھائی کی لاٹھی لے تو اسے چاہیے کہ واپس کر دے اس باب میں ابن عمر و سلیمان بن صرد، جعدہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی حدیث سے جانتے ہیں۔ سائب بن یزید کے لیے صحبتِ رسول ثابت ہے۔ انہوں نے بچپن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی اور آنحضور کے وصال کے وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ ابو یزید بن سائب، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ہیں اور انہوں نے حضور سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔

مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا "جو شخص ہتھیار سے اپنے مسلمان، بھائی کی طرف اشارہ کرے اس پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ اس باب میں ابوبکرہ، عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے خالد حذاء کی حدیث سے غریب سمجھی گئی ہے۔ ایوب نے محمد بن سیرین کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی حدیث موقوف روایت کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں وان کان اخاہ لابیہ وامہ (اگرچہ اس کا سگا بھائی بھی ہو)

۳۴ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُوْلًا

۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوٰى ابْنُ لَهِيْعَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ بَنَّةَ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدِيْ اَصَحُّ۔

بَابُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

۳۶ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يُتْبِعَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدُبٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ فِيْ لُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ

۳۷ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قُمْتُ فِيْكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدَ الشَّاهِدُ وَلَا

ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے بیان کی اور ان سے حماد بن زید نے ایوب سے نقل کی۔

ننگی تلوار کا تبادلہ ممنوع ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ننگی تلوار لینے دینے سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابو بکرہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ابن لہیعہ نے اس حدیث کو بواسطہ ابوالزبیر، جابر اور بنہ الجہنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ میرے نزدیک حماد بن سلمہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

صبح کی نماز پڑھنے والا اللہ کی پناہ میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہے پس ایسا نہ ہو کہ کسی عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تم پر سے اپنی ذمہ داری اٹھالے۔

جماعت سے وابستگی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام جابیہ میں کھڑے ہو کر ہمیں خطبہ دیا آپ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! میں تمہارے درمیان اس طرح کھڑا ہوں جس طرح ہمارے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا میں تمہیں اپنے صحابہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں پھر ان لوگوں کے بارے میں جو ان سے متصل ہیں پھر وہ جو ان سے متصل ہیں (صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین) پھر جھوٹ

يُشْهَدَ أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذَلِكُمُ الْمُؤْمِنُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا سُلَيْمَانُ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسُلَيْمَانُ الْمَدَنِيُّ هُوَ عِنْدِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللَّهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْعَذَابِ إِذَا لَمْ يُغَيَّرِ الْمُنْكَرُ۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ

عام ہو جائے گا یہاں تک کہ قسم لئے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور بلا طلب شہادت شہادت دیں گے۔ آگاہ رہو! کوئی شخص جب کسی عورت کے ساتھ علیحدگی میں ہوتا ہے تو وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی سے بچو کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ دو آدمیوں سے دور رہتا ہے۔ جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اس کے لیے جماعت سے وابستگی لازمی ہے۔ جس کو نیکی سے مسرت ہو اور برائی کا ارتکاب برا محسوس ہو وہی مومن ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے صحیح حسن غریب ہے۔ ابن مبارک نے اسے محمد بن سوقہ سے روایت کیا ہے اور متعدد طریقوں سے یہ حدیث حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو یا (فرمایا) امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست حفاظت ہے جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوا وہ دوزخ میں داخل ہوا۔ اس طریق سے یہ روایت غریب ہے اور میرے نزدیک سلیمان مدینی سے مراد سلیمان بن سفیان ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کا ہاتھ (مدد) جماعت کے ساتھ ہے یہ حدیث غریب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہم اس حدیث کو صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو

عن ابی بکر الصدیق انه قال یا ایها الناس انکم تقرؤن هذه الایة یا ایها الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم وانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الناس اذا راوا الظالم فلم یاخذوا علی یدیه اوشک ان یعمهم الله بعقاب منه۔

۴۱۔ حدثنا محمد بن بشار نا یزید بن هارون عن اسمعیل بن ابی خالد نحوه وفی الباب عن

عائشة وام سلمة والنعمان بن بشیر و

عبد الله بن عمر وحذیفة هکذا روی غیر واحد عن اسمعیل نحو حدیث یزید ورفعه بعضهم عن اسمعیل ووقفه بعضهم۔

باب ۲۵ ما جاء فی الامر بالمعروف والنهی عن المنکر۔

۴۲۔ حدثنا قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عن عبد الله الانصاری عن حذیفة بن الیمان عن النبی صلی الله علیه وسلم قال والذی نفسی بیده لتامرن بالمعروف ولتنهون عن المنکر او لیوشکن الله ان یبعث علیکم عذابا منه ثم تدعونه فلا یستجیب لکم

۴۳۔ حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن عمرو بن ابی عمرو بهذا الاسناد نحوه هذا حدیث حسن۔

۴۴۔ حدثنا قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عن عبد الله بن عبد الرحمن الانصاری الاشهلی عن حذیفة بن الیمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال والذی نفسی بیده لا تقوم الساعة حتی تقتلوا

"یا ایها الذین امنوا علیکم انفسکم الایه" (اے ایمان والو! اپنی حفاظت کرو کوئی گمراہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر تم ہدایت پر ہو) اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب لوگ ظالم کو (ظلم کرتے) دیکھیں اور اسے (ظلم سے) نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالے ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے۔

اسماعیل بن خالد نے بھی اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

اس باب میں حضرت عائشہ، ام سلمہ، نعمان بن بشیر، عبداللہ بن عمر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ اسی طرح اسماعیل سے متعدد راویوں نے مرفوعاً اور موقوفاً حدیث نقل کی۔

بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یا تو تم ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا قریب ہے کہ اللہ تعالے تم پر اپنی طرف سے عذاب بھیجے پھر تم دعا مانگتے رہو گے مگر قبول نہ ہو گی۔

عمرو بن ابی عمرو نے سند مذکورہ کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل کر دو اپنی تلواروں

إِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ـ

۴۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ إِنَّهُمْ يُبْعَثُونَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ أَوْ بِاللِّسَانِ أَوْ بِالْقَلْبِ

۴۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأٰى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابٌ مِنْهُ۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُودِ اللهِ وَالْمُدْهِنِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلٰى سَفِينَةٍ فِي الْبَحْرِ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ

سے لڑائی کرو اور تمہارے دنیاوی امور شریر لوگوں کے ہاتھ میں آجائیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے اس لشکر کا ذکر فرمایا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا شاید ان میں زبردستی لائے ہوئے لوگ بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا وہ اپنی اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے یہ حدیث اس طریق روایت کے ساتھ حسن غریب ہے۔ حضرت نافع بن جبیر سے بھی یہ حدیث حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ہاتھ، زبان یا دل سے برائی کو روکنا

طارق بن شہاب کہتے ہیں جس شخص نے (عید کی) نماز سے پہلے خطبے کو رواج دیا وہ مروان تھا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر مروان سے کہا تو نے سنت کی مخالفت کی ہے، مروان نے کہا اے فلاں! یہ بات اب چھوڑ دی گئی ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا "جو شخص برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو دل سے روکے (یعنی برا سمجھے) اور یہ نہایت ہی کمزور ایمان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حدود الٰہی کو قائم کرنے والے اور ان میں سستی برتنے والوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک قوم کشتی پر سوار ہوئی اور کشتی کے اوپر اور نیچے والے حصہ کو باہم تقسیم کر لیا۔ بعض کو

أَعْلَاهَا وَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِي الْبَحْرِ أَسْفَلَهَا يَصْعَدُوْنَ فَيَسْتَقُوْنَ الْمَاءَ فَيَصُبُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ فِي أَعْلَاهَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِي أَعْلَاهَا لَا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُوْنَ فَتُؤْذُوْنَنَا فَقَالَ الَّذِيْنَ فِي أَسْفَلِهَا فَإِنَّا نَنْقُبُهَا مِنْ أَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِيْ فَإِنْ أَخَذُوْا عَلَى أَيْدِيْهِمْ فَمَنَعُوْهُمْ نَجَوْا جَمِيْعًا وَإِنْ تَرَكُوْهُمْ غَرِقُوْا جَمِيْعًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اوپر والا حصہ ملا اور بعض کو نیچے والا۔ نچلے حصے والے اوپر والے والے حصے میں جاکر پانی لاتے ہیں تو وہ پانی اوپر والوں پر گرنے لگا۔ چنانچہ اوپر والوں نے کہا ہم تمھیں اوپر نہیں آنے دیں گے کیونکہ تم ہمیں ایذا پہنچاتے ہو۔ اس پر نچلے حصے والے کہنے لگے اگر ایسا ہے تو ہم نچلے حصے میں سوراخ کر کے دریا سے پانی حاصل کریں گے۔ اب اگر اوپر والے ان کو اس حرکت سے باز رکھیں تو سب نجات پائیں گے اور اگر نہ روکیں تو تمام غرق ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ٢٧ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

جابر بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا افضل جہاد ہے

٤٨ - حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مُصْعَبٍ أَبُوْ يَزِيْدَ نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق بلند کرنا ہے۔
اس باب میں ابوامامہ سے بھی روایت مذکور ہے۔
یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

بَابٌ ٢٩ سُؤَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فِيْ أُمَّتِهٖ!

اُمت کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سوال

٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ ابْنِ الْأَرَتِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَأَطَالَهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ أَجَلْ إِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ إِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَأَلْتُهٗ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيْهَا وَسَأَلْتُهٗ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيْهَا

حضرت عبداللہ اپنے والد خباب بن ارت سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نہایت طویل نماز پڑھی صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! اس سے قبل آپ نے کبھی ایسی نماز نہیں پڑھی جیسے آج پڑھی ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ رغبت اور خوف کی نماز تھی میں نے اللہ تعالیٰ سے اس نماز میں تین چیزوں کا سوال کیا اللہ تعالیٰ نے دو عطا فرمادیں اور ایک چیز روک دی۔ میں نے سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے نہ ہلاک کرے اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا میں نے سوال کیا ان پر کسی غیر قوم سے دشمن مسلط نہ کرے یہ دعا بھی قبول فرمائی میں نے سوال کیا کہ انہیں ایک دوسرے کا

وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ۔

۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

عذاب نہ چکھائے (یعنی باہمی تفرقہ بازی سے محفوظ رہیں) اسے روک دیا گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت سعد اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا تو میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا عنقریب میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین لپیٹی گئی مجھے دو خزانے سرخ اور زرد دیئے گئے، میں نے اپنے رب سے امت کے بارے میں سوال کیا کہ انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور ان پر ان کے غیر سے دشمن کو مسلط نہ کرے جو ان کو مکمل طور پر نیست و نابود کر دے میرے رب نے فرمایا اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کرتا ہوں وہ رد نہیں ہوتا میں نے تیری امت کے بارے میں دعا کو قبول کیا کہ انہیں عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی ان پر ان کے غیر سے دشمنوں کو مسلط کروں گا جو ان کو تباہ و برباد کر دیں اگرچہ اطراف عالم سے یا اطراف کے درمیان سے تمام لوگ جمع (راوی کو شک ہے) ہو کر ان پر حملہ آور ہوں یہاں تک کہ بعض، بعض کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے (یعنی باہم قتال ہوگا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ف۔ حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ زمین کے مشارق و مغارب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منکشف تھے اور مستقبل میں ہونے والے واقعات سے آپ کو آگاہ کر دیا گیا تھا چنانچہ آپ نے خبر دی کہ آپ کی امت کہاں تک حکومت کرے گی اور کس طرح ان میں باہمی جنگ و جدال اور فتنہ و فساد برپا ہوگا (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الْفِتْنَةِ

۵۱۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ

زمانۂ فتنہ کے انسان کا عمل کیا ہو؟

ام مالک بہزیہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ قریب میں برپا ہونے والے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس فتنہ میں بہتر انسان کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جو اپنے جانوروں میں رہ کر ان کا حق ادا کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر دشمن کو ڈرائے اور دشمن اسے ڈرائیں (یعنی جہاد) اس باب میں ام بشر،

الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سِيمِينَ كُوشَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ الْفِتْنَةُ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَعِيلَ يَقُولُ لَا نَعْرِفُ لِزِيَادِ بْنِ سِيمِينَ كُوشَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ فَرَفَعَهُ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَوَقَفَهُ۔

بَابُ ۳ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَمَانَةِ

۵۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ فَيَظَلُّ مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَتْ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَحَتَّى يُقَالَ

ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث مذکورہ طریق سے غریب ہے اور اس کو لیث بن ابی سلیم نے طاؤس اور انہوں نے ام مالک بہزیہ کے واسطے سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک (ایسا) فتنہ (برپا) ہوگا جو تمام عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا اس میں قتل ہونے والے دوزخ میں جائیں گے اور اس میں زبان تلوار سے بھی زیادہ سخت ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم زیاد بن سیمین کوش سے اس روایت کے سوا کوئی دوسری حدیث نہیں جانتے حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو لیث سے مرفوع اور حماد بن زید نے سلمہ سے موقوف روایت کیا ہے۔

امانت کا اٹھ جانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بیان فرمائیں ایک کا تو میں نے مشاہدہ کرلیا اور دوسری بات کا انتظار ہے۔ آپ نے فرمایا امانت، لوگوں کے وسط قلوب میں نازل ہوئی پھر قرآن پاک اترا تو انہوں نے اسے قرآن سے سیکھا اور حدیث سے بھی سیکھا پھر حضور نے ہم سے امانت کے اٹھ جانے کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ایک آدمی سویا ہوگا اور اس کے دل سے امانت نکال لی جائے گی تو اس کا چھوٹا سا نشان رہ جائیگا پھر وہ حالت نیند میں ہوگا اور اس کے دل سے امانت قبض کرلی جائے گی تو اس کا نشان آبلہ کی طرح رہ جائیگا جس طرح ایک انگارے سے پاؤں میں نشان پڑجاتا ہے پھر وہ پھولا ہوا دیکھو گے حالانکہ اس کے اندر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اس کے بعد آپ نے ایک کنکری لیکر اپنے پاؤں پر لڑھکائی اور فرمایا رفع امانت کی وجہ سے لوگوں کا حال یہ ہوگا، لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی بھی امانت کا لحاظ نہیں کریگا یہاں تک کہ کہا جائیگا کہ فلاں قبیلے میں ایک شخص امین ہے اور یہاں تک کہ

لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهُ وَأَظْرَفَهُ وَأَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ قَالَ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيُّكُمْ بَايَعْتُ فِيهِ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ وَلَئِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۳۲ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

۵۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ۔

بَابُ ۳۳ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ السِّبَاعِ

۵۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ نَا أَبُو نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتَّى يُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ

کسی کے متعلق کہا جائیگا کہ وہ کس قدر چالاک، عقلمند اور ہوشیار ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے ایک دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا (یعنی دنیاوی معاملات میں ہوشیاری قابل تعریف بن جائیگی اور بہت کم لوگ امانت دار ہوں گے مترجم) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک مجھ پر وہ زمانہ بھی آیا کہ میں اس بات کی پرواہ نہ کرتا کہ کس سے خرید رہا ہوں اور کس پر بیچ رہا ہوں۔ اگر مسلمان ہوتا تو وہ اپنے دین کی وجہ سے (غلطی سے دی ہوئی چیز) واپس کر دیتا اور اگر یہودی یا عیسائی ہوتا تو اپنے افسر کی وجہ سے واپس کر دیتا لیکن آج کے زمانہ میں صرف فلاں فلاں سے ہی خرید و فروخت کرتا ہوں (یعنی ان کے علاوہ کسی پر اعتماد نہیں ہے کیا تحقیق کر کے)

تم ضرور پہلے لوگوں کا طریقہ اپناؤ گے

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حنین کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کو ذات انواط کہا جاتا تھا اور وہ اس کے ساتھ اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی ان کی طرح کا ذات انواط مقرر فرما دیں۔ آپ نے تعجب کرتے ہوئے سبحان اللہ کہا اور فرمایا یہ تو ایسا ہی سوال ہے جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان کی قوم نے کیا تھا کہ ہمارے لیے بھی ایسا خدا بنا دیں جیسا ان کے لیے ہے۔ پھر حضور نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور پہلی امتوں کا راستہ اختیار کرو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

درندوں کا کلام کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے کلام کریں گے حتیٰ کہ انسان سے اس کی چابک کی رسی اور جوتے کا تسمہ بھی گفتگو کرے گا اور اس کی ران اسے بتا دے گی کہ اس کے گھر سے باہر جانے کے بعد اس کے گھر والوں نے کیا کام کیا۔ اس باب میں

أبي هريرة وهذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث القاسم بن الفضل والقاسم ابن الفضل ثقة مأمون عند أهل الحديث وثقه يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي۔

باب ۲۳ ما جاء في انشقاق القمر

۵۶۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود عن شعبة عن الأعمش عن مجاهد عن ابن عمر قال انفلق القمر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا وفي الباب عن ابن مسعود وأنس وجبير بن مطعم هذا حديث حسن صحيح۔

باب ۲۴ ما جاء في الخسف

۵۷۔ حدثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن فرات القزاز عن أبي الطفيل عن حذيفة بن أسيد قال أشرف علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم من غرفة ونحن نتذاكر الساعة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تروا عشر آيات طلوع الشمس من مغربها ويأجوج ومأجوج والدابة وثلث خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب ونار تخرج من قعر عدن تسوق الناس أو تحشر الناس فتبيت معهم حيث باتوا وتقيل معهم حيث قالوا۔

۵۸۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان نحوه وزاد فيه والدخان۔

۵۹۔ حدثنا هناد نا أبو الأحوص عن فرات القزاز نحو حديث وكيع عن سفيان حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود الطيالسي عن شعبة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اسے قاسم بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں۔ قاسم بن فضل محدثین کے نزدیک ثقہ اور امانتدار ہے۔ یحییٰ ابن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کی توثیق کی ہے۔

چاند کا دو ٹکڑے ہونا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عہد رسالت میں چاند دو ٹکڑے ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس معجزہ پر) گواہ رہو۔ اس باب میں ابن مسعود، انس اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

زمین کا دھنس جانا

حضرت حذیفہ بن اسید فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم، بالا خانہ سے ہماری طرف متوجہ ہوئے دراں حالیکہ ہم، قیامت کے بارے میں باہم گفتگو کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا قیام قیامت سے قبل دس نشانیاں ظاہر ہوں گی، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، یاجوج ماجوج کا ظہور، دابۃ الارض کا ظاہر ہونا، تین خسف، ایک خسف مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۂ عرب میں، آگ، جو عدن کے گڑھے سے نکل کر لوگوں کو ہانکے گی یا (فرمایا) جمع کرے گی جہاں وہ رات گزاریں گے وہ بھی گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ (دوپہر کا آرام) کریں گے وہ بھی کرے گی۔

محمود بن غیلان نے وکیع کے واسطہ سے سفیان سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی البتہ اس میں "والدخان" (دھواں) کے الفاظ زیادہ ہیں۔

ھناد نے بواسطہ ابوالاحوص، فرات قزاز سے وکیع کی روایت کے ہم معنی نقل کی محمود بن غیلان نے بواسطہ ابوداؤد طیالسی شعبہ اور مسعودی سے روایت کیا کہ ان دونوں نے

وَالْمَسْعُودِيُّ سَمِعَا فُرَاتًا الْقَزَّازَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فُرَاتٍ وَزَادَ فِيهِ الدَّجَّالَ أَوِ الدُّخَانَ۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ فُرَاتٍ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيهِ وَالْعَاشِرَةُ إِمَّا رِيحٌ تَطْرَحُهُمْ فِي الْبَحْرِ وَإِمَّا نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَصَفِيَّةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْمُرْهِبِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُوَ جَيْشٌ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا صَيْفِيُّ بْنُ رِبْعِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ تَكَلَّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

فرات قزاز سے عبدالرحمٰن کی روایت کے ہم معنی حدیث سنی اور اس میں "الدجال او الدخان" (دجال یا دھواں) کے الفاظ زیادہ ہیں۔

شعبہ نے فرات سے ابوداؤد کی روایت کے ہم معنی حدیث نقل کی اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں "اور دسویں نشانی یا تو ہوا ہے جو ان کو سمندر میں پھینک دے گی یا حضرت عیسٰی بن مریم کا نزول ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوہریرہ، ام سلمہ اور صفیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس گھر (بیت اللہ شریف) کی لڑائی سے باز نہیں آئیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر چڑھائی کرے گا اور جب وہ زمین کے ایک چٹیل میدان میں ہوں گے ان کے اول اور آخر زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے اور درمیان والے بھی نجات نہیں پائیں گے (حضرت صفیہ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو لوگ اس لشکر میں بادل ناخواستہ آئے ہوں گے ان کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو ان کی نیتوں پر اٹھائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت کے آخر میں خسف، مسخ اور قذف (زمین میں دھنسا دینا، چہروں کا بدل دینا اور پتھروں کی بارش) ہوں گے آپ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود ہم ہلاک ہوں گے آپ نے فرمایا ہاں جبکہ فسق و فجور ظہور پذیر ہوگا۔ یہ حدیث، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اور عبداللہ بن عمر (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نہیں ایک اور راوی ہیں) پر ترجمہ کے حفظ کے بارے میں یحییٰ بن سعید نے کلام کیا ہے۔

بَابُ ٢٦ مَا جَاءَ فِي طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

٦٣۔ حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن ابي ذر قال دخلت المسجد حين غابت الشمس والنبي صلى الله عليه وسلم جالس فقال يا ابا ذر اتدري اين تذهب هذه قال قلت الله ورسوله اعلم قال فانها تذهب لتستأذن في السجود فيؤذن لها وكانها قد قيل لها اطلعي من حيث جئت فتطلع من مغربها قال ثم قرأ وذلك مستقر لها وقال ذلك قراءة عبد الله بن مسعود وفي الباب عن صفوان بن عسال وحذيفة ابن اسيد وانس وابي موسى هذا حديث حسن صحيح۔

بَابُ ٢٧ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

٦٤۔ حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي وغير واحد قالوا نا سفيان عن الزهري عن عروة عن زينب بنت ابي سلمة عن حبيبة عن ام حبيبة عن زينب بنت جحش قالت استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم من نوم محمرا وجهه وهو يقول لا اله الا الله يرددها ثلاث مرات ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم يأجوج ومأجوج مثل هذه وعقد عشرا قالت زينب قلت يا رسول الله افنهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث هذا حديث حسن صحيح جود سفيان هذا الحديث وقال الحميدي عن سفيان ابن عيينة حفظت من الزهري في هذا الاسناد

سورج کا مغرب سے نکلنا

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں غروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا: اے ابو ذر! کیا تو جانتا ہے کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ اپنے رب سے سجدہ کی اجازت لینے جاتا ہے پس اسے اجازت دے دی جاتی ہے گویا کہ ایک وقت اسے کہا جائے گا وہاں سے طلوع کر جہاں سے آیا ہے پس یہ مغرب سے طلوع ہوگا پھر آپ نے آیت پڑھی "وذلک مستقر لہا" اور یہ اس کا ٹھکانہ ہے، راوی کہتے ہیں یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے۔ اس باب میں صفوان بن عسال، حذیفہ ابن اسید، انس اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

یاجوج اور ماجوج کا نکلنا۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (ایک مرتبہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے آپ کا چہرہ انور سرخ تھا آپ نے تین مرتبہ لا الٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) پڑھا اور پھر فرمایا اہل عرب کے لیے اس شر سے خرابی ہے جو قریب آگئی ہے آج کے دن یاجوج اور ماجوج کا سوراخ اتنا کھل گیا ہے۔ آپ نے انگشت شہادت اور انگوٹھے سے دس کا عقد بنا کر اشارہ فرمایا حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہوں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب خباثت زیادہ ہو جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان نے اس میں عمدگی پیدا کی۔ حمیدی، سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے اس اسناد میں چار عورتوں کو یاد رکھا

أَرْبَعُ نِسْوَةٍ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ وَهُمَا رَبِيبَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ حَبِيبَةَ۔

زینب بنت ابی سلمہ حبیبہ سے راویہ ہیں اور یہ دونوں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں رہیں، ام حبیبہ، زینب بنت جحش سے روایت کرتی ہیں اور یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے تھیں۔ معمر نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا لیکن اس میں حبیبہ کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْمَارِقَةِ

خارجی گروہ کی نشانی

۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي ذَرٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ وَصَفَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ إِنَّمَا هُمُ الْخَوَارِجُ الْحَرُورِيَّةُ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْخَوَارِجِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی جن کی عمریں کم ہوں گی، بے عقل ہوں گے قرآن پاک پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، احادیث رسول پیش کریں گے دین سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوسعید اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں (خارجیوں) کے اوصاف منقول ہیں وہ یہ کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر، کمان سے نکل جاتا ہے ان لوگوں سے حروری اور دیگر خوارج مراد ہیں۔

نوٹ:۔ خوارج کا ظہور ہر دور میں ہوا وہ مختلف ناموں سے ظاہر ہوئے اور تاقیامت ہوتے رہیں گے جس طرح مشکوٰۃ شریف ص۳۰۹ میں اسی مضمون کی حدیث ہے اور اس میں "لایزالون یخرجون" (وہ ہمیشہ ظاہر ہوتے رہیں گے) کے الفاظ ہیں۔ اس دور کے خوارج کے بارے میں علامہ سید محمد امین المعروف ابن عابدین شامی ردالمحتار شرح درمختار میں فرماتے ہیں جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب (نجدی) کے متبعین جو نجد سے نکلے اور حرمین شریفین پر حملہ آور ہوئے کہ وہ حنبلی کہلاتے ہیں لیکن ان کے خیال میں صرف وہی مسلمان ہیں اور باقی تمام لوگ مشرک ہیں چنانچہ انہوں نے اس بہانے اہل سنت کا قتل مباح قرار دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت کو توڑا اور ۱۲۳۳ھ میں مسلمانوں کے لشکر کو ان پر کامیابی عطا فرمائی (ردالمحتار علی الدرالمختار جلد۳، ص۳۰۹) خوارج کی ایک علامت مشکوٰۃ شریف میں سر منڈانا بھی بیان کی گئی ہے اس پر مشہور مورخ علامہ زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ علامت صراحۃً اس نجدی گروہ میں پائی جاتی ہے اور اس سے پہلے کے خارجیوں میں نہیں تھی (الفتوحات الاسلامیہ جلد۲ ص۲۶۸)

مولوی حسین احمد مدنی نے لکھا ہے "محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتدائے تیرھویں صدی میں نجد سے ظاہر ہوا چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا (الشہاب الثاقب ص۴۲)

بَابُ ۳۹ مَاجَاءَ فِي الْأَثَرَةِ

۶۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

کسی کو ناجائز ترجیح دینا

ایک انصاری نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم آپ نے فلاں شخص کو حاکم بنایا اور مجھے نہیں بنایا آپ نے فرمایا تم میرے بعد ناجائز ترجیح دیکھو گے پس صبر کرنا یہاں تک کہ تم حوض (کوثر) پر مجھ سے ملاقات کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تم ناجائز ترجیحات اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ ہمیں (ان حالات میں) کیا کرنے کا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا ان (حکام) کے حقوق ادا کرو اور اپنے حقوق کے لیے اللہ تعالےٰ سے سوال کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۴۰ مَا أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۶۸۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُونُ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ فَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ قَالَ فَبَكٰى أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَأَيْنَا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والے تمام واقعات کی ہمیں خبر دی یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔ آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس میں سے یہ بات بھی ہے "بے شک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہیں اپنا خلیفہ بنایا پس وہ دیکھتا ہے کہ تم کیا عمل کرتے ہو۔ خبردار! دنیا اور عورتوں سے بچو۔ یہ بھی ارشاد فرمایا "خبردار! کسی شخص کو لوگوں کا ڈر حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ اس کو اس کا حق ہونا معلوم ہو۔ یہ کہہ کر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا "واللہ!

أَشْيَاءُ فَهِمْنَاهَا وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا إِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ وَلَا غَدْرَةَ أَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ إِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَاؤُهُ عِنْدَ اسْتِهِ وَكَانَ فِيمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ وَمِنْهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ أَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيءُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ وَشَرُّهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ بَطِيءُ الْفَيْءِ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ حَسَنُ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حَسَنُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمُ السَّيِّئَ الْقَضَاءِ السَّيِّئَ الطَّلَبِ أَلَا وَخَيْرُهُمُ الْحَسَنُ الْقَضَاءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ أَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ أَلَا وَإِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ مَا رَأَيْتُمْ إِلَى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْأَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ إِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَأَبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبَ وَحُذَيْفَةَ وَأَبِي مَرْيَمَ ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

ہم نے کئی ایسی باتیں دیکھیں لیکن (حق کہنے سے) ڈر گئے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا خبردار! ہر غدار کے لیے قیامت کے دن اس کی بے وفائی کی مقدار پر جھنڈا ہوگا اور کوئی بے وفائی امام (حاکم) کی عام بے وفائی سے بڑھ کر نہیں۔ اس کا جھنڈا اس کی مقعد کے پاس گاڑا جائے گا۔ اس دن جو کچھ ہم نے یاد رکھا اس میں سے یہ بھی تھا۔ سن لو! اولاد آدم، مختلف طبقات پر پیدا کی گئی۔ بعض مومن پیدا ہوئے، بحالت ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے۔ بعض کافر پیدا ہوئے بحالت کفر پر زندہ رہے اور کافر ہی مریں گے۔ جبکہ بعض مومن پیدا ہوئے، مومنانہ زندگی گزاری اور بحالت کفر پر رخصت ہوگئے اور بعض کافر پیدا ہوئے، کافر زندہ رہے اور مومن ہو کر مر گئے۔ بعض وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آتا ہے جلد ہی ختم ہو جاتا ہے اور بعض کو جلدی غصہ آتا ہے جلدی ختم ہوتا ہے تو یہ اس کا بدلہ ہے۔ سن لو! ان میں سے بعض کو جلدی غصہ آتا ہے دیر سے اترتا ہے۔ سن لو! ان میں سے بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلدی ختم ہو جائے اور برے وہ ہیں جن کو جلد ہی غصہ آئے دیر سے زائل ہو۔ خبردار! بعض لوگوں کا لین دین اچھا ہے بعض مانگتے تو اچھی طرح ہیں لیکن ادائیگی میں اچھے نہیں۔ بعض ادا کرنے میں اچھے ہیں لیکن مانگنے میں اچھے نہیں یہ اس کا بدلہ ہے۔ آگاہ رہو! بعض لوگ لینے اور دینے دونوں میں برے ہیں۔ سن لو! جن کا لین دین اچھا ہے وہ بہتر انسان ہیں اور جن کا لین دین اچھا نہیں وہ برے لوگ ہیں۔ سن لو! غصہ انسان کے دل کی ایک چنگاری ہے کیا تم نے اس کی آنکھوں کی سرخی اور گردن کی پھولی ہوئی رگوں کو نہیں دیکھا پس جسے غصہ آئے اسے زمین پر لیٹ جانا چاہیے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سورج کی طرف دیکھنے لگے کہ آیا کچھ باقی رہ گیا ہے یا غروب ہو گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو! دنیا کا باقیماندہ گزرے ہوئے وقت کے مقابلے میں اتنا ہی ہے جتنا اس دن کا باقی حصہ گزرے ہوئے حصے کے مقابلے میں ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں مغیرہ بن شعبہ، ابو زید بن اخطب، حذیفہ اور ابو مریم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

سے بھی روایات مذکور ہیں ان سب نے ذکر کیا کہ ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے تمام واقعات بیان فرمائے۔

ف: حدیث مذکورہ بالا سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ تعالٰے نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "ما کان وما یکون" جو ہو چکا اور جو قیامت تک ہوگا سب کا علم عطا فرمایا اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات حتی کہ قیامت تک کے واقعات بالتفصیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر تھے (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الشَّامِ

۶۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اہل شام کا ذکر

معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل شام میں خرابی پیدا ہوگی تو تم میں کوئی بہتری نہ ہوگی میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا تا قیام قیامت تک کوئی ذلیل کرنے والا ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

محمد بن اسماعیل کہتے ہیں، علی بن مدینی نے فرمایا وہ محدثین کا گروہ ہوگا اس باب میں، عبداللہ بن حوالہ، ابن عمر، زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيْنَ تَأْمُرُنِيْ قَالَ هٰهُنَا وَنَحَا بِيَدِهٖ نَحْوَ الشَّامِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (آپ) مجھے کس جگہ کا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اس طرف کا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَرِيْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَكُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَالصُّنَابِحِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

امت کو تنبیہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کفار نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، جریر، ابن عمر، کرز بن علقمہ، واثلہ بن اسقع اور صنابحی رضی اللہ تعالٰے عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۳ ما جاء انه تكون فتنة القاعد فيها خير من القائم

۲۷ـ حدثنا قتيبة نا الليث عن عياش بن عباس عن بكير بن عبد الله بن الاشج عن بسر بن سعيد ان سعد بن ابي وقاص قال عند فتنة عثمان بن عفان اشهد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انها ستكون فتنة القاعد فيها خير من القائم والقائم خير من الماشي والماشي خير من الساعي قال افرايت ان دخل على بيتي وبسط يده الي ليقتلني قال كن كابن ادم وفي الباب عن ابي هريرة وخباب ابن الارت وابي بكرة وابن مسعود وابي واقد وابي موسى وخرشة هذا حديث حسن وروى بعضهم هذا الحديث عن ليث بن سعد وزاد في هذا الاسناد رجلا وقد روي هذا الحديث عن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه۔

باب ۲۴ ما جاء ستكون فتنة كقطع الليل المظلم

۳۷ـ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا ويصبح كافرا يبيع احدهم دينه بعرض من الدنيا هذا حديث حسن صحيح۔

۴۷ـ حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن

ایک فتنہ کا ذکر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خلاف فتنہ کے موقع پر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایک فتنہ بپا ہوگا جس میں بیٹھنے والے کھڑے ہونے والے سے، کھڑا ہونے والا، چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ کسی نے پوچھا بتائیے! اگر کوئی میرے گھر داخل ہو اور میری طرف قتل کی نیت سے ہاتھ بڑھائے تو میں کیا کروں؟ فرمایا تو آدم علیہ السلام کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہوجا۔ اس باب میں، حضرت ابوہریرہ، خباب بن ارت، ابوبکرہ، ابن مسعود، ابوواقد، ابوموسیٰ اور خرشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض رواۃ نے یہ حدیث لیث بن سعد سے روایت کی اور اس اسناد میں ایک راوی کا اضافہ کیا۔ یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے بواسطہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ، اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔

اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی طرح کا فتنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا اندھیری رات کے ایک ٹکڑے کی مثل فتنہ بپا ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو، (اس فتنہ میں) ایک شخص صبح کو مسلمان ہوگا شام کو کافر شام کو مومن ہوگا صبح کافر ہوگا۔ لوگ دنیاوی عز و جاہ کی خاطر دین کا سودا کریں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے

الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجُنْدُبٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَبِي مُوسٰى هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا قَالَ يُصْبِحُ مُحَرِّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُمْسِي مُسْتَحِلًّا لَهُ وَيُمْسِي مُحَرِّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَهُ۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَمْنَعُونَا حَقَّنَا وَيَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ایک رات رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ! آج رات کتنے ہی فتنے اترے اور کس قدر خزانے اتارے گئے۔ کون ہے جو حجروں والیوں کو جگائے بہت سی عورتیں دنیا میں لباس پہننے والی آخرت میں ننگی ہوں گی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا قیامت سے پہلے ایک فتنہ ظاہر ہوگا جو اندھیری رات کے ایک حصے کی طرح کا ہوگا اس میں صبح کے وقت ایک آدمی مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور کوئی شام کو مومن ہوگا صبح کفر اختیار کرے گا۔ کئی لوگ دنیاوی عزت کی خاطر دین کو بیچ ڈالیں گے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، جندب، نعمان بن بشیر اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

حضرت حسن اس حدیث کے ضمن میں فرمایا کرتے تھے۔ صبح کو ایک شخص مومن ہوگا شام کو کفر اختیار کرے گا اور شام کو مومن ہوگا جبکہ صبح کافر ہو جائے گا فرمایا صبح اپنے بھائی کے خون عزت اور مال کو حرام سمجھنے والا ہوگا اور شام کو حلال سمجھے گا۔ شام کو اپنے بھائی کے خون، عزت اور مال کو حرام سمجھتا ہوگا اور صبح حلال سمجھے گا۔

حضرت علقمہ اپنے والد وائل بن حجر سے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے سنا ایک شخص نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! بتائیے اگر ہم پر ایسے حاکم مقرر ہوں جو ہم سے ہمارے حقوق روک کر رکھیں اور اپنے حقوق کا مطالبہ کریں تو ہم کیا کریں؟ آپ نے جواباً فرمایا تم ان کی بات سنو اور ان کا حکم

وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۲۵ مَا جَاءَ فِي الْهَرْجِ

۷۸ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَدَّهُ إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ.

۸۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ السَّيْفِ مِنْ خَشَبٍ

۸۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ أُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلٰى أَبِي فَدَعَاهُ إِلَى الْخُرُوجِ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ عَهِدَ إِلَيَّ إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ أَنْ أَتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهُ

مانو ان کی ذمہ داری ان پر اور تمہارے فرائض تمہارے ذمہ ہیں۔

قتل

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بعد ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم اٹھ جائے گا اور ہرج زیادہ ہوگا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "قتل" اس باب میں حضرت ابوہریرہ، خالد بن ولید اور معقل بن یسار سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور خون ریزی میں عبادت کرنا ایسا (مقبول و محبوب) ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم اسے معلیٰ بن زیاد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو تا قیامت اس سے نہیں اٹھائی جائے گی (یعنی جب ایک مرتبہ خونریزی شروع ہوگی تو پھر کبھی بھی ختم نہیں ہوگی) یہ حدیث صحیح ہے۔

لکڑی کی تلوار بنانا

عدیسہ بنت اھبان بن صیفی غفاری فرماتی ہیں، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، میرے والد کے پاس تشریف لائے اور انہیں اپنے ساتھ جنگ کی طرف نکلنے کا حکم فرمایا میرے والد نے جواب دیا بے شک میرے خلیل اور آپ کے چچازاد بھائی نے مجھ سے وعدہ لیا کہ جب لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے تو میں لکڑی کی تلوار بنالوں (یعنی جنگ

فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهِ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا هَمَّامٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ هُوَ أَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

۸۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسٰى وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا

ترک کر دیں، پس میں نے وہ بنائی ہے لہٰذا اگر آپ چاہیں تو آپ کے ساتھ جاؤں۔ راویہ فرماتی ہیں، اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو چھوڑ دیا۔ اس باب میں محمد بن مسلمہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبداللہ بن عُبید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ آپ نے فرمایا دورِ فتن میں تم اپنی تلواروں کو توڑ دینا، چلوں کو کاٹ دینا۔ اور اپنے گھروں میں بیٹھ جانا اور حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جانا (یعنی اس فتنہ میں حصہ نہ لینا) یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبدالرحمٰن بن ثروان سے مراد ابو قیس اودی ہیں۔

علامات قیامت

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سنائے گا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا قیامت کی نشانیوں سے ہے علم اٹھ جائیگا۔ علماء ختم ہو جائیں گے، اور جہالت ظاہر ہو جائے گی، زنا عام ہو گا، شراب پی جائے گی، عورتیں زیادہ ہوں گی اور مرد کم ہوں گے یہاں تک کہ ایک مرد کی نگرانی میں پچاس عورتیں ہوں گی اس باب میں ابو موسیٰ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زبیر بن عدی کہتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر حجاج بن یوسف کے مظالم کی شکایت کی آپ نے فرمایا ہر آنے والا سال گزرے ہوئے سال کے

وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

مقابلے میں برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللهُ اللهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک زمین میں "اللہ اللہ" کہا جاتا ہے قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

خالد بن حارث نے بواسطہ حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی موقوف روایت بیان کی اور یہ پہلی حدیث کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو ح وَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں میں سے زیادہ سعادت مند شخص کمینہ ابن کمینہ ہوگا۔

یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے عمر بن ابی عمر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قُطِعَتْ يَدِي وَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین اپنے جگر کے خزانے، سونے اور چاندی کے کی طرح اگلے گی آپ نے فرمایا "چور آئے گا اور کہے گا اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا، قاتل آئے گا اور کہے گا اس کی وجہ سے میں نے قتل کیا، قاطع رحم آئے گا اور کہے گا اس کے باعث میں نے (اقارب سے) قطع تعلق کیا پھر وہ (سب) اسے چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

بَابٌ

۸۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ أَبُو فَضَالَةَ الشَّامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيلَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَبَرَّ صَدِيقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ وَلُبِسَ الْحَرِيرُ وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا أَوْ مَسْخًا

هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ غَيْرَ الْفَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَضَعَّفَهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ وَكِيعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رُمَيْحٍ الْجُذَامِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَأَدْنٰى صَدِيقَهُ وَأَقْصٰى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ

سامانِ ہلاکت

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کریم سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت پندرہ (بری) باتوں کو اپنائے گی تو وہ مصائب میں گھر جائے گی عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا جب مال غنیمت ذاتی دولت بن جائیگی امانت مال غنیمت شمار ہونے لگے گی۔ آدمی اپنی بیوی کی بات مانے گا اور ماں کی نافرمانی کرے گا دوستوں سے بھلائی اور باپ سے برا سلوک کرے گا۔ مساجد میں آوازیں بلند ہوں گی ذلیل قسم کے لوگ حکمران بن جائیں گے انسان کی شرارت کے خوف سے اس کی عزت کی جائے گی شراب پی جائے گی، ریشم پہنا جائے گا۔ گانے بجانے والیاں لڑکیاں اور گانے کا سامان گھروں میں رکھا جائے گا بعد والے افرادِ امت پہلوں پر لعن طعن کریں گے۔ اس وقت لوگوں کو سرخ آندھی یا زمین میں دھنسنے یا چہروں کے مسخ ہونے کا انتظار کرنا چاہیے۔

یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صرف اسی سند کے ساتھ جانتے ہیں۔ نیز یحیٰی بن سعید انصاری سے فرج بن فضالہ کے سوا کسی دوسرے کی روایت ہمیں معلوم نہیں۔ فرج بن فضالہ کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا اور اُسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا۔ ان سے وکیع اور کئی دوسرے ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مال غنیمت کو ذاتی دولت سمجھا جائے گا امانت مال غنیمت بن جائے گی، زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جانے لگے گا، علم کا حصول غیر دین کے لیے ہوگا، انسان اپنی بیوی کا مطیع اور ماں کا نافرمان ہو جائے گا دوست کو قریب اور باپ کو دور رکھے گا، مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں گی قبیلے کی سرداری فاسقوں کے ہاتھ میں آ جائے گی ذلیل شخص قوم کا رہبر بن جائے گا۔ اور کسی شخص کو اس کی شر سے ڈرتے ہوئے قابلِ تعظیم سمجھا

مخافۃ شرہ وظہرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن آخر ہذہ الامۃ اولہا فلیرتقبوا عند ذلک ریحا حمراء وزلزلۃ وخسفا ومسخا وقذفا وآیات تتابع کنظام بال قطع سلکہ فتتابع ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ۔

۹۱۔ حدثنا عباد بن یعقوب الکوفی نا عبد اللہ ابن عبد القدوس عن الاعمش عن ہلال ابن یساف عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی ہذہ الامۃ خسف ومسخ وقذف فقال رجل من المسلمین یا رسول اللہ ومتی ذاک قال اذا ظہرت القیان والمعازف وشربت الخمور ہذا حدیث غریب وروی ہذا الحدیث عن الاعمش عن عبد الرحمن بن سابط عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا۔

جائے گا گانے والی لڑکیاں اور گانے بجانے کا سامان ظاہر ہوگا شراب پی جائے گی اور پچھلے، پہلوں پر لعن طعن کریں گے اس وقت سرخ ہوا، زلزلے زمین میں دھنسنے چہروں کے بدلنے، پتھروں کی بارش اور کئی دوسری نشانیوں کا انتظار کرنا جس طرح ہار کا پرانا دھاگہ ٹوٹنے کی وجہ سے موتی، سلسلہ وار بکھر پڑیں، اس باب میں حضرت علی سے بھی حدیث مروی ہے یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں،

عمران بن حصین کہتے ہیں رسول اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں خسف، مسخ اور قذف ہوگا ایک مسلمان شخص نے عرض کیا" یارسول اللہ! وہ کب ہوگا آپ نے فرمایا جب گانے والی عورتیں اور گانے کا سامان ظاہر ہوگا اور شراب پی جائے گی یہ حدیث غریب ہے اور اسے اعمش نے بواسطہ عبدالرحمن بن سابط، حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

باب ما جاء فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ کہاتین

قرب قیامت

۹۲۔ حدثنا محمد بن عمر بن ہیاج الاسدی الکوفی نا یحیی بن عبد الرحمن الارحبی نا عبیدۃ بن الاسود عن مجالد عن قیس بن ابی حازم عن المستورد بن شداد الفہری رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت انا فی نفس الساعۃ فسبقتہا کما سبقت ہذہ ہذہ لاصبعیہ السبابۃ والوسطی ہذا حدیث غریب من حدیث المستورد ابن شداد لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ۔

مستورد بن شداد فہری سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں، قیامت کے بالکل قریب بھیجا گیا ہوں مجھے قیامت سے صرف اس قدر سبقت حاصل ہے جس قدر اس انگلی یعنی درمیانی انگلی کو انگشت شہادت پر حاصل ہے۔

یہ حدیث، مستورد بن شداد کی روایت سے غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ أَبُو دَاوُدَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى فَمَا فَضْلُ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو (انگلیوں) کی طرح (متصل) بھیجے گئے ہیں ابوداؤد (راوی) نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا کہ ان میں سے ایک کی دوسری پر کیا فضیلت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِتَالِ التُّرْكِ

ترک قوم سے جنگ

۹۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ وَمُعَاوِيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس قوم سے لڑو جن کی جوتیاں بالوں کی بنی ہوں گی اور اسی طرح قیامت قائم نہ ہوگی تاآنکہ تم ایسی قوم سے لڑو جن کے چہرے تہ بتہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق، بریدہ، ابوسعید، عمرو بن تغلب اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا ذَهَبَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ

کسریٰ کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہیں ہوگا

۹۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جب کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہوگا اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور ان کے خزانوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

قیام قیامت سے قبل، حجاز کی جانب سے آگ نکلے گی

۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ

سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

محمد البغدادي ثنا شيبان عن يحيى بن أبي كثير عن أبي قلابة عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستخرج نار من حضرموت أو من نحو بحر حضرموت قبل يوم القيامة تحشر الناس قالوا يا رسول الله فما تأمرنا فقال عليكم بالشام وفي الباب عن حذيفة بن أسيد وأنس وأبي هريرة وأبي ذر هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن عمر۔

باب ما جاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون

۹۷ حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يبعث كذابون دجالون قريب من ثلاثين كلهم يزعم أنه رسول الله وفي الباب عن جابر بن سمرة وابن عمر هذا حديث حسن صحيح۔

۹۸۔ حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن أيوب عن أبي قلابة عن أبي أسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تلحق قبائل من أمتي بالمشركين وحتى يعبدوا الأوثان وإنه سيكون في أمتي ثلاثون كذابون كلهم يزعم أنه نبي وأنا خاتم النبيين لا نبي بعدي هذا حديث صحيح۔

باب ما جاء في ثقيف كذاب ومبير

۹۹۔ حدثنا علي بن حجر نا الفضل بن موسى عن شريك عن عبد الله بن عصم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثقيف كذاب ومبير وفي الباب عن أسماء بنت أبي بكر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب قیامت سے پہلے حضرموت یا حضرموت کے دریا سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم ملک شام کو لازم پکڑنا (وہاں چلے جانا) اس باب میں حضرت حذیفہ بن اسید، انس، ابوہریرہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

جب تک کذاب نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب تک تیس کذاب دجال (پیدا) نہ ہولیں قیامت قائم نہ ہوگی۔ ہر ایک کا دعوےٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے مل جائیں گے، بت پرستی ہوگی اور امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے سن لو! میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں، یہ حدیث صحیح ہے۔

بنو ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنی ثقیف میں ایک کذاب اور خون بہانے والا شخص ہوگا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ

نا عبد الرحمن بن واقد نا شريك نحوه هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عمر لا نعرفه الا من حديث شريك وشريك يقول عبد الله بن عصم واسرائيل يقول عبد الله ابن عصمة ويقال الكذاب المختار بن ابي عبيد والمبير الحجاج بن يوسف نا ابو داود سليمان بن سلم البلخي نا النضر بن شميل عن هشام بن حسان قال احصوا ما قتل الحجاج صبرا فبلغ مائة الف وعشرين الف قتيل۔

باب ۵۵ ما جاء في القرن الثالث

۱۰۰۔ حدثنا واصل بن عبد الاعلى نا محمد بن الفضيل عن الاعمش عن علي بن مدرك عن هلال بن يساف عن عمران بن حصين قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم ياتي من بعدهم قوم يتسمنون ويحبون السمن يعطون الشهادة قبل ان يسالوها هكذا روى محمد بن فضيل هذا الحديث عن الاعمش عن علي بن مدرك عن هلال بن يساف وروى غير واحد من الحفاظ عن الاعمش عن هلال بن يساف ولم يذكروا فيه علي بن مدرك۔

۱۰۱۔ حدثنا الحسين بن حريث نا وكيع عن الاعمش نا هلال بن يساف عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه وهذا اصح عندي من حديث محمد بن فضيل وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن عمران بن حصين عن النبي صلى

عنہما سے بھی روایت ہے۔ عبدالرحمن بن واقد نے شریک سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے یہ حدیث حضرت ابن عمر کی روایت سے حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شریک نے عبداللہ بن عصم کہا اور اسرائیل نے عبداللہ بن عصمہ کہا۔ کہا جاتا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابو عبید ہے۔ اور قاتل سے مراد حجاج بن یوسف ہے ہشام بن حسان نے کہا شمار کرو حجاج نے کتنے انسانوں کو قتل کیا تو یہ تعداد ایک لاکھ بیس ہزار کو پہنچی۔

تیسری صدی

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میرے زمانے کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل پھر وہ جو ان سے متصل ہیں۔ پھر ان کے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو موٹا ہونا پسند کریں گے۔ بن بلائے گواہی دیں گے۔ اسی طرح یہ حدیث محمد بن فضیل نے اعمش اور علی بن مدرک کے واسطہ سے ھلال بن یساف سے روایت کی ہے۔ کئی حفاظ نے اس حدیث کو اعمش کے واسطہ سے ہلال بن یساف سے روایت کیا اور اس میں علی بن مدرک کا ذکر نہیں ہے۔

عمران بن حصین نے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی اور یہ میرے (امام ترمذی کے) نزدیک محمد بن فضیل کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ عمران بن حصین کے واسطے سے یہ حدیث کئی طریقوں سے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ زُرَارَۃَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیْ الْقَرْنُ الَّذِیْ بُعِثْتُ فِیْہِمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ وَلَا اَعْلَمُ اَذَکَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا ثُمَّ یَنْشَأُ اَقْوَامٌ یَشْہَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْہَدُوْنَ وَیَخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ وَیَفْشُوْ فِیْہِمُ السِّمَنُ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْخُلَفَآءِ۔

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ مِنْ بَعْدِیْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِیْرًا قَالَ ثُمَّ تَکَلَّمَ بِشَیْءٍ لَمْ اَفْہَمْہُ فَسَاَلْتُ الَّذِیْ یَلِیْنِیْ فَقَالَ قَالَ کُلُّہُمْ مِنْ قُرَیْشٍ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ۔

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ہٰذَا الْحَدِیْثِ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ یُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْدَاؤدَ نَا حُمَیْدُ بْنُ مِہْرَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ زِیَادِ بْنِ کُسَیْبٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ کُنْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرَۃَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَہُوَ یَخْطُبُ وَعَلَیْہِ ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ اُنْظُرُوْا اِلٰی اَمِیْرِنَا یَلْبَسُ ثِیَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرَۃَ اُسْکُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

گئی ہے۔

عمران بن حصین سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں میرے زمانۂ بعثت کے لوگ بہتر ہیں۔ پھر ان سے متصل زمانے کے لوگ راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کیا تیسرے زمانے کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں اور آپ نے فرمایا، پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بغیر کہے شہادت دیں گے امانت میں خیانت کریں گے اور ان میں موٹاپا عام ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلفاء کا بیان

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہوں گے پھر آپ نے کچھ فرمایا جو میری سمجھ میں نہ آسکا میں نے اپنے ہم نشین سے پوچھا تو اس نے کہا آپ نے فرمایا سب کے تمام قریش سے ہوں گے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جابر بن سمرہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ اسی حدیث کے مثل حدیث مروی ہے اور یہ حدیث ابوبکر بن موسیٰ کی روایت سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

زیاد بن کسیب عدوی کہتے ہیں میں، ابوبکرہ کے ہمراہ ابن عامر کے منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ خطبہ دے رہا اس نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ابو بلال نے کہا ہمارے امیر کی طرف دیکھو اس نے فاسقوں جیسے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ ابوبکرہ نے کہا خاموش رہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِلَافَةِ

١٠٦۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ ثَنِيْ سَفِيْنَةُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخِلَافَةُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لِيْ سَفِيْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ اَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِيْنَ سَنَةً قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ بَنِيْ اُمَيَّةَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْخِلَافَةَ فِيْهِمْ قَالَ كَذَبُوْا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوْكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوْكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ قَالَا لَمْ يَعْهَدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخِلَافَةِ شَيْئًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ وَلَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ۔

١٠٧۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاِنْ لَمْ اَسْتَخْلِفْ لَمْ يَسْتَخْلِفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ

سے سنا جو شخص زمین میں اللہ تعالیٰ کے بادشاہ کی توہین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو توہین کا بدلہ دیتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خلافت کا بیان

سعید بن جمہان حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں خلافت تیس سال رہے گی اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔ پھر مجھے حضرت سفینہ نے کہا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی خلافت کو شمار کرو پھر کہا حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی خلافت پھر کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کو شمار کرو پس ہم نے اس مدت کو تیس سال پایا سعید کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ بنی امیہ کا خیال ہے کہ ان میں خلافت ہے تو حضرت سفینہ نے کہا زرقاء کی اولاد جھوٹ کہتی ہے بلکہ وہ برے قسم کے بادشاہ ہیں۔

اس باب میں حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں ان دونوں نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلافت کے بارے میں کوئی تصریح نہیں فرمائی یہ حدیث حسن ہے اور اسے سعید بن جمہان سے کئی راویوں نے بیان کیا اور ہم اسے صرف سعید بن جمہان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کہا گیا اگر آپ کسی کو خلیفہ نامزد فرمائیں تو کیا ہی اچھا ہے، آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیفہ بناؤں تو ٹھیک ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ نامزد فرمایا اور اگر خلیفہ نہ بناؤں تو یہ بھی صحیح ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو جانشین نامزد نہیں کیا۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے یہ حدیث صحیح ہے اور حضرت ابن عمر سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے۔

تاقیامت، خلفاء، قریش سے ہوں گے

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ يَقُولُ كَانَ نَاسٌ مِنْ رَبِيعَةَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ لَتَنْتَهِيَنَّ قُرَيْشٌ أَوْ لَيَجْعَلَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْأَمْرَ فِي جُمْهُورٍ مِنَ الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قُرَيْشٌ وُلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يُقَالُ جَهْجَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي أَئِمَّةً مُضِلِّينَ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَهْدِيِّ

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ

حبیب بن زبیر کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی ہزیل کو کہتے ہوئے سنا۔ قبیلہ ربیعہ کے کچھ لوگ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس تھے قبیلہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے کہا یا تو قریش (فسق و فجور سے) باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ، حکومت ان کے غیر، جمہور عرب کے سپرد کر دے۔ حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت تک خیر و شر میں قریش ہی لوگوں کے حکمران ہوں گے۔

اس باب میں حضرت عمر، ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن نہیں جائیں گے (قیامت قائم نہ ہوگی) یہاں تک کہ غلاموں میں سے ایک آدمی برسر اقتدار آئے گا جس کو جہجاہ کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

نوٹ: خلافت قریش کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز کی تصنیف الامام العیش فی الائمۃ من قریش مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور کا

گمراہ کن آئمہ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے ائمہ کا ڈر ہے" حضرت ثوبان فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر اور غالب رہے گی ان کو چھوڑنے والا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

امام مہدی کا ذکر

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

نَا أَبِي نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

١١٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِي رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ عَاصِمٌ وَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَلِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

١١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدًا الْعَمِّيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الصِّدِّيْقِ النَّاجِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَشِيْنَا أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ يَعِيْشُ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا زَيْدٌ الشَّاكُّ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ سِنِيْنَ قَالَ فَيَجِيءُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي أَعْطِنِي قَالَ فَيَحْثِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيُّ اسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ

١١٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہلبیت سے ایک شخص جو میرا ہم نام ہوگا، بادشاہ نہ بن جائے۔ اس باب میں حضرت علی، ابوسعید، ام سلمہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے اہل بیت سے ایک شخص جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا حکمران ہوگا، عاصم، ابوصالح کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، اگر دنیا میں سے ایک دن ہی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے طویل کر دیگا یہاں تک کہ امام مہدی حکمران ہو جائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں حضور علیہ السلام کے بعد نئی باتیں نہ پیدا ہو جائیں، اس لیے ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا راوی کہتے ہیں آپ نے فرمایا، میری امت میں ایک مہدی ظاہر ہوگا جو پانچ یا سات یا نو (زید کو شک ہے) زندہ رہے گا۔ راوی کہتے ہیں ہم نے پوچھا اس تعداد سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا، سال مراد ہیں، پھر آپ نے فرمایا۔ ان کی طرف ایک شخص آئے گا اور کہے گا اے مہدی! مجھے عطا کیجئے مجھے عطا کیجئے، آپ نے فرمایا، پس امام مہدی اس کے دامن کو اتنا بھر دیں گے جتنا وہ اٹھا سکتا ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بواسطہ ابوسعید حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئی طرق کے ساتھ مروی ہے ابوالصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی کہا گیا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ ٦٢ مَا جَاءَ فِي الدَّجَّالِ

١١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّاحِ

١١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ وَلَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ سَأَقُولُ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ

میں میری جان ہے عنقریب تم میں حضرت عیسٰی ابن مریم علیہ السلام اتریں گے جو انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں گے صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ موقوف کردیں گے اور اس وقت مال زیادہ ہوجائے گا یہاں تک کہ اسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دجّال

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی قوم کو دجّال سے نہ ڈرایا ہو میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں پھر آپ نے اس کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا شاید اسے میرے دیکھنے والوں اور میری کلام سننے والوں میں سے بعض لوگ دیکھ لیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! اس وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اس کی مثل یعنی آج کی طرح یا اس سے بھی بہتر۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن بسر، عبداللہ بن مغفل اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے حسن غریب ہے ہم اس کو خالد حذاء کی حدیث سے جانتے ہیں ابوعبیدہ بن جراح کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے درمیان کھڑے ہوکر اللہ کی تعریف کی جس کے وہ لائق ہے، پھر دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں ہر نبی نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا اور حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا لیکن میں تمہارے سامنے اس کے بارے میں ایک ایسی بات کہوں گا جو اس سے پہلے کسی نبی نے

بِأَعْوَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَتَهُ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ حَتَّى يَمُوتَ وَأَنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا الْيَهُودِيُّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ۶۳ مَا جَاءَ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَوْذَبٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ وَلَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي التَّيَّاحِ

بَابُ ۶۴ مَا جَاءَ فِي عَلَامَاتِ خُرُوجِ الدَّجَّالِ

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ

اپنی قوم سے نہیں فرمائی۔ جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ اس عیب سے پاک ہے۔ عمر بن ثابت انصاری کہتے ہیں مجھے بعض صحابہ کرام نے یہ خبر دی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دن لوگوں کو ڈراتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا۔ اور دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوگا اسے وہی پڑھے گا جو اس کے عمل کو اچھا نہیں سمجھے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے یہودی لڑیں گے پس تم ان پر مسلط ہو جاؤ گے یہاں تک کہ پتھر پکاریں گے "اے مسلمان! یہ ہے یہودی جو میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے قتل کر" یہ حدیث صحیح ہے۔

دجال کہاں سے نکلے گا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے ہم سے بیان فرمایا کہ دجال سرزمین مشرق سے نکلے گا جسے خراسان کہا جائے گا۔ اس کے پیچھے ایسی قومیں ہوں گی جن کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال کی طرح ہوں گے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس کو عبداللہ بن شوذب نے بھی ابوالتیاح سے روایت کیا اور یہ ابوالتیاح کی حدیث سے ہی پہچانی جاتی ہے۔

خروج دجال کی علامات

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج

بن قطيب السكوني عن أبي بحرية صاحب معاذ عن معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الملحمة العظمى وفتح القسطنطينية وخروج الدجال في سبعة أشهر وفي الباب عن الصعب بن جثامة وعبد الله بن بسر وعبد الله بن مسعود وأبي سعيد الخدري هذا حديث حسن لا نعرفه إلا من هذا الوجه

١٢٠ - حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود عن شعبة عن يحيى بن سعيد عن أنس بن مالك قال فتح القسطنطينية مع قيام الساعة قال محمود هذا حديث غريب والقسطنطينية هي مدينة الروم تفتح عند خروج الدجال والقسطنطينية قد فتحت في زمان بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم۔

باب ٦٥ ما جاء في فتنة الدجال

١٢١ - حدثنا علي بن حجر نا الوليد بن مسلم وعبد الله ابن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر دخل حديث أحدهما في حديث الآخر عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر عن يحيى بن جابر الطائي عن عبد الرحمن ابن جبير عن أبيه جبير بن نفير عن النواس بن سمعان الكلابي قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال ذات غداة فخفض فيه ورفع حتى ظنناه في طائفة النخل قال فانصرفنا من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم رحنا إليه فعرف ذلك فينا فقال ما شأنكم قال قلنا يا رسول الله ذكرت الدجال الغداة فخفضت ورفعت حتى ظنناه في طائفة النخل قال غير الدجال أخوف لي عليكم إن يخرج وأنا

دجال سات مہینوں میں ہوگا۔
اس باب میں صعب بن جثامہ، عبداللہ بن بسر، عبداللہ بن مسعود اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قسطنطنیہ قیام قیامت کے ساتھ فتح ہوگا۔ محمود نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ روم کا ایک شہر ہے جو خروج دجال کے وقت فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ، بعض صحابہ کرام کے زمانے میں بھی فتح ہوا۔

دجال کا فتنہ

نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک صبح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دجال کا ذکر فرمایا اس کا ہلکا پن اور امور غیر عادیہ کے اظہار کی وجہ سے (بلندی (دونوں) کو بیان فرمایا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ کے پاس ہے۔ اس کے بعد ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے واپس لوٹے اور پھر دوبارہ حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے چہروں سے اثر خوف جان کر فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ راوی فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے آج صبح دجال کا ذکر فرمایا اس کی پستی و بلندی دونوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے اسے کھجوروں کے جھنڈ میں خیال کیا۔ آپ نے فرمایا دجال کے علاوہ مجھے تم پر ایک اور بات کا ڈر ہے اگر دجال میری موجودگی میں ظاہر ہوا تو میں تم سے پہلے اس پر دلیل قائم کروں گا اور اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو ایک شخص اس پر حجت پیش کر کے اسے

فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ
وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ
خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ
قَائِمَةٌ شَبِيهٌ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ
رَآهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُورَةِ أَصْحَابِ الْكَهْفِ
قَالَ يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ
يَمِينًا وَشِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ اثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَوْمٌ
كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ
أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ
الْيَوْمَ الَّذِي كَالسَّنَةِ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ
قَالَ لَا وَلَكِنْ اقْدُرُوا لَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَمَا سُرْعَتُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ
الرِّيحُ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيُكَذِّبُونَهُ
وَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَتَتْبَعُهُ
أَمْوَالُهُمْ فَيُصْبِحُونَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ ثُمَّ
يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ
وَيُصَدِّقُونَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ
وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ
كَأَطْوَلِ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَمَدِّهِ خَوَاصِرَ وَأَدَرِّهِ
ضُرُوعًا ثُمَّ يَأْتِي الْخَرِبَةَ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ
فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا فَيَتْبَعُهُ كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو
رَجُلًا شَابًّا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ
جَزْلَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ
يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هَبَطَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ
بِشَرْقِيِّ دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ
وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ
قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ قَالَ
وَلَا يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ يَعْنِي أَحَدٌ إِلَّا مَاتَ وَرِيحُ نَفَسِهِ

شکست دے گا۔ اللہ تعالیٰ میری طرف سے ہر مسلمان کا محافظ ہے۔ دجال جوان ہوگا، گھنگریالے بالوں اور کھڑی آنکھوں والا ہوگا۔ عبدالعزیٰ بن قطن کا ہم شکل ہوگا تم میں سے جو شخص اسے دیکھے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ پھر آپ نے فرمایا، شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ زمین میں کتنی مدت ٹھہرے گا؟ آپ نے فرمایا چالیس دن، ایک دن ایک سال کی مثل ہوگا ایک دن مہینے کے برابر، ایک دن ہفتے کے برابر اور باقی دن تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتلائیے وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اوقات کا اندازہ کر لینا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! زمین میں اس کی تیز رفتاری کس قدر ہوگی؟ آپ نے فرمایا ان بادلوں کی طرح جن کو ہوا ہنکا کر لے جائے پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا انہیں اپنی طرف بلائے گا لیکن وہ اسے جھٹلائیں گے اور اس کی بات کو رد کر دیں گے وہ وہاں سے واپس لوٹے گا تو ان کے اموال اس کے پیچھے چل پڑیں گے اور وہ خالی ہاتھ رہ جائیں گے۔ پھر وہ ایک اور قوم کے پاس آئے گا انہیں دعوت دیگا وہ قبول کریں گے اور اس کی تصدیق کریں گے تب وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دیگا وہ بارش برسائے گا۔ زمین کو درخت اگانے کا حکم دیگا وہ درخت اگائے گی۔ شام کو ان کے جانور جب چراگاہ سے آئیں گے اس حالت میں لوٹیں گے کہ ان کے کوہان لمبے، کولہے چوڑے اور پھیلے ہوئے اور تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ پھر وہ ویران جگہ آکر کہے گا اپنے خزانے نکال دے۔ جب واپس لوٹے گا تو خزانے اس کے پیچھے شہد کی مکھیوں کے سرداروں کی طرح (کثرت کے ساتھ) چل پڑیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے جوان کو بلا کر تلوار سے اس کے دو ٹکڑے کر دیگا۔ پھر اسے پکارے گا تو وہ زندہ ہو کر ہنستا ہوا اس کو جواب دیگا۔ وہ انہی باتوں میں مصروف ہوگا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہلکے زرد رنگ کا جوڑا پہنے جامع مسجد دمشق کے سفید شرقی مینارہ پر اس حالت میں اتریں گے کہ ان کے ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے جب آپ سر نیچا کریں گے قطرے ٹپکتے ہوں گے، اور جب سر اوپر اٹھائیں گے تو موتیوں کی مثل سفید چاندی کے دانے جھڑتے

مُنْتَهٰى بَصَرِهٖ قَالَ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ
لُدٍّ فَيَقْتُلَهٗ قَالَ فَيَلْبَثُ كَذٰلِكَ مَا شَآءَ اللّٰهُ
قَالَ ثُمَّ يُوْحِي اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ حَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى
الطُّوْرِ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ
بِقِتَالِهِمْ قَالَ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَ
هُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ
قَالَ وَيَمُرُّ اَوَّلُهُمْ بِبُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُ
مَا فِيْهَا ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ
بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى
جَبَلِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ
فِي الْاَرْضِ فَهَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ
بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ
مُحْمَرًّا دَمًا وَيُحَاصَرُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَاَصْحَابُهٗ
حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ يَوْمَئِذٍ خَيْرًا لَّهُمْ
مِنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِّاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ
فَيَرْغَبُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ
قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ
فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى مَوْتٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ
قَالَ وَيَهْبِطُ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَلَا يَجِدُ مَوْضِعَ
شِبْرٍ اِلَّا وَقَدْ مَلَاَتْهُ زَهَمَتُهُمْ وَنَتْنُهُمْ وَدِمَآؤُهُمْ
قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسٰى اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ
فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ
قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ وَيُرْسِلُ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَّا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ
وَّلَا مَدَرٍ قَالَ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلَفَةِ
قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَخْرِجِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ
بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ الرُّمَّانَةَ
وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ

ہوں گے۔ آپ نے فرمایا جس کافر تک آپ کے سانس کی بو پہنچے گی
مرجائیگا۔ اور آپ کے سانس کی بو جہاں تک نگاہ پہنچی ہوگی۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام
دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کر لُدّ کے دروازے پر پائینگے
اور قتل کردیں گے (لُدّ شام کا ایک گاؤں یا پہاڑ) اسی حالت
میں آپ جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا ٹھہریں گے۔ فرمایا، پھر
اللہ تعالیٰ آپ کو بذریعہ وحی حکم دے گا کہ میرے بندوں
کو کوہ طور پر لے جاکر جمع کردیں۔ کیونکہ میں ایسی مخلوق کو اتارنے
والا ہوں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ آپ نے
فرمایا" اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا وہ ارشاد خداوندی
کے مطابق ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ فرمایا،
ان کے پہلے لوگ بحیرہ طبریہ سے گذریں گے اور اس کا سارا پانی
پی جائیں گے پھر جب آخری لوگ گذریں گے کہیں گے شاید یہاں کبھی
پانی ہوا ہوگا پھر وہ چل پڑیں گے یہاں تک کہ وہ بیت المقدس کے
پہاڑ تک پہنچ جائیں گے اور کہیں گے ہم نے زمین والوں کو تو
قتل کرلیا آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں۔ چنانچہ وہ آسمان کی طرف
تیر پھینکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون آلود سرخ واپس بھیجیگا۔
عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی محصور ہوں گے یہاں تک کہ ان کے
نزدیک (بھوک کی وجہ سے) گائے کا سر تمہارے آج کے سو
دیناروں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے
رفقاء اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان (
یاجوج ماجوج) کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کردیگا یہاں تک کہ وہ سب
یکدم مرجائیں گے۔ جب عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے زمین پر آئیں گے
تو ان کی بدبو اور خون کی وجہ سے ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں
پائیں گے۔ پھر آپ اور آپ کے ساتھی دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ
لمبی گردن والے اونٹوں کی شکل پر پرندے بھیجے گا جو انہیں اٹھا
کر پہاڑ کے غار میں پہنچادیں گے۔ مسلمان ان کے تیر و ترکش
سات سال تک جلائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جو
ہر گھر اور خیمہ تک پہنچے گی۔ تمام زمین کو دھو کر شیشے کی طرح صاف شفاف

الْفِئَامُ مِنَ النَّاسِ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْإِبِلِ وَإِنَّ الْقَبِيلَةَ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ وَإِنَّ الْفَخِذَ لَيَكْتَفُونَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْغَنَمِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا فَقَبَضَتْ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقَى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ كَمَا يَتَهَارَجُ الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ هَٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الدَّجَّالِ

١٢٢ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَحُذَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي بَكْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَلَتَانِ بْنِ عَاصِمٍ هَٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الدَّجَّالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ

١٢٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَمِحْجَنٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ

کر دے گی پھر زمین سے کہا جائے گا اپنے پھل باہر نکال اور اپنی برکتیں لوٹا، چنانچہ اس دن ایک جماعت ایک انار کھائے گی اور اس کے چھلکے کے سائے میں بیٹھے گی۔ دودھ میں برکت دی جائے گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی کا دودھ جماعت بھر کو کفایت کرے گا، ایک قبیلہ ایک گائے کے دودھ سے سیر ہو جائیگا اور ایک بکری کا دودھ ایک چھوٹے قبیلہ کیلئے کافی ہوگا اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح کو قبض کرے گی باقی رہنے والے عورتوں سے گدھوں کی طرح بے پردہ ہم بستر ہوں گے، انہی پر قیامت قائم ہوگی۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

دجال کا حلیہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا سن لو! تمہارا رب کانا ہونے کے عیب سے پاک ہے اور سن لو! وہ (دجال) کانا ہوگا اس کی دائیں آنکھ پانی میں تیرتے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔

اس باب میں حضرت سعد، حذیفہ، ابوہریرہ، اسماء، جابر بن عبداللہ، ابوبکرہ، عائشہ، انس، ابن عباس اور فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، یہ حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

دجال، مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال مدینہ طیبہ کے پاس آئے گا اور فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا پس نہ تو طاعون، مدینہ طیبہ میں آسکتا ہے اور نہ ہی دجال۔ انشاء اللہ۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، فاطمہ بنت قیس، محجن، اسامہ بن زید اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم سے

جُنْدُبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْكُفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِيْنَةُ لِأَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْخَيْلِ وَأَهْلِ الْوَبَرِ يَأْتِي الْمَسِيْحُ إِذَا جَاءَ دُبُرَ أُحُدٍ صَرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یمنی ہے اور کفر مشرقی ہے۔ بکریوں والوں کے لیے سکون و اطمینان ہے فخر اور ریا ان لوگوں میں ہے جو کھیتوں میں زور زور سے چلاتے اور گھوڑے رکھتے اور خیموں میں رہتے ہیں دجال مسیح آئے گا اور جب وہ احد پہاڑ کے پیچھے آئے گا فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہاں ہی ہلاک ہو گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قَتْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ

حضرت عیسٰی علیہ السلام، دجال کو قتل کریں گے

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ مُجَمِّعَ بْنَ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَنَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِيْ بَرْزَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَكَيْسَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَجَابِرٍ وَأَبِيْ أُمَامَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام، دجال کو باب لد کے پاس قتل کریں گے۔ اس باب میں عمران بن حصین، نافع بن عتبہ، ابوبرزہ، حذیفہ بن اسید، ابوہریرہ، کیسان، عثمان بن ابی عاص، جابر، ابوامامہ، ابن مسعود، عبداللہ بن عمرو، سمرہ بن جندب، نواس بن سمعان، عمرو بن عوف اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالٰے عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابٌ ۶۹

کانا کذاب

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا سن لو! بیشک وہ کانا ہے اور تمہارا رب اس عیب سے پاک ہے

أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ.

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَحِبَنِي ابْنُ صَيَّادٍ إِمَّا حُجَّاجًا وَإِمَّا مُعْتَمِرِينَ فَانْطَلَقَ النَّاسُ وَتُرِكْتُ أَنَا وَهُوَ فَلَمَّا خَلَصْتُ بِهِ اقْشَعْرَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَهُ ضَعْ مَتَاعَكَ حَيْثُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَأَبْصَرَ غَنَمًا فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَانْطَلَقَ فَاسْتَحْلَبَ ثُمَّ أَتَانِي بِلَبَنٍ فَقَالَ لِي يَا أَبَا سَعِيدٍ اشْرَبْ فَكَرِهْتُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ شَيْئًا لِمَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ فَقُلْتُ لَهُ هٰذَا الْيَوْمُ يَوْمٌ صَائِفٌ وَإِنِّي أَكْرَهُ فِيهِ اللَّبَنَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخُذَ حَبْلًا فَأُوثِقَهُ إِلَى الشَّجَرَةِ ثُمَّ أَخْتَنِقَ لِمَا يَقُولُ النَّاسُ لِي وَفِيَّ أَرَأَيْتَ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثِي فَلَنْ يَخْفَى عَلَيْكُمْ أَنْتُمْ أَعْلَمُ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ خَلَّفْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لَهُ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ ذَا أَنْطَلِقُ مَعَكَ إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيءُ بِهٰذَا حَتَّى قُلْتُ فَلَعَلَّهُ مَكْذُوبٌ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ وَاللّٰهِ لَأُخْبِرَنَّكَ خَبَرًا حَقًّا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ وَالِدَهُ وَأَيْنَ هُوَ السَّاعَةَ مِنَ الْأَرْضِ فَقُلْتُ تَبًّا لَكَ

اس دجال کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

ابن صیاد کا ذکر

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حج یا عمرہ میں ابن صیاد میرا ہم مجلس ہوا۔ جب لوگ چلے گئے اور ہم دونوں رہ گئے تو میں اس کے ساتھ تنہا رہ کر ڈرا اور مجھے اس سے ان باتوں کے سبب وحشت ہوئی جو لوگ اس کے بارے میں کہتے تھے۔ جب میں اترا تو میں نے کہا اپنا سامان اس درخت کے پاس رکھ دے۔ ابوسعید کہتے ہیں اس نے ایک بکری دیکھی تو پیالہ لے کر اس کی طرف چل دیا اس کا دودھ دوھ کر میرے پاس لایا اور کہنے لگا "اے ابوسعید! اسے پیو" لیکن میں نے اس کے بارے میں مشہور باتوں کے سبب اس کے ہاتھ سے دودھ پینا پسند نہ کیا اور کہا آج گرم دن ہے اور میں دودھ پینا پسند نہیں کرتا وہ کہنے لگا "اے ابوسعید! میں چاہتا ہوں کہ ایک رسی لے کر اسے درخت سے باندھوں پھر اسے اپنے گلے میں پھانسی لگا کر مر جاؤں ان باتوں کے باعث جو میرے بارے میں لوگ کہتے ہیں۔ لوگوں پر تو میرا معاملہ پوشیدہ رہ گیا لیکن اے گروہ انصار! تم پر تو پوشیدہ نہیں۔ کیوں کہ تم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو زیادہ جانتے ہو کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ وہ (دجال) کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں کیا آپ نے نہیں فرمایا کہ وہ لاولد ہوگا جبکہ میں نے اپنے پیچھے مدینہ طیبہ میں ایک لڑکا چھوڑا ہے کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا کیا میں اہل مدینہ سے نہیں ہوں؟ اور اس وقت تمہارے ساتھ مکہ مکرمہ جا رہا ہوں۔ ابوسعید فرماتے ہیں واللہ کی قسم وہ ایسی ہی باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا شاید اس کے بارے میں جھوٹی باتیں مشہور ہیں۔ پھر اس نے کہا "اے ابوسعید! اللہ کی قسم میں ضرور تمہیں سچی خبر بتاؤں گا واللہ! میں اسے جانتا ہوں اس کے والدین کو بھی جانتا ہوں اور یہ کہ اس وقت کہاں ہے۔ میں نے کہا تجھ پر سارے دن کی

سَالِمٍ اَلَيْسَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۱۲۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَاْتِيْكَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَخَبَاَ لَهٗ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّيْ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَّا يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي الدَّجَّالَ

۱۲۹ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَائِدٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَاحْتَبَسَهٗ وَهُوَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ وَلَهٗ ذُؤَابَةٌ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ

ہلاکت ہو (یعنی تو نے اتنی باتوں کے بعد پھر معاملہ مشتبہ کر دیا) یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے چند صحابہ کرام (جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے) کے ہمراہ ابن صیاد کے پاس سے گزرے (اس کا بچپن تھا اور وہ بنی مغالہ کی عمارتوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ اسے پتہ نہ چلا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس اس کی پیٹھ پر مارا پھر فرمایا "کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے" اس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے رسول ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر ابن صیاد نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں" آپ نے فرمایا "میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا" پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "تیرے پاس کیا آتا ہے" ابن صیاد نے کہا "ایک سچا اور ایک جھوٹا میرے پاس آتے ہیں" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تجھ پر معاملہ خلط ملط ہو گیا" پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے اور آپ نے دل میں "یوم یاتی السماء بدخان مبین الایۃ" سوچ رکھی ابن صیاد نے کہا وہ بات "دُخ" ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پست ہو اپنی حد سے آگے نہ بڑھے گا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے اس کی گردن اڑا دوں۔ حضور نے فرمایا اگر یہ حق ہے تو تم اس پر قادر نہ ہو سکو گے اور اگر نہیں تو اس کے قتل میں تیرے لیے بھلائی نہیں عبدالرزاق کہتے ہیں اس سے مراد دجال ہے (یعنی اگر یہ ہی دجال ہے)۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "مدینہ شریف کے ایک راستے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ابن صائد سے ہوئی آپ نے اسے روک لیا وہ یہودی لڑکا تھا اس کے سر پہ بالوں کی چوٹی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ اس سے آپ نے فرمایا "کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے؟" اس نے کہا

رسول اللہ فقال أتشهد أنت أني رسول الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم آمنت بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ما ترى قال أرى عرشا فوق الماء قال النبي صلى الله عليه وسلم يرى عرش إبليس فوق البحر قال ما ترى قال أرى صادقا وكاذبين أو صادقين وكاذبا قال النبي صلى الله عليه وسلم لبس عليه فدعاه وفي الباب عن عمر وحسين بن علي وابن عمر وأبي ذر وابن مسعود وجابر وحفصة هذا حديث حسن.

١٣٠. حدثنا عبد الله بن معاوية الجمحي نا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يمكث أبو الدجال وأمه ثلاثين عاما لا يولد لهما ولد ثم يولد لهما غلام أعور أضر شيء وأقله منفعة تنام عيناه ولا ينام قلبه ثم نعت لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أبويه فقال أبوه طوال ضرب اللحم كأن أنفه منقار وأمه امرأة فرضاخية طويلة اليدين قال أبو بكرة فسمعت بمولود في اليهود بالمدينة فذهبت أنا والزبير بن العوام حتى دخلنا على أبويه فإذا نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فيهما فقلنا هل لكما ولد فقالا مكثنا ثلاثين عاما لا يولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام أعور أضر شيء وأقله منفعة تنام عيناه ولا ينام قلبه قال فخرجنا من عندهما فإذا هو منجدل في الشمس في قطيفة وله همهمة فكشف عن رأسه فقال ما قلتما

کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔ پھر آپ نے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے؟ کہنے لگا میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا دریا پر شیطان کا تخت دیکھ رہا ہے پھر پوچھا اور کیا دیکھتا ہے؟ کہنے لگا ایک سچا اور دو جھوٹے یا دو سچے اور ایک جھوٹا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر معاملہ خلط ملط ہو گیا پھر آپ اس سے الگ ہو گئے۔ اس باب میں حضرت عمر، حسین بن علی، ابن عمر، ابوذر، ابن مسعود، جابر اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے ماں باپ تیس سال رہیں گے اور ان کی کوئی اولاد نہیں ہو گی پھر ان کے ہاں ایک کانا بچہ پیدا ہو گا جو سب سے زیادہ نقصان دہ اور سب سے کم نفع بخش ہو گا۔ اس کی آنکھیں سوئیں گی دل نہیں سوئے گا۔ پھر حضور علیہ السلام نے اس کے والدین کا حلیہ بتایا آپ نے فرمایا اس کا باپ طویل القامت اور چھریرے بدن والا ہو گا ناک پرندے کی چونچ کی طرح ہو گی۔ اور اس کی ماں موٹے بدن اور لمبے پستانوں والی ہو گی۔ ابوبکرہ کہتے ہیں میں نے سنا کہ یہود مدینہ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے چنانچہ میں اور حضرت زبیر بن عوام وہاں چلے گئے یہاں تک کہ ہم اس کے والدین کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے حلیے کے مطابق ہیں۔ ہم نے پوچھا کیا تمہارا کوئی بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا تیس سال تک ہمارے ہاں اولاد نہیں ہوئی پھر ہمارے ہاں ایک کانا بچہ پیدا ہوا جس سے بڑھ کر نقصان دہ اور کوئی چیز نہیں اور وہ سب سے کم نفع بخش ہے۔ اس کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ راوی فرماتے ہیں پھر ہم ان کے پاس سے چلے گئے تو دیکھا کہ وہ لڑکا ایک روئیں دار چادر میں لپٹا ہوا دھوپ میں پڑا ہوا کچھ بڑبڑا رہا ہے۔ اتنے میں اس نے

قلنا وهل سمعت ما قلنا قال نعم تنام عيناي ولا ينام قلبي. هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث حماد بن سلمة.

باب

۱۳۱۔ حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما على الأرض نفس منفوسة يعني اليوم يأتي عليها مائة سنة. وفي الباب عن ابن عمر وأبي سعيد وبريدة. هذا حديث حسن.

۱۳۲۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم بن عبد الله وأبو بكر بن سليمان وهو ابن أبي حثمة أن عبد الله بن عمر قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة صلاة العشاء في آخر حياته فلما سلم قام فقال أرأيتكم ليلتكم هذه على رأس مائة سنة منها لا يبقى ممن هو على ظهر الأرض أحد. قال ابن عمر فوهل الناس في مقالة رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك فيما يتحدثونه من هذه الأحاديث نحو مائة سنة وإنما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبقى ممن هو اليوم على ظهر الأرض أحد يريد بذلك أن ينخرم ذلك القرن. هذا حديث صحيح.

باب ما جاء في النهي عن سب الرياح

۱۳۳۔ حدثنا إسحاق بن إبراهيم بن حبيب بن الشهيد نا محمد بن فضيل نا الأعمش عن حبيب بن أبي ثابت عن ذر عن سعيد بن عبد الرحمن بن أبزى عن أبيه عن أبي بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الريح فإذا رأيتم ما تكرهون فقولوا

اپنے سر سے چادر اٹھائی اور پوچھا تم نے کیا کہا ہم نے کہا تو نے ہماری بات کو سنا ہے؟ کہنے لگا ہاں سنا ہے میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے حماد بن سلمہ کی روایت ہی سے پہچانتے ہیں۔

پہلی صدی کے لوگ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی سانس لینے والا نفس اس وقت زمین پر نہیں جس پر سو سال گزریں۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوسعید اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی (ظاہری) حیات طیبہ کے آخری ایام میں ایک رات عشاء کی نماز ہمیں پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو کھڑے ہو کر فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ اس وقت جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں سو سال ختم ہونے پر ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہو گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس حدیث کے متعلق بات کرنے میں غلط فہمی کا شکار ہو گئے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کا مطلب یہ ہے کہ آج جو لوگ زمین پر ہیں ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا یعنی صدی ختم ہو جائے گی۔

ہوا کو گالی دینے کی ممانعت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہوا کو گالی نہ دو اگر تم کوئی ناپسندیدہ بات دیکھو تو کہو اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور جو کچھ اس میں ہے کی بھلائی اور جس بات کا اسے حکم دیا گیا ہے، کی بھلائی چاہتے ہیں۔ اور اس کی شر اس کے اندر جو کچھ ہے اس کا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ وَاَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

باب ٤٢

١٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ نَا اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَضَحِكَ فَقَالَ اِنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ حَدَّثَنِيْ بِحَدِيْثٍ فَفَرِحْتُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ رَكِبُوْا سَفِيْنَةً فِي الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتّٰى قَذَفَتْهُمْ فِيْ جَزِيْرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَاِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَاشِرَةٍ شَعْرَهَا فَقَالُوْا مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا فَاَخْبِرِيْنَا قَالَتْ لَا اُخْبِرُكُمْ وَلَا اَسْتَخْبِرُكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِنَّ ثَمَّ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ فَاَتَيْنَا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُوْثَقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قُلْنَا مَلْاٰى تَدْفُقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنِ الْبُحَيْرَةِ قُلْنَا مَلْاٰى تَدْفُقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِيْ بَيْنَ الْاُرْدُنِّ وَفِلَسْطِيْنَ هَلْ اَطْعَمَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ كَيْفَ النَّاسُ اِلَيْهِ قُلْنَا سِرَاعٌ قَالَ فَنَزَّ نَزْوَةً حَتّٰى كَادَ قُلْنَا فَمَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ وَاِنَّهُ يَدْخُلُ الْاَمْصَارَ كُلَّهَا اِلَّا طَيْبَةَ وَطَيْبَةُ الْمَدِيْنَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ۔

اسے حکم دیا گیا ہے، کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابو ہریرہ، عثمان بن ابو عاص، انس، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دجال کا ایک واقعہ

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو مسکرائے اور فرمایا کہ تمیم داری نے مجھ سے ایک واقعہ بیان کیا جس سے مجھے مسرت ہوئی اور میں نے پسند کیا کہ وہ تم سے بیان کروں وہ واقعہ یہ ہے کہ کچھ فلسطینی دریا میں کشتی پر سوار ہوئے طوفان اور کشتی نے انہیں ایک جزیرہ میں پہنچا دیا۔ انہوں نے وہاں ایک جانور دیکھا جو بالوں کا نہایت طویل لباس پہنے ہوئے تھا انہوں نے پوچھا تو کیا ہے؟ اس نے کہا میں "جساسہ" ہوں (ایک جانور کا نام) کہنے لگے ہمیں اپنی خبر بتا اس نے کہا میں نہ تو تمہیں کچھ بتاؤں گی اور نہ ہی کچھ پوچھوں گی، لیکن بستی کے اس کنارے پر جاؤ وہاں ایک شخص ہوگا جو تمہیں خبر دیگا اور کچھ پوچھے گا۔ وہ کہتے ہیں ہم بستی کے آخری کنارے پر پہنچے تو کیا دیکھا کہ وہاں ایک شخص زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اس نے کہا مجھے زغر کے چشمے کے بارے میں بتاؤ" ہم نے کہا بھرا ہوا ہے جوش مارتا ہے، پھر کہا بحیرہ کے بارے میں بتاؤ" وہ کہتے ہیں ہم نے کہا" وہ بھی بھرا ہوا جوش مار رہا ہے پھر اس نے پوچھا بیسان کے نخلستان جو اردن اور فلسطین کے درمیان ہے کا کیا حال ہے؟ کیا وہ پھل دیتا ہے" ہم نے کہا" ہاں" کہنے لگا مجھے بتاؤ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہو گئی؟ ہم نے کہا" ہاں" پوچھا اس کی طرف لوگوں کا میلان کیسا ہے؟ ہم نے کہا تیزی سے اس کی طرف جا رہے ہیں (یعنی اسلام قبول کر رہے ہیں) راوی کہتے ہیں پھر اچھلا اور قریب تھا کہ زنجیروں سے نکل جائے ہم نے پوچھا تو کون ہے؟ کہنے لگا میں دجال ہوں اور دجال طیبہ کے سوا تمام شہروں میں داخل ہوگا اور طیبہ سے مراد مدینہ شریف ہے۔ یہ حدیث شریف قتادہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی راویوں نے اسے بواسطہ شعبی، فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے۔

باب

١٣٥۔ حدثنا محمد بن بشار نا عمرو بن عاصم نا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن الحسن عن جندب عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي للمؤمن أن يذل نفسه قالوا وكيف يذل نفسه قال يتعرض من البلاء لما لا يطيق هذا حديث حسن غريب۔

باب

١٣٦۔ حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا محمد بن عبد الله الانصاري نا حميد الطويل عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انصر أخاك ظالما أو مظلوما قيل يا رسول الله نصرته مظلوما فكيف أنصره ظالما قال تكفه عن الظلم فذاك نصرك إياه وفي الباب عن عائشة هذا حديث حسن صحيح۔

باب

١٣٧۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن أبي موسى عن وهب بن منبه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سكن البادية جفا ومن اتبع الصيد غفل ومن أتى أبواب السلطان افتتن وفي الباب عن أبي هريرة هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عباس لا نعرفه إلا من حديث الثوري۔

١٣٨۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود أنا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود يحدث عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنكم منصورون ومصيبون ومفتوح لكم فمن أدرك ذلك منكم فليتق الله وليأمر بالمعروف ولينه عن المنكر ومن

طاقت سے زیادہ مشقت اٹھانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مومن کے لیے اپنے نفس کو ذلیل کرنا جائز نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا، کوئی شخص اپنے نفس کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا، اپنی طاقت سے زیادہ مشقتیں اٹھانے کے باعث۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مسلمان کی مدد

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے بھائی کی مدد کر، چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم" عرض کیا گیا یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد تو ٹھیک ہے لیکن ظالم کی مدد کس طرح کروں؟ آپ نے فرمایا "اسے ظلم سے روک یہی تیری طرف سے اس کی مدد ہے" اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

غفلت اور فتنہ سے بچاؤ

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جو جنگل میں رہا اس نے ظلم کیا۔ جو شکار کے پیچھے چلا غافل ہوا، اور جو بادشاہ کے دروازے پر گیا فتنہ میں مبتلا ہوا۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ثوری کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہاری مدد کی جائے گی، تمہیں مال غنیمت حاصل ہوگا اور تمہارے لیے ممالک فتح ہوں گے لہذا تم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے اسے چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ اور جو

يَكْذِبُ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابٌ

١٣٩۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَعَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ وَحَمَّادٍ سَمِعُوا أَبَا وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ عُمَرُ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ هٰذَا أَسْأَلُكَ وَلٰكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ أَيُفْتَحُ أَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ إِذًا لَا يُغْلَقُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو وَائِلٍ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فَقُلْتُ لِمَسْرُوقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بَابٌ

١٤٠۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعَةٌ أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ

شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کریگا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عظیم فتنہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم میں سے کون ہے جسے فتنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد ہو۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا "مجھے یاد ہے" پھر فرماتے ہوئے کہا آدمی کا فتنہ اس کے اہل، مال، اولاد اور پڑوسی میں ہے اور اس کا کفارہ نماز، روزہ، صدقہ نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا بلکہ اس فتنہ کے بارے میں پوچھا ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوگا"۔ حذیفہ نے عرض کیا اے امیر المومنین! آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کھولا جائیگا یا توڑا جائیگا حضرت حذیفہ نے عرض کیا، بلکہ توڑا جائیگا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو وہ قیامت تک بند نہیں کیا جائیگا۔ ابو وائل حماد کی حدیث میں فرماتے ہیں میں نے مسروق سے کہا حذیفہ سے اس دروازے کے بارے میں پوچھو انہوں نے پوچھا آپ نے فرمایا وہ دروازہ خود حضرت عمر کا وجود ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

دین پر استقامت

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم نو تھے، پانچ ایک اور چار ایک یعنی ایک گروہ عربوں کا اور دوسرے عجمی۔ آپ نے فرمایا سنو! کیا تم نے سنا ہے کہ میرے بعد امراء ہوں گے پس جو ان کے پاس گیا ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ظلم میں ان کی مدد کی اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور وہ حوض پر میرے پاس نہیں آئے گا۔ اور جو شخص ان کے پاس نہ گیا، ظلم میں ان کی مدد نہ کی اور جھوٹ میں ان کی تصدیق نہ کی وہ میرا اور میں اس کا اور وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَلَمْ يَصْدُقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ فَهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُمْ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ مِسْعَرٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ هَارُوْنُ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قَالَ هَارُوْنُ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَلَيْسَ بِالنَّخْعِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ مِسْعَرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ ابْنَةِ السُّدِّيِّ الْكُوْفِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ۔

باب ۷۹

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

باب ۸۰

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ

یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم اسے مسعر کی حدیث سے صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔ عاصم عدوی کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے ابراہیم کہتے ہیں کہ کعب بن عجرہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم مسعر کی حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی ہے اس باب میں حضرت حذیفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ دین پر صبر کرنے والا آگ کی چنگاری پکڑنے والے کی مثل ہوگا۔

یہ حدیث　روایت سے غریب ہے۔ شیخ بصری عمر بن شاکر سے کئی اہل نے روایت کیا ہے۔

اچھا اور برا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے برے سے بہتر کی خبر دوں؟ راوی کہتے ہیں وہ خاموش ہوگئے آپ نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا تو ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! ہمیں برے سے بھلے کی خبر دیجئے آپ نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے بھلائی کی امید اور اس کی شر سے امن ہو۔ اور تمہارے برے وہ ہیں جن سے نہ تو بھلائی کی امید ہو اور نہ ہی ان کی شر سے لوگ محفوظ ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

شریر لوگوں کی حکومت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب میری امت

نا زيد بن حباب اخبرني موسى بن عبيدة ثني عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مشت امتي المطيطاء وخدمها ابناء الملوك ابناء فارس والروم سلط شرارها على خيارها هذا حديث غريب وقد رواه ابو معاوية عن يحيى بن سعيد الانصاري۔

١٤٤۔ حدثنا بذلك محمد بن اسمعيل الواسطي نا ابو معاوية عن يحيى بن سعيد الانصاري عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولا يعرف لحديث ابي معاوية عن يحيى بن سعيد عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر اصل انما المعروف حديث موسى بن عبيدة وقد روى مالك بن انس هذا الحديث عن يحيى بن سعيد مرسلا ولم يذكر فيه عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر۔

١٤٥۔ حدثنا محمد بن المثنى ثنا خالد بن الحارث نا حميد الطويل عن الحسن عن ابي بكرة قال عصمني الله بشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لما هلك كسرى قال من استخلفوا قالوا ابنته فقال النبي صلى الله عليه وسلم لن يفلح قوم ولوا امرهم امرأة قال فلما قدمت عائشة يعني البصرة ذكرت قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فعصمني الله به هذا حديث صحيح۔

١٤٦۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر نا محمد بن ابي حميد عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطاب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الا اخبركم بخياركم من شراركم خياركم الذين تحبونهم ويحبونكم وتدعون لهم و

متکبر کی چال اختیار کرے گی اور ایران اور روم کے بادشاہوں کے بیٹے ان کی خدمت کریں گے۔ تو اس وقت امت کے شریر لوگ اچھے لوگوں پر مسلط کئے جائیں گے یہ حدیث غریب ہے ابو معاویہ نے اسے یحیٰی بن سعید انصاری سے روایت کیا ہے

محمد بن اسماعیل واسطی مختلف واسطوں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث اسی کے ہم معنی ذکر کرتے ہیں یحیٰی بن سعید، عبداللہ بن دینار اور عبداللہ بن عمر کے واسطے سے ابو معاویہ کی حدیث کی کوئی اصل معروف نہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ کی روایت معروف ہے اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو یحیٰی بن سعید سے مرسل روایت کیا ہے اور اس میں عبداللہ بن عمر سے عبداللہ بن دینار کے واسطہ کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت ابو بکرہ کہتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک حدیث کی وجہ سے بچا لیا جو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کہ جب کسریٰ مر گیا تو آپ نے پوچھا لوگوں نے کس کو اس کا جانشین بنایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اس کی بیٹی کو، اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے ہاتھ میں اقتدار دینے والی قوم ہرگز کامیاب نہ ہوگی ابوبکرہ کہتے ہیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ تشریف لائیں تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد کی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اور برے حاکموں کے بارے میں خبر دوں، اچھے حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو گے اور وہ تم سے محبت کریں گے۔ تم ان کے لیے دعا کرو گے اور وہ تمہارے لیے دعا کریں گے۔ اور تمہارے

يدعون لكم وشرار أمرائكم الذين تبغضونهم ويبغضونكم وتلعنونهم ويلعنونكم هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث محمد بن أبي حميد ومحمد يضعف من قبل حفظه.

۱۴۷۔ حدثنا الحسن بن علي الخلال نا يزيد بن هارون نا هشام بن حسان عن الحسن عن ضبة بن محصن عن أم سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إنه سيكون عليكم أئمة تعرفون وتنكرون فمن أنكر فقد برئ ومن كره فقد سلم ولكن من رضي وتابع فقيل يا رسول الله أفلا نقاتلهم قال لا ما صلوا هذا حديث حسن صحيح.

۱۴۸۔ حدثنا أحمد بن سعيد الأشقر نا يونس بن محمد وهاشم بن القاسم قالا نا صالح المري عن سعيد الجريري عن أبي عثمان النهدي عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كانت أمراؤكم خياركم وأغنياؤكم سمحاءكم وأموركم شورى بينكم فظهر الأرض خير لكم من بطنها وإذا كانت أمراؤكم شراركم وأغنياؤكم بخلاءكم وأموركم إلى نسائكم فبطن الأرض خير لكم من ظهرها هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث صالح المري وصالح في حديثه غرائب لا يتابع عليها وهو رجل صالح۔

باب ۸۲

۱۴۹۔ حدثنا إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني نا نعيم بن حماد نا سفيان بن عيينة عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إنكم في زمان من

برے حاکم وہ ہوں گے جن سے تمہیں بغض ہوگا اور وہ تم سے بغض رکھیں گے۔ تم ان پر لعنت بھیجو گے اور وہ تم پر لعنت بھیجیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو محمد بن حمید کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں، محمد کو حفظ کے بارے میں ضعیف کہا گیا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا عنقریب تم پر ایسے بادشاہ مسلط ہوں گے جن سے تم نیکی بھی دیکھو گے اور برائی بھی۔ پس جس نے ان کی برائی کو برا کہا وہ عہدہ برا ہوا اور جس نے برا سمجھا وہ بھی سلامت رہا لیکن جو ان پر راضی ہوا اور ان کی اتباع کی وہ ہلاک ہوا۔ عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم ان سے لڑیں؟ آپ نے فرمایا نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے حاکم اچھے لوگ ہوں، تمہارے مالدار سخی لوگ اور تمہارے معاملات باہمی مشورہ سے طے ہوں تو زمین کا ظاہر اس کے باطن سے تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ اور جب تمہارے حاکم شریر لوگ ہوں، تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں اس وقت زمین کا بطن تمہارے لیے اس کے ظاہر سے زیادہ بہتر ہے (یعنی مر جانا)۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو صالح مری کی روایت سے جانتے ہیں۔ صالح کی احادیث غریب ہیں اور ان میں کوئی بھی اس کی اتباع نہیں کرتا اور وہ نیک آدمی ہے۔

عمل کا مشکل دور

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم ایسے زمانے میں ہو کہ اگر تم میں سے کوئی اس کام کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دے جس کے کرنے کا حکم ہے، تو ہلاک ہوا پھر وہ زمانہ آئے گا کہ اگر کوئی حکم کے

تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا أُمِرَ بِهِ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا أُمِرَ بِهِ نَجَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ نُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ.

گے کام (دسواں حصہ) بھی ادا کرے گا نجات پا لے گا۔
یہ حدیث غریب ہے، اور ہم اسے صرف نعیم بن حماد کی روایت سے جانتے ہیں جو سفیان بن عیینہ سے روایت کی گئی ہے اس باب میں حضرت ابوذر اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں۔

١٥٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ هٰهُنَا أَرْضُ الْفِتَنِ وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا ادھر فتنوں کی زمین ہے اور ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا جہاں الشیطان کا سینگ نکلتا ہے یا فرمایا سورج کا سینگ نکلتا ہے۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

ف: بخاری کی ایک روایت کے مطابق سرزمین نجد کو شیطان کا سینگ نکلنے کی جگہ قرار دیا گیا ہے چنانچہ دور حاضر کے حالات نے بتا دیا کہ آپ کا ارشاد حرف بحرف صحیح ہوا اور یہ سرزمین فتنوں کا مرکز بنی (مترجم)

١٥١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُودٌ فَلَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتَّى تُنْصَبَ بِإِيلِيَاءَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراسان سے سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں گے کوئی چیز ان کو واپس نہیں کر سکے گی یہاں تک کہ وہ ایلیا (یعنی بیت المقدس) میں گاڑے جائیں گے۔

أَبْوَابُ الرُّؤْيَا
عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ابواب خواب

١- بَابُ أَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے

١٥٢- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے قریب مومن کی خوابیں اکثر سچی ہوں گی اور ان میں سے جو زیادہ سچا ہو گا اس کی خواب، نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور خواب کی تین قسمیں ہیں ایک اچھی خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے۔ دوسری خواب شیطان کی طرف سے ہے اور تیسری خواب انسان کے اپنے خیالات ہیں۔ لہذا جب تم میں سے

بُشْرَى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِيْنِ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتْفُلْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ اَلْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

١٥٣۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ عُبَادَةَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

بَابُ ٨٣ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

١٥٤۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحُذَيْفَةَ ابْنِ اَسِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ كُرْزٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ۔

١٥٥۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اٹھ کر دبائیں طرف تھوک دے اور لوگوں سے بیان نہ کرے (نیز آپ نے فرمایا) میں خواب میں قید کو پسند کرتا ہوں لیکن طوق (یا ہتھکڑی وغیرہ) کو ناپسند کرتا ہوں (کیونکہ) قید دین پر ثابت قدمی کی علامت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا مومن کی خواب، نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابورزین عقیلی، انس، ابوسعید، عبد اللہ بن عمرو، عوف بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت عبادہ کی حدیث صحیح ہے۔

نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رسالت ونبوت ختم ہو گئی پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ ہی کوئی نبی" راوی کہتے ہیں "یہ بات لوگوں کے لیے باعث رنج ہوئی تو آپ نے فرمایا" لیکن بشارتیں (باقی ہیں) صحابہ کرام نے عرض کیا "یارسول اللہ بشارتیں کیا ہیں؟" آپ نے فرمایا "مسلمان کا خواب اور یہ نبوت کا ایک حصہ ہے" اس باب میں حضرت ابوہریرہ، حذیفہ بن اسید، ابن عباس اور ام کرز رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور مختار بن فلفل کی روایت سے غریب ہے۔

عطاء ابن یسار نے ایک مصری سے روایت کیا کہ انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "لهم البشرى في الحيٰوة الدنيا" (ان کے لیے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے

فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ أُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ الصَّامِتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ.

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ وَعِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْ تُرٰى لَهُ قَالَ حَرْبٌ فِي حَدِيثِهِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِي.

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا رَاٰى فِي الْمَنَامِ مَا يَكْرَهُ مَا يَصْنَعُ

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ

فرمایا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا ہے تیرے علاوہ ایک اور شخص نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ میں نے حضور سے پوچھا تو آپ نے فرمایا جب سے یہ آیت اتری ہے صرف تو نے اس کے بارے میں سوال کیا ہے اس سے مراد مومن کا اچھا خواب ہے جسے وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کے وقت دیکھی جانے والی خوابیں زیادہ سچی ہوتی ہیں۔

حضرت ابوسلمہ کہتے ہیں مجھے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ خبر ملی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد لھم البشریٰ الآیہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ مومن کا اچھا خواب ہے جسے وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ حرب اپنی حدیث میں کہتے ہیں ہم سے یحییٰ نے بیان کیا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

خواب میں زیارتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا کیوں کہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوقتادہ، ابن عباس، ابوسعید، جابر، انس، ابومالک اشجعی بواسطہ اپنے والد، ابوبکرہ اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خواب میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر کیا کیا جائے

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ عُدُسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا سَقَطَتْ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا لَبِيبًا أَوْ حَبِيبًا.

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو رَزِينٍ الْعُقَيْلِيُّ اسْمُهُ لَقِيطُ بْنُ عَامِرٍ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ فَقَالَ وَكِيعُ بْنُ عُدُسٍ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَهُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ حُدُسٍ وَهٰذَا أَصَحُّ.

بَابٌ

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ السَّلِيمِيُّ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی خوابیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور بری خوابیں شیطان کی جانب سے۔ جب تم میں سے کوئی (خواب میں) ناپسندیدہ بات دیکھے تو بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اس کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہے۔ بے شک وہ نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو، ابوسعید، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خواب کی تعبیر

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے اور یہ پرندے کے پاؤں پر ہوتی ہے جب تک بیان نہ کی جائے۔ جب بیان کر دی گئی تو گر گئی۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا اسے یا تو کسی عقلمند کے سامنے بیان کیا جائے یا دوست کے۔ وکیع بن عدس اپنے چچا ابورزین سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور بیان کرنے سے پہلے اس طرح ہے جس طرح کوئی چیز پرندے کے پاؤں پر ہوتی ہے جیسے ہی اسے بیان کر دیا جاتا ہے گر جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابورزین

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب، نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور وہ بیان کرنے سے پہلے پرندے کے پاؤں پر ہے جب بیان کر دیا گیا تو گر گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔ حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء کے واسطہ سے وکیع بن عدس سے اور شعبہ، ابوعوانہ اور ہشیم نے بھی یعلی بن عطاء کے واسطے سے وکیع بن حدس سے روایت کی اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

اقسام خواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَرُؤْيَا حَقٌّ وَرُؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَكَانَ يَقُولُ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فَإِنِّي أَنَا هُوَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِي وَكَانَ يَقُولُ لَا تُقَصُّ الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَى عَالِمٍ أَوْ نَاصِحٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَكْذِبُ فِي حُلْمِهِ

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيرَةٍ۔

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي شُرَيْحٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوابیں تین قسم پر ہیں، ایک سچا خواب ہوتا ہے، ایک خواب انسانی خیالات ہوتے ہیں اور ایک خواب شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ لہذا جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ مجھے (خواب میں) قید پسند ہے اور طوق کو میں پسند نہیں کرتا کیونکہ قید دین پر ثابت قدمی کی علامت ہے اور آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے حقیقتاً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں ہو سکتا۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ اپنا خواب، عالم یا خیر خواہ کے سوا کسی کے سامنے بیان نہ کرو۔ اس باب میں حضرت انس، ابوبکرہ، ام علاء، ابن عمر، عائشہ، ابوسعید، جابر، ابوموسیٰ، ابن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

جھوٹا خواب بیان کرنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جو شخص جھوٹا خواب بیان کیا اسے قیامت کے دن جو کے دانے میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا۔

عبدالرحمن سلمی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے واسطہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایات کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، ابوہریرہ، ابوشریح اور واثلہ بن اسقع سے بھی روایات ہیں۔ اور یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اسے قیامت کے دن جو کے دانوں کے درمیان گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ہرگز ان میں گرہ نہیں لگا سکے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۸۹

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَخُزَيْمَةَ وَالطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِيْ أُمَامَةَ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

باب ۹۰

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَيْرِيُّ الْبَلْخِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنُ۔

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا أَصَحُّ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمِيْزَانِ وَالدَّلْوِ۔

۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

دودھ کی تعبیر علم سے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس دوران کہ میں آرام فرما تھا، میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اسے پیا اور اپنا بچا ہوا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دے دیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا، یا رسول اللہ! اس (خواب) کی تعبیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "علم"۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوبکرہ، ابن عباس، عبداللہ بن سلام، خزیمہ، طفیل بن سخبرہ، سمرہ، ابوامامہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے۔

کرتہ کی تعبیر دین سے

حضرت سہل بن حنیف بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے حالت خواب میں دیکھا کہ لوگ مجھ پر پیش کئے جا رہے ہیں انہوں نے کرتے پہن رکھے ہیں۔ کسی کا کرتہ پستانوں تک ہے اور کسی کا اس سے نیچے تک۔ آپ نے فرمایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے کیا دیکھا کہ ان پر ایک قمیص ہے جسے وہ گھسیٹ رہے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ اس کی کیا تعبیر فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "دین"۔

حضرت سہل بن حنیف بواسطہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میزان اور ڈول کی تعبیر بتانا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا

عليه وسلم قال ذات يوم من رأى منكم رؤيا فقال رجل أنا رأيت كأن ميزانا نزل من السماء فوزنت أنت وأبو بكر فرجحت أنت بأبي بكر ووزن أبو بكر وعمر فرجح أبو بكر ووزن عمر وعثمان فرجح عمر ثم رفع الميزان فرأينا الكراهية في وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح.

١٧٠- حدثنا أبو موسى الأنصاري نا يونس بن بكير نا عثمان بن عبد الرحمن عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ورقة فقالت له خديجة إنه كان صدقك ولكنه مات قبل أن تظهر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أريته في المنام وعليه ثياب بياض ولو كان من أهل النار عليه لباس غير ذلك هذا حديث غريب وعثمان بن عبد الرحمن ليس عند أهل الحديث بالقوي.

١٧١- حدثنا محمد بن بشار نا أبو عاصم نا ابن جريج ثنا موسى بن عقبة أخبرني سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر عن رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر فقال رأيت الناس اجتمعوا فنزع أبو بكر ذنوبا أو ذنوبين فيه ضعف والله يغفر له ثم قام عمر فنزع فاستحالت غربا فلم أر عبقريا يفري فريه حتى ضرب الناس بالعطن وفي الباب عن أبي هريرة هذا حديث صحيح غريب من حديث ابن عمر.

١٧٢- حدثنا محمد بن بشار نا أبو عاصم نا ابن جريج أخبرني موسى بن عقبة قال

تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا حضور! میں نے دیکھا ہے اور وہ یہ کہ گویا کہ آسمان سے ایک میزان اترا۔ آپ کا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا آپ بھاری نکلے پھر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ بھاری نکلے پھر حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کا وزن کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وزن زیادہ ہوا۔ پھر میزان اٹھا دیا گیا۔ صحابہ فرماتے ہیں ہم نے حضور علیہ السلام کے چہرۂ انور پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ورقہ بن نوفل کے بارے میں پوچھا گیا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا انہوں نے آپ کی تصدیق کی اور وہ آپ کے اظہار نبوت سے پہلے انتقال کر گئے تھے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وہ خواب میں دکھائے گئے اور ان پر سفید لباس تھا اگر وہ اہل جہنم سے ہوتے تو ان پر کوئی دوسرا لباس ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے اور عثمان بن عبد الرحمن، محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے خواب کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کا اجتماع دیکھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پانی کا ایک یا دو ڈول نکالے اور اس میں کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ڈول نکالے تو وہ ڈول بڑا ہو گیا میں نے ایسا کوئی قوی آدمی نہیں دیکھا جس نے آپ کی طرح قوت سے پانی نکالا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اونٹوں کو ان کے بیٹھنے کی جگہ بٹھا دیا یعنی سیراب کر کے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے صحیح غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے متعلق بیان فرماتے

أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ يُنْقَلُ إِلَى الْجُحْفَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک سیاہ رنگ کی پراگندہ بالوں والی عورت کو دیکھا جو مدینہ طیبہ سے نکلی اور مقام مھیعہ یعنی جحفہ میں جاکر ٹھہر گئی تو میں نے اس کی تعبیر مدینہ کی بیماری سے کی جو مقام جحفہ کی طرف منتقل ہوئی۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۷۳۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ الْحَسَنَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَالرُّؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأٰى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَيُّوْبَ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ وَوَقَفَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں مومن کی خوابیں عام طور پر سچی ہوں گی اور جو شخص زیادہ سچا ہوگا اس کا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا۔ خواب کی تین قسمیں ہیں نیک خواب یہ اللہ تعالے کی طرف سے خوشخبری ہے دوسری قسم انسان کے خیالات ہیں۔ تیسری قسم شیطانی خواب ہے جب تم میں سے کوئی ایک ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے بلکہ اٹھ کھڑا ہو اور نماز پڑھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے خواب میں قید دیکھنا پسند ہے اور طوق کو ناپسند کرتا ہوں کیونکہ قید دین پر ثابت قدمی کی علامت ہے۔ پھر فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ عبدالوہاب ثقفی نے اس حدیث کو ایوب سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور حماد بن زید نے ایوب سے موقوف روایت کی ہے۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوْحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخَهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَاذِبَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا، میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں۔ میں اس سے پریشان ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ انہیں پھونک مارو، میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ ان کی تعبیر میں نے دو جھوٹوں سے کی جو میرے بعد ظاہر ہوں گے ایک مسیلمہ صاحب یمامہ کہلائے گا جبکہ دوسرا

مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۵ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَاَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَرَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَهٗ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ فَقُطِعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا بِهٖ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّيْ اَعْبُرُهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا فَقَالَ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْاٰنُ لِيْنُهٗ وَحَلَاوَتُهٗ وَاَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ فَاَخَذْتَ بِهٖ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بَعْدَهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بَعْدَهٗ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ اَقْسَمْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّيْ مَا الَّذِيْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عنسی صاحب صنعا ہوگا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا، میں نے آج رات ایک بادل دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ ہاتھوں سے لے لے کر پی رہے ہیں۔ کچھ زیادہ لیتے ہیں اور کچھ کم۔ اور ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک متصل ہے یا رسول اللہ! پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے تم آپ کے بعد ایک شخص نے اس کو پکڑا اور اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے پکڑا اور اوپر چڑھ گیا پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی مگر وہ اس کے لیے جوڑ دی گئی اور وہ بھی چڑھ گیا! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم مجھے اس کی تعبیر بتانے دیجئے! آپ نے فرمایا بتاؤ۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بادل سے مراد اسلام ہے اور اس سے برسنے والا گھی اور شہد قرآن پاک کی نرمی اور مٹھاس ہے زیادہ اور کم حاصل کرنے والوں سے قرآن پاک سے زیادہ اور کم نفع حاصل کرنے والے لوگ مراد ہیں۔ آسمان سے زمین تک متصل رسی دین حق ہے جس پر آپ ہیں۔ آپ نے اسے اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمائے گا پھر آپ کے بعد ایک اور شخص اسے اختیار کرے گا وہ بھی بلند ہوگا پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ بھی بلند ہوگا پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ بھی بلند ہوگا پھر ایک اور شخص پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی پھر اس کے لیے ملا دی جائے گی اور وہ بھی بلند ہو جائے گا یا رسول اللہ! بتائیے میں نے صحیح تعبیر بیان کی یا غلطی؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کچھ صحیح ہے اور کچھ میں غلطی واقع ہوئی! حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں آپ کو قسم دے کر کہتا ہوں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے ضرور بتائیں کہ مجھ سے تعبیر میں کہاں خطا

لَا نَعْرِفُهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى بِنَا الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ وَقَالَ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رُؤْيَا اللَّيْلَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنْ عَوْفٍ وَجَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةٍ طَوِيْلَةٍ وَهٰكَذَا رَوٰى لَنَا بُنْدَارٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ مُخْتَصَرًا۔

واقع ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قسم ورد لا یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کیا تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عوف اور جریر بن حازم سے ابو رجا اور سمرہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل واقعہ میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ بندار نے بھی اس حدیث کو وھب بن جریر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَبْوَابُ الشَّهَادَاتِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ وَاَكْثَرُ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ وَاخْتَلَفُوْا عَلٰى مَالِكٍ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرَوٰى بَعْضُهُمْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

ابواب شہادت

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین گواہ نہ بتاؤں؟ جو طلب شہادت سے پہلے شہادت دے۔ عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک سے یہی حدیث روایت کی ہے۔ ابن ابی عمرہ جن کو اکثر لوگ عبد الرحمان بن ابی عمرہ کہتے ہیں فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ مالک سے اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے۔ بعض نے ابی عمرہ سے روایت کی اور بعض نے ابن ابی عمرہ یعنی عبد الرحمان بن ابی عمرہ انصاری سے روایت کی۔ اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ مالک کے علاوہ بھی عبد الرحمان بن ابو عمرہ کی

عن ابی عمرۃ وروی بعضهم عن ابن ابی عمرۃ وهو عبد الرحمن بن ابی عمرۃ الانصاری وهذا اصح عندنا لانه قد روی من غیر حدیث مالک عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ عن زید بن خالد وقد روی عن ابی عمرۃ عن زید بن خالد غیر هذا الحدیث وهو صحیح ایضا وابو عمرۃ هو مولی زید بن خالد الجهنی وله حدیث الغلول لابی عمرۃ۔

روایت زید بن خالد کے واسطہ سے مذکور ہے ابو عمرہ نے زید بن خالد سے اس حدیث کے علاوہ بھی روایت کی ہے اور وہ بھی صحیح ہے۔ ابو عمرہ، زید بن خالد جہنی کے غلام ہیں۔ اور ان سے حدیث غلول بھی مروی ہے

۱۷۸۔ حدثنا بشر بن آدم ابن بنت ازهر السمان نا زید بن الحباب حدثنی ابی بن عباس بن سهل بن سعد قال حدثنی ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم حدثنی عبد الله بن عمرو بن عثمان حدثنی خارجة بن زید بن ثابت حدثنی عبد الرحمن بن ابی عمرۃ حدثنی زید بن خالد الجهنی انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول خیر الشهداء من ادی شهادته قبل ان یسالها هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه۔

زید بن خالد جہنی سے روایت ہے انہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا بہترین گواہ وہ ہے جو پوچھنے سے پہلے فریضۂ شہادت ادا کر دے۔
یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۷۹۔ حدثنا قتیبة نا مروان بن معاویة الفزاری عن یزید بن زیاد الدمشقی عن الزهری عن عروۃ عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تجوز شهادۃ خائن ولا خائنة ولا مجلود حدا ولا مجلودۃ ولا ذی غمر لاخیه ولا مجرب شهادۃ ولا القانع اهل البیت لهم ولا ظنین فی ولاء ولا قرابة قال الفزاری القانع التابع هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث یزید بن زیاد الدمشقی ویزید یضعف فی الحدیث ولا یعرف هذا الحدیث من حدیث الزهری

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خیانت کرنے والے مرد اور عورت کی شہادت جائز نہیں۔ جس مرد اور عورت کو حد میں کوڑے لگائے گئے ہوں اور باہمی دشمنی، کبھی گواہ، مدعا علیہ کے ماتحت، ملکیت اور قرابت داری سے متہم لوگ۔ ان سب کی شہادت جائز نہیں۔ فزاری کہتے ہیں قانع سے مراد تابع ہے یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے یزید بن زیاد دمشقی کی حدیث سے ہی جانتے ہیں اور یزید حدیث میں ضعیف ہے اور زہری کی روایت سے یہ

إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو
وَلَا نَعْرِفُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ عِنْدَنَا
مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي
هَذَا أَنَّ شَهَادَةَ الْقَرِيبِ جَائِزَةٌ لِقَرَابَتِهِ
وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي شَهَادَةِ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ
وَالْوَلَدِ لِوَالِدِهِ فَلَمْ يُجِزْ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ شَهَادَةَ
الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَلَا الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ إِذَا كَانَ عَدْلًا فَشَهَادَةُ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ
جَائِزَةٌ وَكَذَلِكَ شَهَادَةُ الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَلَمْ
يَخْتَلِفُوا فِي شَهَادَةِ الْأَخِ لِأَخِيهِ أَنَّهَا جَائِزَةٌ وَ
كَذَلِكَ شَهَادَةُ كُلِّ قَرِيبٍ لِقَرِيبِهِ وَقَالَ
الشَّافِعِيُّ لَا تَجُوزُ شَهَادَةٌ لِرَجُلٍ عَلَى الْآخَرِ وَإِنْ
كَانَ عَدْلًا إِذَا كَانَتْ بَيْنَهُمَا عَدَاوَةٌ وَذَهَبَ إِلَى
حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ إِحْنَةٍ
يَعْنِي صَاحِبَ عَدَاوَةٍ وَكَذَلِكَ مَعْنَى هَذَا
الْحَدِيثِ حَيْثُ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ
غِمْرٍ يَعْنِي صَاحِبَ عَدَاوَةٍ۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا بِشْرُ بْنُ
الْمُفَضَّلِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ
قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَ
عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ
قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ
مُعَاوِيَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ
فَاتِكِ بْنِ فُضَالَةَ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ

حدیث صرف یزید کی حدیث سے معروف ہے اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور ہم نہ تو اس حدیث کے مفہوم کو جانتے ہیں اور نہ ہی یہ اسناد کے اعتبار سے ہمارے نزدیک صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس بارے رشتہ دار کے بارے میں اس بات پر اتفاق ہے کہ اہل قرابت کی گواہی ایک دوسرے کے لیے جائز ہے البتہ اہل علم نے باپ اور بیٹے کی ایک دوسرے کے حق میں گواہی میں اختلاف کیا ہے اور اکثر علماء کے نزدیک باپ بیٹے کی ایک دوسرے کے حق میں گواہی جائز نہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں اگر وہ عادل ہوں تو جائز ہے۔ بھائی کی بھائی کے حق میں گواہی میں اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ وہ جائز ہے۔ اس طرح ہر رشتہ دار کی گواہی دوسرے رشتہ دار کے حق میں جائز ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب دو آدمیوں کے درمیان عداوت ہو تو چاہے وہ عادل ہی کیوں نہ ہوں ایک دوسرے کے خلاف ان کی شہادت جائز نہیں اور انہوں نے عبدالرحمن بن اعرج کی مرسل روایت سے استدلال کیا ہے کہ صاحب عداوت کی گواہی جائز نہیں اور اسی طرح اس حدیث کے مفہوم سے کہ آپ نے فرمایا صاحب غمر یعنی عداوت رکھنے والے کی گواہی جائز نہیں۔

عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے راوی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کبائر میں سے بھی بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟" صحابہ کرام نے عرض کیا "ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ!" آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی، جھوٹی گواہی یا فرمایا، جھوٹی بات۔ راوی کہتے ہیں آپ مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

ایمن بن خریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے لوگو! جھوٹی شہادت شرک کے برابر ہے پھر آپ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ إِشْرَاكًا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ وَقَدِ اخْتَلَفُوا فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ وَلَا نَعْرِفُ لِأَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَمَّنُونَ وَيُحِبُّونَ السِّمَنَ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ وَأَصْحَابُ الْأَعْمَشِ إِنَّمَا رَوَوْا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوهَا إِنَّمَا يَعْنِي شَهَادَةَ الزُّورِ يَقُولُ يَشْهَدُ أَحَدُهُمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسْتَشْهَدَ وَبَيَانُ هَذَا فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ

آیت کریمہ پڑھی فاجتنبوا الرجس الآیۃ (بتوں کی ناپاکی اور جھوٹی بات سے بچو)۔
اس حدیث کو ہم سفیان بن زیاد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور سفیان بن زیاد سے اس حدیث روایت میں اختلاف ہے نیز ہمارے نزدیک ایمن بن خریم کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سماع بھی معروف نہیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "میرے زمانے کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل لوگ پھر ان سے متصل زمانے والے پھر ان کے دور سے متصل زمانے کے لوگ (تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے) پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو اپنے اندر نہ ہونے والی باتوں کی کثرت کا دعوے کریں گی اور موٹا ہونا پسند کریں گے اس سے پہلے کہ کوئی انہیں کہے گواہی دیں گے، یہ حدیث اعمش کی روایت سے غریب ہے۔ علی بن مدرک اور اعمش کے کئی اصحاب نے اعمش سے روایت نقل کی جو ہلال بن یساف کے واسطہ سے عمران بن حصین سے مروی ہے۔
ہلال بن یساف نے عمران بن حصین کے واسطہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ یہ حدیث، محمد بن فضیل کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ وہ طلب کے بغیر شہادت دیں گے اس سے مراد جھوٹی شہادت ہے کہ ان سے کوئی طلب نہیں کرے گا اور وہ خود بخود گواہی دیں گے اور اس کا بیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانے کے لیے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل پھر ان سے

يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَمَعْنٰى حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهِ اَنْ يُسْاَلَهَا هُوَ اِذَا اسْتُشْهِدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّيْءِ اَنْ يُؤَدِّيَ شَهَادَتَهُ وَلَا يَمْتَنِعُ مِنَ الشَّهَادَةِ هٰكَذَا وَجْهُ الْحَدِيْثِ عِنْدَ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ۔

متصل اور پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی اور وہ از خود گواہی دے گا۔ اسی طرح قسم طلب کئے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور اس حدیث کا مطلب کہ بہترین گواہ وہ ہیں جو بن بلائے گواہی دیں، یہ ہے کہ جب کسی انسان سے شہادت طلب کی جائے تو بلا تامل گواہی دے بعض اہل علم کے نزدیک حدیث کی توجیہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الزُّهْدِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

ابواب زہد

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ صَالِحٌ ثَنَا وَقَالَ سُوَيْدٌ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول محتشم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بہت سے لوگ دو نعمتوں، صحت اور فراغت میں نقصان میں ہیں۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ وَرَفَعُوْهُ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ۔

ابو ہند نے بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔
اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راویوں نے اسے عبد اللہ بن سعید بن ہند سے مرفوعاً اور بعض نے موقوف روایت کیا ہے۔

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نَا جَعْفَرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ طَارِقٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے کلمات سیکھ کر ان پر عمل کرے یا اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے

مَنْ يَأْخُذُ عَنِّي هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ شَيْئًا هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ أَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالُوْا لَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوَى أَبُوْعُبَيْدَةَ النَّاجِيُّ عَنِ الْحَسَنِ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۹۲ مَاجَاءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْمُصْعَبٍ عَنْ مُحْرِزِ بْنِ هَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ إِلَّا إِلَى فَقْرٍ مُنْسٍ أَوْ غِنًى مُطْغٍ أَوْ مَرَضٍ مُفْسِدٍ أَوْ هَرَمٍ مُفَنِّدٍ أَوْ مَوْتٍ مُجْهِزٍ أَوِ الدَّجَّالِ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةِ فَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحْرِزِ بْنِ هَارُوْنَ وَرَوَى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيْدًا الْمَقْبُرِيَّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

بَابُ ۹۳ مَاجَاءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں سیکھوں گا چنانچہ حضور نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار کیں آپ نے فرمایا حرام کاموں سے پرہیز کرو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔ اللہ کی تقسیم پر راضی رہو۔ امیر ترین بن جاؤ گے۔ اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو مومن ہو جاؤ گے۔ لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو مسلمان بن جاؤ گے۔ زیادہ نہ ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں۔ حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔ ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ حضرت حسن کو حضرت ابوہریرہ سے سماع نہیں ابوعبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث روایت کی لیکن حضرت ابوہریرہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں۔

نیک کام میں جلدی کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات باتوں کے آنے سے پہلے اعمال (صالحہ) میں جلدی کرو کیا تم بھلا دینے والے فقر کا انتظار کرتے ہو یا سرکش کر دینے والی امیری، فاسد کر دینے والی بیماری، مخبوط الحواس کر دینے والے بڑھاپے، جلد رخصت کرنے والی موت کے منتظر ہو یا دجال جو غائب شر ہے اور اس کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت اور قیامت تو بہت ہی سخت اور کڑوی ہے ان میں سے کس کا انتظار کرتے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو بواسطہ اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صرف محرز بن ہارون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ معمر نے اس حدیث کو ایک ایسے شخص سے روایت کیا ہے جس نے سعید مقبری سے سنا انہوں نے حضرت ابوہریرہ کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت ذکر کی۔

ذکر موت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

مُوْسٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ یَعْنِی الْمَوْتَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ۔

باب ۹۴

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا یَحْیَی بْنُ مُعِیْنٍ نَا هِشَامُ ابْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَحِیْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰی قَبْرٍ بَكٰی حَتّٰی یَبُلَّ لِحْیَتَهٗ فَقِیْلَ لَهٗ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِیْ وَتَبْكِیْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَیْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ یَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا الْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ یُوْسُفَ۔

باب ۹۵ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَائِشَةَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَاَنَسٍ حَدِیْثُ عُبَادَةَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لذتوں کو ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو زیادہ یاد کیا کرو یہ حدیث غریب حسن ہے اور اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے

قبر پہلی منزل ہے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے رو پڑتے یہاں تک آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی. آپ سے پوچھا گیا آپ جنت اور دوزخ کے ذکر سے نہیں روتے اور اس سے رو پڑتے ہیں آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر، آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات مل گئی تو بعد کا معاملہ اس سے آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو مابعد کا معاملہ زیادہ سخت ہے. پھر آپ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، میں نے قبر سے زیادہ وحشت ناک منظر نہیں دیکھا. یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ہشام بن یوسف کی روایت سے جانتے ہیں.

اللہ تعالی کی ملاقات

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جس کو اللہ تعالے سے ملاقات محبوب ہوتی ہے اللہ تعالی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالے کی ملاقات کو ناپسند کرے اللہ تعالے کو اس کی ملاقات پسند نہیں.

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عائشہ ابوموسیٰ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں. حضرت عبادہؓ کی حدیث صحیح ہے

بابٌ ۹۶ ماجاءَ في انذارِ النبيِّ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ قومَهُ

۱۹۱ - حدّثنا ابو الاشعثِ احمدُ بنُ المقدامِ نا محمدُ بنُ عبدِ الرحمنِ الطُّفاويُّ نا هشامُ بنُ عروةَ عن ابيهِ عن عائشةَ قالتْ لمّا نزلتْ هذهِ الآيةُ وانذرْ عشيرتَكَ الاقربينَ قالَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ يا صفيّةُ بنتَ عبدِ المطّلبِ يا فاطمةُ بنتَ محمّدٍ يا بني عبدِ المطّلبِ اني لا املكُ لكم من اللهِ شيئًا سلوني من مالي ما شئتم وفي البابِ عن ابي هريرةَ وابنِ عبّاسٍ وابي موسى حديثُ عائشةَ حديثٌ حسنٌ وقد روى بعضُهم عن هشامِ بنِ عروةَ عن ابيهِ عن النبيِّ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ مثلَهُ.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو ڈرانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب آیت کریمہ وانذر عشیرتک الاقربین (الایۃ) (اور اپنے قریب والے رشتہ داروں کو ڈرائیں) نازل ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صفیہ بنت عبد المطلب! اے فاطمہ بنت محمد! مجھے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اختیار نہیں، میرے مال سے جو تم چاہو مانگو۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابن عباس اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے بعض رواۃ نے ہشام بن عروہ بواسطہ عروہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل حدیث روایت کی ہے۔

ف: حدیث مذکورہ بالا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات کی نفی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر مالک نہیں نیز آپ نے یہ ان کو ڈراتے ہوئے فرمایا ورنہ آیات واحادیث کثیرہ سے اختیارات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت ہے (مترجم)

بابٌ ۹۷ ماجاءَ في فضلِ البكاءِ من خشيةِ اللهِ تعالى

۱۹۲ - حدّثنا هنّادٌ نا عبدُ اللهِ بنُ المباركِ عن عبدِ الرحمنِ بنِ عبدِ اللهِ المسعوديِّ عن محمّدِ بنِ عبدِ الرحمنِ عن عيسى بنِ طلحةَ عن ابي هريرةَ قالَ قالَ رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ لا يلجُ النارَ رجلٌ بكى من خشيةِ اللهِ حتّى يعودَ اللبنُ في الضرعِ ولا يجتمعُ غبارٌ في سبيلِ اللهِ ودخانُ جهنّمَ وفي البابِ عن ابي ريحانةَ وابنِ عبّاسٍ هذا حديثٌ صحيحٌ ومحمّدُ بنُ عبدِ الرحمنِ هو مولى آلِ طلحةَ مدينيٌّ ثقةٌ روى عنهُ شعبةُ وسفيانُ الثوريُّ.

خشیت الٰہی سے رونے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا جہنم میں نہیں جائے گا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں لگی ہوئی غبار اور جہنم کا دھواں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

اس باب میں ابوریحانہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور محمد بن عبد الرحمن، آل طلحہ کے غلام مدنی اور ثقہ ہیں۔ شعبہ سفیان ثوری نے ان سے روایت کیا ہے۔

باب ٩٨ ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا.

١٩٣۔ حدثنا أحمد بن منيع أخبرنا أبو أحمد الزبيري نا إسرائيل عن إبراهيم بن مهاجر عن مجاهد عن مورق عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني أرى ما لا ترون وأسمع ما لا تسمعون أطت السماء وحق لها أن تئط ما فيها موضع أربع أصابع إلا وملك واضع جبهته لله ساجدا والله لو تعلمون ما بالنساء على الفرش ولخرجتم إلى الصعدات أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا وما تلذذتم تجأرون إلى الله لوددت أني كنت شجرة تعضد وفي الباب عن عائشة وأبي هريرة وابن عباس وأنس هذا حديث حسن غريب ويروى من غير هذا الوجه أن أبا ذر قال لوددت أني كنت شجرة تعضد ويروى عن أبي ذر موقوفا.

١٩٤۔ حدثنا أبو حفص عمرو بن علي نا عبد الوهاب الثقفي عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا هذا حديث صحيح.

باب ٩٩ ما جاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس.

١٩٥۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابن أبي عدي عن محمد بن إسحاق ثني محمد بن إبراهيم عن عيسى بن طلحة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الرجل ليتكلم بالكلمة لا يرى بها بأسا يهوي بها سبعين خريفا في النار هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه

١٩٦۔ حدثنا بندار نا يحيى بن سعيد نا

تھوڑا ہنسنا اور زیادہ رونا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچرایا اور اس کا چرچرانا حق ہے! اس میں چار انگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتے اپنی پیشانی رکھے اللہ تعالیٰ کے لیے سربسجود نہ ہوں۔ اللہ کی قسم! جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تم جان لیتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے اور بستروں پر عورتوں سے لذت نہ حاصل کرتے، جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جو کبھی کٹ جاتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، ابوہریرہ، حضرت ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس سند کے علاوہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جو کاٹا جاتا۔ حضرت ابوذر سے موقوف روایت بھی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تم جانتے ہوتے تو تھوڑا ہنستے زیادہ روتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

لوگوں کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ گھڑنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ایک بات کہتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا حالانکہ اس کے سبب سے ستر سال جہنم میں گرتا رہے گا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے

بهز بن حكيم حدثني أبي عن جدي قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ويل للذي يحدث بالحديث ليضحك به القوم فيكذب ويل له ويل له وفي الباب عن أبي هريرة هذا حديث حسن.

باب

۱۹۷۔ حدثنا سليمان بن عبد الجبار البغدادي نا عمر بن حفص بن غياث حدثني أبي عن الأعمش عن أنس بن مالك قال توفي رجل من أصحابه فقال يعني رجل أبشر بالجنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أو لا تدري فلعله تكلم فيما لا يعنيه أو بخل بما لا ينقصه هذا حديث غريب۔

۱۹۸۔ حدثنا أحمد بن نصر النيسابوري وغير واحد قالوا نا أبو مسهر عن إسماعيل بن عبد الله بن سماعة عن الأوزاعي عن قرة عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا من هذا الوجه۔

۱۹۹۔ ثنا قتيبة نا مالك بن أنس عن الزهري عن علي بن الحسين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه هكذا روى غير واحد من أصحاب الزهري عن الزهري عن علي بن الحسين عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث مالك۔

باب ما جاء في قلة الكلام

۲۰۰۔ حدثنا هناد نا عبدة عن محمد بن عمرو

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اس شخص کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی بات کہے اس کے لیے خرابی ہے دو دو مرتبہ فرمایا اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

فضول بات اور بخل کی برائی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے دوستوں میں سے ایک شخص کا انتقال ہوگیا ایک شخص نے کہا تمہیں جنت کی خوشخبری ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا شاید اس نے کبھی بے فائدہ بات کی ہو یا ایسی چیز میں بخیلی کی ہو جس سے اسے کچھ نقصان نہ ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا انسان کے اسلام کی عمدگی ہے فضول باتوں کا ترک کر دینا ہے یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے ابوسلمہ اور ابوہریرہ کے واسطہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے اسلام کی عمدگی سے لایعنی باتوں کا ترک کر دینا ہے۔ اسی طرح اصحاب زہری نے بواسطہ زہری علی بن حسین سے مالک بن انس کی روایت کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

قلت کلام

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے

68

ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هٰكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ هٰذَا قَالُوا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ جَدِّهِ.

ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں کوئی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی بات کرتا ہے اور وہ اس درجہ کو پہنچتی ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس بات کے سبب اس کے لیے اپنی رضا ملاقات کے دن تک کے لیے لکھ دیتا ہے۔ اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے وہ اس مقام تک پہنچتی ہے جس کا اس کو خیال بھی نہیں ہوتا پس اللہ تعالیٰ اس کلام کی وجہ سے اس پر اپنی ناراضگی یوم ملاقات تک کے لیے لکھ دیتا ہے۔

اس باب میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عمرو سے کئی راویوں نے اس طرح روایت کی ہے۔ اور محمد بن عمرو سے بواسطہ ان کے والد اور دادا بلال بن حارث تک سند بیان کی ہے۔ البتہ مالک بن انس نے محمد بن عمرو سے صرف ان کے والد کے واسطہ سے بلال بن حارث سے روایت کی ہے۔ دادا کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللّٰهِ

٢٠١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا بے قیمت ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قیمت رکھتی تو وہ کفار کو اس سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس طریق سے صحیح غریب ہے۔

٢٠٢ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِينَ وَقَفُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيِّتَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَوْنَ هٰذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا حِينَ أَلْقَوْهَا قَالُوا مِنْ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں اس جماعت کے ساتھ تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ، بکری کے ایک مردار بچے کے پاس کھڑی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دیکھتے ہو کہ یہ اپنے مالکوں کے ہاں کس قدر حقیر ہے کہ انہوں نے پھینک دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے اس کے مالک نے

يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذِهِ عَلَى أَهْلِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ الْمُسْتَوْرِدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ ضَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الدُّنْيَا **مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ وَمَا** وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا أَخَا بَنِي فِهْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَاذَا تَرْجِعُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو.

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الدُّنْيَا مَثَلُ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا يُونُسُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ سَعِيدٍ الطَّائِيِّ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ

حقیر سمجھتے ہوئے ہی پھینکا ہے آپ نے فرمایا جس قدر یہ اپنے مالکوں کے ہاں ذلیل و حقیر ہے اس سے زیادہ دنیا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل و حقیر ہے۔ اس باب میں حضرت جابر و ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ مستورد کی حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے (سب کچھ) ملعون ہے البتہ اللہ تعالٰے کا ذکر، جسے اللہ تعالٰے پسند کرے **اور عالم یا متعلم (یہی وہ پسندیدہ ہیں)** یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فہر کے بھائی مستورد سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال یوں ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ اس میں کیا لگا ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا، مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت مذکور ہے۔

دنیا، چار آدمیوں کی مثل ہے

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں،

الانماري انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ثلاث اقسم عليهن واحدثكم حديثا فاحفظوه قال ما نقص مال عبد من صدقة ولا ظلم عبد مظلمة صبر عليها الا زاده الله عزا ولا فتح عبد باب مسألة الا فتح الله عليه باب فقر او كلمة نحوها واحدثكم حديثا فاحفظوه فقال انما الدنيا لاربعة نفر عبد رزقه الله مالا وعلما فهو يتقي ربه فيه ويصل به رحمه ويعلم لله فيه حقا فهذا بافضل المنازل وعبد رزقه الله علما ولم يرزقه مالا فهو صادق النية يقول لو ان لي مالا لعملت بعمل فلان فهو بنيته فاجرهما سواء وعبد رزقه الله مالا ولم يرزقه علما يخبط في ماله بغير علم لا يتقي فيه ربه ولا يصل فيه رحمه ولا يعلم لله فيه حقا فهو باخبث المنازل وعبد لم يرزقه الله مالا ولا علما فهو يقول لو ان لي مالا لعملت فيه بعمل فلان فهو بنيته فوزرهما سواء هذا حديث حسن صحيح.

باب ما جاء في هم الدنيا وحبها

۲۰۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن بشير ابي اسمعيل عن سيار عن طارق بن شهاب عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نزلت به فاقة فانزلها بالناس لم تسد فاقته ومن نزلت به فاقة فانزلها بالله فيوشك الله له برزق عاجل او اجل هذا حديث حسن صحيح غريب.

۲۰۸۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا سفيان عن منصور والاعمش عن ابي وائل

اور تم سے ایک بات بیان کرتا ہوں اسے یاد رکھو۔ آپ نے فرمایا صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔ مظلوم جب ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے۔ جب کوئی سوال کا دروازہ کھول دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھولتا ہے۔ یا اسی کی مثل کوئی دوسری بات آپ نے فرمائی۔ پھر فرمایا اور میں تم سے ایک اور حدیث بیان کرتا ہوں اسے یاد رکھو آپ نے فرمایا دنیا چار آدمیوں کے لیے ہے۔ ایک وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا پس وہ اپنے رب سے ڈرتا ہے صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے حق کو جانتا ہے۔ یہ شخص سب سے افضل مرتبہ میں ہے۔ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور رزق نہیں دیا یہ سچی نیت سے کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح عمل کرتا پس وہ اپنی نیت کے مطابق ہے اور ان دونوں کا ثواب ایک جیسا ہے۔ ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا لیکن علم نہیں دیا وہ اپنا مال لاعلمی کی بنا پر ضائع کرتا ہے نہ تو رب سے ڈرتا ہے نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی جانتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہے یہ نہایت بری منزل میں ہے ایک شخص وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال دیا اور نہ ہی علم اور وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں کی طرح کا عمل کرتا یہ بھی اپنی نیت کے مطابق ہے اور ان

دنیا کا غم اور اس کی محبت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فاقہ میں مبتلا ہو جائے اور اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اس کا فاقہ ختم نہیں ہوتا اور جو رزق تنگ ہونے پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اللہ تعالیٰ اسے جلد یا بدیر رزق عطا فرمائے گا

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

ابووائل سے روایت ہے، حضرت معاویہ ابوہاشم کے عیادت کے لیے آئے تو ان کو روتے دیکھ کر پوچھا

قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَةُ إِلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَ
هُوَ مَرِيضٌ يَعُودُهُ فَقَالَ يَا خَالُ مَا يُبْكِيكَ
أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَوْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ
كُلٌّ لَا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ
مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَأَجِدُنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ
وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ
سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى أَبِي هَاشِمِ
بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ
الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ
سَعْدِ بْنِ الْأَخْرَمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا
الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طُولِ الْعُمُرِ لِلْمُؤْمِنِ

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ
مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ بُسْرٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ
خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا خَالِدُ بْنُ
الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ
قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ
عَمَلُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اسے ماموں! کیوں رو رہے ہو کیا کوئی درد آپ کو پریشان کر رہا ہے یا دنیا کی حرص؟ انہوں نے کہا دونوں باتیں نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک وعدہ لیا جس کی میں نے پابندی نہیں کی۔ آپ نے فرمایا "تجھے زیادہ مال جمع کرنے کے بجائے صرف ایک خادم اور جہاد کے لیے ایک گھوڑا کافی ہے" اور اب میں اپنے آپ کو اس حال میں پا رہا ہوں کہ میں نے مال جمع کر رکھا ہے۔ زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے بواسطہ منصور، ابو وائل اور سمرہ بن سہم روایت بیان کی کہ معاویہ، ابوہاشم بن عتبہ کے پاس گئے" اس کے بعد پہلی حدیث کی طرح ہے۔ اس باب میں بریدہ اسلمی کے واسطے سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث منقول ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، باغات اور کھیتیاں وغیرہ حاصل کر کے دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مومن کی لمبی عمر

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ! بہترین انسان کون ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے راوی ہیں "ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کون شخص اچھا ہے؟ آپ نے فرمایا" جس کی عمر زیادہ اور عمل اچھا ہو" پھر سوال کیا، کون سا شخص برا ہے؟ آپ نے فرمایا" جس کی عمر لمبی اور عمل برا ہو" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۷ مَا جَاءَ فِي أَعْمَارِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ إِلَى سَبْعِيْنَ.

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمُرُ أُمَّتِي مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً إِلَى سَبْعِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

باب ۱۱۸ مَا جَاءَ فِي تَقَارُبِ الزَّمَنِ وَقِصَرِ الْأَمَلِ

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ أَخُوْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ.

باب ۱۱۹ مَا جَاءَ فِي قِصَرِ الْأَمَلِ

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُوْرِ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ

اس امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت (کے لوگوں) کی عمر ساٹھ سال سے ستر سال تک ہو گی۔ یہ حدیث ابو صالح کی روایت سے حسن غریب ہے اور کئی دوسرے طریقوں سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

زمانے کا قرب اور امیدوں کی قلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیام قیامت سے قبل زمانہ باہم قریب ہو جائے گا، سال مہینے جیسا، مہینہ ہفتے جتنا، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھڑی جتنا اور ایک گھڑی، آگ بھڑکنے جتنی ہو جائے گی۔

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کا بھائی ہے۔

امیدوں کا کم ہونا

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں ”حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم پر ہاتھ رکھا اور فرمایا دنیا میں اجنبی یا مسافر کی طرح رہو اور اپنے آپ کو اہل قبور سے شمار کرو۔ پھر آپ نے فرمایا ”اے ابن عمر! صبح کے وقت شام کی باتیں نہ یاد کرو اور شام کے وقت صبح کی باتیں دل میں نہ لاؤ۔ بیمار ہونے سے پہلے صحت سے فائدہ اٹھاؤ اور

وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي يَا عَبْدَ اللهِ مَا اسْمُكَ غَدًا۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا ابْنُ آدَمَ وَهٰذَا أَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ وَثَمَّ أَمَلُهُ وَثَمَّ أَمَلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهَى فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو السَّفَرِ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَيُقَالُ ابْنُ أَحْمَدَ الثَّوْرِيُّ۔

بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ فِتْنَةَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِي الْمَالِ

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

موت سے پہلے زندگی سے نفع حاصل کرو کیوں کہ اے عبد اللہ! تو نہیں جانتا کل تیرا نام کیا ہوگا۔

حضرت مجاہد نے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی روایت بیان کی اور اعمش نے مجاہد کے واسطے سے ابن عمر سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کا وقت موت ہے یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنا دست اقدس اپنی گردن مبارک کے ذرا اوپر رکھا اور پھیلایا پھر فرمایا یہاں اس کی امیدیں ہیں یہاں اس کی امیدیں ہیں۔
اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور ہم اپنے مٹی کے بنے ہوئے مکان کی درستی کر رہے تھے آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا حضور! یہ کمزور ہو گیا ہے اور ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں پیغام موت کو اس سے بھی زیادہ جلدی دیکھتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
ابو السفر کا نام سعید بن محمد اور ابن احمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

اس امت کا فتنہ مال میں ہے

حضرت کعب بن عیاض کہتے ہیں میں نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہم اس کو

يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ.

بَابُ ۱۱۱ مَا جَاءَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ ثَانِيًا وَلَا يَمْلَأُ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي وَاقِدٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

بَابُ ۱۱۲ مَا جَاءَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُولِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۱۱۳ مَا جَاءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

معاویہ بن صالح کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

انسان حریص ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر انسان کے لیے سونے کی ایک وادی ہوتی تو وہ دوسری بھی چاہتا اس کا منہ صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالےٰ، توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔

اس باب میں حضرت ابی کعب، ابو سعید، عائشہ، ابن زبیر، ابو واقد، جابر، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا، بوڑھے آدمی کا دل دو باتوں کی محبت پر جوان ہے ایک لمبی زندگی اور دوسری مال کی محبت۔

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن دو چیزیں، عمر اور مال پر اس کی حرص جوان ہوتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دنیا سے بے رغبتی

۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ نَا يُونُسُ بْنُ حَلْبَسٍ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَا تَكُوْنَ بِمَا فِي يَدَيْكَ اَوْثَقَ مِمَّا فِي يَدِ اللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم رؤف الرحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا زہد اور دنیا سے بے رغبتی صرف حلال کو حرام کر دینے اور مال کو ضائع کر دینے ہی کا نام نہیں بلکہ زہد یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے وہ اس سے زیادہ قابل اعتماد ہو جو اللہ تعالے کے پاس ہے۔ اور جب تجھے مصیبت پہنچے تو اس کے ثواب کے حصول میں زیادہ رغبت رکھے اور یہ تمنا ہو کہ کاش یہ میرے لیے باقی رہتی۔

یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبداللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر حدیث تھا۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ بْنُ اَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِي سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ حَدِيْثُ حُرَيْثِ بْنِ السَّائِبِ وَسَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَلْمٍ الْبَلْخِيَّ يَقُوْلُ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جِلْفُ الْخُبْزِ يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ اِدَامٌ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انسان کے لیے ان اشیاء کے سوا کوئی حق نہیں، رہنے کے لیے مکان، ستر عورت کے لیے کپڑا، سالن کے بغیر روٹی اور پانی۔

یہ حدیث صحیح ہے اور حریث بن سائب کی روایت ہے۔ نضر بن شمیل کہتے ہیں جلف الخبز سے سالن کے بغیر روٹی مراد ہے۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے آپ پڑھ رہے تھے "الھاکم التکاثر" (زیادہ مال کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا) پھر فرمایا انسان کہتا ہے "یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے" لیکن تیرا صرف وہی ہے جو تو نے صدقہ کر کے جاری رکھا یا کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَاِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَشَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُكْنٰى اَبَا عَمَّارٍ۔

حضرت شداد بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے ابوامامہ سے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انسان اگر تو اپنے اخراجات سے بچا ہوا خرچ کرے، تیرے لیے بہتر ہے اگر روک رکھے تو برا ہے ضرورت کے مطابق روزی رکھنے پر تمہیں ملامت نہیں کیا جائیگا (صدقہ دیتے وقت پہلے اپنے گھر سے شروع کرو (بشرطیکہ مستحق ہوں) اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شداد بن عبداللہ کی کنیت ابوعمار ہے۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ اَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُو تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالے پر بھروسہ رکھتے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دیتا جس طرح وہ پرندوں کو دیتا ہے صبح کو وہ بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابوتمیم جیشانی کا نام عبداللہ بن مالک ہے۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُو دَاوُدَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں دو بھائی تھے ایک بارگاہ رسالت مآب میں حاضر رہتا اور دوسرا کوئی پیشہ کرتا (ایک روز) کاریگر بھائی نے آپ کے ہاں شکایت کی تو آپ نے فرمایا شاید! تجھے اسی کے سبب روزی دی جاتی ہے۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ وَمَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي شُمَيْلَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سلمہ بن عبیداللہ بن محصن اپنے والد سے راوی ہیں اور وہ صحابی تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس حالت میں صبح کی کہ اس کا دل مطمئن ہو، جسم تندرست ہو اور اس کے پاس ایک دن کی روزی ہو تو گویا کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَوْلُهُ حِيزَتْ يَعْنِي جُمِعَتْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا الْحُمَيْدِيُّ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ نَحْوَهُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

٢٢٩۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِهِ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ قَلَّ تُرَاثُهُ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا أَوْ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ نَحْوَ هٰذَا فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ فَإِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَامِيٌّ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ۔

٢٣٠۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا

اس کے لیے دنیا جمع کر دی گئی۔
یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف مروان بن معاویہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ "حیزت" کے معنی "جمع کی گئی" کے ہیں۔

ضرورت کے مطابق رزق اور اس پر صبر

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک دوست وہ ہے جو قلت مال کی وجہ سے، ہلکے بوجھ والا ہو نماز سے اسے حصہ ملا ہو، اچھا عبادت گزار ہو۔ خاموشی اور پوشیدگی کے ساتھ اپنے رب کی اطاعت کرتا ہو۔ لوگوں میں مشہور نہ ہو اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھتی ہوں، حسب ضرورت روزی میسر ہو اور اس پر وہ صابر ہو، پھر آپ نے اپنی انگلیوں کو زمین پر مارتے ہوئے فرمایا "اس کی موت قریب آگئی، اس پر رونے والی عورتیں کم ہوں گی اور اس کا ترکہ بھی قلیل ہوگا۔ آپ نے مزید ارشاد فرمایا "میرے رب نے میرے سامنے یہ بات پیش کی کہ وہ وادی مکہ کو میرے لیے سونے کا بنا دے۔ میں نے عرض کیا اے رب! نہیں بلکہ میں ایک دن کھاؤں گا اور ایک دن بھوکا رہوں گا یا فرمایا "تین دن" یا اسی کی مثل کچھ فرمایا (آپ نے عرض کیا اے اللہ!) اگر میں بھوکا رہوں گا تیرے ہاں گڑگڑاؤں گا تجھے یاد کروں گا اور جب شکم سیر ہوں گا تیرا شکر ادا کروں گا اور تیری حمد کروں گا۔ اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے قاسم سے مراد ابن عبدالرحمٰن ہے اس کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کا شامی غلام ہے جو ثقہ ہے علی بن یزید حدیث میں ضعیف ہے۔ اور اس کی کنیت ابوعبدالملک ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے

نا عبدُ اللهِ بنُ يزيدَ المقرئُ نا سعيدُ بنُ أبي أيوبَ عن شرحبيلَ بنِ شريكٍ عن أبي عبدِ الرحمنِ الحُبُليِّ عن عبدِ اللهِ بنِ عمرٍو أنَّ رسولَ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم قال قد أفلحَ من أسلمَ ورُزِقَ كفافًا وقنَّعه اللهُ هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ۔

۲۳۱۔ حدثنا عباسُ بنُ محمدٍ الدوريُّ نا عبدُ اللهِ بنُ يزيدَ المقرئُ نا حيوةُ بنُ شريحٍ أخبرني أبو هانئٍ الخولانيُّ أنَّ أبا عليٍّ عمرَو بنَ مالكٍ الجنبيَّ أخبره عن فضالةَ بنِ عبيدٍ أنه سمع رسولَ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم يقول طوبى لمن هُدِيَ للإسلامِ وكان عيشُه كفافًا وقنعَ هذا حديثٌ صحيحٌ وأبو هانئٍ الخولانيُّ اسمُه حميدُ بنُ هانئٍ۔

باب ما جاء في فضل الفقر۔

۲۳۲۔ حدثنا محمدُ بنُ عمرِو بنِ نبهانَ بنِ صفوانَ الثقفيُّ البصريُّ نا روحُ بنُ أسلمَ نا شدادٌ أبو طلحةَ الراسبيُّ عن أبي الوازعِ عن عبدِ اللهِ بنِ مغفلٍ قال قال رجلٌ للنبيِّ صلى اللهُ عليه وسلم يا رسولَ اللهِ إني لأحبُّك فقال انظُرْ ما تقولُ قال واللهِ إني لأحبُّك ثلاثَ مراتٍ قال إن كنتَ تحبُّني فأعِدَّ للفقرِ فإنَّ الفقرَ أسرعُ إلى من يحبُّني من السيلِ إلى منتهاه۔

۲۳۳۔ حدثنا نصرُ بنُ عليٍّ نا أبي عن شدادٍ أبي طلحةَ نحوَه بمعناه هذا حديثٌ حسنٌ غريبٌ وأبو الوازعِ الراسبيُّ اسمُه جابرُ بنُ عمرٍو وهو بصريٌّ۔

باب ما جاء أنَّ فقراءَ المهاجرين يدخلون الجنةَ قبلَ أغنيائهم

۲۳۴۔ حدثنا محمدُ بنُ موسى البصريُّ نا زيادُ بنُ عبدِ اللهِ عن الأعمشِ عن عطيةَ عن أبي سعيدٍ

روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اسلام لایا اسے حسب ضرورت روزی دی گئی اور دولت صبر عطا کی گئی، وہ کامیاب ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "اس کے لیے بشارت ہے جسے اسلام کی ہدایت دی گئی، ضرورت کے مطابق رزق دیا گیا اور اس پر اس نے صبر کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابوہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

فقر کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب میں عرض کیا "یا رسول اللہ! میں آپ سے محبت کرتا ہوں" آپ نے فرمایا سوچو کیا کہہ رہے ہو کہنے لگا "اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں" اس نے تین مرتبہ یہ بات کہی۔ آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر کے لیے تیار ہو جا کیونکہ میرے محبین کی طرف فقر سے سیلاب کی طرح اپنی منزل کی طرف تیز دوڑنے سے بھی جلدی آتا ہے۔

نصر بن علی نے اپنے والد کے واسطہ سے، شداد بن ابی طلحہ سے اسی کے ہم معنی روایت ذکر کی ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو وازع راسبی کا نام جابر بن عمرو بصری ہے۔

فقراء مہاجرین امراء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء مہاجرین،

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوْفِيُّ نَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَابِدُ الْكُوْفِيُّ نَا الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَأَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَائِشَةُ أَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ فَإِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا قَبِيْصَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِيُّ نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

امراء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اس باب میں حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی "اے اللہ! مجھے مسکین بنا کر رکھ، حالت مسکینی میں ہی رحلت ہو اور قیامت کے دن مساکین ہی کی جماعت سے اٹھانا" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیوں (ایسا ہو)؟ آپ نے فرمایا مساکین، امیر لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہ! مسکین کے سوال کو کبھی رد نہ کرنا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ اے عائشہ! مساکین سے محبت رکھ اور انہیں اپنے قریب کر (ایسا کرنے سے) اللہ تعالےٰ تجھے قیامت کے دن اپنا قرب نصیب کریگا۔

یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "فقراء جنت میں اغنیاء سے پانچ سو سال یعنی نصف دن پہلے داخل ہوں گے (قیامت کا دن ایک ہزار سال کا ہو گا)"

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان فقراء جنت میں اغنیاء سے نصف دن پہلے داخل ہوں گے اور وہ (نصف دن) پانچ سو سال کا ہو گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء مسلمان، اغنیاء سے نصف دن پہلے دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ پانچ سو سال کا ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِهٖ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اوقات

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِي بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا میں جب سیر ہو کر کھانا کھاتی ہوں تو رونے کو جی چاہتا ہے اور پھر رو پڑتی ہوں، مسروق کہتے ہیں میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ ام المومنین نے فرمایا میں اس حالت کو یاد کرتی ہوں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی دو دن متواتر جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثًا تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيثٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل خانہ نے کبھی بھی تین دن مسلسل گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہوئے۔

حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ نَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيَالِي الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هٰذَا غَيْرُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے کبھی جو کی روٹی بھی نہیں بچی۔ (قلت کی طرف اشارہ ہے۔

یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مسلسل کئی راتیں بھوک سے رہتے اور آپ کے گھر والوں کے پاس شام کا کھانا نہ ہوتا اور عام طور پر ان کا کھانا، جو کی روٹی ہوتی تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی "اے اللہ! محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا رزق صرف قوت لایموت ہو"

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسرے دن کے لیے کچھ بھی جمع نہ کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

جعفر بن سلیمان کے علاوہ نے بھی یہ حدیث حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر نہ تو کبھی دستر خوان پہ کھانا تناول فرمایا اور نہ ہی چپاتی کھائی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

یہ حدیث، سعید بن ابی عروبہ کی روایت سے

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ نَا أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارِيَّ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ فَقِيْلَ لَهُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نُثَرِّيْهِ فَنَعْجِنُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ۔

بَابُ ۱۸ مَا جَاءَ فِي مَعِيْشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ نَا أَبِي عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُوْلُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ أَهْرَقَ دَمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَإِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْزُوْ فِي الْعِصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰى أَنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ وَأَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ يُعَزِّرُوْنِي فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ثَنِيْ قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ

حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے ان سے کسی نے پوچھا کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدہ تناول فرمایا؟ حضرت سہل نے جواب دیا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر میدہ نہیں دیکھا۔ پھر پوچھا گیا کیا تمہارے پاس عہد رسالت میں چھلنیاں ہوتی تھیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پوچھا گیا تم جو کے آٹے کا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا، ہم اسے پھونک مارتے جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا پھر پانی ڈال کر گوندھ لیتے۔

صحابہ کرام کا گزران زندگی

حضرت قیس سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا، میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خون بہایا اور میں ہی پہلا شخص ہوں جس نے اللہ تعالےٰ کے راستے میں تیر پھینکا۔ میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ ہم صحابہ کرام کی جماعت جہاد کر رہے تھے اور ہم صرف درختوں کے پتے اور خاردار جھاڑیوں کے پھل کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارا پاخانہ بکریوں اور اونٹوں کی مینگنی کی طرح ہوتا اب بنو سعد میرے دین کے بارے میں طعن کرتے ہیں اگر ایسا ہی ہے تو اس وقت میں نامراد رہا اور میرے اعمال ضائع ہوئے یہ حدیث حسن صحیح اور بیان کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ تعالےٰ کے راستے میں

سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنِّي أَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةَ وَهٰذَا السَّمُرَ حَتّٰى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ ۔

۲۵۰ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِي أَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوعِ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يَرَى أَنَّ بِي الْجُنُونَ وَمَا بِي جُنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا الْجُوعُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ ۔

۲۵۱ ۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنْبِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى تَقُولَ الْأَعْرَابُ هٰؤُلَاءِ مَجَانِينُ أَوْ مَجَانُونَ فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوا فَاقَةً وَحَاجَةً قَالَ فَضَالَةُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

تیر پھینکا میں دیکھتا ہوں کہ ہم حضور کی معیت میں جہاد کر رہے تھے ہمارے پاس کھانے کے لیے خاردار درختوں کے پتوں اور پھلوں کے سوا کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہمارا پاخانہ بکریوں کی مینگنیوں کی طرح ہوتا لیکن اب بنو اسد مجھے طعنہ دیتے ہیں اگر میں واقعی ایسا ہی ہوں تو ناکام رہا اور میرے اعمال ضائع ہوگئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عتبہ بن غزوان سے بھی روایت ہے۔

حضرت محمد بن سیرین کہتے ہیں ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے آپ پر گلاب میں رنگی ہوئی کتان کی دو چادریں تھیں ایک چادر سے ناک صاف کرتے ہوئے آپ نے فرمایا واہ، واہ، ابو ہریرہ کتان کی چادر سے ناک صاف کر رہا ہے بیشک میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے درمیان بھوک کے باعث غش کھا کر گر پڑا ایک آدمی آیا اور اس نے اپنا قدم میری گردن پر رکھ دیا اس کا خیال تھا کہ مجھے جنون ہے حالانکہ مجھے جنون نہ تھا بلکہ یہ سب کچھ بھوک کی وجہ سے تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے ہوتے تو اصحاب صفہ میں سے کئی افراد بھوک کے باعث کمزوری کی وجہ سے گر پڑتے۔ اعراب کہتے یہ لوگ پاگل ہیں جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے ”اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ تمہارے لیے اللہ تعالےٰ کے ہاں کیا ثواب ہے تو تم فقر اور فاقہ کا اضافہ چاہتے۔ حضرت فضالہ فرماتے ہیں میں اس دن حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

69

۲۵۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ نَا شَيْبَانُ أَبُوْمُعَاوِيَةَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا أَحَدٌ فَأَتَى أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِامْرَأَتِهِ أَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتْ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ وَلَمْ يَلْبَثُوْا أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُفَدِّيْهِ بِأَبِيْهِ وَأُمِّهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِيْقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوْا أَوْ قَالَ تَخَيَّرُوْا مِنْ رُطَبِهِ وَبُسْرِهِ فَأَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِي تُسْأَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ جَدْيًا فَأَتَاهُمْ بِهَا فَأَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں گھر سے باہر تشریف لائے جس وقت آپ نہ تو باہر تشریف لایا کرتے تھے اور نہ ہی کسی سے ملاقات فرماتے اسی دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا "اے ابوبکر! کیسے آنا ہوا؟" عرض کیا "یا رسول اللہ صرف آپ کی ملاقات، زیارت اور سلام عرض کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں" تھوڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا "اے عمر! تم کیسے آئے" عرض کیا "یا رسول اللہ! بھوک کی وجہ سے آیا ہوں"، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے بھی کچھ بھوک محسوس ہو رہی ہے" پھر وہ سب ابوالہیثم بن تیہان انصاری کے گھر کی طرف چل پڑے ابوالہیثم کے ہاں بہت سے کھجوروں کے درخت اور کثیر تعداد میں بکریاں تھیں البتہ خادم کوئی نہیں تھا۔ وہ گھر میں موجود نہ تھے ان کی بیوی سے پوچھا تمہارے خاوند کہاں ہیں؟ کہنے لگیں ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں تھوڑی دیر میں ابوالہیثم پانی کی مشک لیے آپہنچے مشک رکھ کر حاضر خدمت ہوئے اور آتے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لپٹ گئے اور کہتے جاتے تھے آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ ازاں بعد ابوالہیثم ان تینوں حضرات کو لے کر اپنے باغ میں چلے گئے ان کے لیے کپڑا بچھایا اور درخت سے کھجور کا گچھا توڑ کر حاضر کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہمارے لیے صرف تازہ کھجوریں ہی کیوں نہ لائے؟ انہوں نے عرض کیا "میں اس ارادہ سے تازہ پختہ اور نیم پختہ کھجوریں لایا ہوں تاکہ آپ جو چاہیں اختیار فرمائیں۔ چنانچہ انہوں نے کھجوریں کھائیں اور وہ میٹھا پانی پیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یہ ان نعمتوں سے ہے جن کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا ٹھنڈا سایہ، پاکیزہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی۔ پھر جب ابوالہیثم رضی اللہ عنہ آپ کے لیے کھانا تیار کرنے کے لیے جانے لگے

فأتينا فأتى النبي صلى الله عليه وسلم برأسين ليس معهما ثالث فأتاه أبو الهيثم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اختر منهما فقال يا نبي الله اختر لي فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن المستشار مؤتمن خذ هذا فإني رأيته يصلي واستوص به معروفا فانطلق أبو الهيثم إلى امرأته فأخبرها بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت امرأته ما أنت ببالغ ما قال فيه النبي صلى الله عليه وسلم إلا أن تعتقه قال هو عتيق فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن الله يبعث نبيا ولا خليفة إلا وله بطانتان بطانة تأمره بالمعروف وتنهاه عن المنكر وبطانة لا تألوه خبالا ومن يوق بطانة السوء فقد وقي هذا حديث حسن صحيح غريب.

٢٥٣. حدثنا صالح بن عبد الله نا أبو عوانة عن عبد الملك بن عمير عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج يوما وأبو بكر وعمر فذكر نحو هذا الحديث بمعناه ولم يذكر فيه عن أبي هريرة وحديث شيبان أتم من حديث أبي عوانة وأطول وشيبان ثقة عندهم صاحب كتاب.

٢٥٤. حدثنا عبد الله بن أبي زياد نا سيار عن سهل بن أسلم عن يزيد بن أبي منصور عن أنس بن مالك عن أبي طلحة قال شكونا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم عن حجرين هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

٢٥٥. حدثنا قتيبة نا أبو الأحوص عن سماك

تو آپ نے فرمایا دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا چنانچہ انہوں نے بکری یا بھیڑ کا بچہ ذبح کیا اور کھانا لائے، کھانا کھانے کے بعد حضور نے فرمایا کیا تمہارے پاس خادم ہے؟ عرض کیا حضور نہیں۔ آپ نے فرمایا جب میرے پاس قیدی آئیں تو حاضر ہونا چنانچہ جب آپ کے پاس دو غلام آئے جن کے ساتھ تیسرا نہیں تھا تو حضرت ابوالہیثم حاضر ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ان میں سے ایک پسند کرو" انہوں نے عرض کیا "یارسول اللہ! آپ خود ہی میرے لیے پسند فرمائیں" حضور نے فرمایا "جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے یہ لے لو کیونکہ میں اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا ہوں اور تمہیں اس سے بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں" جب ابوالہیثم نے بیوی کے پاس جا کر آپ کا ارشاد پاک سنایا تو وہ کہنے لگیں اس کے بارے میں جو کچھ حضور نے فرمایا ہے اس کو آزاد کئے بغیر حاصل نہیں کر سکتے۔ ابوالہیثم کہنے لگے یہ آزاد ہے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس نبی اور خلیفہ کو بھیجا اس کے ساتھ دو راز دار ہوتے ہیں ایک نیکی کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا ہے اور ایک راز دار اس کے نقصان میں کمی نہیں کرتا پس جو برے راز دار سے بچایا گیا وہ واقعی بچ گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما باہر تشریف لائے اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن حضرت ابوہریرہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شیبان کی حدیث، ابوعوانہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور طویل ہے اور شیبان، محدثین کے نزدیک ثقہ اور صاحب کتاب ہیں۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے بارگاہ رسالت میں بھوک کی شکایت کی اور پیٹ سے کپڑا اٹھا کر باندھے ہوئے پتھر دکھائے تو آپ نے اپنے شکم اقدس پر دو پتھر باندھے ہوئے دکھائے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے حضرت

بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلأُ بِهِ بَطْنَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي الأَحْوَصِ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ.

بَابُ ۱۱۹ مَا جَاءَ أَنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ

۲۵۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۱۲۰ مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْمَالِ

۲۵۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ النَّارُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْوَلِيدِ اسْمُهُ عُبَيْدُ سُنُوطَا.

بَابُ ۱۲۱

۲۵۸- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلاَلٍ الصَّوَّافُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ لُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ

نعمان بن بشیر کو فرماتے ہوئے سنا "کیا تمہیں تمہارا پسندیدہ کھانا اور پانی میسر نہیں؟ میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو (بعض اوقات) پیٹ بھر کر ردی کھجوریں بھی حاصل نہ ہوتی تھیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اصل مالداری، نفس کی امیری ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حقیقی مالداری، مال کی کثرت نہیں بلکہ نفس کا غنی ہونا ہی اصل مالداری ہے۔

حصول مال

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ خولہ بنت قیس فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "بے شک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس کو اس کا حق ملا ہے اس میں برکت دی گئی اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے مال سے نفسانی خواہشات پوری کرتے ہیں ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہی آگ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوالولید کا نام عبید سنطا ہے۔

دنیا کی محبت باعث عذاب ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار و درہم کے بندوں پر لعنت کی گئی۔

یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمَّ مِنْ هٰذَا وَأَطْوَلَ۔

بَاب ۱۲۲

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهٗ۔

بَاب ۱۲۳

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي الْمَسْعُوْدِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً فَقَالَ مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا مَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

بَاب ۱۲۴

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ عَامِرٍ وَأَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کئی راویوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو اس روایت سے زیادہ مکمل اور طویل ہے۔

حریص کی مذمت

حضرت ابن کعب بن مالک انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں کرتا جتنا مال اور مرتبے کی حرص کرنے والا اپنے دین کے لیے نقصان دہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی حدیث مروی ہے لیکن اس کی اسناد صحیح نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پہ آرام فرما ہوئے جب بیدار ہوئے تو پہلو پر چٹائی کے نشانات تھے ہم نے عرض کیا "یارسول اللہ کیا ہم آپ کے لیے آرام دہ بچھونا بنائیں؟ آپ نے فرمایا میرا دنیا سے کیا تعلق ہے۔ میں دنیا میں ایک سوار کی مثل ہوں جو درخت کے سائے میں بیٹھا پھر چلا گیا اور درخت کو چھوڑ دیا۔

اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

اچھے دوست کی تلاش

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آدمی اپنے دوست کے دین پہ ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔

فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

باب ۱۲۵

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ۱۲۶ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْاَكْلِ

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ وَحَبِيْبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَاَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهٖ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهٖ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ
حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَحْوَهٗ وَقَالَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ۱۲۷ مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ہمیشہ کی دولت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں ان میں سے دو واپس آجاتی ہیں اور ایک باقی رہتی ہے۔ اس کے پیچھے اس کا مال، اولاد اور عمل جاتے ہیں، اولاد اور مال واپس آجاتے ہیں اور عمل (اس کے ساتھ) باقی رہتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

زیادہ کھانا مکروہ ہے

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا انسان نے پیٹ سے زیادہ برا برتن نہیں بھرا انسان کے لیے چند لقمے کھانا کافی ہے جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکے اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو پیٹ کے تین حصے کرے، ایک تہائی کھانے کے لیے، ایک پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے۔

اسماعیل بن عیاش نے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی اور کہا کہ مقدام بن معدیکرب نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی "میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا" کے الفاظ نہیں ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ریاکاری اور طلب شہرت

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کا بدلہ دے گا اور جو شہرت طلب کرے گا قیامت کے دن اس کے عیوب کی تشہیر ہوگی۔ راوی کہتے ہیں حضور نے یہ بھی فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ

وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدَبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۲۶۵- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ أَبُو عُثْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شُفَيًّا الْأَصْبَحِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا أَبُو هُرَيْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهُ أَسْأَلُكَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لَمَا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً فَمَكَثَ قَلِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَقَالَ أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلَى وَجْهِهِ فَأَسْنَدْتُهُ طَوِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ إِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ جَاثِيَةٌ فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُو بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لِلْقَارِئِ أَلَمْ أُعَلِّمْكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلَى رَسُولِي قَالَ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ

اس پر رحم نہیں فرماتا۔ اس باب میں جندب اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

ولید بن ابی ولید ابو عثمان مدائنی سے مروی ہے ان سے عقبہ بن مسلم نے شفی اصبحی سے نقل کیا کہ وہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو دیکھا ایک آدمی کے گرد کچھ لوگ جمع ہیں انہوں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ (فرماتے ہیں) میں ان کے قریب ہو گیا یہاں تک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا آپ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے جب خاموش ہوئے اور تنہا رہ گئے تو میں نے عرض کیا "میں آپ سے بحق فلاں و فلاں عرض کرتا ہوں کہ مجھے کوئی حدیث سنائیں جسے آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سمجھا اور جان لیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اچھا میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جسے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سمجھا اور جانا پھر آپ سسکیاں لینے لگے یہاں تک کہ بیہوش ہو گئے ہم نے تھوڑی دیر انتظار کی پھر آپ کو افاقہ ہوا تو فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر مجھ سے بیان فرمایا ہم دونوں کے سوا کوئی "تیسرا آدمی یہاں نہ تھا پھر آپ سسکیاں لینے لگے یہاں تک کہ بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو منہ پونچھا اور فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے حضور نے مجھ سے اس مقام پر بیان فرمایا یہاں ہم دونوں کے سوا کوئی نہیں تھا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سسکیاں لینے لگے یہاں تک کہ بیہوش ہو کر منہ کے بل جھک گئے۔ میں نے کافی دیر تک آپ کو سہارا دیا پھر جب ہوش آیا تو فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف متوجہ ہوگا تاکہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے تمام امتیں گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوں گی سب سے پہلے تین آدمیوں کو بلایا جائے گا (۱) جس نے قرآن یاد کیا ہوگا (۲) جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کیا گیا ہوگا (۳) اور زیادہ مالدار شخص۔ اللہ تعالیٰ اس قاری سے فرمائے گا کیا میں نے تمہیں وہ کلام نہیں سکھایا جسے میں نے

فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عُلِّمْتَ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ بِهِ آنَاءَ
اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَ
تَقُولُ الْمَلَائِكَةُ لَهُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ
بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ
ذَاكَ وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ
أَلَمْ أَدَعْكَ تَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ
فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ أَصِلُ
الرَّحِمَ وَأَتَصَدَّقُ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ
وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللّٰهُ بَلْ
أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ
وَيُؤْتَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقُولُ
اللّٰهُ لَهُ فِيمَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُولُ أُمِرْتُ بِالْجِهَادِ
فِي سَبِيلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتَّى قُتِلْتُ فَيَقُولُ اللّٰهُ
لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَ
يَقُولُ اللّٰهُ بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ
جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
أُولَئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ
النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الْوَلِيدُ أَبُو عُثْمَانَ
الْمَدَائِنِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُقْبَةُ أَنَّ شُفَيًّا هُوَ الَّذِي
دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا قَالَ أَبُو
عُثْمَانَ وَحَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّهُ
كَانَ سَيَّافًا لِمُعَاوِيَةَ قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ
رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ
مُعَاوِيَةُ قَدْ فُعِلَ بِهَؤُلَاءِ هَذَا فَكَيْفَ بِمَنْ
بَقِيَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَكَى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَدِيدًا
حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ هَالِكٌ وَقُلْنَا قَدْ جَاءَنَا هَذَا
الرَّجُلُ بِشَرٍّ ثُمَّ أَفَاقَ مُعَاوِيَةُ وَمَسَحَ عَنْ
وَجْهِهِ وَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَنْ كَانَ

اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا" عرض کرے گا ہاں یا رب۔" اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں رات دن اس کی تلاوت کرتا رہا" اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں قاری ہے پس تجھے کہا گیا، دولتمند کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے میں نے (مال میں) اتنی وسعت نہ دی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا" وہ عرض کرے گا ہاں یا رب" اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری دی ہوئی دولت سے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں قرابتداروں سے صلہ رحمی کرتا اور خیرات کرتا تھا"۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے" فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے" اللہ تم (مزید) فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں بڑا سخی ہے سو ایسا کہا جا چکا" پھر شہید کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو کس لئے قتل ہوا؟ وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا حکم دیا پس میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا اللہ تعالےٰ اس سے فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا" فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالےٰ فرمائے گا تیری نیت یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں بڑا بہادر ہے پس یہ بات کہی گئی" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے زانو پر مارتے ہوئے فرمایا "اے ابوہریرہؓ! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے ان ہی تین آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا ولید ابو عثمان مدائنی کہتے ہیں مجھے عقبہ نے بتایا کہ یہی شفی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں حدیث سنائی۔ ابو عثمان کہتے ہیں مجھے علاء بن حکیم نے بتایا کہ یہ شفی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جلاد تھے کہتے ہیں حضرت امیر معاویہؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بتائی" تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا ان تینوں کا یہ حشر ہے تو باقی لوگوں کا کیا حال ہو گا، پھر آپ بہت روئے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا شاید جان دے دیں گے، اور ہم نے کہا یہ آدمی ہمارے پاس شر لے کر آیا ہے، پھر جب حضرت معاویہؓ کو ہوش آیا تو آپ نے

يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

باب ۱۳۸

۲۷۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَيْفٍ الضَّبِّيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَانٍ الْبَصْرِيِّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَدْخُلُهُ قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

باب ۱۳۹

۲۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَبُوْ دَاؤُدَ نَا اَبُوْ سِنَانٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُسِرُّهُ فَاِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ اَعْجَبَهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَى الْاَعْمَشُ وَغَيْرُهٗ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ فَاَعْجَبَهٗ اِنَّمَا مَعْنَاهُ اَنْ يُّعْجِبَهٗ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ بِالْخَيْرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ

پھر پوچھا اور کہا اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتے ہیں ان کے اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی پورا دے دیتے ہیں اور اس میں ہم کچھ کمی نہیں کرتے ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں سوائے جہنم کے جو کچھ دنیا میں کیا ضائع ہو گیا اور انکے اعمال باطل

ریاکار قاری

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غم کے کنویں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ غم کا کنواں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس سے خود جہنم بھی دن میں سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس میں کون داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا ریاکاری سے قرآن پڑھنے والے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

اچھی اور بری نیت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی عمل پوشیدہ کرتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے پھر جب وہ عمل لوگوں میں مشہور ہوتا ہے تو زیادہ خوش ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے دو اجر ہیں چھپ کر عمل کرنے کا ثواب اور علانیہ عمل کا ثواب۔ یہ حدیث غریب ہے اعمش وغیرہ نے اسے بواسطہ حبیب ابن ابی ثابت اور ابو صالح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے بعض علماء نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اعلان پر اس کی خوشی سے مراد لوگوں کا اس کی اچھائی بیان کرنا ہے کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم زمین میں اللہ تعالےٰ کے گواہ ہو لہذا وہ لوگوں کی تعریف سے اس مقصد کے تحت خوش ہوتا ہے۔ اور اگر اس کی نیت یہ ہو کہ

فِي الْعَلَانِيَةِ فَيُعْجِبُهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ بِهٰذَا فَأَمَّا إِذَا أَعْجَبَهُ لِيَعْلَمَ النَّاسُ مِنْهُ الْخَيْرَ وَيُكْرَمَ وَيُعَظَّمَ عَلَى ذٰلِكَ فَهٰذَا رِيَاءٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ رَجَاءَ أَنْ يُعْمَلَ بِعَمَلِهِ فَتَكُونُ لَهُ مِثْلُ أُجُورِهِمْ فَهٰذَا لَهُ مَذْهَبٌ أَيْضًا۔

بَابُ ۳۱ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَأَبِي مُوسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتٰى قِيَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلٰوةٍ وَلَا صَوْمٍ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَمَا رَأَيْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيُّ

لوگوں کو اس کی نیکی کا پتہ چل جائے تاکہ وہ اس وجہ سے عزت و احترام کریں تو یہ ریا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں اگر لوگوں کی اطلاع پر وہ اس لئے خوش ہوتا ہے کہ شاید وہ بھی ایسا عمل کریں تو اسے بھی ان کی مثل ثواب ملے گا۔

آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے اور اس کے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود، صفوان بن عسال، ابوہریرہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن بصری بواسطہ انس کی روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ہوں آپ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کے لئے زیادہ نمازیں نہیں پڑھیں اور نہ ہی زیادہ روزے رکھے ہیں البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا اور تو بھی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا حضرت انس فرماتے ہیں اسلام لانے کے بعد میں نے مسلمانوں کو کسی اور بات سے اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا وہ اس بات سے خوش ہوئے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

صفوان بن عسال فرماتے ہیں ایک بلند آواز دیہاتی آیا اور اس نے عرض کیا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان کسی قوم سے محبت رکھتا ہے مگر ابھی تک وہ ان سے ملا نہیں تو رسول کریم

الصَّوْتِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَحْمُودٍ.

بَابُ ۱۲ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى.

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ فِي الْبِرِّ وَالْإِثْمِ.

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ النَّاسُ عَلَيْهِ.

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۱۴ مَا جَاءَ فِي الْحُبِّ فِي اللّٰهِ

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ نَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

احمد بن عبدہ ضبی نے بواسطہ حماد بن زید، عاصم، اور زر بن صفوان بن عسال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث محمود کی مثل روایت نقل کی۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب بھی پکارے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیکی اور گناہ

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا اچھا اخلاق نیکی ہے اور جو چیز تیرے دل میں کھٹکے یا جس پر لوگوں کا مطلع ہونا تجھے ناپسند ہو وہ گناہ ہے۔

معاویہ بن صالح نے عبدالرحمٰن سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی البتہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے (خود) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اللہ کے لئے محبت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے لئے آپس میں محبت

حدثني معاذ بن جبل قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله عز وجل المتحابون في جلالي لهم منابر من نور يغبطهم النبيون والشهداء وفي الباب عن أبي الدرداء وابن مسعود وعبادة بن الصامت وأبي مالك الأشعري وأبي هريرة هذا حديث حسن صحيح وأبو مسلم الخولاني اسمه عبد الله بن ثوب۔

۲۷۶۔ حدثنا الأنصاري نا معن نا مالك عن خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن أبي هريرة أو عن أبي سعيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل إلا ظله إمام عادل وشاب نشأ بعبادة الله ورجل كان قلبه معلقا بالمسجد إذا خرج منه حتى يعود إليه ورجلان تحابا في الله فاجتمعا على ذلك وتفرقا ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه ورجل دعته ذات حسب وجمال فقال إني أخاف الله عز وجل ورجل تصدق بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه هذا حديث حسن صحيح وهكذا روي هذا الحديث عن مالك بن أنس من غير وجه مثل هذا وشك فيه وقال عن أبي هريرة أو عن أبي سعيد وعبيد الله بن عمر رواه عن خبيب بن عبد الرحمن ولم يشك فيه فقال عن أبي هريرة۔

۲۷۷۔ حدثنا سوار بن عبد الله العنبري ومحمد بن المثنى قالا نا يحيى بن سعيد عن عبيد الله بن عمر عن خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث مالك بن

کرنے والوں کے لئے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ اس باب میں حضرت ابو درداء، ابن مسعود، عبادہ بن صامت، ابو مالک اشعری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔

حفص بن عاصم حضرت ابو ہریرہ، یا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کا سایہ نصیب ہوگا جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ انصاف کرنے والا حکمران، وہ نوجوان جو عبادت خداوندی میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجد سے جانے کے بعد واپسی تک اسی سے لگا رہے وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کے لئے (آپس میں محبت رکھی اسی پر ملاقات کی اور اسی پر جدا ہوئے) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا پس (خوف سے) اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، وہ شخص جسے کسی حسینہ جمیلہ اچھے نسب والی عورت نے (زنا کے لئے) بلایا تو اس نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے، اور وہ شخص جس نے اس طرح چھپا کر صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس سے یہ حدیث متعدد طرق سے اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہے کہ ابو ہریرہ نے فرمایا یا حضرت ابو سعید نے، عبیداللہ بن عمر نے

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مالک بن انس کی حدیث کی طرح روایت بیان کی البتہ اس روایت میں "بالمسجد" کی جگہ "بالمساجد" اور "ذات حسب وجمال" کی جگہ "ذات منصب وجمال" کے الفاظ

أَنَسٍ مَعْنَاهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسَاجِدِ وَقَالَ ذَاتَ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بابٌ ۱۳ مَا جَاءَ فِي إِعْلاَمِ الْحُبِّ

۲۷۸ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ إِيَّاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَنَسٍ حَدِيثُ الْمِقْدَامِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۲۷۹ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالاَ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَصِيرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَإِنَّهُ أَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلاَ نَعْرِفُ لِيَزِيدَ بْنِ نَعَامَةَ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ وَلاَ يَصِحُّ إِسْنَادُهُ.

بابٌ ۱۴ كَرَاهِيَةِ الْمِدْحَةِ وَالْمَدَّاحِينَ

۲۸۰ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَأَثْنَى عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الأُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْثُوَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى زَائِدَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محبت کی خبر دینا

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں کوئی کسی بھائی سے محبت کرے تو اسے بتا دے۔ اس باب میں حضرت ابو ذر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث مقدام حسن صحیح غریب ہے۔

یزید بن نعامہ ضبی سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی کسی دوسرے سے بھائی چارہ قائم کرے تو اس سے اس کا اس کے والد کا اور اس کے خاندان کا نام پوچھ لے کیونکہ یہ بات محبت کو زیادہ قائم کرتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں یزید بن نعامہ کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سماع ہمیں معلوم نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس حدیث کی مثل مرفوع روایت منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

تعریف کرنے اور تعریف کرنے والوں کی برائی

حضرت ابو معمر سے مروی ہے ایک شخص نے اٹھ کر ایک امیر کی تعریف کی تو حضرت مقداد بن اسود اس کے چہرے پر مٹی ڈالنے لگے اور فرمایا ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ہم تعریف کرنے والوں کے مونہوں پر مٹی ڈالیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے زائدہ نے بواسطہ یزید بن ابی زیاد اور مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث

زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ أَصَحُّ وَأَبُو مَعْمَرٍ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ هُوَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ وَيُكْنَى أَبَا مَعْبَدٍ وَإِنَّمَا نُسِبَ إِلَى الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ لِأَنَّهُ كَانَ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيرٌ۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوفِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ سَالِمٍ الْخَيَّاطِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْثُوَ فِي أَفْوَاهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

بَابُ ۳۱ مَا جَاءَ فِي صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ نَا سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ سَالِمٌ أَوْ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ ۳۲ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ

روایت کی مجاہد کی ابو معمر سے روایت اصح ہے۔ ابو معمر کا نام عبد اللہ بن سخبرہ ہے مقداد بن اسود سے مقداد بن عمرو الکندی مراد ہیں ان کی کنیت ابو معبد ہے اسود بن عبد یغوث کی طرف اس لئے منسوب ہیں کہ اس نے بچپن میں آپ کو متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) بنایا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔ یہ حدیث غریب ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

مومن کی مجلس۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا صرف مومنوں کی مجلس اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار کھائے اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مصیبت پر صبر کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے جلدی دنیا میں سزا دیدیتا ہے اور اگر کسی بندے سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو گناہ کے سبب اس کا بدلہ روک رکھتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دیگا اسی سند سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور ہے آپ نے فرمایا بڑا ثواب بڑی مصیبت کے ساتھ ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتا ہے انہیں آزماتا ہے۔ پس جو اس پر راضی ہوا اس کے لئے اللہ تعالیٰ

فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۲۸۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ الْوَجَعَ عَلٰى أَحَدٍ أَشَدَّ مِنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرِّجَالُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهِ فَإِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلٰى قَدْرِ دِيْنِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَتْرُكَهُ يَمْشِيْ عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهِ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأُخْتِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذِهَابِ الْبَصَرِ۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ نَا أَبُوْ ظِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ إِذَا أَخَذْتُ كَرِيْمَتَيْ عَبْدِيْ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ جَزَاءٌ عِنْدِيْ إِلَّا الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ

تعالیٰ) رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لئے ناراضگی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

اعمش کہتے ہیں میں نے ابو وائل کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سخت کسی کا درد نہیں دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے پوچھا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا انبیاء کی پھر درجہ بدرجہ مقربین کی۔ آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے اگر دین میں مضبوط ہو تو سخت آزمائش ہوتی ہے اگر دین میں کمزور ہو تو حسب دین آزمائش کی جاتی ہے بندے کے ساتھ یہ آزمائشیں بندے کے ساتھ ہمیشہ رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرد اور عورت کو مال اور اولاد میں مسلسل آزمایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ اور حذیفہ بن یمان کی ہمشیرہ (رضی اللہ عنہم) سے بھی روایات منقول ہیں۔

بینائی کا چلا جانا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں دنیا میں کسی بندے کی آنکھیں لے لیتا ہوں تو میرے نزدیک اس کا بدلہ صرف جنت ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول

هذا الحديث حسن غريب من هذا الوجه وأبو ظلال اسمه هلال.

۲۸۸۔ حدثنا محمد بن غيلان نا عبد الرزاق نا سفيان عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة رفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال يقول الله عز وجل من أذهبت حبيبتيه فصبر واحتسب لم أرض له ثوابا دون الجنة وفي الباب عن عرباض بن سارية هذا حديث حسن صحيح.

۲۸۹۔ حدثنا محمد بن حميد الرازي ويوسف بن موسى القطان البغدادي قالا نا عبد الرحمن بن مغراء أبو زهير عن الأعمش عن أبي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يود أهل العافية يوم القيامة حين يعطى أهل البلاء الثواب لو أن جلودهم كانت قرضت في الدنيا بالمقاريض هذا الحديث غريب لا نعرفه بهذا الإسناد إلا من هذا الوجه وقد روى بعضهم هذا الحديث عن الأعمش عن طلحة بن مصرف عن مسروق شيئا من هذا.

۲۹۰۔ حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا يحيى بن عبيد الله قال سمعت أبي يقول سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من أحد يموت إلا ندم قالوا وما ندامته يا رسول الله قال إن كان محسنا ندم أن لا يكون ازداد وإن كان مسيئا ندم أن لا يكون نزع هذا حديث إنما نعرفه من هذا الوجه ويحيى بن عبيد الله قد تكلم فيه شعبة.

۲۹۱۔ حدثنا سويد نا ابن المبارك نا يحيى بن عبيد الله قال سمعت أبي يقول سمعت أبا

ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور ابو ظلال کا نام ہلال ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث مروی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں جس شخص کی آنکھیں لے لوں پھر وہ ان پر صبر کرے اور ثواب کا طالب ہو تو میں اس کے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوں۔ اس باب میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب دیا جائے گا تو آرام و سکون والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹے جاتے۔ یہ حدیث غریب اور ہم اسے اس سند کے ساتھ صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں بعض محدثین نے اس روایت میں سے کچھ بواسطہ اعمش اور طلحہ بن مصرف حضرت مسروق سے بیان کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مرتا ہے روز قیامت شرمندہ ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ندامت ہوگی؟ آپ نے فرمایا اگر نیک ہے تو نادم ہوگا کہ میں نے زیادہ عمل کیوں نہ کیا اور اگر گناہگار ہے تو اس بات پر ندامت ہوگی کہ میں گناہ سے کیوں نہ بچا۔ اس حدیث کو ہم صرف اس طریق سے پہچانتے ہیں یحییٰ بن عبید اللہ کے بارے میں شعبہ نے کلام کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو

هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِيْ تَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ تَجْتَرِءُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۲۹۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا حَمْزَةُ بْنُ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

دھوکر و فریب کے ساتھ دین کے ذریعے دنیا کمائیں گے لوگوں کو نرمی دکھانے کے لئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے۔ انکی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہونگی اور دل بھیڑیوں کے دل ہونگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تم میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہو یا مجھ پر جرأت کرتے ہو مجھے اپنی ہی قسم ہے کہ میں ان لوگوں پر ان ہی میں سے ضرور فتنہ بھیجوں گا جو ان میں سے بردبار لوگوں کو بھی حیران و پریشان کر دیگا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میں نے ایسے لوگ بھی پیدا کئے ہیں جن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی اور ان کے دل مصبر سے زیادہ کڑوے ہیں مجھے اپنی ہی قسم ہے میں انہیں ایسے فتنہ میں مبتلا کروں گا جو ان میں سے بردبار آدمی کو بھی حیران کر دے گا۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کیا میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہیں یا مجھ پر جرأت کر دکھاتے ہیں۔

بَابُ[۱۳۹] مَا جَاءَ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ۔

زبان کی حفاظت

۲۹۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نجات کیا ہے؟ فرمایا اپنی زبان کو (بری باتوں سے) روک رکھو، چاہیئے کہ تمہارا گھر تم پر کشادہ ہو اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔

ف: مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقبل کے بارے میں یہ خبر حرف بحرف ثابت ہو رہی ہے۔ امت مسلمہ کی بدقسمتی سے ان ہی میں سے بعض ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں جو اللہ تعالیٰ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور صلحاء امت کے بارے نہایت گھٹیا نظریات رکھتے ہیں وہ اپنی کتابوں میں بھی لکھ چکے ہیں۔ ان کے عقائد ملت اسلامیہ کے عقائد سے یکسر متصادم ہیں اور ہر وہ بات جس میں محبوبان خدا کی تعظیم و احترام پایا جاتا ہو اسے شرک و بدعت سے تعبیر کرتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اسلام کی بطل جلیل مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں ؂ زبان پہ تیا ب لب پہ کلمہ دل میں گستاخی و سلام، اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے فتنے سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے آمین (مترجم)

وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٢٩٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللَّهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا.

٢٩٥- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ.

٢٩٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَوَكَّلْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَتَوَكَّلْ لَهُ بِالْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

٢٩٧- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ أَبُو حَازِمٍ الزَّاهِدُ مَدِينِيٌّ وَاسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اسْمُهُ سَلْمَانُ الْأَشْجَعِيُّ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ وَهُوَ كُوفِيٌّ.

٢٩٨- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء جھک کر زبان سے کہتے ہیں، ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کیونکہ ہم تجھ سے متعلق ہیں اگر تو سیدھی رہے گی ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

ھناد نے بواسطہ ابواسامہ، حماد بن زید سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع روایت نقل کی اور یہ محمد بن موسیٰ کی روایت سے اصح ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد بن زید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور متعدد راویوں نے اسے حماد بن زید سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی مجھے اپنی داڑھوں اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں (زبان اور شرمگاہ) کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے داڑھوں کے درمیان اور ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں کو برائی سے بچا لیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ابوحازم، ابوحازم زاہد مدینی ہیں اور ان کا نام سلمہ بن دینار ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ابوحازم کا نام سلمان اشجعی ہے جو عزہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں اور کوفی ہیں۔

سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت

الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَاعِزٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ۔

ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا کام بتائیں جسے میں مضبوطی سے پکڑے رکھوں آپؐ نے فرمایا "کہو میرا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہو" فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے زیادہ خطرناک چیز کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا "یہ ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان بن عبداللہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ ثَلْجٍ الْبَغْدَادِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ نَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرِ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ گفتگو نہ کرو کیونکہ ذکر الٰہی کے بغیر کثرت کلام دل کی سختی (کا باعث ہے) اور سخت دل آدمی اللہ تعالیٰ سے بہت دور رہتا ہے۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ ثَنِيْ أَبُو النَّضْرِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاطِبٍ۔

ابو النضر نے بواسطہ ابراہیم بن عبداللہ حاطب اور عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح کی حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ حَسَّانَ الْمَخْزُوْمِيَّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کو اپنی گفتگو سے کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ وہ نیکی کا حکم، برائی سے ممانعت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مشتمل نہ ہو۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف محمد بن زید بن خنیس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۳۰

۳۰۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا جعفر بن عون نا ابو العميس عن عون بن أبي جحيفة عن أبيه قال آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين سلمان وأبي الدرداء فزار سلمان أبا الدرداء فرأى أم الدرداء متبذلة فقال ما شأنك متبذلة قالت إن أخاك أبا الدرداء ليس له حاجة في الدنيا قالت فلما جاء أبو الدرداء قرب إليه طعاما فقال كل فإني صائم قال ما أنا بآكل حتى تأكل قال فأكل فلما كان الليل ذهب أبو الدرداء ليقوم فقال له سلمان نم فنام ثم ذهب يقوم فقال له نم فنام فلما كان عند الصبح قال له سلمان قم الآن فقاما فصليا فقال إن لنفسك عليك حقا ولربك عليك حقا ولضيفك عليك حقا وإن لأهلك عليك حقا فأعط كل ذي حق حقه فأتيا النبي صلى الله عليه وسلم فذكرا ذلك له فقال صدق سلمان هذا حديث صحيح وأبو العميس اسمه عتبة بن عبد الله وهو أخو عبد الرحمن بن عبد الله المسعودي۔

تمام حقداروں کے حقوق ادا کرنا۔

حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت ابودرداءؓ رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔ ایک مرتبہ حضرت سلمان، حضرت ابودرداء کی ملاقات کے لئے گئے تو ام درداء کو معمولی حالت میں دیکھا آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ ام درداء نے کہا تمہارے بھائی ابودرداء کو دنیا کی کوئی حاجت نہیں "فرماتی ہیں" جب حضرت ابودرداء گھر لوٹے تو حضرت سلمان کے سامنے کھانا رکھا اور فرمایا کھائیے میں تو روزے سے ہوں حضرت سلمان نے فرمایا جب تک آپ نہیں کھائیں گے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے بھی کھایا جب رات ہوئی تو ابودرداءؓ عبادت کے لئے جانے لگے حضرت سلمان نے فرمایا سو جائیں پس وہ سو گئے پھر جب (اٹھ کر) عبادت کے لئے جانے لگے تو حضرت سلمان نے فرمایا سو جائیں وہ پھر سو گئے جب صبح ہوئی تو حضرت سلمان نے ان سے فرمایا اب اٹھیں پھر دونوں نے اٹھ کر نماز ادا کی (اس کے) بعد حضرت سلمان نے فرمایا تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے اللہ تعالیٰ کا بھی حق ہے، مہمان کا بھی حق ہے اور تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے لہٰذا ہر حقدار کو اس کا حق دو پھر وہ دونوں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یہ بات بیان کی تو نبی اکرمؐ نے فرمایا حضرت سلمان نے سچ کہا یہ حدیث صحیح ہے ابو عمیس کا نام عتبہ بن عبداللہ ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ مسعودی کے بھائی ہیں۔

باب ۱۳۱

۳۰۳۔ حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن عبد الوهاب بن الورد عن رجل من أهل المدينة قال كتب معاوية إلى عائشة أن اكتبي إلي كتابا توصيني فيه ولا تكثري علي قال فكتبت عائشة إلى معاوية سلام عليك أما بعد فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من التمس رضى الله بسخط الناس كفاه الله مؤنة الناس ومن

کس کو راضی کرنا لازمی ہے

مدینہ طیبہ کے ایک آدمی سے روایت ہے حضرت امیر معاویہؓ نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کو ایک خط لکھا کہ آپ مجھے ایک مختصر (مگر جامع) نصیحت پر مشتمل تحریر عنایت فرمائیں۔ راوی کہتے ہیں حضرت عائشہ نے حضرت معاویہؓ کو لکھا آپ پر سلام ہو اس کے بعد واضح ہو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس شخص نے لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کی اللہ تعالیٰ لوگوں کی ایذا رسانی سے اسے کفایت کرے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرے اللہ تعالیٰ

الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

٣٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَتَبَتْ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔ والسلام علیک۔

ہشام بن عروہ بواسطہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ کو لکھا اس کے بعد گذشتہ حدیث کے ہم معنی روایت موقوفاً منقول ہے

أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ

ابواب قیامت

بَابُ ١٣٢ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

٣٠٥ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقِيَ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ نَا وَكِيعٌ يَوْمًا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْأَعْمَشِ فَلَمَّا فَرَغَ وَكِيعٌ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ فَلْيَحْتَسِبْ فِي إِظْهَارِ هَذَا الْحَدِيثِ بِخُرَاسَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى لِأَنَّ الْجَهْمِيَّةَ يُنْكِرُونَ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حساب اور بدلہ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر آدمی کے ساتھ قیامت کے دن کلام فرمائے گا درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہوگا (یعنی براہ راست گفتگو ہوگی) پھر بندہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو کوئی شئی چیز نہیں پائے گا بلکہ وہی کچھ دیکھے گا جو اس نے پہلے بھیجا پھر بائیں طرف دیکھے گا تو وہاں بھی وہی اعمال نظر آئیں جو پہلے (دنیا سے) بھیج چکا۔ پھر سامنے دیکھے گا تو سامنے سے آگ ہی آگ نظر آئے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اپنے آپ کو اس آگ کے مقابلے سے بچا سکتے ہو تو بچاؤ چاہے کھجور کے صدقہ سے ہی ہو۔ ابو سائب سے روایت ہے کہ وکیع نے ایک دن یہ حدیث حضرت اعمش سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی جب وکیع بیان کر چکے تو فرمایا اگر کوئی خراسان کا باشندہ یہاں ہو تو وہ یہ حدیث اہل خراسان کو سنا کر ثواب حاصل کرے، امام ترمذی فرماتے ہیں یہ اس لئے کہ جہمیہ اس بات (یعنی خدا سے ہی کلام ہونے) کے منکر ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٠٦ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ أَبُو مِحْصَنٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ الرَّحَبِيُّ نَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان قیامت کے دن اس وقت تک اپنے رب کے پاس کھڑا رہے گا جب تک

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ وَحُسَيْنٌ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ۔

٢٠٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ هُوَ مَوْلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَاَبُوْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ اسْمُهٗ نَضْلَةُ بْنُ عُبَيْدٍ۔

٢٠٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيَقْعُدُ فَيَقْتَصُّ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ

اس سے پانچ باتوں کے بارے میں سوال نہ کیا جائے (۱) اس نے اپنی زندگی کس کام میں گزاری (۲) اپنی جوانی کو کہاں گنوایا (۳) مال کہاں سے کمایا (۴) اور کہاں خرچ کیا (۵) اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حضرت ابن مسعودؓ سے مرفوعاً صرف حسین بن قیس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور حسین، حدیث میں ضعیف ہے اس باب میں حضرت ابو برزہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اس وقت تک اپنے رب کے پاس کھڑا رہے گا جب تک اس سے پوچھ نہ لیا جائے کہ اس نے اپنی زندگی کہاں صرف کی، اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا۔ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ اور اپنا جسم کس کام میں پرانا کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، سعید بن عبداللہ بن جریج، ابو برزہ اسلمی کے غلام ہیں۔ اور ابو برزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے صحابہ کرام!) تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ تو کوئی روپیہ پیسہ ہو اور نہ ہی کوئی سامان۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے پاس نماز، روزہ اور زکوٰۃ ہوگی لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ پس وہ بیٹھا ہوگا اور

حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ قَالَا نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا كَانَتْ لِأَخِيْهِ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ فِي عِرْضٍ أَوْ مَالٍ فَجَاءَهُ فَاسْتَحَلَّهُ قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذَ وَلَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ حَمَّلُوْا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ إِلَى أَهْلِهَا حَتَّى تُقَادَ الشَّاةُ الْجَلْحَاءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

باب ۱۲۳۱

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ نَا الْمِقْدَادُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

یہ لوگ (ان جرائم کے) بدلے اس کی نیکیاں لے جائیں گے اگر گناہوں کا بدلہ پورا ہونے سے پہلے نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے پھر اسے جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریمؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس کے پاس اپنے بھائی کی عزت اور مال کا حق ہے اور وہ پکڑے جانے سے پہلے صاحب حق سے معافی مانگ کر سبکدوش ہو جائے اور اس جگہ نہ تو دینار ہوں گے اور نہ ہی درہم۔ اور اس کی نیکیاں ہوں گی تو نیکیوں میں بدلہ چکایا جائے گا اور اگر نیک اعمال نہیں ہوں گے تو ان (مظلومین) کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس نے اس کے معنی حدیث بواسطہ سعید مقبری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) اہل حق کو اس کا حق ضرور دیا جائے گا یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری سینگ والی بکری کے بدلے میں دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت ابوذر اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

سورج کا قریب ہونا۔

حضرت مقداد (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت کے دن سورج بندوں کے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ایک یا دو میل

صلی اللہ علیہ وسلم یقول إذا کان یوم القیامۃ أدنیت الشمس من العباد حتی تکون قید میل أو اثنین قال سلیم بن عامر لا أدری أی المیلین عنی أمسافۃ الأرض أم المیل الذی تکحل بہ العین قال فتصہرہم الشمس فیکونون فی العرق بقدر أعمالہم فمنہم من یأخذہ إلی عقبیہ ومنہم من یأخذہ إلی رکبتیہ ومنہم من یأخذہ إلی حقویہ ومنہم من یلجمہ إلجاما فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر بیدہ إلی فیہ أی یلجمہ إلجاما وفی الباب عن أبی سعید وابن عمر ہذا حدیث حسن صحیح۔

۲۱۲۔ حدثنا أبو زکریا یحیی بن درست البصری نا حماد بن زید عن أیوب عن نافع عن ابن عمر قال حماد وہو عندنا مرفوع یوم یقوم الناس لرب العالمین قال یقومون فی الرشح إلی أنصاف آذانہم ہذا حدیث حسن صحیح۔

۲۱۳۔ حدثنا ہناد نا عیسی بن یونس عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ۔

باب ۱۳۳ ما جاء فی شأن الحشر

۲۱۴۔ حدثنا محمود بن غیلان نا أبو أحمد الزبیری نا سفیان عن المغیرۃ بن النعمان عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیامۃ حفاۃ عراۃ غرلا کما خلقوا ثم قرأ کما بدأنا أول خلق نعیدہ وعدا علینا إنا کنا فاعلین وأول من یکسی من الخلائق

کی مسافت پر ہوگا۔ سلیم بن عامر فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ کونسا میل مراد لیا زمین کی مسافت یا وہ سلائی جس سے سرمہ لگایا جاتا ہے فرمایا پھر سورج ان کو پگھلائے گا یہاں تک کہ ہر کوئی اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوب جائے گا۔ بعض ٹخنوں تک، بعض گھٹنوں تک، کچھ لوگ کمر تک پسینے میں شرابور ہوں گے۔ بعض لوگوں کو پسینہ لگام دے دیگا۔ راوی فرماتے ہیں میں نے دیکھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ مبارک سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرما رہے تھے یعنی (کہاں) لگام دے گا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (بقول حماد مرفوع حدیث ہے) کہ جس دن لوگ تمام جہان کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے" فرمایا اس طرح کھڑے ہوں گے کہ پسینہ ان کے کانوں کے نصف تک ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ہناد نے بواسطہ عیسیٰ بن یونس، ابن عون اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

کیفیت حشر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں برہنہ جسم اور بے ختنہ اٹھائے جائیں گے جیسا کہ پیدا کئے گئے۔ پھر آپ نے پڑھا (ترجمہ) "جیسا کہ ہم نے پہلے دن پیدا کیا اسی طرح لوٹائیں گے بے شک ہم کرنے والے ہیں" مخلوق میں سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور کئی لوگ میرے

إِبْرَاهِيمُ وَيُؤْخَذُ مِنْ أَصْحَابِي بِرِجَالٍ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

اصحاب سے دائیں اور بائیں طرف سے پکڑے جائیں گے میں کہوں گا اے رب! یہ تو میرے صحابی ہیں کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا برائیاں کیں آپ کے وصال کے بعد یہ لوگ (دین اسلام سے) اپنی ایڑیوں پر پھر گئے پھر میں وہی بات کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے صالح بندے ر علیہ السلام نے کہی (اے اللہ) اگر تو ان کو عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں بخش دے پس تو بیشک غالب حکمت والا ہے۔

٣١٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ النُّعْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

محمد بن بشار اور محمد بن مثنیٰ نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، حضرت مغیرہ بن نعمان سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

٣١٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجَرُّونَ عَلَى وُجُوهِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم قیامت کے دن پیادہ اور سوار اٹھائے جاؤ گے اور کئی لوگوں کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ١٣٥ مَا جَاءَ فِي الْعَرْضِ۔

قیامت کی پیشی۔

٣١٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ وَأَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَآخِذٌ بِيَمِينِهِ وَآخِذٌ بِشِمَالِهِ وَلَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ الرِّفَاعِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ تین مرتبہ پیش کئے جائیں گے دو مرتبہ کی پیشیوں میں جھگڑا اور (اعتراف و) عذر خواہی ہوگی تیسری پیشی پر اعمال نامے اڑ کر ہاتھوں پر آجائیں گے یعنی بعض لوگ داہنے ہاتھ میں پکڑیں گے اور کسی کے بائیں ہاتھ میں ہوں گے یہ حدیث اس وجہ سے صحیح نہیں کہ حسن کو ابوہریرہ سے سماع حاصل نہیں بعض محدثین نے اسے بواسطہ علی بن علی رفاعی اور حسن نے حضرت ابوموسیٰ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

بَابُ ١٣٦ مِنْهُ

حساب میں پوچھ گچھ۔

٣١٨۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ

عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَاكَ الْعَرْضُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ أَيْضًا عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ۔

بَابٌ ۱۳۷ مِنْهُ۔

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالَى فَيَقُولُ اللّٰهُ أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهِ إِلَى النَّارِ قَالَ أَبُو عِيسٰى وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلَهُ وَلَمْ يُسْنِدُوهُ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ۔

۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ التَّمِيمِيُّ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ لَهُ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَوَلَدًا

آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس کے حساب میں پوچھ گچھ ہوئی وہ ہلاک ہوا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کے دائیں ہاتھ میں کتاب دی گئی اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا اس سے مراد پیش ہونا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب نے بھی اسے ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن انسان کو اس طرح لایا جائیگا گویا کہ وہ بھیڑ کا بچہ ہے اللہ کے سامنے اسے کھڑا کیا جائیگا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھے (سب کچھ) دیا اور طرح طرح کے انعام کئے تو نے کیا کیا۔ وہ کہے گا میں نے اسے جمع کیا اور اتنا بڑھایا کہ پہلے سے زیادہ کر کے چھوڑا پس تو واپس کر تاکہ میں وہ سب کچھ لے آؤں اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے یہ بتا کر تو نے آگے کیا (عمل) بھیجا وہ پھر کہے گا میں نے جمع کیا اور اتنا بڑھایا کہ پہلے سے زیادہ ہو گیا اے اللہ تو مجھے واپس بھیج تاکہ میں وہ سب کچھ لے آؤں پس اگر اس بندے نے نیکی آگے نہ بھیجی ہوگی تو اسے دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں متعدد راویوں نے یہ حدیث حسن سے ان کے قول کے طور پر بیان کی مسند نہیں بیان کی۔ اسماعیل بن مسلم حدیث میں ضعیف ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بندہ (بارگاہ الٰہی میں) حاضر کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے سننے اور دیکھنے کی قوت نہ دی کیا میں نے تجھے مال، اولاد نہ دیئے کیا میں نے تیرے لئے جانور اور کھیتیاں مسخر نہ کئے کیا میں نے تجھے اس حالت میں نہ چھوڑا

وَسَخَّرْتُ لَكَ الْأَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ يَوْمَكَ هٰذَا فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ لَهُ الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي الْيَوْمَ أَتْرُكُكَ فِي الْعَذَابِ وَكَذَا فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذِهِ الْآيَةَ فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ قَالُوا مَعْنَاهُ الْيَوْمَ نَتْرُكُهُمْ فِي الْعَذَابِ.

بَابٌ مِنْهُ

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ بِهٰذَا أَمَرَهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّورِ۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّورُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ۔

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا خَالِدٌ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ

کر تو سردار بنایا گیا اور تو لوگوں سے چوتھائی مال لینے لگا کیا تیرا خیال تھا کہ آج کے دن تو مجھ سے ملاقات کریگا وہ کہے گا "نہیں یارب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں تجھے اسی طرح چھوڑتا ہوں جس طرح تو نے مجھے بھلایا تھا یہ حدیث صحیح غریب ہے اس قول کریں تجھے چھوڑ دونگا جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا کا مطلب یہ ہے کہ میں تجھے عذاب میں ڈال دونگا۔ بعض علماء نے اس آیت "آج ہم ان کو چھوڑ دیں گے" کا مطلب یہی بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آج ہم ان کو عذاب میں چھوڑ دیں گے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت مبارکہ پڑھی (ترجمہ) "جس دن زمین اپنی تمام خبریں بتا دے گی" اور فرمایا کیا تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں" آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر انسان مرد اور عورت کے بارے میں ان کے اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے وہ کہے گی اس نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں کام کئے۔ آپ نے فرمایا زمین کو اسی کام کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

صور پھونکنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک اعرابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "صور کیا چیز ہے" آپ نے فرمایا ایک سینگ جس میں پھونک ماری جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد راویوں نے اسے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہے اور ہم اسے صرف اسی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کیسے خوشی آئے

رسول الله صلى الله عليه وسلم وكيف أنعم وصاحب القرن قد التقم القرن واستمع الأذن متى يؤمر بالنفخ فينفخ فكان ذلك ثقل على أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقال لهم قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل على الله توكلنا هذا حديث حسن وقد روي من غير وجه هذا الحديث عن عطية عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

باب ما جاء في شأن الصراط

۳۲۴۔ حدثنا علي بن حجر نا علي بن مسهر عن عبد الرحمن بن إسحاق عن النعمان بن سعد عن المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شعار المؤمنين على الصراط رب سلم سلم هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث عبد الرحمن بن إسحاق.

۳۲۵۔ حدثنا عبد الله بن الصباح الهاشمي نا بدل بن المحبر نا حرب بن ميمون الأنصاري أبو الخطاب نا النضر بن أنس بن مالك عن أبيه قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم أن يشفع لي يوم القيامة قال أنا فاعل قلت يا رسول الله فأين أطلبك قال اطلبني أول ما تطلبني على الصراط قلت فإن لم ألقك على الصراط قال فاطلبني عند الميزان قلت فإن لم ألقك عند الميزان قال فاطلبني عند الحوض فإني لا أخطئ هذه الثلاث المواطن هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

باب ما جاء في الشفاعة.

حالانکہ صور والے فرشتے نے صور لیا اور وہ کان لگائے اس انتظار میں ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہوتا ہے تاکہ وہ پھونکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ بات صحابہ کرام پر گراں گزری تو آپ نے فرمایا تم کہو "اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور بہتر کارساز ہے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا" یہ حدیث حسن ہے اور متعدد طریقوں سے بواسطہ عطیہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی مرفوعاً مروی ہے۔

پل صراط کی کیفیت۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پل صراط پر مومن کی نشانی یہ دعا ہوگی "اے رب سلامتی سے گزار سلامتی سے گزار" یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن اسحاقؒ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے دن شفاعت کا سوال کیا آپ نے فرمایا "میں کروں گا" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا سب سے پہلے مجھے پل صراط پر ڈھونڈنا میں نے عرض کیا اگر میں آپ کو پل صراط پر نہ پاؤں آپ نے فرمایا پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا" میں نے عرض کیا اگر میزان کے پاس بھی نہ پاؤں؟ حضورؐ نے فرمایا پھر مجھے حوض کوثر کے پاس ڈھونڈنا کیونکہ میں ان مقامات سے ادھر ادھر نہیں ہوں گا یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

شفاعت کا بیان۔

٣٢٦. حدثنا سويد نا عبد الله بن المبارك نا أبو حيان التيمي عن أبي زرعة بن عمرو عن أبي هريرة قال أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بلحم فرفع إليه الذراع وكانت تعجبه فنهس منه نهسة ثم قال أنا سيد الناس يوم القيامة هل تدرون لم ذاك يجمع الله الناس الأولين والآخرين في صعيد واحد فيسمعهم الداعي وينفذهم البصر وتدنو الشمس منهم فيبلغ الناس من الغم والكرب ما لا يطيقون ولا يحتملون فيقول الناس بعضهم لبعض ألا ترون ما قد بلغكم ألا تنظرون من يشفع لكم إلى ربكم فيقول الناس بعضهم لبعض عليكم بآدم فيأتون آدم فيقولون أنت أبو البشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وأمر الملائكة فسجدوا لك اشفع لنا إلى ربك ألا ترى ما نحن فيه ألا ترى ما قد بلغنا فيقول لهم آدم إن ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وإنه قد نهاني عن الشجرة فعصيته نفسي نفسي نفسي اذهبوا إلى غيري اذهبوا إلى نوح فيأتون نوحا فيقولون يا نوح أنت أول الرسل إلى أهل الأرض وقد سماك الله عبدا شكورا اشفع لنا إلى ربك ألا ترى ما نحن فيه ألا ترى ما قد بلغنا فيقول لهم نوح إن ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وإنه قد كانت لي دعوة دعوتها على قومي نفسي نفسي نفسي اذهبوا إلى غيري اذهبوا إلى إبراهيم فيأتون إبراهيم فيقولون يا إبراهيم أنت نبي الله وخليله من أهل الأرض فاشفع لنا إلى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا کسی نے اس سے ایک بازو اٹھا کر آپ کو دیا آپ نے تناول فرمایا اور دانتوں سے نوچا پھر فرمایا میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا کیا تم جانتے ہو کہ کیوں؟ پھر فرمایا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک جگہ جمع فرمائے گا تو وہ ایک پکارنے والے کی پکار سنیں گے نگاہ ان سب کو دیکھ سکے گی اور سورج ان کے قریب ہوگا اس حالت میں لوگوں کو اس قدر غم اور تکلیف پہنچے گی جس کی انہیں طاقت نہیں ہوگی اور وہ اسے برداشت نہیں کر سکیں گے ایسے میں لوگ ایک دوسرے کو کہیں گے دیکھتے نہیں تمہیں کس قدر تکلیف پہنچی کیا تم کوئی سفارشی نہیں تلاش کرتے جو تمہارے لئے بارگاہ الٰہی میں سفارش کرے وہ ایک دوسرے سے کہیں گے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور کہیں گے آپ انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اپنی خاص روح آپ میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ہماری سفارش فرمائیں کیا دیکھتے نہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں کیا آپ ملاحظہ نہیں فرماتے ہمیں کس قدر تکلیف پہنچی" آدم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا جیسا اس سے پہلے کبھی نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا۔ مجھے اس نے درخت (کے قریب جانے) سے منع فرمایا پس مجھ سے بظاہر حکم عدولی ہو گئی مجھے اپنی فکر ہے (تین مرتبہ فرمایا) کسی اور کی طرف جاؤ نوح علیہ السلام کی طرف جاؤ" پھر وہ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے نوح علیہ السلام! آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ

رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ
يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ
كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانَ فِي الْحَدِيثِ نَفْسِي
نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى
فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ
اللَّهِ فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ
اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ
إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي
قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُؤْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي
نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى
فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ
اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَ
كَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ
أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ
غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَ
لَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي
نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ
اللَّهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَغُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا
تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ
فَأَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ
وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي
ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَ
اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ
أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ

دیکھا اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس قدر مصیبت میں گرفتار ہیں آپ ملاحظہ نہیں فرماتے ہمیں کیا پریشانی لاحق ہو گئی ہے حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے فرمایا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا مجھے ایک دعا دی گئی تھی میں نے وہ قوم کے خلاف کر دی اپنے نفس کی فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دو پھر وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے ابراہیم علیہ السلام آپ اللہ کے نبی اور زمین والوں میں سے آپ اللہ کے خلیل ہیں اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں حضرت ابراہیم فرمائیں گے آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے فرمایا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا میں نے تین مرتبہ ظاہری واقعہ کے خلاف بات کی ابو حیان نے وہ باتیں حدیث میں بیان کیں اپنی اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس جاؤ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو وہ پھر حضرت موسیٰ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے رسالت اور کلام کے ذریعے آپ کو لوگوں پر فضیلت بخشی ہماری سفارش فرمائیں آپ نہیں دیکھتے ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں آپ فرمائیں گے میرے رب نے آج وہ غصہ فرمایا جیسا نہ تو اس سے پہلے فرمایا اور نہ ہی بعد میں فرمائے گا میں نے ایک شخص کو قتل کیا جس کا مجھے قتل کا حکم نہ تھا (یہ قتل نبوت کے ملنے سے پہلے تھا اور بلا ارادہ تھا اس لئے محل اعتراض نہیں۔ مترجم) ہر کسی کو اپنا اپنا فکر ہے تم کسی اور ایک کے پاس جاؤ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں جاؤ پس وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے عیسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے حضرت مریم کی طرف ڈالا اور آپ اس کی طرف سے روح ہیں آپ نے گہوارے ہی میں لوگوں سے کلام کیا اپنے رب سے ہماری سفارش کیجئے آپ دیکھتے نہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں؟ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے آج کے دن میرے رب نے ایسا غضب فرمایا جیسا نہ تو اس سے پہلے فرمایا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا آپ کسی خطا کا ذکر نہیں فرمائیں گے ہر ایک کو اپنی فکر ہے تم کسی دوسرے کی طرف جاؤ تم حضرت محمد کی خدمت میں جاؤ پس وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے محمد آپ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اللہ نے آپ کے سبب اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے

أُدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابٌ ١٥٢ مِنْهُ

٣٢٧- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

٣٢٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقَالَ لِي جَابِرٌ يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهُ وَلِلشَّفَاعَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

٣٢٩- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

آپ اپنے رب سے ہماری سفارش فرمائیں آپ دیکھتے نہیں ہم کس پریشانی میں مبتلا ہیں پس آپ عرش الٰہی کے نیچے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں گے آپ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تعریفوں اور بہترین حمد و ثنا کے دروازے کھول دے گا جو اس نے مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کھولا پھر کہا جائے گا اے محمد اپنا سر مبارک اٹھایئے مانگئے دیا جائے گا سفارش کریں قبول کی جائے گی پھر میں سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے رب میری امت (کو بخش دے) تین مرتبہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں جنت کے دائیں دروازے سے داخل کیجئے یہ لوگ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہیں پھر آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت امت کے ان افراد کے لئے ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت امت کے اہل کبائر کے لئے ہے۔ محمد بن علی کہتے مجھ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے محمد! جو کبیرہ گناہوں والے نہیں ہوں گے ان کی شفاعت کا کیا ہوگا! یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

ابو امامہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور میرے رب کی مٹھیوں (جیسا اس کے شایان شان ہے) سے تین مٹھیاں (مزید ہوں گے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۰۔ حدثنا ابو کریب نا اسماعیل بن ابراہیم عن خالد الحذاء عن عبد اللہ بن شقیق قال کنت مع رہط بایلیاء فقال رجل منہم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدخل الجنۃ بشفاعۃ رجل من امتی اکثر من بنی تمیم قیل یا رسول اللہ سواک قال سوای فلما قام قلت من ہذا قالوا ہذا ابن ابی الجذعاء ہذا حدیث حسن صحیح غریب وابن ابی الجذعاء ہو عبد اللہ وانما یعرف لہ ہذا الحدیث الواحد۔

عبد اللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں بیت المقدس میں ایک جماعت کے ہمراہ تھا ان میں سے ایک نے کہا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میری امت میں سے ایک آدمی کی سفارش سے بنی تمیم کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے علاوہ؟ آپ نے فرمایا ہاں میرے علاوہ" جب وہ راوی اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ حاضرین نے کہا ابن ابی جذعاء ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابن ابی جذعاء کا نام عبد اللہ ہے ان سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

۲۳۱۔ حدثنا الحسین بن حریث نا الفضل بن موسی عن زکریا بن ابی زائدۃ عن عطیۃ عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من امتی من یشفع للفئام من الناس ومنہم من یشفع للقبیلۃ ومنہم من یشفع للعصبۃ ومنہم من یشفع للرجل حتی یدخلوا الجنۃ ہذا حدیث حسن۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے بعض لوگ ایک گروہ کی سفارش کریں گے بعض ایک قبیلہ کی بعض ایک جماعت کی اور کچھ لوگ ایک ایک آدمی کی سفارش کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳۲۔ حدثنا ہناد نا عبدۃ عن سعید عن قتادۃ عن ابی الملیح عن عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی آت من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنۃ وبین الشفاعۃ فاخترت الشفاعۃ وہی لمن مات لا یشرک باللہ شیئا وقد روی عن ابی الملیح عن رجل آخر من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر عن عوف بن مالک۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے نصف امت جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ (شفاعت) ہر اس شخص کے لئے ہے جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔ ابو ملیح نے ایک دوسرے صحابی کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی اور عوف بن مالک کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۱۵۳ ما جاء فی صفۃ الحوض۔

حوض کوثر

۲۳۳۔ حدثنا محمد بن یحیی نا بشر بن شعیب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

بْنِ حَمْزَةَ ثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي حَوْضِي مِنَ الْأَبَارِيقِ بِعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَيْزَكٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ سَمُرَةَ وَهُوَ أَصَحُّ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الْحَوْضِ۔

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحُمِلْتُ عَلَى الْبَرِيدِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيدُ فَقَالَ يَا أَبَا سَلَّامٍ مَا أَرَدْتُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ وَلٰكِنْ بَلَغَنِي عَنْكَ حَدِيثٌ تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ أَبُو سَلَّامٍ ثَنِي ثَوْبَانُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنٍ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا

ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض پر آسمان کے ستاروں کے برابر لوٹے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک حوض ہے اور وہ آپس میں فخر کرتے ہیں کہ کس کے حوض پر زیادہ لوگ آتے ہیں مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر آنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اشعث بن عبدالمالک نے یہ حدیث بواسطہ حسن، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی اور حضرت سمرہ کا ذکر نہیں کیا یہ زیادہ صحیح ہے۔

حوض کوثر کے برتن۔

ابو سلام حبشی سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بلا بھیجا پس میں خچر پر سوار ہوا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں پہنچا تو عرض کیا اے امیر! مجھے خچر کی سواری سے مشقت اٹھانی پڑی حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے ابو سلام! میرا ارادہ آپ کو تکلیف دینے کا نہ تھا لیکن مجھے آپ سے ایک حدیث پہنچی جو آپ نے حضرت ثوبان کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کے متعلق روایت کی ہیں چاہتا ہوں کہ آپ میرے سامنے وہ حدیث بیان کریں ابو سلام نے کہا مجھ سے حضرت ثوبان نے بیان کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض عدن سے بلقاء کے عمان تک ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جو اس سے پیئے گا اس کے

أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُءُوسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ عُمَرُ لَكِنِّي نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ وَنَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا جَرَمَ أَنِّي لَا أَغْسِلُ رَأْسِي حَتَّى يَشْعَثَ وَلَا أَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى يَتَّسِخَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو سَلَّامٍ الْحَبَشِيُّ اسْمُهُ مَمْطُورٌ.

٣٣٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ نَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مُصْحِيَةٍ مِنْ آنِيَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَحَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ وَالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ.

بَابٌ ١٥٥

٣٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ نَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

ابد تک پیاسا نہ ہوگا اس پر سب سے پہلے جانے والے فقراء مہاجرین ہیں جنکے بال گرد آلود اور کپڑے میلے ہیں وہ ناز و نعمت میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور انکے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا لیکن میں نے تو ناز و نعمت میں پرورش پانے والیوں سے نکاح کیا اور میرے لئے بند دروازے کھولے گئے میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے نکاح کیا یقیناً جبتک میرا سر گرد آلود نہ ہو جائے میں اسے نہیں دھوتا یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے معدان بن ابی طلحہ نے بھی یہ حدیث بواسطہ ثوبان، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابو سلام حبشی کا نام ممطور ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر کے برتن کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس کے برتن آسمان کے ان ستاروں اور سیاروں سے زیادہ ہیں جو بادل سے صاف اندھیری رات میں دکھائی دیتے ہیں وہ جنت کے برتنوں سے ہیں جو آدمی حوض کوثر سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس حوض کی چوڑائی اس کی لمبائی جتنی ہے (یعنی چوکور ہے) اور یہ عمان سے ایلہ تک کی مسافت کے برابر ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس باب میں حضرت حذیفہ بن یمان، عبداللہ بن عمرو، ابو برزہ اسلمی، ابن عمر، حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابن عمر سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض کوفہ سے حجر اسود تک جتنا ہے۔

ایک اور باب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے شب معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی اور کئی نبیوں کے پاس سے گزرے اور ان کے ساتھ ایک قوم تھی۔

عن ابن عباس قال لما أسري بالنبي صلى الله عليه وسلم جعل يمر بالنبي والنبيين ومعهم القوم والنبي والنبيين ومعهم الرهط والنبي والنبيين وليس معهم أحد حتى مر بسواد عظيم فقلت من هذا قيل موسى وقومه ولكن ارفع رأسك فانظر قال فإذا هو سواد عظيم قد سد الأفق من ذا الجانب ومن ذا الجانب فقيل هؤلاء أمتك وسوى هؤلاء من أمتك سبعون ألفا يدخلون الجنة بغير حساب فدخل ولم يسألوه ولم يفسر لهم فقالوا نحن هم وقال قائلون هم أبناء الذين ولدوا على الفطرة والإسلام فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فقال هم الذين لا يكتوون ولا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون فقام عكاشة بن محصن فقال أنا منهم يا رسول الله قال نعم ثم جاءه آخر فقال أنا منهم فقال سبقك بها عكاشة وفي الباب عن ابن مسعود وأبي هريرة هذا حديث حسن صحيح۔

کئی نبیوں کے ساتھ ایک جماعت تھی اور کئی نبیوں کے ساتھ کوئی نہ تھا یہاں تک کہ آپ ایک بہت بڑی جماعت کے پاس سے گزرے آپ فرماتے ہیں میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم ہے، لیکن آپ سر مبارک اٹھا کر دیکھیں اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جم غفیر ہے جس نے ہر طرف سے افق کو گھیر رکھا ہے کہا گیا یہ آپ کی امت ہے ان کے علاوہ ستر ہزار افراد ہیں جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ یہ فرما کر گھر میں تشریف لے گئے نہ تو صحابہ کرام نے تفصیل پوچھی اور نہ آپ نے ان سے بیان فرمائی پس صحابہؓ نے کہا وہ لوگ ہم ہیں بعض نے کہا یہ لوگ ہیں جو فطرت اسلام پر پیدا ہوئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ علاج کراتے ہیں نہ تعویذ لیتے ہیں اور نہ ہی بدفالی لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر پوچھا یا رسول اللہ! میں بھی ان میں ہوں؟ آپ نے فرمایا "ہاں" پھر دوسرا آدمی آیا اور پوچھا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا اس میں عکاشہ تم سے سبقت لے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۸۔ حدثنا محمد بن عبد الله بن بزيع البصري نا زياد بن الربيع نا أبو عمران الجوني عن أنس بن مالك قال ما أعرف شيئا مما كنا عليه على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت أين الصلاة قال أولم تصنعوا في صلاتكم ما قد علمتم هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي من غير وجه عن أنس۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں تم میں کوئی بات ایسی نہیں دیکھتا جس پر ہم زمانہ رسالت میں تھے۔ ابو عمران نے کہا اور نماز کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم نے نماز میں وہ کام نہیں کئے جن کا تمہیں علم ہے۔ (یعنی سستی اور بے پروائی) یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی طریق سے مروی ہے۔

ف: حدیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بتانے سے جانتے ہیں کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی؟ یہی اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے اس کے خلاف عقیدہ بدعت ہے اور قرآن وسنت سے الگ راہ ہے نیز دوا اور تعویذ وغیرہ اسباب جائز ہیں یہاں مقرر ہیں

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا هَاشِمُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ ثَنِي زَيْدٌ الْخَثْعَمِيُّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغَى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّينِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُودُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

حضرت اسماء بنت عمیس خثعمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا وہ بندہ بہت بُرا ہے جس نے اپنے آپ کو (دوسروں سے) اچھا سمجھا اور تکبر کیا اور بلند وبالا ذات کو بھول گیا وہ بندہ بھی بُرا ہے جو جابر وظالم بن گیا اور اعلیٰ جبار کو بھول گیا اور وہ بندہ بھی بہت بُرا ہے جو لہو ولعب میں مشغول ہو کر قبرستان اور قبر میں گل سڑ جانے کو بھول گیا وہ بندہ بھی بُرا ہے جس نے سرکشی ونافرمانی کی اور اپنے آغاز و انجام کو بھول گیا، وہ انسان بھی بُرا ہے جس نے دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنایا۔ وہ انسان بھی بُرا ہے جو دین کو شبہات کے ذریعے طلب کرے وہ بندہ بُرا ہے جس نے حرص کو راہ نما بنا لیا اور وہ شخص بھی بُرا ہے جو خواہش کا پجاری ہو گیا جو اسے گمراہ کئے جا رہی ہے اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَا أَبُو الْجَارُودِ الْأَعْمَى وَاسْمُهُ زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَوْقُوفًا وَهُوَ أَصَحُّ عِنْدَنَا وَأَشْبَهُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن، کسی دوسرے ایماندار کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے پھل کھانے کے لئے دے گا۔ جو ایماندار کسی ایماندار کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر لگی ہوئی خالص شراب پلائے گا اور جو مومن کسی برہنہ مومن کو لباس پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور بواسطہ عطیہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے یہ ہمارے نزدیک اصح اور اشبہ ہے۔

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ نَا أَبُو النَّضْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

نا ابو عقیل الثقفی نا ابو فروۃ یزید بن سنان التمیمی ثنی بکیر بن فیروز قال سمعت ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعۃ اللہ غالیۃ الا ان سلعۃ اللہ الجنۃ ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابی النضر۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ڈرا وہ پہلی رات چلا اور جو پہلی رات چلا منزل پر پہنچ گیا۔ سن لو! اللہ تعالیٰ کا سامان گراں قیمت ہے۔ آگاہ ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف ابو النضر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۳۲۲۔ حدثنا ابو بکر بن ابی النضر نا ابو النضر ثنی ابو عقیل عبد اللہ بن عقیل نا عبد اللہ بن یزید ثنی ربیعۃ بن یزید وعطیۃ بن قیس عن عطیۃ السعدی وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغ العبد ان یکون من المتقین حتی یدع ما لا باس بہ حذرا لما بہ باس ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ۔

حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ (صحابی ہیں) سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ اس وقت تک پرہیزگاروں میں شامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ ضرر رساں اشیاء سے بچنے کے لئے بے ضرر چیزوں کو نہ چھوڑے یہ حدیث حسن غریب اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۳۲۳۔ حدثنا عباس العنبری نا ابو داؤد نا عمران القطان عن قتادۃ عن یزید بن عبد اللہ بن الشخیر عن حنظلۃ الاسیدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو انکم تکونون کما تکونون عندی لاظلتکم الملائکۃ باجنحتھا ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ ایضا عن حنظلۃ الاسیدی وفی الباب عن ابی ھریرۃ۔

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسی طریقہ پر رہو جس طرح میرے پاس رہتے ہو تو فرشتے تم پر اپنے پروں سے سایہ کرتے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۳۲۴۔ حدثنا یوسف بن سلمان ابو عمر البصری نا حاتم بن اسمٰعیل عن محمد بن عجلان عن القعقاع عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیء شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فان صاحبھا سدد وقارب فارجوہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی ایک خوشی و شادمانی ہے اور ہر خوشی کے لئے ایک سستی ہے پس جو شخص سیدھا رہا اور اس نے میانہ روی اختیار کی تو میں اس کی (بہتری کی) امید رکھتا ہوں اور اگر

وان اشير اليه بالاصابع ولا تعدوه هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روي عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال بحسب امرئ من الشر ان يشار اليه بالاصابع في دين او دنيا الا من عصمه الله.

۲۲۵ - حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا سفيان عن ابيه عن ابي يعلى عن الربيع بن خثيم عن عبد الله بن مسعود قال خط لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطا مربعا وخط في وسط الخط خطا وخط خارجا من الخط خطا وحول الذي في الوسط خطوطا فقال هذا ابن آدم وهذا اجله محيط به وهذا الذي في الوسط الانسان وهذه الخطوط عروضه ان نجا منه ينهشه هذا وذا الخط الخارج الامل هذا حديث صحيح

۲۲۶ - حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يهرم ابن آدم وتشب منه اثنتان الحرص على المال والحرص على العمر هذا حديث صحيح

۲۲۷ - حدثنا ابو هريرة محمد بن فراس البصري نا ابو قتيبة سلم بن قتيبة نا ابو العوام وهو عمران القطان عن قتادة عن مطرف بن عبد الله بن الشخير عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل ابن آدم والى جنبه تسعة وتسعون منية ان اخطاته المنايا وقع في الهرم هذا حديث حسن صحيح.

۲۲۸ - حدثنا هناد نا قبيصة عن سفيان عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الطفيل بن

اس کی طرف انگلیاں اٹھیں تو تم اس کو شمار نہ کرو۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے حضرت انس بن مالک کے واسطہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انسان کی برائی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اسکے دین یا دنیا کے بارے میں انگلیاں اٹھیں مگر جسکو اللہ تعالیٰ بچالے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع (چوکور) خط کھینچا اس لکیر کے درمیان ایک اور لکیر کھینچی اس سے باہر بھی ایک خط کھینچا پھر درمیان والی لکیر کے اردگرد کئی لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کا وقت موت اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ درمیان میں انسان ہے یہ اردگرد کی لکیریں انسانی حوادث ہیں اگر ان سے بچ نکلا تو یہ اسے ڈسے گا اور فرمایا باہر والا خط انسان کی امید ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

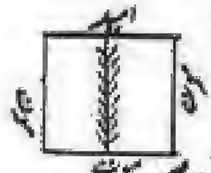

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان بوڑھا ہوتا ہے اور اس کی دو چیزیں جوان ہوتی ہیں مال اور عمر کی حرص یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی صورت اس حال میں بنائی گئی کہ اس کے پہلو میں ننانوے آرزوئیں ہیں اگر آرزوؤں سے بچ نکلے تو بڑھاپے میں جا گرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رات کا تہائی حصہ گزر جاتا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ

أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ قَالَ أُبَيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ بِه النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ ذَنْبُكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۴۹ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا لَنَسْتَحْيِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَمَا تَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلَى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَى يَعْنِي مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبَانَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ.

۳۵۰ ۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ

کھڑے ہوتے اور فرماتے "اے لوگو! اللہ کو یاد کرو اے لوگو! اللہ کو یاد کرو قیامت کا پہلا نفخہ آچکا اور دوسرا نفخہ اسکے تابع ہوگا موت اپنی ہولناکیوں سمیت آپہنچی موت اپنی سختیوں سمیت آپہنچی حضرت ابی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہوں میں کسقدر درود شریف پڑھا کروں! آپ نے فرمایا "جتنا چاہو" میں نے عرض کیا "ایک چوتھائی" آپ نے فرمایا "جتنا چاہو اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے"! میں نے عرض کیا نصف آپ نے فرمایا جتنا چاہو البتہ زیادہ کرو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا "دو تہائی" آپ نے فرمایا جتنا چاہو البتہ زیادہ کرو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا میں سارے کا سارا وظیفہ آپ کے لئے کیوں نہ کردوں آپ نے فرمایا اب تیرے غموں کی کفایت ہوگی اور گناہ بخش دیئے جائیں گے یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو جیسا حیاء کرنے کا حق ہے۔ ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ہم حیاء کرتے ہیں اور (توفیق عطا فرمانے پر) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ آپ نے فرمایا یہ حیاء نہیں بلکہ حیاء یہ ہے کہ تو اپنے سر اور جن پر وہ مشتمل ہے (ناک کان آنکھ وغیرہ) کی حفاظت کر پیٹ اور جن کو وہ حاوی ہے کو محفوظ رکھ موت اور اس کے بعد پرانا ہونے کو یاد رکھ اور جو کوئی آخرت کا ارادہ کرے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑتا ہے اور جس نے ایسا کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے کما حقہ حیاء کیا۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی بواسطہ ابان بن اسحٰق، صباح بن محمد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے عاجز وہ ہے جو اپنے آپ کو خواہشات کے

بن حبيب عن شداد بن أوس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من أتبع نفسه هواها وتمنى على الله هذا حديث حسن ومعنى قوله من دان نفسه يقول يحاسب نفسه في الدنيا قبل أن يحاسب يوم القيامة ويروى عن عمر بن الخطاب قال حاسبوا أنفسكم قبل أن تحاسبوا وتزينوا للعرض الأكبر وإنما يخف الحساب يوم القيامة على من حاسب نفسه في الدنيا ويروى عن ميمون بن مهران قال لا يكون العبد تقيا حتى يحاسب نفسه كما يحاسب شريكه من أين مطعمه وملبسه

پیچھے لگا رہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھے۔ یہ حدیث حسن ہے اور من دان نفسہ کا مطلب حساب قیامت سے پہلے (دنیا ہی میں) نفس کا محاسبہ کرنا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے آپ نے فرمایا اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور بڑی پیشی کے لئے تیار ہو جاؤ قیامت کے دن اس آدمی کا حساب آسان ہوگا جس نے دنیا میں ہی اپنا حساب کر لیا۔ میمون بن مہران سے منقول ہے آپ نے فرمایا بندہ اس وقت تک پرہیزگار شمار نہیں ہوتا جب تک اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے جس طرح اپنے شریک سے کرتا ہے کہ اس نے کہاں سے کھایا اور کہاں سے پہنا۔

۳۵۱- حدثنا محمد بن أحمد وهو ابن مدويه نا القاسم بن الحكم العرني نا عبيد الله بن الوليد الوصافي عن عطية عن أبي سعيد قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم مصلاه فرأى ناسا كأنهم يكتشرون قال أما إنكم لو أكثرتم ذكر هاذم اللذات لشغلكم عما أرى فأكثروا من ذكر هاذم اللذات الموت فإنه لم يأت على القبر يوم إلا تكلم فيقول أنا بيت الغربة وأنا بيت الوحدة وأنا بيت التراب وأنا بيت الدود فإذا دفن العبد المؤمن قال له القبر مرحبا وأهلا أما إن كنت لأحب من يمشي على ظهري إلي فإذ وليتك اليوم وصرت إلي فسترى صنيعي بك فيتسع له مد بصره ويفتح له باب إلى الجنة وإذا دفن العبد الفاجر أو الكافر قال له القبر لا مرحبا و

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مصلیٰ پر تشریف لائے آپ نے دیکھا گویا کہ لوگ ہنس رہے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو یاد کرتے تو تمہیں اس بات کی فرصت نہ ملتی جو میں دیکھ رہا ہوں لذتوں کو قطع کرنے والی موت کو زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ جب بندہ قبر میں جاتا ہے تو یہ (زبان حال سے) کہتی ہے میں مسافرت کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں میں مٹی کا ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں اور جب مومن بندہ دفنایا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے تیرا آنا مبارک ہو تو اپنے ہی گھر آیا، میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے تم مجھے زیادہ محبوب ہو آج جب تم میرے سپرد کیے گئے اور میرے پاس آئے تو تم عنقریب دیکھو گے میں تم سے کیا (اچھا) سلوک کرتی ہوں چنانچہ اس کے لئے حد نگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور جب گنہگار یا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے قبر کہتی ہے نہ تو تجھے مبارک ہو اور نہ ہی یہ تیرا گھر ہے۔ میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے میرے نزدیک تو سب سے زیادہ برا ہے آج جب تو میرے سپرد کیا گیا اور تو میرے پاس آیا عنقریب تو

لا اهلا اما ان كنت لابغض من يمشي على ظهري الي فاذ وليتك اليوم وصرت الي فسترى صنيعي بك قال فيلتئم عليه حتى يلتقي عليه وتختلف اضلاعه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم باصابعه فادخل بعضها في جوف بعض قال ويقيض له سبعين تنينا لو ان واحدا منها نفخ في الارض ما انبتت شيئا ما بقيت الدنيا فينهشنه ويخدشنه حتى يفضى به الى الحساب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه۔

دیکھے گا میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں یہ کہہ کر قبر سمٹ جائے گی یہاں تک کہ مل جائے گی اور اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جائیں گی راوی کہتے ہیں یہ بات فرماتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالا آپ نے فرمایا اس کے لئے ایسے ستر اژدہا مسلط کئے جاتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک زمین میں پھونک مارے تو رہتی دنیا تک اس میں کچھ نہ اگے وہ اژدہا اسے ڈستے اور نوچتے رہیں گے یہاں تک کہ اسے حساب کے لئے لے جایا جائے۔ راوی کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کا ایک گڑھا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۳۵۲۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن ابي ثور قال سمعت ابن عباس يقول اخبرني عمر بن الخطاب قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا هو متكئ على رمل حصير فرايت اثره في جنبه وفي الحديث قصة طويلة هذا حديث صحيح۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں (حضرت فاروق اعظم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کھجوروں کی چٹائی پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے میں نے آپ کے پہلو میں اس کے نشانات دیکھے۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۳۔ حدثنا سويد نا عبد الله عن معمر و يونس عن الزهري ان عروة بن الزبير اخبره ان المسور بن مخرمة اخبره ان عمرو بن عوف وهو حليف بني عامر بن لؤي وكان شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ابا عبيدة بن الجراح فقدم بمال من البحرين فسمعت الانصار بقدوم ابي عبيدة فوافوا صلاة الفجر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

عمرو بن عوف بدری جو بنی عامر بن لؤی کے حلیف تھے نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا۔ آپ بحرین سے مال لے کر واپس لوٹے تو انصار کو آپ کے آنے کا پتہ چل گیا انہوں نے صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے جب انصار آپ کے سامنے آئے آپ ان کو دیکھ کر مسکرا پڑے پھر فرمایا میرا خیال ہے کہ تم نے ابوعبیدہ کے بارے میں سنا کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں انہوں نے عرض کیا۔

فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۵۴- أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى فَقَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۵۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ

ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو اور تم اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوش رکھے اللہ کی قسم! مجھے تمہاری محتاجی کا ڈر نہیں اگر مجھے تمہارے بارے میں خوف ہے تو صرف اس بات کا کہ تمہارے لئے دنیا پھیلا دی جائے گی جس طرح پہلے لوگوں کے لئے کشادہ کر دی گئی تم اس میں اسی طرح رغبت کرو گے جس طرح تم سے پہلے لوگ اس کی طرف راغب ہوئے۔ پس تم ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح وہ ہلاک ہوئے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر اور ابن مسیب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے حکیم بن حزام فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (کچھ) مانگا آپ نے عطا فرمایا پھر مانگا تو آپ نے عطا کیا پھر فرمایا اے حکیم! یہ مال سبز باغ اور میٹھا ہے جس نے اسے نفس کی سخاوت کے ساتھ لیا اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اسے نفس کے غلبے کے ساتھ لیا اس کے لئے اس میں برکت نہ ہوگی اور یہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے حضرت حکیم فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو برحق نبی بنایا میں آپ کے بعد تادم آخر کسی کا مال کم نہیں کروں گا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کو کچھ دینے کے لئے بلاتے لیکن آپ قبول کرنے سے انکار فرما دیتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بلایا تو آپ نے کچھ بھی لینے سے انکار فرما دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے قوم مسلم! میں تمہیں حضرت حکیم پر گواہ بناتا ہوں میں نے انہیں مال فئی میں سے ان کا حصہ دینے کی کوشش کی لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا چنانچہ حضرت حکیم بن حزام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کسی سے کچھ نہ لیا یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے

يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ ابْتُلِيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِيْنَا بَعْدَهُ بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۳۵۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الرَّبِيْعِ ابْنِ صُبَيْحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبَانَ وَهُوَ الرَّقَاشِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ۔

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيْطٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَاْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ اِسْمُهُ هُرْمُزُ۔

روایت ہے فرماتے ہیں ہم لوگ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مصیبتوں میں آزمائے گئے تو ہم نے صبر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب نعمتوں میں آزمائے گئے تو ہم صبر نہ کر سکے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے آخرت کا فکر ہو اللہ تعالیٰ اس کا دل غنی کر دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو جمع کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل لونڈی بن کر آتی ہے اور جسے دنیا کی فکر ہو، اللہ تعالیٰ محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اس کے مجتمع کاموں کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا (کا مال) بھی اسے اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کے لئے مقدر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اے انسان! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تو ایسا کرے گا تو تیرے دونوں ہاتھ مشاغل سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہ کروں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو خالد الوالبی کا نام ہرمز ہے۔

باب ۱۵۶

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ عَلٰى بَابِيْ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

دنیا کی بے وقعتی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہمارے دروازے پر تصویروں والے ایک باریک کپڑے کا پردہ لٹکا ہوا تھا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا "اسے اتار دو یہ مجھے دنیا یاد دلاتی ہے" آپ فرماتی ہیں ہمارے پاس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْزِعْهُ فَإِنَّهُ يُذَكِّرُنِي الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا سَمَلُ قَطِيفَةٍ عَلَمُهَا حَرِيرٌ كُنَّا نَلْبَسُهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ وِسَادَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَضْطَجِعُ عَلَيْهَا مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ ۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَيْسَرَةَ هُوَ الْهَمْدَانِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ ۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ إِنْ هُوَ إِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ ۔

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِيرٍ فَأَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ كِيلِيهِ فَكَالَتْهُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ فَنِيَ قَالَتْ فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَأَكَلْنَا مِنْهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ شَطْرٌ يَعْنِي شَيْئًا مِنْ شَعِيرٍ ۔

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادٌ

ایک پرانی کملی تھی جس پر ریشم سے بیل بوٹے بنے ہوئے تھے اور ہم اسے پہنا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ مبارک جس پر آرام فرماتے چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس سے کچھ بچا ہے؟ میں نے عرض کیا صرف ایک بازو بچا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بازو کے سوا باقی سب بچ گیا ہے" یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے ایک ایک مہینہ اس حالت میں رہتے کہ چولہے میں آگ نہ جلتی اور صرف پانی اور کھجوروں پر گزارہ ہوتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہمارے پاس کچھ جو تھے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم اس سے کھاتے رہے پھر میں نے لونڈی سے کہا ان کا وزن کرو اس نے وزن کیا تو جلد ہی ختم ہو گئے۔ آپ فرماتی ہیں اگر ہم اسی طرح چھوڑتے تو مدت دراز تک ان سے کھاتے رہتے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور "شطر" کے معنی کچھ کے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی

بْنُ سَلَمَةَ نَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَلَمْ يُؤْذَ اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهٖ۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ ثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ خَرَجْتُ فِيْ يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخَذْتُ اِهَابًا مَعْطُوْنًا فَجَوَّبْتُ وَسَطَهٗ فَاَدْخَلْتُهٗ عُنُقِيْ وَشَدَدْتُ وَسَطِيْ فَحَزَمْتُهٗ بِخُوْصِ النَّخْلِ وَاِنِّيْ لَشَدِيْدُ الْجُوْعِ وَلَوْ كَانَ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ اَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُوْدِيٍّ فِيْ مَالٍ لَهٗ وَهُوَ يَسْقِيْ بِبَكَرَةٍ لَهٗ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اَعْرَابِيُّ هَلْ لَكَ فِيْ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتّٰى اَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَاَعْطَانِيْ دَلْوَهٗ فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا اَعْطَانِيْ تَمْرَةً حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ كَفِّيْ اَرْسَلْتُ دَلْوَهٗ وَقُلْتُ حَسْبِيْ فَاَكَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدُ

راہ میں اتنا ڈرایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا گیا اور مجھے اتنی تکالیف پہنچائی گئیں جتنی کسی دوسرے کو نہیں پہنچائی گئیں مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں ایسی گزری ہیں کہ میرے اور بلال (رضی اللہ عنہ) کے پاس اتنا کھانا بھی نہیں تھا جسے کوئی جگر والا کھائے مگر اتنی چیز جسے بلال کی بغل چھپا لیتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلالؓ مکہ مکرمہ سے ہجرت کے علاوہ تشریف لے گئے تو حضرت بلال کے پاس صرف اتنا کھانا تھا جسے انہوں نے اپنی بغل کے نیچے دبایا ہوا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سردیوں کے موسم میں ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانۂ اقدس سے باہر نکلا میں نے ایک چمڑا لیا جس پر بال نہ تھے اس کے درمیان سوراخ کیا اور اپنی گردن اس میں ڈال دی اور کھجوروں کے پتوں سے اپنی کمر کس کر باندھ دی اس وقت مجھے سخت بھوک لگی ہوئی تھی اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کچھ بھی کھانے کے لئے ہوتا تو میں کھا لیتا۔ کچھ کھانے کی تلاش میں میں چل رہا تھا کہ میرا گزر ایک یہودی کے پاس سے ہوا جو اپنے مال کے پاس تھا وہ رہاٹ کو رہٹ سے پانی دے رہا تھا میں نے دیوار کے سوراخ سے جھانک کر دیکھا تو اس نے کہا اے اعرابی! کیا بات ہے؟ کیا تو ایک کھجور کے بدلے ایک ڈول پانی نکالے گا؟ میں نے کہا ہاں (نکالوں گا) تو دروازہ کھول تاکہ میں اندر آجاؤں اس نے دروازہ کھولا اور میں اندر داخل ہو گیا یہودی نے مجھے ڈول تھمایا جب میں ایک ڈول نکالتا وہ مجھے ایک کھجور دے دیتا یہاں تک کہ جب میری مٹھی بھر گئی تو میں نے ڈول چھوڑ دیا اور کہا یہ کافی ہیں پھر میں نے وہ کھجوریں کھائیں اور پانی پی کر مسجد میں آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

بن جعفر نا شعبة عن عباس الجريري قال سمعت ابا عثمان النهدي يحدث عن ابي هريرة انهم اصابهم جوع فاعطاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم تمرة تمرة هذا حديث صحيح۔

۳۶۶۔ حدثنا هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن ثلاث مائة نحمل زادنا على رقابنا ففني زادنا حتى كانت تكون للرجل منا كل يوم تمرة فقيل له يا ابا عبد الله واين كانت تقع التمرة من الرجل قال لقد وجدنا فقدها حين فقدناها فاتينا البحر فاذا نحن بحوت قد قذفه البحر فاكلنا منه ثمانية عشر يوما ما احببنا هذا حديث حسن صحيح۔

۳۶۷۔ حدثنا هناد نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحاق ثني يزيد بن زياد عن محمد بن كعب القرظي ثني من سمع علي بن ابي طالب يقول انا لجلوس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد اذ طلع علينا مصعب بن عمير ما عليه الا بردة له مرقوعة بفرو فلما راه رسول الله صلى الله عليه وسلم بكى للذي كان فيه من النعمة والذي هو فيه اليوم ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف بكم اذا غدا احدكم في حلة وراح في حلة ووضعت بين يديه صحفة ورفعت اخرى وسترتم بيوتكم كما تستر الكعبة قالوا يا رسول الله نحن يومئذ خير منا اليوم نتفرغ للعبادة ونكفى المؤنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا انتم اليوم خير منكم يومئذ

ہم بھوکے ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایک کھجور عطا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تین سو آدمیوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے لئے بھیجا ہم اپنا سامان اپنی گردنوں پر لٹکائے ہوئے تھے۔ جلدی ہی وہ سامان ختم ہو گیا یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس یومیہ ایک ایک کھجور باقی رہ گئی۔ پوچھا گیا اے ابو عبداللہ ایک کھجور ایک آدمی کو کیا کفایت کرتی ہوگی۔ حضرت جابرؓ نے جواب دیا ہمیں اس کی افادیت کا اس وقت پتہ چلا جب وہ بھی ختم ہو گئی پھر ہم سمندر کے کنارے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مچھلی پڑی ہے جسے سمندر نے باہر پھینک دیا ہے ہم اس سے اٹھارہ دن تک حسب منشاء کھاتے رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی آگئے ان پر صرف ایک پیوند لگی چادر تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو ان کی گزشتہ امیرانہ اور موجودہ فقیرانہ حساب دیکھ کر رو پڑے پھر فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں کوئی ایک صبح کے وقت اور لباس پہنے گا اور شام کے وقت اور لباس اس کے سامنے ایک پیالہ رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھایا جائے گا تمہارے گھروں پر اس طرح پردے رکھے ہوں گے جس طرح کعبہ مکرمہ پر پردہ ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ان دنوں ہم آج کی بنسبت اچھے حال میں ہوں گے کیونکہ عبادت کے لئے فراغت ہوگی۔ اور تکالیف تفکرات سے آزادی ہوگی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں" بلکہ آج تم اس دن سے اچھی حالت میں ہو۔ یہ حدیث غریب ہے اور یہ یزید بن زیاد مدنی ہیں۔ مالک بن انس اور دوسرے علماء نے ان سے روایات لی ہیں۔ یزید بن زیاد دمشقی جو زہری سے

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ هٰذَا هُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ رَوٰى عَنْهُ وَكِيْعٌ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ كُوْفِيٌّ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ

۳۶۸- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ نَا مُجَاهِدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافَ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّمَالٍ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِيْ يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ فَمَرَّ بِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِيْ فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِيْ فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِيْ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهٗ وَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَاسْتَاْذَنْتُ فَاَذِنَ لِيْ فَوَجَدَ قَدَحًا مِّنَ اللَّبَنِ قَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ لَكُمْ قِيْلَ اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ الْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَهُمْ اَضْيَافُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّلَا مَالٍ اِذَا اَتَتْهُ الصَّدَقَةُ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَاءَنِيْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ مَا هٰذَا

روایت کرتے ہیں ان سے وکیع اور مروان بن معاویہ نے روایت کی ہے۔ یزید بن زیاد کوفی سے سفیان عیینہ ابن عیینہ اور کئی دوسرے ائمہ روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اصحاب صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے نہ ان کے گھر تھے اور نہ ہی وہ مال رکھتے تھے جن میں وہ پناہ لیتے۔ مجھے اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں بھوک کی وجہ سے اپنا جگر زمین پر ٹیک دیتا اور پیٹ پر پتھر باندھتا ایک دن میں راستے میں آ بیٹھا جہاں سے لوگوں کا گزر ہوتا تھا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا میرا مقصد محض یہ تھا کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں گے۔ مگر وہ چلے گئے اور ایسا نہ ہوا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا میں نے ان سے بھی قرآن پاک کی آیت پوچھی اور مقصد یہی تھا کہ آپ مجھے ساتھ لے جائیں گے لیکن آپ بھی چلے گئے اور ایسا نہ ہو سکا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گذرے مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا ابوہریرہؓ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا میرے ساتھ چلو۔ میں آپ کے پیچھے چل پڑا اور آپ خانہ اقدس میں داخل ہو گئے تو میں نے بھی اجازت طلب کی آپ نے اجازت مرحمت فرمائی میں اندر داخل ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ دیکھا تو فرمایا یہ کہاں سے آیا؟ عرض کیا گیا فلاں نے تحفہ بھیجا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوہریرہ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اہل صفہ کو بلا لاؤ یہ مسلمانوں کے مہمان ہیں نہ ان کے گھر ہیں اور نہ مال جس کی طرف وہ پناہ گیر ہوں۔ جب آپ کے پاس کوئی صدقہ آتا تو آپ ان کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ بھی نہ تناول فرماتے۔ اور اگر آپ کے ہاں

الْقَدَحَ بَيْنَ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَأَنَا رَسُولُهُ إِلَيْهِمْ فَسَيَأْمُرُنِي أَنْ أُدِيرَهُ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسَى أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ وَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أُصِيبَ مِنْهُ مَا يُغْنِينِي وَلَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ فَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ قَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ فَأَعْطِهِمْ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُنَاوِلُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ثُمَّ يَرُدُّهُ فَأُنَاوِلُهُ الْآخَرَ حَتَّى انْتَهَيْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَلَمْ أَزَلْ أَشْرَبُ وَيَقُولُ اشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ ۔

۲۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيُّ نَا يَحْيَى الْبَكَّاءُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ فَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ۔

۲۷۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کوئی ہدیہ آتا تو کچھ رکھ کر باقی ان کی طرف بھیج دیتے اور اس طرح انہیں شریک فرما لیتے۔ جب حضورؐ نے مجھے انکو بلانے کے لئے بھیجا تو مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا اہل صفہ کے درمیان اس ایک پیالے کی کیا حیثیت ہے اور چونکہ حضورؐ نے مجھے ہی بلانے کے لئے بھیجا ہے لہذا مجھے ہی فرمائیں گے کہ دودھ پلاؤ لہذا مجھے اس سے ملنے کی کوئی امید نہیں حالانکہ مجھے اتنا مل جانے کی امید تھی جس سے میرا پیٹ بھر جاتا ہے لیکن اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت لازمی تھی اس لئے میں انکے پاس آیا اور انکو بلا کر لے گیا جب وہ نبی کریمؐ کی خدمت میں پہنچے اور اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو آپؐ نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ یہ پیالہ پکڑو اور انکو دیتے جاؤ فرماتے ہیں میں نے پیالہ لیکر ایک کو دیا انہوں نے سیر ہو کر دوسرے کو دیا یہاں تک کہ میں حضور اکرمؐ کے پاس پہنچ گیا حالانکہ تمام افراد سیر ہو چکے تھے نبی اکرمؐ نے پیالہ اپنے دست مبارک میں رکھا پھر سر اقدس اٹھا کر مسکرائے اور فرمایا ابو ہریرہؓ پیو میں نے پیا پھر فرمایا پیو میں مسلسل پیتا رہا اور آپؐ فرماتے رہے پیو پھر میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جسنے آپکو دین حق کے ساتھ بھیجا اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہی پھر حضور اکرمؐ نے پیالہ پکڑا ۔۔۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی نے ڈکار لی تو آپؐ نے فرمایا ہم سے اپنی ڈکار کو دور کرو کیونکہ دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھانے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکے رہیں گے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور اس باب میں حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔

حضرت ابو بردہ اپنے والد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اے بیٹے اگر تم لوگ ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھتے کہ ہم

ف ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو پینے کی ترغیب دینا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے حضرت ابو ہریرہ کی اندرونی کیفیت پر مطلع ہو چکے تھے نیز ایک پیالہ دودھ تمام اصحاب صفہ جو ستر تھے نے سیر ہو کر پیا اور پھر بھی بچ گیا یہ جناب رسول کریم کی دست اقدس کی برکت تھی۔ امام احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں کیسا تھا وہ جام شیر جس سے ستر صحابیوں کا دودھ سے منہ بھر گیا ۱۲۔

فَأَصَابَتْنَا السَّمَاءُ وَلَخِيْتُ أَنْ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ كَانَ ثِيَابُهُمُ الصُّوْفَ فَكَانَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْمَطَرُ يَجِيْءُ مِنْ ثِيَابِهِمْ رِيحُ الضَّأْنِ۔

٣٧١- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّوْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ مَرْحُوْمٍ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا۔

٣٧٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ شَبِيْبُ بْنُ بَشِيْرٍ وَإِنَّمَا هُوَ شَبِيْبُ بْنُ بِشْرٍ۔

٣٧٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ أَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهُ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِيْ وَلَوْلَا أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ وَقَالَ يُؤْجَرُ الرَّجُلُ فِيْ نَفَقَتِهِ إِلَّا التُّرَابَ أَوْ قَالَ فِي التُّرَابِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

٣٧٤- حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَيْكَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ

بارش برستی تو ہماری بو کو بھیڑ کی بو سمجھتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ان کے کپڑے اونی ہوتے تھے اور جب بارش ہوتی تو ان سے بھیڑوں کی سی بو آتی۔

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تواضع کے پیش نظر لباس ترک کیا حالانکہ وہ اس پر قدرت رکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالے اسے مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ ایمان (والوں) کا جو جوڑا چاہے پہن لے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب خرچ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے مگر گھر (بنانا کہ) اس میں کوئی بہتری نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ محمد بن حمید نے (راوی کا نام) شبیب بن بشیر (یا کے ساتھ) بیان کیا جبکہ صحیح نام (بغیر یاء کے) شبیب بن بشر ہے۔

حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں ہم حضرت جناب رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لئے آئے (تو دیکھا کہ) وہ سات داغ لگوا چکے ہیں انہوں نے فرمایا میری بیماری طویل ہو گئی اور اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہوتا کہ موت کی تمنا نہ کرو تو میں ضرور اس کی تمنا کرتا آپ (حضرت خباب) نے فرمایا انسان کو مٹی یا (فرمایا) مٹی میں خرچ کرنے کے سوا باقی ہر جگہ خرچ کرنے پر ثواب ملتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابو حمزہ کہتے ہیں حضرت ابراہیم نے فرمایا ہر عمارت تجھ پر وبال ہے، میں نے عرض کیا وہ بھی جو ضروری ہو؟ آپ نے فرمایا اس

قَالَ لَا اَجْرَ وَلَا وِزْرَ .

۳۷۵۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابواحمد
الزبیری نا خالد بن طھمان ابو العلاء عن
حصین قال جاء سائل فسأل ابن عباس
فقال ابن عباس للسائل اتشھد ان لا الٰہ
الا اللہ قال نعم قال اتشھد ان محمدا رسول
اللہ قال نعم وتصوم رمضان قال نعم
قال سألت وللسائل حق انہ لحق علینا ان
نصلک فاعطاہ ثوبا ثم قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم
کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ اللہ مادام
منہ علیہ خرقۃ ھذا حدیث حسن غریب
من ھذا الوجہ .

۳۷۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوھاب
الثقفی ومحمد بن جعفر وابن ابی عدی و
یحیی بن سعید عن عوف بن ابی جمیلۃ عن
زرارۃ بن اوفی عن عبد اللہ بن سلام قال
لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی المدینۃ انجفل الناس الیہ وقیل قدم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت فی
الناس لانظر الیہ فلما استبنت وجہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفت ان وجھہ
لیس بوجہ کذاب وکان اول شیء تکلم بہ
ان قال یا ایھا الناس افشوا السلام واطعموا
الطعام وصلوا والناس نیام تدخلوا الجنۃ
بسلام ھذا حدیث صحیح .

۳۷۷۔ حدثنا الحسین بن الحسن المروزی
بمکۃ نا ابن ابی عدی نا حمید عن انس قال
لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ

ہیں نہ ثواب ہے نہ عذاب ۔

ابو العلاء خالد بن طہمان حضرت حصین سے روایت کرتے ہیں ایک سائل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اے مانگنے والے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں" اس نے عرض کیا ہاں" آپ نے فرمایا کیا گواہی دیتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اس نے کہا ہاں" (میں گواہی دیتا ہوں) آپ نے فرمایا رمضان کے روزے رکھتا ہے کہنے لگا جی ہاں آپ نے فرمایا تو نے سوال کیا اور سائل کا بھی حق ہے اب ہم پر لازم ہے کہ ہم تجھ سے اچھا سلوک کریں پھر آپ نے اسے کپڑا عطا فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو کپڑا پہناتے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے جب تک کہ پہننے والے پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے ۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے ۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ دوڑتے ہوئے آپ کی طرف آئے اور مشہور ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں جب میں نے غور سے آپ کا چہرہ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلا کلام یہ تھا اے لوگو! سلام پھیلاؤ (کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کرو) کھانا کھلاؤ، نماز پڑھو جبکہ لوگ سوتے ہوئے ہوں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگے یہ حدیث صحیح ہے ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (ایک دن) مہاجرین نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے زیادہ ایثار کرنے

أَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَأَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَإِ حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوْا بِالْأَجْرِ كُلِّهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْمَدِيْنِيُّ الْغِفَارِيُّ ثَنِيْ أَبِيْ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَتَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قُلْتُ يَا عَائِشَةُ أَيُّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ أَهْلِهٖ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ فَصَلّٰى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَيْدٍ التَّغْلِبِيِّ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهٗ لَا يَنْزِعُ يَدَهٗ مِنْ يَدِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ وَلَا

والی اور تھوڑے مال سے زیادہ ہمدردی کرنے والی اس قوم سے بڑھ کر کوئی قوم نہیں دیکھی جس کے پاس ہم آئے ہیں انہوں نے ہمیں تکلیف کے ازالہ میں کفایت کی اور ہمیں کھانے پینے میں شریک کر لیا یہاں تک کہ ہمیں ڈر پیدا ہو گیا کہ کہیں سارا ثواب یہ ہی نہ لے جائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم ان کے لئے دعا مانگتے رہو گے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے ایسا نہ ہو گا، یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے والا شکر گزار صبر کرنے والا روزہ دار کے برابر ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ایسا آدمی نہ بتاؤں جو آگ پر حرام ہے اور آگ اس پر حرام ہے یہ وہ شخص ہے جو (نیک مجالس میں) لوگوں کے قریب ہے نرم خو ہے اور خوش اخلاق ہے یہ حدیث غریب ہے۔

اسود بن یزید فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لانے کے بعد کیا عمل کیا کرتے تھے؟ ام المومنینؓ نے فرمایا گھر کے کام کاج کرتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا آپ اس سے مصافحہ کرتے اور جب تک وہ خود ہاتھ نہ چھوڑتا آپ نہ چھوڑتے۔ اور جب تک وہ چہرہ نہ پھیرتا آپ نہ پھیرتے اور کبھی بھی آپ کو سامنے بیٹھنے والے

يُصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَصْرِفُهُ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

کی طرف پاؤں بڑھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِي حُلَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيهَا فَأَمَرَ اللّٰهُ الْأَرْضَ فَأَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ أَوْ قَالَ يَتَلَجْلَجُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی اپنے لباس میں تکبر کرتے ہوئے نکلا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اسے پکڑ لیا پس وہ اب زمین میں تا قیامت دھنسا چلا جائے گا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن متکبرین چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے ہر طرف سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی انہیں جہنم کے قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا جس کا نام بولس ہے، ان پر آگ چھا جائے گی اور انہیں دوزخیوں کا پیپ اور خون پلایا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ ثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصے کو پی جائے حالانکہ وہ جاری کرنے پر قادر ہے اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرے۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيُّ الْمَدِينِيُّ ثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں یہ تین صفات ہوں اللہ تعالیٰ اس پر

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

٣٨٦ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَشْقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهِ ذٰلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ وَاجِدٌ مَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ عَطَائِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

رحمت کے بازو پھیلا دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا، کمزور سے نرمی برتاؤ، ماں باپ پر شفقت کرنا اور غلام پر احسان کرنا یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب بھٹکے ہوئے ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں پس مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہاری راہ نمائی کروں گا تم سب محتاج ہو مگر جس کو میں نے مالدار کیا پس مجھ سے اپنا رزق مانگو میں تمہیں رزق دوں گا تم سب گنہگار ہو مگر جس کو میں معافی دوں پس جسے معلوم ہے کہ میں بخشنے پر قادر ہوں وہ مجھ سے بخشش مانگے میں بخش دوں گا اور مجھے اس کی پرواہ نہیں اور اگر تمہارے پہلے پچھلے زندہ، مردہ اور تر و خشک سب کے سب میرے بندوں میں سے سب سے پرہیزگار بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں مچھر کے پر جتنا اضافہ نہیں کریں گے اور اگر تمہارے پہلے اور پچھلے زندہ اور مردہ تر اور خشک میرے بندوں میں سے کسی بے نصیب بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری سلطنت سے مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں کر سکیں گے، اور اگر تمہارے اول، آخر جن انسان، زندہ، مردہ اور تر و خشک ایک زمین میں جمع ہو جائیں پھر ہر انسان اپنی آرزو کے مطابق سوال کرے اور میں ہر سائل کو اس کی خواہش کے مطابق دے دوں تو میری حکومت و سلطنت میں کچھ کم نہ ہوگا مگر اتنا کہ اگر تم میں سے کوئی سمندر کے پاس سے گزرے اور اس میں سوئی ڈال کر پھر اسے اپنی طرف اٹھا لے۔ یہ اس لئے کہ میں سخی ہوں پانے والا ہوں اور بزرگی والا ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں میرا عطا کرنا بھی (محض) کہنا ہے (حکم دینا) اور میرا عذاب بھی ایک کلام (حکم) ہی ہے میرا حکم کسی چیز کے لئے یہ ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے یہ حدیث حسن ہے بعض راویوں نے اسے بواسطہ شہر بن حوشب و معدی کرب ابوذر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۳۸۷۔ حدثنا عبید بن اسباط بن محمد القرشی نا ابی نا الاعمش عن عبد اللہ بن عبد اللہ عن سعد مولیٰ طلحة عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث حدیثا لو لم اسمعہ الا مرة او مرتین حتی عد سبع مرات ولکنی سمعتہ اکثر من ذلک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کان الکفل من بنی اسرائیل لا یتورع من ذنب عملہ فاتتہ امرأة فاعطاھا ستین دینارا علی ان یطأھا فلما قعد منھا مقعد الرجل من امرأتہ ارعدت وبکت فقال ما یبکیک اکرھتک قالت لا ولکنہ عمل ما عملتہ قط وما حملنی علیہ الا الحاجة فقال تفعلین انت ھذا وما فعلتہ اذھبی فھی لک وقال لا واللہ لا اعصی اللہ بعدھا ابدا فمات من لیلتہ فاصبح مکتوب علی بابہ ان اللہ قد غفر للکفل ھذا حدیث حسن وقد رواہ شیبان وغیر واحد عن الاعمش ونحوہ رواہ بعضھم عن الاعمش ولم یرفعہ وروی ابو بکر بن عیاش ھذا الحدیث عن الاعمش فاخطأ فیہ وقال عن عبد اللہ بن عبد اللہ عن سعید بن جبیر عن ابن عمر وھو غیر محفوظ وعبد اللہ بن عبد اللہ الرازی ھو کوفی وکانت جدتہ سریة لعلی بن ابی طالب وقد روی عن عبد اللہ بن عبد اللہ الرازی عبیدة الضبی والحجاج بن ارطاة وغیر واحد۔

۳۸۸۔ حدثنا ھناد نا ابو معاویة عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن الحارث بن سوید ثنا عبد اللہ بحدیثین احدھما عن نفسہ والآخر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عبد اللہ ان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ایک حدیث بیان فرمائی میں نے ایک دو مرتبہ نہیں سات مرتبہ نہیں بلکہ بار ہا سنا آپ نے فرمایا بنی اسرائیل سے کفل نامی ایک شخص کسی گناہ کے ارتکاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ ایک دن ایک عورت اس کے پاس آئی تو اس نے اسے ساٹھ دینار دیئے تاکہ اس سے ہمبستر ہو جب وہ اس سے جماع کرنے کے لئے وہاں بیٹھا جہاں ایک مرد اپنی بیوی سے جماع کے لئے بیٹھتا ہے۔ تو وہ عورت کانپنے لگی اور رو پڑی کفل نے پوچھا تو کیوں روتی ہے کیا میں تجھ سے زبردستی کر رہا ہوں؟ اس نے کہا نہیں بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جو اس سے پہلے میں نے نہیں کیا لیکن ضرورت نے مجھے مجبور کیا۔ کفل نے کہا تو ضرورت کے تحت ایسا کر رہی ہے حالانکہ تو نے یہ کام نہیں کیا جا یہ اشرفیاں لے جا میں نے تجھے دے دیں۔ اور پھر کفل نے کہا اللہ کی قسم! میں اس کے بعد کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا اسی رات اس کا انتقال ہو گیا صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے کفل کو بخش دیا" یہ حدیث حسن ہے شیبان اور کئی دوسرے راویوں نے اسے اعمش سے مرفوعاً روایت کیا ہے بعض نے اعمش سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ ابو بکر بن عیاش نے اس حدیث کو اعمش سے روایت کرتے ہوئے غلطی کی اور کہا عبد اللہ بن عبد اللہ سے بواسطہ سعید بن جبیر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور یہ غیر محفوظ ہے۔ عبد اللہ بن عبد اللہ رازی کوفی ہیں اور اس کی دادی حضرت علی بن ابی طالبؓ کی لونڈی تھیں عبد اللہ بن عبد اللہ رازی سے عبیدہ الضبی حجاج بن ارطاة اور کئی دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

حارث بن سوید کہتے ہیں ہم سے حضرت عبد اللہ نے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں مومن اپنے گناہ کو ایسے دیکھتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور اسے

المؤمن يرى ذنوبه كأنه في أصل جبل يخاف أن يقع عليه وإن الفاجر يرى ذنوبه كذباب وقع على أنفه قال به هكذا فطار قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله أفرح بتوبة أحدكم من رجل بأرض فلاة دوية مهلكة معه راحلته عليها زاده وطعامه وشرابه وما يصلحه فأضلها فخرج في طلبها حتى إذا أدركه الموت قال أرجع إلى مكاني الذي أضللتها فيه فأموت فيه فرجع إلى مكانه فغلبته عينه فاستيقظ فإذا راحلته عند رأسه عليها طعامه وشرابه وما يصلحه. قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفيه عن أبي هريرة والنعمان بن بشير وأنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم

---

٣٨٩ ۔ حدثنا أحمد بن منيع نا زيد بن حباب نا علي بن مسعدة الباهلي نا قتادة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل ابن آدم خطاء وخير الخطائين التوابون هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث علي بن مسعدة عن قتادة۔

باب ١٥٤

٣٩٠ ۔ حدثنا سويد نا عبد الله بن المبارك عن معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليصمت هذا حديث صحيح وفي الباب عن عائشة وأنس وأبي شريح الكعبي وهو العدوي واسمه خويلد بن عمرو۔

ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اس پر گر پڑیگا اور بدکار اپنے گناہ کو ایسے دیکھتا ہے جیسے ناک پر مکھی بیٹھی ہوئی ہو ہاتھ ہلایا اور اڑ گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک خطرناک چٹیل میدان میں ہو اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کا سامان کھانا پانی اور ضرورت کی اشیاء رکھی ہوں پس وہ گم ہو جائے اور وہ شخص اس کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ اسے موت آنے لگے تو کہے میں اسی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سے میری سواری گم ہوئی تاکہ وہاں ہی مروں جب وہ اپنے مقام پر لوٹ کر آئے تو اس پر نیند طاری ہو جائے جاگنے پر اسکی سواری اس کے سرہانے کھڑی ہو اور کھانے پینے کا سارا سامان موجود ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابوہریرہ، نعمان بن بشیر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی مرفوع روایات منقول ہیں ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص خطا کار ہے اور بہتر خطا کار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں، یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے بواسطہ علی بن مسعدہ باہلی، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے جانتے ہیں ۔

مہمان نوازی اور اچھی گفتگو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے مہمان کی عزت کرنی چاہیئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث صحیح ہے ۔ اس باب میں حضرت عائشہ، انس، شریح کعبی عدوی (ان کا نام خویلد بن عمر ہے) سے بھی روایات منقول ہیں ۔

۳۹۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ اس حدیث کو ہم صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ۱۵۸

افضل مسلمان۔

۳۹۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسٰى۔

حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا مسلمان افضل ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھوں سے مسلمان محفوظ رہیں۔ یہ حدیث ابوموسیٰ کی روایت سے غریب ہے۔

---

۳۹۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ قَالَ أَحْمَدُ قَالُوا مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَرُوِيَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّهُ أَدْرَكَ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو گناہ پر عیب لگایا تو وہ مرنے سے پہلے خود اس عمل کو کرے گا۔ امام احمد فرماتے ہیں یعنی وہ گناہ جس سے توبہ کرلی ہو۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے، خالد بن معدان نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ خالد بن معدان سے منقول ہے کہ انہوں نے ستر صحابہ کرامؓ سے ملاقات کی۔

باب ۱۵۹

دوسرے کی مصیبت ظاہر کرنے کی سزا۔

۳۹۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا أُمَيَّةُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائیؓ کی مصیبت کو ظاہر نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تجھے مبتلا کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ مکحول کو حضرت واثلہ بن اسقع، انس بن مالک اور ابو ہند داری رضی اللہ عنہم سے سماع حاصل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ

فيرحمه الله ويبتليك هذا حديث حسن غريب ومكحول قد سمع من واثلة بن الأسقع وأنس بن مالك وأبي هند الداري ويقال إنه لم يسمع من أحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم إلا من هؤلاء الثلثة ومكحول الشامي يكنى أبا عبد الله وكان عبدا فأعتق ومكحول الأزدي بصري سمع من عبد الله بن عمرو ويروي عنه عمارة ابن زاذان.

انہوں نے ان تینوں (مذکورہ بالا) کے علاوہ کسی دوسرے صحابی سے نہیں سنا۔ مکحول شامی کی کنیت ابوعبداللہ ہے یہ آزاد کردہ غلام ہیں۔ مکحول ازدی بصری ہیں انہیں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل ہے۔ عمارہ بن زاذان سے روایت کی ہے۔

٣٩٥- حدثنا علي بن حجر نا إسماعيل بن عياش عن تميم عن عطية قال كثيرا ما كنت أسمع مكحولا يسأل فيقول: ندانم.

حضرت عطیہ کہتے ہیں میں اکثر سنا کرتا تھا مکحول سے کوئی بات پوچھی جاتی تو کہتے میں نہیں جانتا!

باب ١٦٠

پردہ پوشی۔

٣٩٦- حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن علي بن الأقمر عن أبي حذيفة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أحب أني حكيت أحدا وأن لي كذا وكذا هذا حديث حسن صحيح

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ کسی کا عیب بیان کروں اگرچہ اس کے بدلے یہ یہ ملے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٩٧- حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد وعبد الرحمن قالا نا سفيان عن علي بن الأقمر عن أبي حذيفة وكان من أصحاب عبد الله بن مسعود عن عائشة قالت حكيت للنبي صلى الله عليه وسلم رجلا فقال ما يسرني أني حكيت رجلا وأن لي كذا وكذا قالت فقلت يا رسول الله إن صفية امرأة وقالت بيدها هكذا كأنها تعني قصيرة فقال لقد مزجت بكلمة لو مزج بها ماء البحر لمزج.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں کسی کا عیب بیان کروں اگرچہ مجھے اس کے بدلے میں یہ یہ فائدہ حاصل ہو ام المومنینؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! صفیہ ایسی عورت ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا یعنی چھوٹے قد کی ہے آپ نے فرمایا تو نے ایسی بات ملادی کہ اگر سمندر کا پانی بھی اس سے مل جائے تو بدل جائے۔

باب ١٦١

مسلمانوں میں رہنا۔

٣٩٨- حدثنا أبو موسى محمد بن المثنى نا ابن أبي عدي عن شعبة عن سليمان الأعمش

ایک بوڑھے صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مسلمان جو

عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ كَانَ شُعْبَةُ يَرَى أَنَّهُ ابْنُ عُمَرَ۔

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ هُوَ مِنْ وَلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَسُوءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسُوءُ ذَاتِ الْبَيْنِ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَوْلُهُ الْحَالِقَةُ أَنَّهَا تَحْلِقُ الدِّينَ۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوا بَلَى قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ۔

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ مَوْلَى الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ حَدَّثَهُ أَنَّ

دوسرے مسلمانوں سے مل جل کر رہتا ہے اور ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے اس مسلمان سے بہتر ہے جو الگ تھلگ رہتا ہے اور ان کی تکالیف و مصائب پر صبر نہیں کرتا۔ ابن عدی فرماتے ہیں شعبہ کے خیال میں اس حدیث کے راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس کی عداوت سے بچو کیونکہ یہ ہی مونڈنے والی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے صحیح غریب ہے اور "سوء ذات البین" کا مطلب بغض عداوت ہے اور "حالقہ" کے معنی "دین کو مونڈنے والی" کے ہیں۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں، روزے، نماز اور زکوٰۃ سے بہتر چیز نہ بتاؤں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! (بتایئے) آپ نے فرمایا "باہمی تعلقات کو خوشگوار رکھنا" کیونکہ آپس کے تعلقات کا بگاڑ مونڈنے والا ہے یہ حدیث صحیح ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپ نے فرمایا یہ مونڈنے والا ہے میں نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈنے والا ہے بلکہ دین کو مونڈتا ہے۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں کی بیماری حسد اور بغض تمہیں لگ گئی اور یہ بیماری مونڈ والی ہے میں نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈتی ہے بلکہ دین

النبي صلى الله عليه وسلم قال دب إليكم داء الأمم قبلكم الحسد والبغضاء هي الحالقة لا أقول تحلق الشعر ولكن تحلق الدين والذي نفسي بيده لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا فلا أنبئكم بما يثبت ذلك لكم أفشوا السلام بينكم۔

باب ١٦٢

٤٠٢۔ حدثنا علي بن حجر نا إسمعيل بن إبراهيم عن عيينة بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ذنب أجدر أن يعجل الله لصاحبه العقوبة في الدنيا مع ما يدخر له في الآخرة من البغي وقطيعة الرحم هذا حديث صحيح۔

٤٠٣۔ حدثنا سويد نا عبد الله عن المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن جده عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خصلتان من كانتا فيه كتبه الله شاكرا صابرا ومن لم تكونا فيه لم يكتبه الله شاكرا ولا صابرا من نظر في دينه إلى من هو فوقه فاقتدى به ومن نظر في دنياه إلى من هو دونه فحمد الله على ما فضله به عليه كتبه الله شاكرا صابرا ومن نظر في دينه إلى من هو دونه ونظر في دنياه إلى من هو فوقه فأسف على ما فاته منه لم يكتبه الله شاكرا ولا صابرا۔

٤٠٤۔ حدثنا موسى بن حزام نا علي بن إسحاق نا عبد الله نا المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هذا حديث غريب لم يذكر

کو مونڈتی ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک باہمی محبت نہ رکھو کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اسے قائم رکھنے والا کونسا عمل ہے؟ آپس میں سلام (کرنا) عام کرو۔

بغاوت اور قطع رحم کی مذمت

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغاوت اور باہمی کشیدہ کرنے سے بڑھ کر کوئی عمل اس بات کے زیادہ لائق نہیں کہ اس کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی سزا دے اور آخرت کے لئے بھی (اس کی سزا) اٹھا رکھے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں اللہ تعالیٰ اسے شاکر و صابر لکھتا ہے اور جس میں یہ دونوں خصلتیں نہ ہوں اسے اللہ تعالیٰ صابر و شاکر نہیں لکھے گا اور وہ دو خصلتیں یہ ہیں (۱) جو شخص دینی معاملات میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اسکی پیروی کرے اور دنیاوی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کرے کہ اسے اس پر فضیلت دی اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو صابر و شاکر لکھتا ہے۔ اور جو آدمی دینی امور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف اور دنیاوی امور میں اپنے سے اوپر والے کی طرف دیکھے اور اس پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملا، اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر نہیں لکھتا۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے سوید نے اپنی حدیث میں والد کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

سُوَيْدًا عَنْ أَبِيهِ فِي حَدِيثِهِ.

۴۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

باب ۱۶۳

۴۰۶ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ح وَثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ نَا سَيَّارٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيْدِيِّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا أَبَا بَكْرٍ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَكَذٰلِكَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى الْحَالِ الَّتِي تَقُومُونَ بِهَا مِنْ عِنْدِي لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي مَجَالِسِكُمْ وَعَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً قَالَ أَبُو عِيسٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھو اور اپنے سے اوپر والے کی طرف نہ دیکھو یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے اوپر حقیر نہ سمجھو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

آخرت کا خوف۔

حضرت حنظلہ اسدی رضی اللہ عنہ (کاتبین رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے) فرماتے ہیں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے روتے ہوئے گزرا انہوں نے فرمایا اے حنظلہ! تمہیں کیا ہوا؟ حضرت حنظلہ نے جواب دیا اے ابوبکر! حنظلہ منافق ہوگیا ہم نبی کریم صلی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں ہوتے ہیں اور آپ ہم سے دوزخ اور جنت کا ذکر فرماتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا کہ ہم انکو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں پھر جب ہم گھر لوٹتے ہیں تو اپنی بیویوں اور کھیتی باڑی میں مصروف ہوکر اکثر باتیں بھول جاتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میرا بھی یہی حال ہے۔ میرے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو پس ہم چلے گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا اے حنظلہ! تجھے کیا ہوا؟ عرض کیا یا رسول اللہ! حنظلہ منافق ہوگیا" یا رسول اللہ! جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ (وعظ و نصیحت میں) جنت اور دوزخ کا ذکر فرماتے ہیں ایسا معلوم ہوتا کہ ان دونوں کو ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور جب ہم واپس لوٹتے ہیں تو بیویوں اور مال و اسباب میں مصروفیت کی وجہ سے بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ نبی کریم نے فرمایا اگر تم اسی حال پر باقی رہو جس حال میں میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہاری مجلسوں بستروں اور راستوں میں تم سے ہاتھ ملائیں لیکن اسے حنظلہ! وقت وقت کی بات ہے۔

۳۰۷۔ حدثنا سويد نا عبد الله عن شعبة عن قتادة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه هذا حديث صحيح۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔" یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۰۸۔ حدثنا أحمد بن محمد بن موسى نا عبد الله بن المبارك نا ليث بن سعد وابن لهيعة عن قيس بن الحجاج قال وثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا أبو الوليد نا ليث بن سعد حدثني قيس بن الحجاج المعنى واحد عن حنش الصنعاني عن ابن عباس قال كنت خلف النبي صلى الله عليه وسلم يوما فقال يا غلام إني أعلمك كلمات احفظ الله يحفظك احفظ الله تجده تجاهك إذا سألت فاسأل الله وإذا استعنت فاستعن بالله واعلم أن الأمة لو اجتمعت على أن ينفعوك بشيء لم ينفعوك إلا بشيء قد كتبه الله لك وإن اجتمعوا على أن يضروك بشيء لم يضروك إلا بشيء قد كتبه الله عليك رفعت الأقلام وجفت الصحف هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک دن میں (سواری پر) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا "اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ وہ تجھے محفوظ رکھے گا اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو اسے اپنے سامنے پائے گا جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور مدد چاہے تو اسی سے طلب کر اور جان لے کہ اگر تمام امت تجھے کچھ نفع دینے کے لئے جمع ہو جائے تو صرف اتنا ہی نفع پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا اور اگر سب لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو ہرگز نقصان نہیں دے سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا۔ قلم اٹھا دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۹۔ حدثنا أبو حفص عمرو بن علي نا يحيى بن سعيد القطان نا المغيرة بن أبي قرة السدوسي قال سمعت أنس بن مالك يقول قال رجل يا رسول الله أعقلها وأتوكل أو أطلقها وأتوكل قال اعقلها وتوكل قال عمرو بن علي قال يحيى وهذا عندي حديث منكر قال أبو عيسى وهذا حديث غريب من حديث أنس لا نعرفه إلا من هذا الوجه وقد روي عن عمرو بن أمية الضمري عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اونٹ باندھوں اور توکل کروں یا کھول کر توکل کروں؟ آپ نے فرمایا باندھ کر توکل کرو۔ عمرو بن علی کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے فرمایا میرے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عمرو بن امیہ ضمری سے بھی اس کے ہم معنی مرفوع حدیث مروی ہے۔

۴۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدٍ نَحْوَهُ۔

ابو حوراء سعدی فرماتے ہیں میں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا بات یاد رکھی انہوں نے فرمایا میں نے آپ کا یہ ارشاد پاک یاد رکھا شک و شبہ والی چیز چھوڑ کر بے شبہ چیز کو اختیار کرو بے شک سچ سکون ہے اور جھوٹ شک و شبہ ہے۔ اس حدیث میں قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے ابو حوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے۔ بواسطہ محمد بن بشار محمد بن جعفر اور شعبہ، برید سے اس کے مثل حدیث منقول ہے۔

۴۱۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو قُتَيْبَةَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ آخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلُ بِالرِّعَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بارگاہ رسالت میں ایک شخص کی عبادت اور مشقت کا ذکر کیا گیا اور ایک دوسرے آدمی کی پرہیزگاری کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا "کوئی چیز پرہیزگاری کے برابر نہیں" اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَبُو زُرْعَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا قَبِيصَةُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مِقْلَاصٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيرٌ قَالَ فَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پاکیزہ کھائے اور سنت کے مطابق عمل کرے اور لوگ اس کی شرارت سے محفوظ رہیں وہ جنت میں داخل ہوا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بات آج کل لوگوں میں بہت پائی جاتی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں بھی یہ بات ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق یعنی حدیث اسرائیل سے جانتے ہیں۔

۲۱۳۔ حدثنا عباس بن محمد نا یحیی بن ابی بکیر عن اسرائیل عن ھلال بن مقلاص نحو حدیث قبیصۃ عن اسرائیل۔

عباس بن محمد نے بواسطہ یحیی بن ابی بکیر اور اسرائیل ہلال بن مقلاص سے قبیصہ کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی جو انہوں نے اسرائیل سے نقل کی ہے۔

۲۱۴۔ حدثنا عباس الدوری نا عبد اللہ بن یزید نا سعید بن ابی ایوب عن ابی مرحوم عبد الرحیم بن میمون عن سھل بن معاذ الجھنی عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطی للہ ومنع للہ واحب للہ وابغض للہ وانکح للہ فقد استکمل ایمانہ ھذا حدیث منکر۔

حضرت سہل بن معاذ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے دیا۔ اللہ کے لئے روکا اللہ تعالیٰ ہی کے لئے محبت کی اور اسی کے لئے (کسی سے) دشمنی کی اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔ یہ حدیث منکر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب صفۃ الجنۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صفتِ جنت کے ابواب

باب ۲۳ ما جاء فی صفۃ شجر الجنۃ

جنت کے درختوں کی کیفیت

۲۱۵۔ حدثنا عباس بن محمد الدوری نا عبید اللہ بن موسی عن شیبان عن فراس عن عطیۃ عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ عام لا یقطعھا قال وذلک الظل الممدود۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال چلتا رہے گا لیکن وہ ختم نہ ہو گا۔ "ظل ممدود" پھیلے ہوئے سائے سے یہی مراد ہے۔

۲۱۶۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید نا اللیث بن سعد عن سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلھا مائۃ عام وفی الباب عن ابی سعید ھذا حدیث صحیح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چلتا رہے گا۔ اس باب میں حضرت انس اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایات منقول ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۱۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا زِيَادُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ الْفُرَاتِ الْقَزَّازُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے ہر درخت کا تنا سونے کا ہے ۔ یہ حدیث غریب حسن ہے ۔

بَابُ ۱۶۵ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا

۴۱۸ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ زِيَادٍ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا وَزَهِدْنَا وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الْآخِرَةِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَآنَسْنَا أَهَالِيَنَا وَشَمَمْنَا أَوْلَادَنَا أَنْكَرْنَا أَنْفُسَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى حَالِكُمْ ذٰلِكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللّٰهُ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ كَيْ يُذْنِبُوا فَيَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلٰثٌ لَا يُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَيُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ بِإِسْنَادٍ آخَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۔

جنت اور اس کی نعمتیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں ہم زہد و تقوی اختیار کرتے ہیں اور ہم آخرت والوں سے ہوتے ہیں اور جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور گھر والوں سے مانوس ہوتے اور اولاد سے ملتے جلتے ہیں تو ہمارے دل بدل جاتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسی حالت میں رہو جس طرح میرے پاس سے جاتے ہو تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری ملاقات کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ضرور ایک نئی مخلوق لے آئیگا تاکہ وہ گناہ کریں پھر اللہ تعالیٰ انہیں بخشدے حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی؟ آپ نے فرمایا پانی سے میں نے پوچھا جنت کس چیز سے بنی ہے؟ آپ نے فرمایا ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک سونے کی ۔ اسکا گارا نہایت خوشبودار مشک ہے اسکے کنکر موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے جو اسمیں داخل ہوگا نعمتوں میں رہیگا کبھی مایوس نہ ہوگا ہمیشہ رہیگا اسے موت نہیں آئے گی نہ ان کے کپڑے پرانے ہونگے اور نہ ہی انکی جوانی ختم ہوگی پھر فرمایا تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی عادل بادشاہ، روزہ دار جب افطار کرتا ہے اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اسے بادلوں پر اٹھاتا ہے اور اسکے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تیری مدد کرونگا اگرچہ کچھ وقت لگے اس حدیث کی سند قوی نہیں اور نہ ہی میرے نزدیک متصل ہے دوسری سند سے بھی یہ حدیث ابوہریرہؓ سے مروی ہے ۔

بَابُ ١٧٦ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

٤١٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ فِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ هٰذَا مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَهُوَ كُوْفِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ الْقُرَشِيُّ مَدِيْنِيٌّ وَهُوَ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا۔

٤٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْآخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اِسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيْبٍ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوْسٰى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يُعْرَفُ اِسْمُهُ وَأَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ۔

جنت کے بالاخانے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا اندر باہر سے اور باہر اندر سے نظر آتا ہے" ایک اعرابی نے اٹھ کر عرض کیا اے اللہ کے نبی! یہ کس کے لئے ہیں؟ آپ نے فرمایا "یہ اس کے لئے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی، کھانا کھلایا، ہمیشہ روزہ رکھا اور رات کے وقت جب کہ لوگ سوتے ہوئے ہوں اللہ کے لئے نماز پڑھی - یہ حدیث غریب ہے بعض محدثین نے عبدالرحمٰن بن اسحٰق مذکور کے حفظ میں کلام کیا ہے یہ کوفی ہیں عبدالرحمٰن بن اسحٰق قریشی مدینی ہیں اور وہ ان سے اثبت ہیں -

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں دو باغ ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے چاندی کے ہیں، دو باغ ایسے ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کے ہیں جنت عدن میں لوگوں اور ان کے رب کے دیدار کے درمیان صرف کبریائی کے چادر حائل ہوگی جو اس کے چہرے پر ہے اسی سند کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جنت میں موتی کا خیمہ ہے جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے اس کے ایک کونے والے دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھ سکیں گے (اور) ان کے پاس ایمان والے آتے جاتے رہیں گے - یہ حدیث صحیح ہے ابوعمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے ابوبکر بن ابی موسیٰ کے بارے میں حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں انکا نام مشہور نہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس ہے -

73

بَابُ ۱۹۷ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

۲۲۱ - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

۲۲۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الزَّكٰوةَ أَمْ لَا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ إِنْ هَاجَرَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ مَكَثَ بِأَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ أَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُوْنَ فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ هٰكَذَا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَهٰذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَطَاءٌ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَمُعَاذٌ قَدِيْمُ الْمَوْتِ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ

۲۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

جنت کے درجات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ وسلم نے فرمایا جنت کے سَو درجے ہیں ہر درجے کے درمیان ایک سو سال کی مسافت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رمضان کا روزہ رکھے، نماز ادا کرے، بیت اللہ شریف کا حج کرے (راوی کہتے ہیں) میں نہیں جانتا زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں، تو اللہ (کے ذمہ کرم) پر واجب ہے کہ بخش دے چاہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرے یا اپنے پیدائشی مقام پر ٹھہرا رہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا میں (یہ بات) لوگوں کو بتا دوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو انہیں لوگوں کو عمل کرنے دو۔ بہشت میں سَو درجے ہیں اور ہر دو کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ فردوس سب سے اوپر والا جنت ہے اس سے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اس سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت فردوس کا سوال کرو۔ اسی طرح یہ حدیث بواسطہ ہشام بن سعد، زید بن اسلم اور عطا بن یسار حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور میرے نزدیک یہ حدیث ہمام کی روایت سے اصح ہے جو انہوں نے بواسطہ زید بن اسلم اور عطا بن یسار حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کی۔ عطا نے حضرت معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ حضرت معاذ کا انتقال خلافت فاروقی میں ہو چکا تھا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ نَحْوَهُ ۔

۴۲۴ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِينَ اجْتَمَعُوا فِي إِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ۔

بَابُ ۱۶۸ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۲۵ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ نَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرَى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِينَ حُلَّةً حَتَّى يُرَى مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ فَأَمَّا الْيَاقُوتُ فَإِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ أَدْخَلْتَ فِيهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ لَأُرِيتَهُ مِنْ وَرَائِهِ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔

۴۲۶ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا

جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔ جنت فردوس سب سے اوپر والا درجہ ہے۔ اس سے جنت کی چار نہریں پھوٹتی ہیں اس سے اوپر عرش ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت فردوس ہی مانگا کرو۔ احمد بن منیع نے بواسطہ یزید بن ہارون اور ہمام، زید بن اسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں اگر کسی درجہ میں تمام جہان جمع ہو جائے تو سما جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

جنت کی عورتیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی عورتوں کی پنڈلیوں کی سفیدی ستر جوڑوں کے نیچے سے نظر آئے گی یہاں تک کہ پنڈلیوں کا گودا بھی نظر آئے گا۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ یاقوت ایک ایسا پتھر ہے کہ اگر اس میں دھاگہ ڈال کر باہر سے دیکھنا چاہو تو دیکھ سکتے ہو۔ ہم سے ہناد نے بواسطہ عبیدہ بن حمید، عطاء بن سائب اور عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

ہناد نے بواسطہ ابو الاحوص، عطاء بن سائب اور عمرو بن میمون، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث

أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدَةَ بْنِ حُمَيْدٍ وَهٰكَذَا رَوَى جَرِيرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ۔

٤٢٧۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

٤٢٨۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالثَّانِيَةُ عَلَى لَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَبْدُو مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ١٢٩ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ جِمَاعِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

٤٢٩۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَوَيُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطَى قُوَّةَ مِائَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ۔

بیان کی اور یہ عبیدہ بن حمید کی حدیث سے اصح ہے۔ اسی طرح جریر وغیرہ نے عطاء بن سائب سے غیر مرفوع حدیث بیان کی۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے والی پہلی جماعت چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتی ہوگی۔ دوسرا گروہ آسمان کے نہایت روشن ستارے کی مانند ہوگا۔ ان میں سے ہر مرد کے لئے دو بیویاں ہونگی اور ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے جن کے باہر سے پنڈلیوں کا مغز نظر آئے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ، چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔ دوسرا گروہ آسمان کے نہایت روشن ستارے کے رنگ پر ہوگا۔ ہر مرد کے لئے دو بیویاں ہوں گی اور ہر عورت پر ستر جوڑے ہونگے جن میں سے اس کی پنڈلی کا مغز نظر آتا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اہل جنت کا جماع کیسا ہوگا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن کو جنت میں جماع کی اتنی اتنی طاقت دی جائے گی" عرض کیا گیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟" آپ نے فرمایا اسے سو مردوں کی طاقت دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے اور ہم اسے بواسطہ قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صرف عمران قطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ انا ابْنُ الْمُبَارَكِ انا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ آنِيَتُهُمْ فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ انا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِيَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

جنتیوں کی صفت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سب سے پہلے جانے والا گروہ چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوگا نہ وہ تھوکیں گے نہ انہیں رینٹھ آئے گی اور نہ ہی وہ پاخانہ پھریں گے جنت میں ان کے برتن چاندی کے ہوں گے اور کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہونگی ان کے گرد انوں میں اگر بتیاں سلگتی ہونگی اور انکا پسینہ خالص مشک ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہونگی جنکی خوبصورتی کی وجہ سے پنڈلیوں کا مغز گوشت کے باہر سے نظر آتا ہوگا۔ نہ انکا آپس میں جھگڑا ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں عداوت ہوگی۔ وہ ایک دل ہونگے صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کریں گے یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جنت کی ناخن بھر چیز بھی دنیا میں ظاہر ہو جائے تو پوری دنیا جگمگا اُٹھے اور اگر کوئی جنتی زمین کی طرف جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو سورج کی روشنی اس طرح ماند پڑ جائے جس طرح سورج کے سامنے ستاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اس سند کے ساتھ صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عمر بن سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے اسے مرفوعاً بیان کیا۔

اہل جنت کا لباس

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کے

عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

٤٣٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيرَةَ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ هٰذَا الْحَدِيثِ مَعْنَاهُ أَنَّ الْفُرُشَ فِي الدَّرَجَاتِ وَبَيْنَ الدَّرَجَاتِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

بَابُ ٢٢ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِمَارِ الْجَنَّةِ

٤٣٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ أَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ يَحْيَى فِيهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

بَابُ ٢٣ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَيْرِ الْجَنَّةِ

٤٣٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ

بدن اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے، ان کی آنکھیں سرمگین ہوں گی، ان کی جوانی فنا نہ ہوگی اور ان کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول "وفرش مرفوعۃ" کے بارے میں فرمایا ان کی بلندی اتنی ہے جتنی مسافت زمین و آسمان کے درمیان ہے اور وہ پانچ سو سال کا راستہ ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا کہ درجات (جنت کے فرش) کا فاصلہ اور دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ زمین و آسمان کے درمیان جتنا ہے۔

جنت کے پھل

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، سوار اس کی شاخوں کے سائے میں سو سال چل سکتا ہے یا (فرمایا) اس کے سائے میں سو، سوار آرام کر سکتے ہیں۔ (یحییٰ کو شک ہے) اس میں سونے کے گھونسلے ہیں اور اس کے پھل مٹکوں جتنے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

جنت کے پرندے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوثر کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد

نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ اللهُ يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ إِنَّ هٰذِهِ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنَّ اللهَ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ إِنْ يُدْخِلْكَ اللهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْمَسْعُودِيِّ۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَحْمَسِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي سَوْرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ

سے زیادہ میٹھی ہے ۔ اس میں پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں جیسی ہیں ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ جانور بڑے خوش بخت ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکے کھانے والے ان سے بھی زیادہ خوش نصیب ہیں ۔ یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم ، ابن شہاب زہری کے بھتیجے ہیں ۔

جنت کے گھوڑے

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا جنت میں (بھی) گھوڑے ہوں گے آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا تو تم اس میں سرخ یاقوت کے جس گھوڑے پر سوار ہونا چاہو گے وہ تمہیں لے کر جنت میں (جہاں چاہو گے) اڑا کر لے جائے گا راوی کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے ؟ آپ نے اسے وہ جواب نہ دیا جو پہلے کو دیا تھا بلکہ فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت لے جائے تو جو کچھ تمہارا جی چاہے گا اور جس سے تمہاری آنکھیں محظوظ ہوں گی تمہیں وہی کچھ ملے گا ۔

سوید نے بواسطہ عبد اللہ بن مبارک ، سفیان اور علقمہ بن مرثد ، عبد الرحمٰن بن سابط سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی اور یہ ، مسعودی کی روایت سے اصح ہے ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے گھوڑوں سے محبت ہے کیا جنت میں گھوڑے ہونگے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو جنت میں داخل کیا گیا تو تیرے پاس یاقوت کا ایک گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے تو اس پر سوار ہو گا پھر جہاں تو

فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي أَيُّوْبَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُوْ سَوْرَةَ هُوَ ابْنُ أَخِي أَبِي أَيُّوْبَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ جِدًّا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ أَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا۔

بَابُ ۱۲۵ مَا جَاءَ فِي سِنِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُوْ دَاؤُدَ نَا عِمْرَانُ أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِيْنَ سَنَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَبَعْضُ أَصْحَابِ قَتَادَةَ رَوَوْا هٰذَا عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يُسْنِدُوْهُ۔

بَابُ ۱۲۶ مَا جَاءَ فِي كَمْ صَفُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الطَّحَّانُ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بُرَيْدَةَ

چاہے گا تجھے اڑا کرلے جائے گا۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں اور ہم اسے حضرت ابوایوب کی روایت سے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ابوسورہ، ابوایوب کے بھتیجے ہیں جو حدیث میں ضعیف سمجھے گئے ہیں، یحییٰ بن معین نے انہیں بہت ہی کمزور قرار دیا ہے، میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ ابوسورہ حدیث کا منکر ہے، ابوایوب سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے جن کا کوئی متابع نہیں۔

جنتیوں کی عمریں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی اس حالت میں جنت میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے سرمہ لگا ہوا تیس یا تینتیس سال کی عمر کے ہوں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض اصحاب قتادہ نے اسے حضرت قتادہ سے مرسل روایت کیا ہے مسند نہیں روایت کیا۔

اہل جنت کی صفیں

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسّی صفیں اس امت کی اور چالیس صفیں باقی تمام امتوں کی ہوں گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث بواسطہ علقمہ بن مرثد اور سلیمان بن بریدہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے۔ بعض محدثین نے اسے متصل بیان کیا یعنی سلیمان بن بریدہ اپنے والد بریدہ سے روایت کرتے ہیں ابن سنان کے واسطے سے محارب بن دثار کی حدیث حسن ہے۔ ابوسنان کا نام ضرار بن مرہ ہے

عَنْ اَبِیْهِ وَحَدِیْثُ اَبِیْ سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ حَسَنٌ اَبُوْسِنَانٍ اِسْمُهٗ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ وَ اَبُوْسِنَانٍ الشَّیْبَانِیُّ اِسْمُهٗ سَعِیْدُ بْنُ سِنَانٍ وَهُوَ بَصْرِیٌّ وَاَبُوْسِنَانٍ الشَّامِیُّ اِسْمُهٗ عِیْسَی بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْقَسْمَلِیُّ۔

ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور بصری ہیں۔ ابوسنان شامی کا نام عیسٰے بن سنان ہے اور وہ قسملی ہیں۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَبُوْدَاؤُدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَیْمُوْنٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّةٍ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِیْنَ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَتَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا یَدْخُلُهَا اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ مَا اَنْتُمْ فِی الشِّرْكِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَیْضَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْاَحْمَرِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تقریباً چالیس افراد ایک قبہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اہل جنت کا چوتھا حصہ ہونا پسند کرتے ہو۔ عرض کیا ہاں یارسول اللہ آپ نے فرمایا کیا تم جنتیوں کا تیسرا حصہ ہونا پسند کرتے ہو عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کیا تم اہل جنت کا نصف حصہ ہونا پسند کرتے ہو، جنت میں مسلمانوں کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا۔ تم شرک میں صرف اس قدر مبتلا ہو جس قدر سفید بال، سیاہ بیل کے چمڑے میں یا سیاہ بال سرخ بیل کے چمڑے میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صِفَةِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

جنت کے دروازے

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِیُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِیْسَی الْقَزَّازُ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِیْ الَّذِیْ یَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهٗ مَسِیْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَیُضْغَطُوْنَ عَلَیْهِ حَتّٰی تَكَادَ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَلَمْ یَعْرِفْهُ وَقَالَ لِخَالِدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ مَنَاكِیْرُ عَنْ سَالِمٍ

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے دروازے کی چوڑائی جس سے وہ جنت میں داخل ہونگے اس قدر ہے کہ تیز سوار اس مسافت کو تین دن میں طے کرے پھر بھی اس قدر بھیڑ ہوگی کہ مونڈھے بدن سے الگ ہونے کے قریب ہوجائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہیں معلوم نہ تھا انہوں نے فرمایا خالد بن ابی بکر سالم بن عبداللہ سے منکر روایتیں نقل

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.

بَابُ ١٧: مَا جَاءَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ

۲۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ مِنْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا

کرتا ہے۔

جنت کے بازار

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے ملاقات کی۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم دونوں کو جنت کے بازار میں اکٹھا کرے حضرت سعید بن مسیب نے پوچھا کیا اس میں بازار ہونگے؟ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا "ہاں" (ہونگے) مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جنتی جب بازاروں میں داخل ہونگے تو اپنے اعمال کی فضیلت کے مطابق اس میں اتریں گے پھر دنیا کی جمعہ کے دن کے برابر وقت میں آواز دی جائے گی تو یہ لوگ اپنے رب کی زیارت کریں گے ان کے لئے اس کا عرش ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ باغات جنت میں سے کسی ایک باغ میں تجلی فرمائے گا جنتیوں کے لئے منبر بچھائیں جائیں گے جو نور، موتی، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے ہونگے ان میں سے ادنیٰ مشک اور کافور کے ٹیلے پر بیٹھیں گے اور وہاں کوئی شخص ادنیٰ نہیں ہوگا۔ وہ کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو اپنے سے افضل نہیں سمجھیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہم رب کا دیدار کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں کیا تمہیں سورج اور چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کچھ شک ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کیا "نہیں" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح تم اپنے رب کے دیکھنے میں بھی شک وشبہ نہیں کروگے۔ اس مجلس کے ہر آدمی سے اللہ تعالیٰ بلا حجاب گفتگو فرمائے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک سے فرمائے گا اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب تو نے فلاں فلاں بات کہی تھی۔ پس وہ اسے اس کے بعض گناہ یاد دلائے گا وہ شخص عرض کریگا اے رب! کیا آپ نے مجھے بخش نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں کیوں نہیں اور میری بخشش ہی کی وجہ سے تو اس مقام پر پہنچا لوگ اسی

ومثل ريحه شيئا قط ويقول ربنا قوموا إلى ما أعددت لكم من الكرامة فخذوا ما اشتهيتم فنأتي سوقا قد حفت به الملائكة ما لم تنظر العيون إلى مثله ولم تسمع الآذان ولم يخطر على القلوب فيحمل إلينا ما اشتهينا ليس يباع فيها ولا يشترى وفي ذلك السوق يلقى أهل الجنة بعضهم بعضا قال فيقبل الرجل ذو المنزلة المرتفعة فيلقى من هو دونه وما فيهم دني فيروعه ما يرى عليه من اللباس فما ينقضي آخر حديثه حتى يتخيل عليه ما هو أحسن منه وذلك أنه لا ينبغي لأحد أن يحزن فيها ثم ننصرف إلى منازلنا فتتلقانا أزواجنا فيقلن مرحبا وأهلا لقد جئت وإن لك من الجمال أفضل مما فارقتنا عليه فنقول إنا جالسنا اليوم ربنا الجبار ويحقنا أن ننقلب بمثل ما انقلبنا هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

۴۴۴۔ حدثنا أحمد بن منيع وهناد قالا نا أبو معاوية نا عبد الرحمن بن إسحاق عن النعمان ابن سعد عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن في الجنة سوقا ما فيها شرى ولا بيع إلا الصور من الرجال والنساء فإذا اشتهى الرجل صورة دخل فيها هذا حديث حسن غريب

باب ۱۰۔ ما جاء في رؤية الرب تبارك وتعالى

۴۴۵۔ حدثنا هناد نا وكيع عن إسمعيل بن أبي خالد عن قيس ابن أبي حازم عن جرير بن عبد الله البجلي قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فنظر إلى القمر ليلة البدر

حالت میں ہونگے کہ ان پر ایک بادل چھا جائے گا اور ایسی خوشبو برسائی جائے گی جیسی اس سے پہلے انہوں نے کبھی بھی نہ دیکھی ہوگی۔ پھر ہمارا پروردگار فرمائے گا اس انعام و اکرام کی طرف اٹھو جو ہم نے تمہارے لئے تیار کر رکھا ہے اور اس سے جو تمہارا جی چاہے لے لو پھر ہم بازار میں آئیں گے جہاں فرشتے ہی فرشتے ہونگے ایسا بازار نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال گزرا ہوگا جو چیز ہم چاہیں گے ہماری طرف اٹھائی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہوگی اس بازار میں جنتی ایک دوسرے سے باہم ملاقات کریں گے نبی اکرم ؐ نے فرمایا بلند مرتبے والا آگے بڑھ کر ادنیٰ درجے والے سے ملیگا اور وہاں کوئی ادنیٰ درجے کا نہ ہوگا وہ اسکا لباس دیکھ کر پریشان ہو جائے گا ابھی انکی گفتگو ختم ہوگی کہ اپنے جسم پر اس سے بھی زیادہ خوبصورت لباس دیکھے گا اور یہ اس لئے کہ وہاں کسی کو رنج و غم نہ ہوگا پھر ہم اپنی اپنی منزل میں آئیں گے ہماری بیویاں ہم سے ملیں گی اور خوش آمدید کے ساتھ کہیں گی کیا وجہ ہے آپکا حسن اس سے کہیں زیادہ ہے کہ آپ جب رخصت ہوئے تھے ہم کہیں گے آج ہمیں اپنے رب کے دربار میں بیٹھنا نصیب ہوا پس ہم کو ایسا ہی ہونا چاہیے تھا یہ حدیث

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے جہاں خرید و فروخت نہ ہوگی وہاں مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہیں جب کوئی آدمی کسی صورت کی خواہش کرے گا تو اس میں داخل ہو جائے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا دیدار

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا تم اپنے رب کی بارگاہ میں پیش کئے جاؤ گے تو اسے اس طرح

فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهٗ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِىْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٍ قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَوْلِهٖ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اَنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوْا بَلٰى فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ اِنَّمَا اَسْنَدَهٗ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَرَفَعَهٗ وَرَوٰى سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَوْلَهٗ۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِىْ شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ ثُوَيْرٍ

دیکھو گے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اسے دیکھنے میں کوئی شک و شبہ نہ کرو گے پس اگر سورج کے طلوع و غروب سے پہلے کی نماز (عصر اور صبح) سے مغلوب ہو سکتے ہو تو انہیں پڑھا کرو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) اور سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کیا کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول "جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے بھلائی ہے" کے بارے میں فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک وعدہ ہے وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہرے روشن نہ کئے؟ اور ہمارے جہنم سے بچا کر جنت میں داخل نہ کیا؟ وہ (فرشتے) کہیں گے "ہاں کیوں نہیں" پھر پردہ ہٹا دیا جائے گا (اور اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی قسم! خدا نے ان کو اپنے دیدار سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں دی۔ حماد بن سلمہ نے اس حدیث کو مسند اور مرفوع بیان کیا اور سلیمان بن مغیرہ نے اسے ثابت بنانی کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے قول کے طور پر نقل کیا۔

حضرت ثویر فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا ادنیٰ درجے کا جنتی وہ ہے جو اپنے باغات، بیویوں، نعمتوں، خدام اور تختوں کو ہزار سال کی مسافت سے دیکھے گا۔ اور ان میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ پڑھی (ترجمہ) "اس دن بعض چہرے تر و تازہ ہوں گے (اور) اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے" متعدد طرق سے یہ حدیث بواسطہ اسرائیل، ثویر اور

عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبْجَرَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ ثَنَا جَابِرُ بْنُ نُوحٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَتُضَامُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهٰكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَحَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ وَهٰكَذَا رَوَاهُ سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ مِثْلُ هٰذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ أَيْضًا۔

باب ۱۸۰

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ

مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غیر مرفوع منقول ہے۔ ابوکریب نے بھی اسے بواسطہ محمد بن علاء، عبیداللہ اشجعی، سفیان، ثویر اور مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہم سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تم چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا بس بے شک وشبہ عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح چودھویں کے چاند کو دیکھتے ہو اور تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی شک وشبہ نہ ہو گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسی طرح یحییٰ بن عیسیٰ اور کئی دوسرے راویوں نے بواسطہ اعمش اور صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا عبداللہ بن ادریس بواسطہ اعمش اور ابوصالح حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ ابن ادریس کی روایت غیر محفوظ ہے اور بواسطہ ابوصالح، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی روایت اصح ہے، سہیل بن ابی صالح بھی بواسطہ ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں حضرت ابوسعید سے یہ حدیث متعدد طریقوں سے مرفوعاً مروی ہے۔ اور وہ بھی صحیح حدیث ہے۔

رضائے الٰہی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا

بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ مَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَاب ١٨١ مَا جَاءَ فِي تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْغُرَفِ

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ فِي الْغُرْفَةِ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الشَّرْقِيَّ أَوِ الْكَوْكَبَ الْغَرْبِيَّ الْغَارِبَ فِي الْأُفُقِ أَوِ الطَّالِعَ فِي تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أُولَئِكَ النَّبِيُّونَ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَأَقْوَامٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

بَاب ١٨٢ مَا جَاءَ فِي خُلُودِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ أَلَا يَتْبَعُ كُلُّ إِنْسَانٍ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيُمَثَّلُ لِصَاحِبِ الصَّلِيبِ صَلِيبُهُ وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِيرِ

اے جنت والو! وہ کہیں گے اے رب ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہوئے؟ وہ کہیں گے ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں حالانکہ تو نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اس سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز دوں گا عرض کریں گے یا اللہ اس سے بہتر اور کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تمہیں اپنی رضامندی عطا کر دی اب تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جنت کے بالاخانوں میں سے ایک دوسرے کو دیکھنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنتی اپنے اپنے درجات کے مطابق بالاخانوں میں سے ایک دوسرے کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح مشرقی تارے کو یا مغرب میں غروب ہونے والا تارے کو یا طلوع ہونے والے تارے کو دیکھتے ہیں۔" صحابہ کرام نے عرض کیا "یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ سب پیغمبر ہوں گے؟" آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہوں گے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور تمام رسولوں کی تصدیق کی یہ حدیث صحیح ہے۔

اہل جنت اور اہل جہنم کا ہمیشہ ہمیشہ جنت اور دوزخ میں رہنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (تمام) لوگوں کو ایک جگہ میں جمع فرمائے گا پھر تمام جہانوں کا پالنہار ان کی طرف متوجہ ہوگا اور فرمائے گا "ہر انسان اس کے پیچھے کیوں نہیں جاتا جس کو وہ دنیا میں پوجتا تھا؟" اتنے میں صلیب والوں کے لئے صلیب کی صورت بن جائے گی بت پرستوں کے لئے بتوں کی تصاویر اور آتش پرستوں کے لئے آگ کی شکل بن جائے گی پھر اسے

تصاویرہ ولصاحب النار اوثانہ فیتبعون ما کانوا یعبدون ویبقی المسلمون فیطلع علیہم رب العالمین فیقول الا تتبعون الناس فیقولون نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک اللہ ربنا وھذا مکاننا حتی نری ربنا وھو یأمرھم ویثبتہم ثم یتواری ثم یطلع فیقول الا تتبعون الناس فیقولون نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک اللہ ربنا وھذا مکاننا حتی نری ربنا وھو یأمرھم ویثبتہم قالوا وھل نراہ یا رسول اللہ قال وھل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر قالوا لا یا رسول اللہ قال فانکم لا تضارون فی رؤیتہ تلک الساعۃ ثم یتواری ثم یطلع فیعرفہم نفسہ ثم یقول انا ربکم فاتبعونی فیقوم المسلمون ویوضع الصراط فیمرون علیہ مثل جیاد الخیل والرکاب وقولہم علیہ سلم سلم ویبقی اھل النار فیطرح منہم فیہا فوج فیقال ھل امتلأت فتقول ھل من مزید ثم یطرح فیہا فوج فیقال ھل امتلأت فتقول ھل من مزید حتی اذا اوعبوا فیہا وضع الرحمن قدمہ فیہا وازوی بعضہا الی بعض ثم قال قط قالت قط قط فاذا ادخل اللہ تعالی اھل الجنۃ الجنۃ واھل النار النار اتی بالموت ملببا فیوقف الی السور الذی بین اھل الجنۃ واھل النار ثم یقال یا اھل الجنۃ فیطلعون خائفین ثم یقال یا اھل النار فیطلعون مستبشرین یرجون الشفاعۃ فیقال لاھل الجنۃ واھل النار ھل تعرفون ھذا فیقولون ھؤلاء وھؤلاء قد عرفناہ ھو الموت الذی وکل بنا فیضجع فیذبح ذبحا علی السور ثم یقال یا اھل الجنۃ

وہ اپنے اپنے معبودوں کے پیچھے ہو جائیں گے صرف مسلمان باقی رہ جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ انکی طرف متوجہ ہو کر فرمائے گا تم لوگوں کے پیچھے کیوں نہیں جاتے؟ وہ کہیں گے "پناہ بخدا پناہ بخدا اللہ ہمارا رب ہے اور یہ ہماری منزل ہے یہاں تک کہ ہم اپنے رب کا دیدار کرلیں وہی انکو حکم دیتا ہے اور وہی ثابت قدم رکھتا ہے" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اسے دیکھیں گے؟ حضورؐ نے فرمایا کیا تمہیں چودھویں کا چاند دیکھنے میں شک ہوتا ہے؟ عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا پھر تم اس وقت اس کے دیکھنے میں بھی شک نہ کرو گے پھر اللہ تعالیٰ مخفی ہو جائیگا پھر متوجہ ہو کر انہیں اپنی پہچان کرائیگا اور فرمائیگا میں تمہارا رب ہوں پس میرے پیچھے چلو۔ مسلمان اٹھیں گے اور پل بچھا دیا جائیگا۔ یہ لوگ اس پر سے ایسے (تیز رفتار) گھوڑوں اور اونٹوں کی طرح گزر جائیں گے اور پل صراط پر وہ کہیں گے اے رب! سلامتی سے گزار۔ اے رب! سلامتی سے گزار۔ صرف دوزخی رہ جائیں گے اور انہیں سے ایک فوج جہنم میں ڈالدی جائیگی اور کہا جائیگا کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی کیا اور بھی ہیں؟ پھر ایک اور فوج پھینکی جائیگی اور پوچھا جائیگا کیا تو بھر گئی؟ پھر کہے گی کیا اور بھی ہیں؟ بالآخر جب تمام دوزخی اس میں ڈالدیئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ (اپنے شایان شان) اسمیں اپنا قدم رکھے گا تو وہ سمٹ جائیگی پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کافی ہے وہ کہے گی کافی ہے (دو مرتبہ کہے گی) اور جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کر دیگا تو موت کو گھسیٹتے ہوئے لایا جائے گا اور جنت اور دوزخ کی درمیانی دیوار پر کھڑا کر کے کہا جائیگا اے اہل جنت! وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے۔ پھر پکارا جائیگا اے دوزخ والو! وہ سفارش کی امید سے خوشی خوشی جھانکیں گے۔ پھر جنتیوں اور جہنمیوں کو کہا جائے گا کیا اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے یہ وہی ہے یہ وہی ہے ہم اسے جانتے ہیں یہ موت ہے جو ہم پر مقرر کی گئی تھی۔ پھر اسے لٹا کر دیوار پر ذبح کر دیا جائے گا اور پکارا جائے گا اے اہل جنت! اب ہمیشگی ہے مرنا نہیں

خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا أَبِيْ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُتِيَ بِالْمَوْتِ مُصَوَّرَةً الْكَبْشَ الْأَمْلَحَ فَيُوْقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَايَاتٌ كَثِيْرَةٌ مِثْلُ هٰذَا مَا يُذْكَرُ فِيْهِ أَمْرُ الرُّؤْيَةِ أَنَّ النَّاسَ يَرَوْنَ رَبَّهُمْ وَذِكْرُ الْقَدَمِ وَمَا أَشْبَهَ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ وَالْمَذْهَبُ فِيْ هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِثْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعٍ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ رَوَوْا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ ثُمَّ قَالُوْا تُرْوٰى هٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ وَنُؤْمِنُ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ وَهٰذَا الَّذِيْ اخْتَارَهُ أَهْلُ الْحَدِيْثِ أَنْ يَرْوُوْا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ كَمَا جَاءَتْ وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا تُفَسَّرُ وَلَا يُتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ كَيْفَ وَهٰذَا أَمْرُ أَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِيْ اخْتَارُوْهُ وَذَهَبُوْا إِلَيْهِ وَمَعْنٰى قَوْلِهِ فِي الْحَدِيْثِ فَيُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهُ يَعْنِيْ يَتَجَلّٰى لَهُمْ۔

بَابُ ۱۸۳ مَا جَاءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

ہے۔ اور اے دوزخ والو! اب ہمیشہ اسی میں رہنا ہے مرنا نہیں ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لا کر جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور پھر ذبح کر دیا جائے گا دراں حالیکہ وہ دیکھ رہے ہوں گے۔ پس اگر کوئی خوشی سے مرتا تو جنتی مرتے اور غم سے مرتا تو جہنمی مرتے۔ یہ حدیث حسن ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کی بہت سی روایات مروی ہیں جن میں یہ بات مذکور نہیں کہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے قدم اور اس جیسی دوسری باتوں کے بارے میں حضرت سفیان ثوری، مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، ابن مبارک اور وکیع وغیرہم کا مذہب یہ ہے کہ ان کا ذکر جاتا ہے، وہ فرماتے ہیں ہم ان احادیث کو روایت کرتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ البتہ ان کی کیفیت کے بارے میں بات نہ کی جائے محدثین کا مختار مذہب یہی ہے کہ ان احادیث کو من و عن روایت کیا جائے اور ان پر ایمان لایا جائے لیکن نہ ان کی تفسیر کی جائے نہ شک و شبہ کیا جائے اور نہ کیفیت کا ذکر کیا جائے۔ یہ بات علماء نے اختیار فرمائی اور یہی ان کا مذہب ہے اور یہ بات کہ وہ ان کو پہچان کرائے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان پر ظاہر ہوگا۔

جنت تکالیف کے ساتھ اور جہنم خواہشات کے ساتھ گھری ہوئی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تکلیف دہ کاموں اور جہنم خواہشات سے گھری ہوئی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن

فَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ صَحِيحٌ۔

غریب صحیح ہے۔

٤٥٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَجَاءَهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ إِلَى النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب اللہ تعالی نے جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا تو حضرت جبریل کو جنت کی طرف بھیجا کہ جنت اور اس کے سازو سامان کو بغور دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت جبریل آئے اور جنت اور اسکے سازو سامان کو دیکھ کر واپس ہوئے اور عرض کیا اے اللہ تیری عزت کی قسم! جو بھی اسکے بارے میں سنے گا اس میں داخل ہونے کی کوشش کریگا چنانچہ اللہ تعالی کے حکم سے اسے تکلیف دہ امور کے ساتھ گھیر دیا گیا پھر حضرت جبریل کو حکم ہوا کہ دوبارہ جاکر جنت والوں کے لئے تیار کیا گیا سامان دیکھو جب وہ دوبارہ گئے تو دیکھا کہ اسے مصائب سے گھیر دیا گیا ہے۔ اب اللہ تعالی کے دربار میں جاکر عرض کیا یا اللہ تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی داخل نہ ہوگا۔ اللہ تعالی نے فرمایا جاکر جہنم اور جو کچھ اس میں جہنمیوں کے لئے تیار کیا گیا ہے اکو دیکھو۔ جبریل گیا دیکھتے ہیں کہ اس کا ایک حصہ دوسرے پر سوار ہو رہا ہے واپس آکر عرض کیا تیری عزت کی قسم جو بھی اس کے بارے میں سنے گا داخل ہونے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ اللہ تعالی کے حکم سے اسے شہوات سے گھیر دیا گیا پھر فرمایا اب جاکر دیکھو حضرت جبریل نے عرض کیا مجھے تیری عزت کی قسم ہر کوئی اس سے پیچھے نہیں رہیگا سب داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ٤٨٣ مَا جَاءَ فِي احْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کا جھگڑا

٤٥٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ وَقَالَتِ النَّارُ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ فَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أَنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہوا جنت نے کہا مجھ میں کمزور اور محتاج لوگ داخل ہوں گے۔ جہنم نے کہا مجھ میں سرکش اور متکبر لوگ داخل ہوں گے" اللہ تعالی نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے جس سے چاہوں گا بدلہ لوں گا اور جنت سے فرمایا تو میری

انت رحمتي ارحم بك من شئت هذا حديث حسن صحيح.

باب ۱۹: ما جاء ما لأدنى أهل الجنة من الكرامة

۲۵۶۔ حدثنا سويد بن نصر نا ابن المبارك نا رشدين بن سعد حدثني عمرو بن الحارث عن دراج عن أبي الهيثم عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أدنى أهل الجنة الذي له ثمانون ألف خادم واثنتان وسبعون زوجة وتنصب له قبة من لؤلؤ وزبرجد وياقوت كما بين الجابية إلى صنعاء وبهذا الإسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات من أهل الجنة من صغير أو كبير يردون بني ثلاثين في الجنة لا يزيدون عليها أبدا وكذلك أهل النار وبهذا الإسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن عليهم التيجان إن أدنى لؤلؤة منها لتضيء ما بين المشرق والمغرب هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث رشدين بن سعد.

۲۵۷۔ حدثنا أبو بكر محمد بن بشار نا معاذ بن هشام حدثني أبي عن عامر الأحول عن أبي الصديق الناجي عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن إذا اشتهى الولد في الجنة كان حمله ووضعه وسنه في ساعة كما يشتهي هذا حديث حسن غريب وقد اختلف أهل العلم في هذا فقال بعضهم في الجنة جماع ولا يكون ولد هكذا يروى عن طاؤس و

رحمت ہے تیرے سبب جس پر چاہوں گا رحم کروں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ادنیٰ جنتی کی عزت و احترام

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے کم درجے کا جنتی وہ ہوگا جس کے لئے اسی ہزار خدمتگار اور بہتر بیویاں ہوں گی۔ اس کے لئے موتیوں، زبرجد اور یاقوت کا خیمہ نصب کیا جائے گا وہ مقام جابیہ سے صنعاء تک کی مسافت جتنا بڑا ہوگا۔ اسی سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا اہل جنت میں سے جو مر جائے چھوٹا ہو یا بڑا جنت میں تیس سال کی عمر کا کر دیا جائے گا کبھی اس سے زیادہ عمر کا نہ ہوگا اور یہی حال جہنمیوں کا ہے۔ اسی سند کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے آپ نے فرمایا ان کے سر پر تاج ہوں گے (اور ان تاجوں) کا ادنیٰ موتی مشرق سے مغرب تک کو روشن کر دے گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف رشدین بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو حمل، پیدائش اور افزائش جلتی چاہے گا ایک ساعت میں ہوگی یہ حدیث حسن غریب ہے علماء کا اس میں اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں جنت میں جماع ہوگا لیکن اولاد نہ ہوگی۔ حضرت طاؤس، مجاہد اور ابراہیم نخعی رحمہم اللہ سے اسی طرح مروی ہے امام بخاری فرماتے ہیں اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ

مُجَاهِدٍ وَإِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ فِيْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِيْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِيْهَا وَلَدٌ وَأَبُو الصِّدِّيْقِ النَّاجِيُّ اِسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ۔

بَابُ ۱۸۶ مَا جَاءَ فِيْ كَلَامِ الْحُوْرِ الْعِيْنِ

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرَفِّعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَنَسٍ حَدِيْثُ عَلِيٍّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

بَابُ ۱۸۷ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَحَكِيْمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هُوَ وَالِدُ بَهْزٍ۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ

علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کی حمل وضاعت کے مطابق سب کچھ ایک ساعت میں ہو جائے گا لیکن وہ (ایسی) خواہش نہیں کرے گا امام بخاری فرماتے ہیں ابو رزین عقیلی سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں جنتیوں کی اولاد نہیں ہوگی۔ ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی کہا جاتا ہے

بڑی آنکھوں والی حوروں کی گفتگو

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں کے جمع ہونے کی ایک جگہ ہے جہاں یہ جمع ہو کر آواز بلند کرتی ہیں ایسی آواز کہ اس کی مثل مخلوق نے نہیں سنی۔ کہتی ہیں ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی نہ مریں گی، نعمتوں میں رہنے والی ہیں کبھی محتاج نہ ہوں گی، ہم راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی خوش بخت ہے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے ہیں، اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوسعید اور انس سے بھی روایات منقول ہیں، حدیث علی غریب ہے۔

جنت کی نہریں

حکیم بن معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کے دریا ہیں پھر ان سے نہریں پھوٹتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، حکیم بن معاویہ، بہز کے والد ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے جنت کہتی ہے اے اللہ! اسے جنت میں

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ هٰكَذَا رَوٰى يُوْنُسُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلَهٗ.

٢٦١۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَرَجُلٌ يَؤُمُّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَعَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاَبُو الْيَقْظَانِ اِسْمُهٗ عُثْمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ وَيُقَالُ ابْنُ قَيْسٍ.

٢٦٢۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا قَالَ اُرَاهُ عَنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَالصَّحِيْحُ مَا رَوٰى شُعْبَةُ وَغَيْرُهٗ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ.

٢٦٣۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ

داخل کر دے اور جو شخص تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگے دوزخ کہتی ہے اے اللہ! اسے دوزخ سے پناہ دے اسی طرح یہ حدیث یونس نے بواسطہ اسحاق اور برید بن ابی مریم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کی۔ ابواسحاق سے حضرت انس بن مالک کے قول کے طور پر بھی مروی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی مشک کے ٹیلے پر ہونگے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا قیامت کے دن ان پر پہلے اور پچھلے رشک کریں گے (وہ تین آدمی یہ ہیں) جو شخص ہر روز پانچ نمازوں کے لئے اذان کہے۔ وہ شخص جو قوم کا امام ہو اور قوم اس سے راضی ہو اور وہ غلام جو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف سفیان ثوری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوالیقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے انہیں ابن قیس بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے محبت رکھتا ہے، جو شخص رات کو کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھے، جو شخص خفیہ طور پر دائیں ہاتھ سے خیرات کرے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا بائیں ہاتھ سے (چھپا کر دے) اور وہ شخص جو کسی لشکر میں ہو باقی ساتھی بھاگ جائیں اور وہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہے۔ یہ حدیث غریب اور غیر محفوظ ہے صحیح روایت وہ ہے جسے شعبہ نے متعدد واسطوں سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ابوبکر بن عیاش بہت غلطیاں کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

خَالِدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهٖ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ يَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِنَ الذَّهَبِ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ رَفَعَهٗ إِلٰى أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلٰثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَأَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ أَتٰى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْيَانِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ إِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِيْ أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ آيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلٰثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا أَصَحُّ

ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب فرات سونے کا خزانہ اگلے گی جو وہاں ہو اسے چاہیئے کہ اس سے کچھ نہ لے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

ابوزناد نے بواسطہ اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع روایت کی البتہ اس میں یہ ہے کہ عنقریب فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی (ایسے) ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین آدمی (ایسے) ہیں جن سے نفرت کرتا ہے۔ جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور ان سے اللہ کا واسطہ دیکر مانگا اس قرابتداری کی وجہ سے نہیں مانگا جو ان کے درمیان ہے انہوں نے نہ دیا پھر انہیں سے ایک شخص الگ ہوا اور اسے چپکے سے کچھ دیا جسے صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے یا وہ جس نے اسے دیا۔ دوسری وہ جماعت جو رات کے وقت روانہ ہوئی جب انہیں نیند ہر مقابل چیز سے پیاری ہوئی اور انہوں نے (سونے کے لئے) سر رکھ دیا تو انہیں سے ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا دعا مانگنے لگا اور میری آیات پڑھنے لگا۔ تیسرا وہ شخص جو لشکر میں تھا دشمن سے مقابلے میں باقی لوگ بھاگ کھڑے ہوئے اور یہ سینہ تان کر مقابلہ کرنے لگا یہاں تک کہ شہید ہو گیا یا فتح پالی اور جن تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے وہ یہ ہیں۔ بوڑھا زانی، متکبر غریب اور ظالم مالدار۔ محمود بن غیلان نے بواسطہ نضر بن شمیل شعبہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ شیبان نے منصور سے اسی طرح اس کی مثل روایت کیا ہے۔ یہ حدیث ابوبکر بن عیاش کی

مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۱۸۸ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ النَّارِ

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ انا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نا أَبِيْ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالثَّوْرِيُّ لَا يَرْفَعُهُ .

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ إِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ .

بَابُ ۱۸۹ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ

کی روایت سے اصح ہے

صفت جہنم کے ابواب

دوزخ کی صفت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن جہنم کو اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں ثوری نے اسے مرفوع نہیں بیان کیا۔

سفیان نے بھی علاء بن خالد سے اسی سند کے ساتھ غیر مرفوع روایت نقل کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی آنکھیں ہوں گی جو دیکھیں گی، دو کان ہوں گے جو سنیں گے اور زبان ہوگی جو بولے گی۔ کہے گی مجھے تین آدمیوں پر مسلط کیا گیا ہے ہر متکبر سرکش، مشرک پر اور تصویریں بنانے والوں پر۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

جہنم کی گہرائی

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں عتبہ بن مروان نے ہمارے اس منبر یعنی بصرہ کے منبر پر آنحضرت

عن الحسن قال قال عتبۃ بن غزوان على منبرنا هذا منبر البصرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الصخرة العظيمة لتلقى من شفير جهنم فتهوي فيها سبعين عاما ما تفضي الى قرارها قال وكان عمر يقول اكثروا ذكر النار فان حرها شديد وان قعرها بعيد وان مقامعها حديد لا نعرف للحسن سماعا عن عتبة بن غزوان وانما قدم عتبة بن غزوان البصرة في زمن عمر وولد الحسن لسنتين بقيتا من خلافة عمر۔

۴۷۰۔ حدثنا عبد بن حميد نا حسن بن موسى عن ابن لهيعة عن دراج عن ابي الهيثم عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصعود جبل من نار يتصعد فيه الكافر سبعين خريفا ويهوي فيه كذلك ابدا هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا الا من حديث ابن لهيعة۔

باب ۱۹ ما جاء في عظم اهل النار

۴۷۱۔ حدثنا علي بن حجر نا محمد بن عمار شيخ بغدادي محمد بن عمار وصالح مولى التوأمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ضرس الكافر يوم القيامة مثل احد وفخذه مثل البيضاء ومقعده من النار مسيرة ثلاث مثل الربذة قوله مثل الربذة يعني به كما بين المدينة والربذة والبيضاء جبل هذا حديث حسن غريب۔

۴۷۲۔ حدثنا ابو كريب نا مصعب ابن المقدام عن فضيل بن غزوان عن ابي حازم عن ابي هريرة رفعه قال ضرس الكافر مثل احد هذا حديث حسن وابو حازم هو الاشجعي

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا آپ نے فرمایا ایک بہت بڑی چٹان جہنم کے کنارے سے پھینکی جائے گی اور وہ ستر برس گرتی رہے گی پھر بھی اپنے ٹھکانے پہ نہیں پہنچے گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جہنم کو زیادہ یاد کیا کرو کیونکہ اس کی گرمی سخت ہے وہ بہت گہری ہے اور اس کے گرز لوہے کے ہیں" امام ترمذی فرماتے ہیں ہمیں عتبہ بن غزوان سے حسن بصری کے سماع کا علم نہیں کیونکہ عتبہ بن غزوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بصرہ آئے تھے اور خلافت فاروقی کے دو سال باقی تھے کہ حضرت حسن بصری پیدا ہوئے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے کافر ستر سال اس پر چڑھتا اور گرتا رہے گا اور وہ ہمیشہ اسی طرح ہو گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعاً صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

اہل جہنم کے اعضاء بڑے بڑے ہونگے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی، ران بیضاء پہاڑ جتنی اور جہنم میں اس کی مقعد تین دنوں کی مسافت جتنی ہو گی جیسے ربذہ۔ یعنی مدینہ شریف اور ربذہ کے درمیاں کا فاصلہ۔ بیضاء ایک پہاڑ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی داڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی یہ حدیث حسن ہے۔ ابو حازم، اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے اور وہ

اِسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ ۔

۴۷۳ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيَسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّاهُ النَّاسُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْفَضْلُ بْنُ يَزِيدَ كُوفِيٌّ قَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَأَبُو الْمُخَارِقِ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ ۔

۴۷۴ ۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلُ أُحُدٍ وَإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ أَهْلِ النَّارِ

۴۷۵ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَرِشْدِينُ قَدْ تُكُلِّمَ فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ ۔

۴۷۶ ۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي السَّمْحِ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَمِيمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُءُوسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيمُ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْلِتَ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا

عزہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اپنی زبان کو ایک دو فرسخ تک کھینچے گا ۔ لوگ اسے اپنے پاؤں تلے روندیں گے ۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں فضل بن یزید کوفی ہیں اور ان سے کئی ائمہ نے روایت لی ہے ۔ ابو المخارق مشہور نہیں ہے ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کا چمڑا بیالیس گز موٹا ہوگا اس کی داڑھ احد پہاڑ جتنی ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان جتنی ہوگی یہ حدیث اعمش کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے ۔

اہل جہنم کا پینا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "کالمہل" کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کی طرح ہے جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی ۔ اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں ۔ اور رشدین کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرم پانی ان (دوزخیوں) کے سر پر ڈالا جائے تو وہ سرایت کرتے کرتے ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا ۔ اور جو کچھ پیٹ میں ہوگا اسے کاٹ کر قدموں سے نکل جائے گا اور یہی صہر (گل جانا) ہے بار بار اسی طرح کیا جائے گا ابن حجیرہ سے

كَانَ وَابْنُ حُجَيْرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُجَيْرَةَ الْمِصْرِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَتَجَرَّعُهٗ قَالَ يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَهٗ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ۔ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ وَلَا يُعْرَفُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ اِلَّا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُسْرٍ لَهٗ اَخٌ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُخْتٌ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدِيْثَ اَبِيْ اُمَامَةَ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ اَخَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ ثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ

مراد، عبدالرحمٰن حجیرہ مصری ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد (ترجمہ) اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا جسے وہ گھونٹ گھونٹ پیئے گا کے بارے میں فرمایا وہ اسے منہ کے قریب کریگا تو اسے ناپسند کریگا اور جب تھوڑا سا بھی قریب کرے گا منہ بھن جائے گا اور اس کے سر کی کھال گر پڑیگی جب پیئے گا تو آنتیں کٹ جائیں گی یہاں تک کہ اس کی مقعد سے نکلیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انہیں گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کو کاٹ دیگا" اور فرماتا ہے "اگر پانی مانگیں گے تو انہیں تیل کی تلچھٹ جیسا پانی دیا جائے گا جو چہروں کو بھن دے گا کیسا ہی برا پینا ہے اور کیا ہی برا اسا لگی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری نے بھی اسی طرح عبیداللہ بن بسر سے روایت کی۔ عبیداللہ بن بسر صرف اسی حدیث کے ساتھ مشہور ہیں۔ صفوان بن عمر نے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ (صحابی ہیں) سے بھی ایک دوسری حدیث روایت کی ہے۔ عبداللہ بن بسر کے بھائی اور بہن کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل ہے۔ اور عبیداللہ بن بسر جن سے صفوان بن عمرو نے ابو امامہ کی روایت بیان کی شاید وہ عبداللہ بن بسر کے بھائی ہوں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کالمہل" یعنی تیل کی تلچھٹ جیسا اور جب اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑیگی۔ اس سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا دوزخ کا احاطہ چار دیواریں (کر رہی) ہیں ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت ہے۔ اسی سند کے ساتھ

مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَفِي رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ مَقَالٌ۔

٤٧٩۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ مَنْ يَكُونُ طَعَامَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ١٩٢ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَعَامِ أَهْلِ النَّارِ

٤٨٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ نَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيثُونَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ بِكَلَالِيبِ الْحَدِيدِ فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وُجُوهَهُمْ فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُونَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ ادْعُوا خَزَنَةَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر جہنمیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا یا جائے تو پوری دنیا میں بدبو پھیل جائے"۔ اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں، اور رشدین بن سعد کے بارے میں کلام ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت پڑھی (ترجمہ) "اللہ تعالیٰ سے ایسا ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں حالت اسلام میں ہی موت آئے"۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تھوہڑ کا ایک قطرہ بھی دنیا میں گر پڑے تو دنیا والوں کے لئے ان کی زندگی برباد کردے تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کا یہی کھانا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اہل جہنم کا کھانا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جہنم پر بھوک ڈال دی جائے گی پس یہ ان عذابوں کے برابر ہوگی جن میں وہ مبتلا ہوں گے۔ چنانچہ وہ فریاد کریں گے تو انہیں ضریع کا کھانا دیا جائے گا جو نہ موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک کو دور کرے گا۔ پھر وہ کھانا مانگیں گے تو انہیں کانٹے دار کھانا دیا جائے گا انہیں یاد آئے گا کہ وہ دنیا میں گلے میں اٹکنے والے کھانے کو پانی سے نگل جاتے تھے چنانچہ وہ پانی مانگیں گے تو لوہے کے کانٹوں کے ساتھ گرم پانی ان کی طرف پھینکا جائیگا جب منہ کے قریب کریں گے تو وہ بھون جائیگا جب پیٹ میں داخل ہوگا تو پیٹ کی ہر چیز کو کاٹ دیگا۔ وہ کہیں گے جہنم کے دربانوں کو بلاؤ۔ دربان کہیں گے "کیا تمہارے پاس تمہارے رسول واضح معجزات لے کر نہیں آئے تھے"۔ وہ کہیں گے "ہاں کیوں نہیں" دربان کہیں گے اچھا اب پکارو

جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ قَالَ الْأَعْمَشُ نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ إِجَابَةِ مَالِكٍ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُونَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ وَإِنَّمَا رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَوْلَهُ وَلَيْسَ بِمَرْفُوعٍ وَقُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي شُجَاعٍ عَنْ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْهَيْثَمِ اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدٍ الْعُتْوَارِيُّ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي سَعِيدٍ۔

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ

مگر کافروں کی پکار بیکار ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ کہیں گے مالک (داروغہ جہنم) کو پکارو، پھر وہ پکاریں گے اے مالک تمہارا رب ہمارا قصہ ختم کر دے، حضور فرماتے ہیں مالک انکو جواب دیگا تم یونہی رہو گے (موت نہیں آئے گی) حضرت اعمش فرماتے ہیں مجھے خبر دی گئی ہے کہ انکی پکار اور مالک فرشتے کے جواب دینے میں ایک ہزار سال کا وقفہ ہوگا حضور فرماتے ہیں، اب کہیں گے اپنے رب کو پکارو کیونکہ تمہارے رب سے بہتر کوئی نہیں، پس وہ کہیں گے اے ہمارے رب: ہم پر ہماری بدقسمتی غالب آگئی اور ہم گمراہ ہو گئے اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نجات دے اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو بیشک ظالم ہوں گے حضور صلعم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو جواب دیگا دور ہو جاؤ اور اسی میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو اور مجھ سے بات مت کرو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس وقت وہ ہر بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے چیخیں گے اور حسرت و افسوس کریں گے عبداللہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں لوگوں نے اس حدیث کو مرفوع نہیں بیان کیا وہ فرماتے ہیں یہ حدیث اعمش سے بواسطہ شمر بن عطیہ، شہر بن حوشب اور ام درداء حضرت ابودرداء کا قول منقول ہے اور مرفوع نہیں ہے قطبہ بن عبدالعزیز محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اور وہ اس میں ترش رو ہوں گے" کا مطلب یہ ہے کہ آگ ان کے چہروں کو بھون دے گی اور اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان تک پہنچ جائے گا اور نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف کو چھونے لگے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابوالہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العتواری ہے یہ یتیم تھے اور ابوسعید کی پرورش میں رہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما

أنا سعيد بن يزيد عن أبي السمح عن عيسى بن هلال الصدفي عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو أن رصاصة مثل هذه وأشار إلى مثل الجمجمة أرسلت من السماء إلى الأرض وهي مسيرة خمس مائة سنة لبلغت الأرض قبل الليل ولو أنها أرسلت من رأس السلسلة لسارت أربعين خريفا الليل والنهار قبل أن تبلغ أصلها أو قعرها هذا حديث إسناده حسن صحيح .

باب ۱۹۳ ما جاء أن ناركم هذه جزء من سبعين جزءًا من نار جهنم .

۲۸۳۔ حدثنا سويد بن نصر أنا عبد الله بن المبارك أنا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ناركم هذه التي توقدون جزء واحد من سبعين جزءا من حر جهنم قالوا والله إن كانت لكافية يا رسول الله قال فإنها فضلت بتسعة وستين جزءا كلهن مثل حرها هذا حديث حسن صحيح وهمام بن منبه هو أخو وهب بن منبه وقد روى عنه وهب .

باب ۱۹۴ منه

۲۸۴۔ حدثنا عباس بن محمد الدوري أنا عبيد الله بن موسى أنا شيبان عن فراس عن عطية عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ناركم هذه جزء من سبعين جزءا من نار جهنم لكل جزء منها حرها هذا حديث حسن غريب من حديث أبي سعيد .

۲۸۵۔ حدثنا عباس بن محمد الدوري البغدادي نا يحيى بن أبي بكير نا شريك

سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اگر اس جیسا سیسے کا گولہ آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے اور یہ پانچ سو سال کا راستہ ہے، تو رات سے پہلے زمین تک پہنچ جائے اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے (لٹکا کر) چھوڑا جائے تو اس کی گہرائی اور تہہ تک پہنچنے تک چالیس سال چلتا رہے۔ اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

دنیوی آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہاری یہ آگ جسے انسان جلاتے ہیں جہنم کی حرارت ستر اجزاء میں سے ایک ہے"۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم یہی کافی ہے"۔ آپ نے فرمایا "اس کو انہتر اجزاء بڑھا دیا گیا (اب) ہر جزء کی گرمی اس کے برابر ہے"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمام بن منبہ، وہب بن منبہ کے بھائی ہیں وہب بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے ہر جزء کی گرمی اس کی گرمی کے برابر ہے۔ یہ حدیث ابوسعید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ

عن عاصم عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أوقد على النار ألف سنة حتى احمرت ثم أوقد عليها ألف سنة حتى ابيضت ثم أوقد عليها ألف سنة حتى اسودت فهي سوداء مظلمة.

کی آگ ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی پھر ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی پس (اب) وہ نہایت ہی سیاہ ہے۔

٣٨٦۔ حدثنا سويد بن نصر أنا عبد الله عن شريك عن عاصم عن أبي صالح أو رجل آخر عن أبي هريرة نحوه ولم يرفعه وحديث أبي هريرة في هذا موقوف أصح ولا أعلم أحدا رفعه غير يحيى بن أبي بكير عن شريك.

سوید بن نصر نے بواسطہ عبداللہ، شریک، عاصم اور ابوصالح (یا کوئی دوسرے راوی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی غیر مرفوع روایت بیان کی اس بارے میں حضرت ابوہریرہ کی موقوف حدیث زیادہ صحیح ہے ہمیں نہیں معلوم کہ یحییٰ بن بکیر کے علاوہ کسی دوسرے نے بھی اسے مرفوع بیان کیا ہو۔

باب ١٩٥ ما جاء أن للنار نفسين وما ذكر من يخرج من النار من أهل التوحيد

دوزخ کے دو سانس اور اہل توحید کا اس سے نکلنا

٣٨٧۔ حدثنا محمد بن عمر بن الوليد الكندي الكوفي نا المفضل بن صالح عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتكت النار إلى ربها وقالت أكل بعضي بعضا فجعل لها نفسين نفسا في الشتاء ونفسا في الصيف فأما نفسها في الشتاء فزمهرير وأما نفسها في الصيف فسموم هذا حديث حسن صحيح وقد روي عن أبي هريرة من غير وجه والمفضل بن صالح ليس عند أهل الحديث بذاك الحافظ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم نے اپنے رب کے سامنے شکایت کی کہ اس کے بعض نے بعض کو کھا لیا اللہ تعالےٰ نے اس کے دو سانس بنا دیئے ایک سردیوں کے لئے اور ایک گرمیوں کے لئے سردیوں کا سانس نہایت ٹھنڈا ہے اور گرمیوں کا سانس نہایت گرم ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔ مفضل بن صالح محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔

٣٨٨۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود نا شعبة وهشام عن قتادة عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هشام يخرج من النار وقال شعبة أخرجوا من النار من قال لا إله إلا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن شعيرة أخرجوا من النار من قال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہشام (راوی) نے کہا آگ سے نکالا جائیگا اور شعبہ کی روایت میں ہے آگ سے نکالو اس شخص کو جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے بھی جہنم سے نکالو جس نے "لا الٰہ الا اللہ" کہا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے بھی جہنم سے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِنُ ذُرَةً مُخَفَّفَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ إِلَى الْجَنَّةِ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنَّى فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ وَآخِرَ أَهْلِ

نکالو جس نے لا الٰہ الا اللہ پڑھا اور اس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہے۔ شعبہ نے کہا اس کو بھی جس کے دل میں جو کے برابر ایمان ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس شخص کو جہنم سے نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا کسی موقعہ پر بھی مجھ سے ڈرا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنم سے سب سے بعد نکلے گا ایک آدمی سرینوں کے بل گھسٹتا ہوا نکلے گا اور عرض کریگا اے رب! لوگ اپنے اپنے مقام پر پہنچ گئے۔ حضورؐ فرماتے ہیں اس سے کہا جائے گا جنت کی طرف جا اور اس میں داخل ہو۔ آپؐ فرماتے ہیں وہ جنت میں داخل ہونے جائے گا تو دیکھے گا کہ لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ واپس آ کر کہے گا اے رب لوگ اپنے اپنے مقام پر قابض ہو چکے ہیں۔ اسے کہا جائیگا کیا تجھے وہ وقت یاد ہے جس میں تو تھا۔ وہ کہے گا "ہاں" (یاد ہے) کہا جائیگا کوئی تمنا کر حضور فرماتے ہیں وہ تمنا کریگا کہا جائیگا تجھے آرزو کے مطابق اور (اس کے ساتھ) دنیا کا دس گنا اور دیا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا اے اللہ! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے راوی کہتے ہیں میں نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے نواجذ (آخری دانت مبارک) ظاہر ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس آدمی کو جانتا ہوں جو جہنم سے نکلنے اور جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے آخری ہوگا۔ ایک آدمی لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیگا

الجنۃ دخولا الجنۃ یؤتی برجل فیقول سلوا عن صغار ذنوبہ واخبئوا کبارھا فیقال لہ عملت کذا وکذا یوم کذا وکذا عملت کذا وکذا فی یوم کذا وکذا قال فیقال لہ فان لک مکان کل سیئۃ حسنۃ قال فیقول یا رب لقد عملت اشیاء ما اراھا ھھنا قال فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک حتی بدت نواجذہ ھذا حدیث حسن صحیح۔

۴۹۲۔ حدثنا ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعذب ناس من اھل التوحید فی النار حتی یکونوا فیھا حمما ثم تدرکھم الرحمۃ فیخرجون ویطرحون علی ابواب الجنۃ قال فیرش علیھم اھل الجنۃ الماء فینبتون کما ینبت الغثاء فی حمالۃ السیل ثم یدخلون الجنۃ ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن جابر۔

۴۹۳۔ حدثنا سلمۃ بن شبیب نا عبد الرزاق نا معمر عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج من النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من الایمان قال ابو سعید فمن شک فلیقرأ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ ھذا حدیث حسن صحیح۔

۴۹۴۔ حدثنا سوید بن نصر نا ابن المبارک انا رشدین بن سعد قال حدثنی ابن انعم عن ابی عثمان انہ حدثہ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلین ممن دخلا النار اشتد صیاحھما فقال الرب

اس کے صغیرہ گناہوں کے متعلق پوچھو اور بڑے گناہوں کو چھپا دو۔ اس سے کہا جائیگا تو نے فلاں فلاں دن یہ عمل کیا۔ حضور فرماتے ہیں پھر کہا جائے گا آج تیرے لئے ہر برائی کے بدلے نیکی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ عرض کرے گا اے رب! اس کے علاوہ بھی میں نے بہت سے عمل کئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے دیکھا اس بات پر حضور ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے آخری دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ اہل توحید کو جہنم میں عذاب ہوگا یہاں تک کہ وہ کوئلہ ہو جائیں گے پھر ان پر رحم کیا جائے گا اور انہیں نکال کر جنت کے دروازے پر ڈالا جائے گا حضور فرماتے ہیں جنتی ان پر پانی چھڑکیں گے پس وہ اس طرح کھلیں گے جس طرح ندی نالوں کی مٹی میں درخت اگتے ہیں، پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا جہنم سے نکالا جائے گا۔ حضرت ابو سعید فرماتے ہیں جسے شک ہو وہ یہ حدیث پڑھے (ترجمہ) "اللہ تعالیٰ ذرہ بھی ظلم نہیں فرماتا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے دو آدمی زور سے چلانے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان دونوں کو نکالو جب نکالے گئے تو پوچھا تمہاری چیخ و پکار کیوں بلند ہوئی؟ کہنے لگے ہم نے یہ اس لئے

طالبها هذا حديث إنما نعرفه من حديث يحيى بن عبيد الله ويحيى بن عبيد الله ضعيف عند أهل الحديث تكلم فيه شعبة

باب ۱۹۶ ما جاء أن أكثر أهل النار النساء

۴۹۷- حدثنا أحمد بن منيع نا إسماعيل بن إبراهيم نا أيوب عن أبي رجاء العطاردي قال سمعت ابن عباس يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلعت في الجنة فرأيت أكثر أهلها الفقراء واطلعت في النار فرأيت أكثر أهلها النساء.

۴۹۸- حدثنا محمد بن بشار نا ابن أبي عدي ومحمد بن جعفر وعبد الوهاب قالوا نا عوف عن أبي رجاء العطاردي عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلعت في النار فرأيت أكثر أهلها النساء واطلعت في الجنة فرأيت أكثر أهلها الفقراء. هذا حديث حسن صحيح هكذا يقول عوف عن أبي رجاء عن عمران بن حصين ويقول أيوب عن أبي رجاء عن ابن عباس وكلا الإسنادين ليس فيهما مقال ويحتمل أن يكون أبو رجاء سمع منهما جميعا وقد روى غير عوف أيضا هذا الحديث عن أبي رجاء عن عمران بن حصين.

باب ۱۹۷

۴۹۹- حدثنا محمود بن غيلان نا وهب بن جرير عن شعبة عن أبي إسحاق عن النعمان بن بشير أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن أهون أهل النار عذابا رجل في أخمص قدميه جمرتان يغلي منهما دماغه هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن أبي هريرة والعباس بن عبد المطلب وأبي سعيد.

باب ۱۹۸

وقت گزارنا چاہیے جبکہ لوگ غفلت اختیار کرتے ہیں۔ مترجم) امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم یحییٰ بن عبیداللہ کی روایت سے پہچانتے ہیں اور وہ محدثین

جہنم میں عورتوں کی کثرت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں غریبوں کو زیادہ دیکھا اور جہنم میں جھانکا تو عورتوں کو زیادہ پایا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو عورتوں کو زیادہ پایا اور جنت میں جھانکا تو زیادہ جنتی غریب لوگ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عوف نے متعدد واسطوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے، دونوں سندوں میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا ہے ابو رجاء نے دونوں سے سنا ہو عوف کے علاوہ بھی کچھ لوگوں نے یہ حدیث ابو رجاء کے واسطہ سے عمران بن حصین سے روایت کی ہے۔

کمترین عذاب

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں میں سے سب سے کم عذاب والا شخص وہ ہوگا جس کے پاؤں کے نیچے آگ کے دو انگارے ہوں گے جن سے دماغ کھولتا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عباس بن عبدالمطلب اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

جنتی اور جہنمی

تبارک وتعالیٰ اخرجوهما فلما اخرجا قال لهما لای شیء اشتد صیاحکما قالا فعلنا ذلک لترحمنا قال رحمتی لکما ان تنطلقا فتلقیا انفسکما حیث کنتما من النار فینطلقان فیلقی احدهما نفسه فیجعلها علیه بردا وسلاما ویقوم الآخر فلا یلقی نفسه فیقول له الرب تبارک وتعالیٰ ما منعک ان تلقی نفسک کما القی صاحبک فیقول یا رب انی لارجو ان لا تعیدنی فیها بعد ما اخرجتنی فیقول له الرب تبارک وتعالیٰ لک رجاؤک فیدخلان الجنۃ جمیعا برحمۃ اللہ اسناد ہذا الحدیث ضعیف لانہ عن رشدین بن سعد ورشدین بن سعد ہو ضعیف عند اہل الحدیث عن ابن انعم وہو الافریقی والافریقی ضعیف عند اہل الحدیث۔

کیا تاکہ تو ہم پر رحم فرمائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری رحمت تمہارے لئے ہے تم دونوں وہاں ہی جہنم میں جاؤ جہاں تھے وہ دونوں جائیں گے ایک اپنے آپ کو جہنم میں ڈال دیگا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو سرد اور سلامتی بنا دے گا دوسرا کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو جہنم میں نہیں ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو بھی اپنے آپ کو اسی طرح ڈالتا جس طرح تیرے ساتھی نے ڈالا وہ عرض کریگا اے رب مجھے امید ہے کہ تو نکالنے کے بعد دوبارہ نہیں لوٹائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تیرے لئے تیری امید (کا پھل) ہے پس دونوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں ہوں گے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ یہ رشدین بن سعد سے مروی ہے اور رشدین بن سعد محدثین کے نزدیک ضعیف ہے رشدین ابن انعم افریقی سے روایت کرتا ہے اور وہ بھی علماء حدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔

۲۹۵۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا الحسن بن ذکوان عن ابی رجاء العطاردی عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیخرجن قوم من امتی من النار بشفاعتی یسمون الجہنمیین ہذا حدیث حسن صحیح وابو رجاء العطاردی اسمہ عمران بن تیم ویقال ابن ملحان۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے بعض لوگ جو جہنمی کہلاتے ہوں گے میری شفاعت سے نجات پائیں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو رجاء عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے انہے ابن ملحان بھی کہا جاتا ہے۔

۲۹۶۔ حدثنا سوید بن نصر انا ابن المبارک عن یحیی بن عبید اللہ عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیت مثل النار نام ہاربہا ولا مثل الجنۃ نام

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جہنم کی مثل کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا سو رہا ہو اور جنت کی طرح کی بھلی چیز نہیں دیکھی کہ اس کا طالب سو رہا ہو (یعنی جہنم سے بچنے اور جنت کے حصول کے لئے جاگنا اور اطاعت الٰہی میں

ف۔ شفاعت برحق ہے ملت اسلامیہ کا یہی عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ نے محبوب و برگزیدہ بندے اس کی اجازت سے شفاعت فرمائیں گے شفاعت کی مکمل تحقیق و تفصیل کے لئے شفاعت کی حقیقت مصنفہ استاذ العلماء حضرت مولانا ظہر الدین جماعتی دامت برکاتہم اور تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ مولفہ علامہ فضل حق خیر آبادی مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور کا مطالعہ کیجئے (مترجم)

۵۰۰ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُتَكَبِّرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا انہیں جنتی لوگ نہ بتاؤں ہر وہ کمزور اور (لوگوں کی نگاہوں میں) گرے ہوئے اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کی قسم کو سچی کر دیگا (پھر فرمایا) اور کیا تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں ہر سرکش حرام خور اور متکبر شخص (دوزخی ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَبْوَابُ الْإِيمَانِ

الواب ایمان

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۱۹۹ مَا جَاءَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

غیر مسلموں سے جہاد

۵۰۱ ـ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہا ہوں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ لیں اور اگر یہ کلمہ پڑھ لیں تو انہوں نے مجھ سے (مسلمانوں سے) اپنی جان و مال کو بچا لیا سوائے اسلامی حق کے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اس باب میں حضرت جابر، ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۲ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے خلیفہ ہوئے تو عرب کے بعض لوگ کافر ہو گئے۔

ف: ضعفاء و متقین اگر اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچی کر دیتا ہے اس کا سبب بیان کرتے ہوئے صاحب مجمع البحار فرماتے ہیں ان کی عزت و اکرام اور عظمت کے پیش نظر ایسا ہوتا ہے اگرچہ لوگ انہیں حقیر سمجھتے ہوں۔ معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کے بندے اس کے دربار میں وجاہت اور قدر و منزلت رکھتے ہیں ایسا نہیں جس طرح امام وہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان مطبوعہ مطبع لاہور کے ص ۱۰ پر لکھا "اور یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے" العیاذ باللہ من ہذہ الکلمات الخبیثۃ۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں فرماتا ہے وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا ۔ (اور وہ اللہ کے نزدیک باوقار تھے) ۱۲

تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عِمْرَانُ الْقَطَّانُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ حَدِيثٌ خَطَأٌ وَقَدْ خُولِفَ عِمْرَانُ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ مَعْمَرٍ۔

بَابُ ۲: مَا جَاءَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا وَيَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا وَأَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حُرِّمَتْ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ لوگوں سے کیسے جنگ کریں گے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک لوگوں سے لڑنے کا حکم ہے جب تک وہ "لا الہ الا اللہ" نہ کہہ دیں جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا اس کا مال اور نفس مجھ سے محفوظ ہو گیا سوائے حقوق اسلام کے اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں ہر اس آدمی سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کریگا بیشک زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ کی قسم! اگر مجھ سے ایک رسی بھی روک لیں گے جو حضور کے زمانے میں دیتے رہے تو اس رکاوٹ پر میں ان سے جنگ کرونگا۔ حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں قسم بخدا! میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ لڑائی کے لئے کھول دیا ہے۔ میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی طرح شعیب بن ابی حمزہ نے بواسطہ زہری اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے عمران قطان نے یہ حدیث بواسطہ معمر، زہری اور حضرت انس بن مالک، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ یہ غلط ہے۔ عمران کی اس روایت میں جو معمر سے لی ہے مخالفت کی گئی ہے۔

کلمہ طیبہ اور نماز نہ پڑھنے والوں سے جہاد

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے لڑوں یہانتک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیں، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کریں، ہمارا ذبیحہ کھائیں اور ہماری نماز پڑھیں جب یہ کام کریں تو ہم پر ان کے خون اور مال حرام ہیں البتہ اسلام کا حق باقی ہے ان کے حقوق

علينا دماءهم وأموالهم إلا بحقها لهم ما للمسلمين وعليهم ما على المسلمين وفي الباب عن معاذ بن جبل وأبي هريرة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد رواه يحيى بن أيوب عن حميد

باب (۲) ما جاء بني الإسلام على خمس

۵۰۴ ـ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان بن عيينة عن سعير بن الخمس التميمي عن حبيب بن أبي ثابت عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بني الإسلام على خمس شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وإقام الصلوة وإيتاء الزكوة وصوم رمضان وحج البيت وفي الباب عن جرير بن عبد الله هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وسعير بن الخمس ثقة عند أهل الحديث

۵۰۵ ـ حدثنا أبو كريب نا وكيع عن حنظلة بن أبي سفيان الجمحي عن عكرمة بن خالد المخزومي عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه

باب (۳) ما جاء في وصف جبريل للنبي صلى الله عليه وسلم الإيمان والإسلام

۵۰۶ ـ حدثنا أبو عمار الحسين بن حريث الخزاعي نا وكيع عن كهمس بن الحسن عن عبد الله بن بريدة عن يحيى بن يعمر قال أول من تكلم في القدر معبد الجهني قال خرجت أنا وحميد بن عبد الرحمن الحميري حتى أتينا المدينة فقلنا لو لقينا رجلا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فسألناه عما أحدث هؤلاء القوم فلقيناه يعني عبد الله بن عمر وهو خارج

وفرائض وہی ہوں گے جو مسلمانوں کے ہیں اس باب میں حضرت معاذ بن جبل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے یحییٰ بن ایوب نے بواسطہ حمید حضرت انس سے اسکے ہم معنی روایت کیا ہے۔

اسلام کی پانچ بنیادیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور خانہ کعبہ کا حج کرنا۔ اس باب میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد طریقوں سے اس کے ہم معنی مرفوعاً مروی ہے۔ سعیر بن خمس محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

ابو کریب نے بواسطہ وکیع حنظلہ بن ابی سفیان جمحی اور عکرمہ بن خالد مخزومی حضرت ابن عمر سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کی، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ایمان اور اسلام بزبان جبرئیل

یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے تقدیر میں سب سے پہلے کلام کرنے والا شخص معبد جہنی ہے اس نے کہا میں اور حمید بن عبدالرحمن حمیری مدینہ طیبہ گئے اور کہا کیا اچھا ہو کہ ہم کسی صحابی سے ملاقات کرکے اس مسئلے کے بارے میں پوچھیں جو اس قوم نے پیدا کر رکھا ہے چنانچہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی آپ مسجد کے باہر تھے، میں اور میرے ساتھی نے آپ کو گھیر لیا میں نے کہا اے عبدالرحمن کے باپ! بعض لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور علم بھی تلاش کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں اور حکم بروقت ہوتا ہے حضرت ابن عمرؓ

مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاكْتَنَفْتُهُ اَنَا وَصَاحِبِيْ فَقُلْتُ
يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ
يَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُوْنَ اَنْ لَا قَدَرَ وَاَنَّ
الْاَمْرَ اُنُفٌ قَالَ فَاِذَا لَقِيْتَ اُولٰئِكَ فَاَخْبِرْهُمْ
اَنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَهُمْ مِنِّيْ بُرَآءُ وَالَّذِيْ يَحْلِفُ
بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ
ذَهَبًا مَا قُبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ
وَشَرِّهٖ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ
شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ
وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْزَقَ رُكْبَتَهٗ بِرُكْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ
يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ
مَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدَرِ
خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ فَمَا الْاِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ
وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ
تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ
يَرَاكَ قَالَ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَهٗ صَدَقْتَ
قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَمَتٰى
السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ
قَالَ فَمَا اَمَارَتُهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا
وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ
يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ يَا عُمَرُ
هَلْ تَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ
يُعَلِّمُكُمْ اَمْرَ دِيْنِكُمْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

نے فرمایا ان سے ملاقات ہو تو کہہ دینا کہ میں ان سے بیزار ہوں اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ جس بات کی قسم اٹھاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر وہ لوگ اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کریں تو جب تک تقدیر کے خیر و شر پر ایمان نہ لائیں قبول نہ ہوگا پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان فرمائی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے کہ ایک نہایت سفید کپڑوں اور بہت زیادہ سیاہ بالوں والا ایک شخص آیا۔ نہ تو اس پر سفر کی کوئی علامت تھی اور نہ ہی ہم اسے جانتے تھے جب وہ حضور صلعم کے پاس آیا تو آپ کے زانوؤں سے زانو ملا کر بیٹھ گیا پھر کہا "اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کیا ہے؟" آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ، اسکے فرشتوں، اسکی کتابوں، اسکے رسولوں، آخرت کے دن اور ہر خیر و شر کے مقدر ہونے کی تصدیق کرنا۔" پوچھا "اسلام کیا ہے"؟ حضور صلعم نے فرمایا "گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمدؐ اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا" (اس آنے والے) نے پوچھا "احسان کیا ہے"؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھتا ہو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے" راوی کہتے ہیں ہر بات میں اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں "ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ خود سوال کرتا ہے اور خود ہی تصدیق کرتا ہے" پھر اس نے پوچھا "قیامت کب ہوگی"؟ حضور صلعم نے فرمایا جس سے پوچھا گیا وہ (اس بارے میں) سائل سے زیادہ نہیں جانتا" اس نے سوال کیا "قیامت کی نشانیاں کیا ہیں"؟ آپ نے فرمایا "لونڈی اپنے مالک کو جنے گی ننگے پاؤں اور ننگے جسم والے غریب اور بکریاں چرانے والوں کو عمارتوں کے بارے میں ایک دوسرے پر فخر کرتے دیکھو گے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں تین دن بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے عمرؓ! کیا تجھے معلوم ہے سائل کون تھا؟ وہ

نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ كَهْمَسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوُ هٰذَا وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

بَابُ ٢٣ مَا جَاءَ فِي إِضَافَةِ الْفَرَائِضِ إِلَى الْإِيمَانِ

٧٠٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا هٰذَا الْحَيُّ مِنْ رَبِيعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءُ الزَّكٰوةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ اسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ أَيْضًا وَزَادَ فِيهِ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

جبرئیل تھے جو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ احمد بن محمد نے بواسطہ ابن مبارک اور کہمس بن حسن اسی سند کے ساتھ اسکے ہم معنی حدیث بیان کی۔ اس باب میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ انس بن مالک اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ متعدد طریقوں سے اس کے ہم معنی مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بلاواسطہ حضرت عمرؓ بھی مرفوعاً مروی ہے لیکن صحیح روایت وہ ہے جس میں حضرت عمرؓ کا واسطہ ہے۔

فرائض کی ایمان کی طرف نسبت۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبد قیس کا ایک وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا ہم ربیعہ کا ایک قبیلہ ہیں اور (مضر قبیلہ کے راستے میں ہونے کی وجہ سے) حرام مہینوں کے سوا آپ کے پاس نہیں آسکتے پس آپ ہمیں ایسی بات کا حکم فرمائیں جسے ہم سیکھ لیں۔ اور اپنے پیچھے والوں کو بھی اس کی طرف بلائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ پھر اس کی تفصیل بیان فرمائی ''اللہ تعالیٰ کی توحید اور میری رسالت کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرنا قتیبہ نے بواسطہ حماد بن زید اور ابوجمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل مرفوع حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوجمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے۔ شعبہ نے بھی ابوجمرہ سے روایت کی اور اس میں یہ اضافہ ہے کیا تم جانتے ہو ایمان کیا ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

ف ۱۔ اس حدیث میں حضور صلعم کے علم کی نفی نہیں ورنہ فرمایا جاتا میں نہیں جانتا بلکہ علم کی زیادتی کی نفی ہے یعنی اسکا مجھے تم سے زیادہ علم نہیں مقصد یہ ہے کہ لئے جبرئیل یہاں لوگوں کا مجمع ہے اور قیامت کا علم اسرار الٰہیہ میں سے ہے یہ راز مجھ سے کیوں فاش کرتے ہو حق یہ ہے کہ اللہ نے حضور کو قیامت کا بھی علم دیا تفسیر صاوی وغیرہ میں ایسا ہی ہے مرآۃ شرح مشکوۃ ج اول ص ۲۶ مصنف حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی رحمہ اللہ (مترجم)

سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰؤُلَاءِ الْفُقَهَاءِ الْاَشْرَافِ الْاَرْبَعَةِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيِّ وَعَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُتَيْبَةُ وَكُنَّا نَرْضٰى اَنْ نَرْجِعَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عِنْدِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ بِحَدِيْثَيْنِ وَعَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ مِنْ وُلْدِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِيْ صُفْرَةَ ۔

اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں الخ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ان چار فقہاء کرام جیسا کسی کو نہیں دیکھا مالک بن انس، لیث بن سعد، عباد بن عباد مہلبی اور عبدالوہاب ثقفی رحمہم اللہ۔ قتیبہ فرماتے ہیں ہم پسند کرتے تھے کہ حضرت عباد بن عباد سے ہر روز دو حدیثیں لے کر واپس ہوں۔ عباد بن عباد، مہلب بن ابی صفرہ کی اولاد سے ہیں۔

بَابُ ۲۰ مَا جَاءَ فِي اسْتِكْمَالِ الْاِيْمَانِ وَنُقْصَانِهٖ

کامل ایمان

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ الْبَغْدَادِيُّ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِاَبِيْ قِلَابَةَ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيْعٍ لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَبُوْ قِلَابَةَ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ اَبَا قِلَابَةَ فَقَالَ كَانَ وَاللّٰهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الْاَلْبَابِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور وہ اپنے گھر والوں سے نرمی سے پیش آتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت عائشہؓ سے ابوقلابہ کا سماع ہمیں معلوم نہیں۔ ابوقلابہ نے حضرت عائشہؓ کے دودھ شریک بھائی عبداللہ بن یزید کے واسطہ سے حضرت عائشہؓ سے اس حدیث کے علاوہ روایات نقل کی ہیں۔

ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ ابن ابی عمرؓ نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، ایوب سختیانی کا قول ہم سے بیان کیا کہ انہوں نے ابوقلابہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا "اللہ کی قسم وہ عقل و سمجھ والے فقہاء میں سے تھے"۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ الْاَزْدِيُّ التِّرْمِذِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا "اے عورتو! صدقہ کیا کرو، بیشک تم میں سے زیادہ جہنمی ہیں"۔ ایک عورت نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیوں؟" آپ نے فرمایا تم کثرت سے لعن طعن کرتی ہو یعنی خاوندوں کی نافرمانی کرتی ہو، اور فرمایا میں نے تم سے زیادہ کم عقل اور کم دین والی عورتوں کو جو بڑے بڑے

لِكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ يَعْنِي وَكُفْرِكُنَّ الْعَشِيرَ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذَوِي الْأَلْبَابِ وَذَوِي الرَّأْيِ مِنْكُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِينِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَنُقْصَانُ دِينِكُنَّ الْحَيْضَةُ تَمْكُثُ إِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ وَالْأَرْبَعَ لَا تُصَلِّي وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

٥١٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا فَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَأَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ بَابًا حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ٢ مَا جَاءَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

٥١١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ

عقلمندوں اور مدبروں کی عقل پر غالب ہو جاتی ہیں نہیں دیکھا ایک عورت نے پوچھا ہماری عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے اور تمہارے دین کا نقص حیض ہے کہ عورت تین تین چار چار دن نماز کے بغیر رہتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ستر سے کچھ زائد دروازے ہیں ان میں سے سب سے ادنیٰ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے اور سب سے بلند دروازہ کلمہ طیبہ پڑھنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سہیل بن ابی صالح نے بواسطہ عبداللہ بن دینار اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث بواسطہ ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایمان کے چونسٹھ دروازے ہیں" ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے بواسطہ بکر بن مضر، عمارہ بن غزیہ اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بیان کی۔

حیاء ایمان کا حصہ ہے

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا حیاء ایمان سے ہے۔ احمد بن منیع نے اپنی روایت میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے

فِي حَدِيْثِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ۔

بَابٌ ۲۰۶ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلَاةِ

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيْرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَنِي عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ كُلِّهٖ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

میں نصیحت کر رہا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

تعظیم نماز

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ایک روز چلتے چلتے میں آپ کے قریب ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کرے اور جہنم سے دور رکھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے مجھ سے ایک بہت بڑی بات کا سوال کیا البتہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان فرما دے اس کے لئے آسان ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتلاؤں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور رات کے درمیان نماز پڑھنا پھر آپ نے آیت پڑھی (ترجمہ) ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں "یعملون" تک یہ آیت پڑھ کر آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام امور کا سردار، ستون اور کوہان کی بلندی نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! بتایئے نبی اکرم نے فرمایا تمام اعمال کا سردار اسلام ہے، ستون نماز ہے اور کوہان کی بلندی جہاد ہے۔ پھر فرمایا کیا تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے ان سب کا استحکام وابستہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں ضرور بتایئے یا رسول اللہ! راوی فرماتے ہیں نبی کریم نے زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا اسے روک رکھو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا گفتگو کے بارے میں بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ نبی کریم نے فرمایا اے معاذ! تجھے تیری ماں روئے، لوگوں کو جہنم میں منہ کے بل گھٹنوں کے بل گرانے والی زبان کی کاٹی ہوئی کھیتی (گفتگو) کے سوا اور کیا ہے؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥١٣ - حدثنا ابن أبي عمر نا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج أبي السمح عن أبي الهيثم عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم الرجل يتعاهد المسجد فاشهدوا له بالإيمان فإن الله يقول إنما يعمر مساجد الله من آمن بالله واليوم الآخر وأقام الصلوة وآتى الزكوة الآية هذا حديث حسن غريب.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو بار بار مسجد میں آتے جاتے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں الخ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب۲ ما جاء في ترك الصلوة

ترک نماز

٥١٤ - حدثنا قتيبة نا جرير وأبو معاوية عن الأعمش عن أبي سفيان عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال بين الكفر والإيمان ترك الصلوة.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر اور ایمان کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔

---

٥١٥ - حدثنا هناد نا أسباط بن محمد عن الأعمش بهذا الإسناد نحوه قال بين العبد وبين الشرك أو الكفر ترك الصلوة هذا حديث حسن صحيح وأبو سفيان اسمه طلحة بن نافع.

ہناد نے بواسطہ اسباط بن محمد اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسکے ہم معنی حدیث روایت کی آپ نے فرمایا بندہ (مسلم) اور شرک یا (فرمایا) کفر کے درمیان امتیاز نماز کا ترک کرنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

٥١٦ - حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن أبي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بين العبد وبين الكفر ترك الصلوة هذا حديث حسن صحيح وأبو الزبير اسمه محمد بن مسلم بن تدرس.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

٥١٧ - حدثنا أبو عمار الحسين بن حريث ويوسف بن عيسى قالا نا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد ح وثنا أبو عمار ومحمود بن غيلان قالا نا علي بن الحسين بن واقد عن أبيه ح وثنا محمد بن علي بن الحسن الشقيقي ومحمود بن غيلان قالا نا علي بن الحسن بن شقيق عن الحسين بن واقد عن عبد الله بن بريدة عن

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان عہد نماز ہی ہے، جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا (انکار کے ساتھ ترک کفر ہے محض ترک کفر نہیں۔ مترجم) اس باب میں حضرت

أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ۔

بَابُ ۲۰۸

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۲۰۹ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی فرماتے ہیں، صحابہ کرام، نماز کے سوا کسی دوسرے عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے۔

ایمان کی لذت

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھا جو اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ایسی ہیں جس میں پائی جائیں اس نے ایمان کا مزہ حاصل کر لیا، جیسے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں کسی سے محض اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لئے محبت کی جائے اور کفر میں دوبارہ لوٹنا ناپسند ہو اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے نجات دی جیسا کہ اسے آگ میں پھینکا جانا ناپسند ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت قتادہ نے بھی اسے بواسطہ حضرت انس بن مالک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

زنا کے وقت ایمان کامل نہیں ہوتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی (کامل ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور چور (کامل) ایمان کی

لَا یَزْنِی الزَّانِی وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلٰکِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوْضَةٌ وَفِی الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَی الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْہُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ فَوْقَ رَاْسِہٖ کَالظُّلَّةِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِکَ الْعَمَلِ عَادَ اِلَیْہِ الْاِیْمَانُ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ ھٰذَا خُرُوْجٌ عَنِ الْاِیْمَانِ اِلَی الْاِسْلَامِ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِی الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَاُقِیْمَ عَلَیْہِ الْحَدُّ فَھُوَ کَفَّارَةُ ذَنْبِہٖ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَسَتَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَھُوَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہٗ رَوٰی ذٰلِکَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَخُزَیْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ اَبِی السَّفَرِ نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْھَمْدَانِیُّ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْھَمْدَانِیِّ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُہٗ فِی الدُّنْیَا فَاللّٰہُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ یُّثَنِّیَ عَلٰی عَبْدِہٖ الْعُقُوْبَةَ فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَفَا عَنْہُ فَاللّٰہُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ قَدْ عَفَا عَنْہُ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَھٰذَا قَوْلُ اَھْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا کَفَّرَ اَحَدًا بِالزِّنَا وَ

حالت میں چوری نہیں کرتا لیکن توبہ پیش کی جانے والی چیز ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس، عائشہ، عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، حدیث ابی ہریرہ اس طریق سے حسن غریب ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم ؐ نے فرمایا جب کوئی شخص زنا کرتا ہے ایمان نکل کر اس کے سر پر سائبان کی طرح کھڑا ہو جاتا ہے جب وہ اس حرکت سے فارغ ہوتا ہے ایمان لوٹ آتا ہے۔ ابوجعفر محمد بن علی فرماتے ہیں وہ اس وقت ایمان سے نکل کر اسلام کی طرف آجاتا ہے۔ متعدد طرق سے نبی اکرم ؐ سے مروی ہے کہ آپ ؐ نے زنا اور چوری کے بارے میں فرمایا جو آدمی ان میں سے کسی کا ارتکاب کرے پھر اس پر حد قائم کی جائے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے، اور جس نے یہ گناہ کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو یہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے تو روز قیامت اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے۔ یہ حدیث حضرت علی بن ابی طالب، عبادہ بن صامت اور خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر حد لازم ہوئی اور اسے جلد ہی دنیا میں سزا دے دی گی تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ انصاف کرنے والا ہے کہ اپنے بندے کو آخرت میں زیادہ عذاب دے اور جو حد کو پہنچا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا اور اس کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لطف و کرم والا ہے کہ کسی بات کو معاف فرمانے کے بعد لوٹائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے یہ علماء کا قول ہے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے چوری، زنا اور شراب پینے والے کو کافر کہا ہو انکو حلال

السَّرِقَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ.

بَابُ ۲۰ مَا جَاءَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۲۱ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا.

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَ

سمجھنے والا کافر ہے ورنہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے۔ مترجم)

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور (کامل) مومن وہ ہے جس سے لوگوں کے خون اور مال مامون رہیں" ایک روایت میں ہے نبی اکرم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے پوچھا گیا "کون سا مسلمان افضل ہے؟" آپ نے فرمایا "جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے پوچھا گیا "کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ نے فرمایا "جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں" یہ حدیث حضرت ابو موسے اشعری کی روایت سے صحیح غریب ہے اس باب میں حضرت جابر، ابو موسے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

اسلام کی ابتداء و انتہا غریبوں سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اسلام غربت کے ساتھ شروع ہوا اور عنقریب غریبوں ہی کی طرف لوٹ (کر وہ) جائے گا جیسے اس کا آغاز ہوا پس غرباء کے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابن عمر، جابر، انس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم

عبد اللہ بن عمرو و هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن مسعود وانما نعرفه من حديث حفص بن غياث عن الاعمش وابو الاحوص اسمه عوف بن مالك بن نضلة الجشمي تفرد به حفص.

۵۲۶ ـ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا اسماعيل بن ابي اويس ثني كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف بن زيد بن ملحة عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الدين ليأرز الى الحجاز كما تأرز الحية الى جحرها وليعقلن الدين في الحجاز معقل الاروية من راس الجبل ان الدين بدأ غريبا ويرجع غريبا فطوبى للغرباء الذين يصلحون ما افسد الناس من بعدي من سنتي هذا حديث حسن.

باب ما جاء في علامة المنافق

۵۲۷ ـ حدثنا ابو حفص عمرو بن علي نا يحيى بن محمد بن قيس عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم آية المنافق ثلاث اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان هذا حديث حسن غريب من حديث العلاء وقد روي من غير وجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وانس وجابر.

۵۲۸ ـ حدثنا علي بن حجر نا اسماعيل بن جعفر عن ابي سهيل بن مالك عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم و ابو سهيل هو عم مالك بن انس واسمه نافع

سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور ہم اسے بواسطہ حفص بن غیاث، اعمش کی روایت سے پہچانتے ہیں اس روایت میں وہ متفرد ہیں ابو الاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اس حدیث میں یہ متفرد ہیں۔

کثیر بن عبد اللہ بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمرو بن عوف بن زید بن مسلمہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دین (اسلام) حجاز کی طرف اس طرح سمٹ جائے گا جس طرح سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ جاتا ہے۔ اور دین حجاز میں اس طرح پناہ لے گا جس طرح پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے۔ دین غریبوں سے شروع ہوا اور انہی کی طرف لوٹے گا پس غرباء کے لیے خوشخبری ہے جو میرے بعد میری بگڑی ہوئی سنت کی اصلاح کریں گے

یہ حدیث حسن ہے۔

منافق کی علامت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے وعدے کی خلاف ورزی کرے اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ یہ حدیث علاء کی روایت سے حسن غریب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود، انس اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو سہیل بن مالک نے بواسطہ والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ ابو سہیل حضرت مالک بن انس کے چچا ہیں۔ ان کا نام نافع بن مالک بن ابی عامر خولانی

بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْخَوْلَانِيُّ الْأَصْبَحِيُّ.

۵۲۹ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ نِفَاقُ الْعَمَلِ وَإِنَّمَا كَانَ نِفَاقُ التَّكْذِيبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَيَنْوِي أَنْ يَفِيَ بِهِ فَلَمْ يَفِ بِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ثِقَةٌ وَأَبُو النُّعْمَانِ مَجْهُولٌ وَأَبُو وَقَّاصٍ مَجْهُولٌ.

بَابُ ۲۱ مَا جَاءَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ

۵۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ نَا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ مَنْصُورٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اصبحی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں ایسی ہیں جس میں پائی جائیں وہ منافق ہے اور اگر ان میں سے ایک پائی جائے تو منافقت کی ایک خصلت پائی گئی جب تک کہ اسے چھوڑ نہ دے جب بات کرے جھوٹ بولے۔ وعدہ کرے تو پورا نہ کرے ا جھگڑے تو گالی دے اور معاہدہ کرے تو خلاف ورزی کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کے نزدیک اس سے عملی نفاق مراد ہے جھٹلانے والا نفاق رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں تھا حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں کچھ ایسا ہی مروی ہے۔ حسن بن علی خلال نے بواسطہ عبداللہ بن نمیر، اعمش اور عبداللہ بن مرہ اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہو مگر وہ کسی وجہ سے ا پورا نہ کرسکے اس پر کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں علی بن عبدالاعلیٰ ثقہ ہیں ابو نعمان اور ابو وقاص مجہول الحال ہیں۔

مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا دوسرے مسلمان بھائی سے لڑنا کفر ہے اور اسے گالی دینا گناہ ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ أَخَاهُ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوْقٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

٥٣٢. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ رَمٰى أَخَاهُ بِكُفْرٍ

٥٣٣. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَاعِنُ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٥٣٤. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهِمَا أَحَدُهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَمُوْتُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

٥٣٥. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

اس باب میں حضرت سعد اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کئی طرف سے مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

کسی مسلمان کو کافر کہنا

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بندے پر اس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں، مومن پر لعن طعن کرنے والا قاتل کی طرح ہے، جس نے کسی مومن کو کافر کہا وہ اس کے قاتل ہی کی طرح ہے اور جس نے کسی چیز کے ساتھ خودکشی کی اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اسی چیز کے ساتھ اسے عذاب دے گا اس باب میں حضرت ابوذر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک اس کا مستحق ہوتا ہے۔

کلمۂ اسلام پر مرنا

صنابحی سے روایت ہے کہتے ہیں میں حضرت عبادہ بن صامت کے پاس گیا وہ قریب المرگ تھے میں رو پڑا تو فرمانے لگے ٹھہر جاؤ کیوں روتے ہو۔

إِنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَأُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَالصُّنَابِحِيُّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُسَيْلَةَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ هٰذَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَبْلَ نُزُولِ الْفَرَائِضِ وَالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ وَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أَهْلَ التَّوْحِيدِ سَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَإِنْ عُذِّبُوا فِي النَّارِ بِذُنُوبِهِمْ فَإِنَّهُمْ لَا يُخَلَّدُونَ فِي النَّارِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ وَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا

اللہ کی قسم اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو تمہارے لیے گواہی دوں گا اگر میری شفاعت قبول کی گئی تو تمہاری شفاعت کروں گا۔ اور اگر ہو سکا تو تمہیں نفع پہنچاؤں گا پھر فرمایا اللہ کی قسم! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی حدیثیں سنی ہیں ان میں سے ہر وہ حدیث تم سے بیان کر دی جس میں تمہارا نفع تھا۔ صرف ایک حدیث رہ گئی ہے آج تم سے بیان کرتا ہوں اس وقت میرا نفس گھیر لیا گیا ہے۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس نے گواہی دی کہ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں" اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم حرام کر دیا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، جابر، ابن عمر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ صنابحی سے ابو عبداللہ عبدالرحمان بن عسیلہ مراد ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔ منقول ہے کہ حضرت زہری سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب پوچھا گیا کہ "جس نے کلمہ توحید پڑھا جنت میں داخل ہوا۔" انہوں نے فرمایا کہ یہ ابتدائے اسلام میں فرائض، اوامر اور نواہی کے نزول سے پہلے تھا۔ بعض علماء کے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ اہل توحید جنت میں داخل ہوں گے اگرچہ انہیں گناہوں کے سبب جہنم میں عذاب دیا جائے لیکن وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے۔ حضرت ابن مسعود، ابوذر، عمران بن حصین، جابر بن عبداللہ، ابن عباس، ابوسعید خدری اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل توحید (جنہیں اقرار رسالت بھی ہو) کی ایک جماعت کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی اور متعدد تابعین سے آیت کریمہ (ترجمہ) کافر چاہیں گے کاش کہ وہ مسلمان

مُسْلِمِيْنَ قَالُوا إِذَا خَرَجَ أَهْلُ التَّوْحِيْدِ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُوا الْجَنَّةَ يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِيْنَ.

۲۳۵ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ثَنِيْ عَامِرُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيِّ ثُمَّ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا أَظَلَمَتْكَ كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ يَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ أَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً إِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَيَقُوْلُ أُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ فَإِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَالْبِطَاقَةُ الْقِطْعَةُ.

بَابُ ۲۱ اِفْتِرَاقِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

۲۳۶ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُوْ عَمَّارٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْيَهُوْدُ

ہوتے" کی تفسیر یوں منقول ہے کہ جب اہل توحید کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا تو کافر چاہیں گے کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک شخص کو چن کر الگ کر دے گا پھر اس کے سامنے گناہوں کے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچتی ہے، پھر فرمائے گا کیا تجھے ان میں سے کسی کا انکار ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا؟ وہ کہے گا نہیں یارب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے کوئی عذر ہے؟ وہ کہے گا یارب نہیں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے آج تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا" پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمۂ شہادت لکھا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میزان کے پاس حاضر ہو جا! وہ کہے گا "یا اللہ! ان دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے کاغذ کی کیا حیثیت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ آج تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر ایک پلڑے میں ننانوے دفتر (گناہوں کے) رکھے جائیں گے اور ایک میں کاغذ کا وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ دفتروں کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا جبکہ کاغذ (کا پلڑا) بھاری ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اس امت کا بٹ جانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی اکہتر (۷۱)، یا بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور عیسائی بھی اسی طرح۔ لیکن میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم

عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَالنَّصَارَى مِثْلُ ذَلِكَ وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۳۸ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ الْأَفْرِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مُفَسَّرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۵۳۹ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ فَلِذَلِكَ أَقُولُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۴۰ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ

ہو جائے گی۔ اس باب میں حضرت سعد، عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر وہ کچھ ضرور آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا جس طرح ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں کے پاس علانیہ آیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو یہ حرکت کریں گے۔ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت کے تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے ایک کے سوا باقی سب جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ نجات پانے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جو میرے اور صحابہ کرام کے راستے پر ہوں گے (یعنی اہل سنت وجماعت) یہ حدیث حسن غریب مفسر ہے ہم اسے اس طرح صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے اپنی مخلوق اندھیرے میں پیدا فرمائی پھر ان پر اپنا نور ڈالا جس پر وہ روشنی پڑ گئی ہدایت پا گیا اور جس پر نہ پڑی گمراہ رہا اور میں اسی لیے کہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے علم پر قلم خشک ہوگیا یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ أَفَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

جو اللہ تعالٰے کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالٰی کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ بلا شرکت غیرے اس کی عبادت کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا کیا تم جانتے ہو جب بندے ایسا کریں تو ان کا اللہ تعالٰی پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں" آپ نے فرمایا "ان کا حق ہے) کہ وہ ان کو عذاب نہ دے۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ وَالْأَعْمَشِ كُلُّهُمْ سَمِعُوا زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور یہ خوشخبری دی کہ جس شخص کو اس طرح موت آئے کہ اس نے اللہ تعالٰے کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا، وہ جنت میں داخل ہو گا، میں نے عرض کیا اگرچہ زنا کرے یا چوری کرے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالٰے عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوابِ علم

بَابُ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ.

بھلائی اور دین کی سمجھ

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰے جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

عطا فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، ابوہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ.

طلب علم کی فضیلت

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں سفر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَتَكِيُّ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَرْفَعْهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں نکلے وہ واپسی تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے بعض محدثین نے اس کو غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلّٰى نَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اسْمُهٗ نُفَيْعٌ الْاَعْمٰى يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يُعْرَفُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ كَبِيْرُ شَيْءٍ وَلَا لِاَبِيْهِ.

حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم تلاش کیا تو یہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے، اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابو داؤد کا نام نفیع اعمی ہے۔ یہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ عبداللہ بن سخبرہ اور ان کے والد کے لیے کچھ زیادہ روایات ثابت نہیں ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كِتْمَانِ الْعِلْمِ

علم کا چھپانا۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوْفِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے کوئی علم کی بات پوچھی گئی اور اس نے جاننے کے باوجود اسے

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بَابُ (۲۱) مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِيصَاءِ بِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ

۵۳۷. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَبَا سَعِيدٍ فَيَقُولُ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَإِنَّ رِجَالًا يَأْتُونَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ وَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ أَبَا هَارُونَ الْعَبْدِيَّ قَالَ يَحْيَى وَمَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرْوِي عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ حَتَّى مَاتَ وَأَبُو هَارُونَ اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ.

۵۳۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِيكُمْ رِجَالٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُونَ فَإِذَا جَاءُوكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ فَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ إِذَا رَآنَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ.

بَابُ (۲۲) مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ

۵۳۹. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

چھپا لیا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام دی جائے گی۔ اس باب میں حضرت جابر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ حسن ہے۔

طلباء کے بارے میں نیکی کی وصیت

حضرت ابوہارون کہتے ہیں ہم ابوسعید کے پاس آتے تو وہ فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت تمہیں بیان کروں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے لوگ اطراف عالم سے تمہارے پاس دین سیکھنے کے لیے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں نیکی کی وصیت کرو۔ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ شعبہ، ابوہارون عبدی کو ضعیف قرار دیتے تھے۔ یحییٰ کہتے ہیں ابن عون ہمیشہ ابوہارون عبدی سے روایت کرتے رہے یہاں تک کہ ابوہارون کا انتقال ہو گیا۔ ابوہارون کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس مشرق سے کچھ لوگ علم حاصل کرنے کے لیے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں بھلائی کی نصیحت کرو۔ ابوہارون کہتے ہیں حضرت ابوسعید جب ہمیں دیکھتے تو فرماتے تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت مبارک ہو۔ اس حدیث کو ہم صرف ابوسعید ہارون عبدی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

علم کا اٹھ جانا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَزِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا۔

٥٥٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْاٰنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَأَنَّهُ وَلَنُقْرِئَنَّهُ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا قَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هٰذِهِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ عِنْدَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى فَمَاذَا تُغْنِي عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنْ شِئْتَ لَأُحَدِّثَنَّكَ بِأَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوعُ يُوشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَامِعِ فَلَا تَرٰى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا هٰذَا حَدِيثٌ

فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں (کے دلوں) سے کھینچ لے بلکہ علماء کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا امیر بنالیں گے ان سے مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور زیاد بن لبید رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے زہری نے بواسطہ عروہ حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما (دونوں) سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا پھر فرمایا یہ وہ وقت ہے کہ جس کے بعد لوگوں سے علم چھین لیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس میں سے کسی چیز پر بھی قادر نہ ہوں گے زیادہ بن لبید انصاری نے عرض کیا ہم سے کس طرح چھینا جائے گا حالانکہ ہم نے قرآن پڑھا ہے اللہ کی قسم! ہم خود بھی پڑھیں گے اور اپنی عورتوں اور بیٹوں کو بھی پڑھائیں گے" نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زیاد! تجھے تیری ماں روئے میں تجھے فقہائے مدینہ سے سمجھتا تھا۔ یہ تورات اور انجیل، یہود ونصاریٰ کے پاس موجود ہے پھر انہیں کیا فائدہ پہنچا۔ حضرت جبیر فرماتے ہیں میں نے عبادہ بن صامت سے ملاقات کی تو کہا کیا آپ نے سنا آپ کے بھائی ابودرداء کیا کہتے ہیں۔ میں نے انہیں حضرت ابودرداء کا قول بتایا تو انہوں نے فرمایا ابودرداء نے سچ کہا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ پہلا علم جو لوگوں سے اٹھایا جائے گا خشوع ہے۔

حسن غريب ومعاوية بن صالح ثقة عند أهل الحديث ولا نعلم أحدا تكلم فيه غير يحيى بن سعيد القطان وقد روي عن معاوية بن صالح نحو هذا وروى بعضهم هذا الحديث عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن أبيه عن عوف بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم

باب ۲۳ ما جاء في من يطلب بعلمه الدنيا

۵۵۱ حدثنا أبو الأشعث أحمد بن المقدام العجلي البصري نا أمية بن خالد نا إسحق بن يحيى بن طلحة ثني ابن كعب بن مالك عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من طلب العلم ليجاري به العلماء أو ليماري به السفهاء ويصرف به وجوه الناس إليه أدخله الله النار هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وإسحاق بن يحيى بن طلحة ليس بذلك القوي عندهم تكلم فيه من قبل حفظه۔

۵۵۲ حدثنا نصر بن علي نا محمد بن عباد الهنائي نا علي بن المبارك عن أيوب السختياني عن خالد بن دريك عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تعلم علما لغير الله أو أراد به غير الله فليتبوأ مقعده من النار۔

باب ۲۴ ما جاء في الحث على تبليغ السماع

۵۵۳ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود نا شعبة أخبرني عمر بن سليمان من ولد عمر بن الخطاب قال سمعت عبد الرحمن بن أبان بن عثمان يحدث عن أبيه قال خرج

عنقریب تو جامع مسجد میں داخل ہوگا تو تجھے کوئی شخص بھی خشوع و خضوع والا نظر نہیں آئے گا ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ معاویہ بن صالح ، محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں ۔ یحییٰ بن سعید قطان کے علاوہ کوئی دوسرا آدمی ہمیں معلوم نہیں جس نے انہیں ضعیف کہا ہو معاویہ بن صالح سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے بعض علماء نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اور جبیر بن نفیر ، حضرت عوف بن مالک سے یہ حدیث مرفوعًا روایت کی ہے ۔

علم کو ذریعہ معاش بنانا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جو آدمی اس لیے علم حاصل کرے کہ اس کے ذریعے علماء کا مقابلہ کرے یا بے وقوف لوگوں سے بحث و جھگڑا اور اس (علم) کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ان کے حفظ میں کلام کیا گیا ہے ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے سوا کسی اور مقصد کے لیے علم حاصل کیا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیے ۔

تبلیغ کرنا ۔

عبدالرحمان بن ابان ابن عثمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت دوپہر کے وقت مروان کے پاس سے نکلے ہم نے کہا ان کو اس وقت کچھ پوچھنے کے لیے بلایا گیا ہوگا ۔ ہم نے اٹھ کر پوچھا تو

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ يَسْأَلُهُ عَنْهُ فَقُمْنَا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَنَسٍ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ (۲۲) مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ نَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ ابْنَةِ السُّدِّيِّ نَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَ

انہوں نے فرمایا ہاں اس (مروان) نے ہم سے چند ایسی باتیں پوچھیں جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچایا۔ بہت سے فقیہ اپنے سے کامل فقیہ تک بات پہنچاتے ہیں۔ اور بہت سے مسئلہ جاننے والے خود فقیہ نہیں ہوتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، جبیر بن مطعم، ابودرداء اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ اسے خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے (دوسروں تک) اسے ہی پہنچایا جیسے سنا کیونکہ بہت سے وہ لوگ جن تک مسئلہ پہنچایا گیا سننے والے سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔

جھوٹی حدیث گھڑنے کا گناہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانا چاہیئے۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جھوٹ نہ بولو کیونکہ جس نے مجھ پہ جھوٹ بولا وہ جہنم میں داخل ہوگا اس باب میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، زبیر، سعید بن زید، عبداللہ بن عمر، انس، جابر

الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ أَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي مُوْسٰى وَأَبِي أُمَامَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَالْمُقَنَّعِ وَ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ أَثْبَتُ أَهْلِ الْكُوْفَةِ وَقَالَ وَكِيْعٌ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْإِسْلَامِ كِذْبَةً.

٥٥٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتَهُ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ

٥٥٨ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ أَبِيْ شَبِيْبٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَسَمُرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَرَوَى الْأَعْمَشُ وَابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن عباس، ابو سعید، عمرو بن عبسہ، عقبہ بن عامر، معاویہ، بریدہ، ابو موسیٰ، ابوامامہ، عبداللہ بن عمر، مقنع، اور اوس ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں منصور بن معتمر اہل کوفہ میں اثبت ہیں، اور وکیع فرماتے ہیں ربعی بن خراش نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے مجھ پر جھوٹ بولا راوی کہتے ہیں میرے خیال میں آپ نے فرمایا "قصداً" تو اس کو اپنا گھر جہنم میں بنانا چاہیے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت زہری کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے، دیگر طریق سے بھی یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

جان بوجھ کر جھوٹی حدیث روایت کرنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے اس باب میں حضرت علی بن ابی طالب اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، شعبہ نے بواسطہ حکم اور عبدالرحمن بن ابی لیلی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی۔ اعمش اور ابن ابی لیلی بواسطہ عبدالرحمن بن ابی لیلی، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں بواسطہ عبدالرحمن بن ابی لیلی

وسلم وكان حديث عبد الرحمن بن أبي ليلى عن سمرة عند أهل الحديث أصح قال سألت عبد الله بن عبد الرحمن أبا محمد عن حديث النبي صلى الله عليه وسلم من حدث عني حديثا وهو يرى أنه كذب فهو أحد الكاذبين قلت له من روى حديثا وهو يعلم أن إسناده خطأ أيخاف أن يكون قد دخل في حديث النبي صلى الله عليه وسلم أو إذا روى الناس حديثا مرسلا فأسنده بعضهم أو قلب إسناده يكون قد دخل في هذا الحديث فقال لا إنما معنى هذا الحديث إذا روى الرجل حديثا ولا يعرف لذلك الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم أصل فحدث به فأخاف أن يكون قد دخل في هذا الحديث۔

باب ۱۰ ما نهي عنه أن يقال عند حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم

۵۵۹ حدثنا قتيبة نا سفيان بن عيينة عن محمد بن المنكدر وسالم أبي النضر عن عبيد الله بن أبي رافع عن أبي رافع وغيره رفعه قال لا ألفين أحدكم متكئا على أريكته يأتيه أمر مما أمرت به أو نهيت عنه فيقول لا أدري ما وجدنا في كتاب الله اتبعناه هذا حديث حسن وروى بعضهم عن سفيان عن ابن المنكدر عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وسالم أبي النضر عن عبيد الله بن أبي رافع عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وكان ابن عيينة إذا روى هذا الحديث على الانفراد بين حديث محمد بن المنكدر

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت محدثین کے نزدیک اصح ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ میں نے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان جب کہ وہ جانتا ہے کہ جھوٹ ہے تو وہ بھی ایک جھوٹا ہے" تو کیا وہ شخص بھی اس میں داخل ہے جو ایک حدیث روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ اس کی سند غلط ہے یا وہ حدیث مسند بیان کی جسے بعض نے مرسل بیان کیا یا سند الٹ دی! انہوں نے فرمایا "نہیں" کیونکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے ایسی حدیث روایت کی جس کی کوئی اصل نہیں تو مجھے ڈر ہے کہ وہ اس حدیث کے مطابق جھوٹا ہوگا۔

حدیث سن کر کیا الفاظ نہ کہے جائیں۔

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت ابورافع سے بیان کرتے ہیں، دوسری روایت میں اسے مرفوع بیان کیا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں ایسے آدمی کو ہرگز نہ پاؤں جس پاس کوئی ایسی بات آئے جس کا میں نے حکم دیا یا جس سے میں نے منع کیا تو وہ کہے میں نہیں جانتا ہم نے صرف اسی کی پیروی کی جسے اللہ کی کتاب میں پایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ سفیان اور ابن منکدر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ سالم ابوالنضر نے بواسطہ عبیداللہ بن ابورافع، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ابن عیینہ اس حدیث کو

مِنْ حَدِيثِ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ وَإِذَا جَمَعَهُمَا رَوَى وَهٰكَذَا أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمُهُ أَسْلَمُ.

٢٥٦٠. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ اللَّخْمِيِّ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيثُ عَنِّي وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ فَيَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

بَابُ ١١ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

٢٥٦١. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَنَا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.

بَابُ ١٢ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيهِ

٢٥٦٢. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَجْلِسُ

صرف ابن منکدر سے بیان کرتے وقت فرق واضح کر دیتے اور جب دونوں (ابن منکدر اور سالم ابونضر) سے بیان کرتے تو اسی طرح (مذکورہ بالا کی طرح) بیان کرتے۔ ابورافع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور ان کا نام اسلم ہے۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو! عنقریب ایک آدمی کے پاس میری حدیث پہنچے گی اور وہ اپنی مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا کہے گا ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب (کافی ہے) ہم جو چیز اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور اسے حرام سمجھیں گے جسے اس میں حرام پائیں گے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح حرام کیا ہے جس طرح اللہ نے حرام کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ ف۔

حدیث لکھنے کی ممانعت

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث) لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت نہ دی۔ یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی زید بن اسلم سے مروی ہے ہمام نے بھی اسے زید بن اسلم سے روایت کیا ہے۔

حدیث لکھنے کی اجازت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھتے اور آپ سے حدیث سنتے اسے پسند کرتے لیکن یاد

ف: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اطلاع خداوندی سے فتنہ انکار حدیث کی خبر دی اور سنت کی تشریعی حیثیت واضح کرتے ہوئے امت کو اس فتنہ سے بچنے کی تلقین فرمائی خود قرآن پاک جسے منکرین حدیث ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں جا بجا حکم دیتا اور اعلان فرماتا کہ "جو کچھ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائیں اسے لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ" (سورۃ حشر پ ۲۸) حجیت حدیث کے بارے میں حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف "حجیت حدیث" کا مطالعہ لازمی ہے۔ (مترجم)

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُنِي وَلَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِيَمِينِكَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ لِلْخَطِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَائِمِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَعِيلَ يَقُولُ الْخَلِيلُ بْنُ مُرَّةَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ۔

نہ رکھ سکتے تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ سے احادیث سنتا ہوں مجھے وہ اچھی لگتی ہیں لیکن میں یاد نہیں رکھ سکتا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے داہنے ہاتھ سے مدد لو" اور آپ نے لکھنے کا اشارہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے اس حدیث کی سند قائم نہیں میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا فرماتے ہیں خلیل بن مرہ منکر حدیث ہے۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو شَاهٍ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ مِثْلَ هَذَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا (حضرت ابوہریرہ نے حدیث میں پورا واقعہ ذکر کیا) پھر ایک شخص ابوشاہ نے کہا "یارسول اللہ! مجھے لکھ دیجئے" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) فرمایا "ابوشاہ کو لکھ دو" اس حدیث میں قصہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے شیبان نے یحیٰی بن ابی کثیر سے اس کے مثل حدیث روایت کی ہے۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ وَهُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَوَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ هُوَ هَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام میں سے عبداللہ بن عمرو کے علاوہ کوئی بھی مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ روایت کرنے والا نہیں اور وہ (عبداللہ بن عمرو) لکھ لیا کرتے تھے جبکہ میں نہیں لکھتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ وہب بن منبہ اپنے بھائی ہمام بن منبہ سے روایت کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بنی اسرائیل سے حدیث روایت کرنا

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدِ الشَّامِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے (سن کر) دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہو اور بنی اسرائیل سے روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ ابوعاصم، اوزاعی، حسان بن عطیہ اور ابوکبشہ سلولی، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

نیکی میں راہ نمائی کرنے والا نیکی کرنیوالے کی طرح ہے۔

۵۶۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ شَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهُ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُهُ فَدَلَّهُ عَلَى آخَرَ فَحَمَلَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سواری کا مطالبہ کیا۔ آپ کے پاس سواری کا جانور نہ تھا آپ نے فرمایا فلاں کے پاس جاؤ اس شخص نے اسے جانور دے دیا۔ سائل نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر خبر دی تو آپ نے فرمایا نیکی پر دلالت کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے اس باب میں حضرت ابومسعود اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔

۵۶۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُبْدِعَ بِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ فُلَانًا

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سواری مانگی اور عرض کیا میری سواری کا جانور تھک رہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "فلاں شخص کے پاس جاؤ" وہ گیا تو اس نے اسے سواری کا جانور دے دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ أَوْ قَالَ عَامِلِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ إِيَاسٍ وَأَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيُّ اسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو.

٥٦٨. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ.

٥٦٩. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوْا وَلْتُؤْجَرُوْا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ الثَّوْرِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَبُرَيْدٌ يُكْنٰى أَبَا بُرْدَةَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ.

٥٧٠. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ذٰلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَسَنَّ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى فَاتُّبِعَ

٥٧١. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ

نے فرمایا نیکی پر دلالت کرنے والے کے لیے اسی طرح ثواب ہے جس طرح نیکی کرنے والے کے لیے ہے۔ آپ نے "فاعلہ" فرمایا یا "عاملہ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے اور ابومسعود بدری کا نام عقبہ بن عامر ہے۔

حسن بن خلال نے بواسطہ عبداللہ بن نمیر، اعمش اور ابوعمرو شیبانی، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع روایت نقل کی اس میں مثل اجر فاعلہ کے الفاظ بغیر شک کے مذکور ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفارش کر کے ثواب حاصل کرو اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جو چاہتا ہے فیصلہ کراتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے برید جن کی کنیت ابوبردہ ہے وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی ظلم سے قتل کیا جائے اس کے خون کا ایک حصہ آدم کے بیٹے پر ہوتا ہے اس لیے کہ سب سے پہلے اسی نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔ عبدالرزاق نے "اسن" کی جگہ "سن" کا لفظ ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ہدایت کی طرف بلانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٥٧٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ أَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا.

بَابُ الْأَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ الْبِدْعَةِ

٥٧٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً

ہے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ہدایت کی طرف بلایا اس کے لیے اس راستے پر چلنے والوں کی مثل ثواب ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جس نے گناہ کی دعوت دی اس کے لیے بھی اتنا گناہ ہے جتنا اس بدعملی کی ترکیبیں پر ہے اور ان کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی یہ حدیث ٢

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھا طریقہ جاری کیا پھر اس پر عمل کیا گیا تو اس کے لیے اپنا ثواب بھی ہے اور ایسے عمل کرنے والوں کے برابر ثواب بھی ملے گا جبکہ ان کے ثوابوں میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے برا طریقہ جاری کیا پھر یہ طریقہ اپنایا گیا تو اس کے لیے اپنا گناہ بھی ہے اور ان لوگوں کے گناہ کے برابر بھی جو اس پر عمل پیرا ہوئے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی ہو ۔ اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی مرفوع حدیث متعدد طریقوں سے مروی ہے ۔ حضرت جریر بن عبداللہ کے دونوں صاحبزادے حضرت منذر اور حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

سنت اختیار کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہمیں نہایت بلیغ وعظ فرمایا جس سے آنکھیں بھر آئیں اور دل لرز گئے ۔ ایک شخص نے کہا یہ تو رخصت ہونے والے شخص کے وعظ جیسا ہے

بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَالْعِرْبَاضُ بْنُ سَارِيَةَ يُكْنَى أَبَا نَجِيحٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ حُجْرِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اعْلَمْ قَالَ مَا أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ

یارسول! آپ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے نیز (امیر کا حکم) سننے اور ماننے کا حکم دیتا ہوں اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو بیشک تم میں جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا شریعت کے خلاف (نئی) نئی باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ یہ گمراہی ہے تم میں جو شخص یہ زمانہ پائے اسے میری اور میرے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والے خلفاء کا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے سنت کو دانتوں سے (مضبوط) پکڑ لو یہ حدیث حسن صحیح ہے ثور بن یزید نے بواسطہ خالد بن معدان، عبدالرحمن اور بن عمرو سلمی، حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

حسن بن علی خلال اور دوسرے راوی فرماتے ہیں ہم سے ابوعاصم نے بواسطہ ثور بن یزید، خالد بن معدان اور عبدالرحمن بن عمرو سلمی حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی عرباض بن ساریہ کی کنیت ابو نجیح ہے۔ حجر بن حجر کے واسطہ سے بھی یہ حدیث حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

کثیر بن عبداللہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث سے فرمایا "جان لو" عرض کیا "یارسول اللہ کیا جانوں؟" آپ نے فرمایا جس نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مٹ چکی تھی اس کے لیے اتنا ہی ثواب ہے جتنا اس پر عمل کرنے والوں کے لیے ہے بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ اور جس نے کسی برائی کا آغاز کیا جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند نہیں تو اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس برائی کا ارتکاب کرنے

مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ 77
شَيْئًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا هُوَ مِصِّيصِيٌّ شَامِيٌّ وَكَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ.

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحْيَى سُنَّتِي فَقَدْ أَحْيَانِي وَمَنْ أَحْيَانِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ثِقَةٌ وَأَبُوهُ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ صَدُوقٌ إِلَّا أَنَّهُ رُبَّمَا يَرْفَعُ الشَّيْءَ الَّذِي يُوقِفُهُ غَيْرُهُ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ شُعْبَةُ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَكَانَ رَفَّاعًا وَلَا نَعْرِفُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَنَسٍ رِوَايَةً إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَقَدْ رَوَى عَبَّادٌ الْمِنْقَرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَذَاكَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَلَا غَيْرَهُ وَمَاتَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ وَمَاتَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بَعْدَهُ بِسَنَتَيْنِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ.

بَابٌ فِي الْانْتِهَاءِ عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والوں پہ بغیر اس کے کہ ان کے عذاب میں کچھ کمی ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ محمد بن عیینہ مصیصی شامی ہیں اور کثیر بن عبد اللہ، عمرو بن عوف مزنی کے صاحبزادے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بیٹے! اگر تجھ سے ہو سکے تو اپنی صبح و شام اس حالت میں کر کہ تیرے دل میں کسی کے بارے میں کھوٹ نہ ہو۔ پھر فرمایا اے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا گویا کہ اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا میرے ساتھ جنت میں ہوگا اس حدیث میں طویل قصہ ہے اور یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ محمد بن عبد اللہ انصاری اور ان کے والد دونوں ثقہ ہیں۔ علی بن زید سچے ہیں البتہ بعض اوقات یہ ان احادیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں جنہیں دوسرے حضرات موقوف بیان کرتے ہیں۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا وہ ابو ولید موقوف بیان کرتے ہیں۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا وہ ابو ولید سے شعبہ کا قول نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہم سے علی بن زید نے بیان کیا ہمیں حضرت انس سے سعید بن مسیب کی صرف یہی طویل روایت معلوم ہے عباد منقری نے یہ حدیث بواسطہ علی بن زید، حضرت انسؓ سے روایت ہے لیکن اس میں حضرت سعید بن مسیب کا واسطہ مذکور نہیں، میں نے امام بخاری سے اسکا ذکر کیا تو انہوں نے بواسطہ سعید بن مسیب، حضرت انس کی روایت کو نہ پہچانا حضرت انس بن مالک ۹۳ھ میں فوت ہوئے جبکہ سعید بن مسیب کا انتقال ۹۵ھ میں ہوا

منہیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے باز رہنا

٥٠٧ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوا عَنِّي فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں تم مجھے چھوڑے رہو اور جب میں تم سے کچھ بیان کروں اسے مجھ سے لے لو بے شک تم سے پہلے لوگ انبیاء سے زیادہ سوال کرنے اور اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٣٢ مَا جَاءَ فِي عَالِمِ الْمَدِينَةِ

مدینہ کے ایک عالم

٥٠٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ وَإِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا مَنْ عَالِمُ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوسَى يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ هُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب لوگ طلب علم میں اونٹوں کا سینہ کوبی کریں گے (تیزی مراد ہے) لیکن وہ مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا کسی کو نہیں پائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابن عیینہ سے منقول ہے کہ یہ عالم، حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ ہیں اسحاق بن موسےٰ کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سنا کہ وہ عالم عمری زاہد ہیں اور ان کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔ یحییٰ بن موسےٰ فرماتے ہیں عبدالرزاق کا قول ہے کہ وہ عالم مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

بَابُ ٣٣ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ

عبادت پر فقہ کی فضیلت۔

٥٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى نَا الْوَلِيدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ نَا رَوْحُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔

٥١٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ

قیس بن کثیر فرماتے ہیں مدینہ شریف کا ایک آدمی

نا محمد بن يزيد الواسطي نا عاصم بن رجاء بن حيوة عن قيس بن كثير قال قدم رجل من المدينة على أبي الدرداء وهو بدمشق فقال ما أقدمك يا أخي قال حديث بلغني أنك تحدثه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما جئت لحاجة قال لا قال أما قدمت لتجارة قال لا قال ما جئت إلا في طلب هذا الحديث قال فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سلك طريقا يبتغي فيه علما سلك الله به طريقا إلى الجنة وإن الملائكة لتضع أجنحتها رضى لطالب العلم وإن العالم ليستغفر له من في السموات ومن في الأرض حتى الحيتان في الماء وفضل العالم على العابد كفضل القمر على سائر الكواكب إن العلماء ورثة الأنبياء إن الأنبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما إنما ورثوا العلم فمن أخذه أخذ بحظ وافر ولا نعرف هذا الحديث إلا من حديث عاصم بن رجاء بن حيوة وليس إسناده عندي بمتصل هكذا حدثنا محمود بن خداش هذا الحديث وإنما يروى هذا الحديث عن عاصم بن رجاء بن حيوة عن داود بن جميل عن كثير بن قيس عن أبي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا أصح من حديث محمود بن خداش.

۵۸۱۔ حدثنا هناد نا أبو الأحوص عن سعيد بن مسروق عن ابن أشوع عن يزيد بن سلمة الجعفي قال قال يزيد بن سلمة يا رسول الله إني سمعت منك حديثا كثيرا أخاف أن ينسيني أوله آخره فحدثني بكلمة تكون جماعا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق میں آیا آپ نے فرمایا "اے بھائی! کیسے آنا ہوا؟" اس نے عرض کیا میں ایک حدیث سننے آیا ہوں مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ وہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابودرداء نے پوچھا کسی ضرورت کے لیے تو نہیں آئے؟ اس نے کہا "نہیں" آپ نے فرمایا تجارت کے پیش نظر تو نہیں آئے؟ عرض کیا "نہیں" فرمایا تو صرف اس حدیث کی تلاش میں آئے ہو تو سنو! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جو آدمی طلب علم میں کوئی راستہ طے کرے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلائے گا۔ فرشتے طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کے پاؤں تلے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ عالم کے لیے زمین و آسمان کی ہر چیز حتیٰ کہ پانی میں مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں۔ عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہے جیسا چودھویں کا چاند ستاروں سے افضل ہے۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں بے شک انبیاءؑ کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتے بلکہ ان کی میراث علم ہے پس جس نے اسے پایا اسے بہت بڑا حصہ مل گیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف عاصم بن رجاء بن حیوہ کی روایت سے پہچانتے ہیں اور میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں محمود بن خداش نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔ عاصم بن رجاء نے ایک دوسری سند سے بھی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔ اور یہ محمود بن خداش کی روایت کے مقابلے میں اصح ہے۔

یزید بن سلمہ جعفی سے مروی ہے کہ یزید بن سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سی احادیث مبارکہ سنتا ہوں مجھے ڈر ہے کہ کہیں پچھلی حدیثوں کے باعث میں پہلی حدیثیں بھلا نہ دوں لہٰذا آپ کوئی جامع کلمہ بتائیں آپ نے فرمایا "جو کچھ جانتے

قَالَ اِتَّقُوا اللّٰهَ فِيمَا تَعْلَمُونَ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ هُوَ عِنْدِي مُرْسَلٌ وَلَمْ يُدْرِكْ عِنْدِي ابْنُ أَشْوَعَ يَزِيدَ بْنَ سَلَمَةَ وَابْنُ أَشْوَعَ اِسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ أَشْوَعَ.

۵۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا خَلَفُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّينِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ عَوْفٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هٰذَا الشَّيْخِ خَلَفِ بْنِ أَيُّوبَ الْعَامِرِيِّ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَرْوِي عَنْهُ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ وَلَا أَدْرِي كَيْفَ هُوَ.

۵۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ نَا الْقَاسِمُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرَضِينَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ سَمِعْتُ أَبَا عَمَّارٍ الْحُسَيْنَ بْنَ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ بْنَ عِيَاضٍ يَقُولُ عَالِمٌ عَامِلٌ مُعَلِّمٌ يُدْعَى كَبِيرًا فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوَاتِ.

۵۸۴ - حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

جو اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو" اس حدیث کی سند متصل نہیں اور یہ میرے نزدیک مرسل ہے ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے اور انہوں نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں منافق میں جمع نہیں ہو سکیں اچھے اخلاق اور دین کی سمجھ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف خلف بن ایوب عامری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن علاء کے سوا کسی اور نے اس سے روایت نہیں کیا اور اس کا حال مجھے معلوم نہیں۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے" دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عابد پر عالم کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح میں تم میں سے ادنیٰ آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں پھر فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، زمین و آسمان والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں بھی) اس شخص کے لیے رحمت مانگتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے میں نے ابوعمار حسین بن حریث خزاعی سے سنا کہ حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں عالم باعمل جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہے آسمانی سلطنتوں میں اسے "کبیر" کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتَّى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ ۔

مومن ، بھلائی سننے سے ہرگز سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ (اس کے سبب) جنت میں پہنچ جاتا ہے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔

٥٨٥ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَخْزُومِيُّ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت کی بات ، مومن کی گمشدہ میراث جہاں پائے وہی اس کا زیادہ حقدار ہے ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ۔ ابراہیم بن فضل مخزومی حدیث میں ضعیف ہے ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْاِسْتِئْذَانِ وَالْآدَابِ — استیذان اور آداب کے ابواب

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ

سلام کو پھیلانا

٥٨٦ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا أَنْتُمْ فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ایمان کے بغیر ہی جنت میں نہیں داخل ہو سکتے اور جب تک باہمی محبت نہ ہو (کامل) مومن نہیں کہلا سکتے ۔ تو کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے لگو ؟ وہ بات آپس میں سلام کو عام کرنا ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن سلام

وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

بَابُ ۲۳ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ السَّلَامِ

٥٨٧ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَيْرِيُّ الْبَلْخِيُّ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَلِيٍّ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ۔

بَابُ ۲۴ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْاِسْتِئْذَانَ ثَلَاثٌ

٥٨٨ ۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسٰى عَلٰى عُمَرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ مَا صَنَعَ قَالَ رَجَعَ قَالَ عَلَيَّ بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِي صَنَعْتَ قَالَ السُّنَّةُ قَالَ السُّنَّةُ وَاللّٰهِ لَتَأْتِيَنِّي عَلٰى هٰذَا بِبُرْهَانٍ وَبَيِّنَةٍ

شریک بن ابی نمر بواسطہ والد، عبداللہ بن عمرو، براء، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فضیلتِ سلام

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر کہا "السلام علیکم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "دس (نیکیاں)" دوسرا آدمی حاضر ہوا اور کہا "السلام علیکم و رحمۃ اللہ" آپ نے فرمایا "بیس (نیکیاں)" پھر تیسرا آدمی آیا اور کہا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تیس (نیکیاں)" یہ حدیث اس طریق یعنی عمران بن حصین کی روایت سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، علی اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

اجازت تین بار مانگنا ہے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کرتے ہوئے کہا "السلام علیکم" کیا میں آسکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ایک" حضرت ابوموسیٰ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا السلام علیکم کیا اندر آسکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "دو" حضرت ابوموسیٰ نے کچھ دیر ٹھہر کر پھر کہا "السلام علیکم کیا اندر داخل ہو سکتا ہوں؟" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تین" حضرت ابوموسیٰ واپس چلے گئے تو حضرت عمر نے دربان سے پوچھا "انہوں نے کیا کیا؟" اس نے عرض کیا واپس چلے گئے ہیں آپ نے فرمایا انہیں بلاؤ۔ جب آگئے تو فرمایا آپ نے یہ کیا کیا؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

اَوْ لَاَفْعَلَنَّ بِكَ قَالَ فَاَتَانَا وَنَحْنُ رُفْقَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ اَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَازِحُوْنَهُ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا اَصَابَكَ فِيْ هٰذَا مِنَ الْعُقُوْبَةِ فَاَنَا شَرِيْكُكَ قَالَ فَاَتٰى عُمَرَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَا كُنْتُ عَلِمْتُ بِهٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاُمِّ طَارِقٍ مَوْلَاةِ سَعْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْجُرَيْرِيُّ اِسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ يُكْنٰى اَبَا مَسْعُوْدٍ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا غَيْرُهُ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبُوْ نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ اِسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ۔

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ زُمَيْلٍ اِسْمُهُ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ وَاِنَّمَا اَنْكَرَ عُمَرُ عِنْدَنَا عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى حِيْنَ رَوٰى اَنَّهُ قَالَ الْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لَهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلِمَ هٰذَا الَّذِيْ رَوَاهُ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ۔

نے عرض کیا یہ سنت ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا "یہ سنت ہے؟ خدا کی قسم! یا تو اس پر گواہ لاؤ یا میں تم پر سختی کروں گا"۔ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے ہم تمام انصاری تھے۔ آپ نے فرمایا اے گروہ انصار! کیا تم حدیث رسول کو لوگوں سے زیادہ نہیں جانتے؟ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا "اجازت تین مرتبہ مانگنا ہے۔ اگر اجازت مل جائے تو بہتر ہے ورنہ واپس چلے جاؤ" اس پر لوگ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مذاق کرنے لگے۔ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں میں نے سر اٹھا کر کہا اس کے متعلق آپ کو کیا حادثہ پیش آیا میں بھی آپ کے ساتھ (اس حدیث میں) شریک ہوں۔ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں یہ بات بتائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس کا علم نہیں۔ اس باب میں حضرت علی اور سعد کی لونڈی ام طارق سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جریری کا نام سعید بن ایاس ہے اور ان کی کنیت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مرتبہ اجازت مانگی آپ نے اجازت دے دی یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوزمیل کا نام سماک حنفی ہے ہمارے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ کی روایت کا اس لیے انکار فرمایا کہ ان کو اس کا علم نہیں تھا۔ کیونکہ آپ نے حضور سے تین مرتبہ اجازت مانگی تو دے دی گئی لیکن آپ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ حضور نے فرمایا تین مرتبہ اجازت مانگو تو ٹھیک ہے ورنہ واپس ہو جاؤ۔

بَابُ ۳۶ كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ

سلام کا جواب کیسے دیا جائے۔

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ فَقَالَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَصَحُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے اس نے نماز پڑھی اور پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وعلیک" جاؤ اور پھر سے نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی"۔ بعدازاں انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث بواسطہ عبیداللہ بن عمر، سعید مقبری سے روایت کی۔ یحییٰ بن سعید کی روایت اصح ہے۔

بَابُ (۲۳) مَا جَاءَ فِيْ تَبْلِيْغِ السَّلَامِ

سلام پہنچانا

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ ثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ أَيْضًا عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں ام المومنین نے فرمایا "علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" اس باب میں بنو نمیر کے ایک شخص سے بھی روایت منقول ہے جسے اس نے بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری نے بھی بواسطہ ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

بَابُ (۲۴) مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

پہلے سلام کرنے والے کی فضیلت

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِيْ فَرْوَةَ الرَّهَاوِيِّ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ أَوْلَاهُمَا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یارسول اللہ! جب دو آدمی باہم ملاقات کریں تو ان میں سے کون پہلے سلام کرے؟ آپ نے فرمایا پہلے سلام کرنے والا اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے یہ حدیث حسن ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں ابوفروہ رہاوی کے

مُحَمَّدُ أَبُو فَرْوَةَ الرَّهَاوِيُّ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ إِلَّا أَنَّ ابْنَهُ مُحَمَّدَ ابْنَ يَزِيدَ رَوَى عَنْهُ مَنَاكِيرَ.

بَابُ ۲۳۲ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِشَارَةِ الْيَدِ فِي السَّلَامِ

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى الْإِشَارَةُ بِالْأَكُفِّ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ فَلَمْ يَرْفَعْهُ.

بَابُ ۲۳۳ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

۵۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَرُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

بَابُ ۲۳۴ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ أَنَّهُ سَمِعَ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مقارب الحدیث ہے البتہ اس کے بیٹے نے اس سے کچھ منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔

سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے غیر سے مشابہت پیدا کرنے والا ہم میں سے نہیں یہود و نصاریٰ کے مشابہ نہ ہو یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابن مبارک نے یہ حدیث، ابن لہیعہ سے غیر مرفوع بیان کی ہے۔

بچوں کو سلام کہنا۔

حضرت سیار فرماتے ہیں میں ثابت بنانی کے ہمراہ جا رہا تھا آپ کا گزر بچوں پر ہوا تو آپ نے ان کو سلام کہا اور فرمایا میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ بچوں کے پاس سے گذرے تو سلام کیا اور فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا جب آپ بچوں کے پاس سے گذرے تو آپ نے ان کو سلام کہا یہ حدیث صحیح ہے اور کئی لوگوں نے حضرت ثابت سے روایت کی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی متعدد طرق سے مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ جعفر بن سلیمان اور ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

عورتوں کو سلام کہنا

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں گذرے وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے سلام کے ساتھ ہاتھ مبارک جھکایا۔

مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ فَأَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ وَأَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بِيَدِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا بَأْسَ بِحَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ شَهْرٌ حَسَنُ الْحَدِيْثِ وَقَوَّى أَمْرَهُ وَقَالَ إِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيْهِ ابْنُ عَوْنٍ ثُمَّ رَوَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ إِنَّ شَهْرًا تَرَكُوْهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ النَّضْرُ تَرَكُوْهُ أَيْ طَعَنُوْا فِيْهِ.

عبدالحمید (راوی) نے ہاتھ سے اشارہ کیا (اور بتایا) یہ حدیث حسن ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں بواسطہ عبدالحمید بن بہرام شہر بن حوشب کی روایت میں کچھ ڈر نہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ شہر بن حوشب، حدیث میں اچھا اور قوی ہے۔ ابن عون نے اس کے بارے میں کلام کیا پھر خود ہی بواسطہ ہلال بن ابی زینب اسے روایت نقل کی۔ ہم سے ابوداؤد نے بواسطہ نضر بن شمیل، ابن عون سے نقل کیا کہ محدثین نے شہر بن حوشب کو چھوڑ دیا ہے۔ ابوداؤد نضر کا قول نقل کرتے ہیں کہ چھوڑنے سے مراد طعن کرنا ہے۔

بَابُ ۳۵ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا

٩٤ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ تَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بیٹے! جب گھر جاؤ تو سلام کیا کرو تمہارے اور تمہارے اہل خانہ کے لیے باعث برکت ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ۳۶ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ

پہلے سلام پھر گفتگو

٩٥ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا سَعِيْدُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْعُوْا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتّٰى يُسَلِّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام، گفتگو سے پہلے ہے۔ اسی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کسی کو کھانے پر نہ بلاؤ جب تک وہ سلام نہ کرے۔ یہ حدیث منکر ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں عنبسہ بن عبدالرحمن، حدیث میں ضعیف اور

ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ ذَاهِبٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ۔

ناقابلِ اعتبار ہے محمد بن زاذان منکر حدیث ہے۔

بَابُ ۴۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى الذِّمِّيِّ

ذمی کو سلام کرنا مکروہ ہے

۵۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور اگر ان میں سے کوئی ایک راستے میں ملے تو اسے تنگ جانب چلنے پر مجبور کر دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں یہودیوں کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا "السام علیک" (تم پر موت ہو۔ معاذ اللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیکم" (تم پر ہو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا تم پر موت اور لعنت ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالے ہر بات میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ ام المؤمنین نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے نہیں سنا انہوں نے کیا کہا؟ حضور نے فرمایا میں نے ان کا جواب (علیکم سے) دے دیا۔ اس باب میں حضرت ابو بصرہ غفاری، ابن عمر، انس اور ابو عبدالرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہم

بَابُ ۴۲ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ

مسلم و غیر مسلم کی مخلوط مجلس کو سلام کہنا

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی مجلس پر ہوا جس میں مسلمان اور یہودی ملے جلے تھے تو آپ نے انہیں سلام کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۲۹ مَا جَآءَ فِي تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي

سوار، پیادہ کو سلام کرے

۶۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ شِبْلٍ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَجَابِرٍ هٰذَا الْحَدِيثُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ إِنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیادے کو چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ ابن مثنیٰ نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن شبل، فضالہ بن عبید اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے ایوب سختیانی، یونس بن عبید اور علی بن زید نے کہا کہ حسن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سُنا۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا حَيْوَةُ ابْنُ شُرَيْحٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَلِيٍّ الْجَنْبِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ۔

حضرت فضالہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیادہ کو چلنے والا کھڑے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹے بڑے کو، چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے، زیادہ کو سلام کریں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ التَّسْلِيمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالْقُعُودِ

اٹھتے اور بیٹھتے وقت سلام کہنا۔

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَهَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو سلام

أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ أَيْضًا عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۲۵۱ الْإِسْتِيذَانِ قُبَالَةَ الْبَيْتِ

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ لَوْ أَنَّهُ حِينَ أَدْخَلَ بَصَرَهُ اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَفَقَأَ عَيْنَيْهِ مَا غَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَإِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ.

بَابُ ۲۵۲ مَنِ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرے پھر اگر بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے اٹھتے وقت پھر سلام کرے کیونکہ پہلا سلام دوسرے کی بنسبت زیادہ اہمیت نہیں رکھتا یہ حدیث حسن ہے ابن عجلان سے بھی یہ حدیث بواسطہ سعید مقبری ، ان کے والد حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا مروی ہے۔

گھر کے سامنے اجازت مانگنا

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اجازت ملنے سے پہلے پردہ اٹھا کر کسی کے گھر میں نظر ڈالی اور گھر والوں کے ستر کو دیکھا تو وہ اس حد کو پہنچا جو اس کے لیے جائز نہیں اور اگر اندر جھانکتے وقت سامنے سے کوئی اس کی آنکھیں پھوڑ دیتا تو میں اس پر کچھ غیرت نہ کھاتا اور اگر کوئی بے پردہ دروازے کے سامنے سے گزرے اور گھر کی طرف اس کی نظر پڑ جائے تو اس کا گناہ نہیں بلکہ گناہ گھر والوں کا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں ابوعبدالرحمٰن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

بلا اجازت کسی کے گھر جھانکنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ اقدس میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آپ کو جھانکا تو آپ نے تیر کی نوک اس کی طرف کی چنانچہ وہ پیچھے ہٹ گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص نے حجرۂ مبارک کے سوراخ سے جھانکا آپ لوہے

مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَاةٌ يَحُكُّ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِيذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بابُ ۲۵۳ اَلتَّسْلِيمُ قَبْلَ الْاِسْتِيذَانِ

۲۷۰۸ ـ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلَدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلِبَاءٍ وَضَغَابِيسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ أَيْضًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ مِثْلَ هٰذَا.

۲۷۰۹ ـ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

کی کنگھی سے سر مبارک کھجلا رہے تھے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو اس سے تیری آنکھ چبھو دیتا نظر سے بچاؤ کے لیے ہی تو اجازت طلب کرنے کا حکم ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

پہلے سلام پھر اجازت

حضرت کلدہ بن حنبل فرماتے ہیں صفوان بن امیہ نے مجھے دودھ، پیوسی، لوبیا اور چھوٹی ککڑیاں دے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ اس وقت بالائی وادی میں تشریف رکھتے تھے۔ فرماتے ہیں میں اجازت مانگے اور سلام کئے بغیر اندر داخل ہو گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واپس جاؤ اور کہو "السلام علیکم کیا میں آسکتا ہوں؟" یہ واقعہ حضرت صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے۔ عمرو کہتے ہیں مجھے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے بتائی لیکن انھوں نے یہ نہیں کہا کہ میں نے کلدہ سے سنا یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابن جریج کی روایت سے جانتے ہیں ابوعاصم نے بھی ابن جریج سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک قرض کے سلسلے میں جو میرے والد پر تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا "کون ہے؟" میں نے عرض کیا "میں ہوں" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں، میں" گویا کہ آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ٢٥٣ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ طُرُوقِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ لَيْلًا

٩١٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا قَالَ فَطَرَقَ رَجُلَانِ بَعْدَ نَهْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا۔

بَابُ ٢٥٤ مَا جَاءَ فِي تَتْرِيبِ الْكِتَابِ

٩١١۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا شَبَابَةُ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَإِنَّهُ أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَمْزَةُ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو النَّصِيبِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ۔

بَابُ ٢٥٥

٩١٢۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ أُمِّ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمُمْلِي هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهُوَ إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ مُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ

سفر سے رات کے وقت گھر پہنچنا مکروہ ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو سفر سے اپنی عورتوں کے پاس رات کے وقت آنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انس، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طریقوں سے مرفوعاً مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سفر سے اپنی عورتوں کے پاس رات کے وقت آنے سے منع فرمایا۔ انکے سفر سے رات کے وقت تو ہر ایک نے اپنی عورت کے پاس دوسرے

خط کو گرد آلود کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی خط لکھے تو اسے خاک آلود کردے کیونکہ یہ حاجت کو زیادہ پورا کرتا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے ہم اسے ابوالزبیر سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حمزہ سے مراد ابن عمرو نصیبی ہے اور وہ حدیث میں ضعیف ہے۔

کان پر قلم رکھنا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کے سامنے کاتب بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قلم اپنے کان پر رکھو اس سے مضمون زیادہ یاد آتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور یہ ضعیف سند ہے محمد بن زاذان اور عنبسہ بن عبدالرحمان

وعنبسة بن عبد الرحمن يضعفان۔

باب ۲۵۶ في تعليم السريانية

۱۱۳۔ حدثنا علي بن حجر انا عبد الرحمن بن أبي الزناد عن أبيه عن خارجة بن زيد بن ثابت عن أبيه زيد بن ثابت قال أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أتعلم له كلمات من كتاب يهود وقال إني والله ما آمن يهود على كتابي قال فما مر بي نصف شهر حتى تعلمته له قال فلما تعلمته كان إذا كتب إلى يهود كتبت إليهم وإذا كتبوا إليه قرأت له كتابهم هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير هذا الوجه عن زيد بن ثابت ورواه الأعمش عن ثابت بن عبيد عن زيد بن ثابت يقول أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أتعلم السريانية۔

باب ۲۵۷ ما جاء في مكاتبة المشركين

۱۱۴۔ حدثنا يوسف بن حماد البصري نا عبد الأعلى عن سعيد عن قتادة عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب قبل موته إلى كسرى وإلى قيصر وإلى النجاشي وإلى كل جبار يدعوهم إلى الله وليس بالنجاشي الذي صلى عليه هذا حديث حسن صحيح غريب۔

باب ۲۵۸ كيف يكتب إلى أهل الشرك

۱۱۵۔ حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا يونس عن الزهري قال أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس أنه أخبره أن أبا سفيان بن حرب أخبره أن هرقل أرسل إليه في نفر من قريش كانوا

دونوں حدیث میں ضعیف ہیں۔

سریانی زبان کی تعلیم

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ "میرے لیے یہودیوں کی کتاب سے چند کلمات سیکھو اور فرمایا خدا کی قسم مجھے یہودیوں پر اپنے خط کے بارے میں کچھ بھروسہ نہیں" حضرت زید فرماتے ہیں میں نے نصف مہینے کے اندر اندر سیکھ لیا اس کے بعد جب آپ نے یہود کی طرف لکھنا ہوتا تو میں ہی لکھتا اور اگر **ان کی طرف سے کوئی خط آتا تو میں ہی پڑھ کر حضور** صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زید بن ثابت سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اعمش نے بھی اسے بواسطہ ثابت بن عبید، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سریانی زبان سیکھنے کا حکم فرمایا۔

مشرکین سے خط و کتابت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے پہلے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر جابر و سرکش کو خط لکھ کر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا۔ یہ نجاشی وہ نہیں جس کی نماز جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

مشرکین کو خط کیسا لکھا جائے

حضرت ابوسفیان بن حرب کہتے ہیں میں قریش کی اس جماعت میں تھا جو تجارت کی غرض سے شام گئی ہوئی تھی کہ ہرقل نے مجھے بلا بھیجا یہ سب لوگ اس کے پاس گئے راوی نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ

تَجَّارًا بِالشَّامِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو سُفْيَانَ اسْمُهُ صَخْرُ بْنُ حَرْبٍ۔

بَابُ ٢٥ مَا جَاءَ فِي خَتْمِ الْكِتَابِ

٢١٦۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي كَفِّهِ هٰذَا حَدِيثٌ۔

بَابُ ٢٦ كَيْفَ السَّلَامُ

٢١٧۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ نَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي قَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُنَا فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِنَا أَهْلَهُ فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَلِبُوا هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا فَكُنَّا نَحْتَلِبُهُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ وَنَرْفَعُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم کا نامہ مبارک منگوا کر پڑھا اس میں لکھا تھا۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ اللہ کے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے روم کے بڑے بادشاہ ہرقل کی طرف۔ ہدایت کے پیروکار پر سلام ہو۔ امابعد۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوسفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔

خط پر مہر لگانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عجم والوں کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو عرض کیا گیا یارسول اللہ! عجمی لوگ مہر کے بغیر خط کو قبول نہیں کرتے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی حضرت انس فرماتے ہیں گویا کہ میں اب بھی حضور کے ہاتھ پر اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

سلام کا طریقہ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اور میرے دو ساتھی مدینہ شریف آئے بھوک کی وجہ سے ہماری آنکھیں اور کان جواب دے چکے تھے ہم اپنے آپ کو صحابہ کرام کے سامنے پیش کرتے تھے لیکن ہمیں کوئی بھی قبول نہ کرتا چنانچہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ہمیں گھر لے آئے۔ وہاں تین بکریاں تھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا دودھ دوہو۔ ہم ان کا دودھ دوہتے اور ہر ایک اپنے حصے کا دودھ پی لیتا اور حضور کا حصہ بھی اٹھا کر رکھ دیا جاتا رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو اس طرح سلام کرتے کہ سونے والے نہ جاگتے اور جاگنے والے سن لیتے۔ پھر مسجد میں

مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ٢٦ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى مَنْ يَبُولُ

١٠٣. حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا أَحْمَدُ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَاءِ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ٢٧ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِئًا

١٠٤. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ طَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيهِمْ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَيْكَ

تشریف لے جاتے نماز پڑھتے اور پھر آکر (دودھ) نوش فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت سلام کیا جب آپ پیشاب فرما رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے بواسطہ محمد بن یوسف اور سفیان، ضحاک بن عثمان سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی اس باب میں حضرت علقمہ بن فغواء، جابر، براء اور مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

پہلے "علیک السلام" کہنے کی ممانعت

ابوتمیمہ ہجیمی اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا لیکن آپ کو نہ پا سکا پس میں بیٹھ گیا اچانک دیکھا کہ آپ لوگوں کی جماعت میں موجود ہیں میں آپ کو پہچانتا نہ تھا آپ لوگوں کے درمیان صلح کرا رہے تھے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو کچھ لوگ آپ کے ساتھ اٹھے اور کہنے لگے یارسول اللہ! جب میں نے یہ بات دیکھی تو کہا "علیک السلام یارسول اللہ" (تین مرتبہ یہی الفاظ دہرائے)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "علیک السلام" مردے کا سلام ہے۔ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے تو کہے

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبُوْ غِفَارٍ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَاَبُوْ تَمِيْمَةَ اسْمُهٗ طَرِيْفُ بْنُ مُجَالِدٍ.

٦٢٠ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ غِفَارٍ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَقَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٦٢١ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

باب ٢٦٣

٦٢٢ - حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذْ اَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" پھر آپ نے میرے سلام کا جواب دیتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا "وعلیک ورحمۃ اللہ" ابوغفار نے بھی یہ حدیث بواسطہ ابوتمیمہ ہجیمی، ابوجری جابر بن سلیم ہجیمی سے روایت کی وہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آخر تک ابوتمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔

حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا "علیک السلام" آپ نے فرمایا "علیک السلام" نہ کہو بلکہ "السلام علیک" کہو۔ راوی نے پورا واقعہ بیان کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرتے تو تین مرتبہ کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو اسے بھی تین مرتبہ دہراتے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھنا

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے آپ کے پاس لوگ بھی جمع تھے کہ تین آدمی آئے ان میں سے دو آدمی آپ کی طرف بڑھے اور تیسرا چلا گیا۔ جب وہ دونوں حاضر خدمت ہوئے تو سلام عرض کیا پھر ایک مجلس میں جگہ دیکھ کر بیٹھ گیا اور دوسرا سب سے پیچھے بیٹھا اور تیسرا پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کی بابت نہ بتاؤں!

فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوٰى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اِسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَأَبُو مُرَّةَ مَوْلٰى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ وَاسْمُهُ يَزِيدُ وَيُقَالُ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔

ان میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ کے ہاں پناہ لی تو اللہ تعالیٰ نے اسے پناہ دے دی۔ دوسرے نے اللہ تعالیٰ سے شرم کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے وہی بدلہ دیا۔ اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ کی توجہ سے محروم رہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔ ابو مرہ، ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام ہیں ان کا نام یزید ہے۔ کہا جاتا ہے عقیل بن ابی طالب کے غلام ہیں۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكٍ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب ہم بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ زہیر بن معاویہ نے بھی اسے سماک سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۲۶۵ مَا جَاءَ عَلَى الْجَالِسِ فِي الطَّرِيقِ

راستے میں بیٹھنے والے کی ذمہ داری۔

۶۲۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ وَاهْدُوا السَّبِيلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے وہ راستے میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اگر تمہارے لیے راستے میں بیٹھنا ضروری ہو تو سلام کا جواب دو مظلوم کی مدد کرو اور لوگوں کو راستہ بتاؤ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ۲۶۶ مَا جَاءَ فِي الْمُصَافَحَةِ

مصافحہ کرنا

۶۲۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا حَنْظَلَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے تو کیا

أخاه أو صديقه أينحني له قال لا قال أفيلتزمه ويقبله قال لا قال فيأخذ بيده ويصافحه قال نعم هذا حديث حسن.

٦٢٦ - حدثنا سويد نا عبد الله نا همام عن قتادة قال قلت لأنس بن مالك هل كانت المصافحة في أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم هذا حديث حسن صحيح.

٦٢٧ - حدثنا أحمد بن عبدة الضبي نا يحيى بن سليم الطائفي عن سفيان عن منصور عن خيثمة عن رجل عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تمام التحية الأخذ باليد وهذا حديث غريب ولا نعرفه إلا من حديث يحيى بن سليم عن سفيان وسألت محمد بن إسمعيل عن هذا الحديث فلم يعده محفوظا وقال إنما أراد عندي حديث سفيان عن منصور عن خيثمة عن من سمع ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا سمر إلا لمصل أو مسافر قال محمد وإنما يروى عن منصور عن أبي إسحق عن عبد الرحمن بن يزيد أو غيره قال من تمام التحية الأخذ باليد.

٦٢٨ - حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله نا يحيى ابن أيوب عن عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم أبي عبد الرحمن عن أبي أمامة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من تمام عيادة المريض أن يضع أحدكم يده على جبهته أو قال على يده فيسأله كيف هو وتمام تحياتكم بينكم المصافحة هذا إسناده

اس کے لیے جھکے۔ آپ نے فرمایا "نہیں" عرض کیا کیا اس سے گلے مل کر اس کا بوسہ لے؟ آپ نے فرمایا "نہیں" اس نے پوچھا کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے؟ آپ نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا صحابہ کرام میں مصافحہ کرنے کا دستور تھا؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصافحہ کرنا سلام کی تکمیل ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے بواسطہ یحییٰ بن سلیم، سفیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کو محفوظ نہیں سمجھا۔ اور فرمایا میرے نزدیک اس سے مراد وہ حدیث ہے جو سفیان نے بواسطہ منصور، خیثمہ بواسطہ کسی نامعلوم شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازی اور مسافر کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے رات کو باتیں کرنا درست نہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں پہلی حدیث کہ "مصافحہ تکمیل سلام سے ہے" منصور سے بواسطہ ابی اسحٰق اور عبدالرحمٰن ابن یزید وغیرہم منقول ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس کی خیریت پوچھو۔ اور تمہارا آپس میں سلام، مصافحہ سے مکمل ہوتا ہے یہ سند قوی نہیں امام بخاری فرماتے ہیں عبیداللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف ہیں قاسم سے مراد

لَيْسَ بِالْقَوِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زَحْرٍ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ ضَعِيفٌ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُكْنٰى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ثِقَةٌ وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَالْقَاسِمُ شَامِيٌّ۔

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَاءِ۔

بَابُ ۲۶۷ مَا جَاءَ فِي الْمُعَانَقَةِ وَالْقُبْلَةِ

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَدِينِيُّ ثَنِي أَبِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ ۲۶۸ مَا جَاءَ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ۔

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

ابن عبدالرحمن ہیں ان کی کنیت ابو عبدالرحمان ہے اور وہ ثقہ ہیں۔ یہ، عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے غلام ہیں۔ قاسم شامی ہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالےٰ انہیں جدا ہونے سے پہلے بخش دیتا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ ابواسحٰق حضرت براء کی روایت سے حسن غریب ہے۔ حضرت براء سے یہ حدیث کئی طرف سے مروی ہے۔

گلے ملنا اور بوسہ دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ میں تشریف فرما تھے حضرت زید نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ننگے ہی کپڑا کھینچتے ہوئے ان کی طرف بڑھے اللہ کی قسم! میں نے آپ کو نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد کبھی برہنہ نہیں دیکھا۔ آپ نے حضرت زید کو گلے لگایا اور ان کا بوسہ لیا۔ یہ حدیث غریب ہے حدیث زہری سے صرف اسی طریق سے معروف ہے الخ۔

ہاتھ اور پاؤں چومنا

حضرت صفوان بن عسال فرماتے ہیں ایک یہودی

ف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں فتنے کا خوف نہ ہو تو معانقہ جائز ہے درمختار میں ہے علماء اور صلحاء کے ہاتھ پیر کا چومنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ایسی نہ ہو کہ جس سے ستر باقی نہ رہے (مترجم)

إدريس وأبو أسامة عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن صفوان بن عسال قال قال يهودي لصاحبه اذهب بنا إلى هذا النبي فقال صاحبه لا تقل نبي إنه لو سمعك كان له أربعة أعين فأتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألاه عن تسع آيات بينات فقال لهم لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التي حرم الله إلا بالحق ولا تمشوا ببريء إلى ذي سلطان ليقتله ولا تسحروا ولا تأكلوا الربا ولا تقذفوا محصنة ولا تولوا الفرار يوم الزحف وعليكم خاصة اليهود أن لا تعتدوا في السبت قال فقبلوا يده ورجليه وقالوا نشهد أنك نبي قال فما يمنعكم أن تتبعوني قالوا إن داود دعا ربه أن لا يزال من ذريته نبي وإنا نخاف إن تبعناك أن تقتلنا اليهود وفي الباب عن يزيد بن الأسود وابن عمر وكعب بن مالك و هذا حديث حسن صحيح.

باب ٦١ ما جاء في مرحبا

٦٢٢ - حدثنا إسحق بن موسى الأنصاري نا معن نا مالك عن أبي النضر أن أبا مرة مولى أم هانئ بنت أبي طالب أخبره أنه سمع أم هانئ تقول ذهبت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة تستره بثوب قالت فسلمت فقال من هذه؟ قلت أنا أم هانئ قال مرحبا بأم هانئ فذكر قصة في الحديث وهذا حديث صحيح.

نے اپنے ساتھی سے کہا چلیں اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس لے چلو۔ اس نے کہا نبی نہ کہو۔ اس نے سن لیا تو (خوشی سے) اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے نو واضح نشانیاں دریافت کیں۔ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ چوری اور زنا نہ کرو۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اسے ناحق قتل نہ کرو۔ کسی بے گناہ کو حاکم کے پاس قتل کرانے نہ لے جاؤ۔ جادو نہ کرو، سود نہ کھاؤ، کسی پاکدامنہ کو زنا کا الزام نہ دو، لڑائی کے دن پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو خصوصاً اے یہودیو! تمہارے لیے لازمی ہے کہ ہفتے کے دن حد سے تجاوز نہ کرو۔ راوی فرماتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک چومے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ نبی ہیں۔ آپ نے پوچھا میری پیروی سے تمہیں کیا چیز روکتی ہے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا مانگی تھی کہ ان کی اولاد سے ہی نبی ہوتے رہیں تو ہمیں ڈر ہے کہ آپ کی پیروی کی وجہ سے یہودی ہمیں قتل نہ کریں۔ اس باب میں حضرت یزید بن اسود، ابن عمر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی

خوش آمدید کہنا۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں فتح مکہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ آپ غسل فرما رہے ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے سے پردہ کر رکھا ہے۔ فرماتی ہیں میں نے سلام کیا تو آپ نے فرمایا "یہ کون ہے؟" میں نے عرض کیا "میں ام ہانی ہوں" حضور نے فرمایا "ام ہانی کا آنا مبارک ہو" راوی نے طویل واقعہ ذکر کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

٦٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا أَنَا مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ أَبِيْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ جُحَيْفَةَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيْحٍ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ وَرَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَهٰذَا أَصَحُّ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُوْلُ مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَكَتَبْتُ كَثِيْرًا عَنْ مُوْسَى بْنِ مَسْعُوْدٍ ثُمَّ تَرَكْتُهُ.

بَابُ ٢٠ مَا جَاءَ فِي تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ

٦٣٤ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ أَيُّوْبَ وَالْبَرَاءِ وَأَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ.

٦٣٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْمَخْزُوْمِيُّ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا آپ نے فرمایا "مہاجر سوار کا آنا مبارک ہو" اس باب میں حضرت بریدہ، ابن عباس اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن مسعود کی روایت سے پہچانتے ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بواسطہ سفیان، ابواسحاق سے یہ حدیث مرسل روایت کی اور مصعب بن سعد کا واسطہ ذکر نہیں کیا یہ اصح ہے۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا کہ موسیٰ بن مسعود، حدیث میں ضعیف ہے۔ محمد بن بشار فرماتے ہیں میں نے موسیٰ بن مسعود سے بہت سی حدیثیں لکھی تھیں لیکن پھر اسے چھوڑ دیا۔

چھینکنے والے کو جواب دینا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر نیکی میں چھ حقوق ہیں۔ جب ملاقات کرے تو سلام کہے، اس کی دعوت قبول کرے، چھینک کا جواب دے، بیمار ہو تو عیادت کرے، مرجائے تو اس کے جنازہ کے پیچھے چلے اور اس کے لیے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوایوب، براء اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرق سے مروی ہے بعض محدثین نے حارث اعور کے بارے میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حق ہیں۔ جب بیمار ہو تو عیادت کرے،

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للمؤمن على المؤمن ست خصال يعوده إذا مرض ويشهده إذا مات ويجيبه إذا دعاه ويسلم عليه إذا لقيه ويشمته إذا عطس وينصح له إذا غاب أو شهد هذا حديث صحيح ومحمد بن موسى المخزومي مدني ثقة روى عنه عبد العزيز بن محمد وابن أبي فديك.

باب ۲۱ ما يقول العاطس إذا عطس

۶۳۶ - حدثنا حميد بن مسعدة نا زياد بن الربيع نا حضرمي مولى آل الجارود عن نافع أن رجلا عطس إلى جنب ابن عمر فقال الحمد لله والسلام على رسول الله فقال ابن عمر وأنا أقول الحمد لله والسلام على رسول الله وليس هكذا علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم علمنا أن نقول الحمد لله على كل حال هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث زياد بن الربيع.

باب ۲۲ ما جاء كيف يشمت العاطس

۶۳۷ - حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن حكيم بن ديلم عن أبي بردة بن أبي موسى عن أبي موسى قال كان اليهود يتعاطسون عند النبي صلى الله عليه وسلم يرجون أن يقول لهم يرحمكم الله فيقول يهديكم الله ويصلح بالكم وفي الباب عن علي وأبي أيوب وسالم بن عبيد وعبد الله بن جعفر وأبي هريرة هذا حديث حسن صحيح.

فوت ہو تو اس کے جنازہ میں شریک ہو۔ وہ بلائے تو حاضر ہو، بوقت ملاقات اسے سلام کرے، اسے چھینک آئے تو جواب دے اور اس کی خیرخواہی کرے چاہے غائب ہو یا سامنے یہ حدیث صحیح ہے، محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی ثقہ ہیں ان سے عبدالعزیز بن محمد اور ابن ابی فدیک نے روایت کی ہے

چھینکنے والا کیا کہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے پڑھا "الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا "میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ" لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی بلکہ آپ نے ہمیں یہ کلمات سکھائے "الحمد للہ علی کل حال" یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زیاد بن ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں

چھینک کا جواب

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہودی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس امید سے چھینکتے کہ آپ ان کے لیے فرمائیں "یرحمکم اللہ" (اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے) لیکن آپ فرماتے "اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست فرمائے"

اس باب میں حضرت علی، ابوایوب سالم بن عبید، عبداللہ بن جعفر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ اخْتَلَفُوْا فِيْ رِوَايَتِهِ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَقَدْ أَدْخَلُوْا بَيْنَ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَبَيْنَ سَالِمٍ رَجُلًا۔

حضرت سالم بن عبید فرماتے ہیں کہ وہ چند لوگوں کے ہمسفر تھے ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا "السلام علیکم" حضرت سالم نے فرمایا "وعلیک وعلی امک" (تجھ پر اور تیری ماں پر بھی) یہ بات اس شخص پر شاق گزری تو آپ نے فرمایا میں نے تو وہی بات کہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ آپ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا "السلام علیکم" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وعلیک وعلی امک" جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے "الحمد للہ رب العالمین" اور جواب دینے والا کہے "یرحمک اللہ" (اللہ تجھ پر رحم فرمائے) پھر چھینکنے والا کہے "یغفر اللہ لی ولکم" اللہ تعالٰی (مجھے بھی اور تمھیں بھی بخش دے) اس حدیث کی روایت میں منصور سے اختلاف کیا گیا ہے اور محدثین نے ہلال بن یساف اور سالم کے درمیان ایک اور واسطہ ذکر کیا ہے۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاؤُدَ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ أَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلِ الَّذِيْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو کہے "الحمد للہ علی کل حال" (ہر حال میں اللہ تعالٰی کا شکر ہے) جواب دینے والا "یرحمک اللہ" کے الفاظ کہے پھر چھینکنے والا کہے "یہدیکم اللہ ویصلح بالکم"

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَهٰكَذَا رَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى وَقَالَ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى يَضْطَرِبُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ أَحْيَانًا عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

محمد بن مثنی نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ ابن ابی لیلیٰ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ شعبہ اسی طرح ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہوئے ابو ایوب سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں ابن ابی لیلیٰ کو اس روایت میں اضطراب ہے کبھی ابو ایوب سے نقل کرتے ہیں اور کبھی

يَقُولُ أَخْبَرَنَا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ التَّشْمِيتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ

۶۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُولَ اللهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ حَمِدَ اللهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

۶۳۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللهِ أَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُومٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَنْتَ مَزْكُومٌ هٰذَا أَصَحُّ

حضرت علی سے (رضی اللہ عنہما)

ابن ابی لیلی بواسطہ اپنے بھائی عیسی اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلی، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کے معنیٰ حدیث مرفوعًا روایت کرتے ہیں۔

چھینک کا جواب کب ضروری ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کی چھینک کا جواب دیا لیکن دوسرے کی چھینک کا جواب نہ دیا۔ جس کا جواب نہ دیا اس نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے اس کی چھینک کا جواب دیا لیکن میری چھینک کا جواب نہ دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اللہ تعالے کا

کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے

ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی ایک آدمی کو چھینک آئی میں بھی موجود تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تم پر رحم فرمائے" اسے دوبارہ چھینک آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسے زکام ہوگیا ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشار بواسطہ، یحیی بن سعید، عکرمہ بن عمار اور ایاس بن سلمہ، سلمہ سے اس کے معنی مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں۔ البتہ اس روایت میں یہ بات زائد ہے کہ آپ نے تیسری بار فرمایا تجھے زکام ہے۔ یہ حدیث، ابن مبارک

مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ هٰذَا الْحَدِيثَ نَحْوَ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.

۶۳۵- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا

۶۳۶- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُشَمِّتُ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَإِذَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَخْمِيرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ.

۶۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

۶۳۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ وَإِذَا قَالَ آهْ آهْ

کی حدیث سے اصح ہے۔۔۔

شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہ حدیث، یحیٰی بن سعید کی روایت کی مثل نقل کی احمد بن حکم بصری نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، عکرمہ بن عمار سے اسے بیان کیا۔

عمر بن اسحاق بن ابی طلحہ، بواسطہ والدہ اپنے نانا سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنے والے کو تین دفعہ تک جواب دو اس سے زائد پر چاہو تو جواب دو چاہو تو نہ دو یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند مجہول ہے۔

چھینک کے وقت آواز پست کرنا اور منہ ڈھانکنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنے چہرہ مبارک کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانک لیتے اور آواز کو پست کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اللہ کو چھینک پسند ہے اور جمائی ناپسند

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی جانب سے۔ جب تم میں سے کسی ایک کو چھینک آئے تو چاہیے کہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھے جب

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ وَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ آهْ آهْ إِذَا تَثَاءَبَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۷۴۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُولُ هَاهْ هَاهْ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ. هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَجْلَانَ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ أَحْفَظُ لِحَدِيثِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ وَأَثْبَتُ مِنِ ابْنِ عَجْلَانَ وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْمَدِينِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَحَادِيثُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ رَوَى بَعْضَهَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى بَعْضَهَا سَعِيدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَجَعَلْتُهَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعُطَاسَ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

۲۷۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ

وہ آہ آہ کہتا ہے تو شیطان اس کے منہ سے ہنستا ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ نے چھینک کو پسند فرماتا اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ لہٰذا جب کوئی شخص جمائی کے وقت آہ آہ کہے تو شیطان اس کے منہ سے ہنستا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جمائی ناپسند پس جب تم میں سے کوئی چھینک آنے پر الحمدللہ کہے تو ہر سننے والے کو "یرحمک اللہ" کہنا لازم ہے لیکن جمائی! تو جس کو جمائی آئے وہ حتی الامکان لوٹانے کی کوشش کرے اور "ھاہ ھاہ" نہ کہے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے جو اس پر ہنستا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ ابن عجلان کی روایت سے اصح ہے۔ ابن ابی ذئب، سعید مقبری کی حدیث کے لیے ابن عجلان سے احفظ اور اثبت ہے میں نے سنا ابوبکر عطار بصری بواسطہ علی بن مدینی اور یحییٰ بن سعید ذکر کرتے ہیں کہ محمد بن عجلان نے کہا سعید مقبری نے اپنی بعض روایات براہ راست حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں جبکہ بعض روایات ایک شخص کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں یہ روایتیں مجھ پر خلط ملط ہو گئیں لہٰذا اس نے ان سب کو بلا واسطہ حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا۔

نماز میں چھینک کا آنا شیطان کی طرف سے ہے

عدی بن ثابت بواسطہ والد اپنے دادا سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نماز میں چھینک، اور جمائی اونگھ حیض، قے اور نکسیر شیطان کی طرف سے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف بواسطہ شریک ابو یقظان کی روایت سے پہچانتے

إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ وَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قُلْتُ لَهُ مَا اسْمُ جَدِّ عَدِيٍّ قَالَ لاَ أَدْرِي وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ اسْمُهُ دِينَارٌ

بَابُ ٢٧ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يُجْلَسُ فِيهِ

٦٥١. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ يُقِيمُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٦٥٢. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلاَّلُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُقِيمُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَقُومُ لاِبْنِ عُمَرَ فَمَا يَجْلِسُ فِيهِ.

بَابُ ٢٨ مَا جَاءَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

٦٥٣. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ وَإِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

یہاں میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ سے عدی کے دادا کا نام پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں یحییٰ بن معین سے مذکور ہے کہ ان کا نام دینار ہے۔

کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے دوسرے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھ جائے (راوی کہتے ہیں) لوگ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اٹھتے لیکن آپ ان کی جگہ نہ بیٹھتے۔

کسی جگہ سے اٹھ کر جانے والا اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔

حضرت وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے اگر کسی ضرورت کے لیے باہر جائے اور پھر واپس لوٹے تو وہ اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکرہ، ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

بَابُ ۲۷ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا

۶۵۴. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ انا عَبْدُ اللهِ انا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ نَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَيْضًا.

بَابُ ۲۸ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُودِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ

۶۵۵. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ انا عَبْدُ اللهِ انا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ أَوْ لَعَنَ اللهُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مِجْلَزٍ اسْمُهُ لَاحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ.

بَابُ ۲۹ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

۶۵۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۵۷. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا قَبِيصَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِينَ رَأَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا سَمِعْتُ

بلا اجازت دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنا منع ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھے ، یہ حدیث حسن ہے اور اسے عامر احول نے بھی عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔

حلقہ کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت

حضرت ابو مجلز سے روایت ہے ایک آدمی حلقہ کے درمیان بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ملعون ہے یا اللہ تعالیٰ نے بزبان رسول اسے ملعون قرار دیا جو حلقہ کے درمیان بیٹھے یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو مجلز کا نام لاحق بن حمید ہے ،

کسی کے لیے کھڑا ہونے کی ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا لیکن آپ کو دیکھ کر وہ کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرماتے ، یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو مجلز سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عبد اللہ بن زبیر اور ابن صفوان ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے حضرت معاویہ نے فرمایا بیٹھو کیونکہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ۳۸۳ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ.

۶۵۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الِاسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۶۵۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادٌ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ انْتِقَاصُ الْمَاءِ هُوَ الِاسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ.

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے لیے بت کی طرح کھڑے ہوں اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیے[1]۔ اس باب میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ ابو امامہ نے بواسطہ حبیب بن شہید اور ابو مجلز، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے

ناخن کتروانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ باتیں فطرت سے ہیں۔ استرا لینا (زیر ناف بالوں کا مونڈنا)، ختنہ کرنا، مونچھیں کتروانا، بغلوں کے بال صاف کرنا اور ناخن کتروانا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں فطرت سے ہیں۔ مونچھیں کتروانا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن کترانا انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا، بغلوں کے بال صاف کرنا، زیر ناف بالوں کا مونڈنا اور پانی سے استنجاء کرنا۔ زکریا فرماتے ہیں حضرت مصعب نے فرمایا میں دسویں بات بھول گیا ہوں غالباً وہ کلی کرنا ہے اس باب میں حضرت عمار بن یاسر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں "انتقاص الماء" سے مراد پانی سے استنجاء کرنا ہے۔

[1] اصحاب علم و فضل کی آمد پر کھڑا ہونا اچھی بات ہے کیونکہ یہ ان کا اعزاز و اکرام ہے۔ البتہ کسی کے لیے محض اس کی دنیاوی حیثیت کے پیش نظر کھڑا ہونا منع ہے۔ اسی طرح انسان کی اپنی خواہش نہیں ہونی چاہیے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں (مترجم)

بَابُ ۲۸۴ مَا جَاءَ فِیْ تَوْقِیْتِ تَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ وَاَخْذِ الشَّارِبِ

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَا صَدَقَۃُ بْنُ مُوْسٰی اَبُوْ مُحَمَّدٍ صَاحِبُ الدَّقِیْقِ نَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجُوْنِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ وَقَّتَ لَهُمْ فِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً تَقْلِیْمَ الْاَظْفَارِ وَاَخْذَ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ۔

۶۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجُوْنِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبْطِ اَنْ لَّا نَتْرُکَ اَکْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَصَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰی لَیْسَ عِنْدَهُمْ بِالْحَافِظِ۔

بَابُ ۲۸۵ مَا جَاءَ فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ

۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِیْدِ الْکِنْدِیُّ الْکُوْفِیُّ نَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُصُّ اَوْ یَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ قَالَ وَکَانَ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ اِبْرَاهِیْمُ یَفْعَلُهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا عَبِیْدَةُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَیْسَ مِنَّا وَفِی الْبَابِ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ صُهَیْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

ناخن کاٹنے اور مونچھیں کتروانے کی مدت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ہر چالیس دن کے بعد ناخن کاٹنے، مونچھیں کتروانے اور زیر ناف بالوں کے مونڈنے کا وقت مقرر فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمارے لیے مونچھیں کترنے، ناخن کاٹنے، زیر ناف بال مونڈنے اور بغلوں کے بال صاف کرنے میں وقت مقرر کیا گیا کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے۔ صدقہ بن موسیٰ، محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔

مونچھیں کتروانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں مبارک کتروایا کرتے تھے اور اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مونچھیں نہ کتروائے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہے محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، یوسف بن صہیب سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

بَابُ ٣٨ مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

٦٦٣۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ لَا أَعْرِفُ لَهُ حَدِيثًا لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ أَوْ قَالَ يَتَفَرَّدُ بِهِ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ هَارُونَ وَرَأَيْتُهُ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي عُمَرَ بْنِ هَارُونَ وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ كَانَ صَاحِبَ حَدِيثٍ وَكَانَ يَقُولُ الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيقَ عَلٰى أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ قُتَيْبَةُ قُلْتُ لِوَكِيعٍ مَنْ هٰذَا قَالَ صَاحِبُكُمْ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ۔

بَابُ ٣٩ مَا جَاءَ فِي إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ

٦٦٥۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحٰى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

٦٦٦۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللِّحٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ هُوَ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ ثِقَةٌ وَعُمَرُ

داڑھی کو درست رکھنا۔

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک کی لمبائی اور چوڑائی سے کچھ حصہ لیا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہے اس روایت کے علاوہ مجھے اس کی ایسی کوئی روایت معلوم نہیں جو بے اصل ہو یا اس میں وہ منفرد ہو۔ حدیث مذکورہ کو ہم صرف عمر بن ہارون کی روایت سے پہچانتے ہیں امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ان کے بارے میں امام بخاری کی اچھی رائے پائی قتیبہ فرماتے ہیں عمر بن ہارون صاحب حدیث تھے اور فرماتے تھے ایمان، قول وعمل کا نام ہے۔ قتیبہ فرماتے ہیں ہم سے وکیع نے بواسطہ ایک آدمی کے حضرت ثور بن یزید سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف پر منجنیق نصب کی۔ قتیبہ فرماتے ہیں میں نے وکیع سے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ عمر بن ہارون ہیں۔

داڑھی بڑھانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مونچھیں کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوبکر بن نافع، ابن عمر کے غلام ہیں اور ثقہ ہیں۔ عمر بن نافع بھی ثقہ

بْنُ نَافِعٍ ثِقَةٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُضَعَّفُ.

بَابُ ۲۸۰ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى مُسْتَلْقِيًا

۶۶۷ ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ.

بَابُ ۲۸۹ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ فِي ذٰلِكَ

۶۶۸ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا أَبِي نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ. هٰذَا حَدِيثٌ سرا ه غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَلَا نَعْرِفُ خِدَاشًا هٰذَا مَنْ هُوَ وَقَدْ رَوَى لَهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ غَيْرَ حَدِيثٍ.

۶۶۹ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۲۹۰ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِضْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ

ہیں اور حضرت ابن عمر کے غلام عبداللہ بن نافع، حدیث میں ضعیف ہیں۔

چت لیٹ کر پاؤں کو پاؤں پر رکھنا

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا آپ نے ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید عاصم مازنی ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔

اس طرح لیٹنے کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر وغیرہ بالکل لپیٹ لینے (کہ اعضاء باہر نہ نکل سکیں) پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر باندھنے اور چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا اس حدیث کو متعدد لوگوں نے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہم اس خداش (راوی) کو نہیں پہچانتے کہ وہ کون ہے۔ سلیمان نے اس کے علاوہ اور روایات بھی اس سے لی ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چادر وغیرہ بالکل لپیٹ لینے (کہ اعضا باہر نہ نکل سکیں) پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر باندھنے اور چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف

بیٹ کے بل لیٹنے کی ممانعت

ف چادر وغیرہ کو بالکل لپیٹنے سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ بوقت ضرورت ہاتھوں کا باہر نکالنا دشوار ہو جائے جبکہ بعض اوقات نہایت جلدی ہوتی ہے اور پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر بیٹھنے میں ستر کھلنے کا امکان ہے اگر یہ خدشہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں فرمایا (مترجم)

٦٧٠۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضَجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَفِی الْبَابِ عَنْ طِهْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى يَحْيٰى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ طِهْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَيُقَالُ طِخْفَةُ وَالصَّحِيْحُ طِهْفَةُ وَيُقَالُ طِغْفَةُ وَكَانَ بَعْضُ الْحُفَّاظِ الصَّحِيْحُ طِخْفَةُ

بَابُ ٢٩١ مَا جَاءَ فِیْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ

٦٧١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِیْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا يَرَاهَا اَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ فَالرَّجُلُ يَكُوْنُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَجَدُّ بَهْزٍ اِسْمُهٗ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِیُّ وَقَدْ رَوَى الْجُرَيْرِیُّ عَنْ حَكِيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ وَالِدُ بَهْزٍ۔

بَابُ ٢٩٢ مَا جَاءَ فِی الْاِتِّكَاءِ

٦٧٢۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ الْبَغْدَادِیُّ نَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا عَلٰى يَسَارِهٖ۔

٦٧٣۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا وَكِيْعٌ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھ کر فرمایا اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالٰے پسند نہیں فرماتا۔ اس باب میں حضرت طہفہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یحیٰی بن ابی کثیر نے یہ حدیث بواسطہ ابوسلمہ اور یعیش بن طہفہ، طہفہ سے روایت کی طہفہ بھی کہا گیا ہے لیکن صحیح لفظ طخفہ ہے بعض نے طغفہ کہا اور بعض حفاظ نے طخفہ کو صحیح کہا ہے

شرمگاہ کی حفاظت

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے جسم کے کس حصے کو چھپائیں اور کس کو کھلا چھوڑ دیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا سب سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھو انہوں نے عرض کیا مرد مرد کے ساتھ رہتا ہے آپ نے فرمایا اگر ممکن ہو کہ اسے کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کرو (دکھاؤ) میں نے عرض کیا انسان تنہا بھی ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالٰی زیادہ لائق ہے کہ اس سے حیا کیا جائے یہ حدیث حسن ہے بہز ابن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے، جریری نے

تکیہ لگانا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ پر بائیں پہلو ٹیک لگائے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے متعدد لوگوں نے اسے بواسطہ اسرائیل اور سماک حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ

سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

بَابٌ ۲۹۳

۲۷۷۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

بَابُ ۲۹۴ مَا جَاءَ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ

۲۷۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ وَمَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِيْ قَالَ قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

بَابُ ۲۹۵ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ

۲۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ أَنْمَاطٌ قُلْتُ وَأَنّٰى يَكُوْنُ لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ قَالَ فَأَنَا أَقُوْلُ لِامْرَأَتِيْ أَخِّرِيْ عَنِّيْ أَنْمَاطَكِ فَتَقُوْلُ أَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بغیر اجازت دوسرے کی جگہ نماز پڑھانے اور اسکی نشست پر بیٹھنے کی ممانعت

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کی اجازت بغیر نہ تو اس کی مقررہ امامت میں نماز پڑھائی جائے اور نہ کسی کے گھر میں اس کی مخصوص جگہ پر بیٹھا جائے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اس کے ساتھ گدھا تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! سوار ہو جائیے" اور خود وہ پیچھے کی طرف ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں بلکہ اپنی سواری کے اگلے حصے کا تو زیادہ مستحق ہے، مگر یہ کہ تو مجھے اجازت دے (تو ٹھیک ہے) اس نے عرض کیا میں نے آپ کو اجازت دے دی" راوی فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

قالین رکھنے کی اجازت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تمہارے پاس انماط (قالین) ہیں؟" میں نے عرض کیا حضور! ہمارے پاس انماط کہاں آپ نے فرمایا "عنقریب تمہارے پاس انماط ہوں گے" حضرت جابر فرماتے ہیں۔ میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں "مجھ سے اپنے انماط دور رکھو" تو وہ کہتی ہے کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا عنقریب تمہارے پاس انماط ہوں گے تو یہ سن کر) میں اسے اس کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ قَالَ فَأَدَعُهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ.

بَابُ ٢٦ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى دَابَّةٍ

٦٧٧ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتَّى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

بَابُ ٢٧ مَا جَاءَ فِي نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ

٦٧٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو زُرْعَةَ اسْمُهُ هَرِمٌ.

٦٧٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ.

بَابُ ٢٨ مَا جَاءَ فِي احْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

٦٨٠ - حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا يُونُسُ

حال پر چھوڑ دیتا ہوں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ایک جانور اور تین سواریاں

حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر کو جس پر آپ کے ہمراہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بھی تھے پکڑ کر لے گیا یہاں تک کہ حجرہ مبارک میں داخل کر دیا یہ آگے تھے اور یہ پیچھے (یعنی امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما) اس باب میں حضرت ابن عباس اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

اچانک نظر پڑ جانا

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی پر اچانک نظر پڑ جانے کا حکم پوچھا تو آپ نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم دیا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہے۔

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو کیونکہ تمہارے لیے پہلی نظر ہے، دوسری نظر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف حدیث شریک سے پہچانتے ہیں۔

عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور

بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَبْهَانَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةُ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

میمونہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور یہ واقعہ پردے کے حکم سے بعد کا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے پردہ کرو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا وہ نابینا نہیں وہ ہمیں نہ تو دیکھتے ہیں اور نہ ہی پہچانتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو کیا تم انہیں دیکھ نہیں رہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۶ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَرْسَلَهُ إِلَى عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُهُ عَلَى أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ فَأَذِنَ لَهُ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلٰى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَوْ نَهٰى أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت بغیر جانا منع ہے

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے غلام فرماتے ہیں مجھے حضرت عمرو بن عاص نے حضرت علی کے پاس اسماء بنت عمیس کے ہاں جانے کی اجازت طلب کرنے کے لیے بھیجا انہوں نے اجازت دے دی جب حضرت عمرو بن عاص اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے تو ان کے غلام نے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا یا (مطلقاً) منع فرمایا کہ ہم عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت بغیر جائیں۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر، عبداللہ بن عمرو اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۳۷ مَا جَاءَ فِي تَحْذِيرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عورتوں کے فتنہ سے بچنا

حضرت اسامہ بن زید اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے بعد کے لوگوں میں مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ فتنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثِّقَاتِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ غَيْرَ الْمُعْتَمِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

اور کوئی نہیں چھوڑا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی ثقہ راویوں نے اسے بواسطہ سلیمان تیمی، ابوعثمان اور اسامہ بن زید، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ لیکن انہوں نے سعید بن زید عمرو بن نفیل کا ذکر نہیں کیا معتمر کے علاوہ کوئی دوسرا راوی ہمارے علم میں نہیں جس نے اسامہ بن زید اور سعید بن زید دونوں سے روایت کی ہو۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

بَابُ ۳۱ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ

پیشانی پر بالوں کو جمع کرنا منع ہے

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللّٰهِ نَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ هٰذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ.

حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ شریف میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا "اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس قصے (پیشانی پر بال جمع کرنے) سے منع کیا اور فرمایا بنی اسرائیل کی عورتوں نے جب یہ کام اختیار کیا تو وہ ہلاک ہوگئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طریق سے مروی ہے۔

بَابُ ۳۲ مَا جَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

بال لگانے اور لگوانے والی نیز گودنے اور گدوانے والی کا حکم۔

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللّٰهِ هٰذَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے اور گدوانے والی عورتوں، زینت کے لیے چہرے کے بال نوچنے والی اور اللہ کی تخلیق کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٨٥۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت بھیجی ہو (جو دوسری) بال لگاتی یا لگواتی ہیں اور بدن کو گودتی یا گدواتی ہیں۔ حضرت نافع فرماتے ہیں اس گودنے سے مراد دانتوں کو جدا جدا کرنا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ، معقل بن یسار، اسماء بنت ابی بکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

٦٨٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ قَوْلَ نَافِعٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی لیکن اس میں حضرت نافع کا قول ذکر نہیں کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

مردوں کے مشابہ بننے والی عورتیں

٦٨٧۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاؤُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں اور عورتوں کے مشابہ بننے والے مردوں پر لعنت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٨٨۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَاَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیجڑے بننے والے مردوں اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ الْمَرْاَةِ مُتَعَطِّرَةً

عورتوں کا خوشبو لگا کر باہر جانا منع ہے۔

٦٨٩. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ الْحَنَفِيِّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنکھ زناکار ہے اور عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طِيبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

مردوں اور عورتوں کی خوشبو

٦٩٠. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ پوشیدہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ ہو۔

---

٦٩١. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ الطُّفَاوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ الطُّفَاوِيَّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ وَحَدِيثُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابونضرہ اور طفاوی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے البتہ طفاوی کو ہم اس حدیث کے علاوہ اور کہیں نہیں جانتے اور نہ ہی ہمیں اس کا نام معلوم ہے اسماعیل بن ابراہیم کی روایت زیادہ پوری اور لمبی ہے اس باب میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

٦٩٢. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ طِيبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَخَيْرَ طِيبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ وَنَهَى عَنِ الْمِيثَرَةِ الْأُرْجُوَانِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ پوشیدہ ہو، اور عورتوں کی اچھی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر اور بو، پوشیدہ ہو اور آپ نے ریشم کی سرخ چادر سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

بابٌ ماجاءَ فی کراھیۃِ ردِّ الطِّیبِ

۷۹۳. حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی نا عزرۃ بن ثابت عن ثمامۃ بن عبد اللہ قال کان انس لایرد الطیب وقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لایرد الطیب وفی الباب عن ابی ھریرۃ ھذا حدیث حسن صحیح

۷۹۴. حدثنا قتیبۃ نا ابن ابی فدیک عن عبد اللہ بن مسلم عن ابیہ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لاترد الوسائد والدھن واللبن ھذا حدیث غریب وعبد اللہ بن مسلم وھو ابن جندب وھو مدینی

۷۹۵. اخبرنا عثمان بن مھدی نا محمد بن خلیفۃ نا یزید بن زریع عن حجاج الصواف عن حنان عن ابی عثمان النھدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطی احدکم الریحان فلا یردہ فانہ خرج من الجنۃ ھذا حدیث غریب حسن ولانعرف لحنان غیر ھذا الحدیث وابو عثمان النھدی اسمہ عبد الرحمن بن مل وقد ادرک زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یرہ ولم یسمع منہ

بابٌ ماجاء فی کراھیۃ مباشرۃ الرجل الرجلَ والمرأۃِ المرأۃَ

۷۹۶. حدثنا ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن شقیق بن سلمۃ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتباشر المرأۃ المرأۃ حتی تصفھا لزوجھا

خوشبو واپس کرنے کی ممانعت

حضرت ثمامہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو واپس نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو (کا عطیہ) واپس نہیں کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں تکیہ، تیل اور دودھ واپس نہ کئے جائیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبد اللہ بن مسلم سے مراد ابن جندب مدینی ہیں۔

حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو خوشبو دی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے حنان سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت ہم نہیں پہچانتے ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن ابن مل ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا لیکن نہ آپ کو دیکھا اور نہ کچھ سنا۔

مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے ننگے جسم ملانا منع ہے

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت دوسری سے ننگے جسم نہ ملے کہ پھر وہ اپنے خاوند سے اس کی حالت

كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَا نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا تُرِيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ جَرْهَدٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ جَدِّهِ جَرْهَدٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فَقَالَ إِنَّ

بیان کرے گویا کہ وہ اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو سعید رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کو اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھے نہ ہولے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

شرمگاہ کی حفاظت۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "یارسول اللہ! ہم اپنی شرمگاہوں کے کس حصے کو ڈھکیں اور کسے چھوڑیں" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا باقی ہر کسی سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! جب لوگ اکٹھے ہوں اس وقت کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا اگر ممکن ہو کر اسے کوئی نہ دیکھے تو ہرگز نہ دکھاؤ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! جب کوئی آدمی اکیلا ہو تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا "لوگوں کی بنسبت اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیا کی جائے" یہ حدیث حسن ہے۔

ران بھی چھپانے کی چیز ہے۔

حضرت جرہد ابن خویلد اسلمی رضی اللہ عنہ (اصحاب صفہ سے تھے) فرماتے ہیں میں مسجد میں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اس وقت میری ران ننگی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران

اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ مَا أَرٰى إِسْنَادَهُ بِمُتَّصِلٍ.

بھی شرمگاہ (میں شامل) ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس کی سند متصل نہیں۔

٧٠٠۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جَرْهَدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطِّ فَخِذَكَ فَإِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

حضرت جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے اس وقت ان کی ران ننگی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ران کو ڈھانک لو کیونکہ یہ بھی ستر کی چیزوں میں سے ہے۔

٧٠١۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرْهَدٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت جرہد اسلمی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران شرمگاہ میں داخل ہے۔ یہ حدیث اس طریقے سے غریب ہے۔

٧٠٢۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوْفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ وَلِابْنِهِ مُحَمَّدٍ صُحْبَةٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران بھی شرمگاہ ہے۔ اس باب میں حضرت علی اور محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبد اللہ بن جحش اور ان کے صاحبزادے صحابی ہیں۔

بَابٌ ٣١ مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِ

صفائی و پاکیزگی۔

٧٠٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ عَامِرٍ نَا خَالِدُ بْنُ إِيَاسٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا أُرَاهُ قَالَ أَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ طیب ہے اور طیب کو پسند کرتا ہے وہ پاک ہے پاکیزگی کو پسند کرتا ہے کریم ہے اسے کرم محبوب ہے، سخی ہے سخاوت سے محبت رکھتا ہے۔ پس صاف رکھا کرو راوی فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت سعید نے فرمایا اپنے صحنوں کو صاف رکھا کرو اور یہودیوں کے مشابہ نہ ہو۔ حضرت صالح بن ابی حسان فرماتے ہیں میں نے یہ بات مہاجر بن مسمار سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت عامر

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نَظِّفُوا أَفْنِيَتَكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَخَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ يُضَعَّفُ وَيُقَالُ ابْنُ إِيَاسَ.

بَابُ ۲۱ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْجِمَاعِ

۴۰۰۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نِيزَكَ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا أَبُو مُحَيَّاةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِينَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَحْيُوهُمْ وَأَكْرِمُوهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو مُحَيَّاةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ يَعْلَى.

بَابُ ۲۲ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ

۴۰۰۵ - حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ طَاؤُسٍ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ صَدُوقٌ وَرُبَّمَا يَهِمُ فِي الشَّيْءِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَيْثٌ لَا يُفْرَحُ بِحَدِيثِهِ.

۴۰۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

بن سعید نے بواسطہ والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کیا البتہ یہ فرمایا کہ صحنوں کو صاف رکھا کرو۔ یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن الیاس ضعیف ہے الیاس کو ایاس بھی کہا گیا ہے۔

جماع کے وقت پردہ کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ننگے ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہیں جو صرف قضائے حاجت کے وقت اور اس وقت جب آدمی اپنی بیوی کی طرف بڑھتا ہے، جدا ہوتے ہیں پس ان سے حیاء کرو اور ان کی عزت و احترام کرو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ابو محیاہ کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔

حمام میں جانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ لے جائے۔ جس کا اللہ و آخرت پر ایمان ہے وہ تہبند کے بغیر حمام میں نہ جائے جو اللہ و آخرت پر ایمان رکھنے والا ہے وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دور چل رہا ہو۔ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ طاؤس حضرت جابر رضی اللہ عنہ اسے ہم صرف اس طریق سے پہچانتے ہیں امام بخاری فرماتے ہیں لیث بن سلیم صدوق ہیں البتہ بسا اوقات انہیں وہم ہو جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں لیث کی حدیث پر خوش نہیں ہونا چاہیئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں

ابْنِ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عُذْرَةَ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْقَائِمِ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع شروع میں مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا پھر مردوں کو تہبند باندھ کر جانے کی اجازت دے دی۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں اور اس کی سند قائم نہیں

٧٠٠ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ أَنَّ نِسَاءً مِنْ أَهْلِ حِمْصَ أَوْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَنْتُنَّ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ نِسَاؤُكُنَّ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابو الملیح ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حمص اور شام کی عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں ام المؤمنین نے فرمایا تم وہ ہو کہ تمہارے ہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، جو عورت اپنے کپڑے خاوند کے گھر کے علاوہ کہیں اور اتارتی ہے وہ اس پردے کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اور اس کے رب کے درمیان ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ

گھر میں کتے اور تصویر کا ہونا

٨٠٠ ـ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةُ تَمَاثِيلَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جس گھر میں کتا یا مورتیوں والی تصاویر ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٩٠٠ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا رَوْحُ بْنُ

رافع بن اسحاق فرماتے ہیں اور عبد اللہ

عُبَادَةَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ إِسْحَاقَ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَعُودُهُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْ صُورَةٌ شَكَّ إِسْحَاقُ لَا يَدْرِي أَيَّهُمَا قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ نَا مُجَاهِدٌ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ فَيَصِيرَ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مُنْتَبَذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْبُ جَرْوًا لِلْحُسَيْنِ أَوِ الْحَسَنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي طَلْحَةَ.

بَابُ ۲۳ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ

بن ابی طلحہ، حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہم) کی بیمار پرسی کے لیے ان کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ اس گھر میں رحمت کے، فرشتے داخل نہیں ہوتے جہاں مورتیاں یا تصویریں ہوں اسحاق فرماتے ہیں مجھے شک ہے کہ انہوں نے ان دونوں میں کس کے بارے میں فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا میں رات کے وقت آپ کے پاس آیا تھا۔ لیکن مجھے اندر آنے سے صرف اس چیز نے روکا کہ دروازے پر مردوں کی تصویریں تھیں حجرہ میں ایک باریک پردہ تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں اور گھر میں کتا بھی تھا۔ لہٰذا آپ حکم فرمائیں کہ دروازے والی تصویروں کے سر کاٹ کر انہیں درخت کی شکل کر دیا جائے۔ پردے کو کاٹ کر دو فرش بنائے جائیں جنہیں پاؤں میں روندا جائے اور کتے کو نکالنے کا حکم فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا یہ چھوٹا سا کتا حضرت امام حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کا تھا جو آپ کے تخت کے نیچے (بیٹھا) تھا پس آپ کے حکم سے اسے نکال دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص جس پر دو سرخ کپڑے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ كَرِهَ لُبْسَ الْمُعَصْفَرِ وَرَأَوْا أَنَّ مَا صُبِغَ بِالْحُمْرَةِ بِالْمَدَرِ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُعَصْفَرًا.

١٧١٢، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ وَعَنِ الْجِعَةِ قَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِيرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

١٧١٣، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْقَسِّيِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ هُوَ أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ وَأَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمُ بْنُ أَسْوَدَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْبَيَاضِ.

١٧١٤، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

جواب نہ دیا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران سے رنگے ہوئے لباس کو ناپسند فرمایا علماء کے نزدیک سرخ مٹی وغیرہ سے رنگ کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ زعفران سے نہ رنگا ہو۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی، قسی کے (ریشمی) کپڑے، ریشمی زین اور جعہ (شراب) سے منع فرمایا۔ ابوالاحوص فرماتے ہیں جعہ ایک شراب ہے جو مصر میں جو سے بنائی جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ جنازے کے پیچھے چلنے، مریض کی عیادت کرنے، چھینک کا جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے والے کو سچا سمجھنے کا حکم فرمایا ان سات چیزوں سے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی یا سونے کا حلقہ، چاندی کے برتن حریر، دیبا، استبرق اور قسی (یعنی ریشمی) کپڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اشعث بن سلیم سے مراد، اشعث بن ابی شعثاء ہے۔ ابوشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے۔

سفید لباس

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے

بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ.

روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس پہنو۔ کیونکہ یہ زیادہ صاف اور پاکیزہ ہے اپنے مُردوں کو بھی اسی میں کفناؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ.

مردوں کو سرخ کپڑوں کی اجازت

۱۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْأَشْعَثِ وَهُوَ ابْنُ سَوَّارٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً حَمْرَاءَ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک نہایت روشن رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا میں کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف نگاہ کرتا اس وقت آپ پر سرخ رنگ کا جوڑا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اشعث کی روایت سے پہچانتے ہیں شعبہ اور ثوری نے بواسطہ ابواسحٰق حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ جوڑے میں ملبوس دیکھا۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بِهٰذَا وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا سَأَلْتُ مُحَمَّدًا فَقُلْتُ لَهُ حَدِيثُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَصَحُّ أَوْ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فَرَأَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحًا وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَأَبِي جُحَيْفَةَ.

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع اور سفیان ، ابواسحٰق سے اور محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ ، ابواسحٰق سے یہ حدیث روایت کی اس حدیث میں اس سے بھی زیادہ کلام ہے میں نے بخاری سے پوچھا کہ حدیث اسحٰق ، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے یا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ؟ امام بخاری نے دونوں کو صحیح قرار دیا اس باب میں حضرت براء بن عازب اور ابوجحیفہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَخْضَرِ.

سبز کپڑا پہننا

۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے

بن معدي عن عبيد الله بن إياد بن لقيط عن أبيه عن أبي رمثة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه بردان أخضران هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عبيد الله بن إياد وأبو رمثة التيمي اسمه حبيب بن حيان ويقال اسمه رفاعة بن يثربي.

باب ما جاء في الثوب الأسود

۷۱۸ - حدثنا أحمد بن منيع نا يحيى بن زكريا ابن أبي زائدة أخبرني أبي عن مصعب بن شيبة عن صفية ابنة شيبة عن عائشة قالت خرج النبي صلى الله عليه وسلم ذات غداة وعليه مرط من شعر أسود هذا حديث حسن صحيح غريب.

باب ما جاء في الثوب الأصفر

۷۱۹ - حدثنا عبد بن حميد نا عفان بن مسلم الصفار أبو عثمان نا عبد الله بن حسان أنه حدثته جدتاه صفية بنت عليبة أو دحيبة بنت عليبة حدثتاه عن قيلة بنت مخرمة وكانتا ربيبتيها وقيلة جدة أبيهما أم أمه أنها قالت قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت الحديث بطوله حتى جاء رجل وقد ارتفعت الشمس فقال السلام عليك يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك السلام ورحمة الله وعليه تعني النبي صلى الله عليه وسلم أسمال مليتين كانتا بزعفران أي وقد نفضتا ومعه عسيب نخلة حديث قيلة لا نعرفه إلا من حديث

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر دو سبز چادریں تھیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبیداللہ بن ایاد کی روایت سے پہچانتے ہیں ابورمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے کہا جاتا ہے ان کا نام رفاعہ بن یثربی ہے۔

سیاہ لباس

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لے گئے، اس وقت آپ پر سیاہ بالوں کی (بنی ہوئی) چادر تھی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

زرد رنگ کے کپڑے

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے" اس کے بعد طویل حدیث ذکر کی اور آخر میں فرمایا یہاں تک کہ ایک شخص آیا اس وقت سورج بلند ہو چکا تھا اس نے عرض کیا" السلام علیک یا رسول اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" وعلیک السلام ورحمۃ اللہ" آپ کے بدن پر زعفران سے رنگے ہوئے دو پرانے سے کپڑے تھے جن کا رنگ ہلکا پڑ گیا تھا اور آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھوٹی سی شاخ تھی۔ حدیث قیلہ کو ہم صرف عبداللہ بن حسان کی روایت سے پہچانتے

عُبَيْدُ اللهِ بْنِ حَسَّانَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ وَ الْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ.

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا اٰدَمُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَمَعْنٰى كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ يَعْنِيْ أَنْ يَتَطَيَّبَ بِهٖ.

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاؤدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَفْصِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفَ بَعْضُهُمْ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَنْ سَمِعَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَدِيْمًا فَسَمَاعُهُ صَحِيْحٌ وَسَمَاعُ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ صَحِيْحٌ إِلَّا حَدِيْثَيْنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ قَالَ شُعْبَةُ سَمِعْتُهُمَا

ہیں۔

مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران لگانے سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ اسماعیل بن علیہ اور عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زعفران سے لگانے سے منع فرمایا۔

ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بواسطہ آدم، شعبہ سے بیان کی اور فرمایا کہ زعفران کی ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کو اس کی خوشبو لگانا منع ہے۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خلوق کی خوشبو لگائے دیکھا تو فرمایا جاؤ اور اسے دھوؤ اور آئندہ کے لیے نہ لگانا۔ یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے اس سند میں عطاء بن سائب پر اختلاف کیا علی کہتے یحییٰ بن سعید نے فرمایا جس نے عطاء بن سائب سے شروع شروع میں سنا اس کا سماع صحیح ہے شعبہ اور سفیان کا سماع بھی عطاء بن سائب سے صحیح ہے سوائے ان دو حدیثوں کے جو بواسطہ عطاء بن سائب زاذان سے مروی ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے یہ دو روایتیں ان کی آخری

زمنه بآخرة يقال إن عطاء بن السائب كان في آخر عمره قد ساء حفظه وفي الباب عن عمار وأبي موسى وأنس.

باب ۳۳ ما جاء في كراهية الحرير والديباج

۷۲۳. حدثنا أحمد بن منيع نا إسحاق بن يوسف الأزرق ثني عبد الملك بن أبي سليمان ثني مولى أسماء عن ابن عمر قال سمعت عمر يذكر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة وفي الباب عن علي وحذيفة وأنس وغير واحد قد ذكرناه في كتاب اللباس هذا حديث صحيح وقد روي من غير وجه عن عمر ومولى أسماء ابنة أبي بكر الصديق اسمه عبد الله ويكنى أبا عمر وقد روى عنه عطاء بن أبي رباح وعمرو بن دينار.

باب ۳۴

۷۲۴. حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قسم أقبية ولم يعط مخرمة شيئا فقال مخرمة يا بني انطلق بنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فانطلقت معه قال ادخل فادعه لي فدعوته له فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وعليه قباء منها فقال خبأت لك هذا قال فنظر إليه فقال رضي مخرمة هذا حديث حسن صحيح وابن أبي مليكة اسمه عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة.

عمر میں ان سے سنی ہیں جبکہ ان کا حافظہ ٹھیک نہیں رہا تھا۔ اس باب میں حضرت عمار، ابوموسیٰ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حریر و دیبا پہننے کی ممانعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں حریر (ریشمی کپڑا) پہنا قیامت کے دن اسے نہیں پہنے گا۔ اس باب میں حضرت علی، حذیفہ، انس اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں۔ ہم نے اسے کتاب اللباس میں بھی ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مختلف طریقوں سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام ابوعمر عبداللہ سے مروی ہے عطاء بن رباح اور عمرو بن دینار نے ان سے روایت کی ہے۔

قباؤں کی تقسیم

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہ دیا حضرت مخرمہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا بیٹے! مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو وہ فرماتے ہیں میں ان کے ساتھ گیا انہوں نے فرمایا اندر جاؤ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے لیے بلاؤ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لایا آپ پر ایک قبا تھی آپ نے فرمایا اے مخرمہ! میں نے یہ تیرے لیے چھپا رکھی تھی۔ راوی کہتے ہیں حضرت مخرمہ نے حضور کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا مخرمہ راضی ہو گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے۔

باب ۳۲۳ مَا جَاءَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ۔

بندے پر نعمتوں کا اثر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ بندے پر اپنی نعمتوں کا اثر دیکھے ۔ اس باب میں حضرت ابوالاحوص بواسطہ والد، عمران بن حصین اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن ہے ۔

باب ۳۲۴ مَا جَاءَ فِي الْخُفِّ الْأَسْوَدِ

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ دَلْهَمٍ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ دَلْهَمٍ ۔

سیاہ موزے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سیاہ رنگ کے دو سادے موزے بھیجے آپ نے ان کو پہنا پھر وضو فرمایا اور ان پر مسح کیا، یہ حدیث حسن ہے ہم اسے دلہم کی روایت سے پہچانتے ہیں محمد بن ربیعہ نے بھی اسے دلہم سے روایت کیا ہے ۔

باب ۳۲۵ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ۔

سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ مسلمان کا نور ہیں ۔ یہ حدیث حسن ہے ۔ عبدالرحمٰن بن حارث اور دوسرے کئی لوگوں نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے ۔

باب ۳۲۶ مَا جَاءَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ جَدَّتِهِ

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ.

۲۹. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى نَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيِّ وَشَيْبَانُ هُوَ صَاحِبُ كِتَابٍ وَهُوَ صَحِيْحُ الْحَدِيْثِ وَيُكْنٰى اَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ اِنِّيْ لَاُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ فَمَا اَخْرِمُ مِنْهُ حَرْفًا.

بَابُ ۳۶ مَاجَاءَ فِي الشُّؤْمِ

۳۰. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَبَعْضُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ عَنْ حَمْزَةَ وَاِنَّمَا يَقُوْلُوْنَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰكَذَا رَوٰى لَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حضرت ام سلمہ کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ اس حدیث کو متعدد راویوں نے شیبان بن عبدالرحمن نحوی سے روایت کیا ہے۔ شیبان صاحب کتاب اور صحیح الحدیث ہیں ان کی کنیت ابومعاویہ ہے۔ ہم سے عبدالجبار بن علاء عطار نے سفیان بن عیینہ سے نقل کیا کہ عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں میں حدیث بیان کرتا ہوئے اس میں ایک حرف کی بھی کمی نہیں کرتا۔

بدفالی

حضرت سالم اور حمزہ دونوں اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین چیزوں میں بدفالی ہے عورت، گھر اور جانور۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض اصحاب زہری اس سند میں حضرت حمزہ کا ذکر نہیں کرتے وہ حضرت سالم کے واسطہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ دونوں کی روایت ہم سے ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ زھری سے بیان کی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

٣١ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ وَرِوَايَةُ سَعِيدٍ أَصَحُّ لِأَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ وَالْحُمَيْدِيَّ رَوَيَا عَنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَرْوِ لَنَا الزُّهْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالدَّابَّةِ وَالْمَسْكَنِ ۔

٣٢ ۔ وَقَدْ رَوٰى حَكِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شُؤْمَ وَقَدْ يَكُونُ الْيُمْنُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ

٣٣ ۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا وَقَالَ سُفْيَانُ

ہے۔

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے بواسطہ سفیان زہری اور سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی لیکن سعید بن عبدالرحمٰن نے اس میں حمزہ کا ذکر نہیں کیا سعید کی روایت اصح ہے کیونکہ علی بن مدینی اور حمیدی دونوں نے سفیان سے روایت کی ہم سے زہری نے بھی یہ حدیث حضرت سالم کے واسطہ سے روایت کی مالک بن انس نے اسے زہری سے روایت کرتے ہوئے، حمزہ اور سالم دونوں کے واسطہ ان کے والد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کیا اس باب میں حضرت سہل بن سعد، عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر کسی چیز میں بدفالی ہو سکتی ہے تو وہ عورت، جانور اور مکان میں ہے۔

حکیم بن معاویہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہیں اور بعض اوقات مکان، عورت اور گھوڑے میں نیک فالی ہوتی ہے۔ ہم سے یہ حدیث علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، یحیی بن جابر طائی معاویہ بن حکیم اور حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے ہوئے بیان کی

تیسرے کی موجودگی میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں

حضرت شقیق بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں سفیان نے اپنی روایت میں کہا تیسرے کو

في حديثه لا يتناجى اثنان دون الثالث فإن ذلك يحزنه هذا حديث حسن صحيح وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا يتناجى اثنان دون واحد فإن ذلك يؤذي المؤمن والله يكره أذى المؤمن وفي الباب عن ابن عمر وأبي هريرة وابن عباس

باب (۲۹) ما جاء في العدة

۲۳۴۔ حدثنا واصل بن عبد الأعلى الكوفي نا محمد بن فضيل عن إسمعيل بن أبي خالد عن جحيفة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم أبيض قد شاب وكان الحسن بن علي يشبهه وأمر لنا بثلاثة عشر قلوصا فذهبنا نقبضها فأتانا موته فلم يعطونا شيئا فلما كان أبو بكر قال من كانت له عند رسول الله صلى الله عليه وسلم عدة فليجئ فقمت إليه فأخبرته فأمر لنا بها هذا حديث حسن وقد روى مروان بن معاوية هذا الحديث بإسناد له عن أبي جحيفة نحو هذا وقد روى غير واحد عن إسمعيل بن أبي خالد عن أبي جحيفة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان الحسن بن علي يشبهه ولم يزيدوا على هذا۔

۲۳۵۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن إسمعيل بن أبي خالد نا أبو جحيفة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وكان الحسن بن علي يشبهه وهكذا روى غير واحد عن إسمعيل بن أبي خالد نحو هذا وفي الباب عن جابر وأبو جحيفة وهب السوائي

چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے وہ (تیسرا آدمی) غمگین ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے مومن کو اذیت پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو مومن کی تکلیف ناپسند ہے۔
اس باب میں حضرت ابن عمر، ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ایفائے عہد

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا رنگ سفید ہے اور آپ پر بڑھاپا آگیا ہے۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے ہم شکل تھے۔ آپ نے ہمارے لیے تیرہ اونٹنیاں دینے کا حکم فرمایا ہم ابھی قبضہ کرنے گئے ہی تھے کہ ہمیں آپ کے وصال کی خبر ملی لوگوں نے ہمیں کوئی اونٹنی بھی نہ دی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وعدہ ہے وہ آئے۔ فرماتے ہیں میں نے اٹھ کر واقعہ بتایا تو آپ نے ہمارے لیے اونٹنیاں دینے کا حکم فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ مروان بن معاویہ نے یہ حدیث اپنی سند سے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی نقل کی متعدد رواۃ نے بواسطہ اسماعیل بن خالد ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے ہم شکل تھے۔ اس سے زائد مذکور نہیں۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے مشابہ تھے۔ متعدد راویوں نے اسماعیل بن خالد سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی اس باب میں حضرت جابر اور ابوجحیفہ وہب سوائی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ٣١ ما جاء في فداك أبي وأمي

٣٦، حدثنا إبراهيم بن سعيد الجوهري نا سفيان بن عيينة عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن علي قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم جمع أبويه لأحد غير سعد بن أبي وقاص.

٣٧، أخبرنا الحسن بن الصباح البزار نا سفيان عن ابن جدعان ويحيى بن سعيد سمعا سعيد بن المسيب يقول قال علي ما جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم أباه وأمه لأحد إلا لسعد بن أبي وقاص قال له يوم أحد ارم فداك أبي وأمي وقال له ارم أيها الغلام الحزور وفي الباب عن الزبير وجابر هذا حديث حسن صحيح قد روي من غير وجه عن علي وقد روى غير واحد هذا الحديث عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن سعد بن أبي وقاص قال جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أبويه يوم أحد.

٣٨، حدثنا بذلك قتيبة بن سعيد نا الليث بن سعد وعبد العزيز بن محمد عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن سعد بن أبي وقاص قال جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أبويه يوم أحد هذا حديث حسن صحيح وكلا الحديثين صحيح.

باب ٣٢ ما جاء في يا بني

٣٩، حدثنا محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب نا أبو عوانة نا أبو عثمان شيخ له عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا بني وفي الباب عن المغيرة وعمر بن

"فداک ابی وامی" کہنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی اور کے لیے اپنے والدین کو جمع فرماتے ہوئے نہیں سنا۔ (یعنی یہ فرمانا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کے لیے اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا جنگ احد کے دن آپ نے ان سے فرمایا "تیر چلاؤ! تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں اے بہادر جوان! تیر چلاؤ" اس باب میں حضرت زبیر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور متعدد طرق سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔ متعدد راویوں نے اسے بواسطہ یحییٰ بن سعید اور سعید بن مسیب، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ نے فرمایا جنگ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بھی صحیح ہیں۔

"اے بیٹے" کہنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے "اے میرے بیٹے" فرمایا اس باب میں حضرت مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس

أَبِي سُكَيْنَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبُو عُثْمَانَ هَذَا شَيْخٌ ثِقَةٌ وَهُوَ الْجَعْدُ بْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ ابْنُ دِينَارٍ وَهُوَ بَصْرِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

طریق سے حسن صحیح غریب ہے اور دوسری طریقوں بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ابو عثمان ثقہ بزرگ ہیں اور یہ جعد بن عثمان ہیں انہیں ابن دینار بھی کہا جاتا ہے اور بصری ہیں یونس بن عبید، شعبہ اور کئی دوسرے ائمہ نے ان سے روایات لی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ اسْمِ الْمَوْلُودِ

۴۰۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ثَنِي عَمِّي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ يَوْمَ سَابِعِهِ وَوَضْعِ الْأَذَى عَنْهُ وَالْعَقِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بچے کا نام رکھنے میں جلدی کرنا

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے کی پیدائش کے ساتویں دن نام رکھنے تکلیف چیزیں دور کرنے اور عقیقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْوَرَّاقُ الْبَصْرِيُّ نَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

پسندیدہ نام

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک "عبداللہ عبدالرحمٰن" بہترین نام ہیں۔ اس طریق سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

. . . .

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْهَيَنَّ أَنْ يُسَمَّى رَافِعٌ وَبَرَكَةٌ وَيَسَارٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ هَكَذَا رَوَاهُ أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ

ممنوع نام

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں رافع، برکت اور یسارؓ نام رکھنے سے منع کرتا ہوں یہ حدیث غریب ہے ابو احمد نے بواسطہ سفیان، ابو زبیر اور جابر، حضرت عمر رضی اللہ عنہ

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَأَبُو أَحْمَدَ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَالْمَشْهُورُ عِنْدَ النَّاسِ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيهِ عُمَرُ.

۷۴۳ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ عُمَيْلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحٌ وَلَا أَفْلَحُ وَلَا يَسَارٌ وَلَا نَجِيحٌ يُقَالُ أَثَمَّ هُوَ فَيُقَالُ لَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ شَاهَانْ شَاهْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَخْنَعُ يَعْنِي أَقْبَحُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

۷۴۵ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا أَبُو بَكْرٍ بُنْدَارٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِنَّمَا أَسْنَدَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ مُرْسَلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَبْدِ اللهِ

سے اسی طرح روایت کیا ہے ابواحمد ثقہ حافظ ہیں لوگوں کے نزدیک یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مشہور ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچے کا نام "رباح، افلح، یسار اور نجیح" نہ رکھو کیونکہ لوگ پوچھیں گے فلاں ہے تو جواب دیا جائے گا نہیں ہے۔ (یعنی اسی طرح فلاح و برکت وغیرہ کی نفی ہوگی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برے نام والا وہ شخص ہوگا جس کا نام "ملک الاملاک" ہوگا سفیان فرماتے ہیں یعنی شاہان شاہ (شہنشاہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے اخنع کے معنے زیادہ برے کے ہیں

ناموں کا بدلنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ (گنہگار) نام بدل کر فرمایا تو جمیلہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے یحییٰ بن سعید قطان نے بواسطہ عبید اللہ اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسند روایت کیا ہے۔ بعض نے اسے بواسطہ عبید اللہ اور نافع حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، عبداللہ بن سلام،

بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ وَعَائِشَةَ وَالْحَكَمِ بْنِ سَعِيدٍ وَمُسْلِمٍ وَأُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ وَخَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ .

عبداللہ بن مطیع، عائشہ، حکم بن سعید، مسلم، اسامہ بن اخدری، شریح بن ہانی بواسطہ والد خیثمہ بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

۲۸۳۹ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيحَ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَرُبَّمَا قَالَ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برے نام بدل دیا کرتے تھے۔ ابوبکر بن نافع فرماتے ہیں کہ عمر بن علی بعض اس روایت کو بواسطہ ہشام بن عروہ ان کے والد سے مرسل روایت کرتے ہیں اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا ذکر نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء طیبہ

۲۸۴۰ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ .

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں میرے ذریعے اللہ تعالےٰ کفر کو مٹاتا ہے میں حاشر ہوں لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے۔ اور میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اور کنیت جمع کرکے نام رکھنا

۲۸۴۱ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ وَيُسَمِّيَ مُحَمَّدًا أَبَا الْقَاسِمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص آپ کے اسم مبارک اور کنیت کو جمع کرکے نام نہ رکھے یعنی "محمد ابوالقاسم" اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ

وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٤٩، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَسَمَّيْتُمْ بِي فَلَا تَكْتَنُوا بِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهِ وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا فِي السُّوقِ يُنَادِي يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ أَعْنِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي.

٥٠، حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَفِي الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى كَرَاهِيَةِ أَنْ يُكَنّٰى أَبَا الْقَاسِمِ.

٥١، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ ثَنِي مُنْذِرٌ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ أُسَمِّيهِ مُحَمَّدًا وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

٥٢، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ثَنِي أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا رَفَعَهُ أَبُو

سے بھی روایت منقول ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے نام پر کسی کا نام رکھو تو میری کنیت نہ رکھو یہ حدیث حسن غریب ہے علماء کی ایک جماعت کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اور کنیت کسی کے لیے جمع کرنا مکروہ ہے لیکن بعض نے ایسا کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی بازار میں "یا اباالقاسم" پکارتے ہوئے سنا تو آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے اس نے عرض کیا حضور! میں نے آپ کا ارادہ نہیں کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری کنیت پر کسی کی کنیت نہ رکھو۔

حسن بن علی خلال نے بواسطہ یزید بن ہارون اور حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی۔ حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا مکروہ ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر آپ کے بعد میرے ہاں لڑکا پیدا ہو تو اس کا نام اور کنیت آپ کے نام و کنیت پر رکھ لوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے لیے اس کی اجازت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بعض اشعار حکمت ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ابوسعید اشج نے اسے ابن ابی غنیہ سے مرفوعاً روایت کیا اور ان کے غیر نے موقوفاً

سَجِیْدٍ اِلَّا شَیْخٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ غَنِیَّةَ وَرَوٰی غَیْرُہٗ عَنِ ابْنِ اَبِیْ غَنِیَّةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ مَوْقُوْفًا وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَبُرَیْدَةَ وَکَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ۔

روایت کیا یہ حدیث متعدد طرق سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا مروی ہے اس باب میں حضرت ابی بن کعب، ابن عباس، عائشہ بریدہ اور کثیر بن عبداللہ بواسطہ والد ان کے دادا (رضی اللہ تعالٰی عنہم) سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکَمًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اشعار حکمت ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ

شعر گوئی

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسَی الْفَزَارِیُّ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنٰی وَاحِدٌ قَالَا نَا ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْهِ قَائِمًا یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ یُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا یُفَاخِرُ اَوْ یُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے منبر بچھواتے جس پہ وہ کھڑے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے یا مدافعت کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بے شک اللہ تعالٰی روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے رہیں یا (فرمایا) مدافعت کرتے رہیں۔ ف

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَالْبَرَاءِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ وَهُوَ حَدِیْثُ ابْنِ اَبِی الزِّنَادِ۔

اسماعیل بن موسٰی اور علی بن حجر (دونوں) نے بواسطہ ابن ابی زناد، ان کے والد اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث یعنی ابن ابی زناد کی روایت حسن غریب صحیح ہے۔

ف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعتیہ اشعار پسند تھے اور نعت خواں محبوب۔ لغو کلام سننے اور سنانے سے احتراز یا عدم پسند، محبت رسول کی علامت نہیں (مترجم)

۷۵۶ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُوْلُ ؎

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ
اَلْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهِ
ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّزَّاقِ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَيْضًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ هٰذَا وَرُوِيَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهٰذَا أَصَحُّ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْحَدِيْثِ لِأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ قُتِلَ يَوْمَ مُؤْتَةَ وَإِنَّمَا كَانَتْ عُمْرَةُ الْقَضَاءِ بَعْدَ ذٰلِكَ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عمرۂ قضاء کے موقعہ پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے عبداللہ بن رواحہ آپ کے آگے جا رہے تھے اور پڑھ رہے تھے ؎

اے اولادِ کفار! آپ کا راستہ چھوڑ دو
آج ہم تمہیں قرآن کے حکم کے مطابق ماریں
گے ایسی مار جو کھوپڑی کو اپنی جگہ سے دور کر دے
گی اور دوست کو دوست سے جدا کر دے گی ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا "اے ابن رواحہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور حرم شریف میں شعر کہتے ہو؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر! چھوڑ دو یہ شعر ان (کفار) پر تیروں سے زیادہ تیزی سے اثر انداز ہوتے ہیں ۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے ۔ عبدالرزاق نے بھی اسے بواسطہ معمر اور زہری، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اس حدیث کے علاوہ مروی ہے کہ عمرۂ قضاء کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور کعب بن مالک آپ کے آگے تھے ۔ بعض محدثین کے نزدیک یہ اصح ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے اور عمرۂ قضاء اس کے بعد ہوا ۔

۷۵۷ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَقُوْلُ ؎

وَيَأْتِيْكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

حضرت مقدام بن شریح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعر بھی کہا کرتے تھے ۔ آپ نے فرمایا (ہاں) کبھی کبھی ابن رواحہ کا یہ شعر پڑھتے "زمانہ تیرے پاس ایسی ایسی خبریں لائے گا جن کی تیرے نزدیک کوئی قیمت نہ ہوگی" اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ۔ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل عرب کے کلام سے حضرت لبید کا یہ شعر نہایت عمدہ ہے "آگاہ رہو۔ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت سفیان ثوری وغیرہ نے اسے عبدالملک بن عمیر روایت کیا ہے۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُوْنَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ أَيْضًا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سو بار سے زیادہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا صحابہ کرام شعر پڑھتے اور دور جاہلیت کی باتوں کا تذکرہ کرتے لیکن آپ خاموش رہتے اور بعض اوقات ان کے ساتھ تبسم فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے زہیر نے بھی اسے سماک سے روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا

برے اشعار

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے اچھا کہ وہ اسے شعروں سے بھرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّمْلِيُّ نَا عَمِّي يَحْيَى بْنُ عِيْسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ هٰذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کے پیٹ کا ایسی پیپ سے بھر جانا جو اس کے پیٹ کو کھا رہی ہے اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعروں سے بھرے

81

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

٦٢، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ.

بَابٌ

٦٣، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ شِنْظِيْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَوْكِئُوا الْأَسْقِيَةَ وَأَجِيْفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابٌ

٦٤، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَإِنَّهَا

ف:[۱]

فصاحت وبیان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے اس بلیغ انسان کو پسند نہیں فرماتا جو گائے کی طرح اپنی زبان کو گھما گھما کر لپیٹتا ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

آداب خانہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت برتنوں کو ڈھانکا کرو مشکیزوں کے منہ بند کر دیا کرو، دروازے بند رکھا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ چھوٹے فاسق (چوہے) نے کئی مرتبہ بتی کو گھسیٹ کر گھر والوں کو جلا دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

آداب سفر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر فراوانی کے سال سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا زمینی حصہ دو اور قحط سالی کے موقعہ پر سفر کرو تو جلدی کرو تاکہ اس کی قوت ختم نہ ہو جائے اور جب رات کے وقت کہیں اترو تو راستوں سے ہٹ کر اترو کیونکہ ان راستوں پر رات کو

ف[۱]: برے اشعار کہنا اور شعر گوئی کو مقصد حیات ہی بنا لینا کہ عبادت کے اوقات کی بھی پرواہ نہ رہے، قابل مذمت ہے ورنہ اچھے اشعار کہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہیں۔ ۱۲ (مترجم)

طرق الدواب ومأوى الهوام بالليل هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن أنس وجابر.

باب (۳۲)

۷۶۵ - حدثنا إسحٰق بن موسى الأنصاري نا عبد الله بن وهب عن عبد الجبار بن عمر عن محمد بن المنكدر عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن ينام الرجل على سطح ليس بمحجور عليه هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث محمد بن المنكدر عن جابر إلا من هذا الوجه وعبد الجبار بن عمر الأيلي يضعف

۷۶۶ - حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أحمد نا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن عبد الله قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتخولنا بالموعظة في الأيام مخافة السآمة علينا هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا سفيان عن الأعمش حدثني شقيق بن سلمة عن عبد الله بن مسعود نحوه.

باب (۳۳)

۷۶۷ - حدثنا أبو هشام الرفاعي نا ابن فضيل عن الأعمش عن أبي صالح قال سئلت عائشة وأم سلمة أي العمل كان أحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالتا ما ديم عليه وإن قل هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روي عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان أحب العمل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

جانوروں اور حشرات الارض کا گزر ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

غیر محفوظ چھت پر سونا منع ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا جہاں (گرنے سے) کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم سے بواسطہ محمد بن منکدر حضرت جابر کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عبدالجبار بن عمر ایلی ضعیف ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے وعظ کے دن مقرر فرما دیتے تھے تاکہ ہم پر گراں نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ یحیی بن سعید، سلیمان، اعمش اور شقیق بن سلمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

اعمال پر استقامت

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ وام سلمہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا عمل زیادہ پسند تھا؟ انہوں نے فرمایا جسے ہمیشہ کیا جائے چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین عمل

وَسَلَّمَ مَا دِيمَ عَلَيْهِ.

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

وہ تھا جسے ہمیشہ کیا جائے۔

عبدہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کی یہ حدیث صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الْأَمْثَالِ — ابواب امثال

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهِ

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا عَلَى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ زُورَانِ لَهُمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ عَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ وَدَاعٍ يَدْعُو عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ يَدْعُو فَوْقَهُ وَاللّٰهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَالْأَبْوَابُ الَّتِي عَلَى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا يَقَعُ أَحَدٌ فِي حُدُودِ اللّٰهِ حَتَّى يَكْشِفَ السِّتْرَ وَالَّذِي يَدْعُو مِنْ فَوْقِهِ وَاعِظُ رَبِّهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُولُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ خُذُوا عَنْ بَقِيَّةَ مَا حَدَّثَكُمْ

اللہ تعالےٰ کی بندوں کے لیے مثال

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے ایک مثال بیان فرمائی۔ (اور وہ یہ کہ) ایک سیدھا راستہ ہے اس کے دونوں طرف ایک ایک دیوار ہے، ان دیواروں میں کئی دروازے ہیں جو کھلے ہیں اور ان پر پردے پڑے ہوتے ہیں راستے کے سرے پر ایک بلانے والا بلا رہا ہے۔ اور ایک بلانے والا اس سے اوپر ہے۔ اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ راستہ کی دونوں طرف جو دروازے ہیں وہ اللہ کی حدیں ہیں۔ اور کوئی بھی ان حدود میں پردہ اٹھائے بغیر داخل نہیں ہو سکتا اور اوپر بلانے والا اپنے رب کا واعظ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں میں عبداللہ بن عبدالرحمن سے زکریا بن عدی کا قول سنا کہ ابو اسحٰق فزاری نے

عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا تَأْخُذُوْا عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ مَا حَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا غَيْرِ الثِّقَاتِ.

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ جِبْرِيْلَ عِنْدَ رَأْسِيْ وَمِيْكَائِيْلَ عِنْدَ رِجْلَيَّ يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اِضْرِبْ لَهٗ مَثَلًا فَقَالَ اسْمَعْ سَمِعَتْ أُذُنُكَ وَاعْقِلْ عَقَلَ قَلْبُكَ إِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ أُمَّتِكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ إِتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنٰى فِيْهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيْهَا مَائِدَةً ثُمَّ بَعَثَ رَسُوْلًا يَدْعُو النَّاسَ إِلٰى طَعَامِهٖ فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَابَ الرَّسُوْلَ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهٗ فَاللّٰهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ وَأَنْتَ يَا مُحَمَّدُ رَسُوْلٌ فَمَنْ أَجَابَكَ دَخَلَ الْإِسْلَامَ وَمَنْ دَخَلَ الْإِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَكَلَ مَا فِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ هِلَالٍ لَمْ يُدْرِكْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ بِإِسْنَادٍ أَصَحَّ مِنْ هٰذَا.

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ أَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى إِذَا خَرَجَ بِهٖ إِلٰى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَأَجْلَسَهٗ

فرمایا بقیہ جب ثقہ راویوں سے بیان کریں تو قبول کر لو لیکن اسماعیل کی روایت قبول نہ کرو چاہے ثقہ سے نقل کرے یا غیر ثقہ سے۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت جبرئیل میرے سر کے پاس اور میکائیل میرے پاؤں کے پاس (کھڑے) ہیں ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے ان کی کوئی مثال بیان کرو تو اس نے کہا، یارسول اللہ! آپ سنیں (اللہ کرے) آپ کے کان سنیں اور سمجھیں (اللہ کرے) آپ کا قلب اقدس سمجھے آپ کی اور آپ کی امت کی مثال اس بادشاہ کی طرح ہے جس نے ایک حویلی بنائی پھر اس میں ایک مکان بنا کر اس میں دسترخوان چنا پھر ایک قاصد لوگوں کو کھانے پر بلانے کے لیے بھیجا بعض نے قاصد کی بات مان لی جبکہ بعض نے دعوت قبول نہ کی پس اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے۔ حویلی سے مراد اسلام ہے۔ گھر جنت ہے اور یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ کے پیغامبر ہیں۔ جس نے آپ کی بات مان لی جنت میں داخل ہوا اور جو جنت میں داخل ہوا وہ وہاں کی نعمتوں سے کھائے گا۔ یہ حدیث مرسل ہے سعید بن ابی ہلال نے جابر بن عبداللہ کو نہیں پایا اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے دوسرے طریق سے بھی یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس کی سند زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھ کر ان کا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے نکل کر بطحاء مکہ تک تشریف لے گئے اور انہیں بٹھایا ان کے اردگرد ایک لکیر کھینچی اور فرمایا اس لکیر سے باہر نہ نکلنا کیونکہ تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے تم ان سے بات نہ کرنا وہ بھی تم سے گفتگو نہیں کریں گے

ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ خَطَّكَ فَإِنَّهُ سَيَنْتَهِي إِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يُكَلِّمُوكَ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَرَادَ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي خَطِّي إِذْ أَتَانِي رِجَالٌ كَأَنَّهُمُ الزُّطُّ أَشْعَارُهُمْ وَأَجْسَامُهُمْ لَا أَرَى عَوْرَةً وَلَا أَرَى قِشْرًا وَيَنْتَهُونَ إِلَيَّ وَلَا يُجَاوِزُونَ الْخَطَّ ثُمَّ يَصْدُرُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ لَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَنِي وَأَنَا جَالِسٌ فَقَالَ لَقَدْ أَرَانِي مُنْذُ اللَّيْلَةِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فِي خَطِّي فَتَوَسَّدَ فَخِذِي فَرَقَدَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَقَدَ نَفَخَ فَبَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِي إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيضٌ اللَّهُ أَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا إِلَيَّ فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالُوا بَيْنَهُمْ مَا رَأَيْنَا عَبْدًا قَطُّ أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَامَانِ وَقَلْبُهُ يَقْظَانُ اضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا مَثَلُ سَيِّدٍ بَنَى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَأْدُبَةً فَدَعَا النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ فَمَنْ أَجَابَهُ أَكَلَ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ أَوْ قَالَ عَذَّبَهُ ثُمَّ ارْتَفَعُوا وَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتَ مَا قَالَ هَؤُلَاءِ وَهَلْ تَدْرِي

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں چاہا تشریف لے گئے حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں اپنے دائرے کے درمیان بیٹھا ہوا تھا کہ کچھ لوگ آئے گویا کہ وہ جاٹ ہیں ان کے بال اور بدن بھی ایسے ہی تھے نہ وہ برہنہ معلوم ہوتے اور نہ کپڑے پہنے ہوئے میرے قریب آئے لیکن لکیر سے متجاوز نہ ہوتے پھر وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے رات آخر ہو گئی تو وہ لوگ نہ آئے بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا میں رات سے نہیں سویا ہوں پھر آپ اس دائرے میں میرے پاس تشریف لائے اور میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرما ہو گئے۔ اور آپ سوتے میں بہت خراٹے لیا کرتے تھے۔ اسی دوران کہ آپ آرام فرما رہے تھے اور میں بیٹھا ہوا تھا کچھ لوگ آئے انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کس قدر خوب صورت تھے وہ میری طرف بڑھے ان میں سے ایک گروہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے پاس بیٹھ گیا اور ایک قدموں میں بیٹھا۔ پھر آپس میں کہنے لگے ہم نے قطعاً کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس کو اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل دیا گیا ہو کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے۔ ان کی مثال بیان کرو ان کی مثال ایک سردار جیسی ہے جس نے محل بنایا پھر دستر خوان چنا اور لوگوں کو کھانے اور پینے کی طرف بلایا جس نے دعوت قبول کی اس نے اس کے کھانے سے کھایا اور پانی سے پیا اور جس نے دعوت کو قبول نہ کیا اسے اس نے عذاب دیا یہ کہہ کر وہ لوگ چلے گئے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے آپ نے فرمایا تم نے ان کی گفتگو سنی اور تم جانتے ہو کہ وہ کون تھے۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ فرشتے ہیں۔ کیا جانتے ہو انہوں نے کیا مثال دی میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا انہوں نے یہ مثال دی کہ

مَنْ هُمْ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَتَدْرِيْ مَا الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمَثَلُ الَّذِيْ ضَرَبُوْهُ الرَّحْمٰنُ بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعَا اِلَيْهَا عِبَادَهٗ فَمَنْ اَجَابَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهٗ اَوْ عَذَّبَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاَبُوْ تَمِيْمَةَ اسْمُهٗ طَرِيْفُ بْنُ مُجَالِدٍ وَاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مِلٍّ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَهُوَ ابْنُ طَرْخَانَ وَاِنَّمَا كَانَ يَنْزِلُ بَنِيْ تَيْمٍ فَنُسِبَ اِلَيْهِمْ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَا رَاَيْتُ اَخْوَفَ لِلّٰهِ مِنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ.

رحمٰن نے جنت بنا کر بندوں کو اس کی طرف بلایا جس نے دعوت قبول کی جنت میں داخل ہوگا اور جس نے قبول نہ کی اسے عذاب دے گا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔ ابوتمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن ملّ ہے سلیمان تیمی، ابن طرخان ہیں۔ وہ بنو تمیم کے پاس اترا کرتے تھے اس لیے ان کی طرف منسوب ہو گئے علی فرماتے ہیں یحییٰ بن سعید نے فرمایا میں نے سلیمان تیمی سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

بَابُ ۳۳ مَا جَاءَ مَثَلُ النَّبِيِّ وَالْاَنْبِيَآءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی مثال

۷۷۲ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ نَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ نَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور سابقہ انبیاء علیہم السلام کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے ایک گھر بنایا اسے ہر طرح سے مکمل کر کے نہایت خوبصورت بنایا اور صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہوتے ہیں اور اسے پسند کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کاش اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے۔

بَابُ ۳۴ مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

نماز، روزہ اور صدقہ کی مثال

۷۷۳ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ اَنَّ اَبَا سَلَّامٍ

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا

حَدَّثَهُ أَنَّ الْحَارِثَ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
اللَّهَ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ
يَعْمَلَ بِهَا وَيَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا
بِهَا وَإِنَّهُ كَادَ أَنْ يُبْطِئَ بِهَا فَقَالَ عِيسَى إِنَّ
اللَّهَ أَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَأْمُرَ
بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهَا فَإِمَّا أَنْ تَأْمُرَهُمْ
وَإِمَّا أَنْ آمُرَهُمْ فَقَالَ يَحْيَى أَخْشَى إِنْ
سَبَقْتَنِي بِهَا أَنْ يُخْسَفَ بِي أَوْ أُعَذَّبَ فَجَمَعَ
النَّاسَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَأَ وَقَعَدُوا
عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِخَمْسِ
كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ وَآمُرَكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا
بِهِنَّ أَوَّلُهُنَّ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا
بِهِ شَيْئًا وَإِنَّ مَثَلَ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ كَمَثَلِ
رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ
بِذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ فَقَالَ هَذِهِ دَارِي وَهَذَا
عَمَلِي فَاعْمَلْ وَأَدِّ إِلَيَّ فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّي
إِلَى غَيْرِ سَيِّدِهِ فَأَيُّكُمْ يَرْضَى أَنْ يَكُونَ
عَبْدُهُ كَذَلِكَ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ
فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْصِبُ
وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ
يَلْتَفِتْ وَأَمَرَكُمْ بِالصِّيَامِ فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ
كَمَثَلِ رَجُلٍ فِي عِصَابَةٍ مَعَهُ صُرَّةٌ فِيهَا مِسْكٌ
فَكُلُّهُمْ يَعْجَبُ أَوْ يُعْجِبُهُ رِيحُهَا وَإِنَّ رِيحَ الصَّائِمِ
أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَأَمَرَكُمْ
بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ
أَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَأَوْثَقُوا يَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ وَ
قَدَّمُوهُ لِيَضْرِبُوا عُنُقَهُ فَقَالَ أَنَا أَفْدِيهِ
مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ فَفَدَى نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَ

کہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیں ۔ قریب تھا کہ وہ ان کے بیان کرنے میں تاخیر کرتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ خود بھی اس پر عمل پیرا ہوں اور بنی اسرائیل کو بھی ان کے اپنانے کا حکم دیں لہٰذا یا تو آپ خود حکم دیں یا میں کہتا ہوں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ آپ کے سبقت لے جانے سے مجھے زمین میں دھنسا یا جائے یا عذاب دیا جائے۔ پس انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا اس کے بھر جانے پر باقی لوگ بالائی حصے پر بیٹھے تو آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ باتوں کا حکم دیا کہ خود بھی ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ مشرک کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی سے ایک غلام خریدا اور اسے بتایا یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام ہے تو کام کر اور کمائی مجھے دے پس وہ کام کرتا ہے اور کمائی مالک کے سوا کسی دوسرے کو دے دیتا ہے تو کیا تم میں سے کوئی ایسے غلام کو پسند کرتا ہے (۲) اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا پس جب نماز پڑھو تو ادھر ادھر نہ دیکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے جب تک وہ نماز پڑھتے ہوئے ادھر ادھر نہ دیکھتا ہو (۳) اللہ تعالیٰ نے تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک جماعت میں بیٹھا ہو اس کے پاس مشک کی تھیلی ہو اور تمام لوگ اس کی مہک سے خوش ہو رہے ہوں بے شک روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے (۴) میں تمہیں صدقہ کا حکم دیتا ہوں اس کی مثال یوں ہے کہ کسی آدمی کو دشمن نے قید کر کے اس کے ہاتھ گردن سے باندھ دیئے ہوں اور اسے قتل کرنے کے لیے سامنے لائے ہوں اور وہ کہے میں اپنی جان

أَمَرَكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتّٰى إِذَا أَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللّٰهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَقَالَ وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَادْعُوا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِي سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْحَارِثُ الْأَشْعَرِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ وَلَهُ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

۲۸۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو سَلَّامٍ اسْمُهُ مَمْطُورٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ۔

کے بدلے اپنا سارا مال تھوڑا یا زیادہ تم لوگوں کو دیتا ہوں پس اس نے اس طرح فدیہ دے کر اپنی جان چھڑالی (۵) میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ کسی آدمی کے دشمن اس کے پیچھے بھاگیں اور وہ ایک مضبوط قلعہ میں آکر پناہ لے اور ان سے اپنے آپ کو محفوظ کرلے اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان سے صرف ذکر الٰہی کے سبب ہی بچا سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں اللہ نے مجھے ان کا حکم فرمایا۔ امیر کی بات سننا اور ماننا، جہاد کرنا، ہجرت کرنا اور جماعت سے وابستگی۔ بے شک جو جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار دیا مگر یہ کہ دوبارہ جماعت سے مل جائے جس نے جاہلیت کی پکار پکاری وہ جہنم میں داخل ہوا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے؟ آپ نے فرمایا اگرچہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے پس اللہ کی پکار پکارو جس نے تمہارا نام مسلمان مومن اور اللہ کا بندہ رکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں حارث اشعری صحابی ہیں اور ان سے اس کے علاوہ بھی احادیث مروی ہیں۔

محمد بن بشار نے بواسطہ ابو داؤد، طیالسی، ابان بن یزید، یحییٰ بن ابی کثیر، زید بن سلام اور ابو سلام، حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابو سلام کا نام ممطور ہے علی بن مبارک نے بھی اسے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۳۲ مَا جَاءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ۔

قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے مومن کی مثال

۲۸۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال سنگترے جیسی ہے اس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی۔ قرآن پاک نہ پڑھنے والا مومن کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا ہے۔ قرآن پڑھنے والا منافق ریحان کی طرح ہے کہ اس

طَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَيْضًا.

٧٧٦۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفِيئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٧٧٧۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ يَعْنِي أَنْ أَقُولَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

٧٧٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ

کی خوشبو ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والا منافق اندرائن کی طرح ہے جس کی بو اور ذائقہ دونوں کڑوے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے شعبہ نے بھی اس کو قتادہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے کہ ہوائیں اسے ہمیشہ ہلاتی رہتی ہیں اور مومن کو بھی مسلسل مصیبتیں پہنچتی رہتی ہیں منافق کی مثال صنوبر جیسی ہے کہ جب تک کاٹا نہ جائے حرکت نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے یہ مومن کی طرح ہے۔ مجھے بتاؤ وہ کیا ہے یہ سن کر لوگ جنگل کے درختوں میں کھو گئے (غور و فکر کرنے لگے) میرے دل میں خیال آیا کہ یہ کھجور ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا یہ کھجور ہے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں مجھے کہتے ہوئے شرم محسوس ہوئی پس میں نے اپنے والد حضرت عمر سے اپنے دل کی بات بیان کی تو انہوں نے فرمایا بیٹا اگر تم نے کہا ہوتا ہے تو میرے نزدیک یہ اتنی دولت سے زیادہ پسندیدہ ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے اس

پانچ نمازوں کی مثال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی صحابہ کرام نے عرض کیا اس کے بدن پر ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گی آپ نے فرمایا "پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے اللہ تعالیٰ

شيء قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بهن الخطايا وفي الباب عن جابر هذا حديث حسن صحيح حدثنا قتيبة نا بكر بن مضر القرشي عن ابن الهاد نحوه.

باب ۳۵۱

۷۷۹ ۔ حدثنا قتيبة نا حماد بن يحيى الأبح عن ثابت البناني عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل أمتي مثل المطر لا يدرى أوله خير أم آخره وفي الباب عن عمار وعبد الله بن عمرو وابن عمر هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه ويروى عن عبد الرحمن بن مهدي أنه كان يثبت حماد بن يحيى الأبح وكان يقول هو من شيوخنا.

باب ۳۵۲ ما جاء مثل ابن آدم وأجله وأمله

۷۸۰ ۔ حدثنا محمد بن إسماعيل نا خلاد بن يحيى نا بشير بن المهاجر أنا عبد الله بن بريدة عن أبيه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم هل تدرون ما مثل هذه وهذه ورمى بحصاتين قالوا الله ورسوله أعلم قال هذاك الأمل وهذاك الأجل هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

۷۸۱ ۔ حدثنا الحسن بن علي الخلال وغير واحد قالوا نا عبد الرزاق أنا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما الناس كإبل مائة لا يجد الرجل فيها راحلة هذا حديث حسن صحيح.

۷۸۲ ۔ حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي

ان کے ذریعے گناہوں کو مٹاتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم سے قتیبہ نے بواسطہ بکر بن مضر قریشی، ابن ہاد سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

اس امت کی مثال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی مثال بارش کی سی ہے نہ معلوم اس کے شروع بھلائی ہے یا آخر میں۔ اس باب میں حضرت عمار، عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ عبدالرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ وہ حماد بن یحییٰ الابح کی توثیق کرتے اور فرماتے یہ ہمارے شیوخ میں سے ہیں۔

انسان، موت اور امید

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو اس کی اور اس کی کیا مثال ہے؟ اس کے ساتھ ہی آپ نے دو کنکریاں پھینکیں صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ امید ہے اور یہ موت ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ان سو اونٹوں کی مثل ہیں جن میں سے آدمی کو ایک بھی سواری کے قابل نہیں ملتا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے......

سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے بواسطہ

نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّاسُ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً أَوْ لَا تَجِدُ فِيهَا إِلَّا رَاحِلَةً.

۳۰۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الذُّبَابُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۰۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِيمَا خَلَا مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا

سفیان بن عیینہ اور زہریؒ کی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی اور فرمایا کہ تم ان میں سے ایک کو بھی سواری کے قابل نہ پاؤ گے۔ حضرت سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں تمہیں ایک بھی سواری کے قابل نہ ملے یا فرمایا ایک آدھ سواری کے قابل مل جائے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور میری امت کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے آگ روشن کی پس جانور اور پروانے اس میں گرنے لگے میں تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ کر روکتا ہوں اور تم اس میں گر رہے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔۔۔۔۔۔۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسری امتوں کی نسبت تمہاری عمر ایسی ہے جیسے نماز عصر اور غروب آفتاب کے درمیان کا وقت ہے۔ تمہاری، یہودیوں اور نصرانیوں کی مثال یوں ہے جیسے کسی شخص نے مزدوروں کو کام پر لگانا چاہا تو آواز دی کون شخص ایک قیراط کے بدلے دوپہر تک کام کرتا ہے۔ پس یہودیوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے کام کیا پھر کہا کون ہے جو دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط اجرت پر کام کرے پس عیسائیوں نے ایک قیراط کے بدلے کام کیا پھر تم لوگ (اے میری امت!) نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر کام کرتے ہو۔ یہود و نصاریٰ نے غصے میں آ کر کہا ہمارا کام زیادہ ہے اور مزدوری تھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہارے حق سے کچھ کم کیا؟ انہوں نے کہا "نہیں"

وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس یہ میرا فضل ہے جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أبواب فضائل القرآن — ابواب فضائل قرآن

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ۲۵۳ ما جاء في فضل فاتحة الكتاب

۲۸۷۵ ۔ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج على أبي بن كعب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبي وهو يصلي فالتفت أبي فلم يجبه وصلى أبي فخفف ثم انصرف إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليك يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك السلام ما منعك يا أبي أن تجيبني إذ دعوتك فقال يا رسول الله إني كنت في الصلاة قال أفلم تجد فيما أوحى الله إلي أن استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم لما يحييكم قال بلى ولا أعود إن شاء الله قال أتحب أن أعلمك سورة لم ينزل في التوراة ولا في الإنجيل ولا في الزبور ولا في الفرقان مثلها قال نعم يا رسول الله فقال رسول

فاتحۃ الکتاب کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کی طرف تشریف لائے اور انہیں آواز دی اے ابی! وہ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے آپ کی طرف دیکھا لیکن جواب نہ دیا پھر مختصر نماز پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پلٹے اور کہا "السلام علیک یا رسول اللہ" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وعلیک السلام" اے ابی! جب میں نے تجھے پکارا تو جواب دینے سے کیا چیز مانع ہوئی؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں نماز میں تھا آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کلام میں جسے اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کیا نہیں پایا کہ "اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی" آپ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں ایسی سورت سکھاؤں جو تورات، انجیل اور زبور میں نہیں اتری اور نہ قرآن پاک میں اس کی مثل کوئی اور سورت ہے۔ انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! سکھلائیے! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں کیسے پڑھتے ہو۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُعْطِيْتُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ۔

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں حضرت ابی نے سورۂ فاتحہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کی مثل تورات، انجیل، زبور اور قرآن میں کوئی سورت نہیں اتری یہ سات آیتیں سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کی گئیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ ف

بَابُ ٣٥ مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ

سورۂ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت

٧٥٦ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ تُقْرَأُ الْبَقَرَةُ فِيْهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی عبادت کیا کرو) اور جس گھر سورۂ بقرہ پڑھی جائے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٧٥٧ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيْهَا اٰيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ هِيَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ شُعْبَةُ وَضَعَّفَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی ایک بلندی ہے اور بے شک قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت (یعنی آیت الکرسی) تمام قرآنی آیات کی سردار ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکیم بن جبیر کی روایت سے پہچانتے ہیں شعبہ نے اس کے بارے میں کلام کیا اور اسے ضعیف قرار دیا۔

ف: حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر حاضر ہونے سے نماز باطل نہیں ہوتی جس طرح "السلام علیک ایہا النبی" کے ساتھ خطاب کرنے سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا" (مرقات جلد ۲ ص ۴۰۰) مقام غور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ آپ کی طرف متوجہ بھی ہوئے اور پھر محض آپ کے لیے نماز کو مختصر بھی کیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ تمہاری نماز ٹوٹ گئی لہٰذا یہ کہنا کہ نماز میں حضور کا خیال آنا (معاذ اللہ) گائے اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے جیسا کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے صراط مستقیم صفحہ ۹۵ پر لکھا نہ صرف یہ ہے کہ سلف صالحین کے عقائد کے خلاف ہے بلکہ بغض رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح علامت ہے۔ (مترجم)

۲۸۸۰ . حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدِينِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُلَيْكِيِّ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ إِلَى إِلَيْهِ الْمَصِيرُ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِينَ يُمْسِي حُفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُصْبِحَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْمُلَيْكِيِّ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص "حٰمٓ الْمُؤْمِنُ - إِلَيْهِ الْمَصِيرُ" تک اور آیت الکرسی صبح کے وقت پڑھے وہ ان کے سبب شام تک حفاظت میں رہے گا اور اگر رات کو پڑھے تو صبح تک محفوظ رہے گا - یہ حدیث غریب ہے بعض علماء نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ الملیکی کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

۲۸۸۱ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ فِيهَا تَمْرٌ فَكَانَتْ تَجِيءُ الْغُولُ فَتَأْخُذُ مِنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْهَبْ فَإِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَجِيبِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَخَذَهَا فَحَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ حَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ قَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَأَخَذَهَا فَحَلَفَتْ مَرَّةً أُخْرَى أَنْ لَا تَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ حَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ فَأَخَذَهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِكِ حَتَّى أَذْهَبَ بِكِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا آيَةَ الْكُرْسِيِّ اقْرَأْهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَتْ قَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک چھوٹی سی کوٹھڑی تھی جس میں کھجوریں رکھی ہوئی تھیں جن بھوت آکر اس میں سے چرا لیتے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو حضور نے فرمایا جاؤ اور جب اسے دیکھو تو کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو۔ راوی کہتے ہیں وہ جنی آئی تو حضرت ابوایوب نے اسے پکڑ لیا اس نے قسم کھائی کہ دوبارہ نہیں آئے گی۔ انھوں نے اسے چھوڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے حضور نے پوچھا تمہارے قیدی کا کیا بنا انھوں نے عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ دوبارہ نہیں آئے گی آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا اور اسے جھوٹ کی عادت ہے راوی کہتے ہیں انھوں نے پھر اسے پکڑا اور اس کے قسم کھانے پر کہ دوبارہ نہیں آئے گی چھوڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا تمہارے قیدی کا کیا ہوا عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ اب نہیں آئے گی آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا کیونکہ وہ جھوٹ کی عادی ہے چنانچہ حضرت ابوایوب نے پھر اسے پکڑا اور

شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَتْ قَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۷۹۰ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ ذُو عَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَعْنِي مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ فَأَتَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ فَقَالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ أَمَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَاللهِ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ إِلَّا خَشْيَةَ أَنْ لَا أَقُومَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَءُوهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوكِيَ عَلَى مِسْكٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور فرمایا میں تجھے نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں اس نے کہا میں تجھے ایک چیز یعنی آیت الکرسی بتاتا ہوں اسے گھر میں پڑھا کرو شیطان وغیرہ تمہارے پاس نہیں آئیں گے پھر وہ حضور کی خدمت میں گئے تو آپ نے پوچھا تمہارے قیدی کا کیا بنا انہوں نے تمام بات عرض کی حضور اکرم نے فرمایا اس نے سچ کہا اگرچہ وہ جھوٹی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے افراد پر مشتمل ایک لشکر بھیجا آپ نے ان سے قرآن پڑھنے کو کہا جسے جو یاد تھا پڑھا پھر آپ ان میں سے ایک کمسن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تجھے کیا یاد ہے؟ اس نے عرض کیا مجھے فلاں فلاں سورتیں اور سورۂ بقرہ یاد ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تجھے سورۂ بقرہ آتی ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ تم ان کے امیر ہو ان کے معززین میں سے ایک کہنے لگا قسم بخدا! میں نے سورۂ بقرہ محض اس لئے نہیں سیکھی کہ اس کے ساتھ نماز میں کھڑا نہ ہو سکوں گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سیکھو اور اسے پڑھو، کیونکہ جو شخص قرآن سیکھے اور پڑھتا اس کے لئے قرآن مشک سے بھرے ہوئے مشکیزے کی طرح ہے جس کی خوشبو جگہ جگہ پھیلی ہوتی ہے اور جو قرآن سیکھے لیکن اسے سینے میں لئے سوتا رہے اس کی مثال (چمڑے) کے اس تھیلے کی طرح ہے جس میں مشک بند ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سعید مقبری سے یہ حدیث بواسطہ عطاء مولی ابی احمد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے ہم سے حضرت قتیبہ نے بواسطہ حضرت لیث بن سعد، حضرت سعید مقبری، اور حضرت عطاء (رضی اللہ تعالی عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ مرسل بیان کی اس باب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

بَابُ ٣٥٥ مَا جَاءَ فِي آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

٧٩١. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت کیں اسے یہ کفایت کریں گی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٧٩٢. حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الْجَرْمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا يُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی جس میں سے دو آیتیں اتاریں یہی آیتیں سورۂ بقرہ کا آخر ہیں جس گھر میں یہ آیات تین دن پڑھی جائیں، شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ ٣٥٦ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

٧٩٣. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا هِشَامُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَطَّارُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْقُرْآنُ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سورۂ آل عمران کی فضیلت

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن اور اس پر دنیا میں عمل کرنے والے (قیامت کے دن) اس طرح آئیں گے کہ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گی حضرت نواس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سورتوں کی تین مثالیں بیان فرمائیں جنہیں میں اب تک نہیں بھولا۔ آپ نے فرمایا گویا کہ وہ دو سائبان ہیں جن کے درمیان روشنی ہے یا دو سیاہ بادل ہیں یا پرندوں کا جھنڈ ہے جو صفیں باندھا ہوا ہے (اور) یہ اپنے پڑھنے

ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا بَيْنَهُنَّ بَعْدُ قَالَ تَأْتِيَانِ كَأَنَّهُمَا غَيَابَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا ظُلَّةٌ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ قِرَاءَتِهِ كَذَا فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَمَا يُشْبِهُ هٰذَا مِنَ الْأَحَادِيثِ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَفِي حَدِيثِ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا فَسَّرُوا إِذْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَفِي هٰذَا دَلَالَةٌ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ الْعَمَلِ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ أَعْظَمَ مِنْ آيَةِ الْكُرْسِيِّ قَالَ سُفْيَانُ لِأَنَّ آيَةَ الْكُرْسِيِّ هُوَ كَلَامُ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

بَابُ ٣٥ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْكَهْفِ

٧٩٣۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ إِذْ رَأَى دَابَّتَهُ تَرْكُضُ فَنَظَرَ فَإِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ أَوِ السَّحَابَةِ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْآنِ أَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْآنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ۔

والے کی طرف سے جھگڑتی ہوں گی۔ اس باب میں حضرت ابو بریدہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی قرأت کا ثواب (متشکل ہو کر) آئے گا علماء نے اس قسم کی احادیث کی اسی طرح تفسیر کی ہے۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اسی نقطہ نظر کی توثیق کرتی ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ جو قرآن پر دنیا میں عمل کرتے تھے تو اس سے معلوم ہوا کہ عمل کا ثواب آئے گا۔ امام بخاری نے بواسطہ حمیدی حضرت سفیان ثوری کا قول بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں جو کہا گیا ہے کہ اللہ تعالٰے نے زمین و آسمان میں آیت الکرسی سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی اس کا مطلب یہ ہے کہ آیت الکرسی اللہ کا کلام ہے اور کلام الٰہی زمین و آسمان کی ہر مخلوق سے زیادہ باعظمت ہے۔

سورۂ کہف کی فضیلت

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا تھا کہ اچانک اس نے اپنے جانور کو بدکتے ہوئے دیکھا۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو بدلی کی طرح کی کوئی چیز تھی۔ اس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا یہ سکینہ (اطمینان) تھا جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ساتھ بھیجا (فرمایا) قرآن پر نازل کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

٧٩٥۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن سالم بن أبي الجعد عن معدان بن أبي طلحة عن أبي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ ثلاث آيات من أول الكهف عصم من فتنة الدجال قال محمد بن بشار نا معاذ بن هشام أخبرني أبي عن قتادة بهذا الإسناد نحوه هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ کہف کی ابتدائی تین آیات پڑھنے والا دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ محمد بن بشار فرماتے ہیں مجھ سے معاذ بن ہشام نے بواسطہ والد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث اسی سند کے ساتھ بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب ٢٥٨ ما جاء في يس

سورہ یٰسین کی فضیلت

٧٩٦۔ حدثنا قتيبة وسفيان بن وكيع قالا نا حميد بن عبد الرحمن الرؤاسي عن الحسن بن صالح عن هارون أبي محمد عن مقاتل بن حيان عن قتادة عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لكل شيء قلبا وقلب القرآن يس ومن قرأ يس كتب الله له بقراءتها قراءة القرآن عشر مرات هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث حميد بن عبد الرحمن وبالبصرة لا يعرفون من حديث قتادة إلا من هذا الوجه وهارون أبو محمد شيخ مجهول حدثنا أبو موسى محمد بن المثنى نا أحمد بن سعيد الدارمي نا قتيبة عن حميد بن عبد الرحمن بهذا وفي الباب عن أبي بكر الصديق ولا يصح حديث أبي بكر من قبل إسناده وإسناده ضعيف۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے جس نے سورۂ یٰسین پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھے گا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمید بن عبدالرحمٰن کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بصرہ میں حضرت قتادہ رض کی حدیث صرف اسی طریق سے معروف ہے ہارون ابومحمد مجہول شیخ ہے ہم (امام ترمذی) سے ابوموسے محمد بن مثنےٰ نے بواسطہ احمد بن سعید دارمی اور قتیبہ، حمید بن عبدالرحمٰن سے اسی سند کے ساتھ اسے بیان کیا اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ لیکن سند کے اعتبار سے یہ صحیح نہیں اس کی سند ضعیف ہے۔

باب ٢٥٩ ما جاء في حم الدخان

حٰم دخان کی فضیلت

٧٩٧۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا زيد بن حباب عن عمر بن أبي خثعم عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو آدمی رات کے وقت سورۂ دخان پڑھے اس کی صبح اس حالت میں ہوتی ہے کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے ہیں، یہ حدیث غریب ہے

حٰمٓ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ أَبِي خَثْعَمٍ يُضَعَّفُ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ۔

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ هِشَامٍ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَهِشَامٌ أَبُو الْمِقْدَامِ يُضَعَّفُ وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰكَذَا قَالَ أَيُّوبُ وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْمُلْكِ۔

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهُ عَلَى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا قَبْرُ إِنْسَانٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ضَرَبْتُ خِبَائِي عَلَى قَبْرٍ وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں عمر بن ابی خثعم کو ضعیف کہا گیا ہے امام بخاری فرماتے ہیں وہ منکر الحدیث ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی جمعہ کی رات کو سورۃ دخان پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ہشام ابوالمقدام ضعیف ہے جن کو حضرت ابوہریرہ رضہ سے سماع حاصل نہیں۔ ایوب ویونس بن عبید اور علی بن زید نے ایسا ہی کہا ہے۔

سورۃ ملک کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے اچانک پتہ چلا ہے کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں سورۃ ملک پڑھی جارہی ہے یہاں تک کہ پڑھنے والے نے اسے ختم کیا وہ صحابی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نادانستہ ایک قبر پر خیمہ لگایا اچانک کیا دیکھا کہ ایک آدمی اس میں سورۃ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے اسے مکمل پڑھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (سورت) عذاب قبر کو روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت مروی ہے[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں ایک

---

[1] حدیث پاک کی رو سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اپنی قبروں میں زندہ ہیں تلاوت قرآن کرتے اور نمازیں پڑھتے ہیں (مترجم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

ایسی سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں اس نے ایک پڑھنے والے آدمی کی سفارش کی اور وہ بخش دیا گیا۔ اور یہ سورت "تبارک الذی بیدہ الملک" (سورۂ ملک) ہے۔

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الٓمٓ تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ هٰذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ مِثْلَ هٰذَا وَرَوَاهُ مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرَوَى زُهَيْرٌ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعْتَ مِنْ جَابِرٍ يَذْكُرُ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ إِنَّمَا أَخْبَرَنِيهِ صَفْوَانُ أَوِ ابْنُ صَفْوَانَ وَكَانَ زُهَيْرٌ أَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہونے سے پہلے سورۂ الم التنزیل السجدہ اور سورۂ ملک پڑھا کرتے تھے۔ اس حدیث کو متعدد لوگوں نے لیث بن ابی سلیم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔ مغیرہ بن مسلم نے بواسطہ ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ زہیر نے کہا میں نے ابو زبیر سے پوچھا کیا آپ نے حضرت جابر سے اسے سنا ہے، انہوں نے کہا صفوان یا ابن صفوان نے مجھے اس کی خبر دی ہے، گویا کہ زہیر نے اس بات سے انکار کیا کہ یہ بواسطہ ابو زبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

ہم سے ابوالاحوص نے بواسطہ لیث اور ابو زبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ نَا الْفُضَيْلُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ تَفْضُلَانِ عَلَى كُلِّ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ بِسَبْعِينَ حَسَنَةً.

حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ یہ (دونوں) سورتیں قرآن کی دیگر سورتوں پر ستر گنا فضیلت رکھتی ہیں۔

بَابُ ۳۶ مَا جَاءَ فِي إِذَا زُلْزِلَتْ

سورۂ زلزال کی فضیلت

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا الْحَسَنُ بْنُ سَلْمِ بْنِ صَالِحٍ الْعِجْلِيُّ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ إِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهُ بِنِصْفِ الْقُرْآنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی سورۂ زلزال پڑھے تو یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابر ہوگی۔ جو سورۂ کافرون پڑھے یہ اس کے لئے چوتھائی قرآن کے برابر اور سورۂ اخلاص کا پڑھنا

وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ عُدِلَتْ لَهُ بِرُبُعِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ عُدِلَتْ لَهُ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ الْحَسَنِ بْنِ سَلْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

تہائی قرآن کی تلاوت کے برابر ہے ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اس شیخ حسن بن مسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے بھی روایت مذکور ہے ۔

۸۰۵ ۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنِي ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ ابْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِهٖ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِيْ مَا أَتَزَوَّجُ بِهٖ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ قَالَ بَلٰى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے پوچھا اے فلاں! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ اس نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے شادی نہیں کی اور نہ ہی میرے پاس شادی کے لئے کچھ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں سورۃ اخلاص نہیں آتی؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا وہ تہائی قرآن ہے پھر پوچھا کیا تمہیں سورۃ نصر یاد نہیں؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا وہ قرآن کا چوتھائی ہے پھر پوچھا تمہیں سورۃ کافرون یاد نہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے یاد ہے آپ نے فرمایا وہ چوتھائی قرآن ہے پھر پوچھا کیا تمہیں سورۃ زلزال نہیں آتی؟ عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی چوتھائی قرآن ہے پھر آپ نے فرمایا تم شادی کر لو۔ یہ حدیث حسن ہے ۔

بَابُ ٣٦٢ مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْإِخْلَاصِ وَفِيْ سُوْرَةِ إِذَا زُلْزِلَتْ

سورۂ اخلاص اور زلزال کی فضیلت

۸۰۶ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ نَا يَمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْعَنَزِيُّ نَا عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۂ زلزال، نصف قرآن، سورۂ اخلاص تہائی قرآن اور سورۂ کافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یمان بن مغیرہ کی روایت سے پہچانتے ہیں ۔

بَابُ ٣٦٣ مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْإِخْلَاصِ .

سورۂ اخلاص کی فضیلت

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ امْرَاَةِ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ مَنْ قَرَاَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَقَتَادَةَ ابْنِ النُّعْمَانِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اَحْسَنَ مِنْ رِوَايَةِ زَائِدَةَ وَتَابَعَهُ عَلٰى رِوَايَتِهٖ اِسْرَائِيْلُ وَالْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الثِّقَاتِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَاضْطَرَبُوْا فِيْهِ۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایک رات کے وقت تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے جس نے سورۂ اخلاص پڑھی اس نے (گویا کہ) تہائی قرآن پڑھا اس باب میں حضرت ابودرداء، ابوسعید، قتادہ بن نعمان، ابوہریرہ، انس، ابن عمر اور ابومسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور ہم کسی ایسے راوی کو نہیں پہچانتے جس نے اسے زائدہ سے احسن طریقہ پر روایت کیا ہو اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے اس کی متابعت کی شعبہ اور متعدد ثقہ راویوں نے یہ حدیث منصور سے روایت کی اور اس میں وہ مضطرب ہوئے۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حُنَيْنٍ مَوْلٰى لِاٰلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ مَوْلٰى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَّقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْتُ مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَاَبُوْ حُنَيْنٍ هُوَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آگے بڑھا تو آپ نے ایک آدمی کو "قل ھو اللہ احد" پڑھتے سنا اور فرمایا "واجب ہوگئی" میں نے عرض کیا "کیا چیز واجب ہوگئی" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت"۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف مالک بن انس رض کی روایت سے پہچانتے ہیں ابوحنین سے مراد عبید بن حنین ہے۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ نَا حَاتِمُ بْنُ مَيْمُوْنٍ اَبُوْ سَهْلٍ عَنْ ثَابِتٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

البناني عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ كل يوم مائتي مرة قل هو الله احد محي عنه ذنوب خمسين سنة الا ان يكون عليه دين وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اراد ان ينام على فراشه فنام على يمينه ثم قرأ قل هو الله احد مائة مرة فاذا كان يوم القيامة يقول له الرب تبارك وتعالى يا عبدي ادخل على يمينك الجنة هذا حديث غريب من حديث ثابت عن انس وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه ايضا عن ثابت.

۸۱۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا يزيد بن كيسان ثني ابو حازم عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احشدوا فاني سأقرأ عليكم ثلث القرآن قال فحشد من حشد ثم خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأ قل هو الله احد ثم دخل فقال بعضنا لبعض قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني سأقرأ عليكم ثلث القرآن اني لأرى هذا خبرا جاءه من السماء ثم خرج نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال اني قلت سأقرأ عليكم ثلث القرآن الا انها تعدل بثلث القرآن هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وابو حازم الاشجعي اسمه سلمان.

۸۱۱۔ حدثنا العباس بن محمد الدوري نا خالد بن مخلد نا سليمان بن بلال ثني

جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اس سے پچاس سال کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں سوائے اس کے کہ اس پر قرض ہو اسی سند سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے وہ دائیں پہلو پر لیٹ کر سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا "اے میرے بندے! اپنی دائیں جانب جنت میں داخل ہو جا" یہ حدیث حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے ثابت سے یہ متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) فرمایا جمع ہو جاؤ عنقریب میں تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں جنہیں جمع ہونا تھا جمع ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سورۂ اخلاص پڑھی اور پھر اندر تشریف لے گئے۔ صحابہ کرام ایک دوسرے سے کہنے لگے حضورؐ نے فرمایا تھا میں تہائی قرآن پڑھوں گا ایسا معلوم ہوتا کہ یہ خبر آپ کے پاس آسمان سے آئی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر باہر تشریف لائے اور فرمایا میں نے کہا تھا کہ میں عنقریب تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا تو آگاہ رہو یہ (سورۂ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۸۱۲ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ يَقْرَأُ بِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ سُورَةً أُخْرٰى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ تَقْرَأُ بِهٰذِهِ السُّورَةِ ثُمَّ لَا تَرٰى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرٰى فَإِمَّا أَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرٰى قَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَهُ أَفْضَلَهُمْ وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَأْمُرُ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ هٰذِهِ السُّورَةَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدْ رَوٰى مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّ هٰذِهِ

نے فرمایا سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے ۔ یہ حدیث صحیح ہے ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری مسجد قباء میں انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے وہ نماز میں (سورۂ فاتحہ کے بعد) کوئی سورت پڑھنے لگتے تو پہلے سورۂ اخلاص پڑھتے پھر اس کے ساتھ کوئی دوسری ملاتے ۔ اور وہ ہر رکعت میں ایسا ہی کیا کرتے تھے ۔ (ایک دن) ان کے ساتھی کہنے لگے تم یہ سورت پڑھتے ہو اور پھر اسے ناکافی سمجھ کر دوسری سورت پڑھتے ہو یا تو صرف یہی پڑھو اور یا اسے چھوڑ کر کوئی دوسری سورت پڑھا کرو ۔ وہ کہنے لگے میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اگر تم چاہو تو تمہاری امامت کروں گا ورنہ چھوڑ دیتا ہوں (حالانکہ) وہ لوگ انہیں افضل خیال کرتے تھے اور کسی دوسرے کی امامت کو پسند نہیں کرتے تھے (ایک دن) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے ساری بات بتا دی آپ نے فرمایا اے فلاں ! ساتھیوں کی بات ماننے سے تمہیں کیا چیز مانع ہے اور ہر رکعت میں اسے سورت پڑھنے کی کیا وجہ ہے ؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ! میں اسے پسند کرتا ہوں ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی محبت اس شخص کو جنت میں لے جائے گی ۔" یہ حدیث حسن ہے اور بواسطہ عبید اللہ بن عمر ثابت بنانی کی روایت سے غریب ہے ۔ مبارک بن فضالہ بواسطہ ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس سورت (قل ھو اللہ احد) کو پسند کرتا ہوں آپ

السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ ۔

بَابُ ٣٦٤ مَا جَاءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ

٨١٣ ۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ اَخْبَرَنِيْ قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

٨١٤ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ۔

بَابُ ٣٦٥ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْاٰنِ

٨١٥ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَاُهٗ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِيْدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

٨١٦ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

نے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔

معوذتین کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اللہ تعالےٰ نے مجھ پر چند ایسی آیات نازل کی ہیں جن کی مثال نہیں دیکھی گئی۔ جیسے "سورۂ فلق" اور "سورۂ الناس"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ الناس) پڑھنے کا حکم فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

قرآن پڑھنے والے کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اور پڑھنے میں ماہر بھی ہو، وہ معزز ین، بزرگ اور نیک لوگوں کے ساتھ ہوگا اور جو اسے اس حال میں پڑھے کہ اس کے لئے پڑھنا دشوار ہو اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔ ہشام کی روایت میں "شدت" اور شعبہ کی روایت میں "شاق" کے الفاظ منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس طرح قرآن پڑھا کہ اس پر حاوی ہو گیا اس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُوْ عُمَرَ بَزَّازٌ كُوْفِيٌّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

بَابُ ٣٦ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْجُعْفِيُّ نَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ الطَّائِيِّ عَنِ ابْنِ أَخِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْأَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَلَا تَرَى النَّاسَ قَدْ خَاضُوْا فِي الْأَحَادِيْثِ قَالَ أَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَلَا إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِيْ غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ

کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا اللہ تعالےٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے خاندان کے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کرے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اس کی سند صحیح نہیں حفص بن سلیمان ابو عمر بزاز کوفی کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

فضیلتِ قرآن

حضرت حارث اعور فرماتے ہیں میں مسجد کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ لوگ دنیاوی (یا قرآن کے علاوہ) باتوں میں مشغول ہیں پھر میں حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا امیر المومنین کیا آپ نہیں دیکھتے لوگ باتوں میں مشغول ہیں آپ نے فرمایا کیا وہ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا آگاہ رہو! عنقریب ایک فتنہ برپا ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے بچاؤ کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کی کتاب اس میں تم سے پہلے اور بعد کی خبریں ہیں۔ یہ تمہارے درمیان حکم ہے جو فیصلہ کرتی ہے یہ مذاق نہیں ہے۔ جس سرکش نے اسے چھوڑا اللہ تعالیٰ اسے تباہ و برباد کریگا جس نے اس کے سوا کہیں اور ہدایت تلاش کی اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کریگا یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے، حکمت سے بھرپور ہے اور صراط مستقیم ہے جسے نہ تو خواہشات ٹیڑھا کر سکتی ہیں اور نہ ہی اس سے زبانیں خلط ملط ہوتی ہیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ بار بار دہرانے سے پرانا نہیں ہوتا اس کے عجائب ختم نہیں ہوتے۔ جنہوں نے اسے سنکر بلا توقف کہا ہم نے عجیب و غریب قرآن سنا جو ہدایت کی طرف لے جاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے، جس نے اس کے مطابق بات کی، جس نے اس پر عمل کیا، ثواب پایا، جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا، انصاف کیا، جس نے اس کی طرف

عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ وَإِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ

۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ ابْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا وَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ حَتَّى بَلَغَ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ أَوْ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُفْيَانُ لَا يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دعوت دی اسے صراط مستقیم کی ہدایت دی گئی۔ اے اعور! اسے مضبوطی سے تھام لو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمزہ زیات کی روایت سے پہچانتے ہیں اس کی سند مجہول ہے اور حارث کی روایت میں کلام ہے۔

تعلیم قرآن

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔" ابو عبدالرحمن فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ میں اس مقام (مسند تدریس) پر بیٹھا ہوا ہوں۔" ابو عبدالرحمن نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے سے قرآن پڑھانا شروع کیا جو حجاج بن یوسف کے دور تک جاری رہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں بہتر یا (فرمایا) افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمن وغیرہ نے بواسطہ سفیان ثوری، علقمہ بن مرثد اور ابو عبدالرحمن، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس میں سفیان نے سعد بن عبیدہ کا ذکر نہیں کیا۔ یحییٰ بن سعید نے یہ حدیث بواسطہ سفیان، شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ اور ابو عبدالرحمن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید سفیان و شعبہ سے بیان کی۔ محمد بن بشار کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے اسی طرح سفیان اور شعبہ دونوں کے واسطہ سے روایت کی جس میں سعد بن عبیدہ کا واسطہ مذکور ہے، لیکن سفیان کے شاگرد

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهٰكَذَا ذَكَرَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَصْحَابُ سُفْيَانَ لَا يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهُوَ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ زَادَ شُعْبَةُ فِي إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيثِ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ وَكَأَنَّ حَدِيثَ سُفْيَانَ أَشْبَهُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَا أَحَدٌ يَعْدِلُ عِنْدِي شُعْبَةَ وَإِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ أَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ أَبَا عَمَّارٍ يَذْكُرُ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ أَحْفَظُ مِنِّي وَمَا حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ أَحَدٍ بِشَيْءٍ فَسَأَلْتُهُ إِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِي وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ.

حضرت سفیان سے اس واسطے کو ذکر نہیں کرتے محمد بن بشار کہتے یہی اصح ہے امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ کے نزدیک اس روایت میں سعد بن عبیدہ کا واسطہ ہے گویا کہ سفیان کی حدیث قیاس کے زیادہ مطابق ہے، علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ میرے نزدیک کوئی شخص شعبہ کے برابر نہیں، لیکن جہاں وہ سفیان کے قول کی مخالفت کریں میں سفیان کا قول اپناتا ہوں۔ میں نے ابو عمار سے سنا انہوں نے وکیع سے نقل کیا کہ شعبہ نے فرمایا سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں، سفیان نے مجھ سے جو حدیث بھی بیان کی اسے میں نے ایسے ہی پایا جیسے انہوں نے نقل کی۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ.

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے" ہم اس حدیث کو صرف حضرت عبدالرحمٰن بن اسحٰق رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۳۱۸ مَا جَاءَ فِي مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنَ الْقُرْآنِ مَا لَهُ مِنَ الْأَجْرِ

قرآن کا ایک حرف پڑھنے کا ثواب

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے

مُوسٰی قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ بَلَغَنِي أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ وُلِدَ فِي حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ يُكْنٰى أَبَا حَمْزَةَ۔

اور نیکی دس گنا ہوتی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا فرماتے ہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ محمد بن کعب قرظی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے ابوالاحوص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بعض نے مرفوع اور بعض نے موقوف روایت کی ہے۔ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کنیت ابوحمزہ ہے۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضٰى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَارْقَ وَيُزَادُ بِكُلِّ اٰيَةٍ حَسَنَةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا تو قرآن کہے گا "اے رب! اسے جوڑا پہنا" چنانچہ اسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کرے گا "اے رب! اسے مزید پہنا" پھر اسے عزت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن عرض کرے گا "اے رب! اس سے راضی ہو جا" پس وہ اس سے راضی ہوگا اور اس سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور ترقی کی منازل طے کرتا جا ہر آیت کے بدلے اسکی نیکی بڑھائی جائے گی یہ حدیث حسن ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، عاصم بن بہدلہ اور ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی موقوف حدیث روایت کی ہے ہمارے نزدیک بواسطہ عبدالصمد، شعبہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۳۶۹ نماز میں قرآن پڑھنے کا اجر

۸۲۴ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُو النَّضْرِ نَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِيْ شَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلٰى رَاْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِيْ صَلَاتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَبَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَتَرَكَهٗ فِيْ اٰخِرِ اَمْرِهٖ ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی دو رکعت نماز کو جس غور سے سنتا (توجہ کرتا) ہے اس سے زیادہ غور سے کسی اور چیز کو نہیں سنتا۔ نیکی انسان کے سر پر سایہ فگن رہتی ہے جب تک وہ نماز میں مصروف رہے اور بندہ قرآن سے فارغ ہوتے اللہ تعالیٰ کے جس قدر قریب ہوتا ہے اتنا اور کسی وقت نہیں ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابن مبارک نے بکر بن خنیس کے بارے میں کلام کیا اور آخر میں اسے ترک کر دیا۔

باب ۳۷

قرآن سے خالی سینہ

۸۲۵ ۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں "قرآن سے خالی سینہ ویران گھر کی مثل ہے"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

۸۲۶ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ يَعْنِيْ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور ترقی کی منازل طے کرتا جا اور اس طرح ٹھہر کر پڑھ جس دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا آخری آیت کے پاس تیری منزل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۸

قرآن بھول جانے کا گناہ

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَذَاكَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَاسْتَغْرَبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ حَدَّثَنِي مَنْ شَهِدَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ لَا نَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَأَنْكَرَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ أَنْ يَكُونَ الْمُطَّلِبُ سَمِعَ مِنْ أَنَسٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری امت کے ثواب پیش کئے گئے حتی کہ وہ کوڑا بھی جسے کوئی آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور امت کے گناہ بھی میرے سامنے پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی کوئی آیت یا سورت دی گئی اور پھر وہ اسے بھول گیا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے اس کے بارے میں گفتگو کی تو انہوں نے اسے نہ پہچانا اور غریب قرار دیا۔ امام بخاری فرماتے میرے علم کے مطابق مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو کسی صحابی سے سماع حاصل نہیں، البتہ وہ حدیث جو انہوں نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جو نبی کریم کے خطبہ میں موجود تھا۔ علی بن مدینی نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ مطلب کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل ہے۔

باب ۳۷۲

قرآن کو ذریعہ معاش بنانا

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَارِئٍ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُودٌ هٰذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَخَيْثَمَةُ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ يُكْنَى أَبَا نَصْرٍ قَدْ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَحَادِيثَ وَقَدْ رَوَى جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ خَيْثَمَةَ هٰذَا أَيْضًا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قاری یہاں سے گزر ہوا وہ قرآن پڑھ رہا تھا ازاں بعد اس نے مانگنا شروع کر دیا حضرت عمران نے "انا للہ و انا الیہ راجعون" پڑھا اور فرمایا میں نے نبی اکرم سے سنا آپ نے فرمایا جو قرآن پڑھے اسے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا چاہیے کیونکہ (مستقبل میں) کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھ کر اسے ذریعہ سوال بنائیں گے محمود کہتے ہیں یہ خیثمہ جن سے جابر جعفی نے روایت کی بصری ہیں۔ یہ خیثمہ بصری شیخ ہیں ان کی کنیت ابو نصر ہے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ جابر جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ان ہی سے روایت کرتے ہیں۔

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ الْوَاسِطِيُّ نَا وَكِيْعٌ نَا أَبُوْ فَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَزَادَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صُهَيْبٍ وَلَا يُتَابَعُ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَلٰى رِوَايَتِهِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَأَبُو الْمُبَارَكِ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ وَقَدْ خُوْلِفَ وَكِيْعٌ فِيْ رِوَايَتِهِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَبُوْ فَرْوَةَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الرَّهَاوِيُّ لَيْسَ بِحَدِيْثِهِ بَأْسٌ إِلَّا رِوَايَةَ ابْنِهِ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَرْوِيْ عَنْهُ مَنَاكِيْرَ۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا قرآن پر ایمان نہیں جو اس کی حرام کی ہوئی اشیاء کو حلال سمجھے محمد بن یزید بن سنان نے یہ حدیث اپنے والد سے روایت کی اور اس سند میں مجاہد اور سعید بن مسیب (رحمہما اللہ) کا اضافہ کیا۔ روایت میں محمد بن یزید کا کوئی متابع نہیں اور وہ خود ضعیف ہے۔ ابو مبارک مجہول شخص ہے اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ وکیع کی مخالفت کی گئی ہے امام بخاری فرماتے ہیں ابو فروہ یزید بن سنان رہاوی کی روایت میں کوئی حرج نہیں البتہ ان کے بیٹے محمد کی ان سے روایت صحیح نہیں کیونکہ وہ ان سے منکر روایات نقل کرتا ہے۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الَّذِيْ يُسِرُّ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ يَجْهَرُ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ لِأَنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ أَفْضَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَإِنَّمَا مَعْنٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لِكَيْ يَأْمَنَ الرَّجُلُ مِنَ الْعُجْبِ لِأَنَّ الَّذِيْ يُسِرُّ بِالْعَمَلِ لَا يُخَافُ عَلَيْهِ الْعُجْبُ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ فِي الْعَلَانِيَةِ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا علانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔ اور آہستہ قرآن پڑھنے والا پوشیدہ صدقہ دینے والے کی مثل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنے والا بلند آواز سے پڑھنے والے سے افضل ہے کیونکہ علماء کے نزدیک علانیہ صدقہ دینے کی بجائے چھپا کر صدقہ دینا زیادہ بہتر ہے۔ علاوہ ازیں علماء کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ریاکاری اور خود پسندی سے مامون و محفوظ رہے کیونکہ علانیہ اعمال کی بنسبت خفیہ اعمال میں ریا کا خوف نہیں ہوتا۔

باب ۳۷۳

۸۳۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْ لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَأَبُوْ لُبَابَةَ هٰذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ قَدْ رَوٰى عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ وَيُقَالُ اسْمُهُ مَرْوَانُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ فِيْ كِتَابِ التَّارِيْخِ۔

سونے سے پہلے قرآن پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ زمر نہ پڑھ لیتے آرام فرما نہ ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یہ ابو لبابہ بصری شیخ ہیں حماد بن زید نے ان سے اس کے علاوہ بھی روایات بیان کی ہیں۔ کہا جاتا ہے ان کا نام مروان ہے ہمیں اس کی خبر امام بخاریؒ نے کتاب التاریخ میں دی ہے۔

۸۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ يَقُوْلُ إِنَّ فِيْهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ آيَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہونے سے قبل مسبحات (وہ سورتیں جن کے شروع میں سبح یسبح اور سبحان کے الفاظ ہیں) پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۳۷۴

۸۳۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ أَبُو الْعَلَاءِ الْخَفَّافُ حَدَّثَنِيْ نَافِعُ بْنُ أَبِيْ نَافِعٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِّنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

صبح کا وظیفہ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ الخ اور سورۃ حشر کی آخری تین آیات پڑھے اللہ تعالٰی اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر اسی دن مر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٨٣٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ وَكَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَتَهُ مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت

حضرت یعلی بن مملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور نماز کے بارے میں پوچھا ام المومنینؓ نے فرمایا تمہارا حضورؐ کی نماز سے کیا واسطہ۔ آپ نماز پڑھتے پھر اتنا ہی وقت آرام فرماتے پھر اتنا ہی وقت نماز پڑھتے جتنی دیر نماز میں لگائی اتنا ہی وقت آرام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ ازاں بعد حضرت ام سلمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی کیفیت بیان کی کہ آپ کی قرأت کا ایک ایک حرف واضح ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے بواسطہ لیث بن سعد ابن ابی ملیکہ اور یعلی بن مملک حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابن جریج نے بھی یہ حدیث بواسطہ ابن ابی ملیکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ آپ کی قرأت کے الفاظ ٹکڑے ٹکڑے ہوتے تھے۔ حدیث لیث اصح ہے۔

٨٣٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ مِنْ آخِرِهِ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قَالَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَمْ يَنَامُ

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے بارے میں پوچھا کیا آپؐ اول رات میں وتر پڑھتے یا آخر رات میں؟ ام المومنینؓ نے فرمایا دونوں صورتیں تھیں کبھی آپؐ ابتدائے رات میں اور کبھی انتہائے رات میں وتر پڑھتے۔ میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملہ میں وسعت رکھی۔ میں نے عرض کیا حضورؐ اکرم کی قرأت کیسے تھی کیا آپ آہستہ پڑھتے تھے یا بلند آواز سے؟ ام المومنینؓ نے فرمایا دونوں صورتیں تھیں کبھی آہستہ پڑھتے اور کبھی بلند آواز سے۔ میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملہ میں بھی وسعت رکھی ہے۔ راوی فرماتے ہیں پھر میں نے پوچھا جنابت کے موقعہ پر آپؐ کا طریقہ کار کیا تھا کیا آپ سونے سے پہلے غسل فرماتے یا آرام فرمانے کے بعد غسل فرماتے؟

قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۸۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ اَنَا اِسْرَائِیْلُ اَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْرِضُ نَفْسَهٗ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ یَحْمِلُنِیْ اِلٰی قَوْمِهٖ فَاِنَّ قُرَیْشًا مَنَعُوْنِیْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّیْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

باب ۳۷

۸۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِیُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ الْهَمْدَانِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَطِیَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِیْ وَمَسْاَلَتِیْ اَعْطَیْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰی سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ کا عمل دونوں طرح تھا بسا اوقات غسل فرما کر سو جاتے اور کبھی صرف وضو کر کے آرام فرما ہوتے۔ میں نے کہا اللہ کا شکر ہے جس نے اس معاملہ میں بھی گنجائش رکھی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی موقف میں اپنے آپ کو پیش کر کے فرماتے کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھے سوار کر کے اپنی قوم کے پاس لے چلے کیونکہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک رکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

فضیلت قرآن

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کو قرآن پاک میرے ذکر اور دعا سے روک رکھے اسے میں مانگنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں اور اللہ کا کلام دوسرے کلاموں سے اس طرح افضل ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ابواب قرأت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۸۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاُمَوِیُّ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ٹکڑے ٹکڑے

مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُهَا. مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَبِهِ يَقْرَأُ أَبُوْ عُبَيْدٍ وَيَخْتَارُهُ هٰكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا وَصَفَتْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرْفًا حَرْفًا وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَكَانَ يَقْرَأُ مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ.

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا أَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأُرَاهُ قَالَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هٰذَا الشَّيْخِ أَيُّوْبَ بْنِ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيِّ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ.

(ٹھہر ٹھہر کر) ہوتی تھی۔ "الحمد للّٰہ رب العالمین" پر وقف فرمایا اور پھر "الرحمٰن الرحیم" پر ٹھہرتے۔ اور آپ "ملک یوم الدین" پڑھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے ابو عبید نے بھی یہی پڑھا اور اسی کو پسند کیا۔ یحییٰ بن سعید اموی وغیرہ نے بواسطہ ابن جریج اور ابن ابی ملیکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اس کی سند متصل نہیں کیونکہ لیث بن سعد نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ اور یعلی بن مملک کے واسطہ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی جس میں ام المومنین نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ایک ایک حرف ہوتی تھی حدیث لیث زیادہ صحیح ہے۔ لیث کی حدیث میں یہ الفاظ بھی نہیں کہ "ملک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم "ملک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے، یہ حدیث غریب ہے بواسطہ زہری، انس بن مالک کی یہ روایت ہم صرف اس شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ زہری کے بعض شاگردوں نے زہری سے یہ حدیث روایت کی کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) "ملک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔ عبدالرزاق نے بواسطہ معمر اور زہری، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما "ملک یوم الدین" پڑھا کرتے تھے۔

٨٤٠ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَأَبُو عَلِيِّ بْنُ يَزِيدَ هُوَ أَخُو يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدٌ تَفَرَّدَ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَهَكَذَا قَرَأَ أَبُو عُبَيْدٍ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ اتِّبَاعًا لِهَذَا الْحَدِيثِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا

سوید بن نصر کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک نے ہمیں یونس بن یزید سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث بتائی۔ ابو علی بن یزید، یونس بن یزید کے بھائی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں اس حدیث کو یونس بن یزید سے روایت کرنے میں ابن مبارک منفرد ہیں ابو عبیدہ نے بھی اس حدیث کی اتباع میں "والعین بالعین" پڑھا ہے۔

٨٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبَّكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَرِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ الْأَفْرِيقِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے هَلْ تَسْتَطِيعُ . . . . . . پڑھا یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشدین کی روایت سے پہچانتے ہیں اور اس کی سند قوی نہیں رشدین بن سعد اور عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی دونوں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

---

٨٤٢ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَؤُهَا إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ هَذَا الْحَدِيثُ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرُ صَالِحٍ" پڑھا کرتے تھے۔ اس حدیث کو متعدد لوگوں نے ثابت بنانی سے اسی طرح روایت کیا ہے یہ ثابت بنانی کی

عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ نَحْوَ هٰذَا وَهُوَ حَدِيْثُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُوْلُ اَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ هِيَ اُمُّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةُ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ عِنْدِيْ وَاحِدٌ وَقَدْ رَوٰى شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ اَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

حدیث ہے بواسطہ شہر بن حوشب یہ حدیث اسماء بنت یزید سے بھی مروی ہے۔ میں نے عبد بن حمید سے سنا کہ اسماء بنت یزید سے ام سلمہ انصاریہ مراد ہیں۔ میرے نزدیک دونوں روایتیں ایک ہیں۔ شہر بن حوشب نے حضرت ام سلمہ انصاریہ سے اس کے علاوہ بھی احادیث روایت کی ہیں۔ یہی اسماء بنت یزید ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

۸۴۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ نَا اَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَاَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا مُثَقَّلَةً هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثِقَةٌ وَاَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ شَيْخٌ مَجْهُوْلٌ وَلَا نَعْرِفُ اِسْمَهُ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا (دال پر تشدید کے ساتھ) پڑھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں امیہ بن خالد ثقہ ہیں ابو جاریہ عبدی شیخ مجہول ہے اور ہم اس کا نام نہیں جانتے۔

۸۴۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ مِصْدَعٍ اَبِيْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِرَاءَتُهُ وَيُرْوٰى اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اخْتَلَفَا فِيْ قِرَاءَةِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَارْتَفَعَا اِلٰى كَعْبِ الْاَحْبَارِ فِيْ ذٰلِكَ فَلَوْ كَانَتْ عِنْدَهُ رِوَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاسْتَغْنٰى بِرِوَايَتِهِ وَلَمْ يَحْتَجْ اِلٰى كَعْبٍ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ" پڑھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی قرأت صحیح ہے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس اور عمرو بن عاص (رضی اللہ عنہما) کا اس آیت کی قرأت میں اختلاف ہوا تو دونوں حضرت کعب احبار کے پاس فیصلہ کے لئے تشریف لے گئے اگر حضرت ابن عباس کے پاس کوئی روایت ہوتی تو انہیں کفایت کرتی اور کعب احبار کے پاس نہ جاتے۔

۸۳۵۔ حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا المعتمر بن سليمان عن أبيه عن سليمان الأعمش عن عطية عن أبي سعيد قال لما كان يوم بدر ظهرت الروم على فارس فأعجب ذلك المؤمنين فنزلت الم غلبت الروم إلى قوله يفرح المؤمنون قال ففرح المؤمنون بظهور الروم على فارس هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه يقرأ غلبت وغلبت يقول كانت غلبت ثم غلبت هكذا قرأ نصر بن علي غلبت۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ بدر کے دن رومیوں کو ایرانیوں پر فتح حاصل ہوئی اور مسلمان اس سے خوش ہوئے تو آیت کریمہ نازل ہوئی الم غلبت الروم ۔ سے یفرح المؤمنون ۔ تک حضرت ابوسعید فرماتے ہیں روم کی کامیابی پر مسلمانوں کو خوشی ہوئی یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے "غَلَبَتْ" اور "غُلِبَتْ" دونوں طرح پڑھا گیا ہے کہتے ہیں رومیوں کو پہلے شکست ہوئی اور پھر غالب آئے نصر بن علی نے "غَلَبَتْ" (فتح کے ساتھ) پڑھا ہے۔

۸۳۶۔ حدثنا محمد بن حميد الرازي نا يحيى بن ميسرة النحوي عن فضيل بن مرزوق عن عطية العوفي عن ابن عمر أنه قرأ على النبي صلى الله عليه وسلم خلقكم من ضعف فقال من ضعف حدثنا عبد بن حميد نا يزيد بن هرون عن فضيل بن مرزوق نحوه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث فضيل بن مرزوق۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ (ضاد کا فتح) پڑھا تو آپ نے فرمایا مِنْ ضُعْفٍ (ضاد کا ضمہ) ہے۔ ہم سے عبد بن حمید نے بواسطہ یزید بن ہارون فضیل بن مرزوق سے یونہی بیان کیا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۳۷۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أحمد الزبيري نا سفيان عن أبي إسحاق عن الأسود بن يزيد عن عبد الله بن مسعود أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ فهل من مدكر هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ" (دال کے ساتھ) پڑھا کرتے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۳۸۔ حدثنا بشر بن هلال الصواف البصري نا جعفر بن سليمان الضبعي عن هرون الأعور عن بديل عن عبد الله بن شقيق عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ فروح وريحان وجنة نعيم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث هارون الأعور۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "فَرُوحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ" (راء کا ضمہ) پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ہارون اعور کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۴۹۔ حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الأعمش عن ابراهيم عن علقمة قال قدمنا الشام فأتانا ابو الدرداء فقال أفيكم احد يقرأ على قراءة عبد الله قال فأشاروا إلي فقلت نعم قال كيف سمعت عبد الله يقرأ هذه الآية والليل إذا يغشى قال قلت سمعته يقرؤها والليل إذا يغشى والذكر والانثى فقال ابو الدرداء وأنا والله هكذا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقرؤها وهؤلاء يريدونني ان اقرأها وما خلق فلا اتابعهم هذا حديث حسن صحيح وهكذا قراءة عبد الله بن مسعود والليل إذا يغشى والنهار إذا تجلى والذكر والانثى۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم جب شام میں گئے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیا تم میں سے کوئی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت پڑھ سکتا ہے۔ فرماتے ہیں، میرے ساتھیوں نے میری طرف اشارہ کیا میں نے کہا ہاں میں پڑھ سکتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا تم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ آیت "واللیل اذا یغشی" کس طرح سنی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے کہا میں نے اس طرح سنی ہے "واللیل اذا یغشی والذکر والانثی" اور حضرت ابو درداء فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے اور یہ لوگ مجھ سے "وما خلق" کا اضافہ کرانا چاہتے ہیں، لیکن میں ان کی اتباع نہیں کروں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی یہی قرأت ہے "واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی"۔

۸۵۰۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبيد الله عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود قال أقرأني رسول الله صلى الله عليه وسلم إني أنا الرزاق ذو القوة المتين هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم إِنِّيْ أَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ ۔۔۔۔ الْمَتِيْنُ. پڑھایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵۱۔ حدثنا ابو زرعة والفضل بن ابي طالب وغير واحد قالوا نا الحسن بن بشر عن الحكم بن عبد الملك عن قتادة عن عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ وترى الناس سكارى وما هم بسكارى هذا حديث حسن وهكذا روى الحكم بن عبد الملك عن قتادة ولا نعرف لقتادة سماعا من احد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم إلا من انس وأبي الطفيل وهذا عندي مختصر انما يروى عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصين قال كنا مع النبي صلى الله

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى" یہ حدیث حسن ہے حکم بن عبدالملک نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یونہی روایت کیا ہے۔ حضرت قتادہ، حضرت انس کسی اور ابو الطفیل (رضی اللہ عنہما) کے سوا کسی دوسرے صحابی سے سماع حاصل نہیں، میرے نزدیک یہ مختصر ہے بواسطہ قتادہ اور حسن، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپؐ نے پڑھا "یا ایہا الناس اتقوا ربکم" طویل حدیث

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَحَدِيْثُ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عِنْدِيْ مُخْتَصَرٌ مِّنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

٨٥٢۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَوْ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ٣٤٧ مَا جَاءَ اَنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ

٨٥٣۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى نَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَاْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ اَيُّوْبَ وَهِيَ امْرَاَةُ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَمُرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

٨٥٤۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ

ہے) حکم بن عبدالملک کی حدیث میرے نزدیک اس حدیث سے مختصر ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان میں سے بار (فرمایا) تم میں سے کسی ایک کے لئے یہ کہنا برا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ مجھے بھلا دی گئی اور قرآن یاد کرنے کی کوشش کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یہ لوگوں کے سینوں سے اس سے بھی زیادہ تیز بھاگتا جتنا جانور اپنے رسی توڑ کر بھاگتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سات قرأتیں

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے ملاقات کی تو آپ نے پوچھا اے جبریل! مجھے ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہے۔ ان میں بوڑھی عورتیں بھی ہیں اور بوڑھے مرد بھی بچے بھی ہیں اور بچیاں بھی اور ایسا آدمی بھی جس نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قرآن سات حروف (قرأتوں) پر نازل ہوا۔ اس باب میں حضرت عمر، حذیفہ بن یمان، ابوہریرہ، ام ایوب حضرت ابوایوب انصاری کی زوجہ، سمرہ، ابن عباس اور ابوجہیم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابی بن کعب سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا اور وہ سورۂ فرقان پڑھ رہے تھے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری زندگی سے) باحیات

أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَنَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَقَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ وَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي تَقْرَؤُهَا فَانْطَلَقْتُ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ.

تھے میں نے ان کی قرأت سنی تو معلوم ہوا کہ وہ کئی ایسے حروف پر قرآن پڑھ رہے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں سکھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان سے لڑ پڑتا لیکن میں سلام پھیرنے کی انتظار کرتا رہا جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن کے پاس سے چادر پکڑ کر کھینچی اور پوچھا بتاؤ تمہیں یہ سورت کس نے سکھائی ہے؟ جو ابھی ابھی میں نے تم سے سنی ہے۔ انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی ہے میں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم! مجھے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت سکھائی ہے چنانچہ میں انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ان کو یہ سورت (سورۂ فرقان) کئی ایسے حروف پر پڑھتے سنا ہے جو حروف آپ نے مجھے نہیں سکھائے حالانکہ آپ ہی نے مجھے سورۂ فرقان پڑھائی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! انہیں چھوڑ دو اور اے ہشام! "تم پڑھو" انہوں نے وہی قرأت پڑھی جو میں نے سنی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے، پھر حضورؐ نے مجھ سے فرمایا "اے عمر! تم پڑھو میں نے وہ قرأت پڑھی جو حضورؐ نے مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے" پھر آپؐ نے فرمایا "یہ قرآن سات حروف (قرأتوں) پر نازل ہوئی" پس جو تمہیں آسان ہو پڑھو" یہ حدیث صحیح ہے۔ حضرت مالک بن انس (رضی اللہ عنہ) نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی البتہ مسور بن مخرمہ کا ذکر نہیں کیا۔

لہ جس ملک میں جو قرأت رائج ہو وہی پڑھنی چاہیے تاکہ لوگ فتنہ میں نہ پڑیں۔ مثلاً پاکستان میں قرأت امام عاصم بروایت حفص پڑھی جاتی ہے۔

باب ۳۴۸

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ۔

باب ۳۴۹

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي عِشْرِينَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي خَمْسَةَ عَشَرَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ

مسلمان سے ہمدردی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی سے مصائب دنیا میں سے کوئی مصیبت دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں سے اسے نجات دے گا۔ جو آدمی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے جو کسی تنگدست کی مشکل آسان کرے اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں آسانی دیتا ہے آدمی جب تک اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا معاون و مددگار ہوتا ہے جو شخص تلاش علم میں سفر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے جب کچھ لوگ مسجد میں تلاوت قرآن اور درس و تدریس کے لئے بیٹھتے ہیں ان پر اطمینان و سکون اترتا ہے رحمت انہیں ڈھانک لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں جس کا عمل اسے پیچھے رکھے، نسب و ذات اسے آگے نہیں بڑھاتے متعدد راویوں نے بواسطہ اعمش اور ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اسباط بن محمد نے بواسطہ اعمش اور ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔

ختم قرآن کی مدت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں کتنی مدت میں قرآن ختم کروں؟ آپ نے فرمایا ایک مہینے میں ختم کرو۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا بیس دنوں میں مکمل کرو۔ عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا پندرہ دنوں میں ختم کرو۔ عرض کیا اس سے جلدی (پڑھنے) کی طاقت رکھتا ہوں حضور نے فرمایا دس دنوں میں ختم کرو۔ عرض کیا

فِي عَشْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِي خَمْسٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِي أَرْبَعِينَ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَلَا نُحِبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْتِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَلَمْ يَقْرَأِ الْقُرْاٰنَ لِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُقْرَأُ الْقُرْاٰنُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ لِلْحَدِيثِ الَّذِي رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فِي رَكْعَةٍ يُوتِرُ بِهَا وَرُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِي رَكْعَةٍ فِي الْكَعْبَةِ وَالتَّرْتِيلُ فِي الْقِرَاءَةِ أَحَبُّ إِلٰى أَهْلِ الْعِلْمِ۔

٧٥٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِي أَرْبَعِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ

اس سے جلدی کی طاقت رکھتا ہوں" آپ نے فرمایا "پانچ دنوں میں ختم کرو" حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا حضورؐ! مجھے اس سے زیادہ پڑھنے کی طاقت ہے لیکن آپ نے مجھے اجازت نہ دی۔ یہ حدیث حسن ابو بردہ کی روایت سے غریب ہے دیگر طریقوں سے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین دن سے پہلے قرآن ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔ انہی سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا "چالیس دنوں میں قرآن ختم کرو" اسحٰق بن ابراہیم فرماتے ہیں اس حدیث کی رو سے ہم اس آدمی کو پسند نہیں کرتے جو چالیس دنوں میں پورا قرآن نہ پڑھے۔ بعض علما فرماتے ہیں حدیث پاک کی رو سے تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم نہ کیا جائے جبکہ بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ وتروں کی ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھتے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ نے کعبہ شریف میں ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا۔ علماء کے نزدیک ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا زیادہ اچھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا "چالیس دنوں میں قرآن پاک (پورا) پڑھا کرو" یہ حدیث حسن غریب ہے بعض نے اسے بواسطہ معمر اور سماک بن فضل وہب بن منبہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو چالیس دنوں میں قرآن پاک پڑھنے کا حکم دیا۔

فِي الْأَرْبَعِيْنَ۔

٨٥٨۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ الرَّبِيْعِ ثَنِي نَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَهٰذَا عِنْدِيْ أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الرَّبِيْعِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالےٰ کے ہاں پسندیدہ ترین عمل کیا ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منزل میں اترنے اور کوچ کرنے والا (یعنی جو شخص قرآن ختم کرے پھر شروع کرے اور اسی طرح کرتا رہے) یہ حدیث غریب ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے صرف اسی طریق سے معروف ہے۔ ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ مسلم بن ابراہیم، صالح مری، قتادہ اور زرارہ بن اوفیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی حضرت ابن عباسؓ کا واسطہ ذکر نہیں کیا میرے نزدیک یہ حدیث بواسطہ نصر بن علی الہیثم بن الربیع کی روایت سے اصح ہے۔

٨٥٩۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم کرنے والا قرآن کو نہیں سمجھتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد بن بشار نے بواسطہ ابن جعفر، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث بتائی۔

اَبْوَابُ تَفْسِيْرِ الْقُرْآنِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب تفسیر قرآن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ٣٣٦ مَا جَاءَ فِي الَّذِيْ يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ

تفسیر بالرائے

٨٦٠۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال في القرآن بغير علم فليتبوأ مقعده من النار هذا حديث حسن صحيح.

جس نے علم کے بغیر قرآن کی تفسیر کی اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

٨٦١ - حدثنا سفيان بن وكيع نا سويد بن عمرو الكلبي نا ابو عوانة عن عبد الاعلى عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اتقوا الحديث عني الا ما علمتم فمن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار ومن قال في القرآن برأيه فليتبوأ مقعده من النار هذا حديث حسن.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے ڈرو ما سوائے اس کے جس کا تمہیں علم ہو۔ کیونکہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیئے اور جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے اسے بھی چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

٨٦٢ - حدثنا عبد بن حميد ثني حبان بن هلال نا سهيل بن عبد الله وهو ابن ابي حزم اخو حزم القطعي ثني ابو عمران الجوني عن جندب بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال في القرآن برأيه فاصاب فقد اخطأ هذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل الحديث في سهيل بن ابي حزم وهكذا روي عن بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم انهم شددوا في هذا في ان يفسر القرآن بغير علم واما الذي روي عن مجاهد وقتادة وغيرهما من اهل العلم انهم فسروا القرآن فليس الظن بهم انهم قالوا في القرآن او فسروه بغير علم او من قبل انفسهم وقد روي عنهم ما يدل على ما قلنا انهم لم يقولوا من قبل انفسهم بغير علم حدثنا حسين بن مهدي البصري نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة قال ما في القرآن آية الا وقد سمعت

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن میں اپنی طرف سے کچھ کہا اگرچہ صحیح کہا ہو پھر بھی اس نے غلطی کی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ سہیل بن حزم کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے اسی طرح بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء سے منقول ہے کہ انہوں نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کرنے میں سختی برتی ہے۔ مجاہد، قتادہ اور دوسرے علماء سے جو تفسیر مروی ہے اس کے بارے میں یہ خیال صحیح نہیں کہ انہوں نے قرآن میں اپنے رائے کو دخیل کیا یا بغیر علم کے تفسیر کی بلکہ ان حضرات سے یہ بات منقول ہے جو ہم نے کہی کہ انہوں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔ حسین بن مہدی بصری نے بواسطہ عبدالرزاق اور معمر حضرت قتادہ سے نقل کیا آپ فرماتے ہیں میں نے قرآن پاک کی ہر آیت کے متعلق کچھ نہ کچھ سنا ہے ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، اعمش سے نقل کیا کہ حضرت مجاہد فرماتے ہیں اگر میں حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالے عنہ) کی قرأت نہ پڑھتا تو قرآن پاک کے بہت سے مسائل حضرت

فِيهِمَا شَيْئًا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ لَوْ كُنْتُ قَرَأْتُ قِرَاءَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ لَمْ أَحْتَجْ أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِمَّا سَأَلْتُ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی جو ان سے پوچھتا ہوں۔

وَمِنْ سُورَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورۂ فاتحہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

٨٦٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ فَاقْرَأْهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُومُ الْعَبْدُ فَيَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَمِدَنِي عَبْدِي فَيَقُولُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَيَقُولُ اللّٰهُ أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي فَيَقُولُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ فَيَقُولُ مَجَّدَنِي عَبْدِي وَهٰذَا لِي وَبَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے (دو بار فرمایا) پوری نہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے پوچھا اے ابوہریرہ! کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں (اس وقت کیا حکم ہے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن فارسی اس وقت دل میں پڑھا کرو۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز میرے اور بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کی گئی ہے۔ آدھی میرے لئے ہے اور آدھی بندے کے لئے۔ بندے کے لئے وہی ہے جو اس نے مانگا بندہ (نماز کے لئے) کھڑا ہو کر پڑھتا ہے "الحمد للہ رب العالمین" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میرے بندہ نے میری تعریف کی" پھر بندہ کہتا ہے "الرحمٰن الرحیم" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے میری ثنا کی بندہ کہتا ہے "مالک یوم الدین" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری عظمت بیان کی یہ میرے لئے ہے اور یہ میرے لئے اور بندے کے درمیان (منقسم) ہے "ایاک نعبد" سے لے کر آخر تک میرے بندے کے لئے ہے اور جو کچھ اس نے مانگا وہی اس کے لئے ہے وہ پڑھتا ہے "اھدنا الصراط" آخر تک۔ یہ حدیث حسن ہے شعبہ اور اسماعیل بن جعفر اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ علاء بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے ہم معنی روایت

وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَرَوَى ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنِي أَبِي وَأَبُو السَّائِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا۔

نقل کی۔ ابن جریج اور مالک بن انس نے بواسطہ علاء بن عبدالرحمن اور ابو سائب مولیٰ ہشام بن زہرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ ابن ادریس بواسطہ والد، علاء بن عبدالرحمن، عبدالرحمن اور ابو سائب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

٨٦٤۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَيَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ قَالَا ثَنِي ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنِي أَبِي وَأَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ وَكَانَا جَلِيسَيْنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز پڑھی اس کی نماز ناقص و نامکمل ہے۔ اسمعیل بن ابی ادریس کی روایت میں اس سے کچھ زیادہ نہیں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ انہوں نے ابن ابی ادریس کی حدیث سے بھی دلیل پکڑی جو انہوں نے بواسطہ والد، حضرت علاء (رضی اللہ عنہ) سے روایت کی ہے۔

٨٦٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هٰذَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ وَجِئْتُ بِغَيْرِ أَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دُفِعْتُ إِلَيْهِ أَخَذَ بِيَدِي وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ يَدَهُ فِي يَدِي قَالَ فَقَامَ فَلَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا إِنَّ لَنَا إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي حَتّٰى أَتٰى بِي

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد شریف میں تشریف فرما تھے صحابہ کرام نے بتایا یہ عدی بن حاتم ہیں اور میں طلب امان اور خط کے بغیر ہی آیا تھا جب میں قریب پہنچا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اس سے پہلے آپ فرما چکے تھے "مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا (عدی بن حاتم کا) ہاتھ میرے ہاتھ میں دے گا" حضرت عدی فرماتے ہیں پھر حضور مجھے لے کر اٹھ کھڑے ہوئے (راستے میں) ایک عورت نے آپ سے ملاقات کی اس کے پاس بچہ بھی تھا وہ دونوں کہنے لگے ہمیں آپ سے کچھ کام ہے۔ آپ ان دونوں کے ساتھ ٹھہر گئے یہاں تک کہ انکی ضرورت کو پورا کیا پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے خانۂ اقدس میں لے آئے خادمہ نے

دَارَهُ فَأَلْقَتْ لَهُ الْوَلِيدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا يُفِرُّكَ أَنْ تَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ إِلٰهٍ سِوَى اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا تَفِرُّ أَنْ تَقُولَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَتَعْلَمُ أَنَّ شَيْئًا أَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ الْيَهُودَ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَإِنَّ النَّصَارٰى ضُلَّالٌ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي جِئْتُ مُسْلِمًا قَالَ فَرَأَيْتُ وَجْهَهُ تَبَسَّطَ فَرَحًا قَالَ ثُمَّ أَمَرَ بِي فَأُنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ جَعَلْتُ أَغْشَاهُ آتِيهِ طَرَفَيِ النَّهَارِ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ عَشِيَّةً إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ فِي ثِيَابٍ مِنَ الصُّوفِ مِنْ هٰذِهِ النِّمَارِ قَالَ فَصَلّٰى وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ قَبْضَةٌ وَلَوْ بِبَعْضِ قَبْضَةٍ يَقِي أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ أَوِ النَّارِ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهِ وَقَائِلٌ لَهُ مَا أَقُولُ لَكُمْ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا فَيَقُولُ بَلٰى فَيَقُولُ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ مَالًا وَوَلَدًا فَيَقُولُ بَلٰى فَيَقُولُ أَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ قُدَّامَهُ وَبَعْدَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَقِي بِهِ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ لِيَقِ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَإِنِّي لَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الْفَاقَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيكُمْ حَتّٰى تَسِيرَ الظَّعِينَةُ فِيمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيرَةِ أَكْثَرُ مَا يُخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقُ فَجَعَلْتُ أَقُولُ فِي نَفْسِي فَأَيْنَ لُصُوصُ طَيِّئٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادِ

بچھونا بچھایا اور آپ اس پر تشریف فرما ہوئے میں بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر مجھ سے پوچھا تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار سے کیوں بھاگتے ہو کیا تمہارے خیال میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہے؟ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "نہیں" پھر آپ نے کچھ دیر گفتگو کے بعد فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی تسلیم کرنے سے کیوں بھاگتے ہو کیا اللہ سے بھی کوئی چیز بڑی ہے حضرت عدی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "نہیں" نبی اکرم نے فرمایا یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا اور عیسائی گمراہ ہیں۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا "میں خالص مسلمان ہوں" فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی کریم کا چہرہ مبارک خوشی سے کھل گیا پھر آپ نے مجھے حکم دیا اور میں ایک انصاری کے ہاں بطور مہمان ٹھہرا میں صبح و شام حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوتا فرماتے ہیں ایک شام میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا کہ دھاری دار اونی کپڑے پہنے ہوئے کچھ لوگ آئے نبی کریم نے نماز پڑھی اور پھر کھڑے ہو کر (لوگوں کو) انکے لئے صدقہ کی ترغیب دی اور فرمایا اگرچہ ایک صاع ہی ہو نصف صاع ہی ہو اگرچہ ایک مٹھی یا آدھی مٹھی ہو چاہیے کہ اپنے چہروں کو جہنم یا آگ کی گرمی سے بچاؤ اگرچہ ایک کھجور یا اسکے ایک ٹکڑے سے ہی ہو کیونکہ تم میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنیوالا ہے اللہ تعالیٰ اس سے وہی کچھ فرمائے گا جو میں تم سے کہتا ہوں کیا میں نے تمہارے کان اور آنکھیں نہیں بنائیں، وہ کہے گا "ہاں کیوں نہیں" اللہ فرمائے گا کیا میں نے تمہیں مال و اولاد عطا نہیں کئے وہ کہے گا ہاں کیوں نہیں اللہ فرمائیگا وہ کہاں ہے جو تم نے آگے بھیجا وہ آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھے گا لیکن کوئی چیز نہیں پائے گا جس کے ذریعے اپنے آپ کو جہنم کی گرمی سے بچائے لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو (جہنم کی) آگ سے بچائے چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو اگر یہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کے ذریعے ہی بچائے۔ مجھے تمہاری بھوک کا خوف نہیں اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار اور عطا کرنیوالا ہے چنانچہ ایک عورت یثرب (مدینہ طیبہ) سے حیرہ تک سفر کریگی اور اسے جانور کی چوری کا ڈر نہ ہوگا حضرت عدی فرماتے ہیں میں نے دل میں سوچا قبیلہ طے کے ڈاکو اس وقت کہاں ہونگے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف سماک بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں۔

بن حبيش عن عدي بن حاتم عن النبي صلى الله عليه وسلم الحديث بطوله.

شعبہ نے بواسطہ سماک بن حرب اور عباد بن حبیش حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے پوری حدیث مرفوعاً نقل کی ہے۔

۸۶۶۔ حدثنا محمد بن المثنى ومحمد بن بشار قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سماك بن حرب عن عباد بن حبيش عن عدي بن حاتم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اليهود مغضوب عليهم والنصارى ضلال فذكر الحديث بطوله.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں پر غضب کیا گیا اور عیسائی گمراہ ہیں۔ طویل حدیث ذکر کی۔

ومن سورة البقرة.

تفسیر سورۂ بقرہ

بسم الله الرحمن الرحيم

۸۶۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد وابن أبي عدي ومحمد بن جعفر وعبد الوهاب قالوا نا عوف بن أبي جميلة الأعرابي عن قسامة بن زهير عن أبي موسى الأشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله خلق آدم من قبضة قبضها من جميع الأرض فجاء بنو آدم على قدر الأرض جاء منهم الأحمر والأبيض والأسود وبين ذلك والسهل والحزن والخبيث والطيب قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی کی ایک مٹھی سے پیدا کیا جو تمام زمین سے لی گئی تھی لہٰذا اولاد آدم زمین کے مطابق پیدا ہوئی ان میں سرخ بھی ہیں سفید بھی سیاہ بھی اور اس کے بین بین بھی نرم سخت برے اور اچھے (سب قسم کے) ہیں: امام ترمذی (رحمۃ اللہ تعالےٰ) فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۸۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى ادخلوا الباب سجدا قال دخلوا متزحفين على أوراكهم أي منحرفين وبهذا الإسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم فبدل الذين ظلموا قولا غير الذي قيل لهم قال قالوا حبة في شعيرة هذا حديث حسن صحيح.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "ادخلوا الباب سجداً (دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو) کے بارے میں ارشاد فرمایا وہ لوگ سرین کے بل گھسٹتے داخل ہوئے، اسی سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے آیت کریمہ فبدل الذین ظلموا[1] الخ کے بارے میں فرمایا انہوں نے کہا "حبۃ فی شعیرۃ" (جو میں دانہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[1] تو ظالموں نے، جو بات فرمائی گئی تھی اس کے سوا اور بدل دی ۱۲

۸۶۹۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا اشعث السمان عن عاصم بن عبید اللہ عن عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ عن ابیہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فی لیلۃ مظلمۃ فلم ندر این القبلۃ فصلی کل رجل منا علی حیالہ فلما اصبحنا ذکرنا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت فاینما تولوا فثم وجہ اللہ[1] ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث اشعث السمان ابی الربیع عن عاصم بن عبید اللہ واشعث یضعف فی الحدیث۔

۸۷۰۔ حدثنا عبد بن حمید نا یزید بن ھارون انا عبد الملک بن ابی سلیمان قال سمعت سعید بن جبیر یحدث عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی راحلتہ تطوعا حیثما توجھت بہ وھو جاء من مکۃ الی المدینۃ ثم قرا ابن عمر ھذہ الآیۃ وللہ المشرق والمغرب وقال ابن عمر فی ھذا انزلت ھذہ الآیۃ ھذا حدیث حسن صحیح ویروی عن قتادۃ انہ قال فی ھذہ الآیۃ وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ھی منسوخۃ نسخھا قولہ فول وجھک شطر المسجد الحرام[2] ای تلقاءہ حدثنا بذلک محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نا یزید بن زریع عن سعید عن قتادۃ ویروی عن مجاہد فی ھذہ الآیۃ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ قال فثم قبلۃ اللہ حدثنا بذلک ابو کریب محمد بن العلاء نا وکیع عن النضر بن عربی عن مجاہد بھذا۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اندھیری رات تھی اس لئے ہمیں نہ معلوم ہو سکا کہ قبلہ کدھر ہے لہذا ہم سے ہر آدمی نے اپنے سامنے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لی بوقت صبح ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سارا واقعہ بیان کیا اس پر آیت کریمہ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ نازل ہوئی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اشعث سمان ابو ربیع کی روایت سے پہچانتے ہیں جو انہوں نے عاصم بن عبید اللہ سے روایت کی۔ اشعث، حدیث میں ضعیف ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جاتے اپنی سواری پر جدھر بھی رخ کر لیتی نماز پڑھ لیتے پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی "وللہ المشرق والمغرب" حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت قتادہ اس آیت کریمہ "وللہ المشرق" سے "فثم وجہ اللہ" تک کے بارے میں فرماتے ہیں یہ دوسری آیت "فول وجہک شطر المسجد الحرام" سے منسوخ ہے (یعنی مسجد حرام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو) ہم سے یہ حدیث محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب نے بواسطہ یزید بن زریع اور سعید، حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی۔ حضرت مجاہد آیت کریمہ "فاینما تولوا فثم وجہ اللہ" کے بارے میں فرماتے ہیں جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کا قبلہ ہے ابو کریب نے بواسطہ محمد بن علاء، وکیع اور نضر بن عربی، حضرت مجاہد سے ہمیں اس کی خبر دی۔

[1] تم جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کی رحمت ہے ۱۲ [2] اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر دو ۱۲

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا قَالَ عَدْلًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوحٌ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُدْعٰى قَوْمُهُ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ وَمَا أَتَانَا مِنْ أَحَدٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُودُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ قَالَ فَيُؤْتٰى بِكُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا ہی اچھا ہوتا ہم مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے اس پر آیت کریمہ "واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّی" نازل ہوئی۔[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کاش آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز بناتے اس پر آیت کریمہ "واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّی" نازل ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "وکذلک جعلناکم امۃ وسطاً"[2] کے بارے میں فرمایا "وسطاً" سے مراد عادل ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نوح علیہ السلام کو بلا کر پوچھا جائے گا آپ نے احکام خداوندی پہنچائے؟ آپ فرمائیں گے جی ہاں! ان کی قوم کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کیا تمہیں حضرت نوحؑ نے میرا پیغام پہنچایا؟ وہ کہیں گے ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا بلکہ کوئی بھی نہیں آیا حضرت نوحؑ سے کہا جائیگا تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت۔ حضورؐ فرماتے ہیں پھر تمہیں بلایا جائے گا اور تم گواہی دو گے کہ حضرت نوحؑ نے پیغام خداوندی پہنچا دیا۔ آیت کریمہ "وکذلک جعلناکم امۃ وسطاً لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیداً" سے مراد ہے۔ وسط کے معنی عدل کے ہیں۔

[1] مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ ۱۲ [2] اور یونہی ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ۱۲

جعفر بن عون عن الاعمش نحوه.

٨٧٥. حدثنا هناد نا وكيع عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن البراء قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة صلى نحو بيت المقدس ستة او سبعة عشر شهرا وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب ان يوجه الى الكعبة فانزل الله عز وجل قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها فول وجهك شطر المسجد الحرام فوجه نحو الكعبة وكان يحب ذلك فصلى رجل معه العصر قال ثم مر على قوم من الانصار وهم ركوع في صلاة العصر نحو بيت المقدس فقال هو يشهد انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وانه قد وجه الى الكعبة قال فانحرفوا وهم ركوع هذا حديث حسن صحيح وقد رواه سفيان الثوري عن

٨٧٦. حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال كانوا ركوعا في صلاة الفجر وفي الباب عن عمرو بن عوف المزني وابن عمر وعمارة بن اوس وانس بن مالك حديث ابن عمر حديث حسن صحيح.

٨٧٧. حدثنا هناد وابو عمار قالا نا وكيع عن اسرائيل عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال لما وجه النبي صلى الله عليه وسلم الى الكعبة قالوا يا رسول الله كيف باخواننا الذين ماتوا وهم يصلون الى بيت المقدس فانزل الله تعالى وما كان الله ليضيع

یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد بن بشار نے بواسطہ جعفر بن عون اعمش سے ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جبکہ آپ کعبہ رخ ہونا پسند فرماتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاہا فول وجہک شطر المسجد الحرام[1] اس کے بعد آپ کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوگئے اور یہی آپ کی خواہش تھی ایک آدمی نے آپ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی پھر انصار کی ایک جماعت پر ان کا گذر ہوا وہ بیت المقدس کی طرف منہ کئے عصر کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے۔ اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ نے اپنا چہرہ اقدس کعبۃ اللہ کی طرف پھیر دیا تھا۔ راوی کہتے ہیں یہ سنکر وہ حالت رکوع ہی میں کعبہ شریف کی طرف پھر گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری نے اسے حضرت ابواسحاق سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ صبح کی نماز میں رکوع کر رہے تھے اس باب میں حضرت عمرو بن عوف مزنی، ابن عمر، عمارہ بن اوس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف رخ کر لیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور اسی حالت میں فوت ہوگئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی وما کان اللہ لیضیع ایمانکم (اللہ تعالیٰ تمہارے ایمانوں کو ضائع نہیں کرتا

[1] ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آسمان کی طرف تمہارا منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے پس آپ اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھیر دیں ۱۲

اِیَّمَا تَکُوْ الْآیَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا اَرٰی عَلٰی اَحَدٍ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَیْئًا وَمَا اُبَالِیْ اَنْ لَّا اَطُوْفَ بَیْنَهُمَا فَقَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ یَا ابْنَ اُخْتِیْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ وَاِنَّمَا كَانَ مَنْ اَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِیَةِ الَّتِیْ بِالْمُشَلَّلِ لَا یَطُوْفُوْنَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ لَّا یَطُوْفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِیُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَاَعْجَبَهٗ ذٰلِكَ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا كَانَ مَنْ لَّا یَطُوْفُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ طَوَافَنَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْحَجَرَیْنِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ اِنَّمَا اُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَیْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهٖ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَاُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِیْ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَكِیْمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَا مِنْ شَعَآئِرِ الْجَاهِلِیَّةِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ اَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا میں صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرنے والوں کا کوئی گناہ نہیں سمجھتا اور اگر خود بھی انکے درمیان سعی نہ کروں تو کچھ حرج نہیں۔ حضرت ام المؤمنینؓ نے فرمایا اے بھانجے! تو نے برا کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے انکے درمیان چکر لگایا ہے۔ دورِ جاہلیت میں جو لوگ سرکش مناۃ (بت) کے لئے احرام باندھتے جو مشلل میں ہے تو وہ صفا مروہ کے درمیان چکر نہیں لگاتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "فمن حج البیت او اعتمر"[1] اگر ایسا ہوتا جس طرح تم نے کہا ہے تو آیت یوں ہوتی "فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما" (اگر ان کا طواف نہ کرے تو کوئی حرج نہیں) زہری فرماتے ہیں میں نے یہ بات ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کو بتائی تو انہوں نے اسے پسند کیا اور فرمایا بیشک یہ ایک عظیم علم ہے۔ میں نے متعدد علماء سے سنا فرماتے ہیں جو عرب صفا و مروہ کے درمیان چکر نہیں لگاتے تھے ان کی دلیل یہ تھی کہ اس طرح ان دو پتھروں کے درمیان ہمارا طواف امورِ جاہلیت سے ہوگا اور دوسرے انصار نے کہا ہمیں کعبۃ اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا لیکن صفا و مروہ کے درمیان سعی کا حکم نہیں دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ" (بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں) نازل فرمائی۔ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن فرماتے ہیں میرا خیال ہے یہ آیت کریمہ ان دو جماعتوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

حضرت عاصم احول فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ جاہلیت کی نشانیوں سے تھے پس جب اسلام آیا اور ہم ان (کے پاس جانے) سے رک گئے تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی

[1] جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان دونوں کا طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ۱۲

تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ
اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٨٨٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَأَ
وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى خَلْفَ
الْمَقَامِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدَأُ
بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ وَقَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٨٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ
ابْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ
قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى
يُمْسِيَ وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ
صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ
هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ
فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ
وَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً
لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى
نِسَائِكُمْ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى
يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ هَذَا حَدِيثٌ

"ان الصفا والمروۃ" الخ فرماتے ہیں یہ دونوں نفل ہیں جو کوئی نفل نیکی کرے اللہ تعالےٰ قبول فرمانے والا اور جاننے والا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کا سات بار طواف کیا اور پڑھا "واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّی" پھر آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی حجر اسود کے پاس تشریف لائے۔ اسے چوما پھر فرمایا ہم اسی طرح ابتدا کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتدا کی اور آپ نے پڑھا "ان الصفا والمروۃ" الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں صحابہ کرام میں جب کوئی روزہ رکھتا پھر افطار کئے بغیر سو جاتا تو وہ دوسری شام تک رات دن کچھ نہ کھاتا حضرت قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ روزہ دار تھے افطار کے وقت اپنی زوجہ کے پاس تشریف لائے اور پوچھا "تیرے پاس کھانا ہے؟" اس نے کہا "نہیں" لیکن میں جا کر تلاش کرتی ہوں۔ سارا دن کام کرنے کی وجہ سے انہیں نیند نے آلیا جب آپ کی زوجہ واپس آئیں تو (سوئے ہوئے) دیکھ کر کہا تمہاری محرومی پر افسوس ہے دوپہر کا وقت ہوا تو آپ پر غشی طاری ہو گئی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ عرض کیا گیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "احل لکم لیلۃ الصیام[1]" الخ اور "وکلوا واشربوا[2]" الخ۔ اس پر لوگ بہت خوش ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[1] روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا۔ ۱۲ [2] کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے (یعنی صبح) سے۔

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْكِنْدِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَاَ قَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ دَاخِرِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ نَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ فَاَخَذْتُ عِقَالَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سُفْيَانُ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَسْلَمَ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا بِمَدِيْنَةِ الرُّوْمِ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وقال ربکم ادعونی الخ"[1] میں دعا سے مراد عبادت ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مکمل آیت پڑھی - یہ حدیث حسن صحیح ہے -

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جب آیت کریمہ "حتی یتبین لکم الخیط الابیض الخ" نازل ہوئی تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا یہ رات کی سیاہی سے (الگ ہونے والی) صبح کی سفیدی ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے

ہم سے احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، مجالد، شعبی اور عدی بن حاتم سے اس کی مثل مرفوع روایت بیان کی -

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی "حتی یتبین لکم الخ" فرماتے ہیں میں نے سفید اور سیاہ دو دھاگے لئے اور انہیں دیکھنے لگا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فرمایا جو سفیان کو یاد نہیں رہا (پس میں نے کہا پھر) آپ نے فرمایا اس سے دن اور رات مراد ہیں - یہ حدیث حسن صحیح ہے -

حضرت ابو عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم شہر روم میں تھے کہ انہوں نے ہمارے مقابلے کے لئے ایک بڑا لشکر بھیجا ان کے برابر یا ان سے زیادہ مسلمان بھی انکے مقابلے میں نکلے اہل مصر پر عقبہ بن

[1] اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا ۱۲

فَأَخْرَجُوْا إِلَيْنَا صَفًّا عَظِيْمًا مِّنَ الرُّوْمِ فَخَرَجَ
إِلَيْهِمْ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلُهُمْ أَوْ أَكْثَرُ وَعَلَى أَهْلِ
مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَّعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ
بْنُ عُبَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى صَفِّ
الرُّوْمِ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوْا
سُبْحَانَ اللّٰهِ يُلْقِيْ بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ
أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّكُمْ تَتَأَوَّلُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ هٰذَا التَّأْوِيْلَ
وَإِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْنَا مَعْشَرَ
الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ
فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُوْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ
وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوْهُ
فَلَوْ أَقَمْنَا فِيْ أَمْوَالِنَا فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا
فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا وَأَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَكَانَتِ
التَّهْلُكَةُ الْإِقَامَةَ عَلَى الْأَمْوَالِ وَإِصْلَاحَهَا وَ
تَرْكَنَا الْغَزْوَ فَمَا زَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ شَاخِصًا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتَّى دُفِنَ بِأَرْضِ الرُّوْمِ هٰذَا حَدِيْثٌ

۸۸۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا هُشَيْمٌ أَنَا
مُغِيْرَةُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَفِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ
وَلَإِيَّايَ عُنِيَ بِهَا فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْ
بِهِ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ
صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَ
قَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُوْنَ وَكَانَتْ لِيْ وَفْرَةٌ

عامر اور فوجی جماعت پر فضالہ بن عبید مقرر تھے۔ ایک مسلمان نے رومیوں پر حملہ کیا یہاں تک کہ وہ ان (کے لشکر) میں گھس گیا لوگ چلائے اور کہنے لگے سبحان اللہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ رہا ہے۔" اس پر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کی تاویل کرتے ہو یہ تو ہم لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کیا اور اس کے مددگار زیادہ ہو گئے تو ہم میں سے بعض لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہو کر آپس میں چپکے چپکے کہنے لگے اموال ضائع ہو گئے اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کے مددگار بھی زیادہ ہو گئے اس لئے ہم اپنے اموال میں ٹھہریں اور ضائع شدہ مال کی اصلاح کریں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ہماری بات کا جواب دیتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی "وانفقوا فی سبیل اللہ الخ"[1] پس وہ ہلاکت، جہاد کو چھوڑ کر اپنے اموال میں ٹھہرنا اور اس کی درستگی ہے چنانچہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہمیشہ اپنے گھر سے باہر جہاد میں مصروف رہے یہاں تک کہ سرزمین روم میں مدفون ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی اور اس سے میں ہی مراد ہوں "فمن کان منکم الخ" فرماتے ہیں ہم احرام باندھے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ میں تھے۔ مشرکوں نے ہمیں (حج و عمرہ سے) روک رکھا تھا میرے سر پر زلفیں تھیں اور جوئیں میرے منہ پر گر رہی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو

[1] اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو ۱۲

فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَأَنَّ هَوَامَّ رَأْسِكَ تُؤْذِيكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصِّيَامُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا۔

٨٨٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

٨٨٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَيْضًا عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ۔

٨٩٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى جَبْهَتِي أَوْ قَالَ حَاجِبَيَّ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَانْسُكْ نَسِيكَةً أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

٨٩١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجُّ عَرَفَاتٌ الْحَجُّ عَرَفَاتٌ الْحَجُّ عَرَفَاتٌ أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي

فرمایا شاید تیرے سر کی جوئیں تجھے تکلیف دیتی ہیں فرماتے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! حضور اکرمؐ نے فرمایا سر منڈا لے۔[1] اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں روزے تین دن کے کھانا چھ مساکین کو اور قربانی ایک بکری یا زیادہ کی ہے۔

علی بن حجر نے بواسطہ ہشیم، ابو بشر، مجاہد اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

علی بن حجر نے بواسطہ ہشیم، اشعث بن سوار، شعبی اور عبداللہ بن معقل نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمٰن بن اصبہانی بھی عبداللہ بن معقل سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور میری پیشانی یا ابروؤں پہ جوئیں بار بار گر رہی تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا سر منڈوا دو اور جانور قربانی کر دو یا تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ ایوب فرماتے ہیں میں نہیں جانتا پہلے کس چیز کا فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج عرفات (میں ٹھہرنا) ہے (تین مرتبہ فرمایا) منیٰ کے تین دن ہیں فمن تعجل فی یومین الخ الآیۃ جو شخص طلوع فجر سے پہلے عرفہ کو پالے اس نے حج کو پا لیا۔ ابن ابی عمر نے سفیان بن

[1] جو جلدی کرے دو دنوں میں چلا جائے تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اس پر گناہ نہیں پرہیزگار کے لئے ۱۲

يومئذ فلا اثم عليه ومن تأخر فلا اثم عليه و من ادرك عرفة قبل ان يطلع الفجر فقد ادرك الحج قال ابن ابي عمر قال سفيان بن عيينة وهذا اجود حديث رواه الثوري هذا حديث حسن صحيح ورواه شعبة عن بكير بن عطاء ولا نعرفه الا من حديث بكير بن عطاء.

۸۹۲۔ حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن ابن جريج عن ابن ابي مليكة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابغض الرجال الى الله الالد الخصم هذا حديث حسن.

۸۹۳۔ حدثنا عبد بن حميد نا شيخ سليمان بن حرب نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال كانت اليهود اذا حاضت امراة منهم لم يواكلوها ولم يشاربوها ولم يجامعوها في البيت فسئل النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك فانزل الله تبارك وتعالى ويسئلونك عن المحيض قل هو اذى فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يواكلوهن ويشاربوهن وان يكونوا معهن في البيوت وان يفعلوا كل شيء ما خلا النكاح فقالت اليهود ما يريد ان يدع من امرنا شيئا الا خالفنا فيه قال فجاء عباد بن بشر واسيد بن حضير الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبراه بذلك وقالا يا رسول الله افلا ننكحهن في المحيض فتمعر وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ظننا انه قد غضب عليهما فقاما فاستقبلتهما هدية من لبن فارسل النبي صلى الله عليه وسلم في اثرهما فسقاهما

عیینہ کا قول نقل کیا کہ سفیان ثوری کی روایات میں سے یہ نہایت عمدہ روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اسے بکیر بن عطاء رحمہ سے روایت کیا ہے ہم اسے صرف بکیر بن عطاء کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ نفرت اور عداوت کے لائق وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہے یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہودیوں کی عورتوں کو حیض آتا تو وہ نہ تو ان کے ساتھ کھانا کھاتے نہ پانی پیتے اور نہ ہی گھروں میں ان کے پاس ٹھہرتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمادی "ویسئلونك عن المحیض الخ الآیة"[ﻟﻪ] چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ ان کے ساتھ کھائیں پئیں، گھروں میں ان کے ساتھ رہیں اور جماع کے علاوہ سب کچھ کریں" یہودی کہنے لگے "یہ تو ہماری ہر بات کی مخالفت کرتے ہیں" حضرت انس فرماتے ہیں عباد بن بشیر اور اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اسارا واقعہ بتایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم حائضہ عورتوں سے جماع نہ کریں (یہ سنکر) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ اقدس متغیر ہوگیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا شاید آپ کو ان دونوں پر غصہ آگیا ہے۔ وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور چل دیئے ان کے سامنے سے دودھ کا ہدیہ آیا نبی اکرم نے کسی کو بھیج کر انہیں بلوایا اور دودھ پلایا تو ہمیں معلوم ہوا کہ حضور ان پر ناراض نہیں ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبد الاعلی

ﻟﻪ اور تم سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں تم کہہ دو وہ ناپاکی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک پاک نہ ہو جائیں ان کے نزدیک (جماع کیلئے) نہ جاؤ ۱۲

فَعَلِمْنَا أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ۔

٨٩٤۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

٨٩٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ يَعْنِي صِمَامًا وَاحِدًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ خُثَيْمٍ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ وَابْنُ سَابِطٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَابِطٍ الْجُمَحِيُّ الْمَكِّيُّ وَحَفْصَةُ هِيَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَيُرْوٰى فِي سِمَامٍ وَاحِدٍ۔

٨٩٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِي اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَأُنْزِلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی ، حماد بن سلمہ (رضی اللہ تعالےٰ عنہم) سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت ابن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہودی کہتے ہیں جو آدمی اپنی عورت کی اگلی طرف ، پچھلی طرف سے (ہوکر) جماع کرے گا اسکے ہاں بھینگا لڑکا پیدا ہوگا اسپر آیت کریمہ نازل ہوئی "نساءکم حرث لکم الخ الآیۃ"[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت "نساءکم حرث لکم الخ الآیۃ" کی تفسیر میں روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک ہی سوراخ میں (جماع کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن خثیم سے مراد عبداللہ بن عثمان بن خثیم مراد ہیں اور ابن سابط سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سابط جمحی مکی مراد ہیں۔ اور حفصہ ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی صاحبزادی ہیں "سمام واحد" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حاضر خدمت ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ ، میں ہلاک ہوگیا آپ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا؟ عرض کیا گذشتہ رات میں نے اپنی سواری کا رخ بدل دیا" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "نساءکم حرث لکم الخ الآیۃ" آگے کی طرف سے آؤ یا پیچھے کی طرف سے ہوکر لیکن پاخانے

---

[1] تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو ۱۲

عَلَيْهِ نَتْلُو هٰذِهِ الْاٰيَةَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَيَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشْعَرِيُّ هُوَ يَعْقُوْبُ الْقُمِّيُّ ۔

کی جگہ اور حیض سے بچو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے یعقوب بن عبداللہ اشعری سے یعقوب قمی مراد ہیں ۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فُضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ زَوَّجَ اُخْتَهُ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ عِنْدَهُ مَا كَانَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً لَمْ يُرَاجِعْهَا حَتّٰى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَهَا وَهَوِيَتْهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهُ يَا لُكَعُ اَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّجْتُكَهَا فَطَلَّقْتَهَا وَاللّٰهِ لَا تَرْجِعُ اِلَيْكَ اَبَدًا اٰخِرَ مَا عَلَيْكَ قَالَ فَعَلِمَ اللّٰهُ حَاجَتَهُ اِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا اِلٰى بَعْلِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ اِلٰى قَوْلِهِ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمْعًا لِّرَبِّيْ وَطَاعَةً ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ اُزَوِّجُكَ وَاُكْرِمُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْحَسَنِ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ النِّكَاحُ بِغَيْرِ وَلِيٍّ لِاَنَّ اُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ كَانَتْ ثَيِّبًا فَلَوْ كَانَ الْاَمْرُ اِلَيْهَا دُوْنَ وَلِيِّهَا لَزَوَّجَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تَحْتَجْ اِلٰى وَلِيِّهَا مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَاِنَّمَا خَاطَبَ اللّٰهُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الْاَوْلِيَاءَ فَقَالَ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ اِلَى

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عہد رسالت میں ایک مسلمان کے ساتھ اپنی بہن کا نکاح کیا پھر عرصہ وہ اسکے پاس رہی پھر اس نے طلاق دیدی اور رجوع بھی نہ کیا یہاں تک کہ اس کی عدت بھی ختم ہوگئی پھر وہ دونوں ایک دوسرے کو چاہنے لگے چنانچہ دوسرے لوگوں کے ساتھ اس آدمی نے بھی نکاح کا پیغام بھیجا لیکن اس عورت کے بھائی نے کہا اے بیوقوف میں نے تجھے اس کے ساتھ عزت بخشی اور اس کے ساتھ تیری شادی کی پس تو نے طلاق دیدی اللہ کی قسم! اب یہ کبھی بھی تیری طرف نہیں لوٹے گی۔ راوی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس مرد اور عورت دونوں کی ایک دوسرے کی طرف حاجت کو جان لیا اور آیت کریمہ نازل فرمائی[1] وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ الخ الآیۃ حضرت معقل نے جب یہ بات سنی تو کہا اپنے رب کی بات سننے اور ماننے کے لئے حاضر ہوں پھر اسے بلایا اور کہا میں اسے (اپنی بہن کو) تیرے نکاح میں دیتا ہوں اور تیری عزت بھی کرتا ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت انس سے یہ حدیث کئی طریقوں سے مروی ہے اس حدیث میں اس بات کی دلیل پائی جاتی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں کیونکہ معقل بن یسار کی ہمشیرہ بیوہ تھیں اگر ولی کے بغیر کے اس کا اپنا اختیار ہوتا تو وہ اپنا نکاح خود کرلیتی اور اپنے ولی حضرت معقل کی محتاج نہ ہوتیں اللہ تعالیٰ نے بھی اس آیت میں عورتوں کے ولیوں کو ہی مخاطب کیا اور فرمایا کہ انہیں انکے خاوندوں کے ساتھ نکاح کرنے سے منع نہ کرو اس آیت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کی رضامندی کے ساتھ ساتھ نکاح کا اختیار ولی کو ہے[2]۔

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابو یونس سے

---

[1] جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو ان عورتوں کو انہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے مت روکو جبکہ آپس میں موافق شرع رضامند ہوں
احناف کے نزدیک بالغہ عورت کو نکاح کا اختیار ہے حدیث شریف میں ہے بالغہ عورت ولی کی نسبت اپنے نکاح کا زیادہ حق رکھتی ہے۔ اسی طرح قرآن پاک میں ہے۔

[2] فان طلقھا فلا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ اس آیت میں بھی نکاح کی نسبت خود عورت کی طرف ہے جس آیت کو امام ترمذی نے دلیل بنایا اس میں ان ینکحن میں نکاح کی اضافت

حدثنا الانصاري نا معن نا مالك عن زيد بن اسلم عن القعقاع بن حكيم عن ابي يونس مولى عائشة قال امرتني عائشة ان اكتب لها مصحفا وقالت اذا بلغت هذه الآية فاذني حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى فلما بلغتها آذنتها فاملت علي حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وصلوة العصر وقوموا لله قانتين وقالت سمعتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن حفصة هذا حديث حسن صحيح.

٨٩٩ - حدثنا حميد بن مسعدة نا يزيد بن زريع عن سعيد عن قتادة نا الحسن عن سمرة بن جندب ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال صلوة الوسطى صلوة العصر هذا حديث حسن صحيح.

٩٠٠ - حدثنا هناد نا عبدة عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن ابي حسان الاعرج عن عبيدة السلماني ان عليا حدثه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يوم الاحزاب اللهم املأ قبورهم وبيوتهم نارا كما شغلونا عن صلوة الوسطى حتى غابت الشمس هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن علي و ابو حسان الاعرج اسمه مسلم.

٩٠١ - حدثنا محمود بن غيلان نا ابو النضر وابو داود عن محمد بن طلحة بن مصرف عن زبيد عن مرة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الوسطى صلاة العصر

روایت ہے فرماتے ہیں مجھے ام المومنین نے حکم دیا کہ میں ان کے لئے ایک مصحف لکھوں اور فرمایا جب اس آیت پر پہنچو تو مجھے بتانا "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ" الآیۃ[1] فرماتے ہیں جب میں اس آیت پر پہنچا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دیا آپ نے مجھے لکھوایا "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین" اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے بھی حدیث مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صلوٰۃ وسطیٰ" سے مراد عصر کی نماز ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن فرمایا اے اللہ! ان (کفار) کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے، جیسا کہ انھوں نے ہمیں نماز عصر سے روکے رکھا یہاں تک سورج غروب ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صلوٰۃ وسطیٰ عصر کی نماز ہے" اس باب میں حضرت زید بن ثابت، ابو ہاشم بن عتبہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی

---

[1] تمام نمازوں اور بالخصوص درمیانی نماز (نماز عصر) کی پابندی کرو۔۱۲

وفي الباب عن زيد بن ثابت وأبي هاشم بن عتبة وأبي هريرة هذا حديث حسن صحيح.

۹۰۲۔ حدثنا أحمد بن منيع نا مروان بن معاوية ويزيد بن هارون ومحمد بن عبيد عن إسمعيل بن أبي خالد عن الحارث بن شبيل عن أبي عمرو الشيباني عن زيد بن أرقم قال كنا نتكلم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصلوة فنزلت وقوموا لله قانتين فأمرنا بالسكوت.

۹۰۳۔ حدثنا أحمد بن منيع نا هشيم أنا إسمعيل بن أبي خالد نحوه وزاد فيه ونهينا عن الكلام هذا حديث حسن صحيح وأبو عمرو الشيباني اسمه سعد بن إياس.

۹۰۴۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن أنا عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن السدي عن أبي مالك عن البراء ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون قال نزلت فينا معشر الأنصار كنا أصحاب نخل فكان الرجل يأتي من نخله على قدر كثرته وقلته وكان الرجل يأتي بالقنو والقنوين فيعلقه في المسجد وكان أهل الصفة ليس لهم طعام فكان أحدهم إذا جاع أتى القنو فضربه بعصاه فيسقط البسر والتمر فيأكل وكان ناس ممن لا يرغب في الخير يأتي الرجل بالقنو فيه الشيص والحشف وبالقنو قد انكسر فيعلقه فأنزل الله تبارك وتعالى يا أيها الذين

روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عہد رسالت میں ہم نماز میں باتیں کیا کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وقوموا للہ قانتین" (اللہ تعالیٰ کے حضور باادب کھڑے ہو) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم اسمٰعیل بن ابی خالد سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور اس میں یہ اضافہ کیا اور ہمیں گفتگو سے منع کر دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت "ولا تیمموا الخبیث الخ الآیۃ" (اور خرچ کرتے ہوئے خبیث مال کا ارادہ نہ کرو) ہم انصار کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ ہم لوگ کھجوروں کے مالک تھے پس کوئی تو اپنے پھل کی زیادتی کے مطابق کھجوریں لاتے اور کوئی ایک یا دو گچھے لاکر مسجد میں لٹکا دیتا۔ اہل صفہ کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا ان میں سے جس کو بھوک لگتی وہ ان گچھوں کے پاس آتا اس پر ڈنڈا مارتا تو کچی پکی ہر طرح کی کھجوریں گرتیں وہ اٹھا کر کھا لیتا بعض ایسے لوگ بھی تھے جن کا شمار نیکی کا ذوق نہ رکھنے والوں میں ہوتا تھا چنانچہ وہ ایک آدھ گچھا لاتے ان میں ردی خشک اور ٹوٹی ہوئی کھجوریں ہوتیں اسے وہ لٹکا دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایہا الذین آمنوا الخ الآیۃ"⁹ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کو اس قسم کا تحفہ دیا جائے جیسا اس

ملہ اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور ان میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ تم اس میں سے دو اور تمہیں ملے تو نہ لو جب تک کہ اس میں چشم پوشی نہ کرو۔

آمنوا أنفقوا من طيبات ما كسبتم ومما أخرجنا لكم من الأرض ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون ولستم بآخذيه إلا أن تغمضوا فيه قال لو أن أحدكم أهدي إليه مثل ما أعطى لم يأخذه إلا على إغماض أو حياء قال فكنا بعد ذلك يأتي أحدنا بصالح ما عنده هذا حديث حسن صحيح غريب و أبو مالك هو الغفاري ويقال اسمه غزوان وقد روى الثوري عن السدي شيئا من هذا.

۹۰۵۔ حدثنا هناد نا أبو الأحوص عن عطاء بن السائب عن مرة الهمداني عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن للشيطان لمة بابن آدم وللملك لمة فأما لمة الشيطان فإيعاد بالشر وتكذيب بالحق وأما لمة الملك فإيعاد بالخير وتصديق بالحق فمن وجد ذلك فليعلم أنه من الله فليحمد الله ومن وجد الأخرى فليتعوذ بالله من الشيطان ثم قرأ الشيطان يعدكم الفقر ويأمركم بالفحشاء الآية هذا حديث حسن صحيح غريب وهو حديث أبي الأحوص لا نعرفه مرفوعا إلا من حديث أبي الأحوص

۹۰۶۔ حدثنا عبد بن حميد نا أبو نعيم نا فضيل بن مرزوق عن عدي بن ثابت عن أبي حازم عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أيها الناس إن الله طيب ولا يقبل إلا طيبا وإن الله أمر المؤمنين بما أمر به المرسلين فقال يا أيها الرسل

نے دیا تو وہ نہیں لے گا سوائے اس کے کہ چشم پوشی کرے یا حیاء کی وجہ سے۔ راوی فرماتے ہیں اس کے بعد ہم میں سے ہر آدمی اچھی چیز لے کر آتا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حضرت ابومالک غفاری ہیں۔ کہا جاتا ہے ان کا نام غزوان ہے سفیان ثوری نے بھی سدی سے اس بارے میں کچھ نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان پر شیطان کا بھی اثر ہوتا ہے اور فرشتے کا بھی، شیطان کا اثر برائی کا وعدہ دینا اور حق کو جھٹلانے کی ترغیب دینا ہے۔ فرشتے کا اثر بھلائی کا وعدہ دینا اور حق بات کی تصدیق کرنا ہے پس جو شخص اپنے اندر اسے پائے تو جان لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہذا اس کا شکر ادا کرے اور جو کوئی اپنے آپ میں دوسرا اثر پائے تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہے" پھر آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی "الشیطان یعدکم الفقر الخ الآیۃ"[1]۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوالاحوص کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ طیب ہے اور صرف طیب ہی قبول فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو بھی وہی حکم دیا جو اپنے رسولوں کو دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یا ایہا الرسول کلوا من الطیبات الخ الآیۃ" اور فرمایا "یا ایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات الخ الآیۃ"

---

[1] شیطان تمہیں محتاجی کا اندیشہ دلاتا اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے بخشش اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے ۱۲

كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ قَالَ وَذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الأَشْجَعِيُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ الأَشْجَعِيَّةِ۔

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ ثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ الآيَةَ أَحْزَنَتْنَا قَالَ قُلْنَا يُحَدِّثُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ فَيُحَاسَبُ بِهِ لاَ نَدْرِي مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لاَ يُغْفَرُ مِنْهُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا لاَ يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ۔

۹۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمَيَّةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ وَعَنْ قَوْلِهِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ مُعَاتَبَةُ اللَّهِ الْعَبْدَ مَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمَّى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ فَيَفْقِدُهَا

راوی کہتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا کہ وہ (اللہ تعالےٰ کے راستے میں) لمبا سفر کرتا ہے بال بکھرے ہوئے اور چہرے پر گرد و غبار پڑی ہوئی آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے اے رب! اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام سے پینا حرام سے۔ لباس اور غذا حرام سے ہے بس اس کی دعا کیسے قبول ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے فضیل بن مرزوق کی روایت سے پہچانتے ہیں ابو حازم اشجعی کا نام سلمان مولیٰ عزۃ الاشجعیہ ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ آیت کریمہ ان تبدوا ما فی انفسکم الخ الآیۃ[1] کے اترنے پر ہم غمگین ہو گئے ہم نے سوچا کوئی شخص اپنے دل میں بات کرتا ہے اس کا بھی حساب ہو گا۔ معلوم اس سے کس قدر بخشا گیا اور کس قدر نہیں بخشا گیا۔ پس اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس نے پہلی آیت کو منسوخ کر دیا۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھکر تکلیف نہیں دیتا ہر ایک کے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا اور ہر ایک پر اپنی برائی کا وبال ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ان تبدوا ما فی انفسکم الخ اور من یعمل سوءا الخ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہے مجھ سے کسی نے یہ سوال نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو سزا ہے اسے جو بخار یا حوادث پہنچتے ہیں حتیٰ کہ وہ چیز جسے وہ اپنی قمیص کی جیب میں رکھ کر بھول جاتا ہے پھر اسے نہ پاکر غمگین ہوتا یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے

[1] اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا ۱۲

فَيَفْزَعُ لَهَا حَتَّى أَنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

۹۰۹ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ دَخَلَ قُلُوبَهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا فَأَلْقَى اللَّهُ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ الْآيَةَ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا الْآيَةَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَآدَمُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُقَالُ هُوَ وَالِدُ يَحْيَى بْنِ آدَمَ.

وَمِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۹۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو الْوَلِيدِ نَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ

(پاک ہو کر) ایسے نکلتا ہے جیسے آگ کی بھٹی سے خالص سونا صاف ہو کر نکلتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب یہ آیت کریمہ "ان تبدوا ما فی انفسکم الخ" نازل ہوئی تو اس سے لوگوں کے دلوں میں اس قدر غم پیدا ہوا جتنا کسی اور بات سے نہیں ہوا۔ چنانچہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہو "سمعنا واطعنا" پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان ڈال دیا اور یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "آمن الرسول" سے "او اخطانا" تک" اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے ایسا ہی کیا" (یعنی تمہارا مواخذہ نہ کروں گا) "ولا تحمل علینا" سے من قبلنا تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا۔ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ الخ" اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسرے طریقوں سے بھی مروی ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ ؓ سے بھی روایت مذکور ہے کہا جاتا ہے آدم بن سلیمان، یحییٰ بن آدم کے والد ہیں۔

تفسیر سورۃ آل عمران

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کریمہ کے بارے میں پوچھا گیا "ہو الذی انزل

سلہ اسے اللہ ! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو ۱۲

قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن هذه الآية هو الذي انزل عليك الكتاب منه آيات محكمات الى آخر الآية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الذين يتبعون ما تشابه منه فاولئك الذين سماهم الله فاحذروهم هذا حديث حسن صحيح وقد روي عن ايوب عن ابن ابي مليكة هذا الحديث عن عائشة

علیک الکتاب[1] الخ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کی متشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں تو یہی لوگ ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے (ٹیڑھے دل والے) رکھا ہے۔ پس ان سے بچو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ایوب اور ابن ابی ملیکہ بھی یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

٩١١۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو داود الطيالسي نا ابو عامر وهو الخزاز ويزيد بن ابراهيم كلاهما عن ابن ابي مليكة قال يزيد عن ابن ابي مليكة عن القاسم بن محمد عن عائشة ولم يذكر ابو عامر القاسم قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قوله فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله قال فاذا رأيتهم فاعرفيهم وقال يزيد فاذا رأيتموهم فاعرفوهم قالها مرتين او ثلاثا هذا حديث حسن صحيح هكذا روى غير واحد هذا الحديث عن ابن ابي مليكة عن عائشة ولم يذكروا فيه عن القاسم بن محمد وانما ذكره يزيد بن ابراهيم عن القاسم بن محمد في هذا الحديث وابن ابي مليكة هو عبد الله بن عبيد الله بن ابي مليكة وقد سمع من عائشة ايضا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "فاما الذین فی قلوبہم زیغ"[2] الخ آپ نے فرمایا جب تو انہیں دیکھے گی پہچان لے گی یزید نے کہا آپ نے فرمایا جب تم انہیں دیکھو گے پہچان لوگے۔ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ متعدد راویوں نے اسے بواسطہ ابو ملیکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن قاسم بن محمد کا واسطہ مذکور نہیں صرف یزید بن ابراہیم نے ان کا واسطہ ذکر کیا ہے ابن ابی ملیکہ، عبداللہ بن عبیداللہ ابن ابی ملیکہ ہیں انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع حاصل ہے۔

٩١٢۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد نا سفيان عن ابيه عن ابي الضحى عن مسروق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل نبي ولاة من النبيين

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے کچھ انبیاء والی (مددگار) ہوتے ہیں اور میرے ولی، میرے باپ اور میرے رب کے

---

[1] وہی ہے جس نے تم پر کتاب اتاری اس کی کچھ آیات صاف معنی رکھتی ہیں ١٢ [2] وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی (آیات) کے پیچھے پڑتے ہیں ١٢

فَإِنَّ وَلِيِّي أَبِي وَخَلِيلُ رَبِّي ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ.

۹۱۳ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ وَأَبُو الضُّحَى اسْمُهُ مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ أَبِي نُعَيْمٍ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ.

۹۱۴ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذًا يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى.

۹۱۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ نَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا

خلیل (حضرت ابراہیم علیہ السلام) ہیں پھر آپ نے پڑھا ان اولی الناس الخ[1]۔

محمود نے بواسطہ ابونعیم، سفیان بواسطہ والد اور ابوضحیٰ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوعاً روایت ہے اس میں مسروق کا واسطہ مذکور نہیں۔ یہ پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابوضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے۔ ابوکریب نے بواسطہ وکیع، سفیان ان کے والد اور ابوضحیٰ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث ابی نعیم کی مثل مرفوع حدیث روایت کی ہے اس میں مسروق کا واسطہ نہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال ہتھیانے کے لئے جھوٹی قسم کھائے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا اشعث بن قیس فرماتے ہیں اللہ کی قسم! یہ بات میرے ہی بارے میں ہے میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین کا جھگڑا تھا اس نے میرے حق سے انکار کیا تو میں اسے بارگاہ رسالت میں لے آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں پھر آپ نے یہودی سے فرمایا قسم کھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ ان الذین یشترون الخ[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابن اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری "لن تنالوا البر الخ"[3]

[1] بیشک لوگوں سے ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ حقدار وہ تھے جو ان کے متبع ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے ۱۲ [2] وہ لوگ جو اپنے وعدہ اور قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں [3] تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو ۱۲

نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَكَانَ لَهٗ حَائِطٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِيْ لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهٗ لَمْ اُعْلِنْهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِيْ قَرَابَتِكَ اَوْ اَقْرَبِيْكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

یا یہ آیت مَن ذا الذی[1] الخ تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (اور آپ کا ایک باغ تھا) یا رسول اللہ! میرا باغ اللہ تعالیٰ کے لئے وقف ہے اگر میں اسے پوشیدہ کر سکتا تو اعلان نہ کرتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے قرابتداروں میں تقسیم کر دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس نے بواسطہ اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۹۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْحَاجُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ مَا السَّبِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ الْخُوْزِيِّ الْمَكِّيِّ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! حاجی کون ہے؟ آپ نے فرمایا گرد آلود بالوں اور بدبودار جسم والا[2] دوسرے آدمی نے اٹھ کر پوچھا یا رسول اللہ! کونسا حج افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس میں بلند سے تلبیہ اور قربانی ہو۔ ایک اور آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! سبیل (راستے) سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا سفر خرچ اور سواری اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن یزید خوزی مکی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے ابراہیم بن یزید کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

۹۱۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ الْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی ندع ابناءنا و ابناءکم[3] الخ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلوایا اور فرمایا اے اللہ! یہ میرے اہل ہیں" یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۹۱۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ عَنْ رَبِيْعٍ وَهُوَ ابْنُ صَبِيْحٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ رَاٰى اَبُوْ اُمَامَةَ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجِ

ابو غالب نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے دمشق کی سیڑھیوں پر خارجیوں کے کچھ سر نصب کئے ہوئے دیکھے تو فرمایا جہنم کے کتے

[1] کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے ۱۲ [2] یعنی دھو نہ کر نہ جلنے کی وجہ سے بدبودار ہونا ۱۲ [3] ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے کو بلائیں، اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں کو بلائیں ۱۲

دِمَشْقَ فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَرَأَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو غَالِبٍ اسْمُهُ حَزَوَّرٌ وَأَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ اسْمُهُ صُدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ وَهُوَ سَيِّدُ بَاهِلَةَ۔

٩١٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ أَنْتُمْ تُتِمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ نَحْوَ هَذَا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

٩٢٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهُ شَجَّةً فِي جَبْهَتِهِ حَتَّى سَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوا هَذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ إِلَى آخِرِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

٩٢١۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حُمَيْدٌ

آسمان کے نیچے بدترین مقتول ہیں اور وہ شخص بہترین مقتول ہے جسے انہوں نے قتل کیا پھر آپ نے پڑھا "یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ الخ"[1] ابو غالب کہتے ہیں حضرت ابو امامہ سے پوچھا گیا کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر میں حضور سے ایک، دو، تین، چار یہاں تک کہ سات مرتبہ بھی سنتا تو تم سے بیان نہ کرتا (یعنی بارہا سنا) ابو غالب کا نام حزور ہے اور ابو امامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے اور یہ باہلہ قبیلہ کے سردار ہیں۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس"[2] کے بارے میں فرمایا تم ستر امتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور بزرگ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بہت سے لوگوں نے اسی حضرت بہز بن حکیم سے یونہی روایت کیا ہے لیکن اس میں "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے غزوۂ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہو گیا اور پیشانی مبارک زخمی ہو گئی حتیٰ کہ چہرۂ انور پر خون بہنے لگا تو آپ نے فرمایا وہ قوم کیسے کامیاب ہوگی جس کا اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک ہو۔ حالانکہ وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "لیس لک من الامر"[3] یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (غزوۂ احد میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور

[1] جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض سیاہ ۱۲ [2] تم ان سب امتوں میں بہتر ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں ۱۲ [3] یہ بات آپ کے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے ۱۲

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِيْ وَجْهِهٖ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ وَرُمِيَ رَمْيَةً عَلٰى كَتِفِهٖ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُهٗ وَيَقُوْلُ كَيْفَ تُفْلِحُ اُمَّةٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ الْكُوْفِيُّ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ قَالَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ فَتَابَ عَلَيْهِمْ فَاَسْلَمُوْا فَحَسُنَ اِسْلَامُهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ وَكَذَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ عَلٰى اَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ يُسْتَغْرَبُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ۔

زخمی ہوا اور دانت مبارک شہید ہوگیا اور آپ صلعم کے کاندھے مبارک پر تیر لگا تو چہرۂ انور پر خون بہنے لگا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم خون پونچھے جاتے اور فرماتے وہ کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا جبکہ وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر الخ

حضرت سالم اپنے والد عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! ابوسفیان پر لعنت بھیج" اے اللہ! حارث بن ہشام پر لعنت بھیج" اے اللہ! صفوان بن امیہ پر لعنت بھیج" اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی لیس لک من الامر الخ پس اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی توبہ قبول فرمائی اور وہ اسلام لے آئے اور نہایت اچھے مسلمان بنے۔ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ عمر بن حمزہ حضرت سالم کی روایت سے غریب ہے۔ زہری نے بواسطہ سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار آدمیوں کے لئے بد دعا فرماتے تھے تو یہ آیت "لیس لک من الامر الخ نازل ہوئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان (چاروں) کو اسلام کا راستہ دکھایا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اس طریق یعنی بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔ یحییٰ بن ایوب (رضی اللہ عنہم نے اسے ابن عجلان (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے۔

۹۲۴۔ حدثنا قتيبة نا أبو عوانة عن عثمان بن المغيرة عن علي بن ربيعة عن أسماء بن الحكم الفزاري قال سمعت عليا يقول إني كنت رجلا إذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا نفعني الله منه بما شاء أن ينفعني وإذا حدثني رجل من أصحابه استحلفته فإذا حلف لي صدقته وإنه حدثني أبو بكر وصدق أبو بكر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل يذنب ذنبا ثم يقوم فيتطهر ثم يصلي ثم يستغفر الله إلا غفر له ثم قرأ هذه الآية والذين إذا فعلوا فاحشة أو ظلموا أنفسهم ذكروا الله إلى آخر الآية هذا حديث قد رواه شعبة وغير واحد عن عثمان بن المغيرة فرفعوه ورواه مسعر وسفيان عن عثمان بن المغيرة فلم يرفعاه ولا نعرف لأسماء إلا هذا الحديث۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث (بلا واسطہ) سنتا تو اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا اس سے مجھے نفع دیتا اور اگر کوئی صحابی مجھ سے حدیث بیان کرتا تو میں اسے قسم دیتا اگر وہ قسم کھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی اور انہوں نے سچ فرمایا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی گناہ کرے پھر اٹھ کر پاک صاف ہو کر نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی "والذین اذا فعلوا" [1] اس حدیث کو شعبہ اور کئی دوسرے راویوں نے حضرت عثمان بن مغیرہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے مسعر اور سفیان نے، عثمان بن مغیرہ سے غیر مرفوع بیان کیا اسماء بن حکم فزاری سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

۹۲۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا روح بن عبادة عن حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس عن أبي طلحة قال رفعت رأسي يوم أحد فجعلت أنظر وما منهم يومئذ أحد إلا يميد تحت حجفته من النعاس فذلك قوله تعالى ثم أنزل عليكم من بعد الغم أمنة نعاسا هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں غزوۂ احد کے دن سر اٹھا کر دیکھنے لگا تو ہر آدمی اونگھنے اور اونگھتے اپنی ڈھال کے نیچے جھک رہا تھا اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ثم انزل علیکم" [2] الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۲۶۔ حدثنا عبد بن حميد نا روح بن عبادة عن حماد بن سلمة عن هشام بن عروة عن أبيه عن أبي الزبير مثله هذا حديث

عبد بن حمید نے بواسطہ روح بن عبادہ، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ اور عروہ، حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ یہ حدیث

[1] اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنی گناہوں کی معافی چاہیں ۱۲ [2] پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری ۱۲

حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٩٢٧ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ غُشِّينَا وَنَحْنُ فِي مَصَافِّنَا يَوْمَ أُحُدٍ حَدَّثَ أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ غَشِيَهُ النُّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَآخُذُهُ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى الْمُنَافِقُونَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ أَجْبَنُ قَوْمٍ وَأَرْعَبُهُ وَأَخْذَلُهُ لِلْحَقِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٩٢٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ خُصَيْفٍ نَا مِقْسَمٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ فِي قَطِيفَةٍ حَمْرَاءَ افْتُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

٩٢٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ نَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتُشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَ

حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم اُحد کے دن میدانِ جنگ میں تھے کہ اونگھ نے ہم پر غلبہ کر لیا۔ میں بھی انہیں لوگوں میں تھا جن پر اونگھ چھا گئی تھی فرماتے ہیں میری تلوار ہاتھ سے گر پڑتی میں اٹھاتا وہ پھر گر پڑتی اور پھر میں پکڑ لیتا۔ دوسری جماعت منافقوں کی تھی جنہیں صرف اپنی جان کی فکر تھی وہ سب سے زیادہ بزدل سب سے زیادہ مرعوب اور حق کا ساتھ چھوڑنے والوں میں وہ آگے آگے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ آیت "وما کان لنبی ان یغل"[1] ایک سرخ چادر کے بارے میں نازل ہوئی جو غزوہ بدر کے موقع پر گم ہو گئی تھی بعض لوگوں نے کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی بعض لوگوں نے اسے بواسطہ خصیف، مقسم سے روایت کیا لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے جابر کیا وجہ ہے میں تمہیں پریشان دیکھتا ہوں؟ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد اہل و عیال اور قرض چھوڑ کر شہید ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے اس بات کی خوشخبری نہ دوں جس طرح اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ سے ملاقات کی۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس سے بھی گفتگو کی پردے کے پیچھے سے کی لیکن تیرے

---

[1] اور کسی نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے ۱۲

أَحْيَى أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا وَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِينِي فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ قَالَ وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ هَكَذَا عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرٍ شَيْئًا مِنْ هَذَا۔

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَقَالَ أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَأُخْبِرْنَا أَنَّ أَرْوَاحَهُمْ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيدُونَ شَيْئًا فَأَزِيدُكُمْ قَالُوا رَبَّنَا وَمَا نَسْتَزِيدُ وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَيْهِمُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيدُونَ شَيْئًا فَأَزِيدُكُمْ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَا يُتْرَكُونَ قَالُوا تُعِيدُ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

والد کو زندہ کر کے بے حجاب گفتگو فرمائی اور فرمایا اے میرے بندے! تمنا کر میں تجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ! مجھے زندہ کر تاکہ دوبارہ تیرے راستے میں جام شہادت نوش کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فیصلہ ہو چکا کہ وہ واپس نہیں جائیں گے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ولا تحسبن الذین قتلوا" الخ[1] یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن عبداللہ بن مدینی اور متعدد اکابر محدثین نے موسیٰ بن ابراہیم سے روایت کیا ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل نے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کا کچھ حصہ نقل کیا۔

حضرت مسروق سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کے بارے میں پوچھا گیا "ولا تحسبن الذین قتلوا" الخ آپ نے فرمایا ہم نے اس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضورؐ نے فرمایا کہ ان (شہداء) کی ارواح سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں جہاں چاہتی ہیں چرتی پھرتی ہیں پھر عرش سے لٹکی ہوئی قندیلوں کی طرف لوٹتی ہیں ان کا رب ان کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتا ہے کچھ اور چاہتے ہو تو میں تمہیں عطا کروں کہتے ہیں اے رب! اس سے زیادہ ہم کیا مانگیں کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں چرتے ہیں۔ دوبارہ متوجہ ہو کر پوچھا مزید کچھ چاہتے ہو تمہیں عطا کر دوں جب انہوں نے دیکھا کہ انہیں نہیں چھوڑا جائے گا تو کہا اے اللہ! ہماری ارواح (دوبارہ) ہمارے جسموں میں ڈال دے تاکہ ہم دنیا میں واپس جائیں اور دوبارہ تیرے راستے میں شہید کئے جائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، عطاء بن سائب اور ابوعبیدہ حضرت ابن مسعودؓ سے اسی کی مثل روایت کیا اس میں یہ

[1] اور جو اللہ کی راہ مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں ۱۲

مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَتُقْرِئُ نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهُ أَنْ قَدْ رَضِينَا وَرَضِيَ عَنَّا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّي زَكٰوةَ مَالِهِ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي عُنُقِهِ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ الْاٰيَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِينٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَعْنِي حَيَّةً۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ

اضافہ ہے ہمارے نبی اکرمؐ کو ہمارا سلام پہنچایئے اور خبر دیجئے کہ ہم اپنے رب سے راضی ہیں اور وہ ہم سے راضی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں بہت بڑا سانپ ڈالے گا پھر آپ نے آیت مبارکہ پڑھی ”لا تحسبن الذین یبخلون“[1] پھر یہ آیت پڑھی ”سیطوقون ما بخلوا به“[2] اور فرمایا جو شخص قسم کھا کر کسی مسلمان بھائی کا مال ہتھیا لے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ پڑھی ”ان الذین یشترون بعہد اللہ“[3] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شجاع کے معنی گنجے سانپ کے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک لاٹھی کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اگر چاہو تو پڑھو ”فمن زحزح عن النار“[4] الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن عوف سے روایت ہے مروان بن حکم نے اپنے غلام سے کہا ”اے رافع! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور کہو جو لوگ اپنی بات پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں ایسے کام پر

---

[1] اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں ۱۲ [2] عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا ۱۲ [3] بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں ۱۲ [4] پس جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے ۱۲

اِذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَهُ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا اُوْتِيَ وَاَحَبَّ اَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَهٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَتَلَا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَيُحِبُّوْنَ اَنْ يُحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوْا وَقَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ وَمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

ان کی تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کیا، اگر انھیں عذاب دیا گیا تو ہم سب عذاب میں مبتلا ہونگے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا انہیں کیا ہوا یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ نے پڑھا۔ "واذ اخذ اللہ الخ" پھر یہ آیت پڑھی "ولا تحسبن الذین الخ" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب سے کوئی بات پوچھی تو انہوں نے اس کے علاوہ دوسری بات بتائی اور یہ ظاہر کیا کہ جو کچھ آپ نے پوچھا ہم نے بتا دیا اور اس پر اپنی تعریف کے طلبگار ہوئے۔ اپنی کتاب اور پوچھی گئی بات پر خوش ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ

تفسیر سورۂ نساء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٩٣٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَقَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَسَكَتَ عَنِّيْ حَتّٰى نَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ۔

٩٣٦۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِيْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ صَبَّاحٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بیمار ہو گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے (اس وقت) مجھ پر غشی طاری تھی جب کچھ افاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا حضور! اپنے مال کا کیسے فیصلہ کروں؟ آپ خاموش رہے حتیٰ کہ آیت کریمہ نازل ہوئی "یوصیکم اللہ فی اولادکم الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن منکدر سے متعدد لوگوں نے اسے روایت کیا ہے۔

فضل بن صباح بغدادی نے بواسطہ سفیان ابن عیینہ اور محمد بن منکدر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ فضل بن صباح کی روایت میں زیادہ تفصیل ہے۔

ل اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی ١٢ ؎ ہرگز نہ سمجھنا جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کئے ان کی تعریف ہو ایسوں کو ہرگز عذاب سے دور نہ جاننا ١٢

كَلَامًا أَكْثَرَ مِنْ هٰذَا.

٩٣٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى نَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أَوْطَاسٍ أَصَبْنَا نِسَاءً لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِينَ فَكَرِهَهُنَّ رِجَالٌ مِنْهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوہ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ہمارے ہاتھ آئیں جن کے خاوند مشرکین میں موجود تھے۔ کچھ لوگوں نے ان سے کراہت محسوس کی تو اللہ تعالیٰ نے آیت مبارکہ نازل فرمائی "والمحصنت من النساء[1]"۔ یہ حدیث حسن ہے۔

٩٣٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَنَا هُشَيْمٌ نَا عُثْمَانُ الْبَتِّيُّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهٰكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا ذَكَرَ أَبَا عَلْقَمَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِلَّا مَا ذَكَرَ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبُو الْخَلِيلِ اسْمُهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوہ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ہمارے پاس قیدی بن کر آئیں جن کے خاوندان کی قوم میں موجود تھے۔ صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آیت نازل ہوئی "والمحصنات من النساء[1]" یہ حدیث حسن ہے ثوری نے یہ حدیث بواسطہ عثمان بتی اور ابو خلیل حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اسی طرح مرفوعاً روایت کی ہے۔ اس حدیث میں سوائے ہمام کی روایت کے جو قتادہ سے مروی ہے ابی علقمہ کا ذکر نہیں۔ ابو خلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

٩٣٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا يَصِحُّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا اور جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے روح بن عبادہ نے اسے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے عبداللہ بن ابی بکر کا ذکر کیا اور یہ صحیح نہیں۔

[1] اور حرام ہیں خاوند والی عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملکیت میں آجائیں ۱۲

٩٢٠ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ أَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں دو گناہ نہ بتاؤں جو کبیرہ گناہوں میں سے بھی بڑے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی راوی فرماتے ہیں آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا جھوٹی گواہی دینا (فرمایا) جھوٹی بات راوی فرماتے ہیں آپ مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش کہ آپ خاموش ہو جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٩٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَأَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ إِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِيْ قَلْبِهٖ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَأَبُوْ أُمَامَةَ الْأَنْصَارِيُّ هُوَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهٗ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيْثَ۔

حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ یہ ہیں۔ کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر صبر کی قسم کھائے اور اس میں مچھر کے پر کے برابر بھی جھوٹ داخل کرے قیامت تک یہ قسم اس کے دل میں ایک (سیاہ) نکتہ بن جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو امامہ انصاری، ثعلبہ کے بیٹے ہیں۔ ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔

---

٩٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ شَكَّ شُعْبَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ماں باپ کی نافرمانی کرنا یا فرمایا جھوٹی قسم کھانا (شعبہ کو شک ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

٩٢٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا تَغْزُو النِّسَاءُ وَإِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيرَاثِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَأَنْزَلَ فِيهَا إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَوَّلَ ظَعِينَةٍ قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ مُهَاجِرَةً هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلٌ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا۔

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَسْمَعُ اللَّهَ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِي الْهِجْرَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُورَةِ النِّسَاءِ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا غَمَزَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ هَكَذَا رَوَى أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَإِنَّمَا هُوَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

ہے انہوں نے فرمایا مرد جہاد کرتے ہیں جبکہ عورتیں نہیں کرتیں، اور ہمارے لئے نصف ترکہ ہے۔ اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی "ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض"[1] حضرت مجاہد فرماتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی "ان المسلمین والمسلمات" نیز فرماتے ہیں حضرت ام سلمہ پہلی خاتون ہیں جو مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائیں۔ یہ حدیث مرسل ہے بعض نے اسے بواسطہ ابن ابی نجیح حضرت مجاہد سے مرسل روایت کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ نے اس طرح اس طرح فرمایا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی ہجرت کا ذکر کیا ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی بعضکم من بعض"[2]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے آپ نے مجھے قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا تو میں نے آپ کے سامنے سورۂ نساء کی تلاوت کی جب میں اس آیت پر پہنچا "فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا"[3] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہاتھ سے (ٹھہرنے کا) اشارہ فرمایا میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ابو احوص نے بواسطہ اعمش، ابراہیم اور علقمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے صحیح یہ ہے کہ ابراہیم بواسطہ عبیدہ حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ کے

---

[1] اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تمہیں ایک دوسرے پر بڑائی دی ۱۲ [2] ہم کسی عمل کرنے والے مرد یا عورت کا عمل ضائع نہیں کرتے تم سے بعض، بعض سے ہیں ۱۲ [3] پس کیسے ہوگا جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنائیں گے ۱۲

عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمُلَانِ هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ۔

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَأَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَدَّمُوْنِي فَقَرَأْتُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ وَأَرْسِلِ الْمَاءَ إِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ

سامنے قرآن پڑھوں۔ میں نے عرض کیا حضور! آپ کے سامنے پڑھوں جبکہ آپ پر تو نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ دوسرے آدمی سے سنوں۔ فرماتے ہیں پھر میں نے سورۂ نساء پڑھی۔ جب میں اس آیت پر پہنچا "فکیف اذا جئنا" تک الخ تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھے ابوالاحوص کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے سوید بن نصر نے بواسطہ ابن مبارک اور سفیان اعمش رضی اللہ عنہ سے حضرت معاویہ بن ہشام کی حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ہمارے لئے کھانا تیار کیا اور ہمیں دعوت دی پھر ہمیں شراب پلائی (اس وقت حرام نہ تھی۔ مترجم) شراب ہم پر غالب آگئی اتنے میں نماز کا وقت آگیا تو لوگوں نے مجھے آگے کر دیا تو میں نے سورۂ کافرون اس طرح پڑھی قل ایھا الکفرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ الخ[1]۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک انصاری کا پتھریلی زمین کی ایک نہر کے بارے میں جس سے کھجوروں کو پانی دیا جاتا تھا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا ہو گیا۔ انصاری نے کہا پانی کو گذر نے دیجئے لیکن حضرت زبیرؓ نہ مانے۔ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فیصلہ کرانے حاضر ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے زبیر! تم (اپنے باغ کو) سیراب کرو اور پھر اپنے پڑوسی کے لئے پانی چھوڑ دو اس پر انصاری کو غصہ آگیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! (اس لئے کہ وہ) آپ کا

[1] اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ ۱۲

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ وَاحْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ قَدْ رَوَى ابْنُ وَهْبٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَيُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

۹۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ قَالَ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فَرِيقَيْنِ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَقُولُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيقٌ يَقُولُ لَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ فَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ وَقَالَ إِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا شَبَابَةُ نَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشْخُبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي هٰذَا حَتَّى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكَرُوا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ

پھوپھی زاد ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ لال ہوگیا آپ نے فرمایا اے زبیر! اپنے باغ کو سیراب کرو اور پانی روکے رکھو یہانتک کہ منڈیر تک بھر جائے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم بخدا! میرے خیال میں یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی "فلا وربک لا یؤمنون" الخ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاری رحمہ اللہ علیہ سے سنا انہوں نے فرمایا یہ حدیث ابن وہب نے لیث بن سعد سے یونس نے بواسطہ زہری اور عروہ حضرت عبداللہ بن زبیر سے اسی کے ہم معنی نقل کی شعیب بن ابی حمزہ نے بواسطہ زہری حضرت عروہ بن زبیر سے روایت کی حضرت عبداللہ بن زبیر کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے آیت مبارکہ "فما لکم فی المنافقین فئتین" کے بارے میں مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن کچھ صحابہ کرام واپس ہو گئے لوگوں کے دو گروہ بن گئے تھے ایک جماعت کہتی تھی ان سے لڑیں جبکہ دوسری کہتی تھی "نہ لڑیں" اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پاکیزہ ہے میل کچیل کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے آگ لوہے کا میل دور کر دیتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مقتول اس صورت میں آئیگا کہ اس کی پیشانی اور سر اسکے ہاتھ میں ہونگے اور گردن کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ عرض کریگا اے رب! اس نے مجھے قتل کیا وہ اپنے قاتل کو عرش کے قریب کر دیگا عمرو بن دینار فرماتے ہیں لوگوں نے حضرت ابن عباس سے توبہ کا ذکر کیا تو انہوں نے یہ آیت پڑھی "ومن یقتل مومنا متعمدا" الخ اور فرمایا نہ تو یہ آیت منسوخ

۱؎ آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں ۱۲ ۲؎ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو گئے ۱۲ ۳؎ جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کا بدلہ جہنم ہے ۱۲

فتلا هذه الآية ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم قال ما نسخت هذه الآية ولا بدلت وأنى له التوبة هذا حديث حسن وقد روى بعضهم هذا الحديث عن عمرو بن دينار عن ابن عباس نحوه ولم يرفعه۔

٩٥١۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد العزيز بن أبي رزمة عن إسرائيل عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس قال مر رجل من بني سليم على نفر من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه غنم له فسلم عليهم قالوا ما سلم عليكم إلا ليتعوذ منكم فقاموا فقتلوه وأخذوا غنمه فأتوا بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فأنزل الله تعالى يا أيها الذين آمنوا إذا ضربتم في سبيل الله فتبينوا ولا تقولوا لمن ألقى إليكم السلام لست مؤمنا هذا حديث حسن وفي الباب عن أسامة بن زيد۔

٩٥٢۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن أبي إسحاق عن البراء بن عازب قال لما نزلت لا يستوي القاعدون من المؤمنين الآية جاء عمرو بن أم مكتوم إلى النبي صلى الله عليه وسلم وكان ضرير البصر فقال يا رسول الله ما تأمرني إني ضرير البصر فأنزل الله هذه الآية غير أولي الضرر الآية فقال النبي صلى الله عليه وسلم ائتوني بالكتف والدواة أو اللوح والدواة هذا حديث حسن صحيح ويقال

ہوئی اور نہ ہی بدل گئی اور ایسے آدمی کے لئے توبہ کہاں! یہ حدیث حسن ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ حضرت عمرو بن دینار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اسی طرح موقوف روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے قبیلہ بنی سلیم کا ایک شخص چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرا اس کے پاس بکریاں بھی تھیں اس نے ان کو سلام کیا انہوں نے ایک دوسرے سے کہا اس نے محض تم سے پناہ حاصل کرنے کے لئے سلام کیا۔ چنانچہ وہ اٹھ کھڑے ہوئے اسے قتل کردیا اس کی بکریاں لے لیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم الخ''[1] یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آیت مبارکہ ''لا یستوی القاعدون من المومنین الخ''[2] نازل ہوئی تو حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ نابینا تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں میرے لئے کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''غیر اولی الضرر الخ'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس مونڈھے کی ہڈی اور دوات یا (فرمایا) تختی اور دوات لاؤ تاکہ میں لکھ دوں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عمرو بن مکتوم بھی کہا جاتا ہے اور عبداللہ

[1] اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو تو تحقیق کرلو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے۔ [2] برابر نہیں مسلمان کہ

عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَيُقَالُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَائِدَةَ وَأُمُّ مَكْتُومٍ أُمُّهُ.

٩٥٣۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِنَّا أَعْمَيَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً فَهَؤُلَاءِ الْقَاعِدُونَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ عَلَى الْقَاعِدِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولِي الضَّرَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمِقْسَمٌ يُقَالُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَيُقَالُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَمِقْسَمٌ يُكْنَى أَبَا الْقَاسِمِ.

٩٥٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ

بن ام مکتوم بھی ان کا نام عبداللہ بن زائدہ ہے اور ام مکتوم ان کی والدہ ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے "لایستوی القاعدون الخ" بدر میں شریک ہونے والے مومن اور بلا عذر نہ شریک ہونے والوں کے بارے میں نازل ہوئی جب بدر کی لڑائی کا حکم ہوا تو حضرت عبداللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونوں نابینا ہیں کیا ہمیں عدم شرکت کی اجازت ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی پس یہ بیٹھنے والے تکلیف والوں کے سوا دوسرے لوگ ہیں مجاہدین کو بلا عذر گھر بیٹھنے والوں پر فضیلت دی بہت بڑا اجر دیا اور ان کے درجات بلند کئے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ مقسم کو مولے عبداللہ بن حارث بھی کہا جاتا ہے اور مولے عبداللہ بن عباس بھی۔ ان کی کنیت ابوالقاسم ہے۔

سہل بن سعد ساعدی کہتے ہیں میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا میں اس کی طرف گیا یہاں تک کہ اس کے پہلو میں بیٹھ گیا مروان نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجھے لکھوا رہے تھے "لایستوی القاعدون الخ" اتنے میں حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ حَتَّى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ رِوَايَةُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ التَّابِعِينَ رَوَى سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَمَرْوَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِينَ۔

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ وَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْهُنَائِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم اگر میں جہاد کر سکتا تو ضرور کرتا۔ اور وہ نابینا تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی آپ کی ران میری ران پر تھی وہ اس قدر بھاری ہو گئی کہ قریب تھا میری ران چور چور ہو جائے۔ پھر یہ کیفیت ختم ہو گئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی غیر اولی الضرر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس روایت میں ایک صحابی، تابعی سے روایت کرتے ہیں سہل بن سعد انصاری، مروان بن حکم سے روایت کرتے ہیں مروان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں ہے اور وہ تابعین سے ہے۔

حضرت یعلی بن امیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم"[1] لیکن اب تو لوگ امن میں ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بھی اس بات سے تعجب ہے جس سے تم کو تعجب ہوا تھا۔ پھر میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا "یہ صدقہ ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا پس اس کا صدقہ قبول کرو۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ضجنان اور عسفان کے درمیان اترے مشرکین نے کہا ان لوگوں کو یہ نماز (نماز عصر) اپنے باپ دادا اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ لہٰذا تیاری کرو اور یکبارگی ان پر حملہ کر دو اسی دوران حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

[1] بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں کافروں (کی طرف) سے ایذا کا ڈر ہو۔ ۱۲

اباءهم وابناءهم وهي العصر فاجمعوا
امركم فميلوا عليهم ميلة واحدة وان
جبريل اتى النبي صلى الله عليه وسلم
فامره ان يقسم اصحابه شطرين فيصلي
بهم وتقوم طائفة اخرى وراءهم وليأخذوا
حذرهم واسلحتهم ثم يأتي الآخرون و
يصلون معه ركعة واحدة ثم يأخذ هؤلاء
حذرهم واسلحتهم فتكون لهم ركعة ركعة
ولرسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتان
هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث
عبد الله بن شقيق عن ابي هريرة وفي الباب
عن عبد الله بن مسعود وزيد بن ثابت
وابن عباس وجابر وابي عياش الزرقي وابن
عمر وحذيفة وابي بكرة وسهل بن ابي حثمة
وابو عياش الزرقي اسمه زيد بن الصامت.

٩٥٧. حدثنا الحسن بن احمد بن ابي
شعيب ابو مسلم الحراني نا محمد بن سلمة
الحراني نا محمد بن اسحق عن عاصم بن عمر
بن قتادة عن ابيه عن جده قتادة بن
النعمان قال كان اهل بيت منا يقال لهم
بنو ابيرق بشر وبشير ومبشر فكان بشير
رجلا منافقا يقول الشعر يهجو به اصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم ثم ينحله بعض
العرب ثم يقول قال فلان كذا وكذا فاذا
سمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
ذلك الشعر قالوا والله ما يقول هذا الشعر
الا هذا الخبيث او كما قال الرجل وقالوا
ابن الابيرق قالها وكانوا اهل بيت
حاجة وفاقة في الجاهلية والاسلام وكان

میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اپنے صحابہ کرام کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں۔ ایک گروہ کو نماز پڑھائیں اور دوسرا دشمن کے مقابلہ میں رہے۔ اور چاہیے کہ اپنا سامان دفاع اور اسلحہ اپنے ساتھ رکھیں پھر دوسرا گروہ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھے پھر یہ اپنا سامان دفاع اور اسلحہ لے لیں۔ دونوں گروہوں کی ایک ایک رکعت ہو جائے گی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دو رکعتیں ہونگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بواسطہ عبداللہ بن شقیق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، زید بن ثابت، ابن عباس جابر، ابوعیاش زرقی، ابن عمر، حذیفہ، ابوبکرہ اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں ابوعیاش زرقی کا نام زید بن صامت ہے۔

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم میں ایک گھرانہ تھا جنہیں بنو ابیرق کہا جاتا تھا۔ ان کے نام بشر، بشیر اور مبشر تھے۔ بشیر منافق تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدخواہی میں شعر کہا کرتا تھا۔ پھر اسے کسی اور عرب کی طرف منسوب کر کے کہتا فلاں نے ایسے ایسے کہا ہے۔ جب صحابہ کرام یہ کلام سنتے تو فرماتے اللہ کی قسم! یہ اشعار تو اسی خبیث کے ہیں یا کچھ اور الفاظ کہتے۔ وہ کہتے یہ ابیرق کے بیٹے ہی کی بکواس ہے اور یہ گھر اور جاہلیت و اسلام (دونوں) میں محتاج و فاقہ مست تھا۔ مدینہ طیبہ کے لوگ کھجوریں اور جو کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ اگر کوئی خوشحال ہوتا تو شام کی طرف سے آنے والے قافلے سے میدہ خریدتا جسے وہ اکیلا ہی کھاتا اس کے گھر والوں کا کھانا کھجوریں اور جو ہی ہوتے۔ ایک مرتبہ شام کی طرف سے ایک قافلہ

النَّاسُ إِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِينَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ
وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهُ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ
ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ ابْتَاعَ
الرَّجُلُ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهُ وَأَمَّا الْعِيَالُ
فَإِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ فَقَدِمَتْ
ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَابْتَاعَ عَمِّي رِفَاعَةُ بْنُ
زَيْدٍ حِمْلًا مِنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهُ فِي مَشْرَبَةٍ
لَهُ وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلَاحٌ دِرْعٌ وَسَيْفٌ فَعُدِيَ
عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَنُقِبَتِ الْمَشْرَبَةُ وَ
أُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلَاحُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَانِي
عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّهُ قَدْ عُدِيَ
عَلَيْنَا فِي لَيْلَتِنَا هَذِهِ فَنُقِبَتْ مَشْرَبَتُنَا فَذُهِبَ
بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ
وَسَأَلْنَا فَقِيلَ لَنَا قَدْ رَأَيْنَا بَنِي أُبَيْرِقٍ اسْتَوْقَدُوا
فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَا نَرَى فِيمَا نَرَى إِلَّا عَلَى بَعْضِ
طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَانَ بَنُو أُبَيْرِقٍ قَالُوا وَنَحْنُ
نَسْأَلُ فِي الدَّارِ وَاللَّهِ مَا نَرَى صَاحِبَكُمْ إِلَّا
لَبِيدَ بْنَ سَهْلٍ رَجُلًا مِنَّا لَهُ صَلَاحٌ وَإِسْلَامٌ
فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيدٌ اخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَقَالَ أَنَا أَسْرِقُ
فَوَاللَّهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هَذَا السَّيْفُ أَوْ لَتُبَيِّنُنَّ هَذِهِ
السَّرِقَةَ قَالُوا إِلَيْكَ عَنَّا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا أَنْتَ
بِصَاحِبِهَا فَسَأَلْنَا فِي الدَّارِ حَتَّى لَمْ نَشُكَّ أَنَّهُمْ
أَصْحَابُهَا فَقَالَ لِي عَمِّي يَا ابْنَ أَخِي لَوْ أَتَيْتَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتَ ذَلِكَ لَهُ
قَالَ قَتَادَةُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلُ جَفَاءٍ
عَمَدُوا إِلَى عَمِّي رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَنَقَبُوا مَشْرَبَةً
لَهُ وَأَخَذُوا سِلَاحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيَرُدُّوا عَلَيْنَا
سِلَاحَنَا فَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ

آیا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے میدے کا ایک بوجھ خریدا اور اسے بالاخانہ میں رکھا جہاں ہتھیار زرہ اور تلوار بھی تھی (ایک دن) اس گھر میں نیچے کی طرف چوری ہوئی اور بالاخانہ میں نقب لگا کر کھانا (میدہ) اور اسلحہ چوری کر لیا گیا صبح کے وقت میرے چچا حضرت رفاعہ تشریف لائے اور فرمایا بھتیجے! آج رات ہم پر زیادتی ہوئی ہمارے بالاخانہ میں نقب لگی اور ہمارا کھانا اور ہتھیار چرا لیے گئے۔ ہم نے گھر میں تلاش کیا اور پوچھ گچھ کی تو ہمیں بتایا گیا کہ ہم نے آج رات ابیرق کے بیٹوں کو روشنی کرتے دیکھا ہے ہمارا خیال ہے کہ انہوں نے تمہارے کسی کھانے پر روشنی کی ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں جس وقت ہم گھر میں پوچھ رہے تھے، بنو ابیرق نے کہا اللہ کی قسم! ہمارے خیال میں تمہارا چور ہمارا ایک نیک مسلمان لبید بن سہل ہے، لبید نے سنا تو تلوار میان سے نکال لی اور کہا میں چور ہوں؟ اللہ کی قسم یا تو میری تلوار تم میں پیوست ہو گی یا تم ضرور اس چوری کو ظاہر کرو گے۔ کہنے لگے ہمیں کچھ نہ کہو تم نے چوری نہیں کی۔ ہم نے گھر میں پوچھ گچھ کی یہاں تک کہ ہمیں یقین ہو گیا کہ یہی (اولاد ابیرق) چور ہیں، حضرت قتادہ فرماتے ہیں میرے چچا نے مجھ سے کہا اے بھتیجے کیا اچھا ہوتا کہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بتا دیتے۔ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ (ہم میں سے ایک جفا شعار گھرانے نے میرے چچا رفاعہ بن زید کے مشربہ میں نقب لگائی اور ان کا اسلحہ اور کھانا چرا لے گئے ہمارے ہتھیار واپس دے دیں کھانے کے سامان کی ہمیں ضرورت نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میں اس بارے میں فیصلہ کروں گا بنو ابیرق کو پتہ چلا تو وہ اپنے ایک آدمی اسید بن عروہ کے پاس آئے

فقال النبي صلى الله عليه وسلم سأمر في ذلك فلما سمع بنو أبيرق أتوا رجلا منهم يقال له أسير بن عروة فكلموه في ذلك واجتمع في ذلك ناس من أهل الدار فقالوا يا رسول الله إن قتادة بن النعمان وعمه عمدا إلى أهل بيت منا أهل إسلام وصلاح يرمونهم بالسرقة من غير بينة ولا ثبت قال قتادة فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته فقال عمدت إلى أهل بيت ذكر منهم إسلام وصلاح ترميهم بالسرقة على غير ثبت وبينة قال فرجعت ولوددت أني خرجت من بعض مالي ولم أكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك فأتاني عمي رفاعة فقال يا ابن أخي ما صنعت فأخبرته بما قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الله المستعان فلم يلبث أن نزل القرآن إنا أنزلنا إليك الكتاب بالحق لتحكم بين الناس بما أراك الله ولا تكن للخائنين خصيما بني أبيرق واستغفر الله مما قلت لقتادة إن الله كان غفورا رحيما ولا تجادل عن الذين يختانون أنفسهم إن الله لا يحب من كان خوانا أثيما يستخفون من الناس ولا يستخفون من الله وهو معهم إلى قوله رحيما أي لو استغفروا الله لغفر لهم ومن يكسب إثما فإنما يكسبه على نفسه إلى قوله وإثما مبينا قولهم للبيد ولولا فضل الله عليك ورحمته إلى قوله فسوف نؤتيه أجرا عظيما فلما نزل القرآن

اور اس سے اس بارے میں بات چیت کی گھر کے کچھ لوگوں نے جمع ہو کر مشورہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! قتادہ بن نعمان اور ان کے چچا نے ہمارے ایک نیک مسلمان گھرانے کا پیچھا کر رکھا ہے اور بغیر گواہوں اور ثبوت کے ان پر چوری کا الزام لگا رہے ہیں۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا تم نے ایک ایسے گھر والوں کا پیچھا کر رکھا ہے جن کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ نیکوکار مسلمان ہیں۔ اور تم ان پر چوری کا الزام لگاتے ہو۔ حالانکہ تمہارے پاس نہ گواہ ہیں اور نہ ہی کوئی ثبوت۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں۔ پھر میں گھر لوٹا اور سوچا کاش میں اپنا یہ تھوڑا سا مال جانے دیتا لیکن حضور کو نہ بتاتا پھر میں اپنے چچا رفاعہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے! تم نے کیا کچھ کیا؟ میں نے وہ تمام بات بتا دی جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمائی تھی انہوں نے کہا اللہ ہی مدد گار ہے۔ پس زیادہ وقت نہ گزرا کہ قرآن کی آیت نازل ہوئی "انا انزلنا الیک الکتاب[1] الخ" بے شک ہم نے آپ کی طرف کتاب اتاری تاکہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں جو اللہ نے آپ کو دکھایا اور خیانت کرنے والوں یعنی ابیرق کی طرف سے جھگڑا نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس بات کی معافی چاہیں جو آپ نے حضرت قتادہ سے فرمائی۔ ان اللہ کان غفوراً رحیما ولا تجادل الخ سے ان کی اس بات کی طرف اشارہ ہے جو انہوں نے لبید سے کہی تھی۔ ولولا فضل اللہ الخ۔ جب قرآن کی آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہتھیار لائے گئے آپ نے وہ ہتھیار حضرت رفاعہ کی طرف لوٹا دیے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں

[1] اے محبوب! بیشک ہم نے آپ کی طرف سچی کتاب اتاری کہ آپ لوگوں میں فیصلہ کریں جس طرح آپ کو اللہ دکھائے ۱۲

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّلَاحِ فَرَدَّهُ إِلَى رِفَاعَةَ فَقَالَ قَتَادَةُ لَمَّا أَتَيْتُ عَمِّي بِالسِّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَشِيَ أَوْ عَسِيَ الشَّكُّ مِنْ أَبِي عِيسَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ أُرَى إِسْلَامَهُ مَدْخُولًا فَلَمَّا أَتَيْتُهُ بِالسِّلَاحِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي هُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَعَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ صَحِيحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ لَحِقَ بُشَيْرٌ بِالْمُشْرِكِينَ فَنَزَلَ عَلَى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ سُمَيَّةَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ [1] بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا فَلَمَّا نَزَلَ عَلَى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِأَبْيَاتٍ مِنْ شِعْرِهِ فَأَخَذَتْ رَحْلَهُ فَوَضَعَتْهُ عَلَى رَأْسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهِ فَرَمَتْ بِهِ فِي الْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ أَهْدَيْتَ لِي شِعْرَ حَسَّانَ مَا كُنْتَ تَأْتِينِي بِخَيْرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيِّ وَرَوَى يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ مُرْسَلًا لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ هُوَ أَخُو أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لِأُمِّهِ وَأَبُو سَعِيدٍ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ۔

٩٥٨- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثُوَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي فَاخِتَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ

میں نے اپنے چچا کے پاس وہ ہتھیار لے کر آیا اور وہ بوڑھے تھے جن کی بینائی کم ہو گئی تھی یا جاہلیت ہی میں بوڑھے ہو چکے تھے۔ (ابو عیسیٰ راوی کو شک ہے) اور مجھے ان کے پچھلے سے مسلمان ہونے میں شک تھا جب میں اپنے چچا کے پاس ہتھیار لے کر آیا تو انہوں نے کہا اے بھتیجے! یہ اللہ کے راستے میں ہیں۔ پس مجھے معلوم ہو گیا کہ ان کا اسلام صحیح ہے۔ جب قرآن کی آیات نازل ہوئیں تو بشیر مشرکین سے جا ملا اور سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے ہاں ٹھہرا اس پر اللہ تعالے نے آیات نازل فرمائیں "ومن یشاقق الرسول الخ" جب وہ سلافہ کے پاس اترا تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے چند شعروں میں سلافہ کی ہجو کی چنانچہ اس نے بشیر کا پالان لیا اور اسے سر پر رکھ کر وادی ابطح میں رکھ آئی اور کہنے لگی تو میرے پاس حسان کے شعر ہدیہ لایا تو کچھ بھی نہیں لایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ محمد بن سلمہ حرانی کے سوا کسی نے اسے مسند نہیں بیان کیا۔ یونس بن بکیر اور کئی دوسرے لوگوں نے اسے بواسطہ محمد بن اسحٰق، عاصم بن عمر بن قتادہ سے مرسل روایت کیا ہے۔ اس میں ان کے باپ اور دادا کا واسطہ مذکور نہیں حضرت قتادہ بن نعمان حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے علاتی (ماں کی طرف سے) بھائی ہیں۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن پاک کی کوئی آیت مجھے اس آیت سے زیادہ پسند نہیں "ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ" الخ[1] یہ حدیث حسن غریب ہے

[1] اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے ۱۲

هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ
يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
غَرِيْبٌ وَاَبُوْ فَاخِتَةَ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثُوَيْرٌ
يُكْنٰى اَبَا جَهْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ كُوْفِيٌّ وَقَدْ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ وَ
ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنُ مَهْدِيٍّ كَانَ يَغْمِزُهٗ قَلِيْلًا۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
اَبِيْ زِيَادٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ
عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ
مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَّعْمَلْ
سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوْا وَ
سَدِّدُوْا وَفِيْ كُلِّ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَةٌ حَتَّى الشَّوْكَةِ
يُشَاكُهَا اَوِ النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ
مُحَيْصِنٍ اِسْمُهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ۔

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ
قَالَا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ
قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَوْلَى ابْنِ سِبَاعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ
كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ
عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا
يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَا
اُقْرِئُكَ اٰيَةً اُنْزِلَتْ عَلَيَّ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ فَاَقْرَاَنِيْهَا فَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنِّيْ وَجَدْتُ فِيْ
ظَهْرِيْ اِنْقِصَامًا فَتَمَطَّاْتُ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَاَيُّنَا

ابو فاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے ثویر کی کنیت ابو جہم ہے۔ یہ کوفی ہیں۔ انہیں حضرت ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے سماع حاصل ہے۔ ابن مہدی نے ان کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "من یعمل سوءا یجز بہ[1]" تو مسلمانوں پر شاق گزرا چنانچہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے رہو مومن کو پہنچنے والی مصیبت اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے حتیٰ کہ جو کانٹا چبھتا ہے یا کوئی حادثہ پیش آتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابن محیصن کا نام عمر بن عبدالرحمٰن بن محیصن ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ یہ آیت نازل ہوئی "من یعمل سوءا" الخ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر! کیا میں تیرے سامنے وہ آیت نہ پڑھاؤں جو (ابھی ابھی) مجھ پر اتری ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں" فرماتے ہیں پھر آپ نے مجھے وہ آیت پڑھائی تو مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے میری کمر ٹوٹ رہی ہو اس تکلیف کے باعث میں نے انگڑائی لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابو بکر تجھے کیا ہوا؟" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں ہم میں سے کون ہے جس نے برائی نہ کی ہو اور کہیں ہر عمل کا بدلہ دیا جائے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ابو بکر! تمہیں اور دوسرے مسلمانوں کو دنیا میں اس کا بدلہ دیا جائے گا یہاں تک کہ

[1] جو برائی کرے اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا ۱۲

ثُمَّ يَعْمَلُ سُوْءًا نُجْزٰى بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْتَ يَا اَبَا بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُوْنَ فَتُجْزَوْنَ بِذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَلَيْسَ لَكُمْ ذُنُوْبٌ وَاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ فَيُجْمَعُ ذٰلِكَ لَهُمْ حَتّٰى يُجْزَوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَمُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمَوْلَى ابْنِ سِبَاعٍ مَجْهُوْلٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَيْسَ لَهٗ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ اَيْضًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ۔

۹۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَشِيَتْ سَوْدَةُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تُطَلِّقْنِيْ وَاَمْسِكْنِيْ وَاجْعَلْ يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

۹۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ اَوْ اٰخِرُ شَيْءٍ اُنْزِلَ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُو السَّفَرِ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ اَحْمَدَ وَيُقَالُ ابْنُ يُحْمِدَ الثَّوْرِيُّ۔

۹۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرو گے کہ تم پر کوئی گناہ نہ ہوگا لیکن دوسرے لوگوں (کافروں) کے لئے یہ جمع کیا جاتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن انہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند میں کلام ہے۔ موسیٰ بن عبیدہ، حدیث میں ضعیف ہے۔ یحییٰ بن سعید اور احمد بن حنبل رحمہما اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ مولیٰ ابن سباع مجہول ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے اس کی سند بھی صحیح نہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو یہ خوف لاحق ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں طلاق دیدیں گے تو انہوں نے عرض کیا (یا رسول اللہ!) مجھے طلاق نہ دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "فلا جناح علیہما ان یصلحا" [۱] الخ بس جس چیز پر وہ (بیوی خاوند) صلح کر لیں، جائز ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یا (فرمایا) سب سے آخری چیز جو نازل ہوئی وہ یہ آیت ہے "یستفتونک" [۲] الخ یہ حدیث حسن ہے۔ ابو السفر کا نام سعید بن احمد ہے ابن یحمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اس آیت "یستفتونک الخ" میں کلالہ سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے

[۱] تم پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح اچھی ہے ۱۲ [۲] آپ سے کلالہ کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں فرما دیجئے اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتوے دیتا ہے ۱۲

يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم تجزئك آية الصيف.

آیت صیف [1] کافی ہے [2]

ومن سورة المائدة

تفسیر سورۃ مائدہ

٩٦٤۔ حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن مسعر وغيره عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب قال قال رجل من اليهود لعمر بن الخطاب يا امير المؤمنين لو علينا انزلت هذه الآية اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا لاتخذنا ذلك اليوم عيدا فقال عمر اني لاعلم اي يوم انزلت هذه الآية انزلت يوم عرفة في يوم الجمعة هذا حديث حسن صحيح.

طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک یہودی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا اگر یہ آیت "الیوم اکملت لکم دینکم الخ" [2] ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا تے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ یہ کس دن نازل ہوئی یہ عرفہ کے دن نازل ہوئی اس دن جمعۃ المبارک تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٩٦٥۔ حدثنا عبد بن حميد نا يزيد بن هارون نا حماد بن سلمة عن عمار بن ابي عمار قال قرأ ابن عباس اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا وعنده يهودي فقال لو انزلت هذه الآية علينا لاتخذنا يومها عيدا فقال ابن عباس فانها نزلت في يوم عيدين في يوم الجمعة ويوم عرفة هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عباس.

عمار بن ابی عمار سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت پڑھی "الیوم اکملت لکم الخ" پاس ہی ایک یہودی تھا کہنے لگا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ دو عیدوں جمعہ اور عرفہ کے دن نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن، ابن عباس کی روایت سے غریب ہے۔

٩٦٦۔ حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون انا محمد بن اسحاق عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يمين الرحمن ملأى سحاء لا يغيضها الليل والنهار قال ارأيتم ما انفق منذ خلق السموات والارض

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے برسنے والا ہے رات اور دن اس کو خشک نہیں کرتے۔ دیکھو تو سہی آسمانوں کی پیدائش سے اب تک کتنا خرچ کیا لیکن اس کے باوجود

[1] یعنی اسی آیت میں اس کا جواب ہے "ان امرؤ ہلک لیس لہ ولد ولہ اخت" اگر مرنے والے کی اولاد نہ ہو اور بہن بھائی ہوں دکھا رہے ہے ۱۲

[2] آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کا دین پسند کیا ۱۲

فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَذَا الْحَدِيثُ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ الْآيَةَ وَهَذَا الْحَدِيثُ قَالَ الْأَئِمَّةُ يُؤْمَنُ بِهِ كَمَا جَاءَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُفَسَّرَ أَوْ يُتَوَهَّمَ هَكَذَا قَالَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ تُرْوَى هَذِهِ الْأَشْيَاءُ وَيُؤْمَنُ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ.

۹۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَأَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوا فَقَدْ عَصَمَنِي اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ.

۹۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوهُمْ

ہوا اس کے دلہنے ہاتھ میں ہے خشک نہیں ہوا اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں میزان ہے بلند و پست کرتا رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور آیت کریمہ "وقالت الیہود الخ"[1] کی تفسیر ہے ائمہ فرماتے ہیں یہ حدیث جیسے آئی اسی طرح اس پر ایمان لایا جائے بغیر اس کے کہ اس کی کوئی تفسیر کی جائے وہم کیا جائے متعدد ائمہ نے یونہی فرمایا ان میں حضرت سفیان ثوری، مالک بن انس ابن عیینہ اور ابن مبارک رحمہم اللہ ہیں ان سب کی رائے یہ ہے کہ اس قسم کی احادیث روایت کی جائیں اور ان پر ایمان لایا جائے کیفیت سے بحث نہ کی جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی کی جاتی تھی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "واللہ یعصمک من الناس الخ"[2] اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خیمہ مبارک سے سر اقدس باہر نکالا اور فرمایا لوگو! میرے پاس سے ہٹ جاؤ اللہ تعالےٰ نے میری حفاظت فرما دی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے بواسطہ جریری، حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی کی جاتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انہیں روکا لیکن وہ باز نہ آئے پھر ان کے علماء ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے اور ان کے ساتھ مل کر کھاتے پیتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو باہم خلط ملط کر دیا اور حضرت داؤد و

---

[1] یہودیوں نے کہا اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، ان کے ہاتھ باندھے جائیں ۱۲

[2] اللہ تعالےٰ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا ۱۲

وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتّٰى تَأْطِرُوهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ يَزِيدُ وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ لَا يَقُولُ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيهِمْ يَرَى أَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَأٰى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَخَلِيطَهُ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ وَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتّٰى تَأْخُذُوا عَلٰى يَدِ الظَّالِمِ فَتَأْطِرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ أَمْلَاهُ عَلَيَّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ

عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت کی کیونکہ وہ نافرمان تھے اور حد سے متجاوز ہوتے تھے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں (یہ بیان کرتے ہوئے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے بیٹھے تھے پھر اٹھ بیٹھے اور فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تک تم ان کو گمراہی سے اچھی طرح نہ پھیر دو بے شک درست نہیں ہو سکتے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں یزید نے کہا کہ سفیان ثوری نے حضرت عبداللہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ محمد بن مسلم بن ابی الوضاح علی بن بذیمہ اور ابوعبیدہ بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعاً مروی ہے بعض نے اسے ابوعبیدہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل پر خرابی واقع ہوئی اس وقت ان میں سے بعض لوگ اپنے دوسرے بھائی کو گناہ کرتے دیکھ کر منع کرتے جب دوسرا دن ہوتا تو اس خیال سے نہ رکتے کہ اس کے ساتھ کھانا پینا اور ہم مجلس ہونا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو باہم مخلوط کر دیا۔ قرآن مجید میں ان کے بارے میں (یہ حکم) نازل فرمایا لعن الذین کفروا[1] الخ حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے بیٹھے تھے پس اٹھ بیٹھے۔ اور فرمایا ہرگز نہیں جب تک کہ تم ظالم کے ہاتھ پکڑ کر اسے راہ راست پر نہ لے آؤ۔ محمد بن بشار نے بواسطہ ابوداؤد، محمد بن مسلم بن ابی الوضاح، علی بن بذیمہ اور ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔

---

[1] بنی اسرائیل کے کفار پر حضرت داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما کی زبان سے کیونکہ انہوں نے نافرمانی اور سرکشی کی اور اگر وہ ایمان لاتے اللہ اور...

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۹۷۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ نَا عِکْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اِذَا اَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَاَخَذَتْنِیْ شَهْوَتِیْ فَحَرَّمْتُ عَلَیَّ اللَّحْمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ مِنْ غَیْرِ حَدِیْثِ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ مُرْسَلًا لَیْسَ فِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِکْرِمَةَ مُرْسَلًا۔

۹۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ نَا اِسْرَائِیْلُ نَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِیْ فِی الْبَقَرَةِ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ کَبِیْرٌ الْاٰیَةَ فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَیْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِیْ فِی النِّسَاءِ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِیْ فِی الْمَائِدَةِ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ اِلٰی قَوْلِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ فَدُعِیَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! جب میں گوشت کھاتا ہوں تو عورتوں کی طرف راغب ہو جاتا ہوں اور شہوت میں مبتلا ہو جاتا ہوں اس لئے میں نے اپنے آپ پر گوشت حرام قرار دے دیا ہے اس پر اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا الآیۃ" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض نے اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطہ کے بغیر مرسل روایت کیا ہے۔ خالد حذاء نے اسے حضرت عکرمہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا اے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما۔ اس پر سورۃ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی "یسئلونک عن الخمر الخ" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی۔ آپ نے پھر دعا مانگی اے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما تو سورۃ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ الخ" حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی آپ نے پھر دعا مانگی "اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لئے واضح حکم نازل فرما" تو سورۃ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی "انما یرید الشیطان الخ" حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے سامنے یہ آیت

عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ إِسْرَائِيلَ مُرْسَلًا۔

۹۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَاتَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِأَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَيْضًا

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ مَاتَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُهَا قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِأَصْحَابِنَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَهَا قَالَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ

پڑھی گئی تو آپ نے عرض کیا ہم باز آئے ہم باز آئے۔ اسرائیل سے یہ روایت مرسل بھی مذکور ہے۔

محمد بن علاء نے بواسطہ وکیع، اسرائیل اور ابو اسحٰق ابو میسرہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی اے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح حکم نازل فرما۔ اسکے بعد پہلی حدیث کے ہم معنی مذکور ہے یہ روایت، محمد بن یوسف کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حرمت شراب کا حکم آنے سے پہلے کچھ صحابہ کرام کا انتقال ہو چکا تھا جب شراب حرام ہوئی تو بعض لوگوں نے کہا ہمارے ان دوستوں کا کیا حال ہوگا جو مر گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "لیس علی الذین آمنوا الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے بھی اسے بواسطہ ابو اسحاق حضرت براء سے روایت کیا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام کا انتقال ہو گیا اور وہ شراب پیا کرتے تھے۔ جب حرمت شراب کا حکم نازل ہوا تو بعض صحابہ کرام نے کہا ہمارے ان دوستوں کا کیا ہوگا جو مر گئے اور وہ (زندگی میں) شراب پیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "لیس علی الذین الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتایئے وہ لوگ جو مر گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے ان کا کیا حکم ہے اس اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ یہ

تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّآمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۷۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّآمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی۔ "لیس علی الذین آمنوا الخ" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تو بھی ان ہی میں سے ہے۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ نَا مَنْصُوْرُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "و للہ علی الناس حج البیت الخ" تو صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہر سال (حج فرض ہے)؟ آپ خاموش رہے انہوں نے پھر پوچھا یا رسول اللہ کیا ہر سال؟ آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا[1] اس پر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "یا ایہا الذین آمنوا الخ" یہ حدیث حسن حضرت علی کی روایت سے غریب ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَحْرَانِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَبِيْ قَالَ أَبُوْكَ فُلَانٌ قَالَ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین آمنوا الخ" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

[1] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاں فرمادیں تو کام واجب ہو جائے یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بارگاہ احدیت سے آپ کو کائنات میں مختار بنا کر بھیجا گیا یہی راہ حق ہے اور یہی اسلاف کا مسلک و مشرب ہے (مترجم) ۱۲

٩٧٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا ظَالِمًا فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ مَرْفُوعًا وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ۔

٩٨٠۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ نَا عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ قَالَ أَيَّةُ آيَةٍ قُلْتُ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم الخ[1] اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا لوگ جب کسی ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے، یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی لوگوں نے اسے اسماعیل بن ابی خالد سے اس حدیث کی مثل مرفوع نقل کیا ہے بعض نے اسے اسمعیل اور قیس کے واسطہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا مرفوع حدیث نہیں بیان کی۔

حضرت ابوامیہ شعبانی سے روایت ہے کہتے ہیں میں حضرت ابوثعلبہ خشنی کے پاس حاضر ہوا اور کہا تم اس آیت کے بارے میں کیا طریقہ اختیار کرتے ہو انہوں نے کہا کس آیت کے بارے میں، میں نے کہا اس کے متعلق یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم الخ حضرت ابوثعلبہ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے اس کے بارے میں ایک باخبر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا بلکہ تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو یہاں تک کہ جب دیکھو لالچ کی حکمرانی ہے، خواہشات کی پیروی کی جاتی ہے دنیا سب سے اچھی سمجھی جا رہی ہے اور ہر آدمی اپنی ہی رائے پر اتراتا ہے اس وقت صرف اپنی حفاظت کرو اور عوام الناس کو چھوڑ دو کیونکہ تمہارے بعد ایسے دن آئیں گے جن میں صبر کرنا چنگاری کو ہاتھ میں پکڑنے کے مترادف ہوگا عمل کرنے والے کو تمہارے جیسے پچاس عاملین کے برابر ثواب ملیگا حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں۔ عتبہ کے سوا دوسرے راویوں نے یہ زائد کہا ہے کہ عرض کیا یا رسول اللہ

[1] اے ایمان والو! تم اپنی فکر رکھو کسی کے گمراہ ہونے سے تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا جبکہ تم ہدایت پر ہو ۱۲

عبد الله بن المبارك وزاد في غير عتبة قيل يا رسول الله أجر خمسين رجلا منا أو منهم قال لا بل أجر خمسين رجلا منكم هذا حديث حسن غريب.

٩٨١ - حدثنا الحسن بن أحمد بن أبي شعيب الحراني نا محمد بن سلمة الحراني نا محمد بن إسحاق عن أبي النضر عن باذان مولى أم هانئ عن ابن عباس عن تميم الداري في هذه الآية يا أيها الذين آمنوا شهادة بينكم إذا حضر أحدكم الموت قال برئ الناس منها غيري وغير عدي بن بداء وكانا نصرانيين يختلفان إلى الشام قبل الإسلام فأتيا الشام لتجارتهما وقدم عليهما مولى لبني سهم يقال له بديل بن أبي مريم بتجارة ومعه جام من فضة يريد به الملك وهو عظم تجارته فمرض فأوصى إليهما وأمرهما أن يبلغا ما ترك أهله قال تميم فلما مات أخذنا ذلك الجام فبعناه بألف درهم ثم اقتسمناه أنا وعدي بن بداء فلما أتينا إلى أهله دفعنا إليهم ما كان معنا وفقدوا الجام فسألونا عنه فقلنا ما ترك غير هذا وما دفع إلينا غيره قال تميم فلما أسلمت بعد قدوم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة تأثمت من ذلك فأتيت أهله فأخبرتهم الخبر وأديت إليهم خمسمائة درهم وأخبرتهم أن عند صاحبي مثلها فأتوا به

ہمارے پچاس آدمیوں کا ثواب یا انکے پچاس آدمیوں کا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم اس سے پچاس آدمیوں کا ثواب (ملے گا) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے اس آیت "یا ایہا الذین آمنو شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم"[1] کے بارے میں فرمایا کہ میرے اور عدی بن بداء کے سوا تمام لوگ اس سے بری ہیں۔ یہ دونوں نصرانی تھے۔ اسلام لانے سے پہلے شام کی طرف آتے جاتے تھے (ایک مرتبہ) تجارت کی غرض سے شام آئے۔ ان سے پہلے بنی سہم کا ایک غلام بھی تجارت کے لئے آیا تھا۔ جس کا نام بدیل بن ابی مریم تھا۔ اس کے پاس سونے کا ایک پیالہ تھا جسے وہ بادشاہ کے پاس لے جانا چاہتا تھا یہ اس کا سب سے گراں مایہ سامان تجارت تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو اس نے ان دونوں کو وصیت کی اور کہا کہ اس نے جو کچھ چھوڑا ہے اس کے مالکوں تک پہنچا دیں۔ تمیم کہتے ہیں جب وہ مر گیا تو ہم نے وہ پیالہ ایک ہزار درہم میں بیچ ڈالا اور رقم دونوں نے آپس میں تقسیم کر لی۔ ان کے گھر پہنچ کر ہم نے وہ سامان ان کے حوالے کر دیا انہیں پیالہ نہ ملا چنانچہ انہوں نے ہم سے اس کے بارے میں پوچھا۔ ہم نے کہا اس کے سوا اس نے کچھ نہیں چھوڑا۔ اور نہ ہی ہمیں کچھ اور دیا ہے حضرت تمیم فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر جب میں اسلام لایا تو میں نے اس گناہ کا ازالہ چاہا اور اس غلام کے مالکوں کے گھر گیا انہیں ساری بات بتائی اور پانچسو درہم دے دیئے نیز یہ بھی بتایا کہ اتنی ہی رقم میرے ساتھی کے پاس بھی ہے وہ لوگ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

سلہ اے ایمان والو تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آ جائے، وصیت کرتے وقت تم میں سے دو معتبر شخص ہیں ۱۲

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ يَجِدُوا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَحْلِفُوهُ بِمَا يُعْظَمُ بِهِ عَلَى أَهْلِ دِينِهِ فَحَلَفَ فَأَنْزَلَ اللهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِلَى قَوْلِهِ أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَحَلَفَا فَنُزِعَتِ الْخَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ وَأَبُو النَّضْرِ الَّذِي رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ هُوَ عِنْدِي مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ يُكْنَى أَبَا النَّضْرِ وَقَدْ تَرَكَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ وَهُوَ صَاحِبُ التَّفْسِيرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ مُحَمَّدُ بْنُ سَائِبٍ الْكَلْبِيُّ يُكْنَى أَبَا النَّضْرِ وَلَا نَعْرِفُ لِسَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ الْمَدِينِيِّ رِوَايَةً عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ مِنْ هَذَا عَلَى الْاِخْتِصَارِ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَجَدُوا الْجَامَ بِمَكَّةَ فَقِيلَ اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللهِ لَشَهَادَتُنَا

ہیں لائے آپ نے ان سے گواہی مانگی لیکن ان کے پاس نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا اس سے ایسی قسم طلب کرو جو اس کے مذہب والوں کے نزدیک بڑی سمجھی جاتی ہو۔ چنانچہ اس نے قسم کھائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یا ایھا الذین آمنوا اذا حضر احدکم الخ" اس پر حضرت عمرو بن العاص اور ایک دوسرے آدمی نے اٹھ کر قسم کھائی چنانچہ قسم کے بعد عدی بن بداء سے پانچ سو درہم نکالے گئے یہ حدیث غریب ہے اس کی سند صحیح نہیں ابو نضر جس سے محمد بن اسحٰق نے یہ حدیث روایت کی میرے نزدیک وہ محمد بن سائب کلبی ہے جس کی کنیت ابو نضر ہے علماء حدیث نے اسے چھوڑ رکھا ہے یہ صاحب تفسیر ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں محمد بن سائب کلبی کی کنیت ابو نضر ہے۔ سالم ابو نضر مدنی کے واسطہ سے ابو صالح مولی ام ہانی کی کوئی روایت ہم نہیں جانتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ مختصر طور پہ مذکور ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں بنی سہم کا ایک آدمی، تمیم داری اور عدی بن بداء کے ہمراہ نکلا پھر سہمی کا ایسی زمین میں انتقال ہوگیا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا۔ جب وہ اس کا متروکہ مال لے کر آئے تو چاندی کا ایک پیالہ جس میں سونے کے پترے لگے ہوئے تھے نہ ملا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو قسم دی پھر وہ پیالہ مکہ مکرمہ میں پایا گیا۔ اور کہا گیا ہم نے یہ پیالہ تمیم اور عدی سے خریدا ہے اس پر بنی سہم کے دو آدمیوں نے اٹھ کر قسم کھائی کہ ہماری گواہی ان کی گواہی سے زیادہ سچی ہے۔ اور یہ پیالہ ہمارے ہی

أحق من شهادتهما وإن الجام لصاحبهم قال وفيهم نزلت يا أيها الذين آمنوا شهادة بينكم هذا حديث حسن غريب وهو حديث ابن أبي زائدة۔

۹۸۳۔ حدثنا الحسن بن قزعة البصري نا سفيان بن حبيب نا سعيد عن قتادة عن خلاس بن عمرو عن عمار بن ياسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنزلت المائدة من السماء خبزا ولحما وأمروا أن لا يخونوا ولا يدخروا لغد فخانوا وادخروا ورفعوا لغد فمسخوا قردة وخنازير هذا حديث رواه أبو عاصم وغير واحد عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن خلاس عن عمار موقوفا ولا نعرفه مرفوعا إلا من حديث الحسن بن قزعة۔

۹۸۴۔ حدثنا حميد بن مسعدة نا سفيان بن حبيب عن سعيد بن أبي عروبة نحوه ولم يرفعه وهذا أصح من حديث الحسن بن قزعة ولا نعلم للحديث المرفوع أصلا۔

۹۸۵۔ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن طاؤس عن أبي هريرة قال تلقى عيسى حجته فلقاه الله في قوله وإذ قال الله يا عيسى ابن مريم أأنت قلت للناس اتخذوني وأمي إلهين من دون الله قال أبو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم فلقاه الله سبحانك ما يكون لي أن أقول ما ليس لي بحق الآية هذا حديث حسن صحيح۔

آدمی کا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسی پر یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن ابن ابی زائدہ کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان سے کھانے اور گوشت پر مشتمل خوان اترا اور انہیں حکم دیا گیا کہ نہ تو خیانت کریں اور نہ ہی دوسرے دن کے لئے جمع کر رکھیں پس انہوں نے خیانت بھی کی اور دوسرے دن کے لئے جمع بھی کیا تو انہیں بندر اور خنزیر کی شکل میں بدل دیا گیا۔ اس حدیث کو ابوعاصم اور کئی دوسرے لوگوں نے بواسطہ سعید بن عروبہ، قتادہ اور خلاس حضرت عمار بن یاسرؓ سے موقوف روایت کیا ہے صرف حسن بن قزعہ کی روایت سے ہی ہم اسے مرفوعاً جانتے ہیں۔

حمید بن مسعدہ نے بواسطہ سفیان بن حبیب، سعید بن عروبہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔ اور یہ حسن بن قزعہ کی روایت سے اصح ہے۔ ہم مرفوع حدیث کی کوئی اصل نہیں جانتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو (قیامت کے دن) ان کی دلیل سکھائی جائے گی جیسے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس قول میں بتا دیا۔ واذ قال اللہ یا عیسیٰ الخ[1] حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ بات سکھائی مایکون لی ان اقول الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[1] اور جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا بنا لو ۱۲

٩٨٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حُيَيٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ أُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ أُنْزِلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں سب سے آخر میں اترنے والی سورتیں سورۂ مائدہ اور سورۂ فتح ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ نے فرمایا "سورۂ نصر سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْأَنْعَامِ

تفسیر سورۂ انعام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

٩٨٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظَّالِمِيْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ آپ کے لائے ہوئے کلام کو جھٹلاتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "لایکذبونک الخ"۔

٩٨٨۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ وَهٰذَا أَصَحُّ۔

اسحٰق بن منصور نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی سفیان اور ابواسحاق، ناجیہ سے روایت کیا کہ ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا" اس کے بعد پہلی حدیث کے ہم معنی مذکور ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں یہ زیادہ صحیح ہے۔

٩٨٩۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی "قل ہو القادر الخ"[1] تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی "الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں"۔ اور جب یہ آیت "او یلبسکم شیعا الخ"[2] نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ دونوں کچھ معمولی اور آسان ہیں" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] فرما دیجئے وہ قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے ۱۲ [2] یا تمہیں مختلف گروہوں میں بھڑا دے ۱۲

مَا تَأَخَّرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۹۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ الْغَسَّانِيِّ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهَا كَائِنَةٌ وَلَمْ يَأْتِ تَأْوِيْلُهَا بَعْدُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت مبارکہ "قل ھو القادر الخ" کے بارے میں فرمایا یہ ہونے والا ہے اور اس کی تاویل نہیں آئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی "الذین آمنوا ولم یلبسوا الخ" تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کون ہے جو اپنے نفس پر زیادتی نہیں کرتا؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ مطلب نہیں بلکہ شرک مراد ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کیا فرمایا یہی فرمایا "اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرانا بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقُ نَا دَاؤُدُ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأٰى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تکیہ لگائے بیٹھا تھا حضرت عائشہؓ نے فرمایا اے عائشہ کے باپ![1] تین باتیں ایسی ہیں جس نے ان میں سے ایک کا بھی قول کیا اس نے اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا جس نے یہ گمان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو یہ اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان ہے۔[2] اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "لا تدرکہ الابصار الخ" اور فرماتا ہے "وما کان لبشر الخ" حضرت مسروق فرماتے ہیں میں تکیہ لگائے ہوئے تھا پھر اٹھ بیٹھا اور عرض کیا ام المومنین! مجھے مہلت دیجئے اور جلدی نہ کیجئے۔ کیا

لہ اور وہ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہیں کی ۱۲ لہ حضرت مسروق کی صاحبزادی کا نام بھی عائشہ تھا ۱۲ لہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ لمعات میں اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں امام نووی نے فرمایا اکثر علماء کا مختار اور راجح مذہب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے ۔۔۔ زیارت کی حضرت عائشہؓ نے اس مسئلے میں محض اپنا اجتہاد بیان فرمایا۔ حدیث میں نقل کی رحمۃ اللہ ۔۔۔ کہ آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے ۔۔۔

[illegible]

فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْظِرِيْنِيْ وَلَا تُعْجِلِيْنِيْ أَلَيْسَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً أُخْرٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِيْنِ قَالَتْ أَنَا وَاللّٰهِ أَوَّلُ مَنْ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا قَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ مَا رَأَيْتُهٗ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ خُلِقَ فِيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَأَيْتُهٗ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهٖ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهٗ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَسْرُوْقُ بْنُ الْأَجْدَعِ يُكْنٰى أَبَا عَائِشَةَ۔

۹۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ الْحَرَشِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ ابْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى نَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَأْكُلُ مَا نَقْتُلُ وَلَا نَأْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللّٰهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِاٰيَاتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ إِلٰى قَوْلِهٖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا "ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ"[1] اور "ولقد راٰہ بالافق المبین"[2] حضرت عائشہ نے فرمایا اللہ کی قسم! سب سے پہلے میں نے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا ہے آپ نے فرمایا یہ تو جبرئیل ہیں میں نے انہیں اصلی صورت میں صرف دو مرتبہ دیکھا ہے۔ میں نے انہیں آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا انکا جسم اتنا بڑا تھا کہ زمین و آسمان کے درمیان تمام جگہ بھر گئی۔ (دوسری بات) جو شخص یہ خیال کرے کہ نبی کریم پر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اس میں سے آپ نے کچھ چھپا رکھا اسنے بھی اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک"[3] (تیسری بات یہ کہ) جو شخص یہ گمان کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کل کی بات جانتے ہیں اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لا یعلم من فی السمٰوٰت"[4] یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہ ہے۔[5]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اس چیز کو کھالیں جسے خود شکار کریں اور جسے اللہ تعالیٰ مارے اسے نہ کھائیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری "فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ"[6] یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے بعض لوگوں نے اسے بواسطہ عطاء بن سائب اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

---

[1] اور انہوں نے وہ جلوہ دوبارہ دیکھا ۱۲ [2] اور بیشک انہوں نے اسے روشن کنارہ پر دیکھا ہے ۱۲ [3] اے رسول! پہنچا دو جو کچھ آپ کی طرف اتارا گیا ۱۲ [4] فرما دیجئے زمین و آسمان والے لیکن آپ غیب نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے ۱۲ [5] یعنی اللہ کے بتائے بغیر کوئی نہیں جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا اور اللہ ...

... کے بتلانے سے انبیاء کرام اور انکے واسطے سے امت کو بھی آئندہ کے واقعات سے آگاہ کر دیا جاتا ہے جنگ بدر کے موقعہ پر حضور اکرم نے کفار کے مرنے کی جگہیں ...

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الصَّحِيفَةِ الَّتِي عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَأْ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جو آدمی وہ صحیفہ دیکھنا چاہتا ہو جس پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر ہے وہ یہ آیات پڑھے "قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم [1] الخ" یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ قَالَ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "او یاتی بعض آیات ربک [2] الخ" میں مغرب کی طرف سے طلوع آفتاب مراد ہے یہ حدیث غریب ہے اور بعض نے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ الْآيَةَ الدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ مِنَ الْمَغْرِبِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت "تین نشانیاں ظاہر ہونگی اس وقت ان لوگوں کو ایمان نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے نہیں لائے ہوں گے۔ دجال، دابۃ الارض اور مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اس کی بات سچی ہے، جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اگر اس پر عمل کرے تو اس کے برابر دس گناہ لکھ دو۔ اگر کوئی برائی کا ارادہ کرے تو نہ لکھو اور اس کا مرتکب ہو تو صرف ایک ہی برائی لکھو اور اگر اس برے خیال کو عملی جامہ نہ پہنائے تو اس

[1] فرما دیجئے! آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو کچھ تم پر تمہارے رب نے حرام کیا ۱۲ [2] یا تمہارے رب کی ایک نشانی آئے ۱۲

بِمِثْلِهَا فَإِنْ تَرَكَهَا وَرُبَّمَا قَالَ فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَأَ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْأَعْرَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا قَالَ حَمَّادٌ هٰكَذَا وَأَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ إِبْهَامِهِ عَلٰى أَنْمُلَةِ إِصْبَعِهِ الْيُمْنٰى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا أَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے لئے ایک نیکی لکھ دو۔ پھر آپ نے پڑھا۔ "من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا"[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۂ اعراف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فلما تجلی ربہ[2] الخ حماد کہتے ہیں اس طرح اور سلیمان نے انگوٹھے کا کنارہ داہنے ہاتھ کی انگلی کے پورے پر رکھا راوی کہتے ہیں (صرف اتنی تجلی سے) پہاڑ دھنس گیا اور موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

عبدالوہاب وراق بغدادی نے بواسطہ معاذ بن معاذ، حماد بن سلمہ اور ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

مسلم بن یسار جہنی فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا واذ اخذ ربک[3] الخ حضرت فاروق اعظم نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر داہنے ہاتھ (قدرت) سے انکی پیٹھ کو ملا اور اس سے انکی بعض اولاد (کی ارواح) کو نکالا اور فرمایا یہ جنت کے لئے پیدا کئے گئے اور اہل جنت کے عمل کریں گے۔ پھر پیٹھ کو مل کر کچھ اور اولاد کو نکالا اور فرمایا یہ جہنم کے لئے پیدا کئے گئے اور جہنمیوں ہی کے کام کریں گے" ایک آدمی نے

[1] جو ایک نیکی لائے اسکے لئے اس جیسی دس ہیں ۱۲ [2] پھر جب اسکے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا ۱۲ [3] اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے انکی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے (باقی برصفحہ آئندہ)

سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ النَّارَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بَيْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَبَيْنَ عُمَرَ رَجُلًا.

عرض کیا یا رسول اللہ! پھر عمل کس لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس بندہ کو جنت کے لئے پیدا کیا اس سے جنتیوں ہی کے اعمال کرائے گا یہاں تک کہ وہ اہل جنت کے ہی کسی عمل پر مرے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اور جس بندہ کو جہنم کے لئے پیدا کیا اس کو جہنمیوں کے اعمال پر لگاتا ہے یہاں تک کہ وہ اسی پر اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ یہ حدیث حسن ہے مسلم بن یسار کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے اس سند میں مسلم بن یسار اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک اور شخص کا واسطہ بھی ذکر کیا ہے۔

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِيصًا مِنْ نُورٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى آدَمَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَرَأَى رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ وَبِيصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهُ دَاوُدُ قَالَ رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمُرَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب آدمؑ کو پیدا فرمایا تو ان کی پیٹھ کو ملا چھوا تو آپ کی پیٹھ سے ہر وہ جاندار گر پڑا جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک آپ کی اولاد میں پیدا کرنا تھا۔ اور ان میں سے ہر ایک کی آنکھوں کے درمیان ایک چمک رکھی پھر انہیں آدمؑ کے سامنے پیش کیا آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیری اولاد ہے حضرت آدمؑ نے انکے درمیان ایک آدمی کو دیکھا جسکی آنکھوں کے درمیان والی چمک آپ کو پسند آئی۔ عرض کیا اے رب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آخری امت کا ایک آدمی ہے جسے داؤد کہتے ہیں۔ حضرت آدمؑ نے پوچھا اے میرے رب! اس کی کتنی عمر رکھی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

(بقیہ صفحہ سابقہ) کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ۱۲

قَالَ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ أَيْ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمُرِيْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَلَمَّا انْقَضٰى عُمُرُ آدَمَ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ أَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِيْ أَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ أَوَلَمْ تُعْطِهَا لِابْنِكَ دَاؤُدَ قَالَ فَجَحَدَ آدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ آدَمُ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَخَطِئَ آدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ساٹھ سال" عرض کیا اے میرے رب! میری عمر سے چالیس سال انکو (ان) کی عمر میں اضافہ کر دے۔ جب آدم کی عمر ختم ہوئی اور موت کا فرشتہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیا میری عمر سے چالیس سال باقی نہیں۔ فرشتے نے کہا کیا آپ نے وہ چالیس سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیئے۔ رسول اکرم نے فرمایا [illegible] کہا اور آپ کی اولاد نے بھی انکار کیا۔ حضرت آدم بھول گئے اور آپ کی اولاد بھی بھول گئی آدم سے خطا سرزد ہوئی اور آپ کی اولاد سے بھی خطا واقع ہوئی" - یہ حدیث حسن صحیح ہے ... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مرفوعاً روایت ہے۔

١٠٠٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّاءُ طَافَ بِهَا إِبْلِيْسُ وَكَانَ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِّيْهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَعَاشَ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَأَمْرِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت حوا حاملہ ہوئیں تو شیطان نے آپ کے ارد گرد چکر لگایا اس وقت تک آپ کی اولاد زندہ نہ رہتی تھی۔ شیطان نے کہا اس کا نام "عبد الحارث" رکھو۔ آپ نے یہی نام رکھا اور وہ زندہ رہا۔ شیطان کی طرف سے یہ بات ڈالی گئی۔ اور اس کا حکم تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے بواسطہ عمر بن ابراہیم، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض نے اسے عبد الصمد سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْأَنْفَالِ

تفسیر سورۂ انفال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٠٠٣۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَفٰى صَدْرِيْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَوْ نَحْوَ هٰذَا هَبْ لِيْ هٰذَا السَّيْفَ فَقَالَ هٰذَا لَيْسَ لِيْ وَلَا لَكَ فَقُلْتُ عَسٰى أَنْ يُعْطٰى هٰذَا مَنْ لَا يُبْلِيْ بَلَائِيْ فَجَاءَنِي الرَّسُوْلُ فَقَالَ إِنَّكَ سَأَلْتَنِيْ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں غزوہ بدر کے دن میں ایک تلوار لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو مشرکین سے شفا بخشی یا اس جیسا کوئی اور جملہ عرض کیا مجھے یہ تلوار عنایت فرمائیں آپ نے فرمایا یہ تلوار نہ میری ہے اور نہ ہی میری (میں نے (دل میں کہا) شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ تلوار ایسے شخص کو عنایت فرمائیں گے جس نے میری طرح مصائب برداشت نہیں کئے ہوں گے اسی دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد آیا اور کہا تم نے مجھ سے تلوار مانگی اس وقت

وَلَيْسَ لِي وَرَاثَةٌ فَقَدْ صَارَ لِي وَهُوَ لَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ الْآيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سِمَاكٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ أَيْضًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ۔

۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ نَظَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ اَللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ مِنْ مَنْكِبَيْهِ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتَكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ فَأَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي زُمَيْلٍ وَأَبُو زُمَيْلٍ اسْمُهُ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا يَوْمَ بَدْرٍ۔

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

وہ میری ذلتی اب وہ میری ملک میں ہے لہٰذا وہ میرے لئے ہے حضرت سعد فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یسئلونک عن الانفال الخ"[1]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سماک نے بھی اسے مصعب بن سعد سے روایت کیا ہے اس باب میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (غزوۂ بدر میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور صحابہ کرام تین سو اور دس سے کچھ زائد تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رو ہو کر دونوں ہاتھوں کو پھیلایا اور اپنے رب سے مناجات کرنے لگے "اے اللہ! مجھ سے کیا گیا وعدہ پورا فرما۔ اے اللہ! اگر مسلمانوں کی اس (مختصر سی) جماعت کو ہلاک کریگا تو زمین میں تیری عبادت نہ ہوگی۔ آپ مسلسل ہاتھ پھیلائے قبلہ رخ ہوئے دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ چادر مبارک کاندھوں سے گر پڑی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے چادر اٹھائی اور آپ کے کاندھوں مبارک پر ڈال دی پھر آپ کی پیٹھ مبارک سے چمٹ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! اپنے رب سے کافی مناجات ہو چکی عنقریب اللہ تعالیٰ آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اذ تستغیثون ربکم الخ"[2]۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہم اسے صرف بواسطہ حضرت عکرمہ بن عمار، ابو زمیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے یہ واقعہ غزوۂ بدر میں پیش آیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

---

[1] اے محبوب! آپ سے غنیمتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرما دیجئے غنیمتوں کے مالک اللہ اور اسکے رسول ہیں ۱۲ [2] جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری (فریاد) سن لی کہ میں تمہیں ہزار فرشتوں کی قطار سے مدد دینے والا ہوں ۱۲

عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ قِيلَ لَهُ عَلَيْكَ الْعِيرَ لَيْسَ دُونَهَا شَيْءٌ قَالَ فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ فِي وَثَاقِهِ لَا يَصْلُحُ وَقَالَ لِأَنَّ اللّٰهَ وَعَدَكَ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَقَدْ أَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ قَالَ صَدَقْتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ أَمَانَيْنِ لِأُمَّتِي وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ فَإِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيهِمُ الِاسْتِغْفَارَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ۔

ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر سے فارغ ہوئے تو عرض کیا گیا حضور! قافلے کو لے لیں اس سے آگے کوئی رکاوٹ نہیں۔ فرماتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو اس وقت قید میں تھے پکار کر کہنے لگے یہ ٹھیک نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ فرمایا اور وعدہ کے مطابق آپکو عطا کر دیا نبی کریم نے فرمایا آپ نے سچ کہا یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے دو امن (والی آیات) اتاری ہیں۔ ایک "وما کان اللہ لیعذبھم" [1] دوسری "وما کان اللہ معذبھم" [2] جب میں اس دنیا سے پردہ کر لوں گا تو ان میں قیامت تک کے لئے استغفار چھوڑ دوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے اسمٰعیل بن ابراہیم رضی اللہ عنہ کو حدیث میں غریب کہا گیا ہے

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ قَالَ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ سَيَفْتَحُ لَكُمُ الْأَرْضَ وَسَتُكْفَوْنَ الْمُؤْنَةَ فَلَا يَعْجِزَنَّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَحَدِيثُ وَكِيعٍ أَصَحُّ وَصَالِحٌ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر یہ آیت پڑھی "واعدوا لھم ما استطعتم" [3] پھر تین مرتبہ فرمایا سن لو! قوت سے تیر اندازی مراد ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! عنقریب تمہارے لئے زمین فتح ہو گی اور مشقت سے کفایت ہو جائے گی اس وقت تم تیر اندازی (کے کھیل) سے عاجز نہ ہو جانا۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ اسامہ بن زید اور صالح بن کیسان، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ حدیث وکیع زیادہ صحیح ہے۔ صالح بن کیسان نے عقبہ بن عامر کو نہیں پایا البتہ حضرت ابن عمر رض

[1] اور اللہ تعالیٰ کا کام نہیں کہ عذاب دے جب تک اے محبوب آپ ان میں تشریف فرما ہوں ۱۲ [2] اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہوں ۱۲ [3] اور ان (کفار) کے (مقابلہ) کے لئے جس قدر ہو سکے قوت تیار کرو ۱۲

بن كيسان لم يدرك عقبة بن عامر وأدرك ابن عمر.

١٠٠٨۔ حدثنا عبد بن حميد أخبرني معاوية بن عمرو عن زائدة عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لم تحل الغنائم لأحد سود الرؤوس من قبلكم كانت تنزل نار من السماء فتأكلها قال سليمان الأعمش فمن يقول هذا إلا أبو هريرة الآن فلما كان يوم بدر وقعوا في الغنائم قبل أن تحل لهم فأنزل الله لولا كتاب من الله سبق لمسكم فيما أخذتم عذاب عظيم هذا حديث حسن صحيح۔

١٠٠٩۔ حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن أبي عبيدة بن عبد الله عن عبد الله بن مسعود قال لما كان يوم بدر وجيء بالأسارى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تقولون في هؤلاء الأسارى فذكر في الحديث قصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينفلتن أحد منهم إلا بفداء أو ضرب عنق فقال عبد الله بن مسعود فقلت يا رسول الله إلا سهيل بن بيضاء فإني سمعته يذكر الإسلام قال فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فما رأيتني في يوم أخوف أن تقع علي حجارة من السماء مني في ذلك اليوم حتى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا سهيل بن البيضاء قال ونزل القرآن بقول عمر ما كان للنبي أن

کو پایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے کسی سیاہ سر والے (انسان) کے لئے مال غنیمت حلال نہ تھا۔ آسمان سے آگ اترتی اور اسے کھا لیتی۔ سلیمان اعمش کہتے ہیں اب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا کون یہ بات کہتا ہے۔ بدر کے دن اس سے پہلے کہ غنیمت حلال ہوتی، لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ لولا کتاب من اللہ سبق[1] الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ بدر کے دن قیدی لائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ راوی نے ایک طویل قصہ ذکر کیا اور پھر کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑا جائے مگر یہ کہ فدیہ لیا جائے یا گردن ماری جائے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سہیل بن بیضاء کو چھوڑ دیا جائے (کیونکہ) میں نے اسے اسلام کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے آپ کو اس دن جتنا خوف زدہ دیکھا اتنا کبھی نہیں دیکھا جیسا کہ اب آسمان سے مجھ پر پتھر گریگا۔ یہاں تک کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سہیل بن بیضاء مستثنیٰ ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق

[1] اگر اللہ پہلے ایک بات نہ لکھ چکا ہوتا تو اے مسلمانو! تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا ۱۲

يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ

وَمِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ

١٠١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالُوا نَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ ثَنِي يَزِيدُ الْفَارِسِيُّ ثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَإِلَى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا فَقُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ

قرآن کی آیت نازل ہوئی "ما کان لنبی ان یکون له اسریٰ"[1] یہ حدیث حسن ہے ابو عبیدہ بن عبداللہ نے اپنے والد سے نہیں سنا۔

تفسیر سورۂ توبہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ نے سورۂ انفال اور سورۂ براۃ کو اکٹھا کر دیا اور درمیان میں بسم اللہ نہیں لکھی حالانکہ پہلی سورت مثانی[2] میں سے ہے جبکہ دوسری سورت مئین[3] سے متعلق ہے۔ اس طرح آپ نے دونوں کو سبع طوال میں رکھ دیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زمانہ دراز تک کئی سورتیں نازل ہوتیں لہذا آپ پر کچھ نازل ہوتا تو آپ کاتب وحی کو بلا کر فرماتے ان آیات کو فلاں مضمون کی سورت میں رکھ دو جب کوئی اور آیت نازل ہوتی تو فرماتے اسے فلاں مضمون کی سورت میں رکھ دو۔ سورۂ انفال مدینہ طیبہ میں نازل ہونے والی ابتدائی سورتوں میں سے ہے اور براۃ قرآن کے آخری حصہ سے ہے۔ دونوں کے مضامین ایک جیسے ہیں۔ اس لئے میں نے سمجھا کہ اسی سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور آپ نے بیان نہ فرمایا کہ یہ سورت اسی سورت سے ہے۔ اسی وجہ سے میں نے دونوں کو ملا دیا اور درمیان میں بسم اللہ نہیں لکھی اور اسے سبع طوال میں رکھ دیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ عوف و یزید فارسی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پہچانتے ہیں۔ یزید فارسی تابعی ہیں اور

[1] کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ کرے جبتک زمین میں ان کا خون نہ بہا دے ۱۲ [2] مثانی: وہ سورتیں ہیں جو مئین سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

إلا من حديث عوف عن يزيد الفارسي عن ابن عباس ويزيد الفارسي هو من التابعين من أهل البصرة ويزيد بن أبان الرقاشي هو من التابعين من أهل البصرة وهو أصغر من يزيد الفارسي ويزيد الرقاشي إنما يروي عن أنس بن مالك.

۱۰۱۱ - حدثنا الحسن بن علي الخلال نا حسين بن علي الجعفي عن زائدة عن شبيب بن غرقدة عن سليمان بن عمرو بن الأحوص قال ثني أبي أنه شهد حجة الوداع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فحمد الله وأثنى عليه وذكر ووعظ ثم قال أي يوم أحرم أي يوم أحرم أي يوم أحرم قال فقال الناس يوم الحج الأكبر يا رسول الله قال فإن دماءكم وأموالكم وأعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا ألا لا يجني جان إلا على نفسه ولا يجني والد على ولده ولا ولد على والده ألا إن المسلم أخو المسلم فليس يحل لمسلم من أخيه شيء إلا ما أحل من نفسه ألا وإن كل ربا في الجاهلية موضوع لكم رءوس أموالكم لا تظلمون ولا تظلمون غير ربا العباس بن عبد المطلب فإنه موضوع كله ألا وإن كل دم كان في الجاهلية موضوع وأول دم أضع من دم الجاهلية دم الحارث بن عبد المطلب كان مسترضعا في بني ليث فقتلته هذيل ألا واستوصوا بالنساء خيرا فإنما هن عوان عندكم ليس تملكون منهن

اہل بصرہ سے ہیں یزید بن ابان رقاشی بھی تابعی بصری ہیں اور یزید فارسی سے کم عمر ہیں یزید رقاشی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد وعظ و نصیحت فرمائی اور پوچھا سب سے زیادہ عزت و حرمت والا دن کونسا ہے؟ (تین مرتبہ فرمایا) راوی کہتے ہیں۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! حج اکبر کا دن" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت و آبرو تم پر اس طرح آج کا دن تمہارے اس شہر اور اس مہینے میں حرام ہے۔ سن لو! ہر جرم کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے کوئی باپ بیٹے کے جرم کا اور کوئی بیٹا باپ کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہے آگاہ ہو جاؤ! مسلمان مسلمان کا بھائی ہے کسی مسلمان کے لئے اس کے بھائی کی کوئی چیز حلال نہیں جب تک کہ وہ خود نہ حلال قرار دے۔ سنو! جاہلیت کا ہر سود باطل ہے تمہارے لئے اصل مال ہے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ البتہ عباس بن مطلب کا سارا سود باطل کر دیا گیا۔ آگاہ ہو جاؤ! جاہلیت کا ہر خون ساقط ہے اور سب سے پہلے میں حارث بن مطلب کا خون ساقط کرتا ہوں۔ یہ بنی لیث میں دودھ پیتے تھے تو ہذیل نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ خبردار! میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کا حکم دیتا ہوں وہ تمہاری مددگار ہیں، اس کے سوا تم ان کی کسی چیز کے مالک

(بقیہ صفحہ سابقہ) دوسرے درجہ پر ہوں ۱۲ ؎ مثانی وہ سورتیں جن میں ایک ایک سو آیات ہوں ۱۲

شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا أَلَا وَإِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ أَلَا وَإِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوْا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ هٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ لِأَنَّهُ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ۔

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٍ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يُبَلِّغَ هٰذَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِيْ فَدَعَا عَلِيًّا

نہیں مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو انہیں بستروں میں الگ چھوڑ دو، اور انہیں ہلکی مار مارو اگر فرمانبردار کریں کو انکے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو۔ سنو! تمہاری عورتیں کے ذمہ تمہارے حقوق ہیں اور ان کے تمہارے ذمہ کچھ حق ہیں عورتوں کے ذمہ تمہارا حق یہ ہے کہ ان لوگوں کو تمہارے بستر پامال کرنے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے ناپسندیدہ کو گھر میں نہ آنے دیں اور ان کا تمہارے ذمہ یہ حق ہے کہ انہیں اچھا لباس اور اچھا کھانا دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو احوص نے اسے شبیب بن غرقدہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے دن کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا "قربانی کا دن ہے۔"

ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، ابو اسحاق اور حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ محمد بن اسحاق کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ متعدد طرق سے یہ حدیث بواسطہ ابو اسحاق اور حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے محمد بن اسحٰق کے سوا کسی نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ براۃ دے کر مکہ مکرمہ بھیجا پھر انہیں بلایا اور فرمایا میرے گھر کا ایک فرد ہی اسے پہنچائے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کے حوالے کر دی۔ یہ حدیث حسن حضرت انس رضی اللہ عنہ

فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ.

۱۰۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ عَلِيًّا فَبَيْنَا أَبُو بَكْرٍ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوَاءِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَزِعًا فَظَنَّ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَدَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّا فَقَامَ عَلِيٌّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ بَرِيئَةٌ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي فَإِذَا عَيِيَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى بِهَا وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ فِي الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثْتُ بِأَرْبَعٍ أَنْ لَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهُوَ إِلَى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَأَجَلُهُ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا

کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سورۂ برأت کے چند کلمات دے کر بھیجا کہ ان کا اعلان کردیں۔ پھر انکے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابھی راستے ہی میں تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصوا کی آواز سنی حضرت ابوبکر گھبرا کر نکلے کہ شاید حضور اکرم تشریف لائے ہیں۔ اچانک دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آرہے ہیں، آپ نے انکو نبی کریم کی تحریر دے دی اور فرمایا کہ ان کلمات اعلان کردیں۔ پس دونوں تشریف لے گئے اور حج کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایام تشریق میں اعلان کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ ہر مشرک سے بری ہے۔ اے مشرکو! زمین میں چار مہینے تک چل پھر لو اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے اور جنت میں صرف ایمان والے ہی داخل ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اعلان فرماتے جب وہ تھک جاتے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھ کر اعلان فرماتے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس طریق یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت زید بن یثیع سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حج کے موقعہ پر آپ کو کیا چیز دے کر بھیجا گیا؟ آپ نے فرمایا مجھے چار چیزوں کے ساتھ بھیجا گیا۔ (۱) کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس کا معاہدہ ہے وہ اپنی مدت تک ہے اور جس کا معاہدہ نہیں اس کی مدت چار مہینے ہے (۳) جنت میں صرف مومن ہی

نفس مؤمنة ولا يجتمع المشركون والمسلمون بعد عامهم هذا هذا حديث حسن صحيح وهو حديث ابن عيينة عن أبي إسحاق وروأه سفيان الثوري عن أبي إسحاق عن بعض أصحابه عن علي وفيه عن أبي هريرة .

۱۰۱۷۔ حدثنا أبو كريب نا رشدين بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن أبي الهيثم عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم الرجل يعتاد المسجد فاشهدوا له بالإيمان قال الله تعالى إنما يعمر مساجد الله من آمن بالله واليوم الآخر .

۱۰۱۸۔ حدثنا ابن أبي عمر نا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج عن أبي الهيثم عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه إلا أنه قال يتعاهد المسجد هذا حديث حسن غريب وأبو الهيثم اسمه سليمان بن عمرو بن عبد العتواري وكان يتيما في حجر أبي سعيد الخدري .

۱۰۱۹۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن منصور عن سالم بن أبي الجعد عن ثوبان قال لما نزلت والذين يكنزون الذهب والفضة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض أسفاره فقال بعض أصحابه أنزلت في الذهب والفضة لو علمنا أي المال خير فنتخذه فقال أفضله لسان ذاكر وقلب شاكر وزوجة مؤمنة تعينه على إيمانه هذا حديث حسن سألت

جا سکتے ہیں (۴) اس سال کے بعد مشرک اور مسلمان اکٹھے نہ ہوسکیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ بواسطہ ابن عیینہ، ابو اسحٰق کی روایت ہے۔ سفیان ثوری نے اسحاق اور انکے بعض احباب کے واسطے سے حضرت علی سے روایت کیا ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو دیکھو کہ اسے مسجد میں آنے جانے کی عادت ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الآخر الخ" [1]

ابن ابی عمر نے بواسطہ عبداللہ ابن وہب، عمرو بن حارث، دراج اور ابوالہیثم حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی البتہ اس میں "یتعاہد" (مسجد کی خدمت کرتا ہے) کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابو ہیثم کا سلیمان بن عمرو عبد عتواری ہے۔ یہ یتیم تھے اور حضرت ابوسعید خدری کے پروردہ تھے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آیت کریمہ "والذین یکنزون الذہب والفضۃ" [2] نازل ہوئی ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ بعض صحابہ کرام نے فرمایا یہ سونے اور چاندی کے بارے میں نازل ہوئی۔ کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم اسے حاصل کرتے" آپ نے فرمایا افضل مال ذکر کرنے والی زبان، شکرگزار دل اور مومنہ بیوی جو ایمان پر شوہر کی مددگار ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے پوچھا کیا سالم بن ابی جعد کو حضرت ثوبان سے سماع

[1] اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جنکو اللہ اور آخرت پر ایمان ہے ۱۲ [2] اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر رکھتے ہیں (باقی برصفحہ آئندہ)

مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ فَقُلْتُ لَهٗ سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ سَمِعَ مِنْ ثَوْبَانَ فَقَالَ لَا قُلْتُ لَهٗ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعَ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَكَرَ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۲۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ غُطَيْفِ بْنِ اَعْيَنَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ عُنُقِيْ صَلِيْبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ فِيْ سُوْرَةِ بَرَاءَةٍ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَغُطَيْفُ بْنُ اَعْيَنَ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ فِي الْحَدِيْثِ۔

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ اَنَا هَمَّامٌ اَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهٗ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ يَنْظُرُ اِلٰى قَدَمَيْهِ لَاَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا يُرْوٰى مِنْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ نَحْوَ هٰذَا۔

حاصل ہے۔ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا کس صحابی سے انہوں نے سنا ہے۔ امام بخاری (رحمہ اللہ) نے فرمایا سالم کو حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور کئی دوسرے صحابہ کرام سے سماع حاصل ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میرے گلے میں سونے کی صلیب تھی۔ آپ نے فرمایا عدی! اس بت کو دور کر دو۔ میں نے سنا کہ آپ سورۃ براءت سے پڑھ رہے تھے اتخذوا احبارہم ورہبانہم[1] آپ نے فرمایا وہ ان کو پوجتے نہیں تھے بلکہ جب وہ ان کے لئے کسی چیز کو حلال قرار دیتے یہ حلال سمجھتے اور جب کسی چیز کو حرام قرار دیتے یہ حرام سمجھتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالسلام بن حرب کی روایت سے پہچانتے ہیں غطیف بن اعین حدیث میں معروف نہیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اس وقت ہم دونوں غار ثور میں تھے۔ اگر ان میں سے کسی ایک نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو ہمیں دیکھ لے گا آپ نے فرمایا اے ابوبکر! تیرا ان دو کے بارے میں کیا گمان ہے جن کے ساتھ اللہ تیسرا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یہ صرف ہمام رحمہ سے مروی ہے حبان بن ہلال اور کئی دوسرے لوگوں نے بھی ہمام سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) خرچ نہیں کرتے دردناک عذاب کی خبر دیجئے ۱۲

[1] انہوں نے اپنے پادریوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنا لیا ۱۲

۱۰۲۲۔ حدثنا عبد بن حميد قال ثني يعقوب بن إبراهيم بن سعد عن أبيه عن محمد بن إسحاق عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال سمعت عمر بن الخطاب يقول لما توفي عبد الله بن أبي دعي رسول الله صلى الله عليه وسلم للصلوة عليه فقام إليه فلما وقف عليه يريد الصلوة تحولت حتى قمت في صدره فقلت يا رسول الله أعلى عدو الله عبد الله بن أبي القائل يوم كذا وكذا كذا وكذا يعد أيامه قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم يتبسم حتى إذا أكثرت عليه قال أخر عني يا عمر إني قد خيرت فاخترت قد قيل لي استغفر لهم أو لا تستغفر لهم إن تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم لو أعلم أني لو زدت على السبعين غفر له لزدت قال ثم صلى عليه ومشى معه فقام على قبره حتى فرغ منه قال فعجب لي وجرأتي على رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ورسوله أعلم فوالله ما كان إلا يسيرا حتى نزلت هاتان الآيتان ولا تصل على أحد منهم مات أبدا ولا تقم على قبره إلى آخر الآية قال فما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعده على منافق ولا قام على قبره حتى قبضه الله هذا حديث حسن غريب صحيح۔

۱۰۲۳۔ حدثنا بندار نا يحيى بن سعيد نا عبيد الله انا نافع عن ابن عمر قال جاء

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "عبداللہ بن ابی (منافق) کی موت پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے بلایا گیا (اور) آپ تشریف لے گئے۔ جب آپ نماز جنازہ پڑھنے کے ارادے سے کھڑے ہوئے تو میں صف سے علیحدہ ہو کر آپ کے سامنے جا کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اللہ کے دشمن عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں جس نے فلاں دن یوں کہا اور فلاں دن یوں کہا اس طرح میں نے دن شمار کرنے شروع کر دیئے۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے رہے یہاں تک کہ جب میں نے بار بار اپنی بات کو دہرایا تو آپ نے فرمایا "اے عمرؓ! پیچھے ہٹو مجھے اختیار دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ اگر میں ان کی بخشش مانگوں یا نہ مانگوں اور اگر ستر مرتبہ بھی بخشش مانگوں اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں بخشے گا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ستر مرتبہ سے بھی زیادہ مغفرت مانگنے سے ان کی بخشش ہو جائے گی تو میں اس سے بھی زیادہ بار مغفرت طلب کرتا۔ پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی، جنازہ کے ساتھ چلے اور اس کی قبر پر کھڑے رہے حتیٰ کہ اس سے فارغ ہوئے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ کے سامنے اپنی جرأت پر تعجب ہوا اور اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں۔ قسم بخدا! تھوڑی ہی دیر میں یہ دو آیات نازل ہو گئیں۔ "ولا تصل علی احد منہم[1] الآیۃ" اس کے بعد نبی اکرم نے تادم، نہ تو کسی منافق کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ اسکی قبر پہ ٹھہرے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عبداللہ بن ابی کے مرنے پر اس کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

[1] اور ان (منافقین) میں سے کسی ایک کی میت پر کبھی نماز پڑھنا اور نہ اسکی قبر پر کھڑے ہونا بیشک وہ اللہ اور رسول کے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مرگئے ۱۲

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ مَاتَ اَبُوْهُ فَقَالَ اَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَاَعْطَاهُ قَمِيْصَهُ وَقَالَ اِذَا فَرَغْتُمْ فَاٰذِنُوْنِيْ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ تَمَارٰى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِيْ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مِّنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ اُنَيْسُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ۔

۱۰۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ اَهْلِ قُبَاءٍ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ كَانُوْا يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهٖ

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ اپنی قمیص مبارک عطا کیجئے تاکہ میں اپنے باپ کو اس میں کفناؤں، اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اس کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے قمیص مبارک عطا فرمائی اور فرمایا (تجہیز و تکفین سے) فراغت پر مجھے اطلاع کرنا۔ جب آپ نماز جنازہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر بن خطابؓ نے آپ کو کھینچا اور عرض کیا یارسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ نبی اکرم نے ارشاد فرمایا مجھے بخشش مانگنے اور نہ مانگنے کا اختیار ہے چنانچہ آپ نے نماز جنازہ پڑھی اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "ولا تصل علی احد منہم الخ" پھر آپ نے منافقین کی نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۱۲

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو آدمیوں نے آپس میں اس مسجد کے بارے میں جھگڑا کیا جس کی بنیاد شروع ہی سے تقویٰ پر رکھی گئی۔ ایک نے کہا وہ "مسجد قبا" ہے دوسرے نے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ میری یہ مسجد ہے" یہ حدیث حسن ہے اور اس طریق کے علاوہ بھی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انیس بن ابی یحییٰ نے بواسطہ والد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت اہل قبا کے بارے میں نازل ہوئی "فیہ رجال یحبون[1] الآیۃ" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ لوگ پانی سے استنجا کیا کرتے تھے تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ایوب،

[1] اس مسجد قبا شریف میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور پاکیزہ لوگ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں ۱۲

الْآيَةَ فِيهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ۔

١٠٢٦۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لَهُ أَتَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوَلَيْسَ اسْتَغْفَرَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ۔

١٠٢٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا بَدْرًا وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ إِنَّمَا خَرَجَ يُرِيدُ الْعِيرَ فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيثِينَ لِعِيرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَعَمْرِي إِنَّ أَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ وَمَا أُحِبُّ أَنِّي كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ أَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ آخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَآذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس بن مالک اور محمد بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایات منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک آدمی کو اپنے مشرک ماں باپ کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے اس سے کہا کیا تو اپنے مشرک ماں باپ کے لئے مغفرت طلب کرتا ہے؟ اس نے کہا کیا حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ[1] کے لئے مغفرت نہیں مانگی حالانکہ وہ مشرک تھا۔ حضرت علی رض فرماتے ہیں میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ماکان للنبی والذین آمنوا الخ"[2] یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت سعید بن مسیب سے بواسطہ انکے والد سے بھی روایت منقول ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غزوۂ تبوک تک جنگ بدر کے سوا کسی بھی جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر حاضر نہ رہا۔ جنگ بدر میں شریک نہ ہونے والوں پر نبی پاک صلی اللہ نے کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو محض ایک قافلے کے ارادے سے تشریف لے گئے تھے اور قریش بھی اپنے قافلہ کی فریادرسی کے لئے ہی نکلے تھے۔ یہاں تک کہ کسی منصوبے کے بغیر ہی مڈبھیڑ ہو گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین (الخ)" مجھے اپنی زندگی کی قسم! غزوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے زیادہ شرف و فضیلت بدر کو حاصل ہے لیکن اس کے باوجود میں لیلۃ العقبہ کی بیعت جہاں ہم نے اسلام پر عہد کیا کے مقابلے میں بدر کی حاضری کو پسند نہیں کرتا۔ اس کے بعد میں کسی غزوہ سے غیر حاضر نہ رہا یہاں تک کہ غزوۂ تبوک کا وقت آگیا اور یہ آنحضرت

[1] یہاں باپ سے مراد والد نہیں بلکہ آپ کا چچا آذر ہے اور وہی بت پرست تھا آپ کے والد موحد تھے ۱۲ (مترجم) [2] لائے نبی اور ایمان والوں کو م م لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں ۱۲

النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ
فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَ
هُوَ يَسْتَنِيرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ وَكَانَ إِذَا سُرَّ بِالْأَمْرِ
اسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَبْشِرْ
يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ أَتَى عَلَيْكَ مُنْذُ
وَلَدَتْكَ أُمُّكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَمِنْ
عِنْدِ اللهِ أَوْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ بَلْ مِنْ
عِنْدِ اللهِ ثُمَّ تَلَا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ لَقَدْ
تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ
مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ
عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ قَالَ وَفِينَا
أُنْزِلَتْ أَيْضًا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ
قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا
أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي
كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ
بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَإِنِّي
أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ فَمَا أَنْعَمَ
اللهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي
نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ صَدَقْتُهُ أَنَا وَصَاحِبَايَ لَا
نَكُونُ كَذَبْنَا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوا وَإِنِّي لَأَرْجُو
أَنْ لَا يَكُونَ اللهُ أَبْلَى أَحَدًا فِي الصِّدْقِ
مِثْلَ الَّذِي أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ لِكَذْبَةٍ
بَعْدُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللهُ فِيمَا بَقِيَ
وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ ۔

کا آخری غزوہ ہے۔ اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم فرمایا" اس کے بعد راوی نے طویل حدیث بیان کی اور پھر فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ کے اردگرد مسلمانوں کا اجتماع تھا آپ چاند کی طرح روشن تھے عادت مبارکہ تھی کہ جب کبھی آپ کو کسی بات سے فرحت و سرور حاصل ہوتا تو آپ کا چہرۂ انور چمک اٹھتا۔ میں حاضر خدمت ہو کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اے کعب بن مالک! جب سے تجھے تیری ماں نے جنا ہے اس دن سے آج تک سب سے اچھے دن کی تجھے خوشخبری ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کی طرف سے یا آپ کی جانب سے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں "لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین الخ"[1] حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور ہمارے ہی بارے میں یہ آیت بھی نازل ہوئی۔ "اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین الخ"[2] فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میری توبہ میں سے یہ بھی ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور اپنا سب مال اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی راہ میں صدقہ کرتے ہوئے خود اس سے بے تعلق ہوتا ہوں۔ نبی کریم نے فرمایا کچھ مال اپنے پاس رکھو تمہارے لئے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا میں اپنا خیبر کا حصہ رکھ لیتا ہوں۔ حضرت کعب فرماتے ہیں حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد مجھ پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ میں اور میرے دونوں ساتھیوں نے رسول اللہ کے سامنے سچ بولا اور ہم نے جھوٹ نہیں کہا ورنہ ہلاک ہو جاتے جیسا کہ دوسرے ہلاک ہو گئے۔ مجھے امید ہے کہ سچ بولنے کے

[1] بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے اور ان مہاجرین و انصار پر جنہوں نے مشکل وقت میں ان کا ساتھ دیا اس کے بعد کہ قریب تھا ان

میں سے بعض کے دل پھر جائیں، پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا بیشک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے۔ [2] (اے ایمان والو) اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔

بخلاف هذا الإسناد وقد قيل عن عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك عن أبيه عن كعب وقد قيل غير هذا وروى يونس بن يزيد هذا الحديث عن الزهري عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مالك أن أباه حدثه عن كعب بن مالك۔

١٠٢٨ - حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا إبراهيم بن سعد عن الزهري عن عبيد بن السباق أن زيد بن ثابت حدثه قال بعث إلي أبو بكر الصديق مقتل أهل اليمامة فإذا عمر بن الخطاب عنده فقال إن عمر قد أتاني فقال إن القتل قد استحر بقراء القرآن يوم اليمامة وإني لأخشى أن يستحر القتل بالقراء في المواطن كلها فيذهب قرآن كثير وإني أرى أن تأمر بجمع القرآن قال أبو بكر لعمر كيف أفعل شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر هو والله خير فلم يزل يراجعني في ذلك حتى شرح الله صدري للذي شرح له صدر عمر ورأيت فيه الذي رأى قال زيد قال أبو بكر إنك شاب عاقل لا نتهمك قد كنت تكتب لرسول الله صلى الله عليه وسلم الوحي فتتبع القرآن قال فوالله لو كلفوني نقل جبل من الجبال ما كان أثقل علي من ذلك قلت كيف تفعلون شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أبو بكر

معاملے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بڑھ کر کسی کی آزمائش نہیں کی اسکے بعد میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا۔ امام زہری سے یہ حدیث دوسری سند کے ساتھ مروی ہے کبھی تو یہ حدیث عبدالرحمن بن عبداللہ سے بواسطہ عبداللہ بن کعب اور کعب روایت کی جاتی ہے اور کبھی دوسری سند سے۔ یونس بن یزید نے اس حدیث کو بواسطہ زہری، عبدالرحمن بن عبداللہ بن مالک اور عبداللہ، حضرت کعب سے

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اہل یمامہ کے قتل کے بعد مجھے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بلا بھیجا (میں حاضر ہوا تو) دیکھا کہ حضرت عمر بن خطابؓ بھی تشریف فرما ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قراء شہید ہو چکے ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ اگر اسی طرح ہر جگہ قراء شہید ہوتے گئے تو بہت سا قرآن چلا جائے گا میرا خیال ہے کہ آپ جمع قرآن کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمرؓ سے کہا میں وہ کام کیسے کروں جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ کی قسم اچھا کام ہے؎۔ حضرت عمر بار بار مجھ سے اصرار کرتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے لئے میرا سینہ بھی کھول دیا جس کے لئے حضرت عمرؓ کا سینہ کھولا تھا اور اس بارے میری بھی وہی رائے ہو گئی۔ حضرت زید فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے زید! تم عقلمند نوجوان ہو۔ میں تمہیں کوئی الزام نہیں دیتا۔ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے۔ پس اب تم قرآن (کی متفرق آیات اور سورتوں) کو تلاش کرو۔ حضرت زید نے عرض کیا اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کے نقل کرنے کی تکلیف دیتے تو وہ مجھ پر اس کام سے زیادہ بھاری نہ ہوتا۔ (اس لئے) میں نے عرض کیا آپ کیسے وہ کام کرتے ہیں جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟

؎ معلوم ہوا کہ اچھا کام اگرچہ عہد نبوت میں نہ ہوا ہو کرنا مستحسن بلکہ بعض اوقات واجب تک ہوتا ہے۔ وہی بات بدعت مذمومہ ہوگی جو شریعت سے متصادم ہے لہٰذا ہر نئی بات کو بدعت مذمومہ کہنا اور اس کا رد کرنا صریحاً جہالت پر مبنی ہے (مترجم) ۱۲

هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذٰلِكَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَهُمَا صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ أَنْ أَجْمَعَهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسُبِ وَاللِّخَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ بَرَاءَةَ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم بخدا! یہ اچھا کام ہے" پس حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما مسلسل مجھ سے اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا جس کے لئے ان دونوں کا شرح صدر فرمایا تھا۔ پس میں نے چمڑے کے مختلف ٹکڑوں، کھجوروں کے پتوں، پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے قرآن تلاش کیا اور سورۃ برات کا آخری حصہ میں نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا وہ یہ ہے۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم[1] الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِيْنِيَةَ وَأَذْرَبِيْجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَاٰى حُذَيْفَةُ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَأَرْسَلَ إِلٰى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِيْ إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ حَفْصَةُ إِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنِ انْسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ مَا اخْتَلَفْتُمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ جو فتح آرمینیہ اور آذربائیجان میں اہل عراق کے ہمراہ تھے اور اہل شام سے جہاد میں مصروف تھے اس موقعہ پر آپ نے لوگوں کو قرآن میں اختلاف کرتے دیکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا امیر المومنین! اس امت کی مدد کیجئے اس سے قبل کہ کتاب اللہ کے بارے میں یہ بھی یہود و نصاریٰ کی طرح باہم اختلاف کرنے لگیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ اپنا صحیفہ بھیج دیجئے ہم اس کو مصاحف میں نقل کر کے واپس کر دیں گے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ صحیفہ آپ کے پاس بھیجا تو آپ نے حضرت زید بن ثابت، سعید بن عاص، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے پاس آدمی بھیجا کہ اسے مصاحف میں نقل کرو اور جماعت قریش کے تینوں افراد سے فرمایا جہاں تمہارا اور زید بن ثابت

[1] بیشک تمہارے پاس تم ہی میں سے وہ رسول تشریف لائے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر بہت مہربان رحم والے ۱۲

فِيهِ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ
فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ حَتَّى نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي
الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُثْمَانُ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ
مِنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِي نَسَخُوا قَالَ الزُّهْرِيُّ
وَحَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ
فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ
مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ فَالْتَمَسْتُهَا
فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَوْ أَبِي
خُزَيْمَةَ فَأَلْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ
فَاخْتَلَفُوا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوتِ وَالتَّابُوهِ
فَقَالَ الْقُرَشِيُّونَ التَّابُوتُ وَقَالَ زَيْدٌ
التَّابُوهُ فَرُفِعَ اخْتِلَافُهُمْ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ
اكْتُبُوهُ التَّابُوتُ فَإِنَّهُ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ
قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ
كَرِهَ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ وَقَالَ
يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُعْزَلُ عَنْ نَسْخِ كِتَابَةِ
الْمَصَاحِفِ وَيَتَوَلَّاهَا رَجُلٌ وَاللَّهِ لَقَدْ
أَسْلَمْتُ وَإِنَّهُ لَفِي صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ يُرِيدُ
زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَلِذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مَسْعُودٍ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ
الَّتِي عِنْدَكُمْ وَغُلُّوهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ وَ
مَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَالْقُوا اللَّهَ بِالْمَصَاحِفِ قَالَ الزُّهْرِيُّ
فَبَلَغَنِي أَنَّ ذَلِكَ كَرِهَهُ مِنْ مَقَالَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ
رِجَالٌ مِنْ أَفَاضِلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ

کا اختلاف ہو اسے قریش کی زبان میں لکھو کیونکہ قرآن انہی کی لغت میں اترا ہے یہاں تک کہ جب وہ ان صحائف کو مصاحف میں لکھ چکے تو آپ نے تمام اطراف (شام یمن وغیرہ) میں ایک ایک نسخہ بھیجا۔ زہری فرماتے ہیں خارجہ بن زید نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے سورۂ احزاب کی ایک آیت نہ ملی جو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنتا تھا من المؤمنین رجال[1] الخ میں نے اسے تلاش کیا تو خزیمہ بن ثابت یا ابو خزیمہ کے پاس پایا تو میں نے اسے اس سورت میں ملا دیا۔ زہری فرماتے ہیں انہوں نے اس دن لفظ تابوت کی صورت میں اختلاف کیا قریش نے "تابوت" کہا اور حضرت زید نے "تابوۃ"۔ چنانچہ یہ اختلاف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جایا گیا تو آپ نے فرمایا "تابوت" لکھو کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ زہری فرماتے ہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے حضرت زید بن ثابت کا مصاحف لکھنا ناپسند کیا اور فرمایا مسلمانو! میں تو نقل مصحف سے علیحدہ رہوں اور ایک دوسرا شخص (حضرت زید بن ثابت) اس کام پر مامور ہو خدا کی قسم! میں اس وقت اسلام لا چکا تھا جب یہ شخص ایک کافر کی پیٹھ پر تھا۔ اسی لئے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اہل عراق! تمہارے پاس جو مصاحف ہیں انہیں چھپائے رکھو اور انہیں پردے میں رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "و من یغلل یات بما غل یوم القیامۃ[2] الخ" پس تم اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اپنے مصاحف کے ساتھ ملو گے۔ زہری فرماتے ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس بات کو کئی افضل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ناپسند کیا ہے۔ یہ حدیث یعنی روایت زہری حسن صحیح ہے۔

[1] کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا تو ان میں سے کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی منتظر ہے ۱۲ [2] اور جو کچھ چھپا کے رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی ہوئی چیز لیکر آئے گا ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم هذا حدیث حسن صحیح وهو حدیث الزهري ولا نعرفه الا من حدیثه۔

ومن سورة یونس

بسم الله الرحمن الرحیم

١٠٣٠۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا حماد بن سلمة عن ثابت البناني عن عبد الرحمن بن ابي لیلی عن صهیب عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم في قوله تعالی للذین احسنوا الحسنی وزیادة قال اذا دخل اهل الجنة الجنة نادی منادٍ ان لکم عند الله موعدا ویرید ان ینجزکموه قالوا الم یبیض وجوهنا وینجینا من النار ویدخلنا الجنة قال فیکشف الحجاب قال فوالله ما اعطاهم شیئا احب الیهم من النظر الیه حدیث حماد بن سلمة هکذا رواه غیر واحد عن حماد بن سلمة مرفوعا وروی سلیمان بن المغیرة هذا الحدیث عن ثابت عن عبد الرحمن بن ابي لیلی قوله ولم یذکر فیه عن صهیب عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم۔

١٠٣١۔ حدثنا ابن ابي عمر نا سفیان عن ابن المنکدر عن عطاء بن یسار عن رجل من اهل مصر قال سألت ابا الدرداء عن هذه الآیة لهم البشری في الحیوة الدنیا قال ما سألني عنها احد منذ سألت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عنها فقال ما سألني عنها احد غیرك منذ انزلت هي الرؤیا الصالحة یراها المسلم او تری له۔

اور ہم اسے صرف زہری ہی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورۂ یونس

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول۔ للذین احسنوا الحسنیٰ[1] الخ کے بارے میں فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو لیں گے تو ایک منادی پکارے گا اللہ تم کے ہاں تمہارے لئے ایک وعدہ ہے جسے وہ وفا کرنا چاہتا ہے۔ وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل نہیں کیا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر حجاب اٹھ جائے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس نے ان لوگوں کو اپنے دیدار سے بڑھ کر کوئی محبوب چیز نہیں دی۔ حدیث حماد بن سلمہ اسی طرح متعدد راویوں نے مرفوعاً روایت کی ہے۔ سلیمان بن مغیرہ نے اسے بواسطہ ثابت، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا قول نقل کیا۔

ایک مصری شخص سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا لہم البشریٰ فی الحیوٰة الدنیا[2] الخ انہوں نے فرمایا جب سے میں نے اس کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا صرف تو نے مجھ سے سوال کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سے یہ آیت اتری تیرے سوا کسی اور نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا یہ نیک خواب ہے جسے مسلمان دیکھتا ہے

---

[1] نیکی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد ۱۲

[2] انہیں دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے ۱۲

حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن عبد العزيز بن رفيع عن أبي صالح السمان عن عطاء بن يسار عن رجل من أهل مصر عن أبي الدرداء فذكر نحوه. حدثنا أحمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عن عاصم بن بهدلة عن أبي صالح عن أبي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وليس فيه عن عطاء بن يسار وفي الباب عن عبادة بن الصامت.

یا اسے دکھائی جاتی ہے۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، عبدالعزیز بن رفیع، ابوصالح سمان، عطاء بن یسار اور مصری راوی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ احمد بن عبدہ ضبی نے بواسطہ حماد بن زید، عاصم بن بہدلہ اور ابوصالح، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی۔ عطاء بن یسار کا واسطہ مذکور نہیں۔ اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۰۳۲۔ حدثنا محمد بن حميد نا حجاج بن منهال نا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن يوسف بن مهران عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لما أغرق الله فرعون قال آمنت أنه لا إله إلا الذي آمنت به بنو إسرائيل فقال جبريل يا محمد لو رأيتني وأنا آخذ من حال البحر وأدسه في فيه مخافة أن تدركه الرحمة هذا حديث حسن.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا تو اس نے کہا آمنت انہ [1] الخ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں دریا سے سیاہ مٹی لے کر اس کے منہ میں ڈال رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں رحمت اسے نہ پالے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۳۳۔ حدثنا محمد بن عبد الأعلى الصنعاني نا خالد بن الحارث نا شعبة قال أخبرني عدي بن ثابت وعطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ذكر أحدهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه ذكر أن جبريل جعل يدس في في فرعون الطين خشية أن يقول لا إله إلا الله فيرحمه الله أو خشية أن يرحمه هذا حديث حسن غريب.

حضرت سعید بن جبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم میں سے ایک روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام، فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس رہے تھے اس ڈر سے کہ کہیں یہ لا الہ الا اللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ حاصل کر لے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے

ومن سورة هود

تفسیر سورۂ ہود

بسم الله الرحمن الرحيم

[1] میں ایمان لایا کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ۱۲

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَکِیْعِ بْنِ حُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ کَانَ فِیْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَی الْمَآءِ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ یَزِیْدُ الْعَمَاءُ اَیْ لَیْسَ مَعَهُ شَیْءٌ هٰکَذَا یَقُوْلُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَکِیْعُ ابْنُ حُدُسٍ وَیَقُوْلُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَکِیْعُ بْنُ عُدُسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا پروردگار مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بادل میں تھا جس کے اوپر نیچے ہوا تھی۔ اور اس نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا کیا احمد نے یزید کا قول نقل کیا کہ عماء کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ اور کچھ نہ تھا۔ حماد بن سلمہ نے وکیع بن حدس کہا اور شعبہ اور ابوعوانہ نے وکیع بن عدس کہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یُمْلِیْ وَرُبَّمَا قَالَ یُمْهِلُ الظَّالِمَ حَتّٰی اِذَا اَخَذَهُ لَمْ یُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ الْاٰیَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَکَذَا رَوٰی اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ نَحْوَهُ وَقَالَ یُمْلِیْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعِیْدٍ الْجَوْهَرِیُّ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ یُمْلِیْ وَلَمْ یَشُکَّ فِیْهِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے اور بسا اوقات فرمایا ظالم کو مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ جب پکڑتا ہے تو بھاگنے نہیں دیتا پھر آپ نے پڑھا "وکذلک اخذ ربک[1] الخ" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابواسامہ نے یزید سے اس کے ہم معنی روایت کی ہے اور "یملی" کا لفظ نقل کیا ہے۔ ابراہیم بن سعید جوہری نے بواسطہ ابواسامہ، یزید بن عبداللہ، ابوبردہ اور ابوموسےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے اور بغیر شک کے لفظ "یملی" نقل کیا ہے۔

۱۰۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ هُوَ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا سُلَیْمَانُ بْنُ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی "فمنہم شقی وسعید[2] الخ" تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! ہمارا عمل کس پر ہے؟ اس پر جس سے فراغت ہو چکی یا اس پر جس سے فراغت نہیں ہوئی؟ آپ نے فرمایا بلکہ اس پر جس سے فراغت

[1] اللہ تیرے رب کی ایسی پکڑ ہے جب بستیوں کو انکے ظلم پر پکڑتا ہے ۱۲ [2] ان میں سے بعض بدبخت اور کچھ نیک بخت ہیں ۱۲

فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَعَلَى مَا نَعْمَلُ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ أَوْ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يُفْرَغْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ يَا عُمَرُ وَلٰكِنْ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ

۱۰۳۷ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَأَتْبَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰكَذَا رَوٰى إِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ہو چکی ہے اور اس کے ساتھ قلم چل چکے اے عمر! لیکن ہر شخص کے لئے وہ کام آسان کر دیا گیا جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالملک بن عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے مدینہ طیبہ کے پرلے حصہ میں ایک عورت کو ہاتھ لگایا اور جماع کے سوا سب کچھ کیا میں حاضر ہوں میرے بارے میں جو کچھ چاہیں حکم فرمائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے تیری پردہ پوشی کی تھی کاش تو بھی اپنے گناہ کو چھپائے رکھتا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ وہ شخص چلا گیا پھر حضور اکرم نے ایک آدمی کو اس کے پیچھے بھیج کر اسے بلایا اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی "اقم الصلوۃ طرفی النہار الاٰیہ[1]" لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اس کے ساتھ مخصوص ہے۔ آپ نے فرمایا (نہیں) بلکہ تمام لوگوں کے لئے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل نے بواسطہ سماک، ابراہیم، علقمہ اور اسود، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے۔ سفیان ثوری نے بواسطہ حضرت سماک، ابراہیم اور عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ان سب کی روایات ثوری کی روایت سے زیادہ

[1] دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں نماز قائم کرو بیشک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ماننے والوں کے لئے ہے ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرِوَايَةُ هٰؤُلَاءِ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَسِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَدْ رَوَى سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً حَرَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَنَزَلَتْ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ الْآيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَلِيْ هٰذِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَقِيَ امْرَأَةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَيْسَ

صحیح ہیں۔ محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے بواسطہ محمد بن یوسف، سفیان ثوری، اعمش، سماک، ابراہیم اور عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی۔ محمود بن غیلان نے بواسطہ فضل بن موسیٰ، سفیان، سماک، ابراہیم اور عبدالرحمٰن بن یزید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعاً روایت کی لیکن حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ سلیمان تیمی نے اسے بواسطہ حضرت ابوعثمان نہدی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت کا حرام بوسہ لیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا کفارہ دریافت کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اقم الصلوٰۃ طرفی النہار الخ" اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ حکم صرف میرے ہی لئے ہے؟ آپ نے فرمایا تیرے لئے بھی اور میری امت کے ہر اس فرد کے لئے بھی جو اس فعل کا مرتکب ہو جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دربار رسالت مآب میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! اس آدمی کا کیا حکم ہے جو ایک اجنبی عورت سے علیحدگی میں جماع کے سوا سب کچھ کرتا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اقم الصلوٰۃ طرفی النہار الخ" پھر حضور صلی اللہ

يَأْتِي الرَّجُلُ إِلَى امْرَأَتِهِ شَيْئًا إِلَّا قَدْ أَتَى
هُوَ إِلَيْهَا إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ فَأَنْزَلَ
اللهُ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ
اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ
ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ
وَيُصَلِّيَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَهِيَ لَهُ
خَاصَّةً أَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً قَالَ بَلْ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ
إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى
لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمُعَاذُ بْنُ
جَبَلٍ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى غُلَامٌ صَغِيْرٌ ابْنُ
سِتِّ سِنِيْنَ وَقَدْ رَوٰى عَنْ عُمَرَ وَرَوٰى
شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

١٠٣٠. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
أَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ
مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْيَسَرِ قَالَ أَتَتْنِي
امْرَأَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ إِنَّ فِي الْبَيْتِ
تَمْرًا أَطْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلَتْ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ
فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا فَقَبَّلْتُهَا فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ
فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ
وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَأَتَيْتُ عُمَرَ
فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰى نَفْسِكَ
وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَأَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ
لَهُ فَقَالَ لَهُ أَخَلَفْتَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللهِ

علیہ وسلم نے اسے وضو کر کے نماز پڑھنے کا حکم فرمایا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اس شخص کے ساتھ خاص ہے یا تمام مومنوں کے لئے ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تمام مومنوں کے لئے عام ہے۔" اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع نہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال خلافت فاروقی میں ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ سال کے بچے تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور ان سے روایت بھی لی ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ عبدالملک بن عمیر، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے مرسل روایت کی ہے۔

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک عورت میرے پاس کچھ کھجوریں خریدنے آئی تو میں نے کہا گھر کے اندر اس سے اچھی کھجوریں ہیں پس وہ میرے ساتھ داخل ہو گئی تو میں اس کی طرف جھکا اور اس کا بوسہ لے لیا۔ پھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں یہ واقعہ بتایا انہوں نے فرمایا اپنے جرم کی پردہ پوشی کرو توبہ کرو اور کسی کو نہ بتانا۔ مجھ سے صبر نہ ہوا اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا اور اپنا واقعہ بیان کیا آپ نے بھی یہی جواب دیا کہ اپنے جرم پوشیدہ رکھو، توبہ کرو اور کسی کو نہ بتاؤ۔ فرماتے ہیں مجھ سے صبر نہ ہوا اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا کہہ سنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فِي أَهْلِهِ بِمِثْلِ هٰذَا حَتّٰى تَمَنّٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ
أَسْلَمَ إِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتّٰى ظَنَّ أَنَّهُ مِنْ
أَهْلِ النَّارِ قَالَ فَأَطْرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلًا حَتّٰى أُوْحِيَ إِلَيْهِ أَقِمِ
الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ
إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ
ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ قَالَ أَبُو الْيُسْرِ فَأَتَيْتُهُ
فَقَرَأَهَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا خَاصَّةً
أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةً
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَيْسُ بْنُ
الرَّبِيْعِ ضَعَّفَهُ وَكِيْعٌ وَغَيْرُهُ وَرَوٰى شَرِيْكٌ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ
مِثْلَ رِوَايَةِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَفِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ وَأَبُو الْيُسْرِ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ
عَمْرٍو.

وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ
نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيْمَ
بْنَ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ
بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ
وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ
جَاءَنِي الرَّسُوْلُ أَجَبْتُ ثُمَّ قَرَأَ فَلَمَّا جَاءَهُ
الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا
بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ قَالَ

نے فرمایا تو نے اللہ کے راستہ میں غازی کے اہل خانہ کی یوں نگرانی کی ؟ حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں اس سے ابوالیسر کو اتنا دکھ ہوا کہ انہوں نے کہا کاش میں اب ہی مسلمان ہوا ہوتا اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ بھی اہل جہنم سے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک سر جھکائے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی۔ اقم الصلوٰۃ طرفی النہار الخ ابوالیسر فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے یہ آیت پڑھی۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ اس کے ساتھ خاص ہے یا سب لوگوں کے لئے عام ہے۔ آپ نے فرمایا بلکہ تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ قیس بن ربیع کو وکیع وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے شریک نے عثمان بن عبداللہ سے یہ روایت قیس بن ربیع کی روایت جیسی نقل کی۔ اس باب میں حضرت ابوامامہ، واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوالیسر کا نام کعب بن عمر ہے۔

تفسیر سورۂ یوسف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کریم بن کریم بن کریم بن کریم ہیں۔ پھر فرمایا اگر میں اتنی دیر قید خانہ میں رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام مقید رہے پھر میرے پاس قاصد آتا تو میں قید سے باہر آجاتا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فلما جاءہ الرسول الخ[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے وہ مضبوط رکن کی پناہ لیتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء

[1] تو جب ان (حضرت یوسف علیہ السلام) کے پاس ایلچی آیا تو آپ نے فرمایا اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جا (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوْطٍ اِنْ كَانَ لَيَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ذِرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ۔

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ وَعَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهٗ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اَلثَّرْوَةُ اَلْكَثْرَةُ وَالْمَنَعَةُ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

انہی کی اولاد سے بھیجے۔

ابوکریب نے بواسطہ عبدہ اور عبدالرحیم، محمد بن عمرو سے فضل بن موسیٰ کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے البتہ اس میں "ذروہ قومہ" کی جگہ "ثروہ قومہ" کے الفاظ ہیں۔ محمد بن عمرو فرماتے ہیں ثروت کے معنی کثرت اور حفاظت کے ہیں یہ روایت فضل بن موسیٰ کی روایت سے اصح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّعْدِ

تفسیر سورۂ رعد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَكَانَ يَكُوْنُ فِيْ بَنِيْ عِجْلٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلَتْ يَهُوْدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ قَالَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهٗ مَخَارِيْقُ مِنْ نَارٍ يَسُوْقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالُوْا فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِيْ نَسْمَعُ قَالَ زَجْرَةٌ بِالسَّحَابِ اِذَا زَجَرَهٗ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلٰى حَيْثُ اُمِرَ قَالُوْا صَدَقْتَ فَقَالُوْا فَاَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ اِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ قَالَ اشْتَكٰى عِرْقَ النَّسَا فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَائِمُهٗ اِلَّا لُحُوْمَ الْاِبِلِ وَاَلْبَانَهَا فَلِذٰلِكَ حَرَّمَهَا قَالُوْا صَدَقْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چند یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوئے اور کہا اے ابوالقاسم! ہمیں رعد کے متعلق بتائیے کہ یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ ہے جو بادلوں پر مقرر ہے اس کے پاس آگ کے کوڑے ہیں جن کے ساتھ بادلوں کو جہاں اللہ تعالیٰ چاہے ہانکتا ہے۔" کہنے لگے وہ آواز جسے ہم سنتے ہیں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا بادلوں کو جھڑکتا ہے جب وہ بادلوں کو جھڑکتا ہے تو وہ وہاں تک پہنچتے ہیں جہاں کا اسے حکم ہے۔ یہودیوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر کہنے لگے ہمیں بتائیے اسرائیل (حضرت یعقوب علیہ السلام) نے اپنے آپ پر کیا چیز حرام کی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ عرق النساء (بیماری) میں مبتلا ہو گئے اور آپ نے دیکھا کہ اونٹ کے گوشت اور دودھ کے سوا کوئی اور چیز اسکے مناسب نہیں لہذا آپ نے اسے حرام کر دیا۔" انہوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

(بقیہ صفحہ سابقہ) پھر اس سے پوچھ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے ۱۲

نا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ قَالَ الدَّقَلُ وَالْفَارِسِيُّ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا وَسَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ أَخُو عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَمَّارٌ أَثْبَتُ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ تفضل بعضہا علی بعض فی الاکل[1] کے بارے میں فرمایا ۔ ردی، عمدہ کھٹی اور میٹھی ہر قسم کی کھجوریں ہوتی ہیں ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے زید بن ابی انیسہ نے بواسطہ اعمش اس کے ہم معنی حدیث بیان کی ۔ سیف بن محمد، عمار بن محمد کے بھائی ہیں ۔ حضرت عمار، ان سے اثبت ہیں اور وہ حضرت سفیان ثوری کے بھانجے ہیں ۔

سُورَةُ إِبْرَاهِيمَ

تفسیر سورۃ ابراہیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

١٠٢٥ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو الْوَلِيدِ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ عَلَيْهِ رُطَبٌ فَقَالَ مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ قَالَ هِيَ الْحَنْظَلَةُ قَالَ فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ أَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ صَدَقَ وَأَحْسَنَ. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي الْعَالِيَةِ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هٰذَا مَوْقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک تھال لایا گیا آپ نے آیت کریمہ پڑھی مثل کلمۃ طیبۃ الخ[2] پھر فرمایا کلمہ طیبہ سے مراد کھجور ہے پھر پڑھا مثل کلمۃ خبیثۃ الخ[3] اور فرمایا خبیث کلمہ سے اندرائن کا درخت مراد ہے راوی فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابوالعالیہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا آپ نے سچ کہا اور اچھا بیان کیا ۔ قتیبہ نے بواسطہ ابوبکر بن شعیب بن حبحاب بواسطہ والد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث بیان کی ۔ ابوالعالیہ کا قول مذکور نہیں ۔ یہ روایت حماد بن سلمہ کی حدیث سے اصح ہے ۔ متعدد لوگوں نے اسے یونہی موقوف روایت کیا ہے ۔ حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی دوسرے راوی کو ہم نہیں جانتے جس نے اس حدیث کو مرفوع روایت کیا ہو ۔ معمر، حماد بن زید اور کئی دوسرے افراد نے اسے موقوفاً روایت کیا ۔ احمد بن عبدہ ضبی نے بواسطہ حماد بن زید اور شعیب بن حبحاب ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] ہم ان میں سے بعض کو بعض پر ذائقہ میں فضیلت دیتے ہیں ۱۲ [2] اور پاکیزہ بات پاکیزہ درخت کی طرح جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے ۱۲ [3] اور گندی بات کی مثال جیسے ایک گندہ درخت کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا اب اسے ۔ ۔ ۔

عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

سے حدیث عبداللہ بن ابی بکر بن شعیب بن حجاب (رضی اللہ تعالے عنہم) کی طرح موقوف روایت کیا ہے۔

۱۰۲۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ فِي الْقَبْرِ إِذَا قِيْلَ لَهُ مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد پاک یثبت اللہ الذین امنوا الخ[1] کے بارے میں فرمایا یہ قبر کے بارے میں ہے کہ جب اس سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہے؟" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ تَلَتْ عَائِشَةُ هٰذِهِ الْآيَةَ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَأَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت فرمائی یوم تبدل الارض غیر الارض[2] اور پوچھا یا رسول اللہ! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پل صراط پر ہونگے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

تفسیر سورۂ حجر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ الْحُدَّانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِأَنْ لَا يَرَاهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِيْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتی تھیں اور وہ نہایت حسینہ تھیں۔ بعض لوگ آگے بڑھ جاتے یہاں تک کہ پہلی صف میں کھڑے ہوتے تاکہ اسے نہ دیکھ سکیں اور بعض لوگ اس قدر پیچھے رہتے کہ آخری صف میں کھڑے ہوتے اور رکوع کی حالت میں بغلوں کے نیچے سے اسے دیکھتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "ولقد علمنا المستقدمین الخ[3]

---

[1] اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں حق بات پر ثابت رکھتا ہے ۱۲ [2] جس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی ۱۲

[3] اور ہم نے تم میں سے آگے بڑھنے اور پیچھے رہنے والوں کا علم ہے ۱۲

الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبِطَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَرَوٰى جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا أَشْبَهُ أَنْ يَكُوْنَ أَصَحَّ مِنْ حَدِيْثِ نُوْحٍ.

جعفر بن سلیمان نے بواسطہ عمرو بن مالک، ابوالجوزاء سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ ذکر نہیں کیا یہ روایت حدیث نوح کی نسبت زیادہ صحیح ہونے کے لئے اشبہ ہے۔

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ جُنَيْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَوْ قَالَ عَلٰى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کے سات دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازہ اس کے لئے ہے جس نے میری امت یا (فرمایا) امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر تلوار کھینچی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مالک بن مغول کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ (سورۃ فاتحہ) ام القرآن[1] ام الکتاب[2] اور سبع مثانی[3] ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَهِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تورات وانجیل میں ام القرآن کی مثل کوئی سورت نازل نہیں فرمائی یہ سبع مثانی ہے اور میرے اور میرے بندے کے درمیان منقسم ہے اور میرے بندہ کے لئے وہی کچھ ہے جو اس نے مانگا۔

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ

قتیبہ نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد، علاء

[1] قرآن کی اصل ۱۲ [2] کتاب کی اصل ۱۲ [3] بار بار پڑھے جانے والے سات کلمات ۱۲ مترجم۔

مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى اُبَيٍّ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدِيْثُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَطْوَلُ وَاَتَمُّ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ اسکے بعد پہلی حدیث کے ہم معنی مروی ہے۔ عبدالعزیز بن محمد کی روایت زیادہ طویل اور پوری ہے اور عبدالعزیز بن جعفر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی لوگوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے یونہی روایت کی ہے۔

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي الطَّيِّبِ نَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ قَالَ لِلْمُتَفَرِّسِيْنَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "ان فی ذلک لایات للمتوسمین"[1] یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس آیت کی تفسیر میں "متوسمین" سے "اہل فراست" کے معنی مروی ہیں۔

۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ لَنَسْاَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ قَالَ عَنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت مبارکہ "لنسالنہم اجمعین"[2] کے بارے میں فرمایا یہ "لا الہ الا اللہ" کہنے کے متعلق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے لیث بن ابی سلیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ بن ادریس نے بواسطہ لیث بن ابی سلیم اور بشر حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔

مِنْ سُوْرَةِ النَّحْلِ

تفسیر سورۂ نحل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَلِيُّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت

[1] بیشک اس میں فراست والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۱۲ [2] ہم ان سب سے ان کے اعمال کے بارے میں پوچھیں گے ۱۲

بْنُ عَاصِمٍ عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلٰوةِ السَّحَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَاَ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ الْاٰيَةَ كُلَّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ۔

سے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زوال اور ظہر کے درمیان کی چار رکعتوں کا ثواب نماز سحر کے برابر ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا اس وقت دنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ پھر آپ نے پڑھا "یتفیؤ ظلالہ" الآیۃ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف علی بن عاصم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

١٠٥٦ - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عِيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيْبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّوْنَ رَجُلًا وَّمِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ سِتَّةٌ مِّنْهُمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوْا بِهِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِّثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ اِلَّا اَرْبَعَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ احد کے دن چونسٹھ انصار اور چھ مہاجرین شہید ہوئے ان میں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ کافروں نے ان کا مثلہ کیا تھا۔ انصار کہنے لگے اگر یہ لوگ (کفار) کسی دن ہمارے ہتھے چڑھ گئے تو ہم اس سے زیادہ ان کے ساتھ کریں گے۔ راوی فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "وان عاقبتم" الآیۃ اس پر ایک آدمی کہنے لگا اس کے بعد قریش نہیں رہیں گے یہی حال رہا تو ان کا خاتمہ یقینی ہے) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں کے علاوہ باقی لوگوں سے ہاتھ روک لو! یہ حدیث حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ۔

تفسیر سورۂ بنی اسرائیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٠٥٧ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے حضرت موسے علیہ السلام سے ملاقات کی راوی کہتے ہیں اس کے بعد آپ نے

سلہ اس کا سایہ داہنے اور بائیں اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے جھکتے ہیں ۱۲ سلہ اور اگر تم انہیں سزا دو تو اتنی ہی دو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی اور اگر صبر کرو تو بیشک صبر والوں کے لئے صبر سب سے اچھا ہے ۱۲ سلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر بعض لوگوں کو امان میں داخل کرنے سے مستثنیٰ فرما کر ان کے قتل کا حکم صادر فرمایا وہ کل چند مرد و زن تھے جن میں سے صرف چار آدمی قتل کئے گئے باقی نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ وہ چار یہ ہیں عبداللہ بن خطل ربانی بر صفحہ آئندہ)

النبي صلى الله عليه وسلم حين أسري بي لقيت موسى قال فنعته فإذا رجل قال حسبته قال مضطرب رجل الرأس كأنه من رجال شنوءة قال ولقيت عيسى قال فنعته قال ربعة أحمر كأنه خرج من ديماس يعني الحمام ورأيت إبراهيم قال وأنا أشبه ولده به قال وأتيت بإناءين أحدهما لبن والآخر فيه خمر فقيل لي خذ أيهما شئت فأخذت اللبن فشربته فقيل لي هديت للفطرة أو أصبت الفطرة أما إنك لو أخذت الخمر غوت أمتك هذا حديث حسن صحيح۔

حضرت موسیٰ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا وہ ایسے آدمی ہیں (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا) درمیانہ قد اور درمیانے بال گویا کہ قبیلہ شنوءہ کے ایک فرد ہیں۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ سے ملاقات کی۔ پھر آپ نے انکا حلیہ بیان فرمایا وہ درمیانے قد اور سرخ رنگ کے گویا کہ ابھی ابھی حمام سے تشریف لائے ہیں۔ اور میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا اور میں تمام اولاد میں سے سب سے زیادہ انکا ہم صورت ہوں۔ حضور اکرم نے فرمایا مجھے دو پیالے دیئے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا جو چاہیں لے لیں۔ میں نے دودھ کا پیالہ لیا اور اسے پی گیا مجھے کہا گیا فطرت کی طرف آپ کی راہ نمائی کی گئی یا (کہا گیا) آپ نے فطرت کو پا لیا اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۸۔ حدثنا إسحاق بن منصور نا عبد الرزاق نا معمر عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم أتي بالبراق ليلة أسري به ملجما مسرجا فاستصعب عليه فقال له جبريل أبمحمد تفعل هذا فما ركبك أحد أكرم على الله منه قال فارفض عرقا هذا حديث حسن غريب ولا نعرفه إلا من حديث عبد الرزاق۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شب معراج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زین کسا ہوا اور لگام ڈالی ہوئی براق لایا گیا۔ اس نے آپ کا سوار ہونا دشوار بنا دیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس سے فرمایا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح کرتا ہے حالانکہ آپ سے زیادہ معزز و محترم آج تک تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ یہ سنکر وہ پسینہ پسینہ ہو گیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۵۹۔ حدثنا يعقوب بن إبراهيم الدورقي نا أبو تميلة عن الزبير بن جنادة عن ابن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما انتهينا إلى بيت المقدس قال جبريل بإصبعه فخرق به الحجر وشد بها البراق هذا حديث غريب۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہم بیت المقدس پہنچے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے اشارہ سے پتھر توڑ کر اس کے ساتھ براق کو باندھا۔ یہ حدیث غریب ہے

۱۰۶۰۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهري عن أبي سلمة عن جابر

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(بقیہ صفحہ سابقہ) سے حویرث بن نقید سے حارث بن ہشام سے مقیس بن صبابہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اردو ص ۶۱۲ ۔ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور مترجم ۱۲

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ۔

١٠٦١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٠٦٢۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ نَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

١٠٦٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى يَوْمَ

جب مجھے قریش نے جھٹلایا تو میں کعبۃ اللہ کے پاس کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے ظاہر کر دیا اور میں دیکھ دیکھ کر اس کی نشانیاں انہیں بتاتا رہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت مالک بن صعصعہ، ابو سعید، ابن عباس، ابوذر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت کریمہ "وما جعلنا الرؤیا التی اریناک[1] الخ" کی تفسیر میں فرمایا آنکھ سے دیکھنا مراد ہے کہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات دکھایا گیا جب آپ کو بیت المقدس کی سیر کرائی گئی قرآن میں جس "شجرہ ملعونہ" کا ذکر ہے اس سے تھوہڑ کا درخت مراد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "وقرآن الفجر[2] الخ" کے بارے میں فرمایا رات اور دن کے فرشتے اس وقت موجود ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن مسہر نے بواسطہ اعمش اور ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ علی بن حجر نے بواسطہ مسہر اور حضرت اعمش سے یونہی بتایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "یوم ندعو کل اناس بامامہم[3]" کی تفسیر میں فرمایا ایک آدمی بلایا جائے گا اس کا نامہ اعمال دائیں میں دیا جائے گا اس کا

---

[1] اور ہم نے جو کچھ آپ کو دکھایا اسے لوگوں کی آزمائش کے لئے دکھایا ۱۲ [2] اور صبح کا قرآن بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ۱۲ [3] جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے ۱۲

يَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ قَالَ يُدْعَى أَحَدُهُمْ
فَيُعْطَى كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَيُمَدُّ لَهُ فِي جِسْمِهِ
سِتُّونَ ذِرَاعًا وَيَبْيَضُّ وَجْهُهُ وَيُجْعَلُ عَلَى
رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَأْلَأُ فَيَنْطَلِقُ إِلَى
أَصْحَابِهِ فَيَرَوْنَهُ مِنْ بُعْدٍ فَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ
ائْتِنَا بِهَذَا وَبَارِكْ لَنَا فِي هَذَا حَتَّى يَأْتِيَهُمْ
فَيَقُولُ لَهُمْ أَبْشِرُوا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلُ
هَذَا وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُسَوَّدُ وَجْهُهُ وَيُمَدُّ لَهُ
فِي جِسْمِهِ سِتُّونَ ذِرَاعًا عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَ
يُلْبَسُ تَاجًا فَيَرَاهُ أَصْحَابُهُ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا اللَّهُمَّ لَا تَأْتِنَا بِهَذَا قَالَ
فَيَأْتِيهِمْ فَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ أَخْزِهِ فَيَقُولُ أَبْعَدَكُمُ
اللَّهُ فَإِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلَ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالسُّدِّيُّ اسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ دَاوُدَ
بْنِ يَزِيدَ الزَّعَافِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي قَوْلِهِ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا
وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِيَ الشَّفَاعَةُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَدَاوُدُ الزَّعَافِرِيُّ هُوَ دَاوُدُ الْأَوْدِيُّ وَ
هُوَ عَمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ۔

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ
ابْنِ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُمِائَةٍ
وَسِتُّونَ نُصُبًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَطْعُنُهَا بِمِخْصَرَةٍ فِي يَدِهِ وَرُبَّمَا
قَالَ بِعُودٍ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ

جسم ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا چہرہ سفید ہو جائے گا اور سر پر چمکدار موتیوں کا تاج رکھا جائے گا پھر وہ اپنے دوستوں کی طرف جائے گا وہ اسے دور سے دیکھ کر کہیں گے اے اللہ! اسے ہمارے پاس لا اور ہمارے لئے اسے بابرکت بنا حتی کہ جب وہ ان کے قریب آئے گا تو ان سے کہے گا خوش ہو جاؤ تم میں سے ہر ایک کے لئے یہی ہے۔" کافر کا چہرہ سیاہ کر دیا جائیگا اس کا جسم ساٹھ گز لمبا کیا جائیگا جیسا کہ آدم علیہ السلام کا تھا۔ اور اسے بھی ایک تاج پہنایا جائیگا اس کے ساتھی اسے دیکھ کر کہیں گے ہم اس کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں "یا اللہ! اسے ہمارے پاس نہ لا" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر وہ انکے پاس آئے گا تو وہ کہیں گے "اے اللہ! اسے رسوا کر" وہ کہے گا اللہ تعالیٰ تمہیں دور رکھے تم میں سے ہر ایک کے لئے یہی کچھ ہے، یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمن ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد عسی ان یبعثک الخ[1] کے بارے میں آپ سے پوچھا گیا آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد شفاعت ہے، یہ حدیث حسن ہے داؤد زعافری سے داؤد اودی مراد ہیں اور وہ عبداللہ بن ادریس کے چچا ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے (اس وقت) کعبۂ مکرمہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چھڑی یا لکڑی تھی اس کے ساتھ آپ ان بتوں کو مارتے اور گراتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے جاء الحق وزہق الباطل الخ[2] جاء الحق وما یبدی

[1] عنقریب آپ کا رب آپ کو تعریف کی جگہ کھڑا کرے گا ۱۲ [2] حق آیا اور باطل مٹ گیا ۱۲

إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

الباطل الآیۃ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی "رب ادخلنی مدخل صدق الآیۃ"[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُودَ أَعْطُونَا شَيْئًا نَسْأَلُ عَنْهُ هٰذَا الرَّجُلَ فَقَالَ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالُوا أُوتِينَا عِلْمًا كَثِيرًا أُوتِينَا التَّوْرَاةَ وَمَنْ أُوتِيَ التَّوْرَاةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا فَأُنْزِلَتْ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے قریش نے یہودیوں سے کہا ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جسے ہم اس شخص (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے پوچھیں انہوں نے کہا روح کے بارے میں پوچھو چنانچہ انہوں نے آپ سے روح کے بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی "ویسئلونک عن الروح الآیۃ"[2] یہ سنکر کہنے لگے ہمیں بڑا علم دیا گیا ہے۔ ہمیں تورات دی گئی اور جسے تورات دی گئی اسے بہت بڑی بھلائی دی گئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی "قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الآیۃ"[3] یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَأَلْتُمُوهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ فَإِنَّهُ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَالُوا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے کھیتوں میں سے جا رہا تھا آپ کھجور کی ایک لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، جاتے جاتے یہودیوں کی ایک جماعت پر آپ کا گزر ہوا تو ان میں سے بعض نے کہا ان سے کچھ پوچھو بعض نے کہا نہ پوچھو کیونکہ ان سے ایسی بات سنو گے جو تمہیں بری لگے گی (پھر بھی انہوں نے سوال کر دیا)

---

[1] اے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مدد کا غلبہ عطا فرما ۱۲ [2] اور آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں فرمادیجئے روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ۱۲ [3] فرما دیجئے! اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے سیاہی ہو تو سمندر ضرور ختم ہو جائیں اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی ۱۲

يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلَى وُجُوهِهِمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ قَالَ إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُمْ عَلَى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُونَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هٰذَا۔

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجَرُّونَ عَلَى وُجُوهِكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَبُو الْوَلِيدِ وَاللَّفْظُ لَفْظُ يَزِيدَ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ

کہنے لگے اے ابوالقاسم! ہمیں روح کے بارے میں بتائیں۔ راوی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کھڑے رہے اور سر انور آسمان کی طرف اٹھایا میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی اتر رہی ہے یہاں تک کہ وحی آنا بند ہوگئی تو آپ نے فرمایا روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قیامت کے دن تین حالتوں میں اٹھائے جائیں گے۔ بعض لوگ پیدل چلیں گے، بعض سوار اور کچھ لوگ چہروں کے بل چلیں گے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) چہروں کے بل کیسے چلیں گے آپ نے فرمایا جس نے انہیں قدموں پر چلایا وہ منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔ سن لو! وہ اپنے منہ کے ذریعے ہر بلند جگہ اور کانٹے سے بچیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے وہیب نے بھی اس کا کچھ حصہ بواسطہ ابن طاؤس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم (قیامت کے دن) پیادہ اور سوار اٹھائے جاؤ گے اور منہ کے بل بھی چلائے جاؤ گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دوسرے یہودی سے کہا چلو اس نبی سے کچھ پوچھیں۔ دوسرے نے کہا نبی نہ کہو اگر اس نے سن لیا کہ تو اسے نبی کہتا ہے تو اس کی چار آنکھیں

صفوان بن عسال المرادي أن يهوديين قال أحدهما لصاحبه اذهب بنا إلى هذا النبي نسأله فقال لا تقل له نبي فإنه إن يسمعها تقول نبي كانت له أربعة أعين فأتيا النبي صلى الله عليه وسلم فسألاه عن قول الله تعالى ولقد آتينا موسى تسع آيات بينات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشركوا بالله شيئا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التي حرم الله إلا بالحق ولا تسرقوا ولا تسحروا ولا تمشوا ببريء إلى سلطان فيقتله ولا تأكلوا الربوا ولا تقذفوا محصنة ولا تفروا من الزحف شك شعبة وعليكم اليهود خاصة ألا تعتدوا في السبت فقبلوا يده ورجليه وقالا نشهد أنك نبي قال فما يمنعكما أن تسلما قالا إن داود دعا الله أن لا يزال في ذريته نبي وإنا نخاف إن أسلمنا أن تقتلنا اليهود هذا حديث حسن صحيح۔

۱۰۷۲۔ حدثنا عبد بن حميد نا سليمان بن داود عن شعبة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير ولم يذكر عن ابن عباس وهشيم عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها قال نزلت بمكة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رفع صوته بالقرآن سبه المشركون ومن أنزله ومن جاء به فأنزل الله ولا تجهر بصلاتك فيسب القرآن ومن أنزله ومن جاء به ولا تخافت بها عن أصحابك بأن تسمعهم حتى يأخذوا عنك

ہو جائیں گی پھر وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں پوچھنے لگے "ولقد آتینا موسیٰ الخ"[1] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ نو نشانیاں یہ ہیں) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، زنا نہ کرو، کسی کو ناحق قتل نہ کرو جبکہ اللہ نے اسے حرام قرار دیا، چوری نہ کرو، جادو نہ کرو، کسی بے گناہ کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے مار ڈالے، سود نہ کھاؤ، کسی پاکدامن کو الزام نہ دو، میدان جہاد سے نہ بھاگو حضرت شعبہ کو (نویں بات میں) شک ہے اور اے یہودیو! خصوصاً تمہارے لئے یہ کہ ہفتہ کے دن حد سے تجاوز نہ ہو (یہ سنکر) دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں چومے اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ بلاشبہ آپ نبی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اسلام قبول کرنے سے کونسی چیز مانع ہے؟ کہنے لگے حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ نبی آتا رہے ہمیں ڈر ہے کہ کہیں یہودی ہمیں قتل نہ کر ڈالیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبہ سے بلاواسطہ حضرت ابن عباس اور ہشیم سے بواسطہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا کہ آیت کریمہ "ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا"[2] مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے ہوئے آواز بلند کرتے تو مشرکین قرآن کو نیز اس کے اتارنے اور لانے والے کو گالیاں دیتے اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی کہ آپ بلند آواز سے نماز نہ پڑھیں کیونکہ قرآن پاک، اس کے اتارنے والے اور لانے والے کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اور نہ بہت آہستہ پڑھیں کہ آپ کے صحابہ کرام بھی نہ سن سکیں (بلکہ درمیانی آواز میں پڑھیں) کہ وہ آپ سے سیکھ سکیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[1] اور بیشک ہم نے موسیٰ کو نو روشن نشانیاں دیں ۱۲ [2] اور اپنی نماز نہ بالکل بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے درمیان راستہ چاہو ۱۲

الْقُرْآنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ وَكَانَ إِذَا صَلّٰى بِأَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْآنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ إِذَا سَمِعُوْا شَتَمُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ أَنْتَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا أَصْلَعُ بِمَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ قُلْتُ بِالْقُرْآنِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ الْقُرْآنُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْآنِ فَقَدْ أَفْلَحَ قَالَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ فَقَدِ احْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ قَدْ فَلَجَ فَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى قَالَ أَفَتُرَاهُ صَلّٰى فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ صَلّٰى فِيْهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ كَمَا كُتِبَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ حُذَيْفَةُ قَدْ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیت کریمہ "ولا تجہر الخ" نازل ہوئی تو اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پوشیدہ تھے۔ حضور اکرم اپنے صحابہ کرام کو نماز پڑھاتے تو قرآن پاک بآواز بلند پڑھتے مشرکین سنکر قرآن کو نیز اس کے لانے اور اتارنے والے کو برا بھلا کہتے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا (اتنی) بلند آواز سے قرأت نہ فرمائیں کہ مشرکین سنکر گالیاں دیں اور اتنی پست آواز سے نہ پڑھیں کہ صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سن نہ سکیں بلکہ درمیانی راہ اختیار فرمائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

زر بن حبیش فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا "نہیں"۔ میں نے عرض کیا "ہاں کیوں نہیں" انہوں نے کہا اے گنجے سر والے تم یہ کہتے ہو تمہارے پاس کیا ثبوت ہے؟ میں نے عرض کیا قرآن سے کہتا ہوں یعنی میرے اور آپ کے درمیان قرآن فیصل ہے حضرت حذیفہؓ نے فرمایا جس نے قرآن سے استدلال کیا وہ کامیاب ہوا سفیان فرماتے ہیں "قد احتج" اور "قد فلج" دونوں قسم کے الفاظ آئے ہیں۔ حضرت زرؓ نے یہ آیت پڑھی "سبحان الذی اسری بعبدہ"[1] حضرت حذیفہؓ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے کہ آپ نے وہاں نماز پڑھی ہے؟ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "نہیں" حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اگر آپ نے وہاں نماز پڑھی ہوتی تو تم پر بھی نماز پڑھنا فرض کر دی جاتی ہے جیسے مسجد حرام میں فرض کر دی گئی۔ حضرت حذیفہؓ نے (اصل واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا آپ کے پاس ایک جانور لایا گیا جس کی پیٹھ لمبی تھی اور اس کا قدم حد بصر تک پہنچتا تھا وہ دونوں (نبی کریم صلی اللہ

[1] اسے پاکیزگی ہے جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ طَوِيلَةِ الظَّهْرِ مَمْدُودَةٍ هٰكَذَا خُطْوَةٌ مَدَّ بَصَرِهِ فَمَا زَايَلَا ظَهْرَ الْبُرَاقِ حَتّٰى رَأَيَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدَ الْآخِرَةِ أَجْمَعَ ثُمَّ رَجَعَا عَوْدَهُمَا عَلٰى بَدْئِهِمَا قَالَ وَيَتَحَدَّثُونَ أَنَّهُ رَبَطَهُ لِمَ أَيَفِرُّ مِنْهُ وَإِنَّمَا سَخَّرَهُ لَهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ فَيَقُولُ إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا أُهْبِطْتُ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ إِنِّي دَعَوْتُ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ دَعْوَةً فَأُهْلِكُوا وَلٰكِنِ اذْهَبُوا إِلٰى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذْبَةٌ إِلَّا مَاحَلَ بِهَا عَنْ دِينِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُوسٰى فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلٰكِنِ ائْتُوا عِيسٰى فَيَأْتُونَ عِيسٰى فَيَقُولُ إِنِّي عُبِدْتُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْتُونِّي فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ قَالَ أَنَسٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ مُحَمَّدٌ

علیہ وسلم اور حضرت جبرئیل براق کی پیٹھ سے اس وقت تک جدا نہ ہوئے جبتک کہ جنت اور دوزخ اور آخرت کے وعدہ کو مکمل طور پر دیکھ نہیں لیا پھر وہ دونوں جیسے گئے تھے اسی طرح واپس ہوئے۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا لوگ کہتے ہیں آپ نے براق کو باندھا حالانکہ غیب و شہادت کے جاننے والے نے اسے آپ کیلئے مسخر کر دیا تھا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بروز قیامت (تمام) اولادِ آدم کا قائد ہونگا اور مجھے (اس پر) فخر نہیں۔ حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور کوئی فخر نہیں حضرت آدمؑ اور دیگر تمام انبیاءؑ اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ آپ فرماتے ہیں لوگ تین بار گھبرائیں گے پھر وہ حضرت آدمؑ کے پاس حاضر ہونگے اور عرض کریں گے آپ ہمارے باپ ہیں اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے آپ فرمائیں گے مجھ سے لغزش واقع ہوئی جس کے باعث مجھے زمین پر اترنا پڑا تم حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ پھر وہ نوحؑ کے پاس جائیں گے آپ فرمائیں گے میں نے زمین پر ایک دعا مانگی تھی اور وہ لوگ ہلاک کر دیئے گئے۔ تم حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاؤ وہ حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں حاضر ہونگے آپ فرمائیں گے میں نے تین مرتبہ (بظاہر) خلاف واقعہ بات کہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے ان تینوں باتوں سے دین الٰہی کو بچانے کے لئے حیلہ کیا حضرت ابراہیم فرمائیں گے حضرت موسیٰؑ کے پاس جاؤ آپ فرمائیں گے میں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا تم عیسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ حضرت عیسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہونگے وہ فرمائیں گے لوگوں نے خدا کے سوا مجھے بھی معبود بنا لیا تھا تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ آپ فرماتے ہیں پھر وہ میرے پاس آئیں گے اور میں ان کے ساتھ چلوں گا۔ ابن جدعان کہتے ہیں حضرت انسؓ نے فرمایا گویا کہ میں اب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا میں جنت کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا کہا جائے گا کون؟ جواب دیا جائے گا

فَيَفْتَحُونَ لِي وَيُرَحِّبُونَ بِي فَيَقُولُونَ مَرْحَبًا فَأَخِرُّ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِي اللّٰهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں" چنانچہ وہ میرے لئے دروازہ کھول دیں گے اور مرحبا کہیں گے، میں سجدہ ریز ہو جاؤنگا تو اللہ تعالےٰ مجھ پر اپنی حمد و ثنا کا کچھ حصہ الہام فرمائیگا مجھے کہا جائیگا سر اٹھائیے مانگیں عطا کیا جائیگا، شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی اور فرمایئے آپکی بات مانی جائیگی (آپ نے فرمایا) یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "عسیٰ ان یبعثک" سفیان فرماتے ہیں اس روایت میں حضرت انسؓ کی یہی ایک بات مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤنگا۔ یہ حدیث حسن ہے بعض نے اسے بواسطہ ابو نضرہ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ بِمُوسَى صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَامَ مُوسَى خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى أَيْ رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ فَقَالَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ فَجَعَلَ مُوسَى حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوسَى وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ

تفسیر سورۂ کہف

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا نوف بکالی کا خیال ہے کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ وہ نہیں جو حضرت خضرؑ کے ہم سفر موسیٰ تھے۔ آپ نے فرمایا اللہ کے دشمن نے جھوٹ کہا میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریمؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو آپ سے پوچھا گیا کون زیادہ عالم ہے؟ آپ نے فرمایا "میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں" چنانچہ اللہ کی طرف علم کی نسبت نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر عتاب فرمایا اور وحی بھیجی کہ دو سمندروں (روم اور فارس کے سمندروں) کے ملاپ کے پاس میرا ایک بندہ آپ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا الٰہی! میں ان سے کیسے مل سکتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ٹوکری میں ایک مچھلی رکھ لیں جہاں وہ گم ہوگی وہ وہیں ہوگا چنانچہ حضرت موسیٰؑ اور انکے ایک شاگرد حضرت یوشع بن نون علیہ السلام چل پڑے۔
حضرت موسیٰؑ نے مچھلی ٹوکری میں رکھی اور وہ دونوں پیدل چلنے لگے حتیٰ کہ جب چٹان کے پاس پہنچے تو سو گئے مچھلی ٹوکری سے تڑپ کر نکلی اور سمندر میں جاگری۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی سے پانی کا بہنا روک دیا اور وہ طاق کی مانند ہو گیا مچھلی کے لئے تو راستہ بن گیا لیکن حضرت موسیٰؑ اور آپ شاگرد متعجب تھے۔ دن کا باقی وقت اور رات بھر چلتے رہے۔

فقال فأمسك الله عنه جرية الماء حتى كان مثل الطاق وكان للحوت سربا وكان لموسى وفتاه عجبا فانطلقا بقية يومهما وليلتهما ونسي صاحب موسى أن يخبره فلما أصبح موسى قال لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا قال ولم ينصب حتى جاوز المكان الذي أمر به قال أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة فإني نسيت الحوت وما أنسانيه إلا الشيطان أن أذكره واتخذ سبيله في البحر عجبا قال موسى ذلك ما كنا نبغ فارتدا على آثارهما قصصا قال يقصان آثارهما قال سفيان يزعم ناس أن تلك الصخرة عندها عين الحياة لا يصيب ماؤها ميتا إلا عاش قال وكان الحوت قد أكل منه فلما قطر عليه الماء عاش قال فقصا آثارهما حتى أتيا الصخرة فرأى رجلا مسجى عليه بثوب فسلم عليه موسى فقال أنى بأرضك السلام فقال أنا موسى قال موسى بني إسرائيل قال نعم قال يا موسى إنك على علم من علم الله علمكه الله لا أعلمه وأنا على علم من علم الله علمنيه لا تعلمه فقال موسى هل أتبعك على أن تعلمني مما علمت رشدا قال إنك لن تستطيع معي صبرا وكيف تصبر على ما لم تحط به خبرا قال ستجدني إن شاء الله صابرا ولا أعصي لك أمرا قال له الخضر فإن اتبعتني فلا تسألني عن شيء حتى أحدث لك منه ذكرا قال نعم فانطلق الخضر وموسى يمشيان على ساحل البحر فمرت بهما سفينة فكلماهم

لیکن موسیٰ کے ساتھی (حضرت یوشع) یہ واقعہ دیکھ چکے تھے آپ کو بتانا بھول گئے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ نے فرمایا کھانا لاؤ ہم تو اس سفر سے تھک چکے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس جگہ کا انہیں حکم ہوا تھا اس سے آگے بڑھے تو تب تھکاوٹ ہوئی۔ حضرت یوشع نے عرض کیا دیکھئے! جب ہم نے چٹان کے پاس آرام کیا تو میں مچھلی کا ذکر کرنا بھول گیا اور شیطان نے ہی مجھے اس کے ذکر سے بھلایا اور تعجب کی بات ہے اس نے سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا اسی کی تو ہمیں تلاش تھی دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر واپس ہوئے۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس چٹان کے پاس آب حیات کا چشمہ ہے جس مردہ پر پڑے زندہ ہو جاتا ہے۔ اس مچھلی میں سے وہ کچھ کھا چکے تھے جب اس پر پانی ٹپکا زندہ ہو گئی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر چلتے چلتے چٹان کے پاس پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ چادر سے اپنے آپ کو ڈھانکے ہوئے ہے۔ حضرت موسیٰ نے انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا اس زمین میں سلام کہاں؟ حضرت موسیٰ نے فرمایا میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے پوچھا بنی اسرائیل کا موسیٰ؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت خضر نے فرمایا اے موسیٰ! تمہارے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے جسے میں نہیں جانتا اور میرے پاس اللہ کا عطا کردہ ایک علم ہے جسے آپ نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کیا میں اس شرط پر آپ کے پیچھے چلوں کہ آپ میری راہ نمائی فرماتے ہوئے مجھے وہ بات سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی۔ حضرت خضر نے فرمایا آپ صبر نہیں کر سکیں گے۔ اور آپ اس چیز پر کیسے صبر کریں گے جس کا آپ کی عقل نے احاطہ نہیں کیا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کی حکم عدولی نہیں کروں گا۔ حضرت خضر نے فرمایا اگر میری پیروی کرنا ہی چاہتے ہیں تو جب تک کسی بات میں خود خبر بیان کر دوں آپ نہیں پوچھیں گے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا ٹھیک ہے پھر حضرت موسیٰ اور حضرت خضر دونوں سمندر کے کنارے کنارے پیادہ پا چلنے لگے۔ ان کے پاس ایک کشتی گزری تو انہوں نے کشتی والوں سے کہا ہمیں بھی سوار کر لو۔ انہوں نے حضرت خضر کو پہچان کر دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا۔ حضرت خضر نے کشتی کی ایک تختی نکال دی۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرایہ کے

أن يحملوهما فعرفوا الخضر فحملوهما بغير نول فعمد الخضر إلى لوح من ألواح السفينة فنزعه فقال له موسى قوم حملونا بغير نول عمدت إلى سفينتهم فخرقتها لتغرق أهلها لقد جئت شيئا إمرا قال ألم أقل إنك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا ثم خرجا من السفينة فبينما هما يمشيان على الساحل وإذا غلام يلعب مع الغلمان فأخذ الخضر برأسه فاقتلعه بيده فقتله فقال له موسى أقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا قال ألم أقل لك إنك لن تستطيع معي صبرا قال وهذه أشد من الأولى قال إن سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا فانطلقا حتى إذا أتيا أهل قرية استطعما أهلها فأبوا أن يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد أن ينقض يقول مائل فقال الخضر بيده هكذا فأقامه فقال له موسى قوم أتيناهم فلم يضيفونا ولم يطعمونا لو شئت لاتخذت عليه أجرا قال هذا فراق بيني وبينك سأنبئك بتأويل ما لم تستطع عليه صبرا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحم الله موسى لوددنا أنه كان صبر حتى يقص علينا من أخبارهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأولى كانت من موسى نسيانا قال وجاء عصفور حتى وقع على حرف السفينة ثم نقر في البحر فقال له الخضر ما نقص علمي وعلمك من علم الله

سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی پھوڑ ڈالی تاکہ یہ ڈوب جائیں آپ نے بہت ہی برا کام کیا۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا بھول پر میرا مواخذہ نہ کیجئے اور میرے کام میں مجھ پر تنگی نہ کیجئے۔ پھر دونوں کشتی سے باہر آئے دریا کے کنارے جا رہے تھے کہ ایک لڑکے کو دوسرے لڑکوں کے ہمراہ کھیلتے دیکھا حضرت خضرؑ نے اس کا سر پکڑ کر جسم سے الگ کر دیا اور اس طرح اسے قتل کر ڈالا حضرت موسیٰؑ نے فرمایا آپ نے ایک بے گناہ کو بغیر کسی کے بدلے کے قتل کر دیا آپ نے بہت ہی برا کام کیا۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات پہلی بات سے زیادہ سخت تھی۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا اگر اب میں آپ سے کسی بات کے متعلق پوچھوں تو مجھے ساتھ نہ رکھیں میری طرف سے کافی معذرت ہو گئی پھر وہ دونوں چل پڑے حتیٰ کہ ایک بستی میں پہنچے بستی والوں سے انہوں نے کھانا مانگا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا اور انہیں کچھ نہ کھلایا۔ وہاں ایک دیوار گرنے کے قریب تھی حضرت خضرؑ نے اسے اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا حضرت موسیٰؑ نے فرمایا ہم اس قوم کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں مہمان بنانے اور کھانا دینے سے انکار کر دیا اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے سکتے تھے۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا بس اب میری اور آپ کی جدائی ہے۔ میں آپ کو ان کاموں کی حقیقت سے آگاہ کئے دیتا ہوں جن کو دیکھ کر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰؑ پر رحم فرمائے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ وہ صبر کرتے تاکہ ہمیں بھی ان خبروں سے آگاہی ہوتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰؑ سے پہلا سوال بھول کر ہوا۔ آپ فرماتے ہیں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر اس نے اپنی چونچ دریا میں ڈالی حضرت خضرؑ نے فرمایا میرے اور آپ کے علم نے اللہ تعالیٰ کے علم سے اتنا ہی کم کیا جتنا اس چڑے

إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ. قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُوْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ مُزَاحِمٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَجَجْتُ حَجَّةً وَلَيْسَ لِي هِمَّةٌ إِلَّا أَنْ أَسْمَعَ مِنْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ الْخَبَرَ حَتّٰى سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَقَدْ كُنْتُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ سُفْيَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَبَرَ.

سمندر کے پانی کو کم کیا۔ حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پڑھا کرتے تھے "وکان امامہم" الآیۃ[1] نیز آپ پڑھتے "واما الغلام فکان کافراً"[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو اسحٰق ہمدانی نے بھی اسے بواسطہ سعید بن جبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ زہری نے اسے بواسطہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ ابو مزاحم سمرقندی فرماتے ہیں علی بن مدینی نے فرمایا میں نے ہمت نہ ہونے کے باوجود صرف اس لئے حج کیا کہ سفیان سے اس حدیث کے بارے میں سنوں کہ ہم سے یہ حدیث عمرو بن دینار نے بیان کی۔ اس سے پہلے بھی میں سفیان سے یہ حدیث سن چکا ہوں لیکن انہوں نے خبر (وغیرہ) کے الفاظ ذکر نہیں کئے تھے۔

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس لڑکے کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا وہ تقدیر الٰہی میں ہی کافر تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضْرَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ ایک سفید جگہ بیٹھے تو نیچے سے سبزہ لہلہانے لگا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

[1] ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی کو ظلماً چھین لیتا ۱۲ [2] وہ لڑکا کافر تھا ۱۲

الْمَعْنَى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ قَالُوا نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّدِّ قَالَ يَحْفِرُونَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا كَادُوا يَخْرِقُونَهُ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ ارْجِعُوا فَسَتَخْرِقُونَهُ غَدًا قَالَ فَيُعِيدُهُ اللهُ كَأَمْثَلِ مَا كَانَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ مُدَّتَهُمْ وَأَرَادَ اللهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ ارْجِعُوا فَسَتَخْرِقُونَهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ وَاسْتَثْنَى قَالَ فَيَرْجِعُونَ فَيَجِدُونَهُ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ فَيَخْرِقُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُونَ الْمِيَاهَ وَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَاءِ فَيَقُولُونَ قَهَرْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِي السَّمَاءِ قَسْوَةً وَعُلُوًّا فَيَبْعَثُ اللهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِي أَقْفَائِهِمْ فَيَهْلِكُونَ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِنْ لُحُومِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هَذَا.

١٠٨٠ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا جَمَعَ اللهُ النَّاسَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلَّهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ

ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "سد" کے بارے میں فرمایا یاجوج ماجوج اسے روزانہ کھودتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب کھل جانے کے قریب ہوتی ہے تو ان کا سردار کہتا ہے واپس چلو کل اس کو توڑ دیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے بہتر کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالےٰ انہیں لوگوں پر بھیجنا چاہے گا تو ان کا سردار کہے گا واپس لوٹ جاؤ انشاء اللہ کل تم اسے توڑ ڈالو گے۔ (یہ بات) وہ استثناء (یعنی انشاء اللہ) کے ساتھ کہے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس (دوسرے دن) واپس آئیں گے تو اسے ایسا ہی پائیں گے جس طرح چھوڑ گئے تھے چنانچہ اسے توڑ ڈالیں گے اور باہر لوگوں پر نکل آئیں گے اور سارا پانی پی جائیں گے لوگ ان سے بھاگیں گے وہ اپنے آسمان کی طرف تیر اندازی کریں گے۔ وہ (تیر) خون آلودہ واپس آئیں گے۔ تو کہیں گے ہم زمین والوں پر غالب آگئے اور آسمان والوں پر بھی غالب اور قاہر ہو گئے یہ بات دل کی سختی اور بڑائی کے گمان سے کہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں (گردن کے پچھلے حصہ) میں ایک کیڑا پیدا کر دیگا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے زمین کے جانور ان کا گوشت کھا کر موٹے ہو گے فربہ ہو گے اور شکر گزار ہو گے، یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے اس طرح اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو سعید بن ابو فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ جب قیامت کے دن جس میں کوئی شک و شبہ نہیں، لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا جس نے کسی ایسے عمل میں جس کو اس نے اللہ کے لیے کیا تھا کسی کو شریک ٹھہرایا تو اسے اس کا ثواب اسی غیر خدا سے طلب کرنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالےٰ شرک سے تمام شرکاء سے زیادہ غنی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

أَعْنِي الشُّرَكَاءَ عَنِ الشِّرْكِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ۔

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ الْجَزَرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يُوسُفَ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا قَالَ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا صَفْوَانُ ابْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يُوسُفَ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

وَمِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى نَجْرَانَ فَقَالُوا لِي أَلَسْتُمْ تَقْرَءُونَ يَا أُخْتَ هَارُونَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوسٰى وَعِيسٰى مَا كَانَ فَلَمْ أَدْرِ مَا أُجِيبُهُمْ فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَلَا أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ۔

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَرَأَ

ہم اسے صرف محمود بن بکر کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ وکان تحتہ کنز لہما ۱؎ کے بارے میں فرمایا اس سے سونا اور چاندی مراد ہے۔ حسن بن علی خلال نے بواسطہ صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، یزید بن یوسف صنعانی، اور یزید بن جابر، مکحول سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت کیا۔

تفسیر سورۂ مریم

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نجران کی طرف بھیجا تو ان لوگوں نے پوچھا کیا تم نہیں پڑھتے "یا اخت ہارون" ۲؎ حالانکہ حضرت موسے علیہ السلام کے درمیان کا وقفہ واضح ہے حضرت مغیرہ فرماتے ہیں مجھ سے اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا چنانچہ میں واپس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا تم نے ان لوگوں کو یہ نہ بتایا کہ وہ لوگ اپنے سے پہلے کے انبیاء کرام اور برگزیدہ لوگوں کے ناموں پر اپنے نام رکھا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف ابن ادریس کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وانذرہم یوم الحسرۃ" ۳؎ پھر فرمایا موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینڈھے کی

۱؎ اور اس دیوار کے نیچے ان دونوں کے لئے خزانہ تھا ۱۲ ۲؎ اے ہارون کی بہن ۱۲ ۳؎ اور ان کو افسوس کے دن سے ڈرائیں ۱۲

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ قَالَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ حَتَّى يُوقَفَ عَلَى السُّورِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّونَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ فَلَوْلَا أَنَّ اللّٰهَ قَضَى لِأَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوا فَرَحًا وَلَوْلَا أَنَّ اللّٰهَ قَضَى لِأَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوا تَرَحًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٠٨٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِي رَأَيْتُ إِدْرِيسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهَمَّامٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ الْمِعْرَاجِ بِطُولِهِ وَهَذَا عِنْدَنَا مُخْتَصَرٌ مِنْ ذَلِكَ۔

١٠٨٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ نَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

صورت میں لوگوں کے سامنے لایا جائے گا۔ پھر جنت و دوزخ کے درمیان دیوار پر کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا "اے اہل جنت!" وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے اور کہا جائے گا "اے اہل دوزخ!" وہ بھی سر اٹھا کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا اسے جانتے ہو وہ کہیں گے "ہاں! یہ موت ہے" چنانچہ اسے لٹا کر ذبح کر دیا جائے گا تو اگر اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے ہمیشگی زندگی مقدر نہ کی ہوتی تو وہ خوشی کے سبب مر جاتے اور اسی طرح اگر دوزخیوں کے لئے ہمیشہ جینا مقدر نہ ہوتا تو وہ دکھ کے مارے مر جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے آیت کریمہ "ورفعناہ مکانا علیا"[1] کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوع حدیث مروی ہے۔ سعید بن ابی عروبہ، ہمام اور متعدد حضرات نے بواسطہ قتادہ، انس بن مالک اور مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث معراج تفصیلاً روایت کی ہے میرے نزدیک یہ اسی کی تلخیص ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا تم جتنی بار مجھ سے ملاقات کرتے ہو اس سے زائد بار ملاقات سے کیا چیز مانع ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وما نتنزل الا بامر ربک" الخ[2] یہ حدیث حسن غریب ہے

[1] اور ہم نے ان کو (حضرت ادریس علیہ السلام کو) بلند مکان کی طرف ۱۲ [2] ہم تو صرف آپ کے رب کے حکم سے ہی اترتے ہیں ہمارے آگے اور پیچھے جو کچھ ہے سب اسی کا ہے ۱۲

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت سدی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے مرہ ہمدانی سے ارشاد باری تعالیٰ "وان منکم الا واردہا"[1] کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان سے بیان کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ آگ پر سے گزریں گے اور پھر حسب اعمال پار ہوں گے ان میں پہلے لوگ بجلی کی طرح پھر ہوا کی مثل پھر گھوڑے کی تیز دوڑ کی طرح پھر اونٹ سوار کی طرح پھر انسان کی دوڑ کی مانند اور پھر پیدل چلنے والے کی طرح پار ہونگے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے اسے سدی سے غیر مرفوع بیان کیا۔

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ يَرِدُونَهَا ثُمَّ يَصْدُرُونَ بِأَعْمَالِهِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ السُّدِّيِّ بِمِثْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قُلْتُ لِشُعْبَةَ أَنَّ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنِي عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ السُّدِّيِّ مَرْفُوعًا وَلٰكِنِّي أَدَعُهُ عَمْدًا۔

سدی نے بواسطہ مرہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے "وان منکم الا واردہا" کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ لوگ اس پر آئیں گے اور حسب اعمال گزریں گے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبد الرحمٰن اور شعبہ سدی سے اس کی مثل روایت کی ہے۔ عبد الرحمٰن فرماتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا کہ اسرائیل نے مجھ سے بواسطہ سدی اور مرہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ شعبہ نے فرمایا میں نے بھی سدی سے مرفوعاً سنا لیکن جان بوجھ کر اسے چھوڑتا ہوں۔

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرَئِيلَ إِنِّي قَدْ أَحْبَبْتُ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل کو آواز دیتا (اے جبرئیل!) میں فلاں آدمی کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر وہ آسمانوں میں اعلان کرتا ہے پھر اہل زمین کے دلوں میں اس کی محبت اترتی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ "ان الذین آمنوا"[2] اسی کے بارے میں ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے

[1] اور ہر ایک نے اس سے گزرنا ہے [2] بلا شبہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالح کیا عنقریب اللہ تعالیٰ ان کے لئے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کر دیگا ۱۲

وَكَذَا وَإِذَا أَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنِّي قَدْ أَبْغَضْتُ فُلَانًا فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ يَقُولُ جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيَّ أَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِي عِنْدَهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ لِي هُنَاكَ مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا الْآيَةَ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو

نفرت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پکارتا ہے میں فلاں آدمی سے متنفر ہوں حضرت جبرئیل آسمان میں اس کی منادی کرتے ہیں اور پھر زمین میں اس کے لئے نفرت اترتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے بواسطہ والد اور ابو صالح حضرت ابوہریرہؓ سے اسکے ہم معنی حدیث مرفوعاً روایت کی ہے۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت خباب بن ارت سے سنا کہ میں عاص بن وائل سہمی کے پاس اپنا ایک حق لینے آیا تو اسنے کہا جبتک تو حضرت محمدؐ کا انکار نہیں کریگا میں تجھے نہیں دونگا میں نے کہا میں انکار نہیں کرونگا حتی کہ تو مر کر پھر زندہ ہو (یعنی تا قیامت) اس نے کہا کیا میں مر کر پھر زندہ کیا جاؤنگا میں نے کہا ہاں اسنے کہا وہاں میرا مال اور اولاد ہوگی میں ادا کردونگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "افرایت الذی[1]" الخ ہناد نے بھی بواسطہ ابو معاویہ اعمش سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ طٰهٰ

تفسیر سورۂ طٰہٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ أَسْرَى لَيْلَةً حَتَّى أَدْرَكَهُ الْكَرَى أَنَاخَ فَعَرَّسَ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَصَلَّى بِلَالٌ ثُمَّ تَسَانَدَ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فَكَانَ أَوَّلَهُمُ اسْتِيقَاظًا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ بِأَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خیبر سے واپسی پر ایک رات چلتے چلتے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نیند کا غلبہ ہوا تو آپ نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اتر کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے بلال! آج رات ہماری حفاظت کرو۔ راوی فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر مشرق کی جانب رخ کئے اپنے کجاوے کے سہارے بیٹھ گئے پھر نیند کا غلبہ ہوا اور آپ کی آنکھ لگ گئی تو وقت صبح کوئی بھی نہ اٹھ سکا۔ سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا اے بلالؓ! حضرت بلالؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! مجھے

[1] کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے آیات کا انکار کیا اور کہا مجھے مال اور اولاد دی جائے گی ۱۲

أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَادُوا ثُمَّ أَنَاخَ فَتَوَضَّأَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلَّى مِثْلَ صَلَاتِهِ فِي الْوَقْتِ فِي تَمَكُّثٍ ثُمَّ قَالَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي هٰذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ ۔

بھی اسی چیز نے گھیر لیا جس نے آپ پر غلبہ پایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کجاوے کسو اور چل پڑو پھر ایک مقام پر اونٹنی بٹھائی وضو فرمایا اور عجلت کے بغیر اطمینان سے اس طرح نماز ادا کی جس طرح وقت پر پڑھی جاتی ہے پھر فرمایا "اقم الصلوۃ لذکری"[1] یہ حدیث غیر محفوظ ہے، متعدد حفاظ نے اسے بواسطہ زہری اور سعید بن مسیب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ صالح بن ابی اخضر حدیث میں ضعیف ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اسے حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا ہے ۔

مِنْ سُوْرَةِ الْأَنْبِيَاءِ

تفسیر سورۂ انبیاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى الْبَغْدَادِيُّ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ أَبُو نُوحٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَمْلُوكِينَ يُكَذِّبُونَنِي وَيَخُونُونَنِي وَيَعْصُونَنِي وَأَشْتِمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ قَالَ يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے دو غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں خیانت کرتے ہیں اور میرا حکم نہیں مانتے۔ میں انہیں گالیاں دیتا ہوں اور مارتا ہوں۔ تو میں ان کے بارے میں کیسا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں نے جو تیری خیانت کی نافرمانی کی اور تجھ سے جھوٹ بولا اور جو تو نے ان کو سزا دی ان سب کا حساب ہوگا اگر تیری سزا ان کے گناہوں کے برابر ہوگی تو حساب بے باق ہے نہ تیرا ان کے ذمہ اور نہ انکا تیرے ذمہ۔ اگر تیرا سزا دینا ان کے جرائم سے کم ہوگا تو تیرے لئے بچ جائے گا اور اگر انکے گناہوں سے تیری سزا زیادہ ہوگی تو اس زیادتی کے بارے تجھ سے بدلہ لیا جائے گا راوی فرماتے ہیں یہ سنکر وہ شخص ایک طرف ہوگیا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور چلانے لگا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اللہ کی کتاب میں نہیں پڑھا "ونضع الموازین القسط" الآیۃ[2] وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم!

[1] اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھو ۱۲ [2] اور ہم قیامت کے دن عدل کے ترازو رکھیں گے تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا ۱۲

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا الْاٰيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ اَحْرَارٌ كُلُّهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ وَقَدْ رَوٰى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ ۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَيْلُ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ قَعْرَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ ۔

۱۰۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ قَوْلُهُ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَلَمْ يَكُنْ سَقِيْمًا وَقَوْلُهُ لِسَارَةَ اُخْتِيْ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالُوْا نَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَاَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ

ہیں ان کی جدائی سے زیادہ بہتر اپنے لئے اور ان کے لئے کوئی دوسری چیز نہیں پاتا آپ گواہ رہیں کہ وہ تمام کے تمام آزاد ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن غزوان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی اسے عبدالرحمٰن بن غزوان سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ویل" جہنم میں ایک وادی ہے جس میں کافر چالیس سال تک گرتا رہے گا تب کہیں اس کی تہہ میں پہنچے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوعاً پہچانتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین مرتبہ (بظاہر) خلاف واقعہ بات کہی۔ آپ نے فرمایا "میں بیمار ہوں" حالانکہ آپ بیمار نہ تھے، حضرت سارہ کے بارے میں فرمایا "میری بہن ہے" اور فرمایا "ان کے بڑے نے کیا"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ و نصیحت کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا "اے لوگو! تم (قیامت کے دن) ننگے جسم اور بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے پھر آپ نے پڑھا "کما بدأنا اول خلق نعیدہ"[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور میری امت کے

[1] جیسا کہ ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح لوٹائیں گے۔

أَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّهُ سَيُؤْتٰى بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمُ الْآيَةَ فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ.

کچھ لوگوں کے بائیں طرف سے پکڑا جائے گا میں عرض کروں گا اے میرے رب یہ تو میرے اصحاب ہیں" کہا جائے گا آپ نہیں جانتے آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا کام کئے تو میں وہی بات کہوں گا جو (اللہ کے) برگزیدہ بندہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی "وکنت علیہم شہیدا" الخ[1] کہا جائے گا جب سے آپ ان سے جدا ہوئے اپنی ایڑیوں پر مسلسل پیچھے کی طرف لوٹتے رہے۔

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ.

ہم سے محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، حضرت مغیرہ بن نعمان سے اس کے ہم معنی روایت بیان کی یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوری نے بھی اسے مغیرہ بن نعمان سے نقل کیا۔

وَمِنْ سُورَةِ الْحَجِّ

تفسیر سورۂ حج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلٰى قَوْلِهِ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ قَالَ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ وَهُوَ فِي سَفَرٍ قَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَقُولُ اللّٰهُ لِآدَمَ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَأَنْشَأَ الْمُسْلِمُونَ يَبْكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَإِنَّهَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت کریمہ "یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ" الخ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے۔ آپ نے فرمایا "جانتے ہو وہ کون سا دن ہے؟" صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا دوزخ کی جماعت تیار کیجئے وہ عرض کریں گے یا اللہ دوزخ کی جماعت کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا نو سو ننانوے جہنم میں اور ایک جنت میں۔ یہ سن کر مسلمانوں نے رونا شروع کر دیا رسول اللہ نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور سیدھے رہو جب بھی نبوت آئی اس کے سامنے جاہلیت تھی، آپ نے فرمایا جاہلیت سے ایک کثیر تعداد لی جائے گی پوری ہو گئی تو ٹھیک ورنہ منافقین سے پوری کی

---

[1] اور جب تک میں ان میں رہا ان پر گواہ رہا اور جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگہبان تھا اور ہر چیز تیرے سامنے ہے اگر تو انہیں عذاب دے (باقی بر صفحہ آئندہ)

لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ
قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَّتْ
وَإِلَّا كَمُلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَمَا مَثَلُكُمْ وَالْأُمَمِ
إِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ أَوْ كَالشَّامَةِ
فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا
رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو
أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا ثُمَّ
قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَكَبَّرُوا قَالَ وَلَا أَدْرِي قَالَ الثُّلُثَيْنِ أَمْ لَا
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ
عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ۔

۱۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
نَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَفَاوَتَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فِي
السَّيْرِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ
بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ
السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ
فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ أَصْحَابُهُ حَثُّوا الْمَطِيَّ وَعَرَفُوا
أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُولُهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ
أَيُّ يَوْمٍ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
ذٰلِكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ فَيُنَادِيهِ
رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا آدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُولُ
أَيْ رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ فَيَقُولُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ
تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ إِلَى النَّارِ وَ
وَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَئِسَ الْقَوْمُ حَتّٰى مَا أَبْدَوْا
بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الَّذِي بِأَصْحَابِهِ قَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا

جائے گی تمہاری اور پہلی امتوں کی مثال ایسے ہے جیسے جانور کے بازو میں داغ یا اونٹ کے پہلو میں تل ہو پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا چوتھا حصہ ہو گے لوگوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا پھر فرمایا امید ہے کہ تم جنتیوں کا تہائی حصہ ہو گے انہوں نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے انہوں نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا راوی فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے دو تہائی کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور متعدد طرق سے بواسطہ حسین، عمران بن حصین سے مروی ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے چلتے چلتے صحابہ کرام ایک دوسرے سے جدا ہو گئے نبی کریم نے یہ دو آیات "یا ایہا الناس اتقوا ربکم" سے "ولکن عذاب اللہ شدید" تک بلند آواز سے پڑھیں۔ صحابہ کرام نے یہ آواز سنکر جانوروں کو تیز کر دیا اور سمجھ گئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی مقام پر ہیں جہاں سے آواز آرہی ہے رسول کریم نے فرمایا جانتے ہو وہ کونسا دن ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو پکارے گا۔ اے آدم جہنم کا لشکر تیار کیجئے آپ عرض کریں گے یا اللہ! جہنم کا لشکر کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر ہزار سے نو سو ننانوے جہنم میں اور ایک جنت میں یہ سنکر صحابہ کرام خاموش ہو گئے حتیٰ کہ کوئی بھی ہنستا نہ تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی حالت ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا عمل کرو اور خوش خبری سنو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک تم

(الّذین ظلم سابقہ) تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخشدے تو تو ہی غالب حکمت والا ہے ۱۲ سلہ اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی ۲

۳ صفحہ ۱۲ پر ہے ۱۲

فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيسَ قَالَ فَسُرِّيَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَجِدُونَ قَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اس طرح کی دو مخلوقوں کے ساتھ ہوگے کہ جس کے ساتھ وہ ہوں گی اسے بڑھا دیں گی یہ یاجوج اور ماجوج ہیں۔ اور وہ لوگ جو حضرت آدمؑ کی اولاد اور شیطان کی اولاد میں سے مر گئے۔ راوی فرماتے ہیں (یہ سنکر) صحابہ کرام کی پریشانی ختم ہو گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمل کرو اور خوشخبری سنو پس مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگوں کے درمیان ایسے ہی ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں تل یا جانور کے بازو میں داغ ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْبَيْتُ الْعَتِيقَ لِأَنَّهُ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خانہ کعبہ کو) بیت العتیق اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس پر کسی جابر کا تسلط نہیں ہوا یہ حدیث حسن غریب ہے بواسطہ زہری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مرسل روایت بیان کی گئی۔

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي وَإِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ لَيَهْلِكُنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الْآيَةَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے تشریف لے گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا اللہ تعالیٰ انہیں ضرور ہلاک کریگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اذن للذین یقاتلون الآیۃ[1] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جان گیا تھا کہ اب باہم قتال ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے متعدد افراد نے اسے بواسطہ حضرت سفیان اعمش اور مسلم بطین، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

---

[1] جن لوگوں سے کافر لڑتے ہیں انہیں اجازت دی گئی کیونکہ ان پر ظلم ہوا اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے ۱۲

سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا لَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

کا واسطہ مذکور نہیں۔

مِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَأَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ أُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ.

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا الْحَدِيثَ وَمَنْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَدِيمًا فَإِنَّهُمْ إِنَّمَا يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَبَعْضُهُمْ لَا يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ يُونُسَ

تفسیر سورۂ مومنون

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے چہرہ اقدس کے پاس مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح آواز سنائی دیتی۔ ایک دن وحی نازل ہوئی ہم کچھ دیر ٹھہرے رہے جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی "اے اللہ! ہمیں زیادہ عطا فرما کم نہ دے، ہمیں عزت دے ذلیل نہ کر، عطا فرما محروم نہ رکھ، ہمیں چن لے ہم پر کسی دوسرے کو نہ چن، ہمیں راضی رکھ اور ہم سے راضی ہو" پھر فرمایا مجھ پر دس آیات نازل ہوئیں جس نے ان کو اپنایا جنت میں داخل ہوا۔ پھر آپ نے پڑھا۔ قد افلح المومنون، آخر تک (دس آیات)[1]

محمد بن ابان نے بواسطہ عبدالرزاق، یونس بن سلیم اور یونس بن یزید زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی، یہ پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ میں (امام ترمذی رحمہ اللہ) نے اسحاق بن منصور سے سنا وہ فرماتے ہیں امام احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم نے بواسطہ عبدالرزاق یونس بن سلیم اور یونس بن یزید الزہری سے یہ حدیث روایت کی۔ جن لوگوں نے شروع شروع میں عبدالرزاق سے سنا وہ یونس بن یزید کا واسطہ ذکر کرتے ہیں جبکہ بعض نے یہ واسطہ ذکر نہیں کیا۔ جنہوں نے یونس بن یزید کا واسطہ ذکر کیا ان کی روایت زیادہ صحیح ہے، عبدالرزاق

[1] بیشک ایمان والے مراد کو پہنچے جو اپنی نمازوں میں گڑگڑاتے ہیں جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے، زکوٰۃ دیتے ہیں، مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے سوا اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ایسے لوگوں پر کوئی ملامت نہیں اور جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہ حد سے بڑھنے والے ہیں جو لوگ امانتوں اور عہد کے محافظ ہیں اور جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ جنت فردوس کے وارث ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ۱۲

بن يزيد ومن ذكر فيه عن يونس بن يزيد فهو اصح وكان عبد الرزاق ربما ذكر في هذا الحديث يونس بن يزيد وربما لم يذكره.

۱۱۰۲- حدثنا عبد بن حميد نا روح بن عبادة عن سعيد عن قتادة عن انس بن مالك ان الربيع بنت النضر اتت النبي صلى الله عليه وسلم وكان ابنها حارثة بن سراقة كان أصيب يوم بدر اصابه سهم غرب فاتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت اخبرني عن حارثة لئن كان اصاب خيرا احتسبت وصبرت وان لم يصب الخير اجتهدت في الدعاء فقال نبي الله يا ام حارثة انها جنان في جنة وان ابنك اصاب الفردوس الاعلى والفردوس ربوة الجنة واوسطها وافضلها هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث انس.

۱۱۰۳- حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان نا مالك بن مغول عن عبد الرحمن بن وهب الهمداني ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن هذه الآية والذين يؤتون ما آتوا وقلوبهم وجلة قالت عائشة أهم الذين يشربون الخمر ويسرقون قال لا يا بنت الصديق ولكنهم الذين يصومون ويصلون ويتصدقون وهم يخافون ان لا يتقبل منهم اولئك الذين يسارعون في الخيرات وهم لها سابقون وروى هذا الحديث عن عبد الرحمن بن سعيد عن ابي حازم عن ابي هريرة عن النبي

اس حدیث میں یونس بن یزید کا واسطہ کبھی ذکر کرتے ہیں اور کبھی نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیع بن نضر کے صاحبزادے حارثہ بن سراقہ کو بدر کے دن ایک تیر لگا نہ معلوم کس نے مارا تھا پھر حضرت ربیع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے حضرت حارثہ کے بارے میں بتائیے اگر وہ بھلائی کو پہنچے تو میں اچھے اجر کی امید رکھوں اور اگر انہوں نے بھلائی نہیں پائی تو میں دعا میں کوشش کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حارثہ کی ماں! جنت میں بہت سی جنتیں ہیں تمہارے بیٹے کو فردوس اعلیٰ نصیب ہوئی اور فردوس بلند جنت ہے، درمیانی اور سب سے بہتر جنت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "والذین یؤتون" (آخر تک)[1] کیا اس سے شراب پینے والے اور چوری کرنے والے لوگ مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا اے صدیق کی بیٹی! یہ مراد نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو روزے رکھتے، نماز پڑھتے اور صدقہ کرتے ہیں اور انہیں صدقہ قبول نہ ہونے کا ڈر ہے یہی لوگ اچھے اعمال میں جلدی کرتے اور سبقت لے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت عبدالرحمن بن سعید سے بواسطہ ابوحازم اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔

---

[1] اور وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں اور ان کے دل ڈر رہے ہیں ۱۲

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ أَبِي شُجَاعٍ عَنْ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهٖ وَتَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النُّوْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ مَرْثَدُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ وَكَانَ رَجُلًا يَحْمِلُ الْأَسْرٰى مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى يَأْتِيَ بِهِمُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ وَكَانَتْ اِمْرَأَةٌ بَغِيٌّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيْقَةً لَهٗ وَأَنَّهٗ كَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِنْ أُسَارٰى مَكَّةَ يَحْمِلُهٗ قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلٰى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ قَالَ فَجَاءَتْ عَنَاقُ فَأَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّيْ بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَتْ إِلَيَّ عَرَفَتْ فَقَالَتْ مَرْثَدٌ فَقُلْتُ مَرْثَدٌ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا هَلُمَّ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَنَاقُ حَرَّمَ اللّٰهُ الزِّنَا قَالَتْ يَا أَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ أَسْرَاكُمْ قَالَ فَتَبِعَنِيْ ثَمَانِيَةٌ وَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَانْتَهَيْتُ إِلٰى غَارٍ أَوْ كَهْفٍ فَدَخَلْتُ فَجَاءُوْا حَتّٰى قَامُوْا عَلٰى رَأْسِيْ فَبَالُوْا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلٰى رَأْسِيْ وَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے "وہم فیہا کالحون" کے بارے میں فرمایا آگ انہیں بھون کر رکھ دے گی حتیٰ کہ اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر ناف کو چھونے لگے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

تفسیر سورۂ نور

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد نامی ایک شخص مکہ مکرمہ سے قیدیوں کو مدینہ طیبہ لایا کرتا تھا۔ مکہ مکرمہ میں عناق نام کی ایک فاجرہ عورت اس کی محبوبہ تھی۔ مرثد نے مکہ کے قیدیوں میں سے ایک کے بارے میں وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے پہنچا دے گا۔ مرثد فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ گیا یہاں تک کہ ایک دیوار کے سائے میں پہنچا چاندنی رات تھی، عناق آئی اور اس نے میرے سائے کی سیاہی دیوار کے پہلو میں دیکھی جب میرے قریب پہنچی تو پہچان گئی اور کہنے لگی "تو مرثد ہے؟" میں نے کہا "ہاں مرثد ہوں" کہنے لگی میرا آنا مبارک ہو آؤ اور آج رات میرے پاس گزارو۔ مرثد فرماتے ہیں میں نے کہا "اے عناق! اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام کیا ہے" یہ سنکر وہ چلائی "اے خیمہ والو! یہ شخص تمہارے قیدیوں کو لے جا رہا ہے" مرثد فرماتے ہیں پھر آٹھ آدمیوں نے میرا تعاقب کیا میں خندمہ میں پہنچا اور ایک غار یا کھوہ کے پاس جا کر میں اس میں داخل ہو گیا وہ لوگ آئے اور انہوں نے میرے سر کے پاس کھڑے ہو کر پیشاب کیا حتیٰ کہ ان کا پیشاب میرے سر پر لگا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں

ط اور وہ اس میں تیوری چڑھا ہوں گے ۱۲

أَعْمَاهُمُ اللّٰهُ عَنِّي قَالَ ثُمَّ رَجَعُوا وَرَجَعْتُ إِلَى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى الْإِذْخِرِ فَفَكَكْتُ عَنْهُ كَبْلَهُ فَجَعَلْتُ أَحْمِلُهُ وَيُعْيِينِي حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْكِحُ عَنَاقًا فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتِ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْثَدُ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَلَا تَنْكِحْهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ لِي ابْنُ جُبَيْرٍ ادْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةَ رَحْلٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَةً عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ

کو مجھ سے اندھا کر دیا پھر وہ واپس لوٹے اور میں بھی اپنے قیدی کے پاس چلا گیا میں نے اسے اٹھایا وہ بہت بھاری تھا مقام اذخر میں پہنچ کر میں نے اس کی مشکیں کھول دیں اور اسے (پیٹھ پر) لاد کر لے چلا اس نے مجھے تھکا دیا تھا۔ مدینہ طیبہ پہنچ کر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے عناق سے نکاح کی اجازت ہے؟ (یہ سنکر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی الزانی لاینکح [1] الخ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مرثد! زانی مرد زانیہ عورت یا مشرکہ سے نکاح کرے اور زانیہ عورت بھی زانی مرد یا مشرک مرد سے نکاح کرے لہذا تو اس سے نکاح نہ کر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مصعب بن زبیر کے دور حکومت میں مجھ سے پوچھا گیا کہ متلاعنین [2] میں جدائی کر دی جائے یا نہیں۔ مجھ سے اس کا کوئی جواب نہ بن پڑا تو میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے کاشانۂ اقدس پر حاضر ہوا اندر آنے کی اجازت مانگی تو مجھے بتایا گیا کہ آپ آرام فرما رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میری آواز سنی تو فرمایا اندر آجاؤ تم ضرور کسی اہم کام کے لئے آئے ہو گے حضرت سعید فرماتے ہیں میں اندر چلا گیا دیکھا تو آپ نے کجاوے کا بستر بچھایا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمن! کیا متلاعنین میں تفریق کر دی جائے؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! ہاں (تفریق کر دی جائے) سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تھا۔ وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو بے حیائی کا ارتکاب

---

[1] زنا کار زانیہ یا مشرکہ سے نکاح کرے اور زانیہ عورت کا نکاح بھی صرف زانی اور مشرک ہی سے کیا جائے [2] لعان کرنے والا مرد اور عورت

عَظِيْمٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الَّذِيْ سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَاتِ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ حَتّٰى خَتَمَ الْآيَاتِ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَأَخْبَرَهٗ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنِيْ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ إِذَا رَأٰى أَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهٖ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ

کرتے دیکھے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرے؟ اگر بولتا ہے تو نہایت بری بات کہتا ہے اور اگر خاموش رہتا ہے تو بہت بڑی برائی پر خاموش رہتا ہے؟" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سنکر) خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا کہنے لگا میں ہی اس معاملے میں مبتلا ہوں جس کے بارے میں میں نے آپ سے سوال کیا ہے اتنے میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی آیات نازل فرمائیں "والذین یرمون ازواجہم الخ"[1] آپ نے اس آدمی کو بلایا اسے یہ آیات پڑھ کر سنائیں اسے نصیحت فرمائی سمجھایا اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے" اس نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں نے اس کے بارے میں جھوٹ نہیں کہا پھر آپ نے اس عورت کو بلایا اسے نصیحت فرمائی، سمجھایا اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے" اس عورت نے کہا "اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دین برحق کے ساتھ بھیجا اس آدمی نے سچ نہیں کہا" ازاں بعد آپ نے مرد سے (قسم و شہادت کا) آغاز کیا چنانچہ اس نے چار قسم کھائی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہے" پھر عورت کو بلایا اس نے بھی چار بار یہ قسم کھائی کہ وہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہ اگر مرد سچا ہو تو مجھ پر لعنت ہے" پھر آپ نے ان دونوں میں تفریق فرما دی اس باب میں حضرت سہل بن سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی عورت کو شریک بن سحماء کے ساتھ متہم کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ہلال بن امیہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھے تو گواہ تلاش کرتا پھرے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی ارشاد فرماتے گواہ لاؤ ورنہ تمہاری

[1] جو لوگ اپنی عورتوں کو الزام دیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا کوئی گواہ نہ ہو تو ایسے آدمی کی گواہی یہ ہے کہ اللہ کے نام سے چار بار گواہی دے کہ وہ سچا ہے ۱۲

وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ فِي أَمْرِي مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ فَقَرَأَ إِلَى أَنْ بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ قَالَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَامَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ قَالُوا لَهَا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَسَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللهِ لَكَانَ لَنَا وَلَهَا شَأْنٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهٰكَذَا رَوَى عَبَّاسُ بْنُ مَنْصُورٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۱۰۸- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ یہ سنکر حضرت ہلال کہنے لگے اللہ کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں یقیناً سچا ہوں اور ضرور بالضرور میرے بارے میں ایسا حکم نازل ہوگا جو میری پیٹھ کو حد سے بچالے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "والذین یرمون ازواجہم" الخ راوی فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیرا اور ان دونوں کو بلا بھیجا دونوں میاں بیوی حاضر ہوئے تو ہلال نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے۔ تو تم میں سے کون ہے جو توبہ کرے۔ پھر عورت نے کھڑے ہو کر گواہی دی جب پانچویں مرتبہ یہ کہا کہ اگر یہ شخص سچا ہے تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ تو لوگوں نے کہا یہ (بددعا) واجب کرنے والی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس عورت نے توقف کیا اور پھر پچھلے پاؤں پھر گئی یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ یہ اپنی بات سے پھر جائے گی۔ اتنے میں اس عورت نے کہا میں عمر بھر کے لئے اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دیکھو اگر اس کے ہاں ایسا لڑکا پیدا ہو جس کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہو، سرین بڑے بڑے اور پنڈلیاں بھرپور ہوں تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی بچہ جنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا گزر نہ چکا ہوتا تو ہماری اور اس کی بڑی شان ہوتی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عباد بن منصور نے اسے اسی طرح بواسطہ عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ایوب نے اسے عکرمہ سے مرسل روایت کیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جب میرے بارے میں وہ چرچا ہوا جو کیا گیا اور مجھے اس کا پتہ تک نہ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمانے کھڑے ہوئے اور تشہد کے بعد اللہ تعالیٰ کے شایان شان اس کی حمد و ثنا کی

فِيَّ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ
فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى
أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبَنُوا بِمَنْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ
عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا
حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي فَقَامَ
سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ
أَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ
أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ
فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَا وَاللّٰهِ أَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الْأَوْسِ
مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تُضْرَبَ أَعْنَاقُهُمْ حَتَّى كَادَ أَنْ
يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ
وَمَا عَلِمْتُ بِهِ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ
خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ
فَعَثَرَتْ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمِّ
تَسُبِّينَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ
فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمِّ تَسُبِّينَ
ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ
تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمِّ تَسُبِّينَ
ابْنَكِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَسُبُّهُ إِلَّا فِيكِ فَقُلْتُ
فِي أَيِّ شَأْنِي قَالَتْ فَبَقَرَتْ لِي الْحَدِيثَ قُلْتُ
وَقَدْ كَانَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَجَعْتُ
إِلَى بَيْتِي وَكَأَنَّ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ لَمْ أَخْرُجْ
لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا وَوُعِكْتُ فَقُلْتُ
لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْنِي إِلَى
بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِي الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ
الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السُّفْلِ
وَأَبُو بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ أُمِّي مَا
جَاءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَتْ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ

پھر فرمایا "اما بعد۔ مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری
اہلیہ پر تہمت لگائی۔ اللہ کی قسم! میں نے اپنی اہل میں کوئی برائی نہیں
دیکھی اور قسم بخدا! میں نے اس میں بھی کوئی برائی نہیں دیکھی جس کے ساتھ
ان لوگوں نے اسے متہم کیا۔ وہ میری عدم موجودگی میں کبھی میرے
گھر نہیں آیا اور اگر کبھی میں سفر میں گیا تو وہ بھی میرا ہمسفر رہا" حضرت
سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ!
مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان سب کی گردن مار دوں۔ اس پر خزرج
کا ایک آدمی اٹھا اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ماں
بھی اسی قبیلے سے تھیں۔ وہ کہنے لگا تم جھوٹے ہو اللہ کی قسم! اگر یہ
بدنام کرنے والے قبیلہ اوس سے ہوتے تو تم کبھی ان کی گردنیں مارنا
پسند نہ کرتے۔ بات اس حد تک بڑھ گئی کہ قریب تھا مسجد میں اوس اور
خزرج کے درمیان فساد ہو جاتا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں مجھے
سارے واقعہ کی خبر نہ ہوئی۔ اسی شام کسی ضرورت کے لئے ام مسطح
کے ساتھ باہر نکلی وہ پھسل گئیں تو کہنے لگیں مسطح ہلاک ہو۔ میں نے
کہا "اماں! اپنے بیٹے کو برا بھلا کہتی ہو وہ چپ ہو گئیں دوبارہ
پھسلیں تو پھر کہا مسطح ہلاک ہو۔ میں نے پھر کہا اماں! اپنے بیٹے
کو بددعا دیتی ہو۔ وہ پھر خاموش ہو گئیں۔ تیسری مرتبہ پھر پاؤں
پھسلا تو انہوں نے کہا مسطح ہلاک ہو۔ اس مرتبہ میں نے سختی سے
کہا اماں! اپنے ہی بیٹے کی بدخواہی کرتی ہو۔ "ام مسطح نے عرض
کیا اللہ کی قسم! میں تو آپ ہی کی وجہ سے اسے کوستی ہوں" میں
نے کہا میرے کس معاملے میں؟ پھر انہوں نے تفصیلاً واقعہ بیان
کیا۔ میں نے کہا "اچھا تو یہ کچھ ہوا؟" وہ کہنے لگیں جی ہاں" حضرت
عائشہ فرماتی ہیں اللہ کی قسم! میں گھر لوٹ آئی اور جس کام کے لئے
جا رہی تھی گویا اس کے لئے (گھر سے) نکلی ہی نہ تھی میں نے تھوڑا
یا زیادہ کچھ نہ پایا۔ گھر پہنچ کر مجھے بخار ہو گیا تو میں نے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے میرے باپ کے
گھر بھیج دیجئے۔ آپ نے میرے ساتھ ایک لڑکا بھیجا۔ میں گھر میں
داخل ہوئی تو ام رومان (میری والدہ) گھر کے نچلے حصے میں تھیں
اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر والے حصے میں قرآن پڑھ

لَهَا الْحَدِيثَ فَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ خَفِّفِي عَلَيْكِ الشَّأْنَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيلَ فِيهَا فَإِذَا هِيَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ قَالَتْ نَعَمْ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَنَزَلَ فَقَالَ لِأُمِّي مَا شَأْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِي ذُكِرَ مِنْ شَأْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ يَا بُنَيَّةُ إِلَّا رَجَعْتِ إِلَى بَيْتِكِ فَرَجَعْتُ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِي فَسَأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ خَمِيرَهَا أَوْ عَجِينَتَهَا وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْدُقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تِبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ فَبَلَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي فَلَمْ يَزَالَا عِنْدِي حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدِ اكْتَنَفَنِي أَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَتَشَهَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتِ فَتُوبِي إِلَى اللَّهِ

رہے تھے میری والدہ نے پوچھا بیٹی! کیسے آئی ہو؟ فرماتی ہیں میں نے انہیں ساری بات بتادی۔ مگر دیکھا کہ انہیں اس قدر دکھ نہ ہوا جتنا مجھے تھا کہنے لگیں بیٹی! اسے آسان سمجھو کیونکہ اکثر ایسا ہوتا کہ کوئی حسینہ جمیلہ عورت اپنے شوہر کی محبوبہ ہوتی ہے تو اس کی سوکنیں اس سے حسد کرتی ہیں۔ اور اس کے بارے میں (ایسی بات) کہی جاتی ہے۔ (بہرحال) اس واقعہ سے مجھے جتنا رنج ہوا اتنا انہیں (ام رومان کو) نہ ہوا۔ میں نے پوچھا کیا ابا جان کو اس واقعہ کا علم ہے؟ فرمایا "ہاں"! میں نے پوچھا "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی؟ ام رومان نے فرمایا "ہاں"! اس پر میرے آنسو جاری ہو گئے اور میں رو پڑی میری آواز سنکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نیچے تشریف لائے اور میری والدہ سے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا ان کے بارے میں جو بات مشہور ہوئی ہے اس کا انہیں بھی علم ہو چکا ہے۔ یہ سنکر وہ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا بیٹی! میں قسم دے کر کہتا ہوں! اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ فرماتی ہیں میں واپس آگئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے کی طرف تشریف لائے اور خادمہ سے میرے متعلق پوچھا اس نے کہا خدا کی قسم! میں ان میں کوئی عیب نہیں دیکھتی البتہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہ سو جاتی ہیں اور بکری آکر ان کا گوندھا ہوا آٹا کھا جاتی ہے یہ سنکر بعض صحابہ کرام نے خادمہ کو ڈانٹا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچ سچ کہہ دے انہوں نے اسے بہت برا بھلا کہا تو کہنے لگی سبحان اللہ! قسم بخدا! میں ان کے بارے میں وہی کچھ جانتی ہوں جو سنار خالص سونے کے بارے میں جانتا ہے۔ جب یہ خبر اس آدمی کو پہنچی جس کے بارے میں یہ واقعہ کہا گیا تھا تو اس نے کہا سبحان اللہ خدا کی قسم! میں نے کبھی کسی عورت کا کپڑا نہیں کھولا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں وہ شخص راہ خدا میں شہید ہوا۔ فرماتی ہیں میرے والدین نے میرے پاس صبح کی اور میرے پاس ہی رہے حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے میرے والدین نے مجھے دائیں بائیں طرف سے گھیر رکھا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھا اور اللہ کی شایان شان اس کی حمد و ثناء

فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ قَالَتْ وَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَحْيِيْ مِنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا وَوَعَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَفَتُّ إِلٰى أَبِيْ فَقُلْتُ أَجِبْهُ قَالَ فَمَاذَا أَقُوْلُ فَالْتَفَتُّ إِلٰى أُمِّيْ فَقُلْتُ أَجِيْبِيْهِ قَالَتْ أَقُوْلُ مَاذَا قَالَتْ فَلَمَّا لَمْ يُجِيْبَا تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ قُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّيْ لَمْ أَفْعَلْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنِّيْ لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ بِنَافِعِيْ عِنْدَكُمْ لِيْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُمُوْهُ وَأُشْرِبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَلَئِنْ قُلْتُ إِنِّيْ قَدْ فَعَلْتُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّيْ لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُوْلُنَّ أَنَّهَا قَدْ بَاءَتْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ مَا أَجِدُ لِيْ وَلَكُمْ مَثَلًا قَالَتْ وَالْتَمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوْبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ قَالَتْ وَأُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهٖ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَإِنِّيْ لَأَتَبَيَّنُ السُّرُوْرَ فِيْ وَجْهِهٖ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِيْنَهٗ وَيَقُوْلُ أَبْشِرِيْ يَا عَائِشَةُ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَاءَتَكِ قَالَتْ فَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِيْ أَبَوَايَ قُوْمِيْ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا أَقُوْمُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهٗ وَلَا أَحْمَدُكُمَا وَلٰكِنْ أَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ أَنْزَلَ بَرَاءَتِيْ لَقَدْ سَمِعْتُمُوْهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوْهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوْهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ أَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِدِيْنِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ يَتَكَلَّمُ فِيْهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ

کی پھر فرمایا اے عائشہؓ اگر تم سے کسی برائی کا ارتکاب ہوا یا تم نے زیادتی کی تو توبہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اسی وقت انصار کی عورت دروازے پر بیٹھی تھی حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے اس عورت سے حیا نہیں فرماتے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا تو میں نے ابا جان کی طرف متوجہ ہو کر کہا آپ جواب دیجئے۔ انہوں نے فرمایا میں کیا کہوں۔ پھر میں نے اپنی ماں کی طرف متوجہ ہو کر کہا آپ جواب دیجئے انہوں نے فرمایا میں کیا کہوں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب دونوں نے جواب نہ دیا تو میں نے تشہد پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور عرض کیا قسم بخدا! اگر میں یہ کہوں کہ یہ کام میں نے نہیں کیا اور اللہ گواہ ہے کہ میں سچی ہوں تو آپ لوگوں کے نزدیک اس بات سے مجھے کیا فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ آپ نے گفتگو کی اور آپ لوگوں کے دلوں میں یہ بات گھر کر چکی ہے۔ اور اگر میں کہوں کہ میں نے اسکا ارتکاب کیا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو آپ لوگ کہیں گے کہ اس نے اپنے گناہ کا خود اقرار کر لیا قسم بخدا! میں اپنی اور آپ کی اسکے سوا کوئی مثال نہیں پاتی۔ آپ فرماتی ہیں پھر اس وقت میں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام یاد کیا لیکن یاد نہ آسکا تو میں نے کہا جیسے حضرت یوسفؑ کے والد نے کہا تھا فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون۔ آپ فرماتی ہیں پھر اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی کچھ دیر ہم خاموش رہے پھر جب یہ کیفیت ختم ہو گئی اور میں آپکے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار دیکھ رہی تھی آپ پیشانی کو پونچھ رہے تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے عائشہ! تجھے خوشخبری ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت نازل کر دی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نہایت غصے میں تھی میرے والدین نے فرمایا (عائشہؓ) رسول اللہ کی طرف اٹھو میں نے کہا اللہ کی قسم! نہ تو میں حضورؐ کی طرف اٹھوں گی اور نہ ہی آپ کی تعریف کروں گی اور تمہاری تعریف بھی نہیں کروں گی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گی جس نے میری برأت نازل فرمائی کہ آپ لوگوں نے اسے سنکر نہ تو اسکا انکار کیا اور نہ ہی اسے بدلا۔ اور حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں زینب بنت جحش کو اللہ تعالیٰ نے انکے دین کے باعث بچا لیا اور انہوں نے کوئی غلط بات نہ کہی مگر انکی بہن حمنہ بنت جحش، ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہو گئیں۔

بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ وَكَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ أَبُوبَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يَعْنِي مِسْطَحًا إِلٰى قَوْلِهِ أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَ لَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوٰى يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَمَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَطْوَلَ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَأَتَمَّ۔

١١٠٩۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَتَلَا الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا نَزَلَ أَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ

اس معاملے میں گفتگو کرنے والے مسطح حسان بن ثابتؓ اور عبداللہ بن ابی (منافق) تھے۔ وہ چغلیاں کھاتا اور انکو جمع کرتا تھا۔ اور یہی عبداللہ اور حمنہ پیش پیش تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت صدیق اکبرؓ نے قسم کھائی کہ عمر بھر مسطح کو نفع نہیں پہنچائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ولا یأتل اولوا الفضل" آخر[1] اس میں فضل والوں سے مراد حضرت ابوبکرؓ ہیں اور قرابت دار اور مساکین سے مراد مسطح ہیں۔ اس آیت کے نزول پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے پروردگار! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور آپ نے مسطح کے ساتھ حسب سابق اچھا سلوک (دوبارہ) جاری فرمایا۔ یہ حدیث، ہشام بن عروہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ یونس بن یزید، معمر اور کئی دوسرے حضرات نے اسے بواسطہ زہری، عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن ابو وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ ہشام بن عروہ کی روایت کے مقابلہ میں یہ روایت زیادہ لمبی اور مکمل ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں جب میری برأت نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر تشریف فرما کر اس کا ذکر کیا اور قرآن کی (آیت) تلاوت کی۔ اور جب نیچے تشریف لائے تو دو مردوں اور ایک عورت کو حد لگانے کا حکم فرمایا اور انہیں حد ماری گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف محمد بن اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ

تفسیر سورۂ فرقان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١١١٠۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے

[1] اور تم میں فضیلت اور گنجائش والے قسم نہ کھائیں کہ وہ قرابت داروں، مساکین اور مہاجرین کو نہیں دیں گے بلکہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تمہیں پسند نہیں کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۲

عن عمرو بن شرحبيل عن عبد الله قال قلت يا رسول الله أي الذنب أعظم قال أن تجعل لله ندا وهو خلقك قال قلت ثم ماذا قال أن تقتل ولدك خشية أن يطعم معك قال قلت ثم ماذا قال أن تزني بحليلة جارك هذا حديث حسن .

١١١١ ـ حدثنا بندار نا عبد الرحمن نا سفيان عن منصور والأعمش عن أبي وائل عن عمرو بن شرحبيل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله هذا حديث حسن صحيح .

١١١٢ ـ حدثنا عبد بن حميد نا سعيد بن الربيع أبو زيد نا شعبة عن واصل الأحدب عن أبي وائل عن عبد الله قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الذنب أعظم قال أن تجعل لله ندا وهو خلقك وأن تقتل ولدك من أجل أن يأكل معك أو من طعامك وأن تزني بحليلة جارك قال وتلا هذه الآية والذين لا يدعون مع الله إلها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق أثاما يضاعف له العذاب يوم القيامة ويخلد فيه مهانا حديث سفيان عن منصور والأعمش أصح من حديث شعبة عن واصل لأنه زاد في إسناده رجلا حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر عن شعبة عن واصل عن أبي وائل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهكذا روى شعبة عن واصل عن أبي وائل عن عبد الله

کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اسکے بعد کونسا گناہ ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیں گے" فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا "یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے" یہ حدیث حسن ہے۔

بندار نے بواسطہ عبدالرحمٰن، سفیان، منصور، اعمش، ابووائل اور عمرو بن شرحبیل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا نیز یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ یا تیرے کھانے سے کھائیں گے اور یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے"۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر"[1] منصور اور اعمش سے سفیان کی روایت، شعبہ کی روایت سے جو ابووائل سے روایت کی گئی ہے زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ ان کی سند میں ایک آدمی کا اضافہ ہے محمد بن مثنیٰ نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ، واصل اور ابووائل حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ شعبہ نے بواسطہ ابووائل، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یونہی روایت کی لیکن عمرو بن شرحبیل کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

[1] اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے کسی جان کو جو اللہ نے حرام کی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَكُرَيْبٌ كُرْبَتِهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ .

وَمِنْ سُوْرَةِ الشُّعَرَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ .

۱۱۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهٰكَذَا رَوَى وَكِيعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيِّ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ .

۱۱۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ

تفسیر سورۂ شعراء

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اے عبدالمطلب کی اولاد! میں اللہ تعالیٰ کی طرف (اس کی اجازت کے بغیر) تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ تم لوگ میرے مال سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ وکیع اور کئی دوسرے محدثین نے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح (محمد بن عبدالرحمٰن الطفاوی کی روایت کی مانند) روایت کیا ہے۔ بعض افراد نے بواسطہ ہشام بن عروہ اور عروہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت نقل کی اور حضرت عائشہؓ کا واسطہ مذکور نہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی[۳] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام و خاص (تمام) قریش کو جمع کیا اور فرمایا اے قریش! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ کیونکہ (اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر) میں تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں۔ اے بنو عبد مناف کی جماعت! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں (ذاتی طور پر) تمہیں نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اے بنی قصی کے گروہ! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ بیشک میں (اپنے آپ) تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں۔ اے بنو عبدالمطلب کی جماعت!

(بقیہ صفحہ سابقہ) کام کرے گا وہ سزا پائیگا قیامت کے دن اس پر عذاب بڑھایا جائیگا اور اسمیں ہمیشہ ذلت سے رہیگا ۱۲ سلہ اور اپنے قریب رشتہ داروں کو ڈرائیے ۱۲
سلہ نبی اکرم کا اپنے اختیار کی نفی فرمانا مطلقاً نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر میں مالک نہیں ہوں اور یہ بات آپنے محض ڈرانے کے لئے فرمائی ورنہ ان میں سے بعض حضرات کے لئے جنتی ہونا اور لوگوں کے لئے بلکہ تمام امت کے لئے آپ کی شفاعت صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ یا ہو سکتا ہے کہ آپ کا ۲

۳ یہ ارشاد پاک ان احادیث سے پہلے کا ہو واللہ اعلم مترجم ۱۲

مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي قُصَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِنَّ لَكِ رَحِمًا وَسَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ.

اپنے آپ کو نارِ جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے آپ کو نارِ جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں تمہارے نفع اور نقصان کا (ذاتی طور پر) مالک نہیں ہوں بے شک تمہاری مجھ سے رشتہ داری ہے اور عنقریب میں اسے اس کی تری سے تر کردوں گا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے علی بن حجر نے بواسطہ شعیب بن صفوان، عبدالملک بن عمیر اور موسےٰ بن طلحہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوعًا بیان کیا۔

۱۱۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا أَبُو زَيْدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ ثَنِي الْأَشْعَرِيُّ قَالَ لَمَّا نَزَلَ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ فَرَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا صَبَاحَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ أَصَحُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب آیت کریمہ "وانذر عشیرتک الاقربین" نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال کر بلند آواز سے پکارا اے عبد مناف کی اولاد! یا صباحاہ! (یعنی دوڑتے چلے آؤ) یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت ابوموسیٰ کی روایت سے غریب ہے۔ **بعض نے اسے بواسطہ قسامہ بن زہیر نبی کریم صلی اللہ** علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ النَّمْلِ

تفسیر سورۂ نمل

۱۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَى مُوسَى فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دابۃ الارض" (اس طرح) نکلے گا کہ اس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور عصائے موسےٰ (علیہ السلام) ہوگا وہ مومن کا چہرہ روشن کریگا اور کافر کی ناک پر مہر لگائے گا حتیٰ کہ دسترخوان والے جمع ہونگے تو ایک سے کہے گا اے مومن! اور دوسرے

بِالْخَاتَمِ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هٰذَا يَا مُؤْمِنُ وَيَقُوْلُ هٰذَا يَا كَافِرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ فِيْ دَابَّةِ الْاَرْضِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ۔

سے کہو کہ اے کافر!" یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی دابۃ الارض کے بارے میں مروی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْقَصَصِ

۱۱۱۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُعَيِّرَنِيْ قُرَيْشٌ اِنَّمَا يَحْمِلُهُ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لَاَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ

تفسیر سورۂ قصص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے ارشاد فرمایا "لا الٰہ الا اللہ" کہو تاکہ میں روز قیامت تمہاری گواہی دوں انہوں نے کہا اگر مجھے قریش کے طعنے کا ڈر نہ ہوتا کہ وہ کہیں گے اس نے ڈر سے ایسا کیا، تو میں ضرور آپ کی آنکھ کو ٹھنڈا کرتا۔" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "انک لا تہدی من احببت الخ"[1] یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن کیسان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْعَنْكَبُوْتِ

۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ قَالَ اُنْزِلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ قِصَّةً وَقَالَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَلَيْسَ قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ بِالْبِرِّ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَمُوْتَ اَوْ تَكْفُرَ قَالَ فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

تفسیر سورۂ عنکبوت

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے بارے میں چار آیات نازل ہوئیں پھر انہوں نے واقعہ بیان کیا حضرت سعد کی والدہ (ام سعد) نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے نیکی کا حکم نہیں دیا؟ قسم بخدا! میں اس وقت نہ تو کھانا کھاؤں گی اور نہ پانی پیوں گی جب تک کہ مجھے موت نہ آجائے یا تو کافر ہو جائے۔ فرماتے ہیں لوگ ان کا منہ زبردستی کھول کر کھانا کھلاتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ووصینا الانسان بوالدیہ الخ"[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱؎ بیشک تم نہیں کر سکتے کہ جسے آپ چاہیں اپنی طرف سے ہدایت کریں ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت فرماتا ہے۔ ۲؎ اور ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی تاکید کی اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو اسے میرا شریک ٹھہرا جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان ۱۲

۱۱۱۹ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ قَالَ كَانُوا يَخْذِفُونَ أَهْلَ الْأَرْضِ وَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكٍ ۔

وَمِنْ سُورَةِ الرُّومِ

۱۱۲۰ ۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ فَأَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَنَزَلَتْ الٓمٓ غَلَبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللّٰهِ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ هٰكَذَا قَرَأَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتِ الرُّومُ ۔

۱۱۲۱ ۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ قَالَ غُلِبَتْ وَغَلَبَتْ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ أَهْلُ فَارِسَ عَلَى الرُّومِ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ أَهْلُ الْأَوْثَانِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ فَذَكَرُوهُ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ سَيَغْلِبُونَ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد خداوندی "وتاتون فی نادیکم المنکر" کی تفسیر میں فرمایا وہ لوگ زمین والوں کو کنکریاں مارتے اور ان سے مذاق کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے بواسطہ حاتم بن ابی صغیرہ سماک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورۂ روم

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں غزوۂ بدر کے دن رومیوں کو اہل فارس پر فتح ہوئی تو مسلمان اس سے بہت خوش ہوئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "الم غلبت الروم سے یفرح المومنون بنصر اللہ تک" مسلمانوں کو اہل روم کے فارسیوں پر غالب آنے کی خوشی تھی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ نصر بن علی نے یونہی غلبت الروم معروف کا صیغہ پڑھا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کریمہ "الم غلبت الروم" میں "غُلِبَتْ" اور "غَلَبَتْ" (معروف اور مجہول دونوں طرح) فرمایا آپ نے فرمایا مشرکین چاہتے تھے کہ اہل فارس کو رومیوں پر غلبہ حاصل ہو کیونکہ مشرکین اور اہل فارس دونوں بت پرست تھے۔ مسلمان اہل روم کی فتح چاہتے تھے کہ وہ اہل کتاب تھے ان لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا عنقریب وہ (اہل روم) غالب آئیں گے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات مشرکین کو بتائی تو کہنے لگے ہمارے اور اپنے درمیان ایک مدت مقرر کیجئے۔ اگر ہم

له اور اپنی مجلس میں بری بات کرتے ہو۔ سله رومی قریب کی زمین مغلوب ہو گئے اور اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب وہ چند سال بعد غالب ہوں گے پہلے اور بعد اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے، اس دن ایمان والے اللہ تعالیٰ سے خوش ہوں گے ۱۲

الروم عليهم لانهم واياهم اهل كتاب وفي ذلك قول الله تعالى ويومئذ يفرح المؤمنون بنصر الله ينصر من يشاء وهو العزيز الرحيم وكانت قريش تحب ظهور فارس لانهم واياهم ليسوا باهل كتاب ولا ايمان ببعث فلما انزل الله هذه الاية خرج ابو بكر الصديق يصيح في نواحي مكة الم غلبت الروم في ادنى الارض وهم من بعد غلبهم سيغلبون في بضع سنين قال ناس من قريش لابي بكر فذلك بيننا وبينكم زعم صاحبك ان الروم ستغلب فارسا في بضع سنين افلا نراهنك على ذلك قال بلى وذلك قبل تحريم الرهان فارتهن ابو بكر والمشركون وتواضعوا الرهان وقالوا لابي بكر كم تجعل البضع ثلاث سنين الى تسع سنين فسم بيننا وبينك وسطا تنتهي اليه قال فسموا بينهم ست سنين قال فمضت ست سنين قبل ان يظهروا فاخذ المشركون رهن ابي بكر فلما دخلت السنة السابعة ظهرت الروم على فارس فعاب المسلمون على ابي بكر تسمية ست سنين قال لان الله تعالى قال في بضع سنين قال واسلم عند ذلك ناس كثير هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من حديث عبد الرحمن بن ابي الزناد۔

اللہ تعالیٰ نے یہ (مذکورہ بالا) آیت نازل فرمائی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ کے گردونواح میں بلند آواز سے پڑھتے جاتے "الم غلبت الروم" قریش کے کچھ لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اس بات میں ہمارے تمہارے درمیان شرط ہے تمہارے رسول کا خیال ہے کہ اہل روم چند سالوں میں فارسیوں پر غالب آئیں گے۔ کیا ہم اس شرط پر تمہارے پاس مال رہن نہ رکھیں؟ آپ نے فرمایا "ہاں کیوں نہیں!" یہ واقعہ تحریم رہن سے قبل کا ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور قریش نے شرط لگا کر مال گروی رکھا پھر وہ کہنے لگے اے ابوبکر، تین سے نو سالوں تک کی مدت میں سے کتنا عرصہ آپ مقرر فرماتے ہیں، ہمارے اور اپنے درمیان ایک درمیانی مدت مقرر کیجئے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے چھ سال مقرر کئے۔ لیکن چھ سال گزر گئے اور رومیوں کو اہل فارس پر فتح نہ ہوئی چنانچہ مشرکین نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گروی رکھا ہوا مال لے لیا۔ ساتویں سال اہل روم کو فارسیوں پر فتح حاصل ہوئی۔ مسلمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے چھ سال کے تعین کو معیوب سمجھا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے "فی بضع سنین" فرمایا (اور بضع کا اطلاق نو تک ہے) اس موقع پر بہت لوگ اسلام لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، ہم اسے صرف حضرت عبدالرحمن بن ابی الزناد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

ومن سورة لقمان

۱۱۲۴۔ حدثنا قتيبة نا بكر بن مضر عن عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم ابي عبد الرحمن عن ابي امامة عن رسول الله

تفسیر سورۂ لقمان

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانے بجانے والی لونڈیوں کی خرید وفروخت نہ کرو، اور نہ انہیں علم

لَهُمْ فَقَالُوا اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ أَجَلًا فَإِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَإِنْ ظَهَرْتُمْ كَانَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَجَعَلَ أَجَلَ خَمْسِ سِنِينَ فَلَمْ يَظْهَرُوا فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا جَعَلْتَهُ إِلَى دُونَ قَالَ أُرَاهُ الْعَشْرِ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ وَالْبِضْعُ مَا دُونَ الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّومُ بَعْدُ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى الم غُلِبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ أَنَّهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ۔

۱۱۲۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ ثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ ثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ فِي مُنَاحَبَةِ الم غُلِبَتِ الرُّومُ أَلَا احْتَطْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ الْبِضْعَ مَا بَيْنَ ثَلَاثٍ إِلَى تِسْعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نِيَارِ بْنِ مُكْرَمٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الم غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَاهِرِينَ لِلرُّومِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ ظُهُورَ

غالب آگئے تو اتنا اتنا مال ہمارا ہوگا اور تم غالب آگئے تو ہم اتنا مال تمہیں دیں گے آپ نے پانچ سال کا عرصہ مقرر فرما دیا اس مدت میں فتح نہ ہوئی چنانچہ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا اے ابوبکر! تم نے اس سے کم تک مدت نہیں پائی۔ راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا دس سال سے کم تک۔ حضرت سعید فرماتے ہیں بضع سے دس سے کم مراد ہیں۔ فرماتے ہیں پھر اہل روم کو فتح ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے "الم غلبت الروم" الخ حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے سنا ہے کہ انہیں بدر کے دن کامیابی ہوئی تھی یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے بواسطہ سفیان ثوری حبیب بن مرہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے "الم غلبت الروم" کی شرط کے متعلق فرمایا اے ابوبکر! تم نے احتیاط کیوں نہ کی کیونکہ بضع تین سے نو تک کے عدد کے لئے بولا جاتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ زہری اور حضرت عبیداللہ رضی اللہ تعالے عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت نیار بن مکرم اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری "الم غلبت الروم" الخ۔ اس دن اہل فارس روم پر غالب تھے۔ اور مسلمان اہل روم کی فتح چاہتے تھے کیونکہ مسلمان اور وہ دونوں اہل کتاب تھے۔ اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ویومئذ یفرح المؤمنون" الخ قریش فارس کی فتح چاہتے تھے کیونکہ یہ دونوں اہل کتاب بھی نہ تھے اور قیامت پر بھی ایمان نہیں رکھتے تھے جب

صلى الله عليه وسلم قال لا تبيعوا القينات
ولا تشتروهن ولا تعلموهن ولا خير في تجارة
فيهن وثمنهن حرام في مثل هذا انزلت
هذه الآية ومن الناس من يشتري لهو
الحديث ليضل عن سبيل الله إلى آخر الآية
هذا حديث غريب إنما يروى من حديث القاسم
عن أبي أمامة والقاسم ثقة وعلي بن يزيد يضعف
في الحديث قاله محمد بن إسماعيل۔

ومن سورة السجدة

۱۱۲۵۔ حدثنا عبد الله بن أبي زياد نا
عبد العزيز بن عبد الله الأويسي عن سليمان بن
بلال عن يحيى بن سعيد عن أنس بن مالك أن
هذه الآية تتجافى جنوبهم عن المضاجع نزلت في
انتظار الصلوة التي تدعى العتمة هذا حديث
حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه۔

۱۱۲۶۔ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن
أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة يبلغ به
النبي صلى الله عليه وسلم قال قال الله
تعالى أعددت لعبادي الصالحين ما لا عين
رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر
وتصديق ذلك في كتاب الله فلا تعلم
نفس ما أخفي لهم من قرة أعين جزاء بما
كانوا يعملون هذا حديث حسن صحيح۔

۱۱۲۷۔ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن
مطرف بن طريف وعبد الملك هو ابن أبجر
سمعا الشعبي يقول سمعت المغيرة بن
شعبة على المنبر يرفعه إلى النبي صلى الله

سکھاؤ۔ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "ومن الناس من یشتری لہو الحدیث الخ"[1] یہ حدیث غریب ہے یہ بواسطہ قاسم، ابو امامہ سے مروی ہے۔ قاسم ثقہ ہیں اور علی بن یزید کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔

تفسیر سورۂ سجدہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں یہ آیت "تتجافی جنوبہم عن المضاجع"[2] اس نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں نازل ہوئی جسے "عتمہ" (عشاء) کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کیا جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک گزرا اور اس کی تصدیق قرآن پاک کی یہ آیت "فلا تعلم نفس"[3] الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دریافت کیا اے میرے رب! سب سے کم درجے کا جنتی

[1] اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ وہ بے سمجھے اللہ تعالیٰ کی راہ سے بہکا دیں۔ [2] ان کے پہلو خوابگاہوں سے جدا ہوتے ہیں۔ [3] تو کسی نفس کو معلوم نہیں جو آنکھ کی ٹھنڈک اس کے لئے چھپا رکھی ہے یہ ان کے اعمال کا صلہ ہے ۱۲

عليه وسلم يقول إن موسى سأل ربه فقال أي رب أي أهل الجنة أدنى منزلة قال رجل يأتي بعد ما يدخل أهل الجنة الجنة فيقال له ادخل فيقول كيف أدخل الجنة وقد نزلوا منازلهم وأخذوا أخذاتهم قال فيقال له أترضى أن يكون لك ما كان لملك من ملوك الدنيا فيقول نعم أي رب قد رضيت فيقال له فإن لك هذا ومثله ومثله ومثله فيقول قد رضيت أي رب فيقال له فإن لك هذا وعشرة أمثاله فيقول رضيت أي رب فيقال له فإن لك مع هذا ما اشتهت نفسك ولذت عينك هذا حديث حسن صحيح وروى بعضهم هذا الحديث عن الشعبي عن المغيرة ولم يرفعه والمرفوع أصح.

ومن سورة الأحزاب

١١٢٨۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا صاعد الحراني نا زهير نا قابوس بن أبي ظبيان أن أباه حدثه قال قلنا لابن عباس أرأيت قول الله عز وجل ما جعل الله لرجل من قلبين في جوفه ما عنى بذلك قال قام نبي الله صلى الله عليه وسلم يوما يصلي فخطر خطرة قال المنافقون الذين يصلون معه ألا ترى أن له قلبين قلبا معكم وقلبا معهم فأنزل الله ما جعل الله لرجل من قلبين في جوفه حدثنا عبد بن حميد نا أحمد بن يونس نا زهير نحوه هذا حديث حسن

١١٢٩۔ حدثنا أحمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك انا سليمان بن المغيرة عن ثابت

کون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک آدمی ہوگا جو تمام جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا اس سے کہا جائے گا داخل ہوجا۔ وہ کہے گا کیسے داخل ہوں جبکہ تمام لوگ اپنی اپنی جگہوں پر پہنچ چکے اور انہوں نے جو کچھ لینا تھا لے لیا اس سے کہا جائے گا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تیرے لئے اتنا ہو جتنا کسی دنیوی بادشاہ کے لئے تھا وہ عرض کریگا ہاں اے رب! مجھے پسند ہے پھر اسے کہا جائے گا تیرے لئے اتنا ہی ہے اور اس کے برابر (تین مرتبہ فرمایا یعنی تین گنا مزید) وہ عرض کریگا اے میرے رب! میں راضی ہوں کہا جائے گا تجھے یہ سب کچھ اور دس گنا مزید دیا جائیگا۔ وہ عرض کریگا یا اللہ! میں راضی ہوں پھر کہا جائیگا اس کے علاوہ تجھے وہ کچھ بھی ملے گا جو تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض لوگوں نے اسے بواسطہ شعبی حضرت ابوہریرہؓ سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ مرفوع روایت زیادہ صحیح ہے۔

تفسیر سورۂ احزاب

حضرت ابوظبیان فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ[1] کے بارے میں پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو آپ کے قلب اقدس میں کچھ خیال گزرا۔ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے منافقین نے کہا دیکھتے نہیں ہو ان کے دو دل ہیں ایک دل تمہارے ساتھ اور ایک دل ان لوگوں کے ساتھ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (مذکورہ بالا) نازل فرمائی عبد بن حمید نے بواسطہ احمد بن یونس زہیر سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے چچا انس بن نضر جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا بدر

[1] اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہیں رکھے ۱۲

أستطيع أن أصنع ما صنعتم فوجدنا فيه بضعا وثمانين بين ضربة بسيف وطعنة برمح ورمية بسهم وكنا نقول فيه وفي أصحابه نزلت فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر قال يزيد يعني هذه الآية هذا حديث حسن صحيح واسم عمه أنس بن النضر۔

۱۱۳۱۔ حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار البصري نا عمرو بن عاصم عن إسحق بن يحيى بن طلحة عن موسى بن طلحة قال دخلت على معاوية فقال ألا أبشرك قلت بلى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول طلحة ممن قضى نحبه هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث معاوية إلا من هذا الوجه وإنما روي هذا عن موسى بن طلحة عن أبيه۔

۱۱۳۲۔ حدثنا أبو كريب نا يونس بن بكير عن طلحة بن يحيى عن موسى وعيسى ابني طلحة عن أبيهما طلحة أن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا لأعرابي جاهل سله عن من قضى نحبه من هو وكانوا لا يجترئون على مسألته يوقرونه ويهابونه فسأله الأعرابي فأعرض عنه ثم سأله فأعرض عنه ثم سأله فأعرض عنه ثم إني اطلعت من باب المسجد وعلي ثياب خضر فلما رآني النبي صلى الله عليه وسلم قال أين السائل عمن قضى نحبه قال الأعرابي أنا يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا ممن قضى نحبه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث يونس بن بكير۔

۱۱۳۳۔ حدثنا عبد بن حميد نا عثمان بن

فرماتے ہیں لیکن جو کچھ انہوں نے جو ہر دکھائے ایسے نہ ہو سکا۔ حضرت انس بن نضر کے جسم پر تلواروں، نیزوں اور تیروں کے اسی سے زائد زخم پائے گئے۔ ہم کہا کرتے تھے حضرت انس اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی "فمنہم من قضی نحبہ الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت انس کے چچا کا نام انس بن نضر ہے (رضی اللہ عنہما)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہوں نے فرمایا "کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟" میں نے عرض کیا "ہاں کیوں نہیں" انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا طلحہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کر دی۔" یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث معاویہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں بواسطہ موسیٰ بن طلحہ حضرت طلحہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت موسیٰ اور عیسیٰ رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے ایک جاہل بدو سے کہا تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو "من قضی نحبہ" (اپنی ذمہ داری پوری کرنے والے) سے کون مراد ہے۔ صحابہ کرام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور ہیبت کے پیش نظر خود سوال نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ اعرابی نے آپ سے پوچھا آپ نے رخ پھیر لیا پھر دریافت کیا آپ نے پھر رخ پھیر لیا اس نے تیسری مرتبہ پوچھا آپ نے اب بھی منہ پھیر لیا۔ حضرت طلحہ فرماتے ہیں اتنے میں مسجد کے دروازے سے سامنے ہوا اس وقت میں نے سبز کپڑے پہن رکھے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا عہد پورا کرنے والوں کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ اعرابی نے کہا "یا رسول اللہ! میں ہوں" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (حضرت طلحہؓ) ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو گئے یہ حدیث حسن غریب ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ سُمِّيْتُ
بِهٖ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبُرَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ قَدْ
شَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غِبْتُ عَنْهُ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ اَرَانِيَ اللّٰهُ مَشْهَدًا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ
اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ اَنْ يَقُوْلَ غَيْرَهَا
فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ اُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهٗ
سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا اَبَا عَمْرٍو اَيْنَ قَالَ
وَاهًا لِرِيْحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهَا دُوْنَ اُحُدٍ فَقَاتَلَ
حَتّٰى قُتِلَ فَوُجِدَ فِيْ جَسَدِهٖ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ
مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَّطَعْنَةٍ وَّرَمْيَةٍ فَقَالَتْ
عَمَّتِيَ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ اَخِيْ اِلَّا بِبَنَانِهٖ
وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا
اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ
يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔
۱۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ
هَارُوْنَ نَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ اَنَّ عَمَّهٗ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ
غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ لَئِنْ اَشْهَدَنِيَ اللّٰهُ
قِتَالًا لِلْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ كَيْفَ اَصْنَعُ
فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ
هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ وَاَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا
صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ اَصْحَابَهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهٗ
سَعْدٌ فَقَالَ يَا اَخِيْ مَا فَعَلْتَ اَنَا مَعَكَ فَلَمْ

کی لڑائی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک نہ ہو سکے انہیں اس بات کا بہت دکھ ہوا تو انہوں نے فرمایا سب سے پہلی جنگ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے، میں اس سے غیر حاضر رہا اللہ کی قسم! اگر اب اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی غزوہ میں جانے کا موقعہ دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کچھ کرتا ہوں۔ پھر انہیں خوف ہوا کہ کوئی دوسری ایسی بات نہ کہہ دے۔ چنانچہ آئندہ سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ احد میں شریک ہوئے راستے میں سعد بن معاذ سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا اے ابن عمرو! کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا جنت کی خوشبو کے کیا کہنے ہیں اسے احد سے پہلے ہی محسوس کر رہا ہوں۔ پھر وہ لڑے حتیٰ کہ جام شہادت نوش کیا ان کے بدن میں تلواروں، نیزوں اور تیروں کے اسی سے زائد زخم پائے گئے۔ حضرت انس فرماتے ہیں میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے فرمایا میں نے اپنے بھائی کو صرف انگلیوں کے پوروں سے پہچانا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ[1] الآیۃ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے۔ وہ فرمانے لگے میں اس پہلی لڑائی سے غیر حاضر رہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے خلاف لڑی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے خلاف کسی جنگ میں مجھے جانے کا موقعہ دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں۔ پھر جب احد کے دن بہت سے مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا یا اللہ! جو کچھ ان مشرکین نے کیا میں اس سے بیزار ہوں اور جو کچھ مسلمانوں سے سرزد ہوا اس کے لئے معذرت خواہ ہوں، پھر آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا بھائی جان! تم نے کیا کرنا؟ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ حضرت سعد

[1] یعنی وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد سچا کر دیا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی منتظر ہے اور وہ ذرا نہ بدلے ۱۲

عمر عن یونس بن یزید عن الزهری عن ابی سلمة عن عائشة قالت لما امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بتخییر ازواجه بدأ بی فقال یا عائشة انی ذاکر لک امرا فلا علیک ان لا تستعجلی حتی تستامری ابویک قالت وقد علم ان ابوی لم یکونا لیامرانی بفراقه قالت ثم قال ان الله یقول یا ایها النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوة الدنیا وزینتها فتعالین حتی بلغ للمحسنات منکن اجرا عظیما فقلت فی ای هذا استامر ابوی فانی ارید الله ورسوله والدار الاخرة وفعل ازواج النبی صلی الله علیه وسلم مثل ما فعلت هذا حدیث حسن صحیح وقد روی هذا ایضا عن الزهری عن عروة عن عائشة۔

۱۱۳۴۔ حدثنا قتیبة نا محمد بن سلیمان الاصبهانی عن یحیی بن عبید عن عطاء بن ابی رباح عن عمر بن ابی سلمة ربیب النبی صلی الله علیه وسلم قال لما نزلت هذه الایة علی النبی صلی الله علیه وسلم انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا فی بیت ام سلمة فدعا فاطمة وحسنا وحسینا فجللهم بکساء وعلی خلف ظهره فجلله بکساء ثم قال اللهم هؤلاء اهل بیتی فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا قالت ام سلمة وانا معهم یا نبی الله قال انت علی مکانک وانت علی خیر هذا حدیث غریب من هذا الوجه من حدیث عطاء عن عمر بن ابی سلمة۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنی ازواج کو اختیار دینے کا حکم ہوا تو آپ نے مجھ سے آغاز کیا اور فرمایا اے عائشہ! میں تمہیں ایک بات یاد دلاتا ہوں وہ یہ کہ اپنے والدین سے مشورہ کرنے سے پہلے (کسی فیصلہ کی) جلدی نہ کرنا اور اس (تاخیر) میں تم پر کوئی حرج نہیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے آپ سے جدائی کا مشورہ نہیں دیں گے، پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "یا ایہا النبی قل لازواجک الخ"[1] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے والدین سے کس بات کا مشورہ کروں میں نے اللہ، اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کیا" پھر دیگر ازواج مطہرات نے بھی یہی کہا جو میں نے کہا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ زہری اور عروہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

پروردۂ رسول، حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت کریمہ "انما یرید اللہ لیذہب الخ"[2] نازل ہوئی اس وقت آپ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خانۂ اقدس میں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر چادر میں لپیٹ لیا اور علی پیچھے تھے ان کو بھی چادر اوڑھا دی پھر عرض کیا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے نجاست دور رکھ اور انہیں خوب پاک کر دے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر ہو اور بھلائی پر ہو۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ عطاء، حضرت عمر بن سلمہ کی روایت سے غریب ہے۔

---

[1] اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی ازواج سے فرما دیں اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کو چاہتی ہو تو بیشک اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ [2] اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

١١٣٥۔ حدثنا عبد بن حميد نا عفان بن مسلم نا حماد بن سلمة نا علي بن زيد عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمر بباب فاطمة ستة اشهر اذا خرج لصلاة الفجر يقول الصلاة يا اهل البيت انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه انما نعرفه من حديث حماد بن سلمة وفي الباب عن ابي الحمراء ومعقل بن يسار وام سلمة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چھ ماہ تک یہ طریقہ رہا کر صبح کی نماز کے لئے تشریف لے جاتے وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ سے گزرتے ہوئے فرماتے اے اہل بیت نماز قائم کرو۔ "انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس" الآیۃ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو حمراء، معقل بن یسار اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

١١٣٦۔ حدثنا علي بن حجر نا داود بن الزبرقان عن داود بن ابي هند عن الشعبي عن عائشة قالت لو كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كاتما شيئا من الوحي لكتم هذه الآية واذ تقول للذي انعم الله عليه يعني بالاسلام وانعمت عليه يعني بالعتق فاعتقته امسك عليك زوجك واتق الله وتخفي في نفسك ما الله مبديه وتخشى الناس والله احق ان تخشاه الى قوله وكان امر الله مفعولا وان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما تزوجها قالوا تزوج حليلة ابنه فانزل الله ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم تبناه وهو صغير فلبث حتى صار رجلا يقال له زيد بن محمد فانزل الله ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله فان لم تعلموا آباءهم فاخوانكم في الدين

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وحی میں سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت چھپاتے "واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ"[1] یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے (حضرت زید کو) اسلام کی توفیق دی اور آپ نے اسے آزاد کر کے احسان کیا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح کیا تو لوگوں نے کہا آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ما کان محمد ابا احد من رجالکم" الخ[2] آپ نے انہیں منہ بولا بیٹا بنایا اس وقت وہ کم سن تھے پھر وہ جوان ہو گئے۔ انہیں زید بن محمد کہا جانے لگا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ادعوہم لآبائہم" الخ[3] ان کو یہ کہنا کہ فلاں، فلاں کا بھائی یا فلاں کا مولیٰ ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عدل والا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ داؤد بن ابی ہند، شعبی اور مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صرف اس قدر

[1] اور جب آپ یاد کرو جب تم اس سے فرماتے تھے جسے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اسے نعمت دی کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور تم اپنے دل میں وہ بات رکھتے تھے جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا۔ اور تمہیں لوگوں کے طعنوں کا اندیشہ تھا ۱۲ [2] (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے (باقی بر صفحہ آئندہ)

وَمَوَالِيكُمْ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانٍ وَفُلَانٌ أَخُو فُلَانٍ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ يَعْنِي أَعْدَلُ عِنْدَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رُوِيَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هَذِهِ الْآيَةَ وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ هَذَا الْحَرْفُ لَمْ يُرْوَ بِطُولِهِ۔

مروی ہے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ، وحی سے کچھ مخفی رکھتے تو یہ آیت چھپا رکھتے "واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ" طویل حدیث مذکور نہیں ۔

۱۱۳۷ ۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَضَّاحٍ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هَذِهِ الْآيَةَ وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ، وحی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت چھپاتے "واذ تقول للذی الخ" ، یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۱۱۳۸ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِ اللَّهِ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ قَالَ مَا كَانَ لِيَعِيشَ لَهُ فِيكُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت زید بن حارثہ کو زید بن محمد ہی کہہ کر پکارتے تھے حتیٰ کہ قرآن کی آیت نازل ہوئی "ادعوہم لاباۂہم الخ" ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ عامر شعبی ، اللہ تعالےٰ کے ارشاد "ما کان محمد ابا احد منکم الخ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کی نرینہ اولاد زندہ نہ رہی ۔

۱۱۳۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ

ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

(بقیہ صفحہ سابقہ) مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول اور سب نبیوں میں پچھلے ، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ۱۲ صفحہ ہذا ۱؎ انہیں ان کے باپوں کے نام سے پکارو ۱۲

عِكْرِمَةَ عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَرَى كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا لِلرِّجَالِ فَمَا أَرَى النِّسَاءَ يُذْكَرُونَ بِشَيْءٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْآيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَإِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا قَالَ فَكَانَتْ تَفْتَخِرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَكُنَّ أَهْلُوْكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ خَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ إِلَيْهِ فَعَذَرَنِيْ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِيْ آتَيْتَ أُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ الْآيَةَ قَالَتْ فَلَمْ أَكُنْ أَحِلُّ لَهُ لِأَنِّيْ لَمْ أُهَاجِرْ كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ السُّدِّيِّ۔

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ

خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں ہر چیز کو مردوں ہی کے لئے دیکھتی ہوں اور عورتوں کا تو کہیں ذکر ہی نہیں" اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ان المسلمین والمسلمات الخ[1]" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی "فلما قضی زید منہا الخ[2]" تو حضرت زینب، دیگر ازواج مطہرات پر فخر کرتے ہوئے فرماتیں تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالی نے سات آسمانوں سے اوپر کیا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیام نکاح دیا میں نے عذر پیش کیا تو آپ نے میری معذرت قبول فرمائی اس پر اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی "انا احللنا لک الخ[3]" حضرت ام ہانی فرماتیں ہیں چونکہ میں نے آپ کے ساتھ ہجرت نہیں کی اس لئے میں آپ کے لئے حلال نہیں ہیں طلقاء میں سے تھی (یعنی فتح مکہ کے بعد اسلام لانے والوں میں سے تھی) یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق یعنی سدی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

[1] بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایمان والے اور ایمان والیاں ۱۲ [2] پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دیدی ۱۲ [3] اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تمہارے لئے تمہاری وہ بیبیاں حلال فرمائیں جن کو تم مہر دو اور تمہارے ہاتھ کا مال کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی ۱۲

نا حماد بن زيد عن ثابت عن انس قال لما نزلت هذه الآية وتخفي في نفسك ما الله مبديه في شأن زينب بنت جحش جاء زيد يشكو فهم بطلاقها فاستأمر النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم امسك عليك زوجك واتق الله هذا حديث حسن صحيح

۱۱۲۳۔ حدثنا عبد بن حميد نا روح عن عبد الحميد بن بهرام عن شهر بن حوشب قال قال ابن عباس نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اصناف النساء الا ما كان من المؤمنات المهاجرات قال لا يحل لك النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج ولو اعجبك حسنهن الا ما ملكت يمينك واحل الله فتياتكم المؤمنات وامرأة مؤمنة ان وهبت نفسها للنبي وحرم كل ذات دين غير الاسلام ثم قال ومن يكفر بالايمان فقد حبط عمله وهو في الآخرة من الخاسرين وقال يا ايها النبي انا احللنا لك ازواجك اللاتي آتيت اجورهن وما ملكت يمينك مما افاء الله عليك الى قوله خالصة لك من دون المؤمنين وحرم ما سوى ذلك من اصناف النساء هذا حديث حسن انما نعرفه من حديث عبد الحميد بن بهرام سمعت احمد ابن الحسن يذكر عن احمد بن حنبل قال لا بأس بحديث عبد الحميد بن بهرام عن شهر بن حوشب۔

۱۱۲۴۔ حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن عمرو عن عطاء قالت عائشة ما مات

جب آیت کریمہ "وتخفی فی نفسک الخ" حضرت زینب بنت جحش کے متعلق نازل ہوئی حضرت زید شکایت لے کر آئے اور حضرت زینب کو طلاق دینے کا ارادہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا اپنی بیوی کو اپنے پاس روکے رکھو اور اللہ تعالے سے ڈرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنے والی مومن عورتوں کے سوا دیگر ہر قسم کی عورت سے روک دیا گیا۔ اللہ تعالے نے فرمایا "لا یحل لک من النساء" (الخ) اللہ تعالی نے مومن لونڈیاں حلال کیں اور مومن عورت جو اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دے۔ دیگر مذاہب کی عورتیں آپ کے لئے حرام کر دی گئیں۔ پھر فرمایا "ومن یکفر" (الخ) نیز فرمایا "یا ایہا النبی انا احللنا لک" (الخ) اس کے سوا ہر قسم کی عورتیں حرام کر دی گئیں یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے بواسطہ عبد الحمید بن بہرام شہر بن حوشب کی روایت سے پہچانتے ہیں (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا فرماتے ہیں شہر بن حوشب سے عبد الحمید بن بہرام کی روایت میں کچھ حرج نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال

لہ جو شخص ایمان کا منکر ہوا اس کا عمل ضائع ہو گیا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں سے ہو گا ۱۲

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اُحِلَّ لَہُ النِّسَاءُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

١١٣٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ ابْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ نَا اَبِیْ عَنْ بَیَانٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَنٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَۃٍ مِّنْ نِّسَائِہٖ فَاَرْسَلَنِیْ فَدَعَوْتُ قَوْمًا اِلَی الطَّعَامِ فَلَمَّا اَکَلُوْا وَخَرَجُوْا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قِبَلَ بَیْتِ عَائِشَۃَ فَرَاٰی رَجُلَیْنِ جَالِسَیْنِ فَانْصَرَفَ رَاجِعًا فَقَامَ الرَّجُلَانِ فَخَرَجَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ حَدِیْثِ بَیَانٍ وَرَوٰی ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا الْحَدِیْثَ بِطُوْلِہٖ۔

١١٣٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا اَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَاہُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی بَابَ امْرَاَۃٍ عَرَّسَ بِهَا فَاِذَا عِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ فَاحْتَبَسَ ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ فَرَجَعَ وَقَدْ خَرَجُوْا قَالَ فَدَخَلَ وَاَرْخٰی بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ سِتْرًا قَالَ فَذَکَرْتُہٗ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ فَقَالَ لَئِنْ کَانَ کَمَا تَقُوْلُ لَیَنْزِلَنَّ فِیْ هٰذَا شَیْءٌ قَالَ فَنَزَلَتْ اٰیَۃُ الْحِجَابِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَمْرُو بْنُ سَعِیْدٍ یُقَالُ لَہُ الْاَصْلَمُ۔

١١٣٧ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ الضُّبَعِیُّ عَنِ الْجَعْدِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ

سے پہلے یہ عورتیں آپ کے لئے حلال کر دی گئیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زوجہ مطہرہ کے ساتھ شادی کی پھر مجھے لوگوں کو دعوت ولیمہ دینے بھیجا جب لوگ کھانا کھا کر چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرۂ مبارکہ کی طرف جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے وہاں دو آدمیوں کو بیٹھے دیکھا تو واپس تشریف لے گئے ازاں بعد وہ دونوں آدمی اٹھ کر چلے گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الخ" اس حدیث میں واقعہ مذکور ہے یہ حدیث حسن، بیان (راوی) کی روایت سے غریب ہے۔ ثابت نے حضرت انسؓ سے یہ حدیث مکمل روایت کی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے دروازہ پر تشریف لائے جن سے شادی کی تھی۔ دیکھا کہ انکے پاس کچھ افراد بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ واپس چلے گئے اور اپنی ضرورت پوری کی کچھ دیر ٹھہر کر پھر تشریف لائے تو لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ واپس تشریف لے گئے اپنا کام کیا اور تشریف لائے اتنے میں وہ لوگ چلے گئے۔ حضرت انس فرماتے ہیں آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا میں نے حضرت ابی طلحہ سے واقعہ ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اگر تم نے سچ کہا تو عنقریب اس کے متعلق کچھ حکم نازل ہوگا فرماتے ہیں پھر آیت پردہ نازل ہوئی یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے عمرو بن سعید کو اصلع کہا جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی اور اپنی زوجہ

ملحوظہ: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں اجازت کے بغیر داخل ہو مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بیشک اس میں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایذا ہوتی تھی۔

أنس بن مالك قال تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل بأهله فصنعت أمي أم سليم حيسا فجعلته في تور فقالت يا أنس اذهب بهذا إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقل له بعثت بهذا إليك أمي وهي تقرئك السلام وتقول إن هذا لك منا قليل يا رسول الله قال فذهبت به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت إن أمي تقرئك السلام وتقول إن هذا منا لك قليل فقال ضعه ثم قال اذهب فادع لي فلانا وفلانا وفلانا ومن لقيت فسمى رجالا قال فدعوت من سمى ومن لقيت قال قلت لأنس عدد كم كانوا قال زهاء ثلاثمائة قال وقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أنس هات بالتور قال فدخلوا حتى امتلأت الصفة والحجرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليتحلق عشرة عشرة وليأكل كل إنسان مما يليه فأكلوا حتى شبعوا قال فخرجت طائفة ودخلت طائفة حتى أكلوا كلهم قال فقال لي يا أنس ارفع قال فرفعت فما أدري حين وضعت كان أكثر أم حين رفعت قال وجلس طوائف منهم يتحدثون في بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس وزوجته مولية وجهها إلى الحائط فثقلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم على نسائه ثم رجع فلما رأوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رجع ظنوا أنهم قد ثقلوا عليه قال فابتدروا الباب فخرجوا كلهم وجاء رسول الله صلى الله

کے پاس تشریف لے گئے میری والدہ ام سلیم نے حیس[1] تیار کی اور ایک پیالے میں ڈال کر مجھے فرمایا اے انس! اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ اور عرض کرو یا رسول اللہ! میری والدہ نے یہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے آپ کو سلام کہا ہے اور کہا کہ یا رسول اللہ! ہماری طرف سے یہ حقیر سا نذرانہ قبول فرمایئے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں اسے لے کر حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا فلاں، فلاں کو بلاؤ چند آدمیوں کے نام لیے نیز ان کے علاوہ جو بھی ملے اسے بلا لاؤ۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں ان سب کو بھی جن کے آپ نے نام لیے تھے اور علاوہ ازیں جن جن حضرات سے ملاقات ہوئی انکو بھی بلا لایا۔ ابو عثمان کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ان کی کتنی تعداد تھی انہوں نے فرمایا تقریباً تین سو آدمی ہوں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس! لاؤ" پھر وہ لوگ داخل ہوتے یہاں تک کہ چبوترہ اور حجرہ مبارک بھر گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"دس دس کا حلقہ بنا لو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے" حضرت انس فرماتے ہیں ان سب نے سیر ہو کر کھایا ایک جماعت نکلتی دوسری آجاتی" اس طرح سب کے سب نے کھا لیا۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا" انس! اٹھاؤ" میں نے اٹھا لیا تو میں نہیں جانتا جس وقت لایا تھا اس وقت زیادہ تھا یا اٹھاتے وقت زیادہ تھا۔ ان لوگوں میں کئی گروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے آنحضرت تشریف فرما تھے اور آپ کی زوجہ مطہرہ دیوار کی طرف منہ کرکے بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان لوگوں کا بیٹھنا نبی کریم پر گراں ہو گیا آپ باہر تشریف لے گئے دوسری ازواج مطہرات کو سلام کیا پھر واپس تشریف لائے لوگوں نے آپ کو واپس آتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ ان کی موجودگی آپ پر بار خاطر ہے۔ پھر وہ جلدی جلدی دروازے کی طرف

[1] کھجور، گھی اور ستو ملا کر ایک کھانا بنتا ہے جسے حیس کہتے ہیں ۱۲

عليه وسلم حتى أرخى الستر ودخل وأنا جالس
في الحجرة فلم يلبث إلا يسيرا حتى خرج علي
وأنزلت هذه الآيات فخرج رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقرأهن على الناس يا
أيها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوت النبي إلا
أن يؤذن لكم إلى طعام غير ناظرين إناه
ولكن إذا دعيتم فادخلوا فإذا طعمتم فانتشروا
ولا مستأنسين لحديث إن ذلكم كان يؤذي
النبي إلى آخر الآية قال الجعد قال أنس
أنا أحدث الناس عهدا بهذه الآيات
وحجبن نساء النبي صلى الله عليه وسلم
هذا حديث حسن صحيح والجعد هو ابن
عثمان ويقال هو ابن دينار ويكنى أبا عثمان
بصري وهو ثقة عند أهل الحديث روى
عنه يونس بن عبيد وشعبة وحماد بن زيد۔

۱۱۴۸۔ حدثنا إسحاق بن موسى الأنصاري
نا معن نا مالك بن أنس عن نعيم بن عبد الله
المجمر أن محمد بن عبد الله بن زيد الأنصاري
وعبد الله بن زيد الذي كان أري النداء
بالصلاة أخبره عن أبي مسعود الأنصاري
أنه قال أتانا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ونحن في مجلس سعد بن عبادة فقال
له بشير بن سعد أمرنا الله أن نصلي عليك
فكيف نصلي عليك قال فسكت رسول الله
صلى الله عليه وسلم حتى ظننا أنه لم يسأله
ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
قولوا اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على إبراهيم وبارك على محمد

بڑھے اور سب کے سب چلے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پردہ لٹکایا اور اندر داخل ہو گئے۔ میں حجرہ مبارکہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد آپ باہر تشریف لائے اور یہ آیات نازل ہوئیں "یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی" الخ اس کے بعد آپ باہر تشریف لے گئے اور لوگوں پر یہ آیات پڑھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں (دوسروں کی بنسبت) ان آیات کے نزول کے زیادہ قریب ہوں (اس کے بعد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پردہ میں ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جعد سے مراد ابن عثمان ہیں انہیں ابن دینار بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی کنیت ابو عثمان بصری ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ یونس بن عبید، شعبہ اور حماد بن زید نے ان سے روایت لی ہیں۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے (اس وقت) ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے۔ بشیر بن سعد نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود شریف بھیجنے کا حکم دیا (تو بتائیے) ہم آپ پر کس طرح درود شریف بھیجیں۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا انہوں نے آپ سے پوچھا ہی نہیں پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح کہو "اللہم صلی علی محمد وعلی آل محمد" الخ[1] اور سلام اسی طرح پڑھو جس طرح تمہیں سکھایا گیا" اس باب میں حضرت علی، ابی حمید، کعب بن عجرہ، طلحہ بن عبید اللہ، ابو سعید،

لہ اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر اس طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی

بیشک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر برکت اسی طرح نازل فرما جس طرح تو نے اتاری (بقیہ صفحہ آئندہ)

وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِيْ حُمَيْدٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَزَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ وَيُقَالُ ابْنُ جَارِيَةَ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

زید بن خارجہ (ابن جاریہ بھی کہا جاتا ہے) اور بریدہ رضی اللہ تعالٰے عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١٣٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخِلَاسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا مَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَيْءٌ اسْتِحْيَاءً مِنْهُ فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فَقَالُوْا مَا يَسْتَتِرُ هٰذَا السِّتْرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُدْرَةٌ وَإِمَّا آفَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوْا وَإِنَّ مُوْسٰى خَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلٰى حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلٰى ثِيَابِهٖ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَأَخَذَ مُوْسٰى عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتَّى انْتَهٰى إِلٰى مَلَإٍ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَأَبْرَأَهُ مِمَّا كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ عَصَاهُ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ آذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسٰی علیہ السلام بہت زیادہ باحیا اور جسم کو ڈھانکنے والے تھے۔ حیاء کی وجہ سے آپ کے جسم کا کوئی حصہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ چنانچہ بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے آپ کو اذیت پہنچائی اور کہا کہ یہ تو محض اپنی جلد کے سبب کی وجہ سے جسم کو اس قدر ڈھانپتے ہیں یا تو ان پر برص کے داغ ہیں یا ان کے خصیے بڑے ہیں یا کوئی اور عیب ہے۔ اللہ تعالٰی نے ان کی بدکلامی سے آپ کی برأت کا ارادہ فرمایا چنانچہ ایک دن حضرت موسٰی علیہ السلام نے علیحدگی میں اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے اور غسل فرمایا فارغ ہوئے تو کپڑے لینے کے لئے پتھر کی طرف بڑھے لیکن پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا حضرت موسٰیؑ عصا لیکر پتھر کے پیچھے دوڑے اور فرمانے لگے اے پتھر! میرے کپڑے (دیدو) اے پتھر! میرے کپڑے (دیدو) یہاں تک کہ آپ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں جا پہنچے انہوں نے آپ کو برہنہ دیکھا تو آپ کو نہایت حسین اور آپ کے اعضاء کو بالکل بے عیب پایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پتھر ٹھہر گیا اور حضرت موسٰی علیہ السلام نے کپڑے لیکر پہنے اور عصا سے پتھر کو مارنے لگے۔ قسم بخدا! پتھر پر عصا کے تین یا چار یا پانچ نشان باقی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں یہی بیان ہے یا ایہا الذین آمنوا لاتکونوا کالذین آذوا...

بقیہ صفحہ سابقہ: حضرت ابراہیم اور انکی اولاد کو برکت عطا فرمائی بیشک تو تعریف والا، بزرگی والا ہے ۲ سے قرآنی حکم کے مطابق درود شریف صلوٰۃ اور سلام دونوں پر مشتمل ہو نماز میں چونکہ سلام بھی ہے اس لئے درود ابراہیمی کا حکم ہے لیکن نماز سے باہر درود ابراہیمی کی تخصیص صحیح نہیں بلکہ ان الفاظ سے بھی درود پڑھا جائے تو صلوٰۃ و سلام دونوں پر مشتمل ہو (مترجم) اے ایمان والو ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے حضرت موسٰی کو ستایا تو اللہ نے اس بات سے انہیں بری فرما دیا جو انہوں (بنی اسرائیل) نے کہی تھی اور اللہ کے ہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام آبرو والے ہیں ۱۲

سُورَةُ سَبَإٍ

١١٥٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ قَالَ ثَنِي أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أُقَاتِلُ مَنْ أَدْبَرَ مِنْ قَوْمِي بِمَنْ أَقْبَلَ مِنْهُمْ فَأَذِنَ لِي فِي قِتَالِهِمْ وَأَمَّرَنِي فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ سَأَلَ عَنِّي مَا فَعَلَ الْغُطَيْفِيُّ فَأُخْبِرَ أَنِّي قَدْ سِرْتُ قَالَ فَأَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَرَدَّنِي فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَاقْبَلْ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُسْلِمْ فَلَا تَعْجَلْ حَتَّى أُحْدِثَ إِلَيْكَ قَالَ وَأُنْزِلَ فِي سَبَإٍ مَا أُنْزِلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا سَبَأٌ أَرْضٌ أَوِ امْرَأَةٌ قَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشَرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فَأَمَّا الَّذِينَ تَشَاءَمُوا فَلَخْمٌ وَجُذَامُ وَغَسَّانُ وَعَامِلَةُ وَأَمَّا الَّذِينَ تَيَامَنُوا فَالْأَزْدُ وَالْأَشْعَرِيُّونَ وَحِمْيَرُ وَكِنْدَةُ وَمَذْحِجٌ وَأَنْمَارٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا أَنْمَارٌ قَالَ الَّذِينَ مِنْهُمْ خَثْعَمُ وَبَجِيلَةُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ۔

١١٥١۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللهُ فِي السَّمَاءِ أَمْرًا ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهَا سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ قَالَ وَالشَّيَاطِينُ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

تفسیر سورۂ سبا

حضرت فروہ بن مسیک مرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی قوم کے ان لوگوں کے ہمراہ جو اسلام کر چکے ان لوگوں سے لڑائی نہ کروں جنہوں نے اسلام سے پیٹھ پھیری؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی اجازت دیدی اور مجھے قوم کا امیر مقرر فرمایا جب میں آپ کے پاس سے چلا گیا تو آپ نے میرے بارے میں دریافت کیا فرمایا غطیفی کہاں گیا؟ بتایا گیا کہ وہ چلا گیا ہے راوی فرماتے ہیں نبی اکرم نے میرے پیچھے ایک آدمی بھیج کر مجھے بلوایا میں حاضر خدمت ہوا آپ چند صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ فرمایا اپنی قوم کو دعوت اسلام دو جو اسلام لے آئیں قبول کر لو اور جو نہ لائیں ان سے جہاد کرنے میں میری ہدایت آنے تک جلدی نہ کرنا" راوی فرماتے ہیں سبا کے بارے میں کچھ نازل ہوا تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! سبا کیا ہے؟ زمین (کا کوئی حصہ) ہے یا کوئی عورت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو زمین ہے اور نہ ہی کوئی عورت ہے بلکہ ایک مرد تھا جس کے ہاں عرب کے دس آدمی پیدا ہوئے ان میں سے چھ نے یمن میں سکونت اختیار کی اور چار نے شام میں اقامت اختیار کی۔ شامیوں کے نام لخم، جذام، غسان اور عاملہ ہیں جبکہ یمن والے ازد، اشعریون، حمیر، کندہ، مذحج اور انمار ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! انمار کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ لوگ جن سے خثعم اور بجیلہ ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب آسمان میں کسی امر کا فیصلہ فرماتا ہے فرشتے اس کی فرمانبرداری میں اپنے پروں کو مارتے ہیں گویا کہ وہ ایک چٹان پر زنجیر کی طرح پڑتے ہیں جب دلوں سے خوف دور ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ جواباً کہتے ہیں اس نے حق فرمایا اور وہ بہت بلند بہت بڑا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ لِمِثْلِ هَذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ قَالُوا كُنَّا نَقُولُ يَمُوتُ عَظِيمٌ أَوْ يُولَدُ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَا يُرْمَى بِهِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ رَبَّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ إِلَى هَذِهِ السَّمَاءِ ثُمَّ سَأَلَ أَهْلُ السَّمَاءِ السَّادِسَةِ أَهْلَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ فَيُخْبِرُونَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ أَهْلُ كُلِّ سَمَاءٍ حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبَرُ إِلَى أَهْلِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَتَخْتَطِفُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَيُرْمَوْنَ فَيَقْذِفُونَهُ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ وَيَزِيدُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رِجَالٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سُوْرَةُ الْمَلٰئِكَةِ

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ كِنَانَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کرام کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا دور جاہلیت میں تم اسے دیکھ کر کیا کہا کرتے تھے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ہم کہا کرتے تھے کوئی عظیم شخص فوت ہوگا یا کوئی بڑا آدمی پیدا ہوگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کسی کی موت یا پیدائش کے لئے نہیں ٹوٹتا بلکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ پھر ان سے متصل آسمان والے، پھر ان سے متصل یہاں تک کہ تسبیح اس آسمان (آسمان دنیا) تک پہنچتی ہے۔ پھر چھٹے آسمان والے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ ساتویں آسمان والے انہیں بتاتے ہیں پھر ہر (نیچے کے) آسمان والے (اوپر کے آسمان والوں سے) پوچھتے ہیں حتیٰ کہ آسمان دنیا والوں تک خبر پہنچتی ہے۔ شیطان کان لگا کر سنتے ہیں تو اس ستارے سے انہیں مارا جاتا ہے پھر یہ اپنے دوستوں کو بتاتے ہیں شیطان جو خبر اصل صورت میں لاتے ہیں وہ صحیح ہے لیکن وہ تحریف کرتے اور اضافہ کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، بواسطہ زہری، علی بن حسین، ابن عباس اور کچھ انصار، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

تفسیر سورۂ ملائکہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا ۔ الخ[1] کے بارے میں فرمایا یہ سب کے سب

[1] پھر ہم نے اپنے چنے ہوئے بندوں کو کتاب کا وارث کیا تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ روی چال پر ہے۔ [illegible]

أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ قَالَ هٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ۔

سُوْرَةُ يٰسٓ

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ بَنُو سَلِمَةَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ فَأَرَادُوا النُّقْلَةَ إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آثَارَكُمْ تُكْتَبُ فَلَا تَنْتَقِلُوا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ وَأَبُو سُفْيَانَ هُوَ طَرِيفٌ السَّعْدِيُّ۔

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا اطْلُعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا قَالَ وَذٰلِكَ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

ایک درجہ کے ہیں اور سب جنتی ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

تفسیر سورۂ یٰسین

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنو سلمہ مدینہ طیبہ کے ایک کنارے پر مکین تھے انہوں نے مسجد نبوی کے قریب نقل مکانی کرنا چاہی تو یہ آیت نازل ہوئی "انا نحن نحیی الموتٰی الخ" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں اس لئے یہاں منتقل نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ثوری کی روایت سے غریب ہے ابو سفیان سے طریف سعدی مراد ہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ نے پوچھا "ابوذر! جانتے ہو یہ کہاں جاتا ہے؟" میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ جاتا ہے اور سجدے کی اجازت مانگتا ہے تو اسے اجازت دیدی جاتی ہے پھر ایک روز اسے کہا جائے گا تو وہاں سے طلوع کر جہاں سے آیا ہے پس یہ مغرب سے طلوع ہوگا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وذٰلک مستقر لہا" راوی فرماتے ہیں یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا ۱۲ (صفحہ ہذا) سلہ بیشک ہم مردوں کو زندہ کریں گے اور لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا ۱۲ سلہ اور اس کا ٹھہراؤ ہے ۱۲

سُوْرَةُ وَالصَّافَّاتِ

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا إِلَى شَيْءٍ إِلَّا كَانَ مَوْقُوْفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَازِمًا لَهُ لَا يُفَارِقُهُ وَإِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَأَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِفُوْهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

تفسیر سورۂ والصافات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بلانے والے نے کسی کو (برائی کی طرف) بلا لیا وہ قیامت کے دن ٹھہرا رہے گا اور اس سے جدا نہ ہو گا اگرچہ ایک ہی آدمی کو بلایا ہو" پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک پڑھا" وقفوہم انہم مسئولون الآیۃ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ عِشْرُوْنَ أَلْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد خداوندی کے بارے میں پوچھا" وارسلنا الی مائۃ الف" آپ نے فرمایا "بیس ہزار" یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ نَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِيْنَ قَالَ حَامٌ وَسَامٌ وَيَافِثُ بِالثَّاءِ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى وَيُقَالُ يَافِتُ وَيَافِثُ بِالتَّاءِ وَالثَّاءِ وَيُقَالُ يَفِثُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہیں "وجعلنا ذریتہ ہم الباقین" کے بارے میں آپ نے فرمایا یہ حام، سام اور یافث (ثا کے ساتھ) ہیں۔ یافت (تا کے ساتھ) یا فثٌ (ثا کے ساتھ) بھی کہا جاتا ہے اور "یفث" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سعید بن بشیر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ أَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ أَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ أَبُو الرُّوْمِ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سام اہل عرب کا باپ ہے، حام، حبشہ والوں کا اور یافث اہل روم کا باپ ہے۔

سُوْرَةُ صٓ

تفسیر سورۂ ص

۱۱۶۰- حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا أَبُوْ أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيٰى قَالَ عَبْدٌ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرِضَ أَبُوْ طَالِبٍ فَجَاءَتْهُ قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ أَبِيْ طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ أَبُوْ جَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهُ قَالَ وَشَكَوْهُ إِلٰى أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِيْ مَا تُرِيْدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ أُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّيْ إِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً فَقَالَ يَا عَمِّ قُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالُوْا إِلٰهًا وَاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ ص وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ إِلٰى قَوْلِهِ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوطالب بیمار ہوئے تو قریش ان کے پاس آئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے ابوطالب کے پاس صرف ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ ابوجہل انہیں منع کرنے اٹھا اور ان لوگوں نے ابوطالب سے آپ کی شکایت کی، ابوطالب نے پوچھا بھتیجے! آپ اپنی قوم سے کیا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ان سے ایک کلمہ چاہتا ہوں جس کے سبب عرب والے ان کے مطیع ہوں اور اہل عجم انہیں جزیہ ادا کریں ابوطالب نے کہا بس صرف ایک کلمہ؟ آپ نے فرمایا ہاں صرف ایک کلمہ، پھر آپ نے فرمایا اے چچا! "لا الٰہ الا اللہ" کہو۔ قریش نے کہا بس صرف ایک معبود؟ ہم نے کسی دوسرے دین میں یہ بات نہیں سنی یہ من گھڑت بات ہے۔ چنانچہ اس پر ان لوگوں کے بارے میں قرآن کی آیت نازل ہوئی۔ "ص والقرآن ذی الذکر الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۱- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ أَوْ قَالَ فِيْ نَحْرِيْ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ قَالَ

بندار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید اور سفیان، اعمش سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات میرا پروردگار میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا راوی فرماتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا خواب میں آیا اور پوچھا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جانتے ہو مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا۔ حضور فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنی چھاتی یا فرمایا اپنے سینہ میں پائی اور میں نے زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب جان لیا۔[1] اللہ تعالیٰ نے پھر پوچھا اے محمد صلی اللہ

[1] اللہ تعالیٰ کی عطا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین و آسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں سب کچھ جانتے ہیں جس پر آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ جن میں ایک یہ حدیث مذکورہ بالا ہے، شاہد عدل ہیں ۱۲

يا محمد هل تدري فيم يختصم الملأ الأعلى قلت نعم في الكفارات والكفارات المكث في المسجد بعد الصلوات والمشي على الأقدام إلى الجماعات وإسباغ الوضوء في المكاره ومن فعل ذلك عاش بخير ومات بخير وكان من خطيئته كيوم ولدته أمه فقال يا محمد إذا صليت فقل اللهم إني أسألك فعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين فإذا أردت بعبادك فتنة فاقبضني إليك غير مفتون قال والدرجات إفشاء السلام وإطعام الطعام والصلاة بالليل والناس نيام وقد ذكروا بين أبي قلابة وبين ابن عباس في هذا الحديث رجلا وقد رواه قتادة عن أبي قلابة عن خالد بن اللجلاج عن ابن عباس۔

۱۱۶۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا معاذ بن هشام حدثني أبي عن قتادة عن أبي قلابة عن خالد بن اللجلاج عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أتاني ربي في أحسن صورة فقال يا محمد فقلت لبيك ربي وسعديك قال فيم يختصم الملأ الأعلى قلت رب لا أدري فوضع يده بين كتفي حتى وجدت بردها بين ثديي فعلمت ما بين المشرق والمغرب فقال يا محمد فقلت لبيك وسعديك قال فيم يختصم الملأ الأعلى قلت في الدرجات والكفارات وفي نقل الأقدام إلى الجماعات وإسباغ الوضوء في المكروهات وانتظار الصلاة بعد الصلاة ومن يحافظ عليهن عاش بخير ومات بخير وكان من

علیہ وسلم) جانتے ہو بلند و بالا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں رب جانتا ہوں کفاروں کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ اور کفارات یہ ہیں نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا، مساجد کی طرف پیدل چل کر جانا اور مشقت کے وقت کامل وضو کرنا۔ جس نے ایسا کیا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہا اور اسے بھلائی پر ہی موت آئی، وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔ نیز فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نماز کے بعد یہ دعا مانگیں۔ اللھم انی اسألک فعل الخیرات [1] الخ اور درجات یہ ہیں سلام کا پھیلانا، کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔" محدثین نے اس حدیث کی سند میں ابو قلابہ اور حضرت ابن عباس کے درمیان ایک اور آدمی کا اضافہ کیا۔ قتادہ نے بواسطہ ابو قلابہ اور خالد بن لجلاج حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا رب میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا اور فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا میرے رب! حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا میرے رب میں نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتی کے درمیان محسوس کی اور مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے سب کچھ جان لیا۔ پھر فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا اے رب! حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں فرمایا بلند و بالا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفاروں، درجات، مساجد کی طرف قدموں کے اٹھانے، تکلیف و مشقت کے وقت کامل وضو اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظار کرنے کے بارے میں جھگڑتے ہیں جس نے ان کی حفاظت کی اس نے زندگی بھی اچھی گزاری اور اس کی موت بھی بہتر ہو گی۔ اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گا جیسے پیدائش

[1] اے اللہ میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے، برے کاموں کے چھوڑنے، مساکین سے محبت رکھنے کی توفیق اور فتنہ کے وقت موت کا سوال کرتا ہوں ۱۲

ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطُولِهِ وَقَالَ إِنِّي نَعَسْتُ فَاسْتَثْقَلْتُ نَوْمًا فَرَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى

کے دن تھا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث طویل روایت کی گئی ہے اس حدیث کے مطابق آنحضرتؐ نے فرمایا میں اونگھ رہا تھا پھر مجھے نیند آگئی تو میں نے اپنے رب کو نہایت حسین صورت میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔

سُورَةُ الزُّمَرِ

تفسیر سورۂ زمر

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُومَةُ بَعْدَ الَّذِي كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ الْأَمْرَ إِذًا لَشَدِيدٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں جب آیت کریمہ "ثم انکم یوم القیمۃ الخ"[1] نازل ہوئی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ کیا ہمارا دنیا کا جھگڑا پھر قیامت میں بھی ہوگا؟" آپ فرمایا "ہاں" تو انہوں نے فرمایا اس وقت معاملہ زیادہ شدید ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالُوا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يُبَالِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا "یا عبادی الذین اسرفوا الخ"[2] آپ نے فرمایا اسے پرواہ نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ ثابت، شہر بن حوشب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا سُفْيَانُ ثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تم آسمان کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو

---

[1] پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے۔ [2] آپ فرما دیں اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دیتا ہے۔

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِيْنَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ

ایک انگلی پر رکھ کر فرمائے گا میں ہی بادشاہ ہوں حضرت عبداللہ فرماتے ہیں (یہ سن کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دانت ظاہر ہو گئے اور آپ نے فرمایا "وما قدروا اللہ حق قدرہٖ"[۱]۔

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيْقًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بندار نے بواسطہ یحییٰ بن سعید فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم اور عبیدہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات پر تعجب اور تصدیق کے طور پر ہنسے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ نَا أَبُوْ كُدَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ يَهُوْدِيٌّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ حَدِّثْنَا فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِذَا وَضَعَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى ذِهْ وَالْأَرَضِيْنَ عَلٰى ذِهْ وَالْمَاءَ عَلٰى ذِهْ وَالْجِبَالَ عَلٰى ذِهْ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى ذِهْ وَأَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُوْ جَعْفَرٍ بِخِنْصَرِهِ أَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتّٰى بَلَغَ الْإِبْهَامَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُوْ كُدَيْنَةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ شُجَاعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ نے اس سے فرمایا "اے یہودی! ہمیں کوئی بات سناؤ" اس نے کہا "اے ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کیا کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اس انگلی پر رکھے گا، زمینوں کو اس پر، پانی کو اس پر، پہاڑوں کو اس پر، اور تمام مخلوق کو اس پر رکھے گا۔ محمد بن صلت ابوجعفر نے اپنی چھنگلی انگلی کی طرف اشارہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "وما قدروا اللہ حق قدرہٖ"۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے ہم اسے صرف اس طریق سے پہچانتے ہیں ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے۔ میں نے دیکھا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو بواسطہ حسن بن شجاع، محمد بن صلت سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیسے آرام کر سکتا ہوں جبکہ صور پھونکنے والے نے صور منہ میں لے لیا

[۱] اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا ۱۲

وسلم كيف انعم وقد التقم صاحب القرن القرن وحنى جبهته واصغى سمعه ينتظر ان يؤمر ان ينفخ فينفخ قال المسلمون فكيف نقول يا رسول الله قال قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل توكلنا على الله وربما قال سفيان على الله توكلنا هذا حديث حسن۔

۱۱۶۹۔ حدثنا احمد بن منيع نا اسمٰعيل بن ابراهيم نا سليمان التيمي عن اسلم العجلي عن بشر بن شغاف عن عبد الله بن عمرو قال قال اعرابي يا رسول الله ما الصور قال قرن ينفخ فيه هذا حديث حسن انما نعرفه من حديث سليمان التيمي۔

۱۱۷۰۔ حدثنا ابو كريب نا عبدة بن سليمان نا محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابي هريرة قال قال يهودي في سوق المدينة لا والذي اصطفى موسى على البشر قال فرفع رجل من الانصار يده فصك بها وجهه قال تقول هذا وفينا نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ونفخ في الصور فصعق من في السموات ومن في الارض الا من شاء الله ثم نفخ فيه اخرى فاذا هم قيام ينظرون فاكون اول من رفع راسه فاذا موسى اخذ بقائمة من قوائم العرش فلا ادري ارفع راسه قبلي ام كان ممن استثنى الله ومن قال انا خير من يونس بن متى فقد كذب هذا حديث حسن صحيح۔

۱۱۷۱۔ حدثنا محمود بن غيلان وغير واحد قالوا نا عبد الرزاق نا الثوري نا ابو اسحاق ان الاغر حدثه عن ابي سعيد وابي هريرة

اور وہ پیشانی جھکائے کان لگائے اس انتظار میں ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہو اور وہ پھونکے۔" مسلمانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیا کہیں؟" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو "حسبنا اللہ ونعم الوکیل توکلنا علی اللہ"[1] "علی اللہ توکلنا" بھی کہا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ! صور کیا چیز ہے؟" آپ نے فرمایا ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے سلیمان تیمی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نے مدینہ طیبہ کے بازار میں کہا اس ذات کی قسم! جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر برگزیدہ کیا حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں ایک انصاری نے اسے تھپڑ رسید کیا اور کہا تم یہ کہتے ہو حالانکہ ہم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ونفخ فی الصور فصعق من فی السموٰت ومن فی الارض[2] الخ ان میں سب سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ پکڑے کھڑے ہیں میں نہیں جانتا کہ انہوں نے مجھ سے پہلے سر اٹھایا یا وہ ان میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا۔ اور جس نے یہ کہا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ کہا۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ایک منادی تمہیں پکارے گا اور کہے گا) زندہ

---

[1] اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا ۱۲ [2] اور صور پھونکا جائے گا تو جتنے آسمان و زمین میں ہیں بیہوش ہو جائیں گے مگر اللہ چاہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے ۱۲

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَدْرِي مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ مَا تَدْرِي حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ قَالَتْ قُلْتُ فَأَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

۱۱۷۳ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

رہو گے کبھی نہ مرو گے، صحت مند رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے ہمیشہ پر شکم رہو گے کبھی کمزور نہ ہو گے ہمیشہ ناز و نعمت میں رہو گے تنگ دست و محتاج نہ ہو گے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرماتا ہے "وتلک الجنۃ التی اورثتموھا الخ"[1] حضرت ابن مبارک وغیرہ نے یہ حدیث ثوری سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔

حضرت مجاہد سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "جانتے ہو جہنم کی وسعت کتنی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں جانتا، انہوں نے فرمایا "ہاں قسم بخدا! تم نہیں جانتے" مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت کریمہ "والارض جمیعا قبضتہ الخ"[2] کے بارے میں پوچھا یا رسول اللہ! اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا "جہنم کے پل پر ہوں گے" اس حدیث میں واقعہ ہے، یہ حدیث صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

تفسیر سورۂ مومن

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا "دعا عبادت ہے" پھر فرمایا "وقال ربکم ادعونی استجب لکم الخ"[3] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] اور یہی وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا ۱۲ [2] اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دیگا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے ۱۲ [3] اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے ۱۲

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِیَّانِ وَثَقَفِیٌّ اَوْ ثَقَفِیَّانِ وَقُرَشِیٌّ قَلِیْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِیْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اللهَ یَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ فَقَالَ الْاٰخَرُ یَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا یَسْمَعُ اِنْ اَخْفَیْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ یَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ یَسْمَعُ اِذَا اَخْفَیْنَا فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

تفسیر سورۂ سجدہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیت اللہ شریف کے پاس تین آدمی جھگڑ رہے تھے انہیں دو قریشی تھے اور ایک ثقفی تھا یا دو ثقفی تھے اور ایک قریشی تھا ان کے دلوں میں سمجھ کم اور پیٹوں پر چربی زیادہ تھی ایک نے کہا اگر ہم بلند آواز آواز سے بولیں تو سنتا ہے پست آواز نہیں سنتا تیسرے نے کہا اگر ہماری بلند آواز کو سنتا ہے تو آہستہ آواز کو بھی سنے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "وما کنتم تستترون الخ"[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ كَثِیْرٌ شُحُوْمُ بُطُوْنِهِمْ قَلِیْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ قُرَشِیٌّ وَخَتَنَاهُ ثَقَفِیَّانِ اَوْ ثَقَفِیٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِیَّانِ فَتَكَلَّمُوْا بِكَلَامٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اِنَّ اللهَ یَسْمَعُ كَلَامَنَا هٰذَا فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّا اِذَا رَفَعْنَا اَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَاِذَا لَمْ نَرْفَعْ اَصْوَاتَنَا لَمْ یَسْمَعْهُ فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ سَمِعَ مِنْهُ شَیْئًا سَمِعَهُ كُلَّهُ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللهُ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ اِلٰی قَوْلِهِ فَاَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَكِیْعٌ نَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ نَحْوَهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں کعبہ شریف کے پردوں میں چھپا ہوا تھا کہ تین آدمی آئے جن کے دلوں میں سمجھ کم اور پیٹوں پر چربی زیادہ تھی ایک قریشی اور دو ثقفی تھے یا ایک ثقفی اور دو قریشی تھے۔ انہوں نے باہم کلام کی جسے میں سمجھ نہ سکا پھر ایک نے کہا کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ ہماری یہ گفتگو سنتا ہے دوسرے نے کہا ہماری بلند آواز سنتا ہے اور پست آواز نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا اگر کچھ باتیں سن سکتا ہے تو تمام باتیں سن سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وما کنتم تستترون الخ"۔ یہ حدیث حسن ہے۔ محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، سفیان، اعمش، عمارہ بن عمیر اور وہب بن ربیعہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[1] اور تم اس سے کہاں چھپ کر چلتے کہ تم پر تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں ۱۲

۱۱۷۶۔ حدثنا ابو حفص عمرو بن علي بن الفلاس ثنا ابو قتيبة سلم بن قتيبة نا سهيل بن ابي حزم القطعي نا ثابت البناني عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا قال قد قال الناس ثم كفر اكثرهم فمن مات عليها فهو ممن استقام هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه سمعت ابا زرعة يقول روى عفان عن عمرو بن علي حديثا۔

سورة الشورى

۱۱۷۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عبد الملك بن ميسرة قال سمعت طاوسا قال سئل ابن عباس عن هذه الآية قل لا اسئلكم عليه اجرا الا المودة في القربى فقال سعيد بن جبير قربى آل محمد فقال ابن عباس اعلمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن بطن من قريش الا كان له فيهم قرابة فقال الا ان تصلوا ما بيني وبينكم من القرابة هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن ابن عباس۔

۱۱۷۸۔ حدثنا عبد بن حميد نا عمرو بن عاصم نا عبيد الله بن الوازع قال ثني شيخ من بني مرة قال قدمت الكوفة فاخبرت عن بلال بن ابي بردة فقلت ان فيه لمعتبرا فاتيته وهو محبوس في داره التي قد كان بنى قال واذا كل شيء منه قد تغير من العذاب والضرب واذا هو في قشاش فقلت الحمد لله يا بلال لقد رأيتك وانت تمر بنا تمسك بانفك من غير غبار۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا"[1] آپ نے فرمایا لوگوں نے کہا پھر ان میں سے اکثر لوگ منکر ہو گئے جسے اسی (قول پر) موت آئی وہ استقامت والوں میں سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ میں نے ابوزرعہ سے سنا فرماتے ہیں عفان نے عمرو بن علی سے حدیث روایت کی۔

تفسیر سورۂ شوریٰ

حضرت طاؤس سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی گئی "قل لا اسئلکم علیہ اجرا"[2] حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قربیٰ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا جانتے ہو قریش کے تمام بطون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری ہے آپ نے فرمایا اگر تم میرے اور اپنے درمیان رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

قبیلہ بنی مرہ کے ایک شیخ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں کوفہ آیا تو مجھے بلال بن ابی بردہ کی حالت بتائی گئی میں نے کہا یہ تو باعث عبرت ہے۔ پھر میں ان کے پاس گیا وہ اپنے اس گھر میں مقید تھے جسے انہوں نے خود بنایا تھا راوی فرماتے ہیں تکلیف و سزا سے ان میں مکمل تغیر آچکا تھا وہ سوتی کپڑے کے ٹکڑوں میں ملبوس تھے میں نے کہا الحمد للہ اے بلال! تم ہمارے پاس سے گرد و غبار کے بغیر ہی اپنی ناک پکڑے گزرتے تھے۔

[1] بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں ۱۲ [2] تم فرما دو میں اس پر تم سے قرابت کی محبت کے سوا کچھ اجرت نہیں مانگتا ۱۲

وَاَنْتَ فِی حَالِکَ هٰذِهِ الْیَوْمَ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ بَنِی مُرَّةَ بْنِ عَبَّادٍ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُکَ حَدِیْثًا عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّنْفَعَکَ بِهٖ فَقُلْتُ هَاتِ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصِیْبُ عَبْدًا نَکْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اَوْ دُوْنَهَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا یَعْفُو اللّٰهُ اَکْثَرُ قَالَ وَقَرَاَ وَمَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

اور آج تم اس دربدری کی حالت میں ہو! انہوں نے پوچھا تم کس قبیلے سے متعلق ہو؟ میں نے کہا میرا تعلق بنی مرہ بن عباد سے ہے۔ بلال نے کہا میں تمہیں ایک حدیث سناؤں امید ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے نفع دے۔ میں نے کہا ضرور سنائیے۔ انہوں نے فرمایا مجھ سے ابوبردہ نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت کیا رسول اکرمؐ نے فرمایا بندہ کو جو چھوٹی یا بڑی مصیبت پہنچتی ہے وہ کسی گناہ کے سبب پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا معاف کر دینا تو اس سے بھی زیادہ ہے۔ پھر آپ نے پڑھا ”وما اصابکم من مصیبۃ“[1] یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

١١٧٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ وَیَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًی کَانُوْا عَلَیْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ مَا ضَرَبُوْهُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ حَجَّاجِ بْنِ دِیْنَارٍ وَحَجَّاجُ بْنُ دِیْنَارٍ ثِقَةٌ مُقَارِبُ الْحَدِیْثِ وَاَبُوْ غَالِبٍ اسْمُهٗ حَزَوَّرٌ۔

تفسیر سورۂ زخرف

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم بھی ہدایت پانے کے بعد گمراہ ہوئی وہ ضرور جھگڑے میں مبتلا ہوئی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ”ما ضربوہ لک“ الخ[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے حجاج بن دینار کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حجاج بن دینار ثقہ ہیں اور مقارب الحدیث ہیں۔ ابوغالب کا نام حزور ہے۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

١١٨٠۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْجُدِّیُّ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُوْرٍ سَمِعَا اَبَا الضُّحٰی یُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ قَاصًّا یَقُصُّ یَقُوْلُ اِنَّهٗ یَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ الدُّخَانُ فَیَاْخُذُ بِمَسَامِعِ الْکُفَّارِ وَیَاْخُذُ

تفسیر سورۂ دخان

حضرت مسروق سے روایت ہے ایک آدمی حضرت عبداللہؓ کے پاس آیا اور کہا ایک قصہ گو بیان کرتا ہے کہ زمین سے دھواں نکلے گا وہ کافروں کے کانوں پر اثرانداز ہوگا اور مومن کو اس سے زکام کی حالت ہو جائیگی یہ سنکر حضرت عبداللہ غصہ میں آگئے اور پہلے کسی چیز سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اب اٹھ بیٹھے اور فرمایا اگر تم میں سے کسی ایک سے ایسی بات پوچھی جائے جسے وہ جانتا ہے تو ضرور بتائیے اور اگر ایسی بات کا سوال ہو جس کا

[1] اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔ [2] انہوں نے آپ سے یہ بات محض جھگڑنے کے لئے کہی بلکہ وہ جھگڑالو لوگ ہیں۔

الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ قَالَ فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهِ قَالَ مَنْصُورٌ فَلْيُخْبِرْ بِهِ وَإِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنْ عِلْمِ الرَّجُلِ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَأَحْصَتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا الْعِظَامَ قَالَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ قَالَ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ فَهٰذَا لِقَوْلِهِ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ مَنْصُورٌ هٰذَا لِقَوْلِهِ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ قَالَ مَضَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَالدُّخَانُ وَقَالَ أَحَدُهُمَا الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخَرُ الرُّومُ قَالَ أَبُو عِيسَى اللِّزَامُ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

١١٨١ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا

نے علم نہ ہو تو کہہ دے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کیونکہ انسان کے علم سے اگر یہ بات بھی ہے کہ اگر اس سے ایسی بات پوچھی جائے جسے وہ نہیں جانتا تو کہہ دے اللہ زیادہ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اے محبوب! فرما دیجئے میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا اور میں تکلف و بناوٹ کرنے والوں میں سے بھی نہیں ہوں (رسول کریم نے جب قریش کو دیکھا کہ وہ نافرمانی پر تل چکے ہیں تو آپ نے (یوں) دعا مانگی اے اللہ حضرت یوسف کے سات سال قحط کی طرح ان پر بھی ایک سال قحط بھیج کر میری مدد فرما۔ چنانچہ لوگ اس قحط خشک سالی میں مبتلا ہوئے کہ چمڑے اور مردار تک کھانے لگے۔ راوی فرماتے ہیں ہڈیاں بھی کھانے لگے اور زمین سے دھوئیں کی مثل کچھ نکلنے لگا۔ ابوسفیان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ کی قوم تباہ و برباد ہو گئی ان کے لئے اپنے رب سے دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ[1] منصور کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان عالی کے مطابق ہے "ربنا اکشف عنا الخ"[2] حضرت عبداللہ فرماتے ہیں بطشہ، لزام اور دخان گزر چکے ہیں۔ ایک نے کہا چاند کا شق ہونا اور دوسرے نے کہا روم کی فتح امام ترمذی فرماتے ہیں لزام بدر کے دن ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کے لئے دو دروازے ہیں ایک سے اعمال اوپر کی طرف چڑھتے ہیں اور دوسرے سے اس کا رزق اترتا ہے۔ جب وہ مرتا ہے تو دونوں اس پر روتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد پاک میں یہی مذکور ہے فما بکت علیہم السماء والارض وما کانوا منظرین[3] یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف اسی طریق سے مرفوعاً معلوم ہے موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن

[1] جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا۔ [2] اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول دے ہم ایمان لاتے ہیں۔ [3] تو ان پر زمین و آسمان نہ روئے اور انہیں...

مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبَانَ الرَّقَاشِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ۔

سُورَةُ الْأَحْقَافِ

١١٨٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا أَبُو مُحَيَّاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَخِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا أُرِيدَ عُثْمَانُ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نُصْرَتِكَ قَالَ اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلٌ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِيَّ ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾[1] وَنَزَلَتْ فِيَّ ﴿كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾[2] إِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ نَبِيُّكُمْ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِي هٰذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللّٰهِ إِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيرَانَكُمُ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُودَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ۔

١١٨٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ

ابان رقاشی دونوں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

تفسیر سورۂ احقاف

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بھتیجے سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ارادہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلام تشریف لائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ فرمایا آپ کی مدد کے لئے آیا ہوں۔" حضرت عثمانؓ نے فرمایا باہر جا کر لوگوں کو مجھ سے دور کیجئے۔ کیونکہ آپ کا باہر جانا میرے لئے آپ کے اندر رہنے سے بہتر ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت عبداللہ بن سلام باہر لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو! جاہلیت میں میرا فلاں نام تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا میرے حق میں قرآن پاک کی کئی آیات اتریں یہ آیت بھی میرے متعلق ہی نازل ہوئی "وشہد شاہد من بنی اسرائیل الخ" اور یہ آیت بھی میرے بارے میں نازل ہوئی "کفٰی باللہ شہیدا الخ" اللہ تعالیٰ کی ایک تلوار تم سے پوشیدہ میان میں ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر میں تمہارے پڑوسی ہیں جس میں تمہارے نبی تشریف لائے پس اس شخص کو شہید کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے اسے شہید کیا تو تم اپنے پڑوسی فرشتوں کو دور کر دو گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ تلوار بے نیام ہو جائے گی اور پھر تا قیام قیامت وہ نیام میں نہیں کٹے گی۔ راوی فرماتے ہیں ان لوگوں نے کہا (اس) یہودی کو بھی قتل کرو اور عثمان کو بھی (رضی اللہ عنہما) یہ حدیث غریب ہے۔ شعیب بن صفوان نے بواسطہ عبدالملک بن عمیر اور ابن محمد بن عبداللہ بن سلام، حضرت عبداللہ بن سلام سے اسے روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بادل دیکھتے تو آگے

[1] اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس پر گواہی دے چکا تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ۱۲ [2] میرے اور تمہارے درمیان اس کی گواہی کافی ہے ۱۲

جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ وَمَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَهُ مِنَّا أَحَدٌ وَلٰكِنْ افْتَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا اغْتِيلَ اسْتُطِيرَ مَا فُعِلَ بِهِ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتَّى إِذَا أَصْبَحْنَا أَوْ كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ إِذَا نَحْنُ بِهِ يَجِيءُ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ فَذَكَرُوا لَهُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ قَالَ فَقَالَ أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ وَكَانُوا مِنْ جِنِّ الْجَزِيرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا كَانَ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ أَوْ رَوْثَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

سُورَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بڑھتے اور پیچھے ہٹتے اور جب بارش برسنے لگتی تو یہ کیفیت اضطراب ختم ہو جاتی۔ فرماتی ہیں میں نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا تو فرمایا یہ وہی عذاب ہو جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا فلما راؤہ عارضاً الخ[1] یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے پوچھا کیا صحابہ کرام سے کوئی لیلۃ الجن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا انہوں نے فرمایا ہم میں سے کوئی بھی آپ کے ساتھ نہ تھا لیکن ایک رات ہم نے آپ کو نہ پایا اس وقت آپ مکہ مکرمہ میں تھے ہم نے کہا شاید آپ کو لوگ لے گئے یا نہ معلوم نہیں آپ کے ساتھ کیا سلوک ہوا۔ چنانچہ ہم نے نہایت بری رات کاٹی۔ صبح کے وقت آپ اچانک غار حرا کی طرف سے آ رہے تھے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے اپنی اضطرابی کی کیفیت عرض کی تو آپ نے فرمایا جنوں کا ایک قاصد میرے پاس آیا تھا چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان پر قرآن پڑھا حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں پھر حضور نے ہمیں لے جا کر ان کے اور ان کی آگ کے نشانات دکھائے، شعبی فرماتے ہیں جنوں نے نبی کریم سے اپنی خوراک کے متعلق دریافت کیا یہ جزیرہ کے رہائش پذیر تھے۔ رسول اکرم نے فرمایا ہر وہ ہڈی جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو تمہارے ہاتھ میں آتے ہی گوشت سے اس قدر بھر جائے گی جتنا اس سے پہلے بھی نہ تھا مینگنیاں اور لید تمہارے چوپایوں کا چارہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمانو! ان دونوں چیزوں کے ساتھ استنجا نہ کیا کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیت کریمہ واستغفر لذنبک وللمومنین[2] الخ کے نزول پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تعلیم امت کے لئے ہر روز اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔ یہ

[1] پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا ہوا تو بولے یہ بادل ہے ہم پر برسے گا ۱۲

[2] اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو ۱۲

إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوٰى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حدیث حسن صحیح ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دن میں سو مرتبہ اللہ تعالےٰ سے بخشش مانگتا ہوں" محمد بن عمرو نے یہ حدیث بواسطہ ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

١١٨٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَوْمًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ قَالُوا وَمَنْ يُسْتَبْدَلُ بِنَا قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهُ هٰذَا وَقَوْمُهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَيْضًا هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی "وان تتولوا یستبدل" الخ[1] صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے بدلے میں کون لوگ آئیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا "یہ اور اس کی قوم" (دو مرتبہ فرمایا)۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں کلام ہے عبداللہ بن جعفر نے بھی حدیث علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے۔

١١٨٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللّٰهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانُ بِجَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَ سَلْمَانَ وَقَالَ هٰذَا وَأَصْحَابُهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مَنُوطًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَقَدْ رَوٰى عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چند صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اگر ہم منہ پھیر لیں گے تو وہ ہماری جگہ لائے جائیں گے اور وہ ہمارے جیسے نہ ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ان کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ اور ان کے ساتھی" اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا (ستارے) کے ساتھ معلق ہوتا تو فارس کے لوگ اسے حاصل کر لیتے" عبداللہ بن جعفر بن نجیح علی بن مدینی کے والد ہیں۔ بواسطہ علی بن حجر، عبداللہ بن جعفر کثیر سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ علی نے بواسطہ اسمٰعیل

[1] اگر تم منہ پھیرو تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ۱۲

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ الْکَثِیرِ وَقَدْ نَا عَلِیُّ بْنُ هٰذَا الْحَدِیثِ عَنْ إِسْمٰعِیلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِیحٍ ۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

۱۱۸۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَكَلَّمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَسَكَتَ فَحَرَّكْتُ رَاحِلَتِي فَتَنَحَّيْتُ فَقُلْتُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَا أَخْلَقَكَ بِأَنْ يَنْزِلَ فِيكَ قُرْآنٌ قَالَ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ نَزَلَ عَلَيَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا هٰذَا حَدِيثٌ ...

۱۱۸۹ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَرَأَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا هَنِيئًا مَرِيئًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ بَيَّنَ لَكَ اللّٰهُ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ

بن جعفر، عبداللہ بن جعفر بن نجیح سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی ۔

تفسیر سورۂ فتح

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک سفر میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ۔ میں نے آپ سے گفتگو کی ۔ آپ خاموش رہے میں نے پھر بات کی آپ چپ رہے پھر میں نے اپنی سواری کو ایڑ لگائی اور ایک کنارے ہو گیا اور اپنے آپ سے کہا اے خطاب کے بیٹے ! تیری ماں تجھے نہ پاسکے (یعنی تو مرجائے) تو نے تین مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی لیکن آپ نے ایک بار بھی گفتگو نہ فرمائی کہ تیرے بارے میں قرآن نازل ہو ۔ زیادہ دیر نہ گزری کہ میں نے ایک شخص کو بلند آواز سے پکارتے سنا جو مجھے پکار رہا تھا ۔ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن خطاب ! آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی اگر اس کے بدلے مجھے وہ تمام اشیاء دی جائیں جن پر سورج طلوع ہوا تو میں (ہرگز) پسند نہ کروں وہ سورت یہ ہے انا فتحنا لک فتحا مبینا[1] (سورۂ فتح) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیبیہ سے واپسی پر آیت کریمہ " لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر[2] " نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے زمین کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے پھر آپ نے وہ آیت صحابہ کرام کے سامنے پڑھی تو انہوں نے کہا مبارک و خوشگوار ہو یا رسول اللہ ! اللہ تعالیٰ نے تو بیان فرما دیا کہ آپ کے ساتھ کیا ہوگا لیکن (بتائیے) ہمارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا ۔ اس پر یہ آیت نازل

---

[1] بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی ۔ [2] تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دے ۱۲

فَاذَا يُفْعَلُ بِنَا فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ حَتّٰى بَلَغَ فَوْزًا عَظِيْمًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ ۔

ہوئی "لیدخل المومنین والمومنات[۱] الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے اس میں مجمع بن جاریہ سے بھی روایت مذکور ہے ۔

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِيْنَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ عِنْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَقْتُلُوْهُ فَاُخِذُوْا اَخْذًا فَاَعْتَقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ الْاٰيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی آدمی نماز فجر کے وقت جبل تنعیم سے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے پاس اترے وہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنا چاہتے تھے ۔ چنانچہ وہ پکڑے گئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کردیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وھو الذی کف ایدیھم عنکم" الخ[۲] یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیت کریمہ "والزمھم کلمۃ التقوی[۳]" یہ کلمہ تقویٰ سے "لا الہ الا اللہ" مراد ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حسن بن قزعہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں میں (امام ترمذی) نے ابوزرعہ سے اس حدیث کے بارے میں تو انہوں نے اسے مرفوعاً صرف اسی طریق سے جانا ۔

سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ

تفسیر سورۂ حجرات

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ بْنِ جَمِيْلٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمِلْهُ عَلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَسْتَعْمِلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِيِّ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! انہیں ان کی قوم پر عامل مقرر کردیجئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انہیں عامل مقرر نہ کیجئے ۔ بارگاہ رسالت میں دونوں اس قدر ہم کلام ہوئے کہ انکی آوازیں بلند ہوگئیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرؓ سے

۱؎ تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ہمیشہ ان میں رہیں اور ان کی برائیاں ان سے اتار دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے ۱۲ ۲؎ اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے ۱۲ ۳؎ اور پرہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ مَا اَرَدْتَ اِلَّا خِلَافِيْ فَقَالَ مَا اَرَدْتُ خِلَافَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْمِعْ كَلَامَهُ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ قَالَ وَمَا ذَكَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَدَّهُ يَعْنِيْ اَبَابَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ حَمْدِيْ زَيْنٌ وَاِنَّ ذَمِّيْ شَيْنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ زَيْدٍ صَاحِبُ الْهَرَوِيِّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ جُبَيْرَةَ ابْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ لَهُ الْاِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَيُدْعٰى بِبَعْضِهَا فَعَسٰى اَنْ يَكْرَهَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ جُبَيْرَةَ

فرمایا آپ کا مقصد تو محض میری مخالفت ہے۔ انہوں نے فرمایا میرا مقصد آپ کی مخالفت نہیں۔ راوی فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم" الخ[1] اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی بارگاہ نبوی میں گفتگو کرتے تو آپ کی بات سنائی نہ دیتی حتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود استفسار فرماتے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابن زبیر نے اپنے نانا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے ابن ابی ملیکہ سے مرسل روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) کا واسطہ مذکور نہیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے آیت کریمہ "ان الذین ینادونک" الخ[2] کے متعلق روایت ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! میری تعریف کرنا زینت ہے اور میری برائی کرنا عیب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اللہ تعالے کی شان ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوجبیرہ بن ضحاک سے روایت ہے ہم میں سے بعض لوگوں کے دو دو تین تین نام ہوتے جب کسی ایک نام سے پکارا جاتا تو وہ پسند نہ کرتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی "و لا تنابزوا بالالقاب"[3] یہ حدیث حسن ہے ابوسلمہ نے بواسطہ یحیی بن خلف، بشیر بن مفضل، داؤد بن ابی ہند اور شعبی، ابوجبیرہ بن ضحاک سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابوجبیرہ بن ضحاک، ثابت بن ضحاک انصاری کے بھائی ہیں۔

---

[1] اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز سے بلند نہ کرو۔ [2] بیشک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ۱۲ [3] اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو ۱۲

بْنِ النُّعْمَانِ مَحْمُوْدٌ وَ اَبُوْ جَبِيْرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ هُوَ اَخُوْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْاَنْصَارِيِّ ۔

١١٩٥ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ قَرَاَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَخِيَارُ اَئِمَّتِكُمْ لَوْ اَطَاعَهُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُوْا فَكَيْفَ بِكُمُ الْيَوْمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ فَقَالَ ثِقَةٌ ۔

١١٩٦ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِاٰبَائِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ رَجُلٌ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَى اللّٰهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ وَالنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَخَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنَ التُّرَابِ قَالَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ يُضَعَّفُ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهُ وَهُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ۔

١١٩٧ ۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْبَغْدَادِيُّ

حضرت ابونضرہ سے روایت ہے حضرت ابوسعید خدریؓ نے یہ آیت پڑھی واعلموا ان فیکم رسول اللہ [1] اور فرمایا یہ تمہارے نبی جنکی طرف وحی ہوتی تھی، اور تمہارے پیشواؤں میں سے بہتر کا ذکر ہے کہ اگر آپ بہت سے امور میں ان لوگوں کی پیروی کرتے تو وہ مشقت میں پڑجاتے تو آج تمہارا کیا حال ہے۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے، علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے مستمر بن ریان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ ثقہ ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ تعالےٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور اور ایک دوسرے پر خاندانی فخر دور کر دیا پس اب دو قسم کے لوگ ہیں ایک نیک متقی شخص جو اللہ تعالےٰ کے ہاں معزز ہے دوسرا بدکار و بدبخت جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ذلیل و خوار ہے تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الناس انا خلقناکم [2] الآیہ یہ حدیث غریب ہے بواسطہ عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے اسے ہم صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ عبداللہ بن جعفر کو یحییٰ بن معین وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

---

[1] اور جان لو تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں اگر وہ تمہاری بہت سی باتیں مان لیں تو تم مشقت میں پڑ جاؤ گے ۱۲ [2] اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا خبردار ہے ۱۲

الأعلى وغير واحد قالوا نا يونس بن محمد عن سلام بن أبي مطيع عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحسب المال والكرم التقوى هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث سمرة لا نعرفه إلا من حديث سلام بن أبي مطيع .

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرافت مال (سے) ہے اور عزت تقویٰ (سے) ہے ۔ یہ حدیث سمرہ کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے سلام بن ابی مطیع کی روایت سے ہم اسے نہیں پہچانتے ۔

سورة ق

۱۱۹۸ - حدثنا عبد بن حميد نا يونس بن محمد نا شيبان عن قتادة نا أنس بن مالك أن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال لا تزال جهنم تقول هل من مزيد حتى يضع فيها رب العزة قدمه فتقول قط قط وعزتك ويزوى بعضها إلى بعض هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه .

تفسیر سورۂ ق

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم برابر ہل من مزید کہتی رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ (جیسا اس کے شایان شان ہے) اپنا قدم اس میں رکھے گا وہ کہے گی تیری عزت کی قسم! بس بس اور وہ باہم سمٹ جائے گی ۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے ۔

سورة الذاريات

۱۱۹۹ - حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن سلام عن عاصم بن أبي النجود عن أبي وائل عن رجل من ربيعة قال قدمت المدينة فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت عنده وافد عاد فقلت أعوذ بالله أن أكون مثل وافد عاد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما وافد عاد قال فقلت على الخبير سقطت إن عادا لما أقحطت بعثت قيلا فنزل على بكر بن معاوية فسقاه الخمر وغنته الجرادتان ثم خرج يريد جبال مهرة فقال اللهم إني لم آتك لمريض فأداويه ولا لأسير فأفاديه فاسق عبدك ما كنت مسقيه واسق معه بكر بن معاوية يشكر له الخمر الذي سقاه فرفع له سحابات

تفسیر سورۂ ذاریات

قبیلہ ربیعہ کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ میں مدینہ طیبہ آیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے سامنے عاد کے قاصد کا ذکر کیا گیا میں نے کہا میں قاصدِ عاد کی مثل ہو جانے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عاد کے قاصد سے کیا مراد ہے؟" میں نے کہا آپ واقف حال تک پہنچے بات یہ ہے کہ جب قوم عاد قحط میں مبتلا ہوئی تو ان لوگوں نے ایک سردار کو بھیجا، وہ بکر بن معاویہ کے پاس اترا اس نے اسے شراب پلائی اور دو خوش آواز گانے والیوں نے اسے گانا سنایا، پھر وہ مہرہ کے پہاڑوں کی طرف گیا، اور دعا کی اے اللہ! میں تیرے پاس کسی بیمار کے علاج کی خاطر نہیں آیا اور نہ ہی فدیہ دیکر کسی قیدی کو چھڑانے آیا ہوں (اے اللہ) تو اپنے بندہ کو جس قدر سیراب کر سکتا ہے سیراب کر اور اسکے ساتھ ہی بکر بن معاویہ کو سیراب کر دے یہ اس شراب کا بدلہ تھا جو بکر نے اسے پلائی تھی اسکے لئے

سلہ کچھ اور زیادہ ہے ۱۲

فَقِيْلَ لَهُ اخْتَرْ اِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيْلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ اَحَدًا وَذُكِرَ اَنَّهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيْحِ اِلَّا قَدْرُ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِيْ حَلْقَةَ الْخَاتَمِ ثُمَّ قَرَاَ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَلَّامٍ اَبِي الْمُنْذِرِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ وَيُقَالُ الْحَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ۔

بدلیاں اٹھیں اور کہا گیا ان میں سے ایک کو پسند کرے اس نے ان میں سے کالی بدلی پسند کی۔ اس سے کہا گیا جلی ہوئی[1] راکھ لے لو جو قوم عاد کے کسی آدمی کو نہیں چھوڑے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان پر صرف اس حلقہ یعنی انگوٹھی کے حلقہ کے برابر ہوا بھیجی پھر آپ نے پڑھا "اذ ارسلنا علیہم الریح العقیم" الآیہ۔ متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ سلام ابو منذر، عاصم بن ابی نجود اور ابو وائل، حارث بن حسان سے روایت کی۔ ان کو حارث بن یزید بھی کہا جاتا ہے۔

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّحْوِيُّ اَبُو الْمُنْذِرِ نَا عَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَكْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ غَاصٌّ بِالنَّاسِ وَاِذَا رَايَاتٌ سُوْدٌ تَخْفِقُ وَاِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدًا بِسَيْفٍ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَالُوْا يُرِيْدُ اَنْ يَبْعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَجْهًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ نَحْوًا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانَ۔

حارث بن یزید بکری سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو مسجد میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں مسجد لوگوں سے بھری ہوئی ہے اور سیاہ جھنڈے لہرا رہے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ تلوار لٹکائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہیں میں نے کہا لوگ کس حالت میں ہیں (بات کیا ہے؟) انہوں نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو کہیں محاذ پر بھیج رہے ہیں۔ اس کے بعد سفیان بن عیینہ کی روایت کی مثل طویل حدیث بیان کی۔ انہیں حارث بن حسان بھی کہا جاتا ہے۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ

تفسیر سورۂ طور

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ رِشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِدْبَارُ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاِدْبَارُ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ادبار النجوم" سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہیں اور "ادبار السجود" سے مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق یعنی بواسطہ محمد بن فضیل از رشدین بن کریب کی روایت سے پہچانتے ہیں میں (امام ترمذی) نے امام بخاری

[1] جب ہم نے ان پر خشک آندھی بھیجی ۱۲

حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَرِشْدِينَ ابْنَيْ كُرَيْبٍ أَيُّهُمَا أَوْثَقُ فَقَالَ مَا أَقْرَبَهُمَا وَمُحَمَّدٌ عِنْدِي أَرْجَحُ وَسَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هٰذَا فَقَالَ مَا أَقْرَبَهُمَا وَرِشْدِينُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُهُمَا عِنْدِي۔

سُوْرَةُ النَّجْمِ

۱۲۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ انْتَهٰى إِلَيْهَا مَا يَعْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْ فَوْقٍ فَأَعْطَاهُ اللّٰهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لَمْ يُعْطِهِنَّ نَبِيًّا كَانَ قَبْلَهُ فُرِضَتْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِأُمَّتِهِ الْمُقْحِمَاتُ مَا لَمْ يُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ السِّدْرَةُ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ سُفْيَانُ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ فَأَرْعَدَهَا وَقَالَ غَيْرُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ إِلَيْهَا يَنْتَهِي عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَقَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى جِبْرِيلَ وَلَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

سے کریب کے دو بیٹوں محمد اور رشدین کے بارے میں پوچھا کہ ان دونوں میں سے کون زیادہ ثقہ ہے انہوں نے فرمایا وہ کس قدر باہم مشابہ ہیں! اور میرے نزدیک محمد کو ترجیح حاصل ہے امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے یہ بات پوچھی تو انہوں نے فرمایا وہ کس قدر مشابہ ہیں اور رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ قابل ترجیح ہیں۔

تفسیر سورۂ نجم

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے۔ فرماتے ہیں یہ وہ جگہ ہے جہاں زمین سے اوپر جانے والی اور اوپر سے اترنے والی اشیاء رک جاتی ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی تین چیزیں عطا فرمائیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیں، آپ پر پانچ نمازیں فرض کی گئیں، سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات دی گئیں اور آپ کی امت کے کبیرہ گناہ بخش دیئے گئے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا "اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى"۱؎ اور فرمایا سدرہ چھٹے آسمان میں ہے۔ سفیان نے اپنے ہاتھ کو حرکت دیتے ہوئے اشارہ کیا اور فرمایا وہ سونے کے ہیں مالک بن مغول کے علاوہ دوسرے راوی نے کہا مخلوق کا علم یہیں تک پہنچتا ہے اس سے اوپر کا علم نہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

شیبانی سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے زر بن حبیش سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد پاک "فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى"۲؎ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور ان کے چھ سو پر تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱؎ جب سدرہ پر چھا رہا تھا وہ جو چھا رہا تھا ۱۲ ۲؎ تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ بلکہ اس سے بھی کم کا فاصلہ رہا ۱۲

مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حسن غریب ہے۔

۱۲۰۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا أَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد باری تعالےٰ "ولقد راٰہ نزلۃ اخرٰی"[1] کے بارے میں روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کا دیدار کیا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي رِزْمَةَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى قَالَ رَآهُ بِقَلْبِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عکرمہ سے روایت ہے آیت کریمہ ماکذب الفواد ما راٰی[2] کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دل (کی آنکھوں) سے دیکھا یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ أَدْرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عَمَّا كُنْتَ تَسْأَلُهُ قُلْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پاتا تو آپ سے ایک بات پوچھتا انہوں نے فرمایا کیا بات پوچھتے؟ میں نے کہا میں پوچھتا کیا آپ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے؟ حضرت ابوذر نے فرمایا میں نے پوچھا تھا حضورؐ نے فرمایا وہ تو ایک نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے "ماکذب الفواد ما راٰی" کی تفسیر میں مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو رفرف کے جوڑے میں دیکھا جس نے زمین و آسمان کے درمیان کی جگہ بھر رکھی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم[3] کی تفسیر میں مروی ہے

[1] اور اس نے تو وہ جلوہ دوبارہ دیکھا ۱۲ [2] دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا ۱۲ [3] وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں۔ مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے ۱۲

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا اَلَمَّا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحَاقَ ۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ

١٢١١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فَلْقَتَيْنِ فَلْقَةً وَرَاءَ الْجَبَلِ وَفَلْقَةً دُوْنَهٗ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا يَعْنِيْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

١٢١٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلَ اَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَنَزَلَتْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اِلٰى قَوْلِهٖ سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ يَقُوْلُ ذَاهِبٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

١٢١٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

١٢١٤۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا هٰذَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی اے رب! اگر تو بخشے تو خوب بخش اور تیرا کونسا بندہ ہے جو چھوٹے گناہ کے پاس نہیں جاتا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف زکریا بن اسحٰق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

تفسیر سورۂ قمر

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ میں تھے کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا گواہ رہو "اقتربت الساعۃ وانشق القمر"[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اہل مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نشانی طلب کی تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اقتربت الساعۃ وانشق القمر" الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں چاند پھٹ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا گواہ ہو جاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے دور رسالت میں چاند (دو) ٹکڑے ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[1] قیامت پاس آئی اور چاند شق ہو گیا ۱۲

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلَى هٰذَا الْجَبَلِ فَقَالُوْا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ نَحْوَهٗ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عہد نبوت میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ کی اس طرف اور ایک اس جانب ہو گیا کفار نے کہا (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم پر جادو کیا ہے۔ بعض کہنے لگے اگر ہم پر جادو کیا تو وہ سب لوگوں پر جادو نہیں کر سکتے۔ بعض رواۃ نے بواسطہ حصین، جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم اور محمد بن جبیر، جبیر بن مطعم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

۱۲۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ أَبُوْ بَكْرٍ بُنْدَارٌ قَالَا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُوْا قُرَيْشٍ يُخَاصِمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مشرکین قریش بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر تقدیر کے بارے میں جھگڑنے لگے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یوم یسحبون" الخ[1]۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

تفسیر سورۂ رحمٰن

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ أَبُوْ مُسْلِمٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَصْحَابِهٖ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلٰى آخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا أَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا أَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ (ایک دن) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے سورۂ رحمٰن اول سے آخر تک پڑھی۔ وہ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے لیلۃ الجن میں یہ سورت جنوں پر پڑھی تو وہ جواب لوٹانے میں تم سے اچھے رہے جب میں آیت کریمہ "فبای الاء ربکما تکذبان"[2] پر پہنچتا وہ کہتے ہم اپنے رب کی کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے اے اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف

[1] جس دن وہ آگ میں منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے اور فرمایا جائے گا چکھو دوزخ کی آگ۔ بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی ہے۔ [2] تو اے جن و انس!

تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الَّذِيْ وَقَعَ بِالشَّامِ لَيْسَ هُوَ الَّذِيْ يُرْوٰى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَأَنَّهُ رَجُلٌ آخَرُ قَلَبُوْا اسْمَهُ يَعْنِيْ مَا يَرْوُوْنَ عَنْهُ مِنَ الْمَنَاكِيْرِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ أَهْلُ الشَّامِ يَرْوُوْنَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَنَاكِيْرَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَرْوُوْنَ عَنْهُ أَحَادِيْثَ مُقَارِبَةً۔

ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں جسے انہوں نے زہیر بن محمد سے روایت کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں زہیر بن محمد جو شام میں تھا وہ نہیں جس سے عراق میں روایت کی جاتی ہے۔ گویا کہ یہ دوسرا شخص ہے انہوں نے اس کا نام بدل دیا یعنی جس سے منکر روایات مروی ہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں اہل شام، زہیر بن محمد سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں جبکہ اہل العراق اس سے مقارب احادیث روایت کرتے ہیں

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

١٢١٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَا أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

تفسیر سورۂ واقعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اپنے نیکوکار بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا اگر چاہو تو پڑھو "فلا تعلم نفس ما اخفی لھم"[1] جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں ایک سو سال چلے گا تو پھر بھی ختم نہ ہوگا اگر چاہو تو پڑھو "وظل ممدود"[2] اور جنت میں ایک لاٹھی کے برابر جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ اگر چاہو تو پڑھو "فمن زحزح عن النار"[3] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢١٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوار سو سال چلے گا لیکن ختم نہ کر پائے گا۔ اگر چاہو تو پڑھو "وظل ممدود وماء مسکوب"[4]

[1] پس کوئی نفس اسکو نہیں جانتا جو پوشیدہ رکھی گئی ۱۲ [2] اور ہمیشہ کے سائے ۱۲ [3] اور جو شخص جہنم سے بچایا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہوا دنیا کا سامان تو نرا دھوکہ ہے ۱۲ [4] ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں ۱۲

فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ۔

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَسِيرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ ارْتِفَاعُ الْفُرُشِ الْمَرْفُوعَةِ فِي الدَّرَجَاتِ وَالدَّرَجَاتُ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ قَالَ شُكْرَكُمْ تَقُولُونَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ الْمَرْوَزِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً قَالَ إِنَّ مِنَ الْمُنْشَآتِ اللَّاتِي كُنَّ فِي الدُّنْيَا عَجَائِزَ عُمْشًا رُمْصًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد باری تعالیٰ "وفرش مرفوعۃ"[1] کے بارے میں روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا زمین و آسمان کے درمیانی فاصلہ جتنے بلند ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان پانچسو برس کی مسافت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف رشدین کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس حدیث کا معنی یوں بیان کیا کہ اس سے درجات میں بچھے ہوئے بچھونوں کی بلندی مراد ہے اور ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تجعلون رزقکم انکم تکذبون" فرمایا تم رزق کا شکر یوں ادا کرتے ہو کہ کہتے ہو کہ فلاں فلاں ستارے کے سبب بارش دی گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سفیان نے اسی سند کے ساتھ اس حدیث کو عبد الاعلیٰ سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد باری تعالیٰ "انا انشاناھن انشاء"[2] کے بارے میں فرمایا کہ ان نئے سرے سے پیدا ہونے والی عورتوں میں وہ بھی داخل ہیں جو دنیا میں بوڑھی تھیں انکی آنکھیں کمزور تھیں اور ان سے پانی بہتا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ اور

---

[1] اور بلند بچھونوں میں ۱۲

[2] بے شک ہم نے ان کو نئے سرے سے پیدا کیا ۱۲

وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبَانَ الرَّقَاشِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا مُرْسَلًا.

اور یزید بن ابان رقاشی دونوں، کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! آپ کو بڑھاپا آگیا" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورۂ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ علی بن صالح نے بواسطہ ابو اسحاق، ابو جحیفہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ ابو اسحاق، ابو میسرہ سے بھی اس ضمن میں کچھ مرسلاً مروی ہے۔

سُورَةُ الْحَدِيدِ

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَ الْحَسَنُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ أَتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا هٰذَا فَقَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْعَنَانُ هٰذِهِ رَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوقُهُ اللّٰهُ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَهُ وَلَا يَدْعُونَهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الرَّقِيعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

تفسیر سورۂ حدید

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے کہ آسمان پر بادل چھا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا جانتے ہو یہ کیا ہے؟" انہوں نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں" آپ نے فرمایا "یہ بادل ہے جو زمین کو سیراب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس قوم کی طرف چلاتا ہے جو نہ تو اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور نہ ہی اس سے دعا مانگتے ہیں" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں" آپ نے فرمایا "یہ بلند آسمان ہے جو محفوظ چھت اور رکی ہوئی موج ہے" پھر پوچھا جانتے ہو تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اور اس کے درمیان پانسو برس کی مسافت ہے۔ پھر تمہیں معلوم ہے اس سے اوپر کیا ہے"؟ صحابہ کرام نے عرض کیا "اللہ اور

قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ سَمَاءَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ
خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ مَا بَيْنَ
كُلِّ السَّمَاءَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ
هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ
قَالَ فَإِنَّهَا الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ
تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ
تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ
سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ أَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ أَرَضِيْنَ
مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ إِلَى الْأَرْضِ
السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ
وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَيُرْوٰى عَنْ أَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ بْنِ
عُبَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالُوْا لَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ أَبِيْ
هُرَيْرَةَ وَفَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالُوْا
إِنَّمَا هَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ
اللّٰهِ وَقُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى
الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ فِيْ كِتَابِهٖ .

اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔" آپ نے فرمایا "اس کے اوپر دو آسمان ہیں ان دونوں کے درمیان پانسو سال کی مسافت ہے حتی کہ آپ نے سات آسمان شمار کئے اور فرمایا، ہر دو آسمانوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین سے پہلے آسمان تک ہے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا جانتے ہو اس سے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں۔" آپ نے فرمایا اس سے اوپر عرش ہے آسمان اور اس کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر پوچھا "جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے؟ عرض کیا "اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔" آپ نے فرمایا "زمین ہے" پھر دریافت فرمایا اس کے نیچے کیا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں۔" فرمایا اس سے نیچے دوسری زمین ہے دونوں زمینوں کے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہے یوں آپ نے سات زمینوں کے درمیان پانچسو برس کی مسافت ہے پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم سب سے نچلی زمین کی طرف ایک رسی لٹکاؤ تو وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچے پھر پڑھا "ھو الاول والاخر والظاہر والباطن وھو بکل شیئ علیم"[1] یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید سے منقول ہے، وہ فرماتے ہیں حسن کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع حاصل نہیں بعض علماء نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا کہ وہ رسی اللہ تعالیٰ کے علم، قدرت اور سلطنت پر گرے گی کیونکہ اس کا علم، قدرت اور سلطنت ہر جگہ ہے۔ اور وہ خود عرش پر[2] ہے جیسا کہ قرآن میں بیان کیا گیا۔

سُوْرَةُ الْمُجَادِلَةِ

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
الْحُلْوَانِيُّ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيِّ

تفسیر سورۂ مجادلہ

حضرت سلمہ بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے عورتوں سے صحبت کی جو طاقت دی گئی تھی وہ کسی اور کو نہیں دی۔ جب رمضان کا مہینہ آیا تو میں نے اپنی عورت سے رمضان کے نکلنے تک کے لیے اس ڈر سے ظہار کر لیا کہیں رات کو جماع کر نہ

[1] وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے [2] یعنی عرش عظم کو اپنی تجلی گاہ بنایا وہاں سے احکام نافذ فرمائے۔ (انوار العرفان از حکیم مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی سعد اللہ مترجم)

قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَدْ أُوتِيتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ
يُؤْتَ غَيْرِي فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِي
حَتَّى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ فَرَقًا مِنْ أَنْ أُصِيبَ مِنْهَا فِي لَيْلَتِي
فَأَتَتَابَعَ فِي ذَلِكَ إِلَى أَنْ يُدْرِكَنِي النَّهَارُ وَأَنَا لَا أَقْدِرُ
أَنْ أَنْزِعَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدُمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ
لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلَى
قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِي فَقُلْتُ انْطَلِقُوا مَعِي إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرَهُ بِأَمْرِي فَقَالُوا لَا
وَاللَّهِ لَا نَفْعَلُ نَتَخَوَّفُ أَنْ يَنْزِلَ فِينَا قُرْآنٌ أَوْ
يَقُولَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً
يَبْقَى عَلَيْنَا عَارُهَا وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ فَاصْنَعْ مَا
بَدَا لَكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرِي فَقَالَ أَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ
أَنَا بِذَاكَ قَالَ أَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ قَالَ أَنْتَ
بِذَاكَ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ وَهَا أَنَا ذَا فَامْضِ فِيَّ حُكْمَ
اللَّهِ فَإِنِّي صَابِرٌ لِذَلِكَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ
صَفْحَةَ عُنُقِي بِيَدِي فَقُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ غَيْرَهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ أَصَابَنِي مَا أَصَابَنِي إِلَّا فِي الصِّيَامِ
قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هَذِهِ وَحْشَى مَا لَنَا عَشَاءٌ
قَالَ اذْهَبْ إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهُ
فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ فَأَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسْقًا سِتِّينَ
مِسْكِينًا ثُمَّ اسْتَعِنْ بِسَائِرِهِ عَلَيْكَ وَعَلَى عِيَالِكَ
قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ
الضِّيقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَالْبَرَكَةَ أَمَرَ لِي
بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوهَا إِلَيَّ فَدَفَعُوهَا إِلَيَّ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ مُحَمَّدٌ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ لَمْ

گھوں اور وہ اس قدر لمبا ہو جائے کہ دن نکل آئے اور اس سے علیحدہ نہ ہو سکوں اسی دوران ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ اس کے جسم کا کچھ حصہ میرے سامنے کھل گیا اور میں اس سے صحبت کر بیٹھا۔ صبح ہوئی تو میں اپنی قوم کے پاس گیا انہیں رات کا واقعہ سنایا اور کہا میرے ساتھ بارگاہ نبوی میں چلو تاکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا واقعہ عرض کروں۔ وہ کہنے لگے خدا کی قسم! ہم تو نہیں جائیں گے ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہمارے بارے میں قرآن (کی کوئی آیت) نہ نازل ہو جائے۔ اور حضور ہمارے بارے میں وہ بات ارشاد فرمائیں جو ہمارے لیے باعث ندامت رسوائی ہو۔ تم خود جاؤ اور جو مناسب سمجھو کرو۔ فرماتے ہیں پھر میں نکلا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور حضور سے اپنا واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا تمہارا واقعہ ہے؟ میں نے عرض کیا حضور میرا ہی واقعہ ہے۔ تین مرتبہ یہ بات پوچھی کہ تم سے یہ فعل سرزد ہوا میں نے عرض کیا جی ہاں میں ہی اس کا مرتکب ہوں۔ حضور میں حاضر ہوں میرے متعلق اللہ کا حکم جاری کر دیجئے۔ میں اس پر صبر کروں گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو۔ فرماتے ہیں میں نے اپنا ہاتھ اپنی گردن پر مار کر عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں تو صرف اسی کا مالک ہوں آپ نے فرمایا دو ماہ کے روزے رکھو میں نے عرض کیا حضور مجھے روزوں ہی میں یہ حادثہ پیش آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ حضرت سلمہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہم نے آج کی رات بھوک سے گزاری کیونکہ ہمارے پاس شام کا کھانا بھی نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی زریق کے صدقہ کے عامل کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ وہ تمہیں غلہ دے پھر اس میں سے اپنی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو (ساٹھ صاع) کھانا دو باقی ماندہ سے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی مدد کرو۔ حضرت سلمہ فرماتے ہیں میں اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا میں نے تمہارے پاس تنگی اور بدگمانی پائی لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھے کشادگی اور برکت ملی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارا صدقہ وصول کرنے کا حکم فرمایا لہٰذا اپنا صدقہ مجھے دو۔ چنانچہ انہوں نے اپنا صدقہ حضرت سلمہ کو دے دیا۔ یہ حدیث حسن ہے امام بخاری فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک سلیمان بن یسار کو سلمہ بن صخر سے سماع حاصل نہیں

لم يسمع عندي من سلمة بن صخر قال ويقال سلمة بن صخر ويقال سلمان بن صخر وفي الباب عن خولة بنت ثعلبة.

١٢٢٦ - حدثنا عبد بن حميد نا يونس عن شيبان عن قتادة نا أنس بن مالك أن يهوديا أتى على نبي الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه فقال السام عليكم فرد عليه القوم فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون ما قال هذا قالوا الله ورسوله أعلم سلم يا نبي الله قال ولكنه قال كذا وكذا ردوه علي فردوه فقال قلت السام عليكم قال نعم قال نبي الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك إذا سلم عليكم أحد من أهل الكتاب فقولوا عليك ما قلت قال وإذا جاءوك حيوك بما لم يحيك به الله هذا حديث حسن صحيح.

١٢٢٧ - حدثنا سفيان بن وكيع نا يحيى بن آدم نا عبيد الله الأشجعي عن سفيان الثوري عن عثمان بن المغيرة الثقفي عن سالم بن أبي الجعد عن علي بن علقمة الأنماري عن علي بن أبي طالب قال لما نزلت يا أيها الذين آمنوا إذا ناجيتم الرسول فقدموا بين يدي نجواكم صدقة قال لي النبي صلى الله عليه وسلم ما ترى دينارا قلت لا يطيقونه قال فنصف دينار قلت لا يطيقونه قال فكم قلت شعيرة قال إنك لزهيد قال فنزلت أأشفقتم أن تقدموا بين يدي نجواكم صدقات الآية قال فبي خفف الله عن هذه الأمة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه ومعنى قوله شعيرة [ذهب].

سلمہ بن صخر اور سلمان بن صخر دونوں طرح کہا گیا ہے اس باب میں حضرت خولہ بنت ثعلبہ زوجہ اوس بن صامت (رضی اللہ عنہا) سے بھی روایت مذکور ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی مجلس میں آیا اور اس نے کہا "السام علیکم" صحابہ کرام نے جواب دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو اس نے کیا کہا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں لیکن یا رسول اللہ! اس نے سلام کیا ہے آپ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ اس نے یوں کہا ہے "السام علیکم" یعنی تم پر موت ہو! اسے واپس میرے پاس لاؤ صحابہ کرام اسے واپس لائے آپ نے فرمایا تو نے "السام علیکم" کہا تھا کہنے لگے "جی ہاں" اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی اہل کتاب تمہیں سلام کہے تو "علیک ما قلت" (تو نے جو کچھ کہا وہ تجھ پر ہی پڑے) کہو پھر آپ نے پڑھا "اذا جاءوک حیوک الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے جب آیت "یا ایہا الذین آمنوا اذا ناجیتم الرسول الخ"[2] نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تمہارے خیال میں ایک دینار ٹھیک ہے؟ میں نے عرض کیا لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ حضور نے فرمایا "نصف دینار" میں نے عرض کیا یہ بھی نہیں دے سکیں گے حضرت علی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کتنا ہو؟ میں نے عرض کیا جو کے ایک دانے کے برابر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہت تنگ دست ہو۔ حضرت علی فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "ءاشفقتم ان تقدموا الخ" فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے میرے سبب امت پر آسانی فرما دی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں جو کے ایک دانے کے برابر سونا مراد

[1] اور جب آپ کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے آداب بجا لاتے ہیں جو لفظ اللہ نے تمہارے لئے نہیں کہے۔ [2] جب تم رسول اللہ سے کوئی بات چیت کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو کیا تم اس سے ڈر گئے کہ اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقات دو۔

يَعْنِي وَزْنَ شَعِيرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ

سُورَةُ الْحَشْرِ

١٢٣٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

١٢٣٩ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ نَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا قَالَ اللِّينَةُ النَّخْلَةُ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ قَالَ اسْتَنْزَلُوهُمْ مِنْ حُصُونِهِمْ قَالَ وَأُمِرُوا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحَكَّ فِي صُدُورِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسْأَلَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَنَا فِيمَا قَطَعْنَا مِنْ أَجْرٍ وَهَلْ عَلَيْنَا فِيمَا تَرَكْنَا مِنْ وِزْرٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا الْآيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسٰى سَمِعَ مِنِّي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ هٰذَا الْحَدِيثَ۔

ہے۔

تفسیر سورۂ حشر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقام بویرہ میں بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیئے اور کاٹ ڈالے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ما قطعتم من لینة[1] الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد باری تعالیٰ "ما قطعتم من لینة" الخ کے بارے میں روایت ہے کہ لینہ سے مراد کھجور کے درخت ہیں اور فاسقین کی ذلت سے مراد یہ ہے کہ انہیں اپنے قلعوں سے اترنے کے لیے کہا گیا اور صحابہ کرام کو ان کے درخت کاٹنے کا حکم دیا گیا تو ان کے دلوں میں کچھ کھٹکا پیدا ہوا۔ مسلمانوں نے کہا ہم نے بعض کو کاٹ دیا اور بعض کو چھوڑ دیا ہم اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں گے کہ کیا جو کچھ ہم نے کاٹا اس پر اجر ملے گا اور جو کچھ ہم نے چھوڑا اس پر ہمیں عذاب ہوگا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ما قطعتم من لینة" الخ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ حفص بن غیاث اور حبیب بن ابی عمرہ، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ مذکور نہیں۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بواسطہ ہارون بن معاویہ، حفص بن غیاث، حبیب بن ابی عمرہ اور سعید بن جبیر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مرسلاً روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری نے یہ حدیث مجھ سے سنی۔

[1] جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لیے کہ فاسقوں کو رسوا کرے۔

١٢٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوتُهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَقَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

١٢٣١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَأْتُونِي بِهِ فَخَرَجْنَا تَتَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا قَالَ فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک انصاری کے گھر ایک مہمان نے رات بسر کی۔ ان کے گھر صرف اپنے لیے اور اہل وعیال کے لیے کھانا تھا۔ انھوں نے اپنی بیوی سے فرمایا بچوں کو سلا دو، چراغ گل کر دو۔ اور تمام کھانا مہمان کے قریب کر دو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ"[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ ممتحنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہما کو یہ ارشاد فرما کر بھیجا کہ روضہ خاخ میں پہنچو وہاں ایک عورت ہے اور اس کے پاس ایک خط ہے، وہ اس سے لے کر میرے پاس لاؤ۔ ہم روانہ ہوئے گھوڑے ہمیں خوب تیزی سے جا رہے تھے۔ ہم اس روضہ خاخ میں پہنچے تو وہاں ایک عورت موجود تھی ہم نے کہا خط نکالو اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہم نے کہا یا تو خط نکال دو گی ...... یا کپڑے اتارنے پڑیں گے حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں اس نے اپنی مینڈھیوں سے خط نکالا ہم اسے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے دیکھا تو وہ حاطب بن ابی بلتعہ کا خط تھا جو قریش کہ میں سے چند افراد کی طرف لکھا گیا تھا۔ اس خط میں انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند باتیں مشرکین کو بتائی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حاطب! یہ کیا ہے؟ حاطب نے کہا یا رسول اللہ! (فیصلہ کرنے میں) مجھ پر جلدی نہ کیجئے۔ (بات یہ ہے کہ) میں قریش میں ملا جلا رہتا تھا اور میری ان سے کوئی رشتہ داری نہ تھی۔ آپ کے پاس جو مہاجرین ہیں ان کے رشتہ دار ہیں جن کے ذریعے وہ اپنے گھر بار اور اموال کی حفاظت کرتے ہیں چونکہ ان سے میری کوئی رشتہ داری نہیں اس لیے میں نے اپنے رشتہ داروں کی حفاظت کے لیے ان لوگوں سے تعلق

[1] اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود شدید محتاجی ہو۔

ذٰلِكَ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيْهِ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ السُّوْرَةَ قَالَ عَمْرٌو قَدْ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ رَافِعٍ كَانَ كَاتِبًا لِعَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ نَحْوَ هٰذَا وَذَكَرُوْا هٰذَا الْحَرْفَ فَقَالُوْا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِيْهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَنُجَرِّدَنَّكِ

پیدا کرنا چاہا اور میرا یہ عمل دین اسلام سے ارتداد اور کفر پر رضا کی وجہ سے نہیں ہے (س کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے ہیں اور تمہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ اہل بدر کے ایمان پر مطلع ہے چنانچہ اس نے فرمایا "جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا" حضرت علی فرماتے ہیں اسی کے متعلق یہ آیت اتاری گئی "یایہا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء[1] الخ" عمرو کہتے ہیں میں نے ابورافع کو دیکھا ہے وہ حضرت علی مرتضیٰ کے کاتب تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس باب میں حضرت عمر اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں متعدد افراد نے سفیان بن عیینہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی اس میں یہ الفاظ مذکور ہیں یا تو کتاب نکالو یا کپڑے اتارو۔ یہ حدیث بواسطہ ابو عبدالرحمان بن سلمی بھی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بعض راویوں سے یہ الفاظ منقول ہیں "خط نکالو ورنہ ہم تمہیں برہنہ کریں گے۔"

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُ اِلَّا بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ الْاٰيَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ اِلَّا امْرَاَةً يَمْلِكُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے "اذا جاءك المومنات الخ" معمر کہتے ہیں ابن طاؤس نے مجھے اپنے والد سے خبر دی انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے لونڈی کے سوا کسی کے ہاتھ کو کبھی نہیں چھوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ

ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت نے آپ سے دریافت کیا یارسول اللہ! کون سی

[1] اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں دوستی سے خبریں پہنچاتے ہو۔ [2] اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں اس پر بیعت کرنے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کا کچھ شریک نہیں ٹھہرائیں گی ۔۔۔ آخر تک ۔۔۔ تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو۔

حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ
امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ مَا هَذَا الْمَعْرُوفُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي
لَنَا أَنْ نَعْصِيَكَ فِيهِ قَالَ لَا تَنُحْنَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ بَنِي فُلَانٍ قَدْ أَسْعَدُونِي عَلَى عَمِّي وَلَا بُدَّ لِي مِنْ
قَضَائِهِنَّ فَأَبَى عَلَيَّ فَعَاتَبْتُهُ مِرَارًا فَأَذِنَ لِي فِي قَضَائِهِنَّ
فَلَمْ أَنُحْ بَعْدُ عَلَى قَضَائِهِنَّ وَلَا غَيْرِهِ حَتَّى السَّاعَةَ
وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ امْرَأَةٌ إِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ غَيْرِي
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ
قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ هِيَ أَسْمَاءُ
بِنْتُ يَزِيدَ ابْنِ السَّكَنِ.

وَمِنْ سُورَةِ الصَّفِّ

۱۲۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَفَرٌ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَاكَرْنَا
فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ أَيَّ الْأَعْمَالِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ لَعَمِلْنَاهُ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ
تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيَى
فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ فَقَرَأَهَا
عَلَيْنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا
ابْنُ كَثِيرٍ وَقَدْ خُولِفَ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ فِي إِسْنَادِ
هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ
عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ
بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

نیکی ہے جس میں ہم آپ کی نافرمانی نہ کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نوحہ نہ کرو۔" فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں خاندان والوں نے میرے چچا کی وفات پر میری مدد کی مجھے انکا بدلہ ضرور ادا کرنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا لیکن میرے بار بار کے اصرار پر آپ نے بدلہ اتارنے کی اجازت مرحمت فرما دی۔ اس کے بعد میں نے نہ تو بدلہ اتارنے کے لیے اور نہ ویسے ہی کبھی نوحہ نہیں کیا میرے سوا تمام عورتوں نے نوحہ کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ام عطیہ سے بھی روایت منقول ہے۔ عبد بن حمید کہتے ہیں ام سلمہ انصاریہ سے اسماء بنت یزید بن سکن مراد ہیں۔

تفسیر سورہ صف

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم چند صحابہ کرام کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی ہم نے اس بات پر مذاکرہ کیا کہ کون سا عمل محبوب ترین ہے تاکہ ہم اس پر عمل پیرا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "سبح للہ ما فی السموٰت وما فی الارض الخ"[1] حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ آیات پڑھیں۔ ابو سلمہ فرماتے ہیں عبداللہ بن سلام نے ہمیں یہ آیت سنائیں یحییٰ فرماتے ہیں ابو سلمہ نے ہمارے سامنے یہ آیات تلاوت کیں ابن کثیر کہتے ہیں ہمارے سامنے اوزاعی نے یہ آیات پڑھیں عبداللہ کہتے ہیں ہمارے سامنے ابن کثیر نے یہ آیات پڑھیں اس سند میں اوزاعی سے روایت کرنے میں محمد بن کثیر کی مخالفت کی گئی ہے۔ ابن مبارک نے بواسطہ اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ہلال بن ابی میمونہ اور عطاء بن یسار، حضرت عبداللہ بن سلام سے بلاواسطہ یا بواسطہ ابو سلمہ روایت کی۔ ولید بن مسلم نے اوزاعی سے محمد بن کثیر کی

[1] اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے۔

بْنِ سَلَامٍ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَرَوَى الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيْرٍ۔

مثل روایت کی۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدَّيْلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ فِيْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْغَيْثِ اسْمُهُ سَالِمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ وَثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَدَنِيٌّ وَثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ شَامِيٌّ۔

تفسیر سورہ جمعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ سورہ جمعہ نازل ہوئی آپ نے اسے تلاوت فرمایا جب ان الفاظ پر پہنچے "وآخرین منھم لما یلحقوا بھم"[له] ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ہم سے نہیں ملے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں حضرت سلمان فارسی بھی ہم میں موجود تھے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا پر بھی ہو تو ان میں سے کئی لوگ اسے حاصل کر لیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبداللہ بن جعفر، علی بن مدینی کے والد ہیں یحییٰ بن معین نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ ابوالغیث کا نام سالم ہے یہ عبداللہ بن مطیع کے غلام تھے۔ ثور بن زید مدنی ہیں اور ثور بن یزید شامی ہیں۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا إِذْ قَدِمَتْ عِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جمعہ کے روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اتنے میں مدینہ طیبہ کا ایک (تجارتی) قافلہ آ گیا صحابہ کرام اس کی طرف دوڑ پڑے یہاں تک کہ صرف بارہ آدمی آپ کے پاس رہ گئے۔ ان (باقیماندہ) میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ اس پر یہ آیت اتری "واذا راوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا" الخ[٢ه] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ

احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، حصین، سالم بن ابی جعد اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

له علماء ان سے مقصود وہ لوگ لیتے ہیں جو بعد میں فرماتے ہیں یا عجمی لوگ ہیں ۔ ٢ه اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے۔

النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ هذا حدیث حسن صحیح۔

اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورة المنافقين

۱۲۳۸۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبید اللہ بن موسی عن اسرائیل عن ابی اسحق عن زید بن ارقم قال كنت مع عمی فسمعت عبد اللہ بن ابی ابن سلول یقول لاصحابہ لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل فذكرت ذلك لعمی فذكر ذلك عمی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثتہ فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عبد اللہ بن ابی واصحابہ فحلفوا ما قالوا فكذبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدقہ فاصابنی شیء لم یصبنی شیء قط مثلہ فجلست فی البیت فقال عمی ما اردت الا ان كذبك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومقتك فانزل اللہ اذا جاءك المنافقون فبعث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقراھا ثم قال ان اللہ قد صدقك هذا حدیث حسن صحیح۔

تفسیر سورۂ منافقین

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اپنے چچا کے ہمراہ تھا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی سلول کو سنا اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر خرچ نہ کرو حتی کہ وہ آپ سے منتشر ہو جائیں۔ اور اگر ہم مدینہ منورہ واپس گئے تو عزت والا ذلیل انسان کو وہاں سے ضرور نکالے گا۔ حضرت زید فرماتے ہیں میں نے یہ بات اپنے چچا کو سنائی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا تو میں نے سارا واقعہ عرض کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی سلول اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا انہوں نے قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کی (ظاہر پر فیصلہ فرماتے ہوئے) حضور نے مجھے جھوٹا اور عبد اللہ کو سچا کہا حضرت زید فرماتے ہیں مجھے اس سے اتنا دکھ ہوا جتنا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا چنانچہ میں اپنے گھر بیٹھ گیا میرے چچا نے کہا اس کے سوا تیرا کیا بنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے جھٹلایا اور ناراضگی ظاہر فرمائی اس پر اللہ تعالی نے "اذا جاءك المنافقون" اتارا فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوا بھیجا پھر یہ آیات پڑھیں اور فرمایا اللہ تعالی نے تمہاری تصدیق فرما دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۹۔ حدثنا عبد اللہ بن حمید نا عبید اللہ بن موسی عن اسرائیل عن السدی عن ابی سعید الازدی نا زید بن ارقم قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وكان معنا اناس من الاعراب فكنا نبتدر الماء وكان الاعراب یسبقونا الیہ فسبق اعرابی اصحابہ فیسبق الاعرابی فیملا الحوض ویجعل حولہ حجارة ویجعل النطع علیہ حتی یجیء اصحابہ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنگ لڑی ہمارے ساتھ کچھ بدوی بھی تھے، ہم پانی کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے اعرابی ہم سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے ایک اعرابی اپنے ساتھیوں سے پہلے وہاں پہنچ گیا اور اس نے حوض کو بھر دیا اردگرد پتھر رکھے اور اوپر چمڑے کا بچھونا بچھا کر اپنے ساتھیوں کی انتظار کرنے لگا ایک

قَالَ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْرَابِيًّا فَأَرْخَى زِمَامَ نَاقَتِهِ لِتَشْرَبَ فَأَبَى أَنْ يَدَعَهُ قَالَ فَانْتَزَعَ قِبَاضَ الْمَاءِ فَرَفَعَ الْأَعْرَابِيُّ خَشَبَةً فَضَرَبَ بِهَا رَأْسَ الْأَنْصَارِيِّ فَشَجَّهُ فَأَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ رَأْسَ الْمُنَافِقِينَ فَأَخْبَرَهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ فَغَضِبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ثُمَّ قَالَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ يَعْنِي الْأَعْرَابَ وَكَانُوا يَحْضُرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا انْفَضُّوا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَأْتُوا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَلْيَأْكُلْ هُوَ وَمَنْ عِنْدَهُ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْكُمُ الْأَذَلَّ قَالَ زَيْدٌ وَأَنَا رِدْفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ فَأَخْبَرْتُ عَمِّي فَانْطَلَقَ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ وَجَحَدَ قَالَ فَصَدَّقَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي قَالَ فَجَاءَ عَمِّي إِلَيَّ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ مَقَتَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَيَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلَى أَحَدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ بِرَأْسِي مِنَ الْهَمِّ إِذْ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَكَ أُذُنِي وَضَحِكَ فِي وَجْهِي فَمَا كَانَ يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الْخُلْدَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَحِقَنِي فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا قَالَ لِي شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ عَرَكَ أُذُنِي وَضَحِكَ فِي وَجْهِي فَقَالَ أَبْشِرْ ثُمَّ لَحِقَنِي عُمَرُ فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ قَوْلِي لِأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ

انصاری ایک اعرابی کے پاس پہنچا انہوں نے اونٹنی کو پانی پلانے کے لیے اس کی لگام ڈھیلی کی لیکن بدوی نے اپنا قبضہ چھوڑنے سے انکار کر دیا انصاری نے پانی سے رکاوٹ کی اشیاء کو ہٹا دیا اعرابی نے لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر دے ماری جس سے وہ زخمی ہو گئے پھر وہ عبداللہ بن ابی کے پاس آیا اور اسے سارا واقعہ کہہ سنایا وہ اس کے دوستوں میں سے تھا عبداللہ بن ابی کو غصہ آیا اور اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر مت خرچ کرو جب تک گروہ اعراب (آپ سے) الگ نہ ہو جائیں کھانے کے وقت بدوی بارگاہ نبوی میں حاضر رہتے تھے۔ عبداللہ بن ابی نے کہا جب یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے جائیں اس وقت کھانا لاؤ تاکہ آپ اور آپ کے ہم مجلس کھانا کھائیں۔ پھر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا اگر ہم مدینہ لوٹے تو معزز ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے۔ حضرت زید فرماتے ہیں میں سواری پر حضور کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا میں نے عبداللہ کی بات سن لی اور پھر اپنے چچا کو بتا دی میرے چچا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات حضور سے عرض کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا اس نے قسم کھائی اور انکار کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق اور میری تکذیب فرمائی۔ حضرت زید فرماتے ہیں میرے چچا میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارا کیا ارادہ تھا حضور تو تم سے ناراض ہو گئے اور آپ نے تجھے جھوٹا قرار دیا اور مسلمانوں نے بھی تیری تکذیب ہی کی۔ حضرت زید فرماتے ہیں مجھے اس سے اتنا صدمہ ہوا جتنا کسی کو نہ ہوا ہوگا فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں جا رہا تھا کہ میں نے غم کی وجہ سے اپنا سر جھکا دیا اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے کانوں کو ملا اور میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا فرماتے ہیں مجھے اس کے بدلے دنیوی زندگی بھی پسند نہ تھی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا حضور نے تمہیں کیا فرمایا۔ میں نے عرض کیا صرف میرے کان کو ملا اور تبسم فرمایا کہا تو کچھ نہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ان سے بھی یہی بات

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ الْمُنَافِقِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

١٢٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَحَلَفَ مَا قَالَهُ فَلاَمَنِي قَوْمِي فَقَالُوا مَا أَرَدْتَ إِلَى هَذِهِ فَأَتَيْتُ الْبَيْتَ وَنِمْتُ كَئِيبًا حَزِينًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لاَ تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

١٢٣١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا فِي غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ يَرَوْنَ أَنَّهَا غَزْوَةُ بَنِي مُصْطَلِقٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ وَقَالَ الأَنْصَارِيُّ يَا لَلأَنْصَارِ فَسَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالُوا رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَسَعَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ فَقَالَ أَوَقَدْ فَعَلُوهَا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لاَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَقَالَ غَيْرُ

کی جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے عرض کی تھی۔ صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ منافقین پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوہ تبوک میں عبداللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ طیبہ لوٹے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے۔ حضرت زید فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا لیکن اس نے حضور کے پاس جا کر قسم کھا لی کہ میں نے یہ بات نہیں کی۔ حضرت زید فرماتے ہیں مجھے میری قوم نے ملامت کیا اور کہا تیرا کیا مقصد تھا؟ میں گھر آیا اور نہایت غمناک اور افسردہ حالت میں سو گیا پھر حضور میرے پاس تشریف لائے یا میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی "ھم الذین یقولون"[1] الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

....

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں تھے سفیان راوی کہتے ہیں لوگوں کا خیال ہے غزوہ بنی مصطلق تھا۔ ایک مہاجر نے انصاری کو عقب پر مارا، مہاجر نے دیگر مہاجرین کو مدد کے لیے پکارا اور انصاری نے انصار کو بلایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا "جاہلیت کی پکار کیوں؟" صحابہ کرام نے عرض کیا ایک مہاجر نے ایک انصاری کو مارا ہے۔ فرمایا یہ عادت چھوڑو یہ نہایت بری بات ہے۔ عبداللہ بن ابی سلول نے سنا تو کہنے لگا کیا انہوں نے یہ کہا ہے؟ اللہ کی قسم! اگر ہم مدینہ لوٹے تو ضرور بعض عزت والے ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! مجھے اس منافق کی گردن اڑانے کی اجازت فرمائیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو بھی قتل کرتے ہیں۔ دوسرے راوی کہتے ہیں ابن ابی کے بیٹے

[1] وہ یہی ہیں جو کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں۔

عَزَّ وَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا تَنْقَلِبُ حَتّٰى تُقِرَّ أَنَّكَ الذَّلِيلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَزِيزُ فَفَعَلَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۲۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنَا أَبُو جَنَابٍ الْكَلْبِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبَلِّغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهِ أَوْ يَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِ زَكٰوةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْأَلُ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اتَّقِ اللّٰهَ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ الرَّجْعَةَ الْكُفَّارُ فَقَالَ سَأَتْلُوا عَلَيْكَ قُرْآنًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلٰى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ إِلٰى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ قَالَ فَمَا يُوجِبُ الزَّكٰوةَ قَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتَيْنِ فَصَاعِدًا قَالَ فَمَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالْبَعِيرُ

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ هٰكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَأَبُو جَنَابٍ الْقَصَّابُ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَيَّةَ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ.

وَمِنْ سُورَةِ التَّغَابُنِ

۱۲۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا إِسْرَائِيلُ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم تم مدینہ طیبہ نہیں جا سکتے جب تک اقرار نہ کرو کہ تم ذلیل ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معزز ہیں۔ چنانچہ اس نے یہ اقرار کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں جس کے پاس اتنا مال ہو کہ بیت اللہ شریف کے حج کو پہنچ سکتا ہو یا اس پر زکوٰۃ فرض ہو اس کے باوجود وہ حج نہ کرے یا زکوٰۃ نہ دے وہ مرتے وقت دنیا میں واپسی کا سوال کرے گا۔ ایک شخص نے کہا اے ابن عباس! اللہ تعالیٰ سے ڈریں واپسی کا سوال تو صرف کفار کریں گے آپ نے فرمایا میں اس کے متعلق تم پر قرآن کی آیت پڑھتا ہوں یاایھا الذین امنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ الخ[1] اس نے کہا اچھا یہ بتائیے زکوٰۃ کتنے مال پر واجب ہوتی ہے آپ نے فرمایا جب مال دو سو درہم تک پہنچ جائے۔ کہنے لگا حج کب واجب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا زاد راہ اور سواری (ہو تو حج واجب ہوتا ہے)

....

عبد بن حمید نے بواسطہ عبدالرزاق، ثوری، یحییٰ بن ابی حیہ ضحاک اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ابن عیینہ اور دوسرے لوگوں نے اسی طرح یہ حدیث بواسطہ ابوجناب اور ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کی ہے عبدالرزاق کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابو جناب قصاب کا نام یحییٰ بن ابی حیہ ہے اور وہ حدیث میں قوی نہیں۔

تفسیر سورۃ تغابن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ سے کسی آدمی نے آیت کریمہ یاایھا الذین امنوا ان من ازواجکم[2] الخ

[1] اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔ اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے رب تو نے مجھے تھوڑی سی مدت تک مہلت کیوں نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں سے ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب کہ اس کا وعدہ آجائے۔

[2] اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی خبر رکھتا ہے۔ اے ایمان والو! تمہاری کچھ بیویاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں ان سے احتیاط رکھو۔

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ قَالَ هَؤُلَاءِ رِجَالٌ أَسْلَمُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَأَرَادُوا أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَزْوَاجُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ أَنْ يَدَعُوهُمْ أَنْ يَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَوُا النَّاسَ قَدْ فَقِهُوا فِي الدِّينِ هَمُّوا أَنْ يُعَاقِبُوهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ التَّحْرِيمِ

١٢٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حَجَّ عُمَرُ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَقَالَ لِي وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَرِهَ وَاللَّهِ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ فَقَالَ لِي هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنِي الْحَدِيثَ فَقَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي

کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا یہ مکہ مکرمہ کے وہ لوگ ہیں جو اسلام لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا لیکن ان کی بیویوں اور بچوں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے سے روکا جب وہ حاضر دربار نبوی ہوئے، تو دیکھا کہ لوگوں نے دین کی سمجھ حاصل کر لی ہے تو اپنی بیویوں اور بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا اس پر یہ (مندرجہ بالا) آیت نازل ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۂ تحریم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو ازواج مطہرات کے بارے میں پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما"[1] حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا تھا میں نے برتن سے آپ پر پانی ڈالا اور آپ نے وضو فرمایا (اس دوران) میں نے عرض کیا "اے امیر المومنین! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کون سی دو بیویاں ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ان تتوبا الی اللہ" تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے۔ زہری فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سوال کو ناپسند فرمایا لیکن چھپایا نہیں (بلکہ) فرمایا وہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں پھر انہوں نے حدیث بیان کرنا شروع کی فرمایا ہم جماعت قریش عورتوں پر غالب رہتے تھے جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو ایسی قوم کو پایا جن پر ان کی عورتیں غالب

[1] اگر تم اللہ کی طرف رجوع کرو (تو یہ لازم ہے کیونکہ) ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں۔

فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِي بِالْعَوَالِي فِي بَنِي أُمَيَّةَ وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا فَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَآتِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ فَكُنَّا نُحَدِّثُ أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا قَالَ فَجَاءَنِي يَوْمًا عِشَاءً فَضَرَبَ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَأَتَيْتُ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا حَوْلَ الْمِنْبَرِ نَفَرٌ يَبْكُونَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ أَيْضًا فَجَلَسْتُ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا

تھیں۔ ہماری عورتوں نے بھی ان سے سبق سیکھنا شروع کیا ایک دن میں بیوی کو ڈانٹ رہا تھا کہ مجھے جواب دینے لگیں۔ اس کا جواب لوٹانا مجھے اچھا نہ معلوم ہوا تو اس نے کہا آپ کو کون سی چیز بری معلوم ہوئی اللہ کی قسم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بحث مباحثہ کرتی ہیں اور ان میں بعض تو صبح سے رات تک حضور کو چھوڑے رکھتی ہیں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں میں نے دل میں سوچا جس نے یہ حرکت کی وہ نامراد ہوئی اور اس نے نقصان اٹھایا۔ میرا گھر بنو امیہ کے محلہ میں بلندی پر تھا۔ میرا پڑوسی ایک انصاری تھا باری باری بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتے ایک دن وہ جاتے اور وحی کی خبر لاتے اور مجھے بتاتے اور ایک دن میں جا کر وحی وغیرہ کی خبر لا کر انہیں بتاتا آپ فرماتے ہیں ہم نے یہ خبر سنی تھی کہ قبیلہ غسان ہم سے لڑائی لڑنے کے لیے اپنے گھوڑوں کی نعل بندی کروا رہے ہیں۔ ایک دن عشاء کے وقت وہ انصاری میرے پاس آئے دروازہ کھٹکھٹایا میں ان کی طرف باہر نکلا تو انہوں نے کہا ایک بہت بڑا سانحہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا غسان نے حملہ کر دیا؟ انہوں نے کہا اس سے بھی بڑا واقعہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے دل میں کہا حفصہ نامراد ہوئی اور اس نے خسارہ پایا۔ مجھے تو پہلے ہی خیال تھا کہ یہ ہونے والا ہے۔ صبح کی نماز پڑھ کر میں نے کپڑے پہنے (لباس)، اور چل پڑا حضرت حفصہ کے پاس آیا وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کیا حضور نے تم سب کو طلاق دے دی ہے؟ کہنے لگیں مجھے معلوم نہیں آپ بالاخانہ میں گوشہ نشین ہو گئے ہیں۔ فرماتے ہیں میں چل کر ایک سیاہ فام غلام کے پاس آیا اور اس سے کہا عمر کے لیے اندر جانے کی اجازت لو وہ اندر گیا پھر میرے پاس آیا اور کہا میں نے حضور سے آپ کے متعلق عرض کیا لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں میں مسجد میں چلا گیا منبر کے پاس چند افراد رو رہے تھے میں بھی وہاں بیٹھ گیا بے قراری کا پھر غلبہ ہوا تو میں غلام کے

فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أُذِنَ لَكَ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ عَلَى رَمْلِ حَصِيرٍ فَرَأَيْتُ أَثَرَهُ فِي جَنْبَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ قُلْتُ لِحَفْصَةَ أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَانَا الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذَلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَتْ أَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ صَاحِبَتُكِ أَوْسَمَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَسْتَأْنِسُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَمَا رَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ إِلَّا أُهْبَةً ثَلَاثَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يُوَسِّعَ عَلَى أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَى فَارِسَ وَالرُّومِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَهُ فَاسْتَوَى جَالِسًا فَقَالَ أَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا فَعَاتَبَهُ اللهُ فِي ذَلِكَ

پاس آیا اور کہا حضرت عمرؓ کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا پھر باہر آیا تو کہنے لگا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارا ذکر کیا لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا فرماتے ہیں میں پھر مسجد میں جا کر بیٹھ گیا لیکن میری بیقراری نے پھر غلبہ کیا میں غلام کے پاس آیا اور کہا اندر جاؤ اور حضور سے عمرؓ کے لیے اندر جانے کی اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا اور پھر باہر آیا تو کہنے لگا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا تذکرہ کیا لیکن آپ خاموش رہے۔ فرماتے ہیں میں واپس چل پڑا تو غلام مجھے بلانے لگا اس نے کہا آپ اندر آ جائیں حضورؐ نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں میں نے آپ کے پہلوؤں پر اس کے نشانات بھی دیکھے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی؟" آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا اللہ اکبر یا رسول اللہ دیکھئے تو سہی ہم قریش اپنی عورتوں پر غالب تھے جب ہم مدینہ منورہ آئے تو یہاں ایسے لوگوں سے سابقہ پڑا جن کی عورتیں ان پر غالب ہیں۔ ہماری عورتوں نے بھی ان سے سبق لینا شروع کر دیا۔ ایک دن میں اپنی بیوی پر غصے ہوا تو وہ مجھے جواب دینے لگیں۔ میں نے یہ بات ناپسند کی تو اس نے کہا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی آپ سے بحث مباحثہ کرتی ہیں اور بعض تو پورا پورا دن آپ سے جدا رہتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حفصہ سے پوچھا کیا تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو بدو گفتگو کرتی ہو۔ انہوں نے کہا ہاں بلکہ ہم میں سے بعض تو صبح سے شام تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑے رکھتی ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے کہا تم میں سے جس نے یہ کام کیا وہ محروم و نامراد ہوا کیا جاس بات سے بے خوف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کے باعث اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو اور پھر وہ ہلاک ہو جائے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حفصہ سے کہا ہے

فَجَعَلَ لَهُ كَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِيْ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ شَيْئًا فَلَا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ أَبَوَيْكِ قَالَتْ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ الْآيَةَ قَالَتْ عَلِمَ وَاللّٰهِ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَأْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ أَفِيْ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّيْ أُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِيْ أَيُّوْبُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تُخْبِرْ أَزْوَاجَكَ أَنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ مُبَلِّغًا وَلَمْ يَبْعَثْنِيْ مُتَعَنِّتًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ تو بحث مباحثہ کرنا اور نہ کچھ طلب کرنا جو چیز تمہیں چاہیے مجھ سے مانگ لو اور تمہیں اس بات سے دھوکہ نہ ہو کہ تمہاری سوکن (حضرت عائشہ) تم سے زیادہ خوبصورت اور حضور کو زیادہ محبوب ہیں۔ یہ سن کر حضور مسکرا پڑے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ دیر اور بیٹھ کر آپ سے فیض یاب ہوتا رہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت عمر فرماتے ہیں میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو گھر میں صرف تین چمڑے پڑے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ آپکی امت کو فراخی عطا فرمائے اس نے روم اور فارس کو کشادگی عطا کر رکھی ہے حالانکہ وہ اسکی عبادت بھی نہیں کرتے یہ سنکر حضور اٹھ بیٹھے اور فرمایا اے عمر بن خطاب کیا تم شک میں ہو ان لوگوں کو دنیا ہی میں نعمتیں مل گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے حضور نے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک اپنی ازواج کے پاس نہیں جائیں گے اللہ تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور آپ کے لیے کفارہ قسم بتایا۔ زہری کہتے ہیں مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی آپ فرماتی ہیں جب انتیس دن پورے ہوئے تو سب سے پہلے حضور میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے عائشہ! میں تجھے ایک بات بتانا چاہتا ہوں لیکن اس کا جواب اپنے والدین سے مشورہ کیے بغیر مت دینا پھر یہ آیت پڑھی "یایھا النبی قل لازواجک" (اے نبی اپنی ازواج سے فرما دیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں خدا کی قسم! حضور جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے آپ سے جدائی کا حکم نہیں دیں گے۔ میں نے عرض کیا حضور! اپنے والدین سے کس بات کا مشورہ کروں میں تو اللہ اس کے رسول اور آخرت کو چاہتی ہوں۔ معمر کہتے ہیں مجھے ایوب نے بتایا کہ حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ دوسری ازواج کو نہ بتائیے گا کہ میں نے آپ کو اختیار کیا۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے مبلغ بنا کر بھیجا ہے تنگ کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ نٓ وَالْقَلَمِ

۱۲۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِيْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ نَاسًا عِنْدَنَا يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَقَالَ عَطَاءٌ لَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ فَجَرٰى بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَفِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

تفسیر سورۂ ن والقلم

عبدالواحد بن سلیم کہتے ہیں میں مکہ گیا اور عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی میں نے کہا اے ابو محمد! ہمارے ہاں لوگ تقدیر میں گفتگو کرتے ہیں۔ عطاء کہنے لگے میں نے حضرت عبادہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور فرمایا لکھ تو ابد تک جو کچھ ہونے والا تھا قلم اس کے ساتھ جاری ہوا (یعنی لکھا) اس حدیث میں واقعہ ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت منقول ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَاقَّةِ

۱۲۳۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

تفسیر سورۂ حاقہ

حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ آپ وادی مکہ میں لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمِيْرَةَ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَآءِ فِيْ عِصَابَةٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ اِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهٖ قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا السَّحَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُزْنُ قَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ مَا نَدْرِيْ قَالَ فَاِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَّاِمَّا اثْنَتَانِ وَثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ سَنَةً وَّالسَّمَآءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّدَهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ اِلَى السَّمَآءِ وَفَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ اِلَى السَّمَآءِ وَاللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ اَلَا يُرِيْدُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ اَنْ يَّحُجَّ حَتّٰى يُسْمَعَ مِنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكٍ نَحْوَهٗ وَرَفَعَهٗ وَرَوٰى شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَوَقَفَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الرَّازِيُّ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَجُلًا بِبُخَارٰى عَلٰى بَغْلَةٍ وَّعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ يَقُوْلُ كَسَانِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک بدلی اوپر سے گزری۔ ان لوگوں نے اسے دیکھنا شروع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جانتے ہو اس کا نام کیا ہے؟" انھوں نے کہا ہاں یہ سحاب ہے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اور مزن" بھی عرض کیا ہاں "مزن" بھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور "عنان" بھی۔ کہنے لگے ہاں "عنان" بھی کہتے ہیں اس کے بعد حضور نے پوچھا جانتے ہو زمین و آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے عرض کیا "ہم نہیں جانتے" آپ نے فرمایا "اکہتر، بہتر یا تہتر سال کی راہ ہے اس کے اوپر والا آسمان بھی اسی طرح حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان اسی طرح شمار کئے پھر فرمایا ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے اس کی سطح اور تہہ کے درمیان بھی اتنا فاصلہ ہے۔ جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ہے۔ اس سے اوپر آٹھ بکرے ہیں جن کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان دو آسمانوں کے درمیانی فاصلے جتنا بعد ہے ان کی پیٹھوں پر عرش ہے جس کے نیچے سے اوپر تک اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اوپر ہے (بلندی کی طرف اشارہ ہے ورنہ وہ زمان و مکان سے پاک ہے) عبد بن حمید کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے سنا فرماتے ہیں عبدالرحمان بن سعد حج کا ارادہ کیوں نہیں کر لیتے تاکہ وہ ان سے یہ حدیث سن سکیں یہ حدیث حسن غریب ہے ولید بن ابی ثور نے سماک سے اس کے حدیث کا بعض حصہ موقوفاً بیان کیا۔ عبدالرحمان عبداللہ بن سعد رازی کے بیٹے ہیں ـــ یحییٰ بن موسیٰ بواسطہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن سعد رازی، عبداللہ بن سعد رازی سے نقل کرتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ میں نے بخارہ میں ایک آدمی کو سیاہ عمامہ پہنے خچر پر سوار دیکھا وہ کہہ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ عمامہ پہنایا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ سَأَلَ سَائِلٌ

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلٰى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ رِشْدِيْنَ۔

تفسیر سورۂ سال سائل

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے قول "کالمھل" کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ یہ زیتون کے تیل کی طرح ہے جب اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشدین کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْجِنِّ

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي أَبُو الْوَلِيْدِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَآهُمْ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِيْنَ إِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ إِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَقَالُوْا مَا حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُوْنَ مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولٰئِكَ النَّفَرُ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدًا إِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوْا لَهُ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَهُنَالِكَ رَجَعُوْا إِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا

تفسیر سورۂ جن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو جنوں پر کچھ پڑھا اور نہ ہی ان کو دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ہمراہ عکاظ کے بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ ادھر شیطانوں اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ ہو گئی ان پر ٹوٹنے والے ستارے (شہاب) بھیجے گئے شیطان اپنی قوم کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا۔ کہنے لگے ہمیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا اور ہم پر ٹوٹنے والے ستارے بھیجے گئے کہنے لگے اس رکاوٹ کا سبب یقیناً کوئی نیا واقعہ ہے لہٰذا زمین کے مشرق و مغرب میں پھیل جاؤ اور دیکھو کہ تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حائل ہو گئی۔ راوی فرماتے ہیں پھر وہ مشارق و مغارب میں چل پڑے اور ان میں سے ایک گروہ تہامہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا۔ آپ کھجور کے نخلستان میں تھے اور بازار عکاظ کی طرف جانے کا ارادہ تھا آپ صحابہ کرام کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے جب شیطانوں نے قرآن سنا تو کہنے لگے "اللہ کی قسم یہی تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہے" راوی فرماتے ہیں شیطان وہاں سے ہی اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے اور کہا اے قوم! ہم نے عجیب قرآن سنا جو راہ ہدایت دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے اور ہم کبھی

يَا قَوْمَنَآ إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِىْٓ إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ وَإِنَّمَا أُوْحِيَ عَلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا قَالَ لَمَّا رَأَوْهُ يُصَلِّيْ وَأَصْحَابُهٗ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ فَيَسْجُدُوْنَ بِسُجُوْدِهٖ قَالَ فَتَعَجَّبُوْا مِنْ طَوَاعِيَةِ أَصْحَابِهٖ لَهٗ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا هٰذَا حَدِيْثٌ

۱۲۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ نَا إِسْرَائِيْلُ نَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُوْنَ إِلَى السَّمَآءِ يَسْتَمِعُوْنَ الْوَحْيَ فَإِذَا سَمِعُوا الْكَلِمَةَ زَادُوْا فِيْهَا تِسْعًا فَأَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُوْنُ حَقًّا وَأَمَّا مَا زَادُوْهُ فَيَكُوْنُ بَاطِلًا فَلَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِعُوْا مَقَاعِدَهُمْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِإِبْلِيْسَ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُوْمُ يُرْمٰى بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُمْ إِبْلِيْسُ مَا هٰذَا إِلَّا مِنْ أَمْرٍ قَدْ حَدَثَ فِي الْأَرْضِ فَبَعَثَ جُنُوْدَهٗ فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُصَلِّيْ بَيْنَ جَبَلَيْنِ أُرَاهُ قَالَ بِمَكَّةَ فَلَقُوْهُ فَأَخْبَرُوْهُ فَقَالَ هٰذَا الْحَدَثُ الَّذِيْ حَدَثَ فِي الْأَرْضِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُدَّثِّرِ

۱۲۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی "قل اوحی الی"[1] الخ اسی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ فرماتے ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ صحابہ کرام آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے اور آپ کے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں تو انہیں صحابہ کرام کی اس عظیم اطاعت پر تعجب ہوا تو اپنی قوم سے کہا "لما قام عبد اللہ یدعوہ الخ"[2] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں جن، آسمانوں کی طرف چڑھتے اور وحی سنتے۔ اگر ایک کلمہ سنتے تو اس کے ساتھ نو کلمے اپنی طرف سے ملاتے۔ ایک کلمہ تو حق ہوتا لیکن جو اضافہ کرتے وہ باطل ہوتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد انہیں وہاں جانے سے روک دیا گیا جنوں نے ابلیس سے ذکر کیا اور اس سے پہلے انہیں ستاروں سے نہیں مارا جاتا تھا۔ ابلیس نے کہا ضرور زمین میں کوئی نیا واقعہ رونما ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ رکاوٹ ہوئی چنانچہ اس نے اپنا لشکر بھیجا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہاڑوں کے درمیان نماز پڑھتے ہوئے پایا راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ مکہ میں دیکھا پھر انہوں نے ابلیس سے ملاقات کر کے یہ بات اسے بتائی اس نے کہا یہی وہ نئی بات ہے جو زمین میں پیدا ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورہ مدثر

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ انقطاع وحی کا ذکر فرما رہے تھے آپ نے فرمایا میں

[1] تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا۔ [2] جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں۔

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ إِلَى قَوْلِهِ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيْضًا.

١٢٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ يَهْوِي بِهِ كَذَلِكَ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ وَقَدْ رُوِيَ شَيْءٌ مِنْ هَذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْقُوفٌ.

١٢٥٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ لِأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غُلِبَ أَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالَ وَبِمَا غُلِبُوا قَالَ سَأَلَهُمْ يَهُودُ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ فَمَا قَالُوا قَالَ قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا قَالَ أَفَغُلِبَ قَوْمٌ سُئِلُوا عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ فَقَالُوا لَا نَعْلَمُ حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا لَكِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً عَلَيَّ بِأَعْدَاءِ اللَّهِ إِنِّي سَائِلُهُمْ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ وَ

چل رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز سنی سر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ ہے جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا وہ زمین و آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ میں اس کے رعب سے خوف زدہ ہو گیا واپس لوٹا اور کہا مجھے کپڑا اوڑھاؤ اوڑھاؤ (دو مرتبہ فرمایا) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "یا ایها المدثر قم فانذر الخ"[1] یہ فرضیت نماز سے پہلے کا واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے یحییٰ بن ابی کثیر نے بھی اسے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صعود" آگ کا ایک پہاڑ ہے (جہنمیوں کو) اس پر ستر سال تک چڑھایا جائے گا پھر اتنی مدت اس سے گرایا جائے گا۔ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ بواسطہ عطیہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اس کا کچھ حصہ موقوفاً مروی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کچھ یہودیوں نے چند صحابہ کرام سے کہا کیا تمہارے نبی جہنم کے داروغوں کی تعداد جانتے ہیں۔ صحابہ کرام نے فرمایا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر نہیں جانتے ایک شخص نے آکر عرض کیا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آج آپ کے صحابہ کرام مغلوب ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کیسے؟ اس نے کہا یہودیوں نے پوچھا کہ تمہارے نبی کو جہنم کے داروغوں کی تعداد معلوم ہے؟ آپ نے فرمایا پھر انہوں نے کیا جواب دیا؟ اس نے کہا انہوں نے جواب دیا ہم نہیں جانتے جب تک کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لیں۔ آپ نے فرمایا کیا وہ قوم ہار جاتی ہے جس سے ایسی بات پوچھی جائے جو وہ نہ جانتی ہو اور وہ لاعلمی کا اظہار کر دے کہ خود یہودیوں نے

[1] اے بالاپوش اوڑھنے والے، کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

هِيَ الدَّرْمَكُ فَجَاءُوا قَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا فِي مَرَّةٍ عَشَرَةٌ وَفِي مَرَّةٍ تِسْعٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ فَسَكَتُوا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوا أَخُبْزَةٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُبْزُ مِنَ الدَّرْمَكِ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ.

۲۵۴، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُطَعِيُّ وَهُوَ أَخُو حَزْمِ بْنِ أَبِي حَزْمٍ الْقُطَعِيِّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَهْلٌ أَنْ أُتَّقَى فَمَنِ اتَّقَانِي فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِي إِلَهًا فَأَنَا أَهْلٌ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَسُهَيْلٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ تَفَرَّدَ سُهَيْلٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ ثَابِتٍ.

وَمِنْ سُورَةِ الْقِيَامَةِ

۲۵۵، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهِ شَفَتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَانُ شَفَتَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُحْسِنُ الثَّنَاءَ

نے اپنے نبی سے سوال کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کو ظاہر ہو کر دکھاؤ۔ ان اللہ کے دشمنوں کو میرے پاس لاؤ میں ان سے جنت کی مٹی کے بارے میں پوچھوں اور وہ میدہ ہے وہ آئے تو کہنے لگے اے ابوالقاسم! جہنم کے داروغے کتنے ہیں؟ آپ نے اتنے اتنے ایک مرتبہ دس اور ایک مرتبہ نو فرمایا کہنے لگے ہاں ٹھیک ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا جنت کی مٹی کیا ہے؟ راوی فرماتے ہیں وہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا اے ابوالقاسم! روٹی ہے۔ رسول اللہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت "ھو اھل التقویٰ واھل المغفرۃ"[1] کے متعلق فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے جو مجھ سے ڈرا اور اس نے میرے ساتھ کوئی دوسرا خدا نہ بنایا تو میں اس بات کا اہل ہوں کہ اسے بخشش دوں۔ یہ حدیث غریب ہے سہیل احادیث میں قوی نہیں ثابت سے روایت کرنے میں یہ منفرد ہیں۔

تفسیر سورۃ قیامۃ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نزول قرآن کے وقت زبان مبارک کو حرکت دیتے تاکہ اسے یاد رکھ سکیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "لا تحرک به لسانک"[2] الخ راوی کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہونٹوں کو ہلاتے اور سفیان نے اپنے ہونٹ ہلا کر بتایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے علی بن مدینی کہتے ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری، موسیٰ بن ابی عائشہ کی اچھی تعریف کرتے تھے۔

[1] ڈرنے کے لائق وہی ہے اور مغفرت عطا کرنا بھی اسی کی شان ہے۔

[2] تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔

عَلٰی مُوسَی بْنِ عَائِشَۃَ خَیْرًا

۱۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنِیْ شَبَابَۃُ عَنْ إِسْرَائِیلَ عَنْ ثُوَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَی أَہْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً لَمَنْ یَنْظُرُ إِلٰی جِنَانِہٖ وَأَزْوَاجِہٖ وَخَدَمِہٖ وَسُرُرِہٖ مَسِیرَۃَ أَلْفِ سَنَۃٍ وَأَکْرَمَہُمْ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ یَنْظُرُ إِلٰی وَجْہِہٖ غُدْوَۃً وَعَشِیَّۃً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وُجُوہٌ یَوْمَئِذٍ نَاضِرَۃٌ إِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ ھٰذَا حَدِیثٌ غَرِیبٌ وَقَدْ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْرَائِیلَ مِثْلَ ھٰذَا مَرْفُوعًا وَرَوٰی عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ أَبْجَرَ عَنْ ثُوَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَہٗ وَلَمْ یَرْفَعْہُ وَرَوَی الْأَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ ثُوَیْرٍ عَنْ مُجَاہِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَہٗ وَلَمْ یَرْفَعْہُ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَکَرَ فِیہِ عَنْ مُجَاہِدٍ غَیْرَ الثَّوْرِیِّ

وَمِنْ سُورَۃِ عَبَسَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

۱۲۵۷۔ حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ الْأُمَوِیُّ قَالَ ثَنِیْ أَبِیْ قَالَ ھٰذَا مَا عَرَضْنَا عَلٰی ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ أَبِیہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ أُنْزِلَ عَبَسَ وَتَوَلّٰی فِی ابْنِ أُمِّ مَکْتُومٍ الْأَعْمٰی أَتٰی رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَقُولُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ أَرْشِدْنِیْ وَعِنْدَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِکِینَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرِضُ عَنْہُ وَیُقْبِلُ عَلَی الْآخَرِ وَیَقُولُ أَتَرٰی بِمَا أَقُولُ بَأْسًا فَیَقُولُ لَا فَفِیْ ھٰذَا أُنْزِلَ ھٰذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ غَرِیبٌ وَرَوٰی بَعْضُہُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ادنیٰ درجے کا جنتی اپنے باغات، بیویوں، خادموں اور تختوں کو ہزار برس کی مسافت تک دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہوگا جو صبح وشام دیدار الٰہی سے مشرف ہوگا۔" اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا "وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ"لہ یہ حدیث غریب ہے متعدد افراد نے اسرائیل سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔ عبد الملک بن ابجر نے بواسطہ ثویر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر موقوف حدیث روایت کی اشجعی نے بھی بواسطہ سفیان، ثویر اور مجاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر موقوفاً روایت کیا۔ مجاہد سے صرف سفیان ثوری نے بیان کیا ہے۔

تفسیر سورۃ عبس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے "عبس و تولیٰ" حضرت ابن مکتوم نابینا رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! مجھے ہدایت فرمائیے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کا ایک بڑا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے منہ پھیر کر دوسری طرف ہو گئے اور فرمایا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس میں حرج سمجھتے ہو۔ اس نے کہا نہیں اس موقعہ پر یہ سورت نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اسے بواسطہ ہشام بن عروہ، حضرت عروہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "عبس وتولیٰ" حضرت ابن مکتوم

لہ کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔

هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُنْزِلَ عَبَسَ وَتَوَلّٰى فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

۱۲۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتِ امْرَأَةٌ أَيُبْصِرُ أَوْ يَرٰى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

وَمِنْ سُورَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيِّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ

وَمِنْ سُورَةِ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۲۶۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ

کے بارے میں نازل ہوئی۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم ننگے پاؤں ننگے بدن اور بغیر ختنہ شدہ اٹھائے جاؤ گے۔ ایک عورت نے پوچھا کیا ایک دوسرے کے ستر کو بھی دیکھیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں عورت! "لکل امری منہم یومئذ شان یغنیہ"[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔

تفسیر سورۂ اذا الشمس کورت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قیامت کو اس طرح دیکھنا پسند کرتا ہو جیسے آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے وہ سورہ "اذا الشمس کورت" "اذا السماء انفطرت" اور "اذا السماء انشقت" پڑھے۔

تفسیر سورۂ مطففین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ گناہ کرتا ہے اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ بنا دیا جاتا ہے جب گناہ سے باز آتا ہے معافی چاہتا اور توبہ کرتا ہے اس کا دل صیقل کر دیا جاتا ہے اگر دوبارہ گناہ کرے تو یہ نقطہ بڑھا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے اور یہی "ران"

[1] ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے جو اسے بس ہے۔

مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٢٦١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ هُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوعٌ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ قَالَ يَقُومُونَ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ آذَانِهِمْ۔

١٢٦٢ - حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

وَمِنْ سُورَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

١٢٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ إِلَى قَوْلِهِ يَسِيرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

١٢٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ أَبِي نَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ

ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا "کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون"[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (حماد کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہ مرفوع ہے) "یوم یقوم الناس لرب العالمین"[2] کے متعلق فرماتے ہیں۔ وہ نصف کانوں تک پسینے میں غرق کھڑے ہوں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "یوم یقوم الناس لرب العالمین" کے متعلق فرمایا ان میں سے کوئی نصف کانوں تک پسینے میں ڈوبا ہوا کھڑا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

تفسیر سورۃ انشقاق

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس حساب میں چھان پھٹک کی گئی وہ ہلاک ہوا۔ میں نے عرض کیا "یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "فاما من اوتی کتابہ بیمینہ"[3] الخ آپ نے فرمایا یہ تو اعمال کا پیش کرنا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن ابان اور کئی دوسرے حضرات نے بیان کیا کہتے ہیں ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بواسطہ ایوب اور ابن ابی ملیکہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث بیان کی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوا۔ یہ حدیث بواسطہ قتادہ حضرت انس کی روایت سے غریب ہے ہم بواسطہ قتادہ حضرت

[1] کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کی کمائیوں سے زنگ چڑھ گیا ہے [2] جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے [3] تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے عنقریب آسان حساب لیا جائے گا۔

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

انس کی روایت سے اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْبُرُوْجِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ اللهُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَمُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَمُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ يُكْنٰى أَبَا عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

تفسیر سورۂ بروج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یوم موعود" قیامت کا دن ہے "یوم مشہود" عرفہ کا دن مراد ہے اور شاہد، جمعہ کا دن ہے سورج اس سے اچھے دن پر طلوع و غروب نہیں ہوا اس میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں مومن کی دعائے خیر اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور وہ کسی چیز سے پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دیتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ، حدیث میں ضعیف ہیں یحییٰ بن سعید وغیرہ نے انہیں حفظ کے اعتبار سے ضعیف کیا ہے شعبہ، سفیان ثوری اور کئی دوسرے ائمہ نے اسے موسیٰ بن عبیدہ سے روایت کیا ہے۔

علی بن حجر نے بواسطہ قران بن تمام اسدی، موسیٰ بن عبیدہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ موسیٰ بن عبیدہ ربذی کی کنیت ابوعبدالعزیز ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اس کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم عصر کی نماز پڑھتے تو اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیتے گویا کہ کلام فرما رہے ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ عصر کی نماز پڑھ کر ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں آپ نے فرمایا ایک نبی کو

صلى الله عليه وسلم إذا صلى العصر همس والهمس في قول بعضهم تحرك شفتيه كأنه يتكلم فقيل له إنك يا رسول الله إذا صليت العصر همست قال إن نبيا من الأنبياء كان أعجب بأمته فقال من يقوم لهؤلاء فأوحى الله إليه أن خيرهم بين أن أنتقم منهم وبين أن أسلط عليهم عدوهم فاختاروا النقمة فسلط عليهم الموت فمات منهم في يوم سبعون ألفا قال وكان إذا حدث بهذا الحديث حدث بهذا الحديث الآخر قال وكان ملك من الملوك وكان لذلك الملك كاهن يكهن له فقال الكاهن انظروا لي غلاما فهما أو قال فطنا لقنا فأعلمه علمي هذا فإني أخاف أن أموت فينقطع منكم هذا العلم ولا يكون فيكم من يعلمه قال فنظروا له على ما وصف فأمروه أن يحضر ذلك الكاهن وأن يختلف إليه فجعل يختلف إليه وكان على طريق الغلام راهب في صومعة قال معمر أحسب أن أصحاب الصوامع كانوا يومئذ مسلمين قال فجعل الغلام يسأل ذلك الراهب كلما مر به فلم يزل به حتى أخبره فقال إنما أعبد الله قال فجعل الغلام يمكث عند الراهب ويبطئ عن الكاهن فأرسل الكاهن إلى أهل الغلام إنه لا يكاد يحضرني فأخبر الغلام الراهب بذلك فقال له الراهب إذا قال لك الكاهن أين كنت فقل عند أهلي وإذا قال لك أهلك أين كنت فأخبرهم أنك كنت عند الكاهن قال فبينما الغلام على ذلك إذ مر بجماعة من الناس كثير قد حبستهم دابة فقال بعضهم

اپنی امت سے بہت محبت تھی۔ انھوں نے فرمایا ان کا مقابلہ کون کرے گا اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ انھیں دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیں یا تو میں خود ان سے بدلہ لوں یا ان پر دشمن مسلط کر دوں۔ انھوں نے (اللہ تعالیٰ کے) بدلہ لینے کو اختیار کیا تو ان پر موت مسلط کی گئی چنانچہ ایک دن میں ان میں سے ستر ہزار کی موت واقع ہوئی۔ راوی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث بیان کرتے تو ساتھ ہی دوسری حدیث بھی بیان کرتے کہ ایک بادشاہ کے پاس ایک کاہن تھا جو اسے پوشیدہ باتیں بتایا کرتا (ایک مرتبہ) کاہن نے کہا میرے لیے ایک سمجھ دار ذہین لڑکا تلاش کرو جس کو میں اپنا علم سکھاؤں۔ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد کہیں یہ علم تم سے منقطع نہ ہو جائے اور تم میں کوئی سکھانے والا نہ ہو۔ انھوں نے اس کی بتائی ہوئی صفات کے مطابق لڑکا تلاش کیا اور اسے اس کے پاس آنے جانے کو کہا۔ اس نے کاہن کے پاس آنا جانا شروع کر دیا راستے میں ایک پادری کا عبادت خانہ تھا۔ معمر کہتے ہیں میرا خیال ہے ان دنوں گرجے والے مسلمان ہوتے تھے۔ لڑکا اس پادری کے پاس سے گزرتا تو پوچھا کرتا تھا حتیٰ کہ پادری نے کہا میں عبادت کرتا ہوں۔ لڑکا اس پادری کے پاس ٹھہرنے اور کاہن کے پاس جانے میں دیر کرنے لگا۔ کاہن نے لڑکے کے والدین کے پاس پیغام بھیجا کہ اب وہ بہت کم حاضر ہوتا ہے لڑکے نے راہب کو بتایا تو اس نے کہا کاہن تم سے پوچھے کہ کہاں تھے تو کہو گھر والوں کے پاس تھا گھر والے پوچھیں کہ کہاں تھے تو کہو کاہن کے پاس تھا۔ لڑکا اس طریقہ پر تھا کہ ایک دن وہ ایک بڑی جماعت کے پاس سے گزرا انھیں ایک جانور نے گھیر رکھا تھا بعض کہتے ہیں یہ شیر تھا۔ لڑکے نے پتھر لیا اور کہا اے اللہ اگر راہب سچ کہتا ہے تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس جانور کو ہلاک کر دے یہ کہہ کر پتھر پھینکا اور جانور کو مار ڈالا۔ لوگوں نے کہا اسے کس نے ہلاک کیا ہے؟ (دیکھنے والے) لوگوں نے جواب دیا "اس لڑکے نے" اس سے وہ سب گھبرا گئے

إِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ كَانَتْ أَسَدًا قَالَ فَأَخَذَ الْغُلَامُ
حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مَا يَقُولُ الرَّاهِبُ حَقًّا
فَأَسْأَلُكَ أَنْ أَقْتُلَهَا ثُمَّ رَمَى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ
النَّاسُ مَنْ قَتَلَهَا قَالُوا الْغُلَامُ فَفَزِعَ النَّاسُ فَقَالُوا
قَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمْهُ أَحَدٌ
قَالَ فَسَمِعَ بِهِ أَعْمَى فَقَالَ لَهُ إِنْ أَنْتَ رَدَدْتَ
بَصَرِي فَلَكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَا أُرِيدُ مِنْكَ
هَذَا وَلَكِنْ أَرَأَيْتَ إِنْ رَجَعَ إِلَيْكَ بَصَرُكَ أَتُؤْمِنُ
بِالَّذِي رَدَّهُ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ
فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصَرَهُ فَآمَنَ الْأَعْمَى فَبَلَغَ الْمَلِكَ أَمْرُهُمْ
فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَالَ لَأَقْتُلَنَّ كُلَّ
وَاحِدٍ مِنْكُمْ قِتْلَةً لَا أَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهُ فَأَمَرَ
بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ أَعْمَى فَوَضَعَ
الْمِنْشَارَ عَلَى مَفْرِقِ أَحَدِهِمَا فَقَتَلَهُ وَقَتَلَ الْآخَرَ
بِقِتْلَةٍ أُخْرَى ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ انْطَلِقُوا بِهِ
إِلَى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَأَلْقُوهُ مِنْ رَأْسِهِ فَانْطَلَقُوا
بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا بِهِ إِلَى ذَلِكَ
الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادُوا أَنْ يُلْقُوهُ مِنْهُ جَعَلُوا
يَتَهَافَتُونَ مِنْ ذَلِكَ الْجَبَلِ وَيَتَرَدَّوْنَ حَتَّى
لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا الْغُلَامُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَرَ بِهِ
الْمَلِكُ أَنْ يَنْطَلِقُوا بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَيُلْقُونَهُ فِيهِ
فَانْطُلِقَ بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَغَرَّقَ اللَّهُ الَّذِينَ كَانُوا
مَعَهُ وَأَنْجَاهُ فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَا
تَقْتُلُنِي حَتَّى تَصْلُبَنِي وَتَرْمِيَنِي وَتَقُولَ إِذَا رَمَيْتَنِي
بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ فَ
صُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا
الْغُلَامِ قَالَ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلَى صُدْغِهِ
حِينَ رُمِيَ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ أُنَاسٌ لَقَدْ عَلِمَ
هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهُ أَحَدٌ فَإِنَّا نُؤْمِنُ

کہ اس لڑکے نے ایسا علم سیکھا ہے جو کسی نے نہیں سیکھا ایک
نابینا شخص نے سنا تو کہا اگر تو میری بینائی لوٹا دے تو میں تجھے
یہ چیزیں دوں گا۔ اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں البتہ یہ کہ
اگر تمہاری بینائی لوٹ آئے تو اس ذات پر ایمان لے آؤ گے
جس نے تمہارا کا۔ بینائی واپس لوٹائی اس نے کہا ہاں۔ لڑکے
نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ
نے اس نابینا کی بینائی واپس کر دی چنانچہ وہ ایمان لے آیا۔ بادشاہ
کو پتہ چلا تو اس نے انہیں لانے کا حکم دے دیا چنانچہ وہ لائے گئے
بادشاہ نے کہا میں تم میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ طریقے سے
قتل کروں گا۔ راہب اور نابینا کے قتل کا حکم دیا ایک کے
سر پر آرا رکھوایا اور اسے قتل کر دیا دوسرے کو دوسرے طریقے
سے ختم کیا پھر غلام کو لانے کا حکم دیا اور کہا اسے لے جا کر
پہاڑ کی چوٹی پر سے گرا دو۔ وہ پہاڑ پر سے نیچے گرانے کا ارادہ
کیا تو خود ہی گرنے لگے۔ یہاں تک کہ ان میں سے صرف وہی لڑکا
باقی رہا وہ واپس آ گیا بادشاہ نے کہا اسے لے جا کر سمندر میں ڈال
دو۔ سمندر کی طرف لے جایا گیا تو (اب بھی) ساتھ جانے والے
ڈوب گئے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے نجات دی۔ لڑکے نے بادشاہ
سے کہا تم مجھے صرف اسی صورت میں قتل کر سکتے ہو کہ مجھے سولی
پر چڑھا کر تیر مارو اور ساتھ ہی یہ کلمات کہو (اس لڑکے کے رب
کے نام پر تیر مارتا ہوں) بادشاہ کے حکم سے اسے سولی پر چڑھایا
گیا اور یہی کلمات کہتے ہوئے تیر پھینکا گیا جس وقت اسے تیر لگا
اس نے اپنا ہاتھ کنپٹی پر رکھا اور شہید ہو گیا لوگ کہنے لگے اس لڑکے
نے ایسے علم حاصل کیا جو کسی نے نہیں سیکھا لہٰذا ہم بھی اس کے
رب پر ایمان لاتے ہیں۔ بادشاہ سے کہا گیا پہلے تو صرف تین
آدمیوں کی مخالفت سے خوف زدہ تھا اب یہ تمام لوگ تیرے
مخالف ہیں چنانچہ اس نے ایک بہت بڑا گڑھا کھود کر اس میں
لکڑیاں جمع کرائیں اور آگ لگائی لوگوں کو جمع کیا
اور اعلان کیا جو شخص اپنا دین ترک کر دے گا
اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو نہیں پھرے گا

بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقِيلَ لِلْمَلِكِ أَجَزِعْتَ أَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةٌ فَهٰذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوكَ قَالَ فَخَدَّ أُخْدُودًا ثُمَّ أَلْقَى فِيهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ أَلْقَيْنَاهُ فِي هٰذِهِ النَّارِ فَجَعَلَ يُلْقِيهِمْ فِي تِلْكَ الْأُخْدُودِ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ حَتَّى بَلَغَ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ قَالَ فَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ دُفِنَ قَالَ فَيُذْكَرُ أَنَّهُ أُخْرِجَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَإِصْبَعُهُ عَلَى صُدْغِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِينَ قُتِلَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

اسے آگ میں ڈالیں گے چنانچہ اس نے لوگوں کو اس گڑھے میں ڈالنا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ (اسی کے بارے میں) فرمایا ہے۔ "قتل اصحاب الاخدود[1] الخ لڑکا دفن کر دیا گیا راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں نکالا گیا تو اس کی انگلی کنپٹی پر تھی جہاں اس نے بوقت شہادت رکھی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ

تفسیر سورۂ غاشیہ

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک، لڑنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ کلمہ توحید" لا الہ الا اللہ" نہ کہہ دیں۔ پس جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا اس نے مجھ سے اپنی جان اور مال بچا لیا البتہ دین کا حق باقی ہے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ پھر پڑھا " انما انت مذکر[2] الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَجْرِ

تفسیر سورہ فجر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عِصَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ قَالَ هِيَ الصَّلٰوةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وِتْرٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے " شفع" اور "وتر" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ نماز ہے بعض جفت اور بعض طاق رکعات ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف قتادہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ خالد بن قیس نے بھی اسے قتادہ

[1] خندقوں والے ہلاک ہوئے۔ [2] تم تو بس نصیحت سنانے والے ہو۔

حديث قتادة وقد روى خالد بن قيس أيضا عن قتادة.

ومن سورة والشمس وضحاها

۱۲۶۹- حدثنا هارون بن إسحاق الهمداني نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عبد الله بن زمعة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يوما يذكر الناقة والذي عقرها فقال إذ انبعث أشقاها انبعث لها رجل عارم عزيز منيع في رهطه مثل أبي زمعة ثم سمعته يذكر النساء فقال إلى ما يعمد أحدكم فيجلد امرأته جلد العبد ولعله أن يضاجعها من آخر يومه قال ثم وعظهم في ضحكهم من الضرطة فقال إلى ما يضحك أحدكم مما يفعل هذا حديث حسن صحيح.

ومن سورة والليل إذا يغشى

۱۲۷۰- حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا زائدة بن قدامة عن منصور بن المعتمر عن سعد بن عبيدة عن أبي عبد الرحمن السلمي عن علي قال كنا في جنازة في البقيع فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فجلس فجلسنا معه ومعه عود ينكت به في الأرض فرفع رأسه إلى السماء فقال ما من نفس منفوسة إلا قد كتب مدخلها فقال القوم يا رسول الله أفلا نتكل على كتابنا فمن كان من أهل السعادة فإنه يعمل للسعادة ومن كان من أهل الشقاء فإنه يعمل للشقاء قال بل اعملوا فكل ميسر أما من كان من أهل السعادة فإنه ميسر

سے روایت کیا ہے۔

تفسیر سورۃ والشمس وضحٰها

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹنی اور اس کو زخمی کرنے والوں کا ذکر سنا آپ نے فرمایا اذا انبعث اشقاها[1] اس کے ہلاک کرنے کو ایک خبیث شریر اٹھا جو اپنی قوم میں ابو زمعہ کی طرح باوقار اور دبدبہ والا تھا۔ فرماتے ہیں پھر آپ نے عورتوں کا ذکر کیا اور فرمایا تم میں سے کوئی کیا ارادہ کرتا ہے جب وہ اپنی بیوی کو غلام کی طرح درے مارتا ہے شاید کہ وہ اسی شام اس سے ہم بستر ہو۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گوز کی آواز پر ہنسنے سے متعلق نصیحت فرمائی آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس بات سے کیوں ہنستا ہے جسے وہ خود کرتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ واللیل اذا یغشٰی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک جنازہ کے ساتھ جنت البقیع میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر بیٹھے ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے سر انور آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا ہر پیدا ہونے والے کا ٹھکانہ لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اس لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کرلیں ہم میں سے جو خوش بخت ہوگا وہ اعمال سعادت لے گا اور جو بدبخت ہوگا بدبختی کے اعمال کرے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ عمل کرو ہر ایک کے لیے آسانی رکھی گئی۔ جو نیک بخت لوگوں میں سے ہے اس کے لیے سعادت کا عمل آسان کر دیا گیا اور جو بدبخت لوگوں میں سے ہے اس کے لیے

[1] جبکہ اس کا سب سے بدبخت اٹھ کھڑا ہوا۔

بِالسَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بد بختی کا عمل آسان کر دیا گیا اس کے بعد آپ نے پڑھا "فاما من اعطی[1] الخ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ وَالضُّحَى

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ قَالَ وَأَبْطَأَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ.

تفسیر سورۂ والضحیٰ

حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں غار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ کی انگلی مبارک سے خون بہہ نکلا تو آپ نے فرمایا تو ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہوئی اور یہ تکلیف تجھے اللہ ہی کے راستے میں پہنچی" راوی فرماتے ہیں جبرئیل علیہ السلام کے آپ کے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی تو مشرکین نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ما ودعک ربک وما قلی[2]" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اسے اسود بن قیس سے روایت کیا ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ أَلَمْ نَشْرَحْ

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ أَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مَاءُ زَمْزَمَ فَشُرِحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا يَعْنِي قَالَ إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِي قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُعِيدَ

تفسیر سورہ الم نشرح

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بیت اللہ شریف کے پاس بیداری اور سونے کے درمیان تھا کہ ایک کہنے والے سے سنا کہہ رہا تھا تین میں سے ایک ہیں۔ پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا۔ اس میں آب زمزم تھا پھر میرا سینہ یہاں سے یہاں تک چاک کیا گیا قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس سے پوچھا کہاں تک انہوں نے فرمایا پیٹ کے نچلے حصے تک چاک کیا۔ قلب اقدس نکالا گیا اسے آب زمزم سے دھویا گیا اور اپنی جگہ رکھ دیا گیا پھر اسے ایمان وحکمت سے بھر دیا گیا۔ اس حدیث میں ایک

[1] جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی چیز کی تصدیق کی تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کریں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی چیز کو جھٹلایا تو ہم بہت جلد اسے دشواری مہیا کر دیں گے۔ [2] کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا۔

مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ۔

وَمِنْ سُورَةِ وَالتِّينِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۲۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا بَدَوِيًّا أَعْرَابِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَقَرَأَ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا يُرْوٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ هٰذَا الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا يُسَمّٰى۔

سُورَةُ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي لَأَطَأَنَّ عَلٰى عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَأَخَذَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عِيَانًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَجَاءَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَرَهُ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ أَكْثَرُ مِنِّي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

طویل واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے

تفسیر سورۂ والتین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، جو آدمی سورۂ والتین والزیتون[1] "الیس اللہ باحکم الحاکمین" تک پڑھے اسے یہ کہنا چاہیے "بلیٰ وانا علیٰ ذلک من الشاہدین"[2]۔ یہ حدیث اس سند کے ساتھ اعرابی کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس اعرابی کا نام نہیں لیا گیا۔

تفسیر سورہ اقرا باسم ربک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "سندع الزبانیہ"[3] کے متعلق روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا اگر میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نماز پڑھتے دیکھا تو ان کی گردن روند ڈالوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر وہ ایسا کرتا تو فرشتے اسے کھلم کھلا پکڑ لیتے" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوجہل آگیا اس نے تین بار کہا کیا میں نے تمہیں اس سے نہیں روکا نماز سے فراغت پر آپ نے اسے جھڑکا تو ابوجہل کہنے لگا تمہیں معلوم ہے کہ یہاں (مکہ مکرمہ) میں کوئی مجلس میری مجلس سے بڑی نہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "فلیدع نادیہ سندع الزبانیہ"[3] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اگر وہ اپنی مجلس طلب کرتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے

---

[1] انجیر کی قسم اور زیتون، اور طور سینا اور اس امان والے شہر کی قسم، بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا، پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا، مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ انہیں بے حد ثواب ہے، تو اب کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے، کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں۔ [2] ہاں کیوں نہیں اور میں اس پر گواہوں میں سے ہوں۔ [3] اب پکارے اپنی مجلس کو ہم ابھی سپاہیوں کو بلاتے ہیں۔

فَلَوْ رَأَيْتَنِيْ وَأَنَا آخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَأَدُسُّهُ فِيْ فِيْهِ مَخَافَةَ أَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ ... قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَأَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدْتَ وُجُوْهَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَا تُؤَنِّبْنِيْ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ بَنِيْ أُمَيَّةَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ يَا مُحَمَّدُ يَعْنِيْ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوْ أُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا فَإِذَا هِيَ أَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيْدُ يَوْمًا وَلَا تَنْقُصُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ قِيْلَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَازِنٍ وَالْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ هُوَ ثِقَةٌ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعْدٍ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلَى اللَّفْظِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ۔

فرشتے اسے پکڑ لیتے ۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے ۔

تفسیر سورۂ لیلۃ القدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت یوسف بن سعد سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کے بعد ایک شخص حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے سامنے کھڑا ہوا اور کہنے لگا آپ نے مسلمانوں کا منہ کالا کر دیا آپ نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے مجھے ملامت نہ کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو امیہ منبر پر دکھائے گئے تو آپ نے ناپسند فرمایا۔ اس پر آپ کو یہ آیت نازل ہوئی "انا اعطیناک الکوثر" اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو کوثر (جنت کی ایک نہر) عطا کی نیز یہ نازل ہوئی انا انزلناہ فی لیلۃ القدر[1] الخ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد بنو امیہ بادشاہ ہوں گے۔ قاسم فرماتے ہیں ہم نے حساب کیا تو پورے ہزار مہینے تھے ۔ نہ زیادہ تھے نہ کم یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق (یعنی قاسم بن فضل کی روایت) سے پہچانتے ہیں۔ یوسف بن مازن کا واسطہ بھی مذکور ہے قاسم بن فضل حدانی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہیں ثقہ قرار دیا۔ یوسف بن سعد مجہول شخص ہے۔ ہم اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

****

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ وَعَاصِمٍ سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ أَخَاكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص پورا سال قیام کرے لیلۃ القدر کو پا لے گا۔ حضرت ابی

[1] بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ۔

يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ
رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ
أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا
لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ
تَقُولُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي
أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ
بِالْعَلَامَةِ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ
لَهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سُوْرَةُ لَمْ يَكُنْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٢٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ
سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ قَالَ ذَاكَ
إِبْرَاهِيمُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سُوْرَةُ إِذَا زُلْزِلَتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٢٧٩ - حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ الْمُبَارَكِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى
بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا
قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ
أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَمِلَ يَوْمَ كَذَا
كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهِ أَخْبَارُهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُوْرَةِ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

بن کعب نے فرمایا اللہ تعالےٰ ابوعبدالرحمٰن کو بخشے انہیں معلوم
تھا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اور ستائیسویں
شب ہے لیکن ان کا مطلب یہ تھا کہ لوگ اسی پر بھروسہ
نہ کرلیں۔ پھر انہوں نے انشاء اللہ کہے بغیر (یقینی) قسم کھائی
کہ وہ ستائیسویں شب ہی ہے فرماتے ہیں میں نے کہا اے ابوالمنذر!
آپ کس دلیل سے فرماتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اس نشانی
کے ساتھ جس کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی وہ یہ
کہ اس دن سورج کی شعاع نہیں ہوتی۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ لم یکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو خیر البریۃ (بہترین مخلوق) کہا تو آپ نے (تواضع کے
طور پر) فرمایا وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۃ اذا زلزلت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی "یومئذ تحدث
اخبارھا"[1] پھر فرمایا جانتے ہو اس (زمین) کی خبریں کیا ہیں؟
صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔
آپ نے فرمایا اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد و عورت پر اس
کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ
پر کئے وہ کہے گی اس نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں عمل
کیا۔ یہی اس کی خبریں ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب
ہے۔

تفسیر سورۃ الہٰکم التکاثر

[1] اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔

۱۲۸۰ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ "الہاکم التکاثر" پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا انسان کہتا ہے "میرا مال" حالانکہ تیرا تو صرف وہی مال ہے جو صدقہ کر دیا یا کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۱ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا زِلْنَا نَشُكُّ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰى نَزَلَتْ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ مَرَّةً عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمِنْهَالِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں "ہم ہمیشہ عذاب قبر میں شک کیا کرتے تھے حتیٰ کہ "سورۃ الہاکم التکاثر" نازل ہوئی" ابو کریب کبھی بواسطہ عمرو بن ابی قیس اور ابن ابی لیلیٰ منہال سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

....

۱۲۸۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَيُّ النَّعِيمِ نُسْأَلُ عَنْهُ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب آیت کریمہ "ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم" نازل ہوئی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے کس نعمت کے بارے میں سوال ہوگا ہمارے پاس دو ہی تو نعمتیں ہیں کھجور اور پانی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس ہوں گی [1]

۱۲۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَنْ أَيِّ النَّعِيمِ نُسْأَلُ فَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَسُيُوفُنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا قَالَ إِنَّ ذٰلِكَ سَيَكُونُ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت جب یہ آیت نازل ہوئی "ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم" لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سے کس نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا ہمارے پاس تو صرف یہی دو چیزیں ہیں (کھجور اور پانی) یہی دشمن حاضر ہے اور تلواریں ہمارے کاندھوں پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "عنقریب ایسا ہوگا"۔ ابن عیینہ کی روایت میرے نزدیک

[1] یعنی بے شک ضرور تم سے نعمتوں کے بارے میں پرسش ہوگی تو استدلال کے بتانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آئندہ پیش آنے والے واقعات پر آگاہی (مترجم)

بْنِ عَمْرٍو عِنْدِيْ أَصَحُّ مِنْ هٰذَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ وَأَصَحُّ حَدِيْثًا مِنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ.

۱۲۸۴ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا شَبَابَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَمٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي الْعَبْدَ مِنَ النَّعِيْمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَنُرْوِيْكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالضَّحَّاكُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ وَيُقَالُ عَرْزَمٌ.

وَمِنْ سُوْرَةِ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۸۵ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ أَعْطَاكَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۸۶ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا أَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ إِذْ عُرِضَ لِيْ نَهْرٌ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ أَعْطَاكَهُ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلٰى طِيْنَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَرَأَيْتُ عِنْدَهَا نُوْرًا عَظِيْمًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ

زیادہ صحیح ہے۔ ابوبکر بن عیاش سے سفیان بن عیینہ احفظ ہیں اور ان کی روایات اصح ہیں۔

****

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نعمت کے بارے میں سوال ہوگا۔ اس سے پوچھا جائے گا کیا ہم نے تمہیں جسمانی صحت نہ دی اور ٹھنڈے پانی سے سیراب نہ کیا؟ یہ حدیث غریب ہے۔ ضحاک عبدالرحمن بن عرزب کے بیٹے ہیں عرزم بھی کہا جاتا ہے۔

تفسیر سورۃ کوثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "انا اعطیناک الکوثر" کے بارے میں مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (کوثر) جنت میں ایک نہر ہے۔ راوی فرماتے ہیں حضور نے مزید فرمایا میں نے جنت میں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کنارے موتیوں کے قبے ہیں۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل نے عرض کیا یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں چلا جا رہا تھا کہ اتنے میں ایک نہر سامنے آئی جس کے کنارے موتیوں کے قبے ہیں میں نے فرشتے سے پوچھا یہ کیا ہے! اس نے عرض کیا یہ وہ (حوض) کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرحمت فرمایا۔ پھر اس نے اس کی مٹی میں ہاتھ مارا تو اس سے مشک نکلا اس کے بعد میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ اٹھایا گیا تو میں نے اس کے پاس ایک عظیم نور دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ.

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِي مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَتَسْأَلُهُ وَلَنَا بَنُونَ مِثْلُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ وَقَرَأَ السُّورَةَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَتَسْأَلُهُ وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ تَبَّتْ

۱۲۹۰۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوثر جنت کی ایک نہر ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں اور وہ موتیوں اور یاقوت پر چلتی ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تفسیر سورۂ فتح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام کے ساتھ ساتھ مجھ سے بھی مسائل پوچھا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ ان جیسے تو ہمارے لڑکے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ (پوچھنا اس فضیلت کی) وجہ سے ہے جس کا تمہیں علم ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر حضرت ابن عباس سے اس آیت کے بارے میں پوچھا "اذا جاء نصر اللہ والفتح" میں نے عرض کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائی تھی۔ پھر آخر تک سورت پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم اس کے متعلق میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابو بشر سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ البتہ انہوں نے کہا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ان سے پوچھتے ہیں حالانکہ ہمارے بھی ان جیسے لڑکے ہیں

تفسیر سورۂ تبت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف لے گئے

لے حبیب اللہ کا مرا وا اللہ اعلم ۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادَى يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنِّي أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُمَسِّيكُمْ أَوْ مُصَبِّحُكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اور پکارا "یا صباحاہ" قریش آپ کے پاس جمع ہو گئے آپ نے فرمایا میں تمہیں آنے والے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں بتلاؤ تو سہی! اگر میں تمہیں خبر دوں کہ دشمن تم پر صبح یا شام کو حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ ابو لہب نے کہا "تو نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا تمہارے لیے ہلاکت ہو۔" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی "تبت یدا ابی لہب وتب"[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْإِخْلَاصِ

١٢٩١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو سَعْدٍ هُوَ الصَّغَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ فَالصَّمَدُ الَّذِي يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لِأَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُولَدُ إِلَّا سَيَمُوتُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَمُوتُ إِلَّا سَيُورَثُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمُوتُ وَلَا يُورَثُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَبِيهٌ وَلَا عِدْلٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ.

تفسیر سورۃ اخلاص

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہمیں اپنے رب کا نسب بتائیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی "قل ھو اللہ احد اللہ الصمد"[2] صمد وہ ہے جو نہ خود جنے اور نہ کسی سے جنا گیا ہو کیونکہ ہر پیدا ہونے والے کے لیے موت ہے اور ہر مرنے والا اپنے وارث چھوڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے نہ موت ہے اور نہ ہی اس کا کوئی وارث ہے "لم یکن لہ کفوا احد" اس کا کوئی شبیہ نہیں اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے اور اس کی مثل کوئی چیز ہے۔

١٢٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ آلِهَتَهُمْ فَقَالُوا انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّورَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعْدٍ وَأَبُو سَعْدٍ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ.

حضرت ابو عالیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے معبودان باطلہ کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا ہمیں اپنے رب کا نسب بتاؤ راوی فرماتے ہیں اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سورت لے کر اترے "قل ھو اللہ احد" اس کے بعد گزشتہ حدیث کے ہم معنی مذکور ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابو سعد کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے ابو سعد کا نام محمد بن میسّر ہے

---

[1] ابو لہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا [2] فرما دیجئے وہ اللہ ایک ہے۔

ومن سورة المعوذتين

۱۲۹۳۔ حدثنا محمد بن المثنى نا عبد الملك بن عمرو عن ابن ابي ذئب عن الحارث بن عبد الرحمن عن ابي سلمة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم نظر الى القمر فقال يا عائشة استعيذي بالله من شر هذا فان هذا هو الغاسق اذا وقب هذا حديث حسن صحيح۔

۱۲۹۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن اسمعيل بن ابي خالد نا قيس و هو ابن ابي حازم عن عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قد انزل الله على آيات لم ير مثلهن قل اعوذ برب الناس الى آخر السورة و قل اعوذ برب الفلق الى آخر السورة هذا حديث حسن صحيح۔

باب ۳۱۷

۱۲۹۵۔ حدثنا محمد بن بشار نا صفوان بن عيسى نا الحارث بن عبد الرحمن بن ابي ذباب عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خلق الله آدم ونفخ فيه الروح عطس فقال الحمد لله فحمد الله باذنه فقال له ربه يرحمك الله يا آدم اذهب الى اولئك الملئكة الى ملاء منهم جلوس فقل السلام عليكم قالوا وعليك السلام ورحمة الله ثم رجع الى ربه قال ان هذه تحيتك وتحية بنيك بينهم فقال الله له ويداه مقبوضتان اختر ايهما شئت قال اخترت يمين ربي

تفسیر سورۂ معوذتین

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا "اے عائشہ! اس کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ یہی اندھیرا کرنے والا ہے جب چھپ جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

****

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند ایسی آیات نازل فرمائیں جن کی مثل نہیں دیکھی گئیں۔ یہ (دو سورتیں) "قل اعوذ برب الناس" اور "قل اعوذ برب الفلق" ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

****

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو ان کو چھینک آئی انہوں نے "الحمد للہ" کہا اور اس کے حکم سے اس کی تعریف کی۔ ان کے رب نے فرمایا "یرحمک اللہ" "اے آدم! تم ان فرشتوں کی طرف جاؤ وہاں فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ انہیں کہو "السلام علیکم" فرشتوں نے کہا "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ" پھر وہ اپنے رب کے پاس آئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "یہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی تحیت (سلام) ہے" مزید فرمایا ان میں جو چاہو اختیار کر لو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے دونوں ہاتھ بند کر رکھے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا میں نے رب تعالیٰ کا دایاں ہاتھ اختیار کیا حالانکہ اس کے دونوں

وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّيْ يَمِيْنٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيْهَا اٰدَمُ وَذُرِّيَّتُهٗ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مَكْتُوْبٌ عُمْرُهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ اَضْوَءُهُمْ اَوْ مِنْ اَضْوَئِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا ابْنُكَ دَاوٗدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهٗ عُمُرَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْهُ فِيْ عُمُرِهٖ قَالَ ذَاكَ الَّذِيْ كُتِبَ لَهٗ فَقَالَ اَيْ رَبِّ فَاِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ لَهٗ مِنْ عُمُرِيْ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ اُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ اٰدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهٖ قَالَ فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِيْ اَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوٗدَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہاتھ داہنے اور بابرکت ہیں۔ پھر اللہ تعالٰی نے مٹھی کھولی تو اس میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد موجود تھی عرض کیا اے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالٰی نے فرمایا یہ تمہاری اولاد ہے۔ آپ نے دیکھا کہ تمام انسانوں کی آنکھوں کے درمیان اس کی عمر تحریر ہے۔ ان میں ایک شخص سب سے زیادہ روشن ہے۔ عرض کیا یا رب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالٰی نے فرمایا یہ تیرے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ اور میں نے اس کی چالیس سال عمر لکھی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ! اس کی عمر بڑھا دے۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا ان کے لیے یہی عمر لکھی ہے عرض کیا اے میرے پروردگار! میں نے اپنی عمر سے ساٹھ سال انہیں دے دیئے۔ فرمایا تمہارا اور ان کا معاملہ ہے۔ جب تک اللہ تعالٰی نے چاہا آپ جنت میں رہے پھر وہاں سے اتارے گئے آپ اپنی عمر کو شمار کرتے تھے۔ حضور فرماتے ہیں پھر آپ کے پاس موت کا فرشتہ آیا آدم علیہ السلام نے فرمایا تم نے جلدی کی میری عمر ہزار سال مقدر ہے فرشتے نے عرض کیا ٹھیک لیکن آپ نے اس میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے۔ پس آدم نے انکار کیا اور ان کی اولاد نے بھی انکار کیا حضرت آدم سے بھول ہوئی اور آپ کی اولاد بھی بھولتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسی دن سے لکھنے اور گواہوں کا حکم ہوا۔ یہ حدیث حسن ہے

بَابٌ ٣٢

١٢٩٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَدِيْدُ فَقَالُوْا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالٰی نے زمین پیدا فرمائی تو وہ حرکت کرنے لگی۔ تو اللہ تعالٰی نے پہاڑ پیدا کئے اور انہیں زمین پر رکھ دیا چنانچہ وہ ٹھہر گئی۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت اور قوت پر تعجب ہوا انہوں نے عرض کیا اے پروردگار! تیری مخلوق میں پہاڑوں سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں لوہا ہے انہوں نے عرض کیا یا رب! تیری مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے۔ فرمایا ہاں آگ ہے انہوں نے

يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ الرِّيحُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

پھر پوچھا اے پروردگار! آگ سے بھی زیادہ طاقت والی کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالٰی نے فرمایا "ہاں پانی"۔ پھر عرض کیا "اے رب! تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا" ہاں ہوا ہے" پوچھا "ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی مخلوق ہے؟" وہ اپنے داہنے ہاتھ سے صدقہ دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوعاً صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ　　ابواب دعا

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ ٣١ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ　　فضیلت دعا

١٢٩٧ ـ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ أَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ نَحْوَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰی کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز بزرگ تر نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، عمران قطان سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

....

بَابُ ٣٢ مِنْهُ　　عنوانِ بالا کا دوسرا باب

١٢٩٨ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دُعا، عبادت کا مغز ہے۔"

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ.

١٢٩٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ ذَرٍّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ذَرٍّ.

بَابٌ مِنْهُ

١٣٠٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ وَقَدْ رَوَى وَكِيعٌ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ.

١٣٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ هٰذَا حَدِيثٌ

یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا ہی تو عبادت ہے پھر پڑھا (ترجمہ) "اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا بے شک وہ لوگ جو میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے" یہ حدیث حسن صحیح ہے منصور اور اعمش نے اسے حضرت ذر سے روایت کیا اور ہم اسے ذر ہی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

اسی عنوان کا ایک اور باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اللہ تعالٰی سے سوال نہ کرے اس پر اللہ تعالٰی غضب فرماتا ہے وکیع نے بواسطہ متعدد افراد، ابوالملیح سے یہ حدیث روایت کی۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسحاق بن منصور نے بواسطہ ابو عاصم، حمید ابوالملیح اور ابو صالح، حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اسے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی۔

فضیلت ذکر

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! احکام اسلام مجھ پر غالب آگئے ہیں مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جسے میں التزام سے کرتا رہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تیری زبان ہر وقت ذکر اللہ سے تر رہنی چاہیے" یہ حدیث

حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۰۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا أَفْضَلَ دَرَجَةً هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ دَرَّاجٍ

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۰۳ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ هُوَ ابْنُ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِيْ بَحْرِيَّةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَا شَيْءٌ أَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ مِثْلَ هٰذَا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ عَنْهُ فَأَرْسَلَهٗ .

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا لَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

۱۳۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حسن غریب ہے۔

کثرتِ ذکر

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن کس کا درجہ بڑا ہوگا آپ نے فرمایا کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر نے والوں کا ابو سعید فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی سے بھی؟ آپ نے فرمایا اگر وہ اپنی "تلوار کفار و مشرکین پر چلائے یہاں تک کر ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کو زیادہ یاد کرنے والوں کا درجہ بڑا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے دراج کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

قبولیتِ ذکر

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے نزدیک اچھا اور پاکیزہ ہے تمہارے درجات میں سب سے بلند، اور اللہ کی راہ میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہے کہ تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں صحابہ کرام نے عرض کیا " یا رسول اللہ ہاں ضرور بتائیے آپ نے وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔" حضرت ابو درداء فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر عذاب الٰہی سے بچانے والی کوئی چیز نہیں۔ بعض راوۃ نے اسے حضرت عبداللہ بن سعید سے اس کی مثل روایت کیا۔ اور بعض نے ان ہی سے مرسل روایت کیا ہے۔

* * * * *

فضیلتِ حلقۂ ذکر

اغر ابی مسلم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ اور

ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

١٣٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ نَا أَبُو نَعَامَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي مَا أَسْتَحْلِفُكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ لِمَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ فَقَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا آللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ لِتُهْمَةٍ لَكُمْ أَنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَأَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عِيسَى وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلٍّ.

بَابٌ ٣١ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ

١٣٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں، رحمت ان پر سایہ فگن ہوتی ہے، ان پر اطمینان قلب اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مجلس (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف نکلے اور حاضرین سے پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو انہوں نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں، فرمایا کیا اللہ کی قسم! اللہ کے ذکر ہی کے لیے بیٹھے ہو۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنو! میں نے کسی الزام یا تہمت کے پیش نظر تم سے قسم نہیں لی اور باوجودیکہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب حاصل تھا میرے برابر میں سے کوئی مجھ سے کم احادیث رکھنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا تمہیں کس چیز نے بٹھا رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی تعریف کرنے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ کی قسم! تم اسی خاطر بیٹھے ہو؟ عرض کیا اللہ کی قسم! ہم تو محض اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں اس لیے قسم نہیں دی کہ تم پر کوئی تہمت یا الزام رکھنا مقصود ہے، میرے پاس جبرئیل آئے اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے باعث فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں ابونعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔ ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے۔

اللہ کے ذکر سے خالی مجالس

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم

بن مهدي نا سفيان عن أبي صالح مولى التوأمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما جلس قوم مجلسا لم يذكروا الله فيه ولم يصلوا على نبيهم إلا كان عليهم ترة فإن شاء عذبهم وإن شاء غفر لهم هذا حديث حسن وقد روي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه.

صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس منعقدہ مجلس میں اللہ تعالے کا ذکر نہ ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا جائے وہ ان کے لیے نقصان دہ ہے اللہ تعالے چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

باب ٣٩١ ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة

مسلمان کی دعا مقبول ہے۔

١٣٠٧۔ حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من أحد يدعو بدعاء إلا آتاه الله ما سأل أو كف عنه من السوء مثله ما لم يدع بإثم أو قطيعة رحم وفي الباب عن أبي سعيد وعبادة بن الصامت.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی دعا مانگتا ہے اللہ تعالے اسے وہ چیز عطا فرماتا جو اس نے مانگی یا اس کی مانند کوئی بلا دور کر دیتا ہے۔ جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اس باب میں حضرت ابوسعید اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

١٣٠٨۔ حدثنا محمد بن مرزوق نا عبيد بن واقد نا سعيد بن عطية الليثي عن شهر بن حوشب عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره أن يستجيب الله له عند الشدائد والكرب فليكثر الدعاء في الرخاء هذا حديث غريب.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالے سختیوں اور مصائب میں اس کی دعا قبول فرمائے اسے صحت و کشادگی کی حالت میں کثرت سے دعا کرنی چاہیئے۔" یہ حدیث غریب ہے۔

١٣٠٩۔ حدثنا يحيى بن حبيب بن عربي نا موسى بن إبراهيم بن كثير الأنصاري قال سمعت طلحة بن خراش قال سمعت جابر بن عبد الله يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أفضل الذكر لا إله إلا الله وأفضل الدعاء الحمد لله هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث موسى بن إبراهيم وقد روى علي بن المديني

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ذکر "لا الہ الا اللہ" ہے اور افضل دعا "الحمد للہ" ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی دوسرے حضرات نے موسےٰ بن ابراہیم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ هَذَا الْحَدِيثَ.

روایت کیا ہے

....

١٣١٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَالْبَهِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بہی کا نام عبداللہ ہے

....

بَابُ مَا جَاءَ إِنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ

دعا اپنے آپ سے شروع کرنا

١٣١١۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو قَطَنٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قَطَنٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا ذکر کرتے ہوئے اس کے لیے دعا مانگتے تو اپنے آپ سے ابتدا کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ ابوقطن کا نام عمرو بن ہیثم ہے۔

....

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ

دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا

١٣١٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو انہیں چہرۂ اقدس پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ چھوڑتے محمد بن مثنیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں "چہرے پر پھیرنے سے پہلے واپس نہ لوٹاتے"۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن عیسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ اس میں منفرد ہیں۔ وہ قلیل الحدیث ہیں ان سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

يَسْمَعْ بِهِمَا وَجُهُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ عِيْسٰى وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهٖ وَهُوَ قَلِيْلُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ النَّاسُ وَحَنْظَلَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ الْجُمَحِيُّ ثِقَةٌ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ.

حنظلہ بن ابی سفیان بھی ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان نے ان کی توثیق کی ہے۔

....

بَابُ ٣٦٤ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَسْتَعْجِلُ فِيْ دُعَائِهٖ

١٣١٣۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ عُبَيْدٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَهُوَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ وَيُقَالُ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

دعا میں جلدی کرنا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی اور وہ قبول نہ ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوعبید کا نام سعد ہے وہ عبدالرحمٰن بن ازہر کے غلام ہیں انہیں مولیٰ عبدالرحمٰن بن عوف بھی کہا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے

بَابُ ٣٦٥ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسٰى

١٣١٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ دَاؤُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ أَقُلْهُ

صبح اور شام کی دعا

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص روزانہ صبح وشام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی "بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم"[1] حضرت ابان پر ایک طرف فالج کا حملہ ہوا ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا تو انہوں نے فرمایا کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تم سے بیان کی لیکن میں نے اس دن نہیں پڑھی تھی تاکہ اللہ تعالےٰ

[1] اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں دیتی اور وہ سننے جاننے والا ہے۔

يومئذ ليقضي الله علي قدره هذا حديث حسن غريب صحيح.

۱۳۱۵۔ حدثنا ابو سعيد الاشج نا عقبة بن خالد عن ابي سعد سعيد المرزبان عن ابي سلمة عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يمسي رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا كان حقا على الله ان يرضيه هذا حديث غريب من هذا الوجه.

۱۳۱۶۔ حدثنا سفيان ابن وكيع نا جرير عن الحسن بن عبيد الله عن ابراهيم بن سويد عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا امسى قال امسينا وامسى الملك لله والحمد لله ولا اله الا الله وحده لا شريك له اراه قال له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اسألك خير ما في هذه الليلة وخير ما بعدها واعوذ بك من شر هذه الليلة وشر ما بعدها واعوذ بك من الكسل وسوء الكبر واعوذ بك من عذاب النار وعذاب القبر واذا اصبح قال ذلك ايضا اصبحنا واصبح الملك لله والحمد لله هذا حديث حسن صحيح وقد رواه شعبة بهذا الاسناد عن ابن مسعود ولم يرفعه.

۱۳۱۷۔ حدثنا علي بن حجر نا عبد الله بن جعفر انا سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلم اصحابه يقول اذا اصبح احدكم فليقل اللهم بك اصبحنا وبك

مجھ پر اپنی تقدیر پوری کردے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شام کے وقت کہے "رضیت باللہ ربا بالاسلام دینا و بمحمد نبیا" ۱؎ اللہ (کے ذمۂ کرم) پر اس کا حق ہے کہ وہ اس سے راضی ہو۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم شام کے وقت یہ کلمات کہتے "امسینا و امسی الملک للہ سے "و عذاب القبر" تک ۲؎ اور صبح کرتے تو بھی یہی کلمات فرماتے لیکن امسینا اور امسی کی بجائے اصبحنا و اصبح فرماتے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اسی سند کے ساتھ ابن مسعود سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔

علی بن حجر، عبداللہ بن جعفر، سہیل بن ابی صالح، بواسطۂ والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے جب تم میں سے کوئی صبح

۱؎ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہوں۔ ۲؎ اے اللہ ہماری صبح، شام، زندگی اور موت تیرے ہی لیے ہے اور تیری ہی طرف

(مترجم)

نُمْسِيْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَإِذَا أَمْسٰى فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۱۸ ۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ الثَّقَفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ أَقُوْلُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ۔

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۱۹ ۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ لَا يَقُوْلُهَا أَحَدُكُمْ حِيْنَ يُمْسِيْ فَيَأْتِيْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُوْلُهَا حِيْنَ يُصْبِحُ فَيَأْتِيْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ

کرے تو یہ کہے "اللھم بك اصبحنا" الخ[1] اور شام کے وقت یہ کلمات کہے "اللھم بك امسینا" الخ یہ حدیث حسن ہے۔

عنوانِ بالا کا دوسرا باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسے کلمات بتلا دیجئے جو میں صبح و شام پڑھا کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح و شام یہ کلمات پڑھا کرو "اللھم عالم الغیب الخ" "اے اللہ! پوشیدہ و ظاہر کو جاننے والے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ہر چیز کے رب اور مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ نفس و شیطان کی شر اور اس کی شرکت سے تیری پناہ چاہتا ہوں" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح و شام اور سوتے وقت یہ کہا کرو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سید استغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں "سید الاستغفار" نہ بتاؤں؟ (وہ یہ ہے) "اللھم انت ربی" سے "لا یغفر الذنوب الا انت" تک۔ یا اللہ! تو میرا رب ہے تو ہی معبود ہے تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تیرے عہد و پیمان پر حتی الامکان قائم ہوں۔ میں اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیری نعمت کے ساتھ تیری طرف رجوع کرتا ہوں اپنے گناہ کا معترف ہوں میرے گناہ بخش دے تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ جو شخص شام کے وقت یہ کہے اور صبح ہونے سے پہلے اسے موت آجائے اس کے لیے جنت واجب ہوگی اور جو کوئی صبح کو یہ کلمات کہے اور شام سے پہلے پہلے اسے موت آجائے وہ بھی جنتی ہے اس باب

[1] ہم نے اور پوری کائنات نے اللہ کے لیے شام کی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہت ہے وہ لائق ستائش ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اے میرے رب میں تجھ سے آج رات اور اس کے بعد کی بھلائی مانگتا ہوں اس رات اور اس کے بعد کے شر سے پناہ چاہتا ہوں سستی اور تکبر کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر اور عذاب جہنم سے تیری پناہ۔

يُمْسِيْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ أَبْزٰى وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ هُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ الزَّاهِدُ.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَآءِ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ.

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُوْلُهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ وَقَدْ أَصَبْتَ خَيْرًا تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ قَالَ الْبَرَآءُ فَقُلْتُ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ قَالَ فَطَعَنَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْبَرَآءِ وَرَوَاهُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَآءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ وَأَنْتَ عَلٰى وُضُوْءٍ.

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَخِيْ رَافِعِ بْنِ

میں حضرت ابوہریرہ، ابن عمر، ابن مسعود، ابن ابزیٰ اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ عبدالعزیز بن حازم سے ابن ابی حازم زاہد مراد ہیں۔

بستر پر جاتے وقت کی دعا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں کہ جب بستر پر جاؤ انہیں پڑھ لیا کرو۔ اگر اسی رات موت آ جائے تو فطرت اسلام پر مرو گے۔ اور زندہ رہتے ہوئے صبح کرو تو بھلائی کے ساتھ صبح کرو گے۔ وہ کلمات یہ ہیں "اللھم اسلمت نفسی" سے "الذی ارسلت" تک۔ اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کر دیا اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا رغبت و خوف کے ساتھ اپنے معاملے تجھے سونپ دیا۔ اپنی پیٹھ کو تیری طرف پناہ دی تیرے سوا کہیں بھی پناہ اور نجات نہیں۔ میں تیری اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔" حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا "اور اس رسول پر جسے تو نے بھیجا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے میں ہاتھ مارا اور یہی کلمات کہے "ونبیک الذی ارسلت" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ منصور بن معتمر نے بواسطہ سعد بن عبیدہ حضرت براء سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔ البتہ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی دائیں پہلو پر لیٹے یہ کلمات کہے "اللھم اسلمت

خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اضْطَجَعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اُؤْمِنُ بِكِتَابِكَ وَرَسُوْلِكَ فَاِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ۔

۱۳۲۲ ۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ ۔

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۲۳ ۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْوَصَّافِيِّ ۔

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۲۴ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ

نفسی" الخ [1] اگر اسی رات موت آ گئی تو جنت میں داخل ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے اس طریق یعنی رافع بن خدیج کی روایت سے غریب ہے۔

..........:..........

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو یہ کلمات کہتے "الحمد للہ الذی اطعمنا الخ" تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا، ہماری کفایت فرمائی اور ہمیں پناہ دی کتنے ہی ایسے بھی ہیں جن کے لئے کوئی کفایت کرنے والا اور پناہ دینے والا نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بستر پر جاتے وقت یہ کلمات "استغفر اللہ الذی الخ" اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ قائم رکھنے والا ہے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں" تین مرتبہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ، درختوں کے پتوں، عالج کی ریت (کے ذرات) اور دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق عبید اللہ بن ولید وصافی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

....

ایک اور باب

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت

---

[1] ترجمہ گزشتہ حدیث میں گزر چکا ہے (مترجم)

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٣٢٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّدُ يَمِينَهُ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ لَمْ يَذْكُرْ بَيْنَهُمَا أَحَدًا وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَرَجُلٍ آخَرَ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا ارادہ فرماتے دست مبارک سر انور کے نیچے رکھ کر یہ دعا مانگتے "اللہم قنی عذابک الخ" اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو بندوں کو جمع کرے گا یا (قبروں سے) اٹھائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت داہنے ہاتھ کو تکیہ بناتے پھر دعا مانگتے "رب قنی عذابک الخ" یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ثوری نے یہ حدیث بواسطہ ابواسحٰق حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ان دونوں کے درمیان کوئی واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شعبہ، ابواسحاق، ابوعبیدہ ایک اور راوی کے واسطے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اسرائیل نے بواسطہ ابواسحاق اور عبداللہ بن یزید، حضرت براء سے اور بواسطہ ابوعبیدہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ

١٣٢٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذَ أَحَدُنَا مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَ

ایک اور باب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو یہ کہے "اللہم رب السموٰت الخ" اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے رب! ہر چیز کے رب دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن اتارنے والے میں ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو چوٹی سے پکڑنے

الْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابٌ مِنْهُ

١٣٢٧۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ إِزَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدُ فَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ عِنْدَ الْمَنَامِ

١٣٢٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ

والا ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں۔ تو سب سے بعد ہے تیرے بعد کچھ نہیں تو ہی ظاہر ہے (ظہور میں) تجھ سے اوپر کچھ نہیں۔ تو ہی باطن ہے تجھ سے مخفی کوئی چیز نہیں۔ میری طرف سے قرض پورا کر دے اور مجھے فقر سے بے نیاز کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بستر پر دوبارہ جائے تو کیا کرے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بستر سے اٹھے اور پھر واپس جائے تو اسے اپنی ازار کے پلو سے تین مرتبہ جھاڑے کیونکہ اسے پتہ نہیں کہ اس کے بعد اس (بستر) پر کیا چیز آئی۔ پھر لیٹتے وقت کہے "باسمك ربي" الخ اے رب میرے میں تیرے نام سے اپنا پہلو رکھا تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا۔ اگر میری جان روک لے تو اس پر رحم فرما اور اگر اسے چھوڑے تو اس کی حفاظت فرما جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے"۔ بیدار ہو تو کہے "الحمد للہ الذی عافانی" الخ اللہ تعالیٰ کے لیے سب تعریفیں ہیں جس نے میرے جسم میں مجھے عافیت دی میری روح میری طرف لوٹائی اور مجھے اپنے ذکر کی اجازت دی۔ اس باب میں حضرت جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث ابی ہریرہ حسن ہے۔

سوتے وقت قرآن پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہتھیلیاں ملاتے اور "قل ہو اللہ" اور معوذتین پڑھ کر ان میں پھونکتے جہاں تک ہو سکتا جسم پر ہاتھ پھیرتے سر اور چہرہ مبارک اور جسم کے اگلے حصے سے

يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ .

آغاز فرماتے تین مرتبہ اس طرح کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۲۹ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَقُوْلُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلٰى فِرَاشِيْ فَقَالَ اِقْرَأْ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْيَانًا يَقُوْلُ مَرَّةً وَأَحْيَانًا لَا يَقُوْلُهَا .

عنوان سے بالا کا دوسرا باب

حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتائیں جسے میں بستر پر جاتے وقت پڑھا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل یا ایہا الکافرون پڑھا کرو یہ شرک سے برأت ہے۔ شعبہ کہتے ہیں ابواسحٰق کبھی ایک بار (پڑھنے) کا کہتے اور کبھی نہ کہتے۔

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ أَنَا يَحْيَى بْنُ أٰدَمَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا أَصَحُّ وَرَوٰى زُهَيْرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهٰذَا أَشْبَهُ وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَقَدِ اضْطَرَبَ أَصْحَابُ أَبِيْ إِسْحَاقَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ قَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ أَخُوْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ .

موسیٰ بن حزام نے بواسطہ یحییٰ بن آدم اسرائیل ابواسحاق اور فروہ بن نوفل، ان کے والد (نوفل) سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ حدیث شعبہ سے یہ اشبہ اور زیادہ صحیح ہے اصحاب اسحٰق نے اس حدیث میں اضطراب کیا ہے اس طریق کے علاوہ بھی یہ حدیث مروی ہے عبدالرحمٰن بن نوفل نے بھی بواسطہ اپنے والد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ عبدالرحمٰن فروہ بن نوفل کے بھائی ہیں۔

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ وَهٰكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "تنزیل السجدہ" اور "تبارک الذی" پڑھے بغیر آرام نہیں فرماتے تھے۔ ثوری اور کئی دوسرے رواۃ نے بواسطہ لیث، ابوزبیر اور جابر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث یونہی روایت کی ہے۔ زبیر نے

وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى زُهَيْرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ جَابِرٍ إِنَّمَا سَمِعْتُهُ مِنْ صَفْوَانَ أَوِ ابْنِ صَفْوَانَ وَقَدْ رَوَى شَبَابَةُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ حَدِيثِ لَيْثٍ.

۱۳۳۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الزُّمَرَ وَبَنِي إِسْرَائِيلَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ هَذَا اسْمُهُ مَرْوَانُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ وَسَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ سَمِعَ مِنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.

۱۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُولُ فِيهَا آيَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابٌ مِنْهُ

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنْظَلَةَ قَالَ صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا أَنْ نَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيمًا

ابوزبیر سے روایت کی اور کہا میں نے پوچھا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انھوں نے کہا میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا میں نے صفوان یا ابن صفوان سے سنا ہے شبابہ نے بواسطہ مغیرہ بن مسلم اور ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث لیث کی مثل روایت کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تک سورہ زمر اور سورہ بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتے آرام فرما نہ ہوتے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) مجھے امام بخاری نے بتایا کہ ابن ابولبابہ کا نام مروان ہے عبدالرحمن بن زیاد کے غلام ہیں۔ انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ہے حماد بن زید نے ان سے سنا ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسبحات (جن سورتوں کے شروع میں سبح یسبح سبحان کے الفاظ ہیں) پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ آپ فرماتے ان کے آخر میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عنوان بالا ایک اور باب۔

بنو حنظلہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت شداد بن اوس کا ہمسفر ہوا انھوں نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھایا کرتے تھے کہ ہم کہا کریں "اللھم انی اسالک" الخ اے اللہ میں تجھ سے ہر کام میں ثابت قدمی ہدایت میں پختگی شکر نعمت، حسن عبادت، سچی زبان اور قلب سلیم کا سوال کرتا ہوں، ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ اور ہر خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهُبَّ مَتَى هَبَّ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ۔

اور اس گناہ سے تیری بخشش چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔ حضرت شداد بن اوس فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بستر پر لیٹتے وقت قرآن کی کوئی سورت پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے کہ بیدار ہونے تک کوئی چیز ایذا نہیں پہنچاتی چاہے کسی وقت بھی جاگے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ابو علا کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت تسبیح تکبیر اور تحمید کہنا۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَكَتْ إِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجْلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِينِ فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُولَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مِنْ تَحْمِيدٍ وَتَسْبِيحٍ وَتَكْبِيرٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت کی جو چکی پیسنے کی وجہ سے پڑ گئے تھے میں نے کہا اگر تم اپنے والد ماجد کے پاس جا کر غلام کا سوال کرو (تو اچھا ہے) (وہ حاضر ہوئیں تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے غلام سے بہتر ہے۔ تم سوتے وقت تینتیس (۳۳) تینتیس (۳۳) بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر کہا کرو۔

اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث ابن عون کی روایت سے غریب ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو مَجْلَ يَدَيْهَا فَأَمَرَهَا بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تسبیح تکبیر اور تحمید کا حکم فرمایا۔

بَابٌ مِنْهُ

١٣٣٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوا فَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا قَالَ يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى الْأَعْمَشُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ مُخْتَصَرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

١٣٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

عنوان بالا کا ایک اور باب

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان ان کو حاصل کرے گا جنت میں داخل ہوگا سنو! وہ نہایت آسان ہیں لیکن ان پر بہت کم لوگ عمل پیرا ہیں ہر نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ دس دس بار کہے راوی فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات انگلیوں پر شمار کرتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات زبان پر ڈیڑھ سو ہیں لیکن میزان پر ڈیڑھ ہزار ہیں۔ نیز فرمایا بستر پر جاؤ تو سو مرتبہ تسبیح تکبیر اور تحمید کہو۔ پس یہ زبان پر تو ایک سو ہیں لیکن میزان پر ایک ہزار ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو دن رات میں اڑھائی ہزار برائیاں کرتا ہے انہوں نے عرض کیا ہم کیسے ان کا خیال نہیں رکھیں گے (جبکہ وہ اس قدر آسان ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک نماز میں ہوتا ہے کہ اس کے پاس شیطان آتا ہے۔ وہ کہتا ہے فلاں بات یاد کرو فلاں بات یاد کرو یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جاتا ہے۔ تو ہو سکتا ہے وہ ایسا نہ کرے جب آدمی اپنے بستر پر ہوتا تو شیطان وہاں بھی آتا ہے (تو وہ اسے سلاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ سو جاتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث روایت کی۔ اعمش نے عطاء بن سائب سے مختصراً روایت کی۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت، انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات مروی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسبیحات گنتے دیکھا ہے یہ حدیث، اعمش کی روایت سے حسن غریب ہے۔

١٣٢٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَحْمَسِيُّ الْكُوفِيُّ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَكَمِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ فَرَفَعَهُ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چند معقبات (پیچھے آنے والی) ہیں جن کا کہنے والا کبھی نامراد نہیں ہوگا۔ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس (۳۳، ۳۳) بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر کہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عمرو بن قیس ملائی ثقہ حافظ ہیں۔ شعبہ نے یہ حدیث، حکم سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔ منصور بن معتمر نے مرفوع روایت کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

رات کو بیدار ہونے کی دعا۔

١٣٣٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ ثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ ثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رات کو بیدار ہوا اور اس نے کہا "لا الٰہ الا اللہ الخ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے وہ تعریف کے لائق ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے تعریف کے لائق ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بہت بڑا ہے نیکی کرنے برائی سے باز رہنے کی قوت اسی کی عطا سے ہے" پھر کہے "رب اغفر لی" "اے اللہ مجھے بخشش دے" اور پھر دعا مانگے قبول ہوگی، اور اگر ہمت کرکے وضو کرے اور نماز پڑھے اس کی نماز قبول ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

١٣٣١۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ وَيُسَبِّحُ مِائَةَ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ۔

مسلمہ بن عمرو کہتے ہیں عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار سجدہ (پر مشتمل) نماز پڑھتے اور ایک لاکھ بار تسبیح کرتے۔

باب (٣٠) منه

١٣٤٢ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالُوا نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ ثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُعْطِيهِ وَضُوءَهُ فَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب (٣١) منه

١٣٤٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيٰى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَا نَفْسِي بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب (٣٢) مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلٰوةِ

١٣٤٤ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے پاس رات گزارتا تھا اور آپ کو وضو کے لیے پانی دیتا رات کے بعض حصے میں آپ سے "سمع اللہ لمن حمدہ" کی آواز سنتا اور کچھ حصے میں "الحمد للہ رب العالمین" سنتا یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

عنوان بالا کا ایک اور باب

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو کہتے "اللہم باسمک" الخ اے اللہ تیرے ہی نام سے سوتا ہوں اور اسی کے ساتھ بیدار ہوتا ہوں ۔ بیدار ہوتے تو پڑھتے "الحمد للہ الذی" الخ تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے میرے نفس کو موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

رات کو نماز کے لیے اٹھے تو کیا کہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے درمیان نماز کے لیے اٹھتے تو یہ کلمات کہتے "اللہم لک الحمد" الخ ۔ اے اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے ۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے تو ہی لائق ستائش ہے زمین و آسمان کو قائم رکھنے والا، تو تعریف کے لائق ہے ۔ تو آسمانوں زمین اور جو کچھ ان

أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ (۳۱۲) مِنْهُ

۳۳۴۵ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ ثَنِي قَالَ ثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْلَةً حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي وَتَلُمُّ بِهَا شَعَثِي وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِي وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي وَتُزَكِّي بِهَا عَمَلِي وَتُلْهِمُنِي بِهَا رُشْدِي وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِي وَتَعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي إِيمَانًا وَيَقِينًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِي وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِي وَضَعُفَ عَمَلِي افْتَقَرْتُ إِلٰى رَحْمَتِكَ فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُورِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُورِ كَمَا تُجِيرُ بَيْنَ

میں ہے، کا رب ہے تو حق تیرا وعدہ حق تیری ملاقات حق، جنت حق، جہنم حق اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے لیے مسلمان ہوا تجھ پر ایمان لایا تجھ ہی پر بھروسہ کیا تیری طرف رجوع کرتا ہوں تیری مدد سے لڑتا ہوں تیرے دربار میں فیصلے لے جاتا ہوں میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف کر دے تو میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ایک رات آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا "اللھم انی اسألک" الخ اے اللہ میں تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے میرے دل کو ہدایت دے میرے کام جمع کر دے میری پراگندگی رفع فرمائے، میرے غائب کی اصلاح فرمائے اور میرے حاضر کو بلند کر دے میرے اعمال پاک کر دے مجھے میری ہدایت کی تعلیم دے۔ میری الفت لوٹا دے اور مجھے ہر برائی سے بچا اے اللہ! مجھے ایسا ایمان یقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو۔ ایسی رحمت جس کے ذریعے مجھے دنیا اور آخرت میں شرافت و بزرگی حاصل ہو۔ یا اللہ! میں تجھ سے قضاء میں کامیابی مرتبہ شہداء نیک بختوں کی زندگی اور دشمن پر فتح مانگتا ہوں یا اللہ میں اپنی حاجت تیرے ہاں لاتا ہوں اگرچہ میری سمجھ کم اور عمل کم ہے میں تیری رحمت کا محتاج ہوں اے ضروریات کو پورا کرنے والے! سینوں کو شفا بخشنے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جس طرح تو سمندروں کے درمیان پناہ دیتا ہے مجھے جہنم کے عذاب، ہلاکت کی پکار اور فتنۂ قبر سے اسی طرح پناہ دے۔ اے اللہ! جس بھلائی سے میری سمجھ قاصر ہے نیت اور عمل کی وہاں تک رسائی نہیں اور تو نے اپنی مخلوق سے

الْبُحُورُ أَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ وَمِنْ
دَعْوَةِ الثُّبُورِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُورِ اللّٰهُمَّ مَا
قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ
مَسْأَلَتِي مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ
أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ
فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ وَأَسْأَلُكَهُ بِرَحْمَتِكَ
رَبَّ الْعَالَمِينَ اللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ وَ
الْأَمْرِ الرَّشِيدِ أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ
وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ
الرُّكَّعِ السُّجُودِ الْمُوفِينَ بِالْعُهُودِ إِنَّكَ رَحِيمٌ
وَدُودٌ وَإِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا
هَادِينَ مُهْتَدِينَ غَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ
سِلْمًا لِأَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِأَعْدَائِكَ نُحِبُّ
بِحُبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ وَنُعَادِي بِعَدَاوَتِكَ مَنْ
خَالَفَكَ اللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْإِجَابَةُ
وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ
لِي نُورًا فِي قَلْبِي وَنُورًا فِي قَبْرِي وَنُورًا مِنْ بَيْنِ
يَدَيَّ وَنُورًا مِنْ خَلْفِي وَنُورًا عَنْ يَمِينِي وَنُورًا
عَنْ شِمَالِي وَنُورًا مِنْ فَوْقِي وَنُورًا مِنْ تَحْتِي
وَنُورًا فِي سَمْعِي وَنُورًا فِي بَصَرِي وَنُورًا فِي شَعْرِي
وَنُورًا فِي بَشَرِي وَنُورًا فِي لَحْمِي وَنُورًا فِي دَمِي وَ
نُورًا فِي عِظَامِي اللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِي نُورًا وَأَعْطِنِي
نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ
الْعِزَّ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَبِسَ الْمَجْدَ وَ
تَكَرَّمَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا
لَهُ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي
الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا مِنْ
حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

سے اس کی عطا کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جو بھلائی اپنے کسی بندے
کو دینے والا ہے۔ میں اس کے لیے تیری طرف رغبت کرتا ہوں
اور تیری رحمت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں اے تمام جہانوں
کے پالنہار! اے اللہ! مضبوط رسی والے! سیدھے امر والے!
میں تجھ سے وعید کے دن امن اور ہمیشگی کے دن ان مقربین کے
ساتھ جنت مانگتا ہوں جو ہر وقت حاضر رہتے، رکوع و سجود
کرنے والے اور اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک
تو مہربان اور محبت والا ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہمیں ہدایت یافتہ
ہدایت دینے والے بنا گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے والے نہ بنا تو ہمیں
اپنے دوستوں سے صلح کرنے والا اور دشمنوں کا دشمن بنا۔ تیری محبت
کے سبب ان سے محبت کریں جو تیرے محب ہیں، اور تیرے
دشمنوں سے اس دشمنی کریں کہ وہ تیرے دشمن ہیں۔ یا اللہ! یہ دعا
ہے قبول کرنا تیرا کام ہے یہ کوشش ہے بھروسہ تجھ ہی پر ہے
اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما میری قبر میں، میرے آگے
پیچھے، دائیں، بائیں، اوپر اور نیچے، نور ہی نور پھیلا دے اے اللہ!
میرے کانوں، میری آنکھوں، میرے بالوں، میرے چہرے، میرے
گوشت، میرے خون اور میری ہڈیوں میں نور ہی نور بھر دے اے اللہ!
میرے لیے نور کو بڑا فرما۔ مجھے نور عطا فرما، اور میرے لیے نور بنا
دے، وہ ذات پاک ہے جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور اسے
بیان بھی کیا۔ وہ پاک ہے جس نے بزرگی اور کرامت کا لباس
پہنا۔ وہ ذات پاک ہے جس کے سوا کسی دوسرے
کی تسبیح مناسب نہیں۔ وہ فضل و
نعمت والا پاک ہے۔ بزرگی و شرافت
والا پاک ہے۔ جلال و اکرام والا
پاک ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔
ہم اسے اس انداز میں ابن ابی
لیلی کی روایت سے صرف اسی
طریق سے پہچانتے ہیں۔ شعبہ اور
سفیان ثوری نے بواسطہ سلمہ بن کہیل

وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْهُ بِطُوْلِهٖ.

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَآءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ

١٣٣٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

بَابٌ مِّنْهُ

١٣٣٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنْ اَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

اور کریب ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کا بعض حصہ روایت کیا پوری روایت نقل نہیں کی۔

رات کی نماز شروع کرتے وقت کی دعا

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے تو آغازِ نماز کن کلمات سے فرماتے؟ ام المومنین نے فرمایا آپ رات کو اٹھتے تو نماز سے پہلے یہ کلمات کہتے۔ "اللھم رب جبرئیل و میکائیل" الخ اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرائیل کے رب! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو اپنے بندوں کے درمیان ان کے اختلاف کا فیصلہ فرمائے گا۔ مجھے اپنے حکم سے اس حق کی ہدایت دے جس میں اختلاف کیا گیا۔ بے شک تو سیدھے راستے پر دکھاتا ہے۔

عنوان بالا کا دوسرا باب

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے یہ کلمات پڑھتے "وجہت وجھی للذی فطر الخ" میں نے اپنا چہرہ خالصتاً اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور مشرکین سے میرا کوئی تعلق نہیں میری نماز میری قربانی ، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ

اَلْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ اٰمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ فَاِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ فَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ یَكُوْنُ اٰخِرُ مَا یَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

١٣٣٨۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ نَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ وَیُوْسُفُ الْمَاجِشُوْنُ قَالَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ وَقَالَ یُوْسُفُ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ ثَنِی الْاَعْرَجُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ

بھلا میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے، پس میرے تمام گناہ معاف فرما دے تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں، مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے اچھے اخلاق کی ہدایت صرف تو ہی دے سکتا ہے۔ مجھ سے گناہوں کو دور کر دے اور گناہوں کو دور کرنا بھی تیرا ہی کام ہے۔ میں تجھ پر ایمان لایا تو بابرکت اور بلند و بالا ہے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں "جب آپ رکوع میں جاتے تو کہتے" اللهم لك ركعت الخ "اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا ہے تجھ پر ایمان لایا تیرا ہی فرمانبردار ہوا میرے کان، میری آنکھ، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے اعصاب تیرے ہی لیے جھکے۔ رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے " اللهم ربنا لك الحمد" اے اللہ! اے میرے رب تیرے لیے تعریف ہے اس قدر تو چاہے بھر جائے۔ سجدے میں جاتے تو کہتے " اللهم لك سجدت" اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا تجھ پر ہی ایمان لایا تیرا ہی فرمانبردار ہوا میرے چہرے نے اس کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، صورت دی، اس کی آنکھیں اور کان بنائے پس سب سے اچھا خالق برکت والا ہے پھر آخر میں تشہد و سلام کے درمیان یہ کلمات کہتے " اللهم اغفرلی الخ" اے اللہ! میرے گذشتہ، آئندہ، پوشیدہ، ظاہر گناہ اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، بخش دے تو ہی مقدم و موخر ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ کلمات فرماتے " وجهت وجهی للذی " الخ اس میں " لبيك و سعديك والخير كله فی يديك "

وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ
بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنْ أَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ
لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَ
اصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ
لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَ
الشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ
تَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ
قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ
أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَعِظَامِيْ وَ
عَصَبِيْ وَإِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ
مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ
وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ فَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَ
بَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ
مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ
بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا سُلَيْمَانُ
بْنُ دَاوٗدَ الْهَاشِمِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ
عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ
أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَّسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ

اے اللہ! میں حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں تمام بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے" کا اضافہ ہے۔ رکوع کرتے تو کہتے "اللھم لک رکعت" الخ رکوع سے سر اٹھاتے وقت یہ کلمات کہتے "اللھم ربنا لک الحمد" الخ سجدہ میں جاتے وقت یہ کلمات "اللھم لک سجدت" پھر تشہد وسلام کے درمیان یہ کلمات "اللھم اغفر لی" الخ

یہ حدیث حسن صحیح ہے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے قرأت کے اختتام پر رکوع میں جاتے وقت بھی اسی طرح کرتے رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی یونہی کرتے لیکن

إذا قام إلى الصلاة المكتوبة رفع يديه حذو
منكبيه ويصنع ذلك إذا قضى قراءته وأراد
أن يركع ويصنعه إذا رفع رأسه من الركوع
ولا يرفع يديه في شيء من صلاته وهو
قاعد فإذا قام من سجدتين رفع يديه كذلك
وكبر ويقول حين يفتتح الصلاة بعد
التكبير وجهت وجهي للذي فطر السموات
والأرض حنيفا وما أنا من المشركين إن
صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب
العلمين لا شريك له وبذلك أمرت وأنا
من المسلمين اللهم أنت الملك لا إله إلا
أنت سبحانك أنت ربي وأنا عبدك
ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفر لي
ذنوبي جميعا إنه لا يغفر الذنوب إلا أنت
واهدني لأحسن الأخلاق لا يهدي لأحسنها
إلا أنت واصرف عني سيئها لا يصرف عني
سيئها إلا أنت لبيك وسعديك وأنا بك و
إليك لا منجى منك ولا ملجأ إلا إليك أستغفرك
وأتوب إليك ثم يقرأ فإذا ركع كان كلامه في
ركوعه أن يقول اللهم لك ركعت وبك آمنت
ولك أسلمت وأنت ربي خشع سمعي وبصري
ومخي وعظمي لله رب العلمين فإذا رفع
رأسه من الركوع قال سمع الله لمن حمده
ثم يتبعها اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات
والأرض وملء ما شئت من شيء بعد فإذا
سجد قال في سجوده اللهم لك سجدت
وبك آمنت ولك أسلمت وأنت ربي سجد
وجهي للذي خلقه وشق سمعه وبصره
تبارك الله أحسن الخالقين و

بیٹھ کر نماز پڑھتے تو نماز کے کسی حصہ میں ہاتھ نہ
اٹھاتے دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے تو اسی
طرح ہاتھ اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔ نماز شروع کرتے
وقت تکبیر کے بعد یہ کلمات کہتے "انی وجہت وجہی
للذی" الخ اس دعا کے بعد قرأت فرماتے رکوع
میں جاتے تو یہ پڑھتے "اللھم لک رکعت" الخ رکوع
سے سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر یہ دعا پڑھتے
"اللھم ربنا لک الحمد" الخ سجدہ میں جاتے وقت یہ کلمات
"اللھم لک سجدت" نماز سے فارغ ہوتے
وقت یہ کلمات کہتے "اللھم اغفر لی" الخ
یہ حدیث حسن صحیح ہے
امام شافعی اور ان کے بعض
اصحاب کے نزدیک اس پر
عمل ہے اہل کوفہ کے
بعض علماء اور دوسرے اہل علم فرماتے
ہیں یہ نوافل کے بارے
میں ہے فرائض میں
نہیں میں نے ابو
اسماعیل ترمذی سے سنا
وہ سلیمان بن داؤد
ہاشمی کا قول نقل کرتے
ہیں کہ انہوں نے
یہ حدیث ذکر کی اور
فرمایا یہ حدیث ہمارے
نزدیک حدیث زہری
کی مثل ہے ، جو
بواسطہ
سالم ان
کے والد سے

يَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَاَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَبَعْضِ اَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَغَيْرِهِمْ يَقُوْلُ هٰذَا فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُوْلُهٗ فِي الْمَكْتُوْبَةِ سَمِعْتُ اَبَا اِسْمٰعِيْلَ يَعْنِي التِّرْمِذِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ الْهَاشِمِيَّ يَقُوْلُ وَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰذَا عِنْدَنَا مِثْلُ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

مروی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

سجودِ قرآن میں کیا پڑھے۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِيْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں نے آج رات اپنے آپ کو خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو میری وجہ سے درخت نے بھی سجدہ کیا۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا۔ "اے اللہ! میرے لیے اس کے بدلے اپنے ہاں ثواب لکھ دے اس کے سبب مجھ سے میرا بوجھ اتار دے اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنا اور مجھ سے اس طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندہ داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ" تلاوت کی اور سجدہ فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی کلمات کہتے سنا جو اس شخص نے درخت سے نقل کیے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

١٣٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

١٣٥٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَعْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهُ كُفِيتَ وَوُقِيتَ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

بَابٌ مِنْهُ

١٣٥٣ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

١٣٥٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ نَا أَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ

ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی روایت منقول ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سجدہ تلاوت کرتے تو یہ کلمات پڑھتے "سجد وجہی للذی الخ" میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی قدرت اور طاقت سے اس کے کان اور آنکھیں بنائیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

گھر سے باہر نکلتے وقت کیا کہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے باہر جاتے وقت یہ کلمات کہے "بسم اللہ توکلت الخ" اللہ کے نام سے (باہر جاتا ہوں) میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی قوت اسی کی عطا سے ہے (ایسے آدمی کو کہا جاتا ہے تیرے کفایت کی گئی تو (شر سے) بچایا گیا اور اس سے شیطان دور رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

عنوانِ بالا کا دوسرا باب

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے جاتے وقت یہ کلمات کہتے "بسم اللہ توکلت" اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ تعالیٰ پر میں نے بھروسہ کیا اے اللہ! ہم لغزش سے، گمراہ ہونے، ظلم کرنے یا کئے جانے جاہل ہونے یا جاہل بنائے جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بازار جاتے وقت کیا پڑھے

سالم بن عبداللہ بن عمر بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيَنِي أَخِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثَ نَحْوَهُ.

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي السُّوقِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

بَابٌ ۲۹ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ الْعَبْدُ إِذَا مَرِضَ

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ کلمات کہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اس سے دس لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کیے جاتے ہیں وہ کلمات یہ ہیں "لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ" الخ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے وہی لائق ستائش ہے۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اس کے قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یہ حدیث غریب ہے۔ عمرو بن دینار (آل زبیر کے وکیل) نے بواسطہ سالم بن عبداللہ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں یہ کلمات کہے "لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ" الخ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے۔ اس سے دس لاکھ گناہ مٹاتا اور اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔

بیمار کیا پڑھے

حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے "لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں جب کہتا ہے "لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ"

قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ **قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ** هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ نَحْوَ هٰذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں جب کہتا ہے "لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے "لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میرے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہی اور تعریف میرے لیے ہے" جب بندہ کہتا ہے "لا الہ الا اللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میری مدد کے بغیر کوئی قوت و طاقت نہیں" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے جو آدمی اپنی بیماری میں یہ کلمات کہے پھر مر جائے اسے آگ نہیں کھائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے بواسطہ ابواسحاق اور اغرابی مسلم، حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کی

بَابُ ۲۲ مَا جَآءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُبْتَلًى

۱۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا إِلَّا عُوفِيَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ هُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ

مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ کلمات کہے "الحمد للہ الذی عافانی" الخ "تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جس نے مجھے اس بیماری سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر مجھے فضیلت دی"۔ وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت سے محفوظ رہے گا یہ حدیث غریب ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور عمرو بن دینار رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ قہرمان آل زبیر بصری شیخ ہیں۔ اور حدیث میں قوی نہیں سالم بن عبداللہ بن عمر سے روایات لینے میں وہ منفرد ہیں ابوجعفر محمد

وَقَدْ تَفَرَّدَ بِأَحَادِيثَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ ذٰلِكَ فِي نَفْسِهِ وَلَا يُسْمِعُ صَاحِبَ الْبَلَاءِ.

۱۳۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السِّمْنَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

بن علی سے منقول ہے کہ جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے پناہ مانگے اور یہ بات اپنے دل ہی سے کہے مصیبت زدہ کو نہ سنائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مبتلائے مصیبت کو دیکھ کر کہا "الحمد للہ الذی الخ" وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ

۱۳۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ الْكُوفِيُّ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَمْدَانِيُّ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَعَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

مجلس سے کھڑا ہو تو کیا کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں کیں تو اٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہے ان لغو باتوں سے اس کی مغفرت ہو جائے گی: "سبحانک اللھم الخ" "یا اللہ میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں" اس باب میں حضرت ابوبرزہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ حدیث سہیل سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

١٣٦٠ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ يُعَدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةُ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقُومَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا سو بار گنی جاتی تھی "رب اغفرلی وتب علی" اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ٢٣٢ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ

پریشانی کے وقت کیا پڑھے

١٣٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت کلمات پڑھتے تھے "لا الہ الا اللہ العلیم الحکیم" الخ " اللہ تعالٰی بردبار اور حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ تعالٰے عرش عظیم کے سوا کوئی معبود نہیں، آسمانوں اور زمیں کے رب کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی عزت والے عرش کا رب ہے"۔

١٣٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی ہشام، قتادہ، ابوالعالیہ، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدِينِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الْأَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی معاملہ میں مغموم ہوتے تو سر انور آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ کلمات کہتے "سبحان اللہ العظیم" اور جب دعا میں زیادہ کوشش فرماتے تو کہتے "یاحی یاقیوم"۔

باب ۲۳۲ ما جاء ما يقول إذا نزل منزلا

۱۳۶۴ - حدثنا قتيبة نا الليث عن يزيد بن أبي حبيب عن الحارث ابن يعقوب عن يعقوب بن عبد الله بن الأشج عن بسر بن سعيد عن سعد بن أبي وقاص عن خولة بنت الحكيم السلمية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من نزل منزلا ثم قال أعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم يضره شيء حتى يرتحل من منزله ذلك هذا حديث حسن غريب صحيح وروى مالك بن أنس هذا الحديث أنه بلغه عن يعقوب بن الأشج فذكر نحو هذا الحديث وروي عن ابن عجلان هذا الحديث عن يعقوب بن عبد الله بن الأشج ويقول عن سعيد بن المسيب عن خولة وحديث الليث أصح من رواية ابن عجلان.

کسی مقام پر اترے تو کیا پڑھے

حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (سفر میں) کسی جگہ اترے تو یہ کلمات کہے۔ "اعوذ بکلمات اللہ" الخ اللہ تعالیٰ کے کل کلمات کے ساتھ ہر مخلوق کی شر سے اس کی پناہ چاہتا ہوں" اس منزل سے کوچ کرنے تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ مالک بن انس نے اسے یعقوب بن اشج سے روایت کیا۔ ابن عجلان نے بھی یعقوب بن اشج سے روایت کی اور سعید بن مسیب کے واسطہ سے اسے خولہ تک پہنچایا حضرت لیث، ابن عجلان کی روایت سے اصح ہے۔

باب ۲۳۳ ما يقول إذا خرج مسافرا

۱۳۶۵ - حدثنا محمد بن عمر بن علي المقدمي نا ابن أبي عدي نا شعبة عن عبد الله بن بشر الخثعمي عن أبي زرعة عن أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سافر فركب راحلته قال بإصبعه ومد شعبة إصبعه قال اللهم أنت الصاحب في السفر والخليفة في الأهل اللهم اصحبنا بنصحك واقلبنا بذمة اللهم ازو لنا الأرض وهون علينا السفر اللهم إني أعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب حدثنا سويد بن نصر أنا عبد الله بن المبارك أنا شعبة

سفر میں جاتے وقت کیا کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تشریف لے جاتے تو اونٹنی پر سوار ہوتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے (شعبہ نے بھی اشارے سے بتایا) اور یہ کلمات کہتے "اللھم انت الصاحب" الخ اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر کا نگہبان ہے۔ ہم نے تیرے حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور سفر آسان فرما۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور پریشان لوٹنے سے تیری پناہ

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ.

چاہتا ہوں۔ سوید بن نصر نے بواسطہ عبداللہ بن مبارک، شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی، یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے، ہم اسے ابن ابی عدی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجَسَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ أَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوَى الْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْنِ أَيْضًا وَمَعْنٰى قَوْلِهِ الْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْنِ أَوِ الْكَوْرِ وَكِلَاهُمَا لَهُ وَجْهٌ وَيُقَالُ إِنَّمَا هُوَ الرُّجُوْعُ مِنَ الْإِيْمَانِ إِلَى الْكُفْرِ أَوْ مِنَ الطَّاعَةِ إِلَى الْمَعْصِيَةِ إِنَّمَا يَعْنِي الرُّجُوْعَ مِنْ شَيْءٍ إِلٰى شَيْءٍ مِنَ الشَّرِّ.

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جاتے وقت یہ دعا مانگتے "اللهم انت الصاحب" الخ اے اللہ تو ہی میرا سفر کا ساتھی اور میرے گھر والوں کا نگہبان ہے۔ الٰہی! سفر میں ہمارا رفیق اور گھر میں ہمارا نگہبان ہو، الٰہی! میں سفر کی مشقت اور پریشان کن واپسی اچھی حالت کے بعد بری حالت، مظلوم کی بددعا اور اہل و مال میں برے انجام سے تیری پناہ چاہتا ہوں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ "الحور بعد الکون" کے الفاظ بھی مروی ہیں۔ ہر ایک کی توجیہ ہے کہا جاتا ہے کہ اس سے ایمان سے کفر کی طرف، فرمانبرداری سے نافرمانی کی طرف اور ایک اچھی چیز سے کسی بری چیز کی طرف پھرنا مراد ہے۔

....

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ

سفر سے واپسی پر کیا کہے

۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ الْبَرَاءِ وَرِوَايَةُ شُعْبَةَ أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

ربیع بن براء بن عازب، اپنے والد حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ کلمات فرماتے "آئبون تائبون" الخ ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے ثوری نے اسے بواسطہ ابواسحاق حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ربیع بن براء کا واسطہ ذکر نہیں کیا شعبہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر، انس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابُ ۲۳۶ مِنْهُ

١٣٦٨ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

بَابُ ۲۳۷ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا وَدَّعَ إِنْسَانًا

١٣٦٩ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ السُّلَيْمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

١٣٧٠ ـ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ نَا سَعِيْدُ بْنُ خُثَيْمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا اُدْنُ مِنِّيْ أُوَدِّعْكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

بَابُ ۲۳۸ مِنْهُ

١٣٧١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ نَا

حبِ مدینہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے جب مدینہ طیبہ کی دیواریں نظر آتیں تو اپنی اونٹنی کو ایڑ لگاتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اسے تیز کر دیتے یہ مدینہ کی محبت کے سبب سے ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

رخصت کرتے وقت کیا کہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو رخصت کرتے وقت اس کا ہاتھ پکڑتے اور جب تک وہ خود نہ چھوڑتا آپ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے اور فرماتے "استودع اللہ" الخ ہم تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

....

حضرت سالم سے روایت ہے جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی آدمی کو رخصت کرتے تو فرماتے میرے قریب آؤ میں تمہیں رخصت کروں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رخصت کیا کرتے تھے پھر آپ وہی کلمات کہتے "استودع اللہ الخ" یہ حدیث حسن صحیح اس طریق (یعنی) سالم بن عبداللہ کی روایت سے غریب ہے۔

....

زادِ راہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص

سَيَّارٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي قَالَ زَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابٌ ۳۲۱ مِنْهُ

۱۳۶۲ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللَّهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

بَابٌ ۳۲۲ مَا ذُكِرَ فِي دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ

۱۳۶۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ.

بَابٌ ۳۲۳ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ دَابَّةً

۱۳۶۴ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ

نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے زادِ راہ عنایت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادِ راہ عطا فرمائے انس نے عرض کیا حضور! زیادہ کیجئے۔ آپ نے فرمایا "تیرے گناہ بخشے" اس نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور زیادہ کیجئے آپ نے فرمایا تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا تقویٰ اختیار کرو ہر بلندی پر تکبیر کہو"۔ جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا" اے اللہ! اس کی دوری کو مختصر کر دے اور اس پر سفر کو آسان فرما دے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

……………

مسافر کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں (بہت جلد) قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور اولاد کے خلاف باپ کی دعا۔ علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن ابراہیم اور ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ اس میں یہ اضافہ ہے "ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں" یہ حدیث حسن ہے۔ ابوجعفر جن سے یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں انہیں ابوجعفر مؤذن کہا جاتا ہے ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔

چوپایہ پر سوار ہوتے وقت کیا پڑھے

حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرُكَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس ایک سواری کے لیے چوپایہ لایا گیا، جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب مبارک میں رکھا تو فرمایا "بسم اللہ" اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو فرمایا "الحمد للہ" پھر "سبحان الذی الخ" وہ ذات پاک ہے جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا اور ہم تو اسے قابو نہیں کر سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں پھر "الحمد للہ" "اللہ اکبر" تین تین بار کہا اور تین مرتبہ یہ دعا فرمائی "سبحانک انی قد ظلمت نفسی الخ" اے اللہ! تو پاک ہے میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے گناہوں کو تیرے سوا کون بخشتا ہے" پھر آپ ہنس پڑے میں نے پوچھا امیر المومنین! آپ کس بات پر ہنسے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے کیا پھر آپ ہنس پڑے میں نے پوچھا یارسول اللہ! آپ نے کس بات پر تبسم فرمایا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ یہ کلمات کہتا ہے "رب اغفر لی ذنوبی الخ" اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَارِقِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِي هَذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَ الْأَرْضِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا وَكَانَ يَقُولُ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے جب اپنی سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر فرماتے "سبحان الذی سخر لنا" الخ پھر یہ دعا مانگتے "اللہم انی اسئلک" اے اللہ! میں اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور پھر اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو تجھے پسند ہو۔ اے اللہ! ہمارا سفر آسان کر دے اور راستے کی دوری (لمبائی) ہمارے لیے لپیٹ (کر مختصر کر) دے یا اللہ تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر والوں کا نگہبان ہے۔ سفر میں ہماری رفاقت اور گھر میں نگہبانی فرما۔" جب واپس تشریف لاتے تو فرماتے "آئبون تائبون" الخ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ۳۲ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الرِّيحَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

آندھی کے وقت کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آندھی دیکھ کر یہ دعا مانگتے "اللھم انی اسالک الخ الٰہی! میں تجھ سے اس کی بھلائی، جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اس کی برائی جو کچھ اس میں ہے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں" اس باب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے، یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ ۳۳ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

۱۳۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي مَطَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

گرج کی آواز سن کر کیا کہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم لا تقتلنا الخ یا اللہ! ہمیں اپنے عذاب سے بھی ہلاک نہ کر ہمارے سابق گناہ معاف فرما۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۳۴ مَا يَقُولُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

۱۳۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي بِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

چاند دیکھ کر کیا دعا مانگے

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم اھلہ الخ الٰہی! اس کا طلوع ہونا ہمارے لیے امن ایمان، سلامتی اور اسلام کا ذریعہ بنا۔ (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے،

باب ۲۵ ما یقول عند الغضب

۱۳۷۹۔ حدثنا محمود بن غیلان نا قبیصۃ نا سفیان عن عبد الملک بن عمیر عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی عن معاذ بن جبل قال استبّ رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی عرف الغضب فی وجہ احدھما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم کلمۃ لو قالھا لذھب غضبہ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم وفی الباب عن سلیمان بن صرد۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن عن سفیان نحوہ ھذا حدیث مرسل عبد الرحمٰن بن ابی لیلی لم یسمع من معاذ بن جبل ومات معاذ فی خلافۃ عمر بن الخطاب وقتل عمر بن الخطاب و عبد الرحمٰن بن ابی لیلی غلام ابن ست سنین ھکذا روی شعبۃ عن الحکم عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی وقد روی عبد الرحمٰن بن ابی لیلی عن عمر بن الخطاب و راٰہ و عبد الرحمٰن بن ابی لیلی یکنی ابا عیسٰی و ابو لیلی اسمہ یسار و روی عن عبد الرحمٰن ابن ابی لیلی قال ادرکت عشرین و مائۃ من الانصار من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

غصے کے وقت کیا پڑھے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے آپس میں گالی گلوچ کیا یہاں تک کہ ان میں سے ایک کے چہرے پر غصے کا آثار ظاہر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر یہ شخص اسے کہہ دے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ وہ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" ہے اس باب میں حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن سفیان سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی یہ حدیث مرسل ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے خلافت فاروقی میں وصال فرمایا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ سال کے بچے تھے۔ شعبہ نے بواسطہ حکم عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے یوں ہی بیان کیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور ان سے روایت کی ہے ان کی کنیت ابو عیسٰی ہے۔ ابو لیلیٰ کا نام یسار ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے منقول ہے فرماتے ہیں۔ میں ایک سو بیس (۱۲۰) صحابہ کرام کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔

****

باب ۲۶ ما یقول اذا رای رؤیا یکرھھا

۱۳۸۰۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید نا بکر بن مضر عن ابن الھاد عن عبد اللہ بن خباب عن ابی سعید الخدری انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا رای احدکم الرؤیا یحبھا فانما ھی من اللہ فلیحمد اللہ علیھا ولیحدث

برا خواب دیکھے تو کیا کہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لہٰذا اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو کچھ دیکھا اسے بیان کرے۔ اور اگر ناپسندیدہ خواب

بِمَا رَأَى وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الْمَدِينِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ مَالِكٌ وَالنَّاسُ۔

بَابُ ٣٢ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ

١٣٨١ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

بَابُ ٣٣ مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا

١٣٨٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ هُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ

دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا اس کی شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے بیان نہ کرے پس وہ اسے کچھ نقصان نہ دے گی۔ اس باب میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن مدینی ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ امام مالک اور دوسرے لوگوں نے اس سے روایت کی ہے۔

نیا پھل دیکھے تو کیا کہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں کی عادت تھی کہ نیا پھل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لاتے آپ اسے ہاتھ میں پکڑ کر دعا مانگتے۔ "اللھم بارک لنا فی ثمارنا" الخ یا اللہ ہمارے پھلوں میں برکت فرما۔ ہمارے شہر کو ہمارے لیے بابرکت بنا۔ ہمارے صاع اور مد (ناپ کے دو پیمانے) میں برکت فرما۔ یا اللہ بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے خلیل اور نبی ہیں۔ میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا مانگی میں مدینہ طیبہ کے لیے اسی قدر اور اس کی مثل مزید کی دعا مانگتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چھوٹے بچے کو جو نظر آتا بلاتے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

کھانا کھائے تو کیا کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اور خالد بن ولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے انہوں نے ہمیں دودھ کا ایک پیالہ دیا

بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أُوثِرُ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَمْرِو بْنِ حَرْمَلَةَ وَلَا يَصِحُّ۔

بَابُ ٣٣ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

١٣٨٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ نَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٣٨٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيدَةَ قَالَ حَفْصٌ عَنِ ابْنِ أَخِي أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ عَنْ مَوْلًى لِأَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ وَشَرِبَ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا میں آپ کی دائیں جانب تھا اور خالد بن ولید بائیں طرف تھے حضور نے مجھ سے فرمایا پینے کی باری تمہاری ہے لیکن اگر چاہو تو خالد کو ترجیح دو۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا میں آپ کے (بابرکت) جھوٹے پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جسے کھانا کھلائے اسے یہ دعا مانگنی چاہیے۔ "اللھم بارک لنا الخ" یا اللہ ! ہمیں اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔ اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے وہ کہے "یا اللہ ! ہمارے لیے اسے بابرکت بنا اور ہمیں اس سے زیادہ عطا فرما۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے اور پانی (دونوں) کی جگہ دودھ کے سوا کوئی چیز کفایت نہیں کرتی۔ یہ حدیث حسن ہے بعض راویوں نے یہ حدیث علی بن زید سے روایت کی اور کہا "عمر بن حرملہ" بعض نے "عمرو بن حرملہ" کہا اور یہ صحیح نہیں۔

کھانے سے فراغت پر کیا کہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا۔ تو آپ یہ کلمات کہتے "الحمد للہ حمدا کثیر" اللہ تعالیٰ کے لیے بہت زیادہ تعریف ہے پاکیزہ اور بابرکت تعریف۔ نہ وہ چھوڑی جا سکتی ہے اور نہ اس سے بے نیازی ہو سکتی ہے اے ہمارے رب! یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے یا پانی نوش فرماتے یہ کلمات کہتے۔ "الحمد للہ الذی" حمد و ستائش اس ذات کے لیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ.

١٣٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِيُّ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ مَرْحُوْمٍ اِسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مَيْمُوْنٍ.

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ نَهِيْقَ الْحِمَارِ

١٣٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّحْمِيْدِ

١٣٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْاَرْضِ اَحَدٌ يَّقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ

جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

....

حضرت سہل بن معاذ بن انس اپنے والد (حضرت معاذ بن انس) رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھانا کھا کر یہ کلمات کہے " الحمد للہ الذی اطعمنی" الخ " اللہ تعالیٰ ہر قسم کی ستائش کے لائق ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور کسی حرکت و قوت کے بغیر مجھے عطا فرمایا" اس شخص کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے۔

گدھے کی آواز سن کر کیا کہا جائے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اگر گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تسبیح تکبیر، تہلیل اور تحمید کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل زمین سے جو کوئی یہ کلمات کہے " لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ " تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ شعبہ نے ابو بلج سے اسی سند کے ساتھ

شعبة هذا الحديث عن أبي بلج بهذا الإسناد نحوه ولم يرفعه وأبو بلج اسمه يحيى بن أبي سليم ويقال ابن سليم أيضا حدثنا محمد بن بشار نا ابن أبي عدي عن حاتم بن أبي صغيرة عن أبي بلج عن عمرو بن ميمون عن عبد الله ابن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر عن شعبة عن أبي بلج نحوه ولم يرفعه.

١٣٨٨ - حدثنا محمد بن بشار نا مرحوم بن عبد العزيز العطار نا أبو نعامة السعدي عن أبي عثمان النهدي عن أبي موسى الأشعري قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزاة فلما قفلنا أشرفنا على المدينة فكبر الناس تكبيرة ورفعوا بها أصواتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن ربكم ليس بأصم ولا غائب هو بينكم وبين رؤوس رحالكم ثم قال يا عبد الله بن قيس ألا أعلمك كنزا من كنوز الجنة لا حول ولا قوة إلا بالله هذا حديث حسن صحيح وأبو عثمان النهدي اسمه عبد الرحمن بن مل وأبو نعامة اسمه عمرو بن عيسى ومعنى قوله هو بينكم وبين رؤوس رحالكم إنما يعني علمه وقدرته.

اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی ہے ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم بھی کہا جاتا ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ ابن ابی عدی، حاتم بن ابی صغیرہ، ابو بلج، عمرو بن میمون اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی مروی ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، ابو بلج سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم ایک غزوہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ واپسی پر جب مدینہ طیبہ سامنے آیا تو لوگوں نے بلند آواز سے نعرہ تکبیر کہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب نہ تو بہرہ ہے اور نہ ہی غائب، بلکہ وہ تمہارے اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا "اے عبداللہ بن قیس! کیا تمہیں جنت کے خزانوں میں ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے۔ ابو نعامہ کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔ یہ قول کہ "اللہ تعالیٰ تمہارا اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان ہے" اس سے اس کا علم اور قدرت مراد ہے۔

باب ٢٣٢

جنت کے پودے

١٣٨٩ - حدثنا عبد الله بن أبي زياد نا سيار نا عبد الواحد بن زياد عن عبد الرحمن بن إسحاق عن القاسم بن عبد الرحمن عن أبيه عن ابن مسعود قال قال رسول الله

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی انہوں نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ۔

کو میری طرف سے سلام کہنا اور بتا دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اس کا پانی میٹھا اور وہ ہموار میدان ہے۔ اس کے پودے "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجُلَسَائِهِ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ أَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ تُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم مجلس صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے مجلس میں سے ایک شخص نے پوچھا ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کیسے کماسکے؟ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سو مرتبہ "سبحان اللہ" کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس سے ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ

جنت میں کھجور

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا "سبحن اللہ العظیم وبحمدہ" اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے، ہم اسے صرف بواسطہ ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ

حضرت جابر رضی اللہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے "سبحن اللہ العظیم وبحمدہ" پڑھا اس کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔ یہ حدیث

لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ ۔

١٣٩٣ ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ۔

١٣٩٤ ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ ۔

١٣٩٥ ـ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهٗ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ

حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہا اس کے گناہ معاف بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر آسان، میزان پر بھاری اور رحمٰن کو پسند ہیں۔ (اور وہ یہ ہیں) "سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ سو مرتبہ "لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ" الخ پڑھے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ سو گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اور شام تک شیطان سے پناہ میں رہتا ہے۔ اور کوئی دوسرا اس سے اچھا عمل نہیں لاتا البتہ وہ جو اس سے زیادہ عمل کرے۔" اسی سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے۔ جس نے سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہا اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ یہ

خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حدیث حسن صحیح ہے۔

بَاب ۲۳۴

۱۳۹۶ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

بہترین عمل

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہے قیامت کے دن کوئی بھی اس سے بہتر عمل نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جو یہی کلمات یا اس سے زیادہ کہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۹۷ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَهَا مَرَّةً كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهُ أَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا سو مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کہو جس نے ایک مرتبہ کہا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں جس نے دس مرتبہ کہا اس کے لیے سو نیکیاں ہیں جو سو مرتبہ کہے اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو زیادہ کرے اللہ تعالےٰ مزید عطا فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے بخش دیا جاتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَاب ۲۳۵

۱۳۹۸ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيْرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا أَبُوْ سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ حُمْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ قَالَ غَزَا مِائَةَ

سو حج کا ثواب

حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو "سبحان اللہ" کہے وہ سو حج کرنے والے کی مانند ہے۔ جو آدمی صبح شام سو مرتبہ "الحمد للہ" کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ تعالےٰ کے راستے میں سو مجاہدوں کو گھوڑوں پر سوار کیا (سواری دی) یا فرمایا سو غزوات لڑنے والے غازی کی طرح ہے۔ اور جو شخص صبح و شام سو

غُدْوَةً وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْزَادَ عَلٰى مَا قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

١٣٩٩۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ الْاَسْوَدِ الْعَجَلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ تَسْبِيْحَةٌ فِيْ رَمَضَانَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ تَسْبِيْحَةٍ فِيْ غَيْرِهٖ.

سو مرتبہ "لا الٰہ الا اللہ" کہے وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے سو غلام آزاد کیے۔ اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ "اللہ اکبر" کہا تو اس کے دن اس سے اچھا عمل کسی نے نہیں کیا البتہ وہ شخص جو یہ کلمات یا اس سے زائد کہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابو بشر سے روایت ہے امام زہری فرماتے ہیں رمضان شریف میں ایک مرتبہ تسبیح کہنا دوسرے دنوں میں ہزار مرتبہ کہنے سے بہتر ہے۔

بَابٌ

١٣٠٠۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيْلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْخَلِيْلُ بْنُ مُرَّةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

چار کروڑ نیکیاں

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کلمات دس مرتبہ کہے "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ الخ" میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ واحد معبود ہے۔ ایک ہے بے نیاز ہے، نہ اس کی بیوی ہے اور نہ اولاد اور اس کے برابر کا کوئی نہیں" ایسے آدمی کے لیے چار کروڑ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ خلیل بن مرہ، محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ محمد بن اسماعیل منکر الحدیث ہے

١٣٠١۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِيْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح کی نماز پڑھ کر اس حالت میں کہ اس نے پاؤں پھیر رکھے ہوں گفتگو کرنے سے پہلے دس مرتبہ یہ کلمات کہے "لا الٰہ الا اللہ" الخ اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس سے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اس کے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔ اور وہ

الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ كُلَّهُ فِي حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكَ بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

بَابٌ ٢٣ مَا جَاءَ فِي جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٣٠٢ - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُهُ لِزُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذَلِكَ بِسِنِينَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُهُ لِسُفْيَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ وَإِنَّمَا أَخَذَهُ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ.

١٣٠٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ

پورا دن ناپسندیدہ باتوں اور شیطان سے (اللہ تعالیٰ کی) امان میں رہتا ہے۔ اور اس دن اسے شرک کے سوا کسی گناہ پر پکڑ نہ ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

جامع دعائیں

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو یہ دعا مانگتے سنا "اللھم انی اسألک الخ" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی کہ جس کے ساتھ مانگی جانے والی دعا قبول کی جاتی ہے۔ اور جب ان کلمات کے ساتھ کچھ مانگا جائے دیا جاتا ہے زید کہتے ہیں میں نے کئی سال بعد یہ بات زہیر بن معاویہ کو بتائی تو انہوں نے کہا مجھ سے یہ بات ابواسحاق نے مالک بن مغول سے روایت کرتے ہوئے بیان کی۔ زید کہتے ہیں پھر میں نے حضرت سفیان سے ذکر کیا تو انہوں نے بھی مالک بن مغول سے روایت کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے شریک نے اسے بواسطہ ابو اسحاق اور ابن بریدہ، بریدہ سے نقل کیا، حالانکہ صحیح یہ ہے کہ ابواسحاق، مالک بن مغول سے نقل کرتے ہیں۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم، ان دو آیات میں ہے "والھکم الہ واحد" الخ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةِ آلِ عِمْرَانَ الٓمٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۳۳۸

١٣٠٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبُو هَانِئٍ اسْمُهُ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ وَأَبُو عَلِيٍّ الْجَنْبِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ

١٣٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

١٣٠٦ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَعْقِرِيُّ نَا حَيْوَةُ قَالَ ثَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ

اور سورہ آل عمران کے شروع میں "الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دعا مانگنے کا طریقہ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس دوران کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھ کر یہ دعا مانگی "اللھم اغفرلی وارحمنی" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلدی کی جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھ جایا کرو پھر اللہ تعالیٰ کے شایان شان اس کی حمد وثنا کرو مجھ پر درود شریف بھیجو اور پھر دعا مانگو۔ راوی فرماتے ہیں پھر ایک اور آدمی نے نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! (رب سے) دعا مانگو قبول ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حیوہ بن شریح نے اسے ابو ہانی خولانی سے روایت کیا ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل سے دعا قبول نہیں فرماتا" یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو

التُّجِيْبِيُّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا اور اس نے درود شریف نہیں پڑھا۔ آپ نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر اسے بلایا اور اس سے یا کسی دوسرے آدمی سے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے اور پھر جو چاہے دعا مانگے یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ٤٣٩

آنکھوں کے لیے دعا

١٣٠٧۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَعَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ شَيْئًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ "اللھم عافنی فی جسدی" الخ۔ یا اللہ! میرے تمام جسم بالخصوص آنکھوں کو صحت و عافیت عطا فرما اور اسے میرے لیے باقی رکھ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار کریم ہے بہت بڑے عرش کا رب پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے رب کے لیے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں حبیب بن ابی ثابت نے حضرت عروہ بن زبیر سے کچھ نہیں سنا۔

باب ٤٤٠

پناہ مانگنا

١٣٠٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُوْلِيْ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ عنہا بارگاہ نبوی میں غلام مانگنے حاضر ہوئیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات کہو "اللھم رب السموٰت السبع" الخ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے اسی کی مثل روایت کیا ہے بعض نے بواسطہ اعمش، ابو صالح سے بلا واسطہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسل روایت کیا ہے۔

لہ تشریح دیکھیے حدیث ــــ کے تحت وضاحت فرمائیں (مترجم)

الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَهٰكَذَا رَوٰى بَعْضُ اَصْحَابِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَ هٰذَا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

کیا ہے

بَابٌ

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ "اللھم انی اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں، غیر مطمئن دل، نامقبول دعا، نہ سیر ہونے والے نفس اور غیر نفع بخش علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں ان چار چیزوں سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ اس باب میں حضرت جابر، ابوہریرہ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

بَابٌ

۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلٰهًا قَالَ اَبِيْ سَبْعَةً سِتًّا فِي الْاَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَاَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا "اے حصین! آج کل کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا چھ زمین میں اور ایک آسمان میں آپ نے پوچھا تمہاری امید و خوف ان میں سے کس سے وابستہ ہیں؟ عرض کیا آسمان والے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حصین! اگر تم اسلام لاتے تو میں تمہیں دو نفع بخش کلمے سکھاتا۔ حضرت عمران کہتے ہیں جب حضرت حصین ایمان لائے تو عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے وہ دو کلمے سکھایئے جن کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو "اللھم الھمنی" الخ "یا اللہ! مجھے میری

أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ ۔

ہدایت دکھا اور نفس کی شر سے محفوظ رکھ" یہ حدیث حسن غریب ہے اور حضرت عمران بن حصین سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابٌ

١٣١١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے سنا کرتا تھا "اللھم انی اعوذبک الخ" یا اللہ! میں، حزن و غم، عجز، سستی، بخل، غلبہ قرض اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن اس طرق سے غریب ہے۔

١٣١٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذبک" یا اللہ! میں، کاہلی بڑھاپے، بزدلی بخل، فتنہ دجال اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ

ہاتھ سے تسبیح شمار کرنا

١٣١٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَرَوٰى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ بِطُولِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ يُسَيْرَةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ سے تسبیح شمار کرتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ اعمش، عطاء بن سائب کی روایت سے غریب ہے شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے طویل حدیث نقل کی۔ اس باب میں حضرت یسیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت

بِنْتِ يَاسِرٍ

مذکور ہے۔

١٣١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جُهِدَ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ فَقَالَ لَهُ أَمَا كُنْتَ تَدْعُو أَمَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ قَالَ كُنْتُ أَقُولُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَا تُطِيقُهُ وَلَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا كُنْتَ تَقُولُ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا بیمار پرسی فرمائی جو لاغر ہو چکا تھا آپ نے پوچھا کیا تم اپنے رب سے صحت وعافیت کی دعا نہیں مانگا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں یہ کہا کرتا تھا "یا اللہ! جو سزا تو نے مجھے آخرت میں دینی ہے دنیا ہی میں دے دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! تم میں اتنی طاقت نہیں اور تم اسے برداشت نہیں کر سکتے"۔ تم نے یہ کیوں نہیں کہا "اللھم اتنا الخ" یا اللہ! مجھے دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما اور مجھے عذاب جہنم سے بچا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

بَابٌ ٣٥٥

١٣١٥ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ "اللھم انی اسالک" یا اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، حرام سے احتراز اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ٣٥٦

١٣١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِذُ اللّٰهِ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے۔ "اللھم انی اسالک حبک" یا اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں

كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

کی محبت، اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں یا اللہ! اپنی محبت میرے لیے، میرے نفس، اولاد اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے اور آپ سے کوئی بات نقل کرتے وقت فرماتے وہ (اپنے دور میں) سب سے زیادہ عبادت کرنے والے انسان تھے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ٣٥

١٣١٧ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ اسْمُهُ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُمَاشَةَ.

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ "اللهم ارزقنی" الخ یا اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس شخص کی محبت مرحمت فرما جس کی محبت تیرے نزدیک مجھے نفع دے یا اللہ! مجھے جو پسندیدہ چیز عطا فرمائے اسے اپنی محبت میں میری قوت و طاقت بنا اور جس پسندیدہ چیز کو مجھ سے روک رکھے تو مجھے اپنی محبوب چیزوں میں مصروف رکھ کر ان سے فارغ البال بنا دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوجعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔

باب ٣٦

١٣١٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنِي سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ أَبِيهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ قَالَ فَأَخَذَ بِكَفِّي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ

حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا بتائیے جس کے ذریعے میں پناہ مانگا کروں۔ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ کہو "اللهم اعوذبک" الخ یا اللہ! میں آنکھ، زبان، دل اور شرمگاہ کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔" یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے اسی

شَيْءٍ مِنِّي يَعْنِي فَرْجَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ ابْنِ يَحْيٰى.

بَابٌ ۳۵۹

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۴۲۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَأَنْقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا أَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۲۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

صرف اسی طریق یعنی سعد بن اوس کی روایت سے جانتے ہیں۔

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کو یہ دعا اس طرح سکھاتے جس طرح انہیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے "اللھم انی اعوذبک" الخ یا اللہ! میں، عذاب جہنم، عذاب قبر فتنۂ دجال اور زندگی و موت کے فتنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذبک" الخ یا اللہ! آگ کے فتنہ، عذاب جہنم، عذاب قبر، فتنۂ دولت کی شر، فتنۂ محتاجی کے شر اور مسیح دجال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں الٰہی! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور خطاؤں سے میرے دل کو یوں پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے۔ مجھے گناہوں سے اتنا دور کر دے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے یا اللہ! میں سستی، بڑھاپے، گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ وَفَاتِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کے وقت آپ سے یہ کلمات سنے "اللھم اغفرلی الخ" یا اللہ مجھے بخشش دے مجھ پر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ دوست سے ملا دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٣٦٠

١٣٣٢ ـ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو نہ پایا تو ہاتھ سے ٹٹولا میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر جا لگا کیا دیکھتی ہوں کہ آپ حالت سجدہ میں ہیں اور یہ دعا پڑھ رہے ہیں "اعوذ برضاک الخ" یا اللہ میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو کے سبب تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف اس طرح نہیں کر سکتا جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ لیث، یحییٰ بن سعید سے اسی سند سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ اس پر اضافہ ہے "و اعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک"۔

باب ٣٦١

١٣٣٣ ـ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس طرح نہ کہے "یا اللہ اگر چاہے تو مجھے بخش یا اللہ! اگر چاہے تو مجھ پر رحم فرما" بلکہ یقین کے ساتھ سوال کرنا چاہیے کیونکہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٣٦٢

١٣٣٤ ـ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ الْاَغَرِّ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت آسمان دنیا پر اترتی ہے تہائی رات

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرُّ إِسْمُهُ سَلْمَانُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَرِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ۔

١٣٢٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ الدُّعَاءُ فِيْهِ أَفْضَلُ أَوْ أَرْجٰى وَنَحْوَ هٰذَا۔

باب ٣٦٣

١٣٢٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمْصِيُّ عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِيْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ وَإِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

باقی رہتی ہے تو اعلان فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے کہ تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تاکہ میں اسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تاکہ اسے بخش دوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبداللہ اغر کا نام سلمان ہے اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن مسعود، ابو سعید، جبیر بن مطعم، رفاعہ جہنی، ابو درداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کونسی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت ابوذر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، رات کے آخری حصہ کی دعا افضل اور قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے، (اور اس کی مثل (مذکور ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی صبح کے وقت یہ کلمات کہے "اللھم اصبحنا الخ" یا اللہ! ہم نے (اس حال میں) صبح کی (کہ) ہم تجھے گواہ بناتے ہیں اور تیرے حاملین عرش، دیگر فرشتوں اور تمام مخلوق کو گواہ بناتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے (خاص) بندے اور رسول ہیں" اللہ تعالیٰ اس کے وہ تمام (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے جن کا وہ اس دن مرتکب ہو۔ اور اگر شام کو یہ کلمات کہے تو رات کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے

باب ٦٦٣

١٤٢٧ - حدثنا علي بن حجر نا عبد الحميد بن عمر الهلالي عن سعيد بن إياس الجريري عن أبي السليل عن أبي هريرة أن رجلا قال يا رسول الله سمعت دعاءك الليلة فكان الذي وصل إلي منه أنك تقول اللهم اغفر لي ذنبي ووسع لي في داري وبارك لي فيما رزقتني قال فهل تراهن تركن شيئا؟ وأبو السليل اسمه ضريب بن نقير ويقال نفير هذا حديث غريب.

حضرت ابوهریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا "یارسول اللہ میں نے آج رات آپ کی دعا سنی اس میں جو حصہ میں نے سنا وہ یہ تھا " اللھم اغفر ذنبی" الخ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ اس میں سے کچھ چھوٹ گیا ہے؟ ابوسلیل کا نام ضریب بن نقیر ہے نفیر بھی کہا جاتا ہے یہ حدیث غریب ہے۔

باب ٦٦٤

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

١٤٢٨ - حدثنا علي بن حجر انا ابن المبارك نا يحيى بن أيوب عن عبيد الله بن زحر عن خالد بن أبي عمران أن ابن عمر قال قلما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم من مجلس حتى يدعو بهؤلاء الكلمات لأصحابه اللهم اقسم لنا من خشيتك ما يحول بيننا وبين معاصيك ومن طاعتك ما تبلغنا به جنتك ومن اليقين ما تهون به علينا مصيبات الدنيا ومتعنا بأسماعنا وأبصارنا وقوتنا ما أحييتنا واجعله الوارث منا واجعل ثأرنا على من ظلمنا وانصرنا على من عادانا ولا تجعل مصيبتنا في ديننا ولا تجعل الدنيا أكبر همنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علينا من لا يرحمنا هذا حديث حسن وقد روى بعضهم هذا الحديث عن خالد بن أبي عمران عن نافع عن ابن عمر.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بہت کم ایسا ہوتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے لیے یہ دعا مانگے بغیر مجلس سے اٹھتے "اللھم اقسم لنا" الخ یا اللہ ہم پر اپنا خوف غالب کر دے جو ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرما جس کے ذریعے ہمیں جنت میں داخل کر دے یقین عطا فرما جس کے باعث ہم پر مصائب دنیا آسان ہو جائیں زندگی بھر کانوں آنکھوں اور قوت سے نفع عطا کر اور اسے باقی رکھ ہمارا غصہ ان لوگوں تک محدود رکھ جو ہم پر ظلم کریں دشمن پر ہماری مدد فرما ہمیں دینی مصائب میں مبتلا نہ کر ہمارے علم کا منتہا نہ بنا۔ ہم پر بے رحم لوگوں کو مسلط نہ کرنا، یہ حدیث حسن ہے بعض محدثین نے اسے بواسطہ خالد بن ابی عمران اور نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

١٤٢٩ - حدثنا محمد بن بشار نا أبو عاصم نا عثمان الشحام ثنا مسلم بن أبي

مسلم بن ابی بکرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میرے والد نے مجھے یہ دعا مانگتے ہوئے

بَكْرَةَ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُهُنَّ قَالَ الْزَمْهُنَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُنَّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابٌ ٣٦٦

١٣٣٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ قَالَ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ.

بَابٌ ٣٦٧

١٣٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ مَرَّةً عَنْ إِبْرَاهِيمَ

سنا "اللهم انی اعوذ بك الخ" تو فرمایا "اے بیٹے! تو نے یہ دعا کس سے سنی ہے۔ میں نے کہا میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا اسے اپنے آپ پر لازم کرو کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات کہتے سنا ہے۔
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں، جب تم انہیں کہو گے اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے گا اگرچہ تم پہلے سے بخشے ہوئے ہو۔ فرمایا یہ کہو "لا الہ الا اللہ الخ" علی بن خشرم نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد اپنے والد سے اس کی مثل روایت کی البتہ آخر میں "الحمد للہ رب العالمین" کا اضافہ ہے، یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی ابو اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

اس باب کا عنوان نہیں ہے

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ کلمات کہے "لا الہ الا انت سبحانك الخ" تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں زیادتی کرنے والوں سے ہوں جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کسی مقصد کے لیے دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ محمد بن یوسف

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ أَبِيْهِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ وَهُوَ أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُوْنُسَ فَقَالُوْا عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ.

بَابٌ ۳۶۸

۱۴۳۲۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ يُوْسُفُ وَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابٌ ۳۶۹

۱۴۳۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ

کبھی بواسطہ ابراہیم بن محمد بن سعد، سعد سے روایت کرتے ہیں۔ متعدد لوگوں نے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے محمد بن سعد کا واسطہ ذکر نہیں کیا ابن احمد زبیری نے اسے یونس سے محمد بن یوسف کی روایت کی مثل نقل کیا۔

اس باب کا عنوان نہیں ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا۔ یوسف کہتے ہیں ہم سے عبدالاعلیٰ نے بواسطہ ہشام بن حسان اور محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی مثل مرفوعاً روایت کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو انہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا "ہو الذی لا الہ الا ہو" الخ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں رحمٰن، رحیم، بادشاہ، برائیوں سے پاک، بے عیب، امن دینے والا، محافظ، غالب، زبردست، بڑائی والا، پیدا کرنے والا، جان ڈالنے والا، صورت دینے والا، درگذر فرمانے والا، سب کو قابو میں رکھنے والا، بہت عطا فرمانے والا، بہت روزی دینے والا، سب سے بڑا مشکل کشا، بہت جاننے والا، روزی تنگ کرنے والا، روزی فراخ کرنے والا، پست کرنے، بلند کرنے والا عزت دینے

الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيظُ الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا بِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ فِي كَثِيرِ شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْأَسْمَاءِ إِلَّا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ هٰذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِيهِ الْأَسْمَاءَ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ

والا، ذلت دینے والا، سب کچھ سننے والا، دیکھنے والا، حاکم مطلق، سراپا انصاف، لطف وکرم والا، باخبر، بردبار، بڑا بزرگ، بہت بخشنے والا، قدر دان، بہت بڑا، حافظ، قوت دینے والا، کفایت کرنے والا، بڑے مرتبے والا، بہت کرم والا، بڑا نگہبان، دعائیں قبول کرنے والا، وسعت والا، حکمتوں والا، محبت کرنے والا، بڑا بزرگ، مردوں کو زندہ کرنے والا، حاضر و ناظر، برحق، کارساز، بہت بڑی قوت والا، شدید قوت والا، مددگار، لائق تعریف، شمار میں رکھنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، موت دینے والا، قائم رکھنے والا، پانے والا، بزرگی والا، تنہا، بے نیاز، قادر، پوری طاقت والا، آگے کرنے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے پہلے، سب کے بعد، ظاہر، پوشیدہ، متصرف، بلند و برتر، اچھے سلوک والا، بہت توبہ قبول کرنے والا، بدلہ لینے والا، بہت معاف کرنے والا، بہت مشفق، ملکوں کا مالک، جلال و اکرام والا، عدل کرنے والا، جمع کرنے والا، بے نیاز، غنی بنانے والا، روکنے والا، م

متعدد رواۃ نے صفوان بن صالح سے نقل کیا ہم اسے صرف صفوان کی روایت سے جانتے ہیں، وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں، یہ حدیث حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ لیکن ذکر اسماء ہمارے علم کے مطابق صرف اسی روایت میں ہے۔ آدم ابن ابی ایاس نے دوسری سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اسماء کا ذکر بھی کیا لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا۔ اس حدیث

لَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ الْأَسْمَاءِ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبِ ابْنِ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْأَسْمَاءَ۔

ہیں ناموں کا تفصیلی ذکر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالیمان نے بواسطہ شعیب بن ابی حمزہ، ابوالزناد سے یہ حدیث روایت کی لیکن ناموں کا ذکر نہیں کیا۔

١٣٣٦۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَنَّ حُمَيْدًا الْمَكِّيَّ مَوْلَى ابْنِ عَلْقَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِيْ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو چر لیا کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا "مساجد" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! چرنے سے کیا مراد ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ والحمد للہ "الخ" پڑھنا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

١٣٣٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنِيْ أَبِيْ قَالَ ثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ هُوَ الْبُنَانِيُّ ثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالَ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے باغوں سے گزرو تو چر لیا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کے باغوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا ذکر اللہ کے حلقے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

بَاب ١٤٠

مصیبت پہنچنے پر دعا۔

١٣٣٨۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَأْجُرْنِيْ فِيْهَا وَأَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا فَلَمَّا احْتُضِرَ أَبُوْ سَلَمَةَ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو کہے "انا للہ وانا الیہ راجعون" الخ بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یا اللہ! میں اپنی مصیبت کا تجھ سے اجر طلب کرتا ہوں مجھے اس کا ثواب عطا کر اور اس کا اچھا بدل عطا فرما۔ جب حضرت ابوسلمہ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے عرض کیا الہٰی! میرے گھر والوں کو میرا اچھا

قَالَ اللّٰهُمَّ اخْلُفْ فِي أَهْلِي خَيْرًا مِنِّي فَلَمَّا قُبِضَ قَالَ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ عِنْدَ اللّٰهِ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو سَلَمَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ۔

بَابٌ

۱۴۳۹۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى نَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيتَهَا فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ۔

۱۴۴۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۴۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

بدل عطا فرما جب حضرت ام سلمہ کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے عرض کیا اے میرے گھر والوں کو میرا اچھا بدل عطا فرما۔ ان کا انتقال ہوا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون الخ۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دوسرے طریق سے بھی مروی ہے۔ ابو سلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے۔

افضل دعا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کون سی دعا افضل ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت اور معافی طلب کیا کرو۔ اس آدمی نے دوسرے دن حاضر ہو کر پوچھا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے؟ آپ نے وہی جواب دیا۔ تیسرے دن حاضر ہوا۔ تو آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا نیز فرمایا جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت دی گئی تو تم کامیاب ہو گئے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے سلمہ بن وردان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتائیے اگر مجھے شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں۔ آپ نے فرمایا کہو "اللھم انک عفو تحب العفو" الخ یا اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، عفو و درگزر کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ سکھلائیے

بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب قال قلت يا رسول الله علمني شيئا أسأله الله قال سل الله العافية فمكثت أياما ثم جئت فقلت يا رسول الله علمني شيئا أسأله الله فقال لي يا عباس يا عم رسول الله سل الله العافية في الدنيا والآخرة هذا حديث صحيح وعبد الله هو ابن الحارث بن نوفل وقد سمع من العباس بن عبد المطلب.

باب ۴۲۲

۱۴۴۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا إبراهيم بن عمر بن أبي الوزير نا زنفل بن عبد الله أبو عبد الله عن ابن أبي مليكة عن عائشة عن أبي بكر الصديق أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد أمرا قال اللهم خر لي واختر لي هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث زنفل وهو ضعيف عند أهل الحديث ويقال له زنفل بن عبد الله العرفي وكان يسكن عرفات وتفرد بهذا الحديث ولا يتابع عليه.

باب ۴۲۳

۱۴۴۳۔ حدثنا إسحق بن منصور نا حبان بن هلال نا أبان هو ابن يزيد العطار نا يحيى أن زيد بن سلام حدثه أن أبا سلام حدثه عن أبي مالك الأشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء شطر الإيمان والحمد لله يملأ الميزان وسبحان الله والحمد لله يملآن أو تملأ ما بين السموات والأرض والصلوة نور والصدقة برهان والصبر ضياء والقرآن حجة لك أو

جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔ حضرت عباس فرماتے ہیں چند دن ٹھہر کر میں دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا اے عباس! اے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبداللہ سے مراد ابن حارث بن نوفل ہیں انہوں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے سُنا ہے۔

کام کے ارادہ پر دعا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو کہتے "اللھم خرلی واخترلی" یا اللہ! اسے میرے لئے بہتر و مختار فرما۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زنفل کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں انہیں زنفل بن عبداللہ عرفی کہا جاتا ہے اور وہ عرفات میں رہائش پذیر تھے اس حدیث میں منفرد ہیں اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

سبحان اللہ اور الحمد للہ کی فضیلت۔

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو ایمان کا حصہ ہے۔ "الحمد للہ" میزان کو بھر دے گی اور "سبحان اللہ والحمد للہ" زمین و آسمان کے درمیانی حصہ کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے صدقہ برہان، دلیل و راہنما ہے۔ صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے موافق یا تیرے خلاف حجت ہے ہر شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اپنے نفس کو بیچتا ہے پس یا تو اسے آزاد کراتا ہے یا

عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ہلاک کر دیتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ إِلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح (سبحان اللہ کہنا) نصف ترازو ہے۔ ''الحمد للہ'' اسے بھر دیتی ہے ''لا الہ الا اللہ'' اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں وہ اللہ تعالیٰ تک (سیدھا) پہنچتا ہے، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ جُرَيٍّ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِيْ أَوْ فِيْ يَدِهِ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهُ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْإِيْمَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ۔

بنو سلیم کے ایک فرد سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو میرے ہاتھ میں یا اپنے ہاتھ میں گنا کہ تسبیح نصف ترازو ہے الحمد للہ اسے بھر دیتی ہے۔ تکبیر زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتی ہے۔ روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے، یہ حدیث حسن ہے شعبہ اور ثوری نے اسے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ

موقف میں دعا

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ نَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَكَانَ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ عَنِ الْأَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا دَعَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَإِلَيْكَ مَآبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو موقف میں اکثر یہ دعا مانگا کرتے ''اللھم لک الحمد'' یا اللہ تیرے ہی لئے حمد و ستائش ہے جیسا کہ تو خود فرماتے اور اس سے بہتر جو ہم کہیں، یا اللہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور موت تیرے ہی لئے ہے میری واپسی بھی تیری ہی طرف ہے اور جو میں چھوڑ جاؤں وہ بھی تیرے ہی لئے ہے یا اللہ میں عذاب قبر، دل کے وسوسوں اور کاموں کے بکھرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یا اللہ آندھی کی لائی ہوئی شر سے بھی تیری پناہ کا طالب ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب

هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

باب ۴۷۵

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ اُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَا لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

باب ۴۷۶

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْ كَعْبٍ صَاحِبِ الْحَرِيْرِ قَالَ ثَنِيْ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَكِ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لِاَكْثَرِ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّهُ لَيْسَ اٰدَمِيٌّ اِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ اَقَامَ وَمَنْ شَاءَ اَزَاغَ فَتَلَا مُعَاذٌ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَ

ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

جامع دعا۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہ رہا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے بہت سی دعائیں مانگیں جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام دعاؤں کی جامع دعا نہ بتاؤں تم یوں کہو "اللّٰھم انا نسالک الخ" یا اللہ! ہم تجھ سے اس بہتر چیز کا سوال کرتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی اور اس بُری چیز سے پناہ چاہتے ہیں جس سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔ تجھ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ تجھ ہی پر پہنچانا ہے اور گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کرنے کی قوت بھی تیری طرف سے ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اکثر دعا مانگتے

حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اے ام المؤمنین! جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس ہوتے تو اکثر کونسی دعا پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا آپ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے "یا مقلب القلوب" الخ اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل ایمان پر قائم رکھ۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اکثر یہ دعا مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "ام سلمہ! ہر انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان (یعنی قبضہ میں) ہے اس نے جس کو چاہا سیدھا رکھا اور جس کو چاہا ٹیڑھا کر دیا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "ربنا لا تزغ قلوبنا" الخ یا اللہ! ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر۔ اس باب میں حضرت عائشہ، نواس بن سمعان، انس، جابر، عبداللہ

أَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَنُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

باب ۳۲۹

۱۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا الْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ نَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَالْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ قَدْ تَرَكَ حَدِيثَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۴۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

بن عمرو اور نعیم بن حماد رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بے خوابی کا علاج

سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

کہ حضرت خالد بن ولید مخزومی نے بارگاہ نبوی میں بے خوابی کی شکایت کرتے ہوئے کہا یا رسول اللہ! میں رات کو سو نہیں سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ کلمات کہو "اللّٰھم رب السمٰوٰت السبع" آخر تک (یا اللہ! ساتوں آسمانوں اور جن پر وہ سایہ فگن ہیں، کے رب ساتوں زمینوں اور جو کچھ انہوں نے اٹھایا، شیطان اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا، کے رب! اپنی تمام مخلوق کی شر سے مجھے نجات دے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی یا ظلم کرے۔ تیری پناہ میں آیا ہوا غالب ہے اور تیری تعریف عظیم ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بعض محدثین نے حکم بن ظہیر کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ حدیث دوسرے طرق سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے۔

عمرو بن شعیب بلا واسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں ڈر جائے تو یہ کلمات کہے "اعوذ بکلمات اللّٰہ" آخر تک (میں اللہ تعالیٰ کے مکمل و تمام کلمات کے ذریعہ اس کے غضب و عذاب اور بندوں کی شر، شیطانی وسوسوں اور ان کے آموجود ہونے سے پناہ چاہتا ہوں) یہ خواب اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی بالغ اولاد کو یہ کلمات سکھاتے اور نابالغ بچوں کے لئے کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈالتے تھے[1]۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

[1] بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالنا جائز بلکہ ایک اچھا کام ہے ممانعت صرف ان تعویذوں کی ہے جن میں شرکیہ کلمات تحریر ہوں لہٰذا ایسے مستحسن کام کو شرک و بدعت کہنا گمراہی اور جہالت کی علامت ہے ۱۲ (مترجم)

باب ٤٧٨

١٣٥١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ فَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اللہ تعالیٰ کی تعریف

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں، اسی لئے اس نے ہر ظاہر و باطن بے حیائی کو حرام کیا، اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنی تعریف کو پسند کرنے والا بھی کوئی نہیں اسی لئے اس نے اپنی تعریف کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٤٧٩

١٣٥٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَأَبُو الْخَيْرِ اسْمُهُ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيُّ۔

دعائے مغفرت۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ کہو" اللھم انی ظلمت الخ یااللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے اور گناہوں کو بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں پس مجھے اپنی خاص مغفرت کے ساتھ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوالخیر کا نام مرثد بن عبداللہ یزنی ہے۔

باب ٤٨٠

١٣٥٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ نَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ الرُّحَيْلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ أَخِي زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلِظُّوا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ مِنْ

دعائے حاجت۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی حاجت سے بے چین ہوتے تو یہ دعا مانگتے "یا حی یا قیوم" الخ اے زندہ اور قائم رکھنے والے میں تیری رحمت کے ساتھ مدد طلب کرتا ہوں۔ اسی سند سے مروی ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم "یاذوالجلال والاکرام" کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے

غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

١٢٥٤. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا مُؤَمَّلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلِظُّوْا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ وَإِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَصَحُّ وَالْمُؤَمَّلُ غَلِطَ فِيْهِ فَقَالَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَلَا يُتَابَعُ فِيْهِ.

١٢٥٥. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُوْ بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْأَلْهُ الْعَافِيَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

بَابٌ ٣٨

١٢٥٦. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بھی مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یا ذا الجلال والاکرام" کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب غیر محفوظ ہے بواسطہ حماد بن سلمہ، حمید اور حسن بصری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے یہ زیادہ صحیح ہے۔ مومل نے اس میں خطا کی اور حمید نے انس سے روایت کیا اس میں کوئی متابع موجود نہیں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا "اللھم انی اسألک الخ" یا اللہ! میں تجھ سے پوری نعمت کا سوال کرتا ہوں" آپ نے فرمایا پوری نعمت کونسی ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے اس دعا کے ساتھ بہتری کا ارادہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری نعمت، جنت کا داخلہ اور جہنم سے نجات ہے۔ آپ نے ایک اور آدمی کو "یا ذا الجلال والاکرام" کہتے ہوئے سنا تو فرمایا تیری دعا یقیناً قبول ہو گی لہذا مانگ۔ ایک اور آدمی سے یہ کلمات سنے "یا اللہ! میں تجھ سے صبر کا طالب ہوں" آپ نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے مصیبت مانگی ہے لہذا اس سے عافیت بھی طلب کر۔ احمد بن منیع نے بواسطہ اسمعیل بن ابراہیم، جریری سے اسی سند کے ساتھ اسکے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باوضو ہو کر ذکر الٰہی کرتے ہوئے سونا۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹے اور نیند آنے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے وہ رات کی جس

وسلم يقول من أوى إلى فراشه طاهرا يذكر الله حتى يدركه النعاس لم ينقلب ساعة من الليل يسأل الله شيئا من خير الدنيا والآخرة إلا أعطاه الله إياه هذا حديث حسن غريب وقد روي هذا أيضا عن شهر بن حوشب عن أبي ظبية عن عمرو بن عبسة عن النبي صلى الله عليه وسلم.

باب ٢٨٢

١٢٥٧ - حدثنا الحسن بن عرفة نا إسمعيل بن عياش عن محمد بن زياد عن أبي راشد الحبراني قال أتيت عبد الله بن عمرو بن العاص فقلت له حدثنا مما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فألقى إلي صحيفة فقال هذا ما كتب لي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فنظرت فيها فإذا فيها أن أبا بكر الصديق قال يا رسول الله علمني ما أقول إذا أصبحت وإذا أمسيت قال يا أبا بكر قل اللهم فاطر السموات والأرض عالم الغيب والشهادة لا إله إلا أنت رب كل شيء ومليكه أعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان وشركه وأن أقترف على نفسي سوءا أو أجره إلى مسلم هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

١٢٥٨ - حدثنا محمد بن حميد الرازي نا الفضل بن موسى عن الأعمش عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم مر بشجرة يابسة الورق فضربها بعصاه فتناثر الورق فقال إن الحمد لله وسبحان الله ولا إله إلا الله والله أكبر لتساقط من ذنوب

گھڑی بھی اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ شہر بن حوشب، ابوظبیہ اور عمرو بن عبسہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

صبح وشام کی دعا۔

ابو راشد حبرانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں۔ انہوں نے مجھے ایک صحیفہ تھمایا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ لکھ کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں میں نے اس کو دیکھا تو اس میں لکھا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا بتائیں جسے میں صبح وشام پڑھا کروں آپ نے فرمایا اے ابوبکر! یہ کہا کرو اللھم فاطر السموات والارض الخ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو ہی معبود ہے ہر چیز کا رب اور مالک میں نفس و شیطان کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز گناہ کے ارتکاب یا کسی مسلمان کی طرف منسوب کرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خشک پتوں والے درخت کے پاس سے گزرے آپ نے اس پر اپنی لاٹھی مبارک ماری تو پتے جھڑنے لگے۔ آپ نے فرمایا "الحمد للہ سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" بندہ کے گناہ اسی طرح گرا دیتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔

الْغُصْنِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِلْأَعْمَشِ سَمَاعًا مِنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ رَآهُ وَنَظَرَ إِلَيْهِ۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اعمش کا سماع معلوم نہیں البتہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔

۱۴۵۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْجُلَاحِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيبٍ السَّبَائِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى أَثَرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللَّهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ مُوبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَارَةَ بْنِ شَبِيبٍ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عمارہ بن شبیب سبائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات کہے "لا الہ الا اللہ" الخ اللہ تعالیٰ اس کے لئے فرشتوں کی فوج بھیجتا ہے جو صبح تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اس کے لئے جنت لازم کرنے والی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس مہلک گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اور اسے دس مومن غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے حضرت لیث بن سعد کی روایت سے پہچانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمارہ بن شبیب کا سماع ہمیں معلوم نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ لِعِبَادِهِ

توبہ، استغفار اور رحمت پروردگار

۱۴۶۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا زِرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ قُلْتُ إِنَّهُ حَكَّ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتَ امْرَأً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت صفوان بن عسال مرادی کے پاس موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کرنے آیا تو انہوں نے پوچھا اے زر! کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا تلاش علم میں حضرت صفوان نے فرمایا فرشتے طالب علم کے مقصد پر رضامندی کی وجہ سے اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ میں نے عرض کیا پاخانہ اور پیشاب کرنے کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے دل میں شبہ پڑ گیا ہے۔ اور (چونکہ) آپ صحابی رسول ہیں۔

فِي ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْ مُسَافِرِيْنَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ يَا مُحَمَّدُ فَأَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمُ فَقُلْنَا لَهُ وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَغْضُضُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةُ عَرْضِهِ أَوْ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِي عَرْضِهِ أَرْبَعِيْنَ أَوْ سَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوْحًا يَعْنِي لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ حَاكَ أَوْ حَكَّ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْ مُسَافِرِيْنَ

اس سلسلے میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں کیا آپ نے حضور اکرم سے اس کے متعلق میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں آپ ہمیں فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم حالت سفر میں ہوں یا (فرمایا) مسافر ہوں تو جنابت کے علاوہ تین دن رات تک پیشاب پاخانہ یا نیند کی وجہ سے موزے نہ اتاریں۔ حضرت زر فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپ نے محبت کے بارے میں بھی نبی اکرم سے کچھ سنا انہوں نے فرمایا ہاں ہم ایک سفر میں آنحضرت کے ہمراہ تھے اس دوران ہم آپ کے پاس موجود تھے ایک اعرابی نے آپ کو بلند آواز سے پکارا یا محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی اکرم نے بھی اسی انداز میں بلند آواز سے جواب دیا: میں یہاں ہوں۔ ہم نے اس اعرابی سے کہا تم پر افسوس ہے اپنی آواز پست کرو کیونکہ تم نبی کریم کے پاس ہو۔ اور اس (بلند آواز) سے منع کیا جا چکا ہے اس نے کہا اللہ کی قسم میں اپنی آواز پست نہیں کروں گا۔ پھر اس اعرابی نے نبی اکرم سے عرض کیا: ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے اور ابھی تک وہ ان سے نہیں ملا۔ آنحضرت نے فرمایا قیامت کے دن ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ زر بن حبیش فرماتے ہیں حضرت صفوان ہم سے حدیث بیان کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے مغرب کی جانب ایک دروازے کا ذکر کیا جس کی چوڑائی چالیس یا ستر سال کی مسافت ہے یا فرمایا اس کی چوڑائی میں ایک سوار چالیس یا ستر سال کی چلتا رہے۔ سفیان فرماتے ہیں وہ شام کی طرف ہے اسے اللہ تعالیٰ نے اس دن پیدا کیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع تک کھلا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں حضرت صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا علم کی تلاش میں۔ انہوں نے فرمایا مجھے پتہ چلا ہے کہ فرشتے طالب علم کے عمل سے راضی ہوتے ہوئے اس کے لئے پر بچھاتے ہیں۔ حضرت زر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا موزوں پر مسح کے بارے میں میرے دل میں شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ کیا آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں کچھ یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں ہم سفر میں ہوتے یا (فرمایا) ہم مسافر ہوتے تو ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم جنابت کے سوا پیشاب یا پاخانے سے

أمرنا أن لا ننزع خفافنا ثلاثا إلا من جنابة ولكن من غائط وبول ونوم قال فقلت فهل حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في الهوى شيئا قال نعم كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض أسفاره فناداه رجل كان في آخر القوم بصوت جهوري أعرابي جلف جاف فقال يا محمد يا محمد فقال له القوم مه إنك قد نهيت عن هذا فأجابه رسول الله صلى الله عليه وسلم على نحو من صوته هاؤم فقال الرجل يحب القوم ولما يلحق بهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء مع من أحب قال زر فما برح يحدثني حتى حدثني أن الله عز وجل جعل بالمغرب بابا عرضه مسيرة سبعين عاما للتوبة لا يغلق حتى تطلع الشمس من قبله وذلك قول الله تبارك وتعالى يوم يأتي بعض آيات ربك لا ينفع نفسا إيمانها الآية هذا حديث حسن صحيح۔

تین دن تک موزے نہ اتاریں، حضرت زر فرماتے ہیں میں نے پوچھا آپ کو نبی کریم سے محبت کے بارے میں بھی کچھ یاد ہے۔ فرمایا ہاں ہم ایک سفر میں رسول اللہ کے ہمراہ تھے تو مجلس کے آخر سے ایک بے تکلف اعرابی نے بلند آواز سے پکارا اے محمد! اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صحابہ کرام نے کہا چپ کر اس طرح پکارنا منع ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا ہاں آؤ اس نے کہا ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ابھی تک ان سے مل نہیں سکا۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ دنیا میں محبت کرتا ہوگا۔ حضرت زر فرماتے ہیں حضرت زر سے باتیں کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا دروازہ بنایا جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت ہے یہ بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے "یوم یاتی بعض آیات ربک" الخ جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں گی تو کسی نفس کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۸۴

۱۳۶۲۔ حدثنا إبراهيم بن يعقوب نا علي بن عياش الحمصي نا عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عن مكحول عن جبير بن نفير عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله يقبل توبة العبد ما لم يغرغر هذا حديث حسن غريب حدثنا محمد بن بشار نا أبو عامر العقدي عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عن أبيه عن مكحول عن جبير بن نفير عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه۔

توبہ کب تک قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک اس کی روح حلق تک نہ پہنچے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے محمد بن بشار نے بواسطہ ابو عامر عقدی، عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان، ثابت بن ثوبان، مکحول اور جبیر بن نفیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

باب ٤٨٥

١٢٦٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ اَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ اِذَا وَجَدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَاَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

اللہ تعالیٰ توبہ کو پسند فرماتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنی گم شدہ اونٹنی پاکر خوش ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، نعمان بن بشیر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

باب ٤٨٦

١٢٦٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصِّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِي صِرْمَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ اَنَّهُ قَالَ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَرَ مَوْلٰى غُفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

رحمت خداوندی

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے وقتِ وصال فرمایا میں نے ایک بات جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی تم سے چھپا رکھی تھی۔ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرتا وہ گناہ کرتے اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتا[1] یہ حدیث حسن غریب ہے بواسطہ محمد بن کعب، حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مرفوعاً مروی ہے قتیبہ نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابی رجال، عمر مولیٰ غفرہ اور محمد بن قرظی، حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے ہمیں اس کی خبر دی۔

باب ٤٨٧

١٢٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا كَثِيْرُ بْنُ فَائِدٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيَّ يَقُوْلُ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي

دعا کی اہمیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور امید رکھتا رہیگا میں تیرے گناہ بخشتا رہوں گا چاہے تجھ میں کتنے ہی گناہ ہوں مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ

[1] اس کا مطلب (معاذ اللہ) یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو پسند فرماتا ہے بلکہ یہ اس کی وسیع رحمت کی طرف اشارہ ہے ۱۲ (مترجم)

ورجوتني غفرت لك على ما كان فيك ولا أبالي يا ابن آدم لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني غفرت لك ولا أبالي يا ابن آدم إنك لو أتيتني بقراب الأرض خطايا ثم لقيتني لا تشرك بي شيئا لأتيتك بقرابها مغفرة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه.

باب ٣٨٨

١٢٦٦۔ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خلق الله مائة رحمة فوضع رحمة واحدة بين خلقه يتراحمون بها وعند الله تسعة وتسعون رحمة وفي الباب عن سلمان وجندب بن عبد الله بن سفيان البجلي هذا حديث حسن صحيح۔

باب ٣٨٩

١٢٦٧۔ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع في الجنة أحد ولو يعلم الكافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من الجنة أحد هذا حديث حسن لا نعرفه إلا من حديث العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة۔

باب ٣٩٠

١٢٦٨۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن أبيه عن أبي هريرة عن رسول الله

تجھیں اے انسان! اگر تو زمین بھر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے لیکن تو نے شرک نہ کیا ہو تو میں تجھے اس کے برابر بخشش دوں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

١

رحمت الٰہی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں ایک رحمت اپنی مخلوق کے درمیان رکھی جس سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جبکہ ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ اس باب میں حضرت سلمان اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

رحمت وعذاب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مسلمان کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر سزا ہے تو کوئی بھی جنت کی امید نہ رکھتا اور اگر کافر کو معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو کوئی (کافر) بھی جنت سے ناامید نہ ہوتا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

وسیع رحمت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ أَنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ ثَلْجٍ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَغْدَادَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ صَاحِبُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ زَرْبِيٍّ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلّٰى وَهُوَ يَدْعُوْ وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُوْنَ بِمَا دَعَا اللّٰهَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِيْ إِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهٖ أَعْطٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ أَنَسٍ۔

باب ۲۹۱

۱۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا رِبْعِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهٗ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَظُنُّهٗ قَالَ أَوْ أَحَدُهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرِبْعِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ هُوَ أَخُوْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَهُوَ

مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے دست قدرت سے اپنی ذات کے لئے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک آدمی نماز پڑھ کر یہ دعا مانگ رہا تھا "اللھم لا الہ الا انت" الخ یا اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بہت احسان فرمانے والا آسمانوں اور زمین کو کسی سابقہ نمونہ کے بغیر پیدا کرنے والا بزرگی اور عزت والا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو اس نے کس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی؟ اس نے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی کہ جس کے ساتھ مانگی جانے والی دعا شرف قبولیت حاصل کرتی ہے اور اس کے ساتھ کچھ مانگا جائے تو دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

درود شریف نہ پڑھنے کی برائی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو کہ جو رمضان شریف کو پائے اور گناہوں سے بخشش حاصل نہ کر سکے یہاں تک کہ رمضان شریف ختم ہو جائے۔ اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو کہ جس کے سامنے اس کے والدین کو بڑھاپا آئے اور وہ ان کے ذریعے جنت میں داخل نہ ہو سکے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے فرمایا ان میں سے ایک کو بڑھاپا آئے۔ اس باب میں حضرت جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ ربعی بن ابراہیم

ابْنُ عُلَيَّةَ وَيُرْوٰى عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فِي الْمَجْلِسِ اَجْزَاَ عَنْهُ مَا كَانَ فِي ذٰلِكَ

اسمٰعیل بن ابراہیم کے بھائی ہیں اور علیہ کے بیٹے ہیں۔ بعض اہل علم سے مروی ہے کہ جب تک آدمی کسی ایک مجلس میں رہے ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لے۔

۱۴۷۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى نَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب ۹۲

ایک دعا۔

۱۴۷۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا اَبِيْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ هٰذَا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "یا اللہ میرے دل کو برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کر دے یا اللہ میرے دل کو گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۹۳

اہمیت دعا

۱۴۷۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْاَلَ الْعَافِيَةَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھولا گیا اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے اسے عافیت (کا سوال) زیادہ پسند ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا دعا اس مصیبت کے لئے بھی نافع ہے جو اتر چکی اور اس کے لئے بھی جو ابھی تک نہیں اتری پس اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن ابی بکر قرشی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ وہ ملیکی ہیں اور حدیث میں ضعیف ہیں بعض

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الْقُرَشِیِّ وَهُوَ الْمَکِّیُّ الْمُلَیْکِیُّ وَهُوَ ضَعِیْفٌ فِی الْحَدِیْثِ قَدْ تَکَلَّمَ فِیْهِ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ وَرَوٰی اِسْرَائِیْلُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ قَالَ مَا سُئِلَ اللّٰهُ شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الْعَافِیَةِ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ الْقَاسِمُ بْنُ دِیْنَارٍ الْکُوْفِیُّ نَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْکُوْفِیُّ عَنْ اِسْرَائِیْلَ بِهٰذَا۔

محدثین نے انکے حفظ میں کلام کیا ہے اسرائیل نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر، موسٰی بن عقبہ اور نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول اکرم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک عافیت طلب کرنے سے زیادہ کوئی سوال محبوب نہیں۔ ہم سے یہ روایت قاسم بن دینار کوفی نے بواسطہ اسحاق بن منصور کوفی، اسرائیل سے نقل کرتے ہوئے بیان کی۔

۱۳۷۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اَبُو النَّضْرِ نَا بَکْرُ بْنُ خُنَیْسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیِّ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَاِنَّ قِیَامَ اللَّیْلِ قُرْبَةٌ اِلَی اللّٰهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَتَکْفِیْرٌ لِلسَّیِّاٰتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ بِلَالٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَا یَصِحُّ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یَقُوْلُ مُحَمَّدٌ الْقُرَشِیُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ الشَّامِیُّ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ قَیْسٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ وَقَدْ تُرِكَ حَدِیْثُهٗ وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو عبادت کے لئے کھڑا ہونا چاہئے اور یہ لازم کر لو یہ تم سے پہلے کے نیکوکار لوگوں کا طریقہ ہے۔ قرب الٰہی کا ذریعہ، گناہوں سے رکاوٹ برائیوں کا کفارہ اور جسمانی بیماریوں کا دافع ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے حدیث بلال سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ سند کے اعتبار سے یہ صحیح نہیں۔ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ علیہ سے سنا فرماتے ہیں محمد قرشی سے محمد بن سعید شامی مراد ہیں۔ وہ ابو قیس کے بیٹے ہیں۔ یہ محمد بن حسان ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے ان کی حدیث کو ترک کیا۔ معاویہ بن صالح نے بواسطہ ربیعہ بن یزید، ابو ادریس خولانی اور ابو امامہ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کا قیام لازم پکڑو وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے، قرب خداوندی، برائیوں کا کفارہ

أنه قال عليكم بقيام الليل فإنه دأب الصالحين قبلكم وهو قربة إلى ربكم ومكفرة للسيئات ومنهاة للإثم وهذا أصح من حديث أبي إدريس عن بلال۔

باب ۴۹۴

١٣٧٦۔ حدثنا الحسن بن عرفة قال ثني عبد الرحمن بن محمد المحاربي عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أعمار أمتي ما بين الستين إلى السبعين وأقلهم من يجوز ذلك هذا حديث غريب حسن من حديث محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم لا نعرفه إلا من هذا الوجه وقد روي عن أبي هريرة من غير هذا الوجه۔

باب ۴۹۵

١٣٧٧۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود الحفري عن سفيان الثوري عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن الحارث عن طليق بن قيس عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يدعو يقول رب أعني ولا تعن علي وانصرني ولا تنصر علي وامكر لي ولا تمكر علي واهدني ويسر الهدى لي وانصرني على من بغى علي رب اجعلني لك شكارا لك ذكارا لك رهابا لك مطواعا لك مخبتا إليك أواها منيبا رب تقبل توبتي واغسل حوبتي وأجب دعوتي وثبت حجتي وسدد لساني واهد قلبي واسلل سخيمة صدري قال محمود بن غيلان وثنا محمد بن بشر العبدي عن سفيان الثوري بهذا الإسناد

اور گناہوں سے رکاوٹ ہے۔ یہ روایت ابلال کی روایت سے اصح ہے۔

اس امت کی عمریں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہیں بہت کم لوگ اس سے آگے بڑھیں گے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے

ایک جامع دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "رب اعنی" الخ اے میرے پروردگار میری مدد فرما میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر۔ مجھے کامیاب فرما اور میرے خلاف کسی کو کامیابی نہ دے، میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کارگر نہ ہو۔ مجھے ہدایت دے اور اسے میرے لئے آسان فرما۔ مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے پالنہار! تو مجھے اپنا کثرت سے ذکر کرنے والا شکر گزار اور بہت ڈرنے والا نہایت فرمانبردار خوب اطاعت کرنے والا بہت عاجزی کرنے والا بہت گریہ و زاری کرنے والا اور تیری ہی جانب رجوع کرنے والا بنا دے میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہوں کو دھو ڈال میری دعا قبول فرما اور میری دلیل کو قائم رکھ میری زبان کو درست رکھ میرے دل کو ہدایت پر قائم رکھ اور میرے سینے کی کھوٹ نکال دے۔ محمود بن غیلان کہتے ہیں ہم سے محمد بن بشار عبدی نے

102

نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

باب ۴۹۶

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ فَقَدِ انْتَصَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ أَبِي حَمْزَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَبِي حَمْزَةَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَهُوَ مَيْمُونٌ الْأَعْوَرُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

باب ۴۹۷

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَتْ لَهُ عِدْلَ أَرْبَعِ رِقَابٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيْلَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ مَوْقُوفًا۔

باب ۴۹۸

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا هَاشِمٌ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ الْكُوفِيُّ نَا كِنَانَةُ مَوْلَى صَفِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيَّ أَرْبَعَةُ آلَافِ نَوَاةٍ أُسَبِّحُ بِهَا قَالَ لَقَدْ سَبَّحْتِ بِهٰذِهِ أَلَا أُعَلِّمُكِ

سفیان ثوری سے اسی کیساتھ اسکی مثل حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مظلوم کی فریاد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظالم کے خلاف مظلوم کی بددعا سنی جاتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابو حمزہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے ابو حمزہ کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ ان سے میمون اعور مراد ہیں۔ قتیبہ نے بواسطہ حمید بن عبدالرحمن رواسی اور ابوالاحوص، ابو حمزہ سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

ایک اہم وظیفہ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے "لا الہ الا اللہ" الخ اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث موقوفاً بھی مروی ہے۔

مختصر مگر جامع وظیفہ

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے سامنے چار ہزار گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں جن سے میں تسبیح شمار کر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا اے بنت حیی تم نے ان سے تسبیح پڑھی ہے کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جن کے ذریعے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ سکو فرماتی ہیں میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہو سبحان اللہ عدد خلقہ "

بِأَكْثَرَ مِمَّا سَبَّحْتَ بِهِ فَقُلْتُ بَلَى عَلِّمْنِي فَقَالَ قُولِي سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ صَفِيَّةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيِّ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمَعْرُوفٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

ہیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے برابر اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں، یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حدیث صفیہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند معروف نہیں اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

١٣٨١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَا زِلْتِ عَلَى حَالِكِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ وَهُوَ شَيْخٌ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ الْمَسْعُودِيُّ وَالثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيثَ۔

حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ مصلی پر بیٹھیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے دوپہر کے وقت دوبارہ تشریف لائے تو فرمایا اس وقت سے برابر اپنی حالت پر ہو؟ عرض کیا ہاں (یا رسول اللہ!) آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں (جنہیں تم پڑھا کرو اور وہ یہ ہیں) "سبحان اللہ عدد خلقہ" الخ اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی مخلوق کے برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی مرضی کے مطابق، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کے عرش کے برابر، اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر بیان کرتا ہوں، یہ حدیث حسن صحیح ہے، محمد بن عبدالرحمٰن آل طلحہ کے غلام ہیں شیخ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ مسعودی اور ثوری نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

باب ٤٩٩

قبولیت دعا

١٣٨٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ صَاحِبُ الْأَنْمَاطِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حیادار کریم ہے وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ کوئی شخص اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے

قال إن الله حيي كريم يستحيي إذا رفع الرجل إليه يديه أن يردهما صفرا خائبتين هذا حديث حسن غريب ورواه بعضهم ولم يرفعه.

تو وہ اسے خالی اور نامراد واپس کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض محدثین نے اسے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۱۴۸۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا صفوان بن عيسى نا محمد بن عجلان عن القعقاع عن أبي صالح عن أبي هريرة أن رجلا كان يدعو بأصبعيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحد أحد هذا حديث حسن غريب ومعنى هذا الحديث إذا أشار الرجل بأصبعيه في الدعاء عند الشهادة لا يشير إلا بأصبع واحدة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص اپنی دو انگلیوں کے ساتھ دعا (اشارہ) کر رہا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سے کرو ایک سے کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی دعا مانگتے ہوئے شہادت کے وقت صرف ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

أحاديث شتى من أبواب الدعوات

دعاؤں کے بارے میں مختلف احادیث

۱۴۸۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا أبو عامر العقدي نا زهير وهو ابن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل أن معاذ بن رفاعة أخبره عن أبيه قال قام أبو بكر الصديق على المنبر ثم بكى فقال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الأول على المنبر ثم بكى فقال سلوا الله العفو والعافية فإن أحدا لم يعط بعد اليقين خيرا من العافية هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه عن أبي بكر.

حضرت معاذ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے تو رو پڑے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) پہلے سال منبر پر تشریف فرما ہو کر رو دیئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت مانگو کیونکہ کسی شخص کو یقین (ایمان) کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۴۸۵۔ حدثنا حسين بن يزيد الكوفي نا أبو يحيى الحماني نا عثمان بن واقد عن أبي نصيرة عن مولى لأبي بكر عن أبي بكر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أصر من استغفر وإن عاد في اليوم سبعين مرة هذا حديث غريب إنما نعرفه من حديث

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشش مانگنے والا گناہ پر مصر نہیں کہلاتا اگرچہ دن میں ستر مرتبہ (نادانستہ طور پر) گناہ کرے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابونصیرہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قوی نہیں۔

أبي نضرة وليس إسناده بالقوي۔

١٣٨٦۔ حدثنا يحيى بن موسى وسفيان بن وكيع المعنى واحد قالا نا يزيد بن هارون انا الأصبغ بن زيد نا أبو العلاء عن أبي أمامة قال لبس عمر بن الخطاب ثوبا جديدا فقال الحمد لله الذي كساني ما أواري به عورتي وأتجمل به في حياتي ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من لبس ثوبا جديدا فقال الحمد لله الذي كساني ما أواري به عورتي وأتجمل به في حياتي ثم عمد إلى الثوب الذي أخلق فتصدق به كان في كنف الله وفي حفظ الله وفي ستر الله حيا وميتا هذا حديث غريب وقد رواه يحيى بن أيوب عن عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم عن أبي أمامة۔

١٣٨٧۔ حدثنا أحمد بن الحسن نا عبد الله بن نافع الصائغ قراءة عليه عن حماد بن أبي حميد عن زيد بن أسلم عن أبيه عن عمر بن الخطاب أن النبي صلى الله عليه وسلم بعث بعثا قبل نجد فغنموا غنائم كثيرة وأسرعوا الرجعة فقال رجل ممن لم يخرج ما رأينا بعثا أسرع رجعة ولا أفضل غنيمة من هذا البعث فقال النبي صلى الله عليه وسلم ألا أدلكم على قوم أفضل غنيمة وأسرع رجعة قوم شهدوا صلاة الصبح ثم جلسوا يذكرون الله حتى طلعت الشمس فأولئك أسرع رجعة وأفضل غنيمة هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وحماد بن أبي حميد هو محمد بن أبي حميد و

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نیا لباس زیب تن فرمایا تو اس طرح اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَلٓخ اللہ تعالیٰ لائق ستائش ہے جس نے مجھے لباس پہنایا کہ میں اس سے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص نیا لباس پہن کر یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگے اور پرانے کپڑے صدقہ کر دے وہ زندگی بھر اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی حمایت، حفاظت اور پردے میں رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث بواسطہ عبیداللہ بن زحر علی بن یزید اور قاسم، حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف لشکر بھیجا، انہوں نے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد واپس آگئے جو لوگ اس لشکر میں نہیں گئے تھے ان میں سے ایک نے کہا ہم نے اس لشکر سے زیادہ کسی لشکر کو اتنی جلدی واپس آتے اور اتنا مال غنیمت لاتے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی قوم نہ بتاؤں جو مال غنیمت حاصل کرنے میں اس سے بہتر اور واپسی کے لحاظ سے اس سے تیز ہے یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں پھر طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ لوگ بہت جلد واپس ہونے والے اور بہتر غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ حماد بن ابی حمید سے، محمد بن

هُوَ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيُّ الْمَدِيْنِيُّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ۔

۱۴۸۸۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ اَيْ اُخَيَّ اَشْرِكْنَا فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ صِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِيْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهِ اَوِ اشْفِهِ شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ

ابی حمید ابو ابراہیم انصاری مدینہ مراد ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا اے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا اور نہ بھول جانا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مکاتب نے ان کے پاس آکر عرض کی کہ میں اپنی کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمائیے آپ نے فرمایا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے ہیں۔ اگر تجھ پر ثبیر پہاڑ جتنا قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا کر دیگا۔ یوں کہا کرو "اللھم اکفنی" الخ یا اللہ! مجھے حلال رزق عطا فرما کر حرام سے بچا اور اپنے فضل و کرم سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں بیمار تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں کہہ رہا تھا "اللھم ان کان اجلی" الخ یا اللہ! اگر میری موت آگئی ہے تو مجھے راحت بخش اگر کچھ تاخیر ہے تو مجھے اٹھا لے اگر آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا؟ فرماتے ہیں میں نے دوبارہ وہی کلمات کہے، تو آنحضرت نے انہیں اپنا پاؤں مبارک مار کر فرمایا یا اللہ! اسے عافیت دے یا فرمایا شفا دے شعبہ کو شک ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، اس کے بعد مجھے کبھی درد کی شکایت نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت کرتے وقت

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

١٣٩٢. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي وِتْرِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

بَابٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَوُّذِهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ.

١٣٩٣. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَا كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكَتِّبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَبُو إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ يَضْطَرِبُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ وَيَقُولُ عَنْ غَيْرِهِ وَيَضْطَرِبُ فِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

یوں فرماتے "اذہب الباس" الخ اے لوگوں کے رب! بیماری کی شدت دور فرما دے، شفا دے (کیونکہ) تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے بغیر کوئی شفا دینے والا نہیں ایسی شفا جو بیماری کو نہ چھوڑے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ "اللھم انی اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو و درگزر کے ذریعے تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری رحمت میں پناہ ڈھونڈتا ہوں میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی۔

نماز کے بعد دعا و تعوذ

حضرت مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جس طرح معلم اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتا ہے۔ اور فرماتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگا کرتے تھے۔ "اللھم انی اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں، بزدلی، بخل، عمر کے ناکارہ حصے، اور دنیوی فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ عبداللہ کہتے ہیں ابو اسحاق ہمدانی اس حدیث میں مضطرب ہیں۔ کبھی بواسطہ حضرت عمرو بن میمون، عمر سے اور کبھی ان کے غیر سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح ہے۔

١٣٩٤۔ حدثنا احمد بن الحسن نا اصبغ بن الفرج اخبرني عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث انه اخبره عن سعيد بن ابي هلال عن خزيمة عن عائشة بنت سعد بن ابي وقاص عن ابيها انه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على امرأة وبين يديها نواة او قال حصاة تسبح بها فقال الا اخبرك بما هو ايسر عليك من هذا او افضل سبحان الله عدد ما خلق في السماء وسبحان الله عدد ما خلق في الارض وسبحان الله عدد ما بين ذلك وسبحان الله عدد ما هو خالق والله اكبر مثل ذلك والحمد لله مثل ذلك ولا حول ولا قوة الا بالله مثل ذلك هذا حديث حسن غريب من حديث سعد۔

حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک عورت کے ہاں تشریف لے گئے اس کے سامنے گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں اور وہ ان پر تسبیح گن رہی تھی آپ نے فرمایا میں تجھے اس سے بھی آسان یا افضل نہ بتادوں (وہ یہ ہے) "سبحان اللہ عدد ما خلق (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی آسمانی مخلوق کے برابر اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی اس کی ارضی مخلوق کے برابر اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزگی اس کے برابر جو اس کے درمیان ہے اور تمام مخلوقات الٰہی کی تعداد کے برابر۔ اتنی ہی مرتبہ "اللہ اکبر" اتنی ہی مرتبہ "الحمد للہ" اتنی ہی مرتبہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ"۔ یہ حدیث سعد کی روایت سے حسن غریب ہے۔

١٣٩٥۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا عبد الله بن نمير وزيد بن حباب عن موسى بن عبيدة عن محمد بن ثابت عن ابي حكيم مولى الزبير عن الزبير بن العوام قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما من صباح يصبح العبد الا مناد ينادي سبحوا الملك القدوس هذا حديث غريب۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح ایک منادی آواز دیتا ہے (محبوب سے) پاک بادشاہ کی پاکیزگی بیان کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

١٣٩٦۔ حدثنا احمد بن الحسن انا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي انا الوليد بن مسلم نا ابن جريج عن عطاء بن ابي رباح وعكرمة مولى ابن عباس عن ابن عباس انه قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاءه علي بن ابي طالب فقال بابي انت وامي تفلت هذا القرآن من صدري فما اجدني اقدر عليه فقال له رسول الله صلى الله عليه

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم بارگاہ نبوی میں حاضر تھے حضرت علیؓ تشریف لائے اور عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہ قرآن میرے سینے سے نکل گیا ہے اور مجھے اس کے یاد رکھنے کی طاقت نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے ابوالحسن! میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو تمہیں اور ان لوگوں کو جنہیں تم سکھاؤ، نفع دے اور جو کچھ آپ سیکھیں اسے سینے میں محفوظ رکھے، عرض کیا ہاں یارسول اللہ! مجھے سکھا دیجئے نبی اکرمؐ نے فرمایا جمعہ کی رات کو اگر

وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهُ وَيُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِكَ قَالَ أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُومَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُودَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ أَخِي يَعْقُوبُ لِبَنِيهِ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي يَقُولُ حَتَّى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي وَسَطِهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي أَوَّلِهَا فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ يس وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحم الدُّخَانِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفَصَّلَ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللَّهَ وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللَّهِ وَصَلِّ عَلَيَّ وَأَحْسِنْ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِإِخْوَانِكَ الَّذِينَ سَبَقُوكَ بِالْإِيمَانِ ثُمَّ قُلْ فِي آخِرِ ذَلِكَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ

ہو سکے تو اخیر تہائی میں اٹھو کیونکہ اس گھڑی فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے اور میرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے طلب مغفرت کروں گا یعنی جمعہ کی رات آنے پر۔ اور اگر تم سے نہ ہو سکے تو نصف شب اٹھو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اول رات میں کھڑے ہو جاؤ چار رکعت (اس طرح) پڑھو کہ پہلی رکعت میں فاتحہ اور سورۂ یٰسین، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد حٰم الدخان، تیسری رکعت میں فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ اور تبارک الملک پڑھو۔ تشہد سے فراغت پر اللہ تعالیٰ کی نہایت عمدہ حمد و ثنا کرو اور نہایت اچھے طریقہ سے میرے لئے، دیگر انبیاء، مومن مردوں اور عورتوں اور ان مومنین کے لئے جو گزر چکے، دعائے رحمت کرو (درود شریف پڑھو) پھر آخر میں یہ دعا مانگو "اللھم ارحمنی بترک المعاصی" الخ یا اللہ! جب تک مجھے زندہ رکھے ہمیشہ گناہوں کو چھوڑنے کی توفیق دے کر مجھ پر رحم فرما، فضول باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما کر مجھ پر رحم فرما۔ اپنے پسندیدہ امور میں اچھی بصیرت نصیب فرما، اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کو ایجاد کرنے والے عظمت و جلال اور غیر متصور عزت کے مالک! اے اللہ! اے رحمٰن! تیری عظمت و ذات کے نور کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو نے مجھے اپنی کتاب کا علم دیا اسی طرح میرے دل کو اپنی کتاب کے حفظ کرنے کا پابند بھی بنا دے جو تجھ کو مجھ سے راضی کر دے یا اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے اے عظمت و جلال اور بالاتر تصور عزت کے مالک! اے رحمٰن! تیری عظمت اور تیری ذات کے نور کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ اپنی کتاب کے نور سے میری نگاہ روشن کر دے اور اسے میری زبان پر جاری کر دے اس سے میرے دل کی گھٹن دور کر دے اس کے لئے میرا سینہ کھول دے اور اس کے نور سے میرا بدن دھو ڈال کیونکہ حق تک پہنچنے کے لئے تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔ تمام کی تمام قوت و

أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَافْعَلْ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا تُجَبْ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ إِلَّا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ فِيمَا خَلَا لَا آخُذُ إِلَّا أَرْبَعَ آيَاتٍ وَنَحْوَهُنَّ فَإِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِي تَفَلَّتْنَ وَأَنَا أَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِينَ آيَةً وَنَحْوَهَا فَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلٰى نَفْسِي فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَإِذَا رَدَّدْتُهُ تَفَلَّتَ وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْأَحَادِيثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَبَا الْحَسَنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ۔

۱۳۹۷- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ هٰكَذَا رَوٰى حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ وَحَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَرَوٰى أَبُو نُعَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ حُكَيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ

طاقت اللہ بزرگ و برتر ہی کی امداد سے ہے۔ اے ابوالحسن! تین، پانچ یا سات جمعہ یہ عمل کرو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہاری دعا قبول ہوگی اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اس نے کسی مومن سے خطا نہیں کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ کی قسم! پانچ یا سات جمعے نہ گزرے تھے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسی قسم کی ایک مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے تقریباً چار آیات بھی یاد نہیں کرسکتا تھا۔ اور وہ بھی بھول جاتی تھیں۔ اور آج میں تقریباً چالیس آیات یاد کرسکتا ہوں جب میں انہیں پڑھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور اس سے پہلے جب میں حدیث سنتا تھا تو دہراتے وقت یاد نہ رہتی تھی لیکن آج احادیث سن کر جب بیان کرنے لگتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم! تم مومن ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت (صبر کے ساتھ) فراخی کا انتظار ہے حماد بن واقد حافظ نہیں۔ ابو نعیم نے یہ حدیث اسرائیل، حکیم بن جبیر اور ایک دوسرے شخص کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ابو نعیم کی روایت اصح ہونے کے زیادہ

رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي نُعَيْمٍ أَشْبَهُ أَنْ يَكُونَ أَصَحَّ۔

١٤٩٨۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٤٩٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللَّهَ تَعَالَى بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِمَأْثَمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَابْنُ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدُ الشَّامِيُّ۔

١٥٠٠۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ ثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ

مشابہ ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم انی اعوذ بک الخ" یا اللہ! میں سستی، عجز اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اسی سند کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ بہت بڑھاپے اور عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر بسنے والا کوئی مسلمان جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عطا کرتا ہے یا اس سے اس کی مثل برائی دور کر دیتا ہے جب تک گناہ یا قطع رحم (رشتہ داری ختم کرنے) کی دعا نہ کرے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تو ہم بہت مانگیں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عطا فرمانیوالا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب صحیح ہے ابن ثوبان سے عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی مراد ہیں۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سونے لگو تو نماز کے وضو جیسا وضو کرو پھر دائیں پہلو پر لیٹے ہوئے یہ کلمات پڑھو "اللھم اسلمت وجھی الخ" یا اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا اپنا کام تیرے حوالے کر دیا امید و خوف کے ساتھ تجھ پر ہی بھروسہ کیا تیری پکڑ سے بچنے کا تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور جائے پناہ نہیں تیری بھیجی ہوئی کتاب اور بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا" (فرمایا) اگر اسی رات مر جائے تو فطرت اسلام پر مرے گا۔ حضرت براء فرماتے ہیں میں نے یاد کرنے کے لئے یہ الفاظ دہرائے

مُتَّ فِیْ لَیْلَتِکَ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَۃِ قَالَ فَرَدَّدْتُّھُنَّ لِاَسْتَذْکِرَہٗ فَقُلْتُ اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْہٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا نَعْلَمُ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الرِّوَایَاتِ ذِکْرَ الْوُضُوْءِ اِلَّا فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ۔

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ فُدَیْکٍ نَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْبَرَّادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خُبَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ لَیْلَۃٍ مَطِیْرَۃٍ وَظُلْمَۃٍ شَدِیْدَۃٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا قَالَ فَاَدْرَکْتُہٗ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ اَقُلْ شَیْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُمْسِیْ وَتُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَکْفِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِّنْ ھٰذَا الْوَجْہِ وَاَبُوْ سَعِیْدٍ الْبَرَّادُ ھُوَ اَسِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَسِیْدٍ۔

۱۰۵۰۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَۃُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ فَقَالَ فَقَرَّبْنَا اِلَیْہِ طَعَامًا فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَکَانَ یَاْکُلُہٗ وَیُلْقِی النَّوٰی بِاِصْبَعَیْہِ جَمَعَ السَّبَّابَۃَ وَالْوُسْطٰی قَالَ شُعْبَۃُ وَھُوَ ظَنِّیْ فِیْہِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ وَاَلْقَی النَّوٰی بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَہٗ ثُمَّ نَاوَلَہُ الَّذِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ قَالَ فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِہٖ اُدْعُ لَنَا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَ

اور کہا (یا اللہ) میں تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو میں تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت براء سے متعدد طرق سے مروی ہے ہمیں وضو کا ذکر صرف اسی روایت سے معلوم ہوا۔

حضرت معاذ بن عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بارانی اور سخت اندھیری رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں چنانچہ ہم نے آپ کو پالیا حضور نے فرمایا کہو۔ میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر فرمایا کہو۔ میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا کہو۔ میں نے پوچھا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا صبح و شام تین تین مرتبہ سورۃ اخلاص اور معوذتین پڑھا کرو تمہیں ہر چیز (کے شر) سے کافی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابوسعید براد کا نام اسید بن ابی اسید ہے۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ کے سامنے کھانا پیش کیا۔ آپ نے تناول فرمایا پھر کھجوریں لائی گئیں آپ کھاتے جاتے اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے گٹھلیاں نیچے ڈالتے۔ پھر پینے کے لئے لایا گیا آپ نے نوش فرمایا اور اپنے داہنے طرف والے آدمی کو دیدیا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں پھر میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کیا ہمارے لئے دعا فرمایئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی۔ "اللھم بارک لھم" الخ یا اللہ! ان کے رزق میں برکت دے انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

أَرْحَمُ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٥٠٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الشَّنِّيُّ ثَنِي أَبِي عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

١٥٠٤۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهْ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضٰى لِيَ اللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ غَيْرُ الْخَطْمِيِّ۔

١٥٠٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنِي مَعْنٌ ثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ ثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقْرَبُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت زید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ کلمات کہے "استغفر اللہ الذی" الخ اللہ تعالے اسے بخشش دیتا ہے اگرچہ وہ میدان جہاد سے بھاگا ہو۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے شفاء عطا فرمائے آپ نے فرمایا چاہو تو دعا مانگوں اور اگر چاہو تو صبر کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اچھی طرح سے وضو کر کے یہ دعا مانگو "اللھم انی اسالک و اتوجہ الیک" الخ یا اللہ میں تیرے نبی رحمت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے تیری طرف توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے یا اللہ تو میرے بارے میں حضورؐ کی شفاعت قبول فرما۔[1] یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے اسی طریق یعنی ابو جعفرؒ کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصے میں بندے کے زیادہ قریب ہوتا ہے پس اگر تو اس گھڑی اللہ تعالے کا ذکر کرنے والوں میں

---

[1] اس دعا میں مطلب وسیلہ کی تعلیم ہے کہ بسبب بارگاہ الٰہی مقصود تھا آنحضرت کے وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگی جائے تو یقیناً گوہر قبولیت سے آراستہ ہوتی ہے نیز رسول اکرم کو حرف ندا "یا" سے پکارنا بھی اس دعا کی رو سے تعلیم نبوی ہے جس طرح دیگر کتب احادیث مثلاً مسند امام احمد بن حنبل، ابن ماجہ وغیرہ و نیز حصن حصین میں یا محمد کے الفاظ مذکور ہیں اس روایت میں حرف ندا مقدر ہے اس کی تائید تو جہت بک کے الفاظ شامل حال ہیں ۱۲ (مترجم)

مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

سے ہو سکتا ہے تو ہو جا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق غریب ہے۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا دَوْسٍ الْيَحْصُبِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَائِذٍ الْيَحْصُبِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ عَبْدِي كُلَّ عَبْدِي الَّذِي يَذْكُرُنِي وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ يَعْنِي عِنْدَ الْقِتَالِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

حضرت عمارہ بن زعکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میرا کامل بندہ وہ ہے جو اپنے مدمقابل سے جنگ کرتے وقت بھی مجھے یاد کرے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورَ بْنَ زَاذَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهُ قَالَ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا تاکہ میں آپ کی خدمت کروں۔ ایک مرتبہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے آپ نے مجھے اپنے پاؤں مبارک سے ٹھوکر مار کر فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ هَانِئَ بْنَ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ

حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا (یہ مہاجرہ ہیں) سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ کہنا اور اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنا لازم پکڑو۔ اور انگلیوں پر گنا کرو۔ کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور یہ بولیں گی، غافل نہ ہو کہیں رحمت سے بھلائی نہ جاؤ۔ اس

وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ.

حدیث کو ہم ہانی بن عثمان کی روایت سے پہچانتے ہیں محمد بن ربیعہ (رضی اللہ عنہ) نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَأَنْتَ نَصِيرِي وَبِكَ أُقَاتِلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے وقت یہ کلمات فرماتے "اللھم انت عضدی" الخ یا اللہ! تو میرا سہارا اور مددگار ہے اور تیرے ہی نام سے لڑتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَذَّاءُ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَهُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ الْمَدِينِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دعا یوم عرفہ کی دعا ہے۔ میں اور مجھ سے پہلے پیغمبروں نے جو کچھ کہا اس میں سے بہترین بات یہ ہے لا الہ الا اللہ وحدہٗ" الخ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ حماد بن ابی حمید، محمد بن ابی حمید ہیں، اور وہ ابو ابراہیم انصاری مدینی ہیں۔ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

باب

۱۵۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْجَرَّاحِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ سَرِيرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً اللَّهُمَّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی "اللھم اجعل سریرتی" الخ یا اللہ! میرے ظاہر کی نسبت میرے باطن کو بہتر بنا اور میرے ظاہر کو بھی اچھا کر دے یا اللہ میں تجھ سے اس اچھے مال، اہل اور اولاد کا سوال کرتا ہوں جو

إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

تو لوگوں کو عطا فرماتا ہے وہ نہ تو گمراہ ہیں اور نہ ہی گمراہ کن۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

١٥١٢- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

عاصم بن کلیب جرمی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے داہنا ہاتھ دائیں ران اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا ہوا تھا انگلیاں بند تھیں اور شہادت کی انگلی پھیلائی ہوئی تھی۔ آپ یہ دعا مانگ رہے تھے "اللھم یا مقلب القلوب" الخ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو ایمان پر ثابت رکھ۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

١٥١٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنِيْ أَبِيْ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِيْ يَا مُحَمَّدُ إِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِيْ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِيْ هٰذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذٰلِكَ وِتْرًا فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

محمد بن سالم سے روایت ہے حضرت ثابت بنانی نے ان سے فرمایا اے محمد! جب تمہیں درد کی شکایت ہو تو مقام درد پر ہاتھ رکھو اور کہو "بسم اللہ" الخ اللہ تعالیٰ کے نام سے اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کے سبب اس درد کی شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ پھر ہاتھ اٹھاؤ اور پھر رکھو طاق مرتبہ یوں کرو پھر فرمایا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ بتایا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

١٥١٤- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْهَا أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُوْلِي اللّٰهُمَّ هٰذَا اسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَحُضُوْرُ صَلَوَاتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِيْ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دعا سکھائی "اللھم ہذا" الخ یا اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے، موذنوں کی اذانوں اور نمازوں کی حاضری کا وقت ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخشش دے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق

103

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَفْصَةُ بِنْتُ أَبِيْ كَثِيْرٍ لَا نَعْرِفُهَا وَلَا أَبَاهَا۔

سے پہچانتے ہیں۔ حفصہ بنت ابی کثیر اور ان کے والد کو ہم نہیں جانتے۔

١٥١٥۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ الصُّدَائِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ خلوص کے ساتھ "لا الہ الا اللہ" کہتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

١٥١٦۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ وَأَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَعَمُّ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ هُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زیاد بن علاقہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم اعوذ بک" الخ یا اللہ! میں برے اخلاق، برے اعمال اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے زیاد بن علاقہ کے چچا قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔

١٥١٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا "اللہ اکبر کبیرا" الخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ الفاظ کون کہہ رہا تھا، اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس پر تعجب ہوا کیونکہ ان الفاظ کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اس کے بعد کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی انہیں کبھی نہیں چھوڑا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب حسن صحیح ہے۔ حجاج بن ابی عثمان سے

وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَحَجَّاجُ بْنُ أَبِيْ عُثْمَانَ هُوَ حَجَّاجُ بْنُ مَيْسَرَةَ الصَّوَّافُ وَيُكْنٰى أَبَا الصَّلْتِ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ ـ

حجاج بن میسرہ صواف مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابوصلت ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

١٥١٨ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَسْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ أَوْ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ فَقَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ـ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی عیادت فرمائی یا انھوں نے حضور اکرم کی عیادت کی۔ تو (اس موقعہ پر) عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کونسا کلام ہے؟ آپ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے پسند فرمایا (وہ یہ ہے) سبحان ربی وبحمدہ الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥١٩ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ نَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِيْ إِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ زَادَ يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذَا الْحَرْفَ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان واقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کیا دعا مانگا کریں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت میں عافیت مانگو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ بن یمان نے اس حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا، "قالوا فما ذا نقول" الخ

١٥٢٠ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ أَحْمَدَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَهٰكَذَا رَوٰى أَبُوْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان واقامت کے درمیان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ابو اسحاق ہمدانی نے بواسطہ بریدہ بن ابی مریم کوفی، حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس

عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْكُوفِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصَحُّ.

بَاب ٥٠٢

١٥٢١۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْمُفَرِّدُونَ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُونَ فِي ذِكْرِ اللهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

١٥٢٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

١٥٢٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدَانَ الْقُمِّيِّ عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَسَعْدَانُ الْقُمِّيُّ هُوَ سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو عَاصِمٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَأَبُو مُجَاهِدٍ

سے ہم معنی حدیث بیان کی۔ یہ اصح ہے۔

ذکر الٰہی میں مستغرق لوگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفردون (اکیلے) سب سے آگے بڑھ گئے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ذکر الٰہی سے مستغرق لوگ۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے ان کے بوجھ اتار دیئے پس وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آئیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ" الخ کہنا میرے لئے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی روزہ دار جب کہ افطار کرے عادل حکمران اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے بھی اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو یہ حدیث حسن ہے سعدان قمی سے سعدان بن بشر مراد ہیں۔ عیسیٰ بن یونس، ابو عاصم اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ابو مجاہد سے سعد طائی مراد ہے۔ ابو مدلہ

هُوَ سَعْدٌ الطَّائِيُّ وَأَبُو مُدِلَّةَ هُوَ مَوْلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَيُرْوَى عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ أَطْوَلَ مِنْ هَذَا وَأَتَمَّ.

١٥٢٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

١٥٢٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ فُضُلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ فَإِذَا وَجَدُوا أَقْوَامًا يَذْكُرُونَ اللهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى بُغْيَتِكُمْ فَيَجِيئُونَ فَيَحُفُّونَ بِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ اللهُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُونَ فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ وَيَذْكُرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ لَكَانُوا أَشَدَّ تَحْمِيدًا وَأَشَدَّ تَمْجِيدًا وَأَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا قَالَ فَيَقُولُ وَأَيُّ شَيْءٍ يَطْلُبُونَ قَالَ فَيَقُولُونَ يَطْلُبُونَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ فَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوا أَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا قَالَ فَيَقُولُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُونَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں ہم ان کو اسی حدیث سے پہچانتے ہیں۔ ان سے یہ روایات اس سے زیادہ طویل اور مکمل مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی "اللھم انفعنی" الخ یا اللہ! تو نے جو علم عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے اور (مزید) نفع بخش علم عطا فرما میرے علم میں اضافہ فرما ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں حالت عذاب (کفر وغیرہ) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے جو اعمال لکھنے والوں کے علاوہ ہیں زمین میں پھرتے رہتے ہیں جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آؤ چنانچہ وہ آتے ہیں اور اہل مجلس کو پہلے آسمان تک ڈھانک لیتے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑ کر آئے ہو وہ عرض کرتے ہیں ہم نے تیرے بندوں کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ تیری حمد اور بزرگی بیان کرتے اور تیرا ذکر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حالت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں (یا اللہ) اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو (پہلے سے) کہیں زیادہ حمد و تمجید اور ذکر کریں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ استفسار فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں "نہیں" ارشاد ہوتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کیفیت ہوتی؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی شدید طلب اور حرص کرتے۔ حضور فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں۔ فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا فرشتے جواب

قَالُوا يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَأَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا وَأَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُونَ إِنَّ فِيهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ لَمْ يُرِدْهُمْ إِنَّمَا جَاءَهُمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى لَهُمْ جَلِيسٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ۔

دیتے ہیں (یا اللہ) اگر وہ اسے دیکھ لیتے۔ اس سے زیادہ بھاگتے بہت ڈرتے اور پناہ مانگتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا فرشتو! گواہ رہو میں نے انہیں بخش دیا وہ عرض کرتے ہیں (الٰہی!) ان میں فلاں آدمی بہت بڑا گناہ گار ہے وہ ذکر سننے کے لئے نہیں بلکہ کسی کام کے لئے آیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہمنشین بھی محروم و بدبخت نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

١٥٢٦۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ أَدْنَاهُنَّ الْفَقْرُ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ مکحول فرماتے ہیں جو شخص یہ کہے "لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجاء من اللہ الا الیہ" اس سے مصیبت کے ستر دروازوں کا رخ بدل دیا جاتا ہے جن میں ادنیٰ فقر و فاقہ کا دروازہ ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں، مکحول کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

١٥٢٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے میں نے اپنی امت کی شفاعت کے لئے یہ دعا چھپا رکھی ہے اور انشاء اللہ یہ ان میں سے ہر شخص کو پہنچے گی جو شرک پر نہ مرا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٢٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بندے کے گمان کے پاس ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے

فِيَّ وَأَنَا مَعَهُ حِيْنَ يَذْكُرُنِيْ فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُرْوٰى عَنِ الْأَعْمَشِ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا يَعْنِيْ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَهٰكَذَا فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالُوْا إِنَّمَا مَعْنَاهُ يَقُوْلُ إِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْعَبْدُ بِطَاعَتِيْ وَبِمَا أَمَرْتُ تُسَارِعُ إِلَيْهِ مَغْفِرَتِيْ وَرَحْمَتِيْ۔

١٥٢٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

باب ٥٠٣

١٥٣٠۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ سُهَيْلٌ فَكَانَ أَهْلُنَا تَعَلَّمُوْهَا فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هٰذَا

بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں اگر میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میری رحمت اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتی ہے اگر وہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میری رحمت پورا ہاتھ اس کی جانب بڑھتی ہے اگر چل کر آتا ہے تو میری رحمت تیز دوڑتے ہوئے اس کے قریب ہوتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث کی تشریح میں اعمش سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے رحمت اور مغفرت کے ساتھ قرب مراد ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کی تفسیر کی ہے کہ جب بندہ اطاعت اور میرے حکم کی بجا آوری کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے تو میری رحمت و مغفرت اس کی طرف تیزی سے بڑھتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو عذاب قبر سے، فتنہ دجال سے اور زندگی و موت کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

زہر سے حفاظت کا وظیفہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے "اعوذ بکلمات اللہ التامات" الخ اسے اس رات زہر نقصان نہیں دے گا۔ سہیل فرماتے ہیں ہمارے گھر والوں نے یہ دعا سیکھی اور وہ ہر رات اسے پڑھا کرتے تھے۔ (پس ایک روز) ان میں سے ایک لڑکی کو (بچھو وغیرہ نے) ڈسا تو اسے کوئی درد محسوس نہ ہوا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ مالک بن انس نے

الحديث عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى عبيد الله بن عمرو وغير واحد هذا الحديث عن سهيل ولم يذكروا فيه عن أبي هريرة.

اسے بواسطہ سہیل بن ابی صالح اور ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ عبید اللہ بن عمرو وغیرہ نے اسے حضرت سہیل سے روایت کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۵۰۴

۱۵۳۱۔ حدثنا يحيى بن موسى نا وكيع نا أبو فضالة الفرج بن فضالة عن أبي سعيد المقبري أن أبا هريرة قال دعاء حفظته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لا أدعه اللهم اجعلني أعظم شكرك وأكثر ذكرك وأتبع نصيحتك وأحفظ وصيتك هذا حديث غريب.

کلمات تشکر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا سیکھی جسے میں کبھی نہیں چھوڑتا "اللهم اجعلني اعظم شكرك" اے یا اللہ! میں تیرا بہت بڑا شکر ادا کرتا ہوں۔ تیرے حکم کا تابع ہوں اور وصیت کو یاد رکھتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۵۰۵

۱۵۳۲۔ حدثنا يحيى بن موسى نا أبو معاوية نا ليث هو ابن أبي سليم عن زياد عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من رجل يدعو الله بدعاء إلا استجيب له فإما أن يعجل له في الدنيا وإما أن يدخر له في الآخرة وإما أن يكفر عنه من ذنوبه بقدر ما دعا ما لم يدع بإثم أو قطيعة رحم أو يستعجل قالوا يا رسول الله وكيف يستعجل قال يقول دعوت ربي فما استجاب لي هذا حديث غريب من هذا الوجه.

قبولیت دعا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ بھی اپنے رب سے دعا مانگتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اسے بعجلت دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے یا دعا کے مطابق اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں بشرطیکہ گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ ہو اور جلدی نہ کرے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ جلدی کیسے کرے گا۔ آپ نے فرمایا یہ کہنا کہ یا اللہ میں نے دعا مانگی تو نے قبول ہی نہیں فرمائی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

۱۵۳۳۔ حدثنا يحيى نا يعلى بن عبيد قال نا يحيى بن عبيد الله عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يرفع يديه حتى يبدو إبطه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے یہاں تک اس کی بغل ظاہر ہو جائے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے

يَسْأَلُ اللّٰهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ عَجَلَتُهُ قَالَ يَقُولُ قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي۔

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ نَا صَدَقَةُ ابْنُ مُوسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بَابٌ ۵۰۶

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْظُرَنَّ أَحَدُكُمْ مَا الَّذِي يَتَمَنَّى فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا يُكْتَبُ لَهُ مِنْ أُمْنِيَّتِهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

بَابٌ ۵۰۷

۱۵۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا جَابِرُ بْنُ نُوحٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

وہ عطا فرماتا ہے جبتک کہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا یوں کہے کہ میں نے مانگا میں نے مانگا اور مجھے نہ دیا گیا۔ زہری سے یہ حدیث بواسطہ ابو عبید مولی ابن ازہر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم نے فرمایا تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جبتک کہ جلدی نہ کرو یعنی اسطرح نہ کہو کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے بارے میں اچھا گمان، حسن عبادت سے ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

اچھی آرزو

حضرت عمر بن ابی سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کیا آرزو کرتا ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی آرزوؤں میں سے اس کے لئے کیا لکھ لیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

اعضا سے حصول نفع کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اللھم متعنی" آخر یا اللہ! مجھے میرے کانوں اور آنکھوں سے نفع دے اور انہیں میرا وارث بنا (یعنی سلامت رکھ) جو شخص مجھ پر ظلم کرے مقابلہ میں میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

باب ۵۰۸

۱۵۳۷۔ حدثنا ابو داود سليمان بن الاشعث السجزي ثنا قطن البصري نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليسأل احدكم ربه حاجته كلها حتى يسأل شسع نعله اذا انقطع هذا حديث غريب وروى غير واحد هذا الحديث عن جعفر بن سليمان عن ثابت البناني عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه عن انس۔

۱۵۳۸۔ حدثنا صالح بن عبد الله نا جعفر بن سليمان عن ثابت البناني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليسأل احدكم ربه حاجته حتى يسأله الملح وحتى يسأله شسع نعله اذا انقطع وهذا اصح من حديث قطن عن جعفر بن سليمان۔

ابواب المناقب

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ۵۰۹ ما جاء في فضل النبي صلى الله عليه وسلم

۱۵۳۹۔ حدثنا خلاد بن اسلم البغدادي نا محمد بن مصعب نا الاوزاعي عن ابي عمار عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اصطفى من ولد ابراهيم اسمعيل واصطفى من ولد اسمعيل بني كنانة واصطفى من بني كنانة قريشا و

اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو تمام حاجات اپنے رب سے مانگنی چاہئیں یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس سے مانگے[1] یہ حدیث غریب ہے۔ متعدد افراد نے اسے بواسطہ جعفر بن سلیمان اور ثابت بنانی، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کیا۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ ہی سے اپنی ضروریات مانگنی چاہئیں، یہاں تک کہ نمک اور جوتے کا تسمہ اگر ٹوٹ جائے، تو وہ بھی اسی سے مانگے۔ قطن کی روایت سے یہ اصح ہے۔

ابوابِ مناقب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم رؤف ورحیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا۔ اولاد اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو، بنی کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو، اور

[1] مراد یہ ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے لیکن اس کی عطا کے حصول کے لئے دنیوی اسباب و وسائل کا استعمال شرعی حکم ہے ان سے صرف نظر ناممکن ہے ۱۲ (مترجم)

اصطفاني من قريش بني هاشم واصطفاني من بني هاشم هذا حديث حسن صحيح۔

۱۵۳۰۔ حدثنا يوسف بن موسى القطان البغدادي نا عبيد الله بن موسى عن إسمعيل بن أبي خالد عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب قال قلت يا رسول الله إن قريشا جلسوا فتذاكروا أحسابهم بينهم فجعلوا مثلك مثل نخلة في كبوة من الأرض فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن الله خلق الخلق فجعلني من خير فرقهم وخير الفريقين ثم تخير القبائل فجعلني من خير القبيلة ثم تخير البيوت فجعلني من خير بيوتهم فأنا خيرهم نفسا وخيرهم بيتا هذا حديث حسن وعبد الله بن الحارث هو ابن نوفل۔

۱۵۳۱۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أحمد نا سفيان عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث عن المطلب بن أبي وداعة قال جاء العباس إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فكأنه سمع شيئا فقام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال من أنا فقالوا أنت رسول الله عليك السلام قال أنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب إن الله خلق الخلق فجعلني في خيرهم ثم جعلهم فرقتين فجعلني في خيرهم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلني في خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتا فجعلني في خيرهم بيتا وخيرهم نفسا هذا حديث حسن وقد روي عن سفيان

بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب و نسب کا ذکر ہوئے آپ کی مثال کھجور کے اس درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ اس پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان کی بہترین جماعت میں رکھا۔ اور دونوں فریقوں کو بہتر بنایا پھر تمام قبائل کو پسندیدہ بنایا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر اس نے گھرانے منتخب فرمائے تو مجھے ان میں سے بہتر گھرانے میں رکھا۔ پس میں ان میں سے بہترین فرد اور بہترین خاندان والا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عبداللہ بن حارث سے ابن نوفل مراد ہیں۔

حضرت مطلب بن وداعہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالتمآب میں حاضر ہوئے گویا کہ انہوں نے کوئی بات سنی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ پر سلام ہو۔ آپ نے فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں سے بہترین رکھا۔ پھر ان کے دو گروہ بنائے تو مجھے اچھے گروہ میں رکھا پھر قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے اچھے خاندان میں رکھا۔ اور سب سے اچھی شخصیت بنایا۔

الثَّوْرِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيْثِ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری سے بھی حدیث اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ کی مثل منقول ہے۔

١٥٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ نَا شَدَّادٌ أَبُوْ عَمَّارٍ ثَنِيْ وَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمٰعیل (علیہ السلام) سے کنانہ کو، کنانہ سے قریش کو، قریش سے ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

١٥٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ نے فرمایا اس وقت جب کہ حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت ابوہریرہ کی روایت سے ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

بَابٌ ٥١٠

قیامت کا دولہا

١٥٤٤ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا إِذَا بُعِثُوْا وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّيْ وَلَا فَخْرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیامت کے دن سب سے پہلے میں ہی اٹھنے والا ہوں۔ جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا وہ ناامید ہوں گے تو میں ہی ان کو خوشخبری سنانے والا ہوں گا اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے رب کے ہاں اولاد آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٥٢٥۔ حدثنا الحسين بن يزيد نا عبد السلام بن حرب عن يزيد بن أبي خالد عن المنهال بن عمرو عن عبد الله بن الحارث عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أول من تنشق عنه الأرض فأكسى حلة من حلل الجنة ثم أقوم عن يمين العرش ليس أحد من الخلائق يقوم ذلك المقام غيري هذا حديث حسن غريب صحيح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے مجھ پر زمین شق ہوگی ۔ اور مجھے جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا ۔ پھر میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا ۔ اس مقام پر مخلوقات میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوگا ۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے ۔

باب ١١٥

طلب وسیلہ

١٥٢٦۔ حدثنا محمد بن بشار نا أبو عاصم نا سفيان وهو الثوري عن ليث وهو ابن أبي سليم قال ثني كعب ثني أبو هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سلوا الله لي الوسيلة قالوا يا رسول الله وما الوسيلة قال أعلى درجة في الجنة لا ينالها إلا رجل واحد أرجو أن أكون أنا هو هذا حديث غريب وكعب ليس بمعروف ولا نعلم أحدا روى عنه غير ليث بن أبي سليم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تم سے میرے لئے وسیلہ مانگو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جنت کا اعلیٰ درجہ جسے صرف ایک شخص پائے گا ۔ مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں ۔ یہ حدیث غریب ہے کعب معروف نہیں ہیں ۔ ان سے لیث بن ابی سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی نے روایت نہیں کی ۔

١٥٢٧۔ حدثنا محمد بن بشار نا أبو عامر العقدي نا زهير بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الطفيل بن أبي بن كعب عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مثلي في النبيين كمثل رجل بنى دارا فأحسنها وأكملها وأجملها وترك منها موضع لبنة فجعل الناس يطوفون بالبناء ويعجبون منه ويقولون لو تم موضع تلك اللبنة وأنا في النبيين موضع تلك اللبنة وبهذا الإسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا كان يوم القيامة كنت إمام النبيين

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام میں میری مثال ایسے ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اسے نہایت خوبصورت مکمل اور اچھا بنایا البتہ ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ۔ لوگ اس عمارت کے ارد گرد چکر لگاتے اور اسے دیکھ کر متعجب ہونے لگے اور کہنے لگے ۔ کاش اس ایک اینٹ کی جگہ بھی پوری ہو جاتی ۔ انبیاء کرام میں میں ہی وہ اینٹ کی جگہ ہوں ۔ اسی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ۔ قیامت کے دن انبیاء کا

وخطيبهم وصاحب شفاعتهم غير فخر هذا حديث حسن صحيح غريب.

١٥٤٨ ـ حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن ابن جدعان عن ابي نضرة عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيامة ولا فخر بيدي لواء الحمد ولا فخر وما من نبي يومئذ آدم فمن سواه الا تحت لوائي وانا اول من تنشق عنه الارض ولا فخر وفي الحديث قصة هذا حديث حسن.

١٥٤٩ ـ حدثنا محمد بن اسماعيل اخبرنا عبد الله ابن يزيد المقرئ نا حيوة انا كعب بن علقمة سمع عبد الرحمن بن جبير انه سمع عبد الله بن عمرو انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا علي فانه من صلى علي صلاة صلى الله عليه بها عشرا ثم سلوا لي الوسيلة فانها منزلة في الجنة لا تنبغي الا لعبد من عباد الله وارجو ان اكون انا هو ومن سأل لي الوسيلة حلت عليه الشفاعة هذا حديث حسن صحيح قال محمد عبد الرحمن بن جبير هذا قرشي وهو مصري وعبد الرحمن بن جبير بن نفير شامي.

١٥٥٠ ـ حدثنا علي ابن نصر بن علي الجهضمي نا عبيد الله بن عبد المجيد نا زمعة بن صالح عن سلمة بن وهرام عن عكرمة عن ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينتظرونه قال فخرج حتى اذا دنا منهم سمعهم يتذاكرون فسمع حديثهم

امام، خطیب اور شفیع ہوں گا اور اس پر (مجھے) فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور کوئی فخر نہیں میرے ہاتھ میں تعریف کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر نہیں، آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ تمام انبیاء اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ مجھ پر ہی سب سے پہلے زمین شق ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔ اس حدیث میں واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن سے اذان سنو تو وہی کلمات تم بھی کہو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو اس لئے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ پھر میرے لئے وسیلہ مانگو بیشک وہ جنت کا ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کے لئے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ اور جو آدمی میرے لئے وسیلہ مانگے اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں۔ یہ عبد الرحمن بن جبیر قرشی مصری ہیں اور عبد الرحمن بن جبیر نفیر شامی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے چند صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں آپ تشریف لائے جب قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا (آپ نے سنا کہ) ان میں سے بعض نے کہا تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے

فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْلًا اِتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا وَقَالَ الْاٰخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُهٗ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيْ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

١٥٥١۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ وَالْمَعْرُوْفُ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَدِيْنِيُّ۔

١٥٥٢۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے زیادہ تعجب خیز تو نہیں۔ ایک نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح ہیں کسی نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں بلاشبہ وہ بھی ایسے ہی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں بیشک وہ اسی طرح ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں واقعی وہ اسی طرح ہیں آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا وہ بھی یقیناً ایسے ہی ہیں۔ سن لو! میں اللہ کا حبیب ہوں اور کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور کوئی فخر نہیں قیامت کے دن سب سے پہلا شفیع بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائیگی اور کوئی فخر نہیں سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے داخل کریگا میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہونگے اور کوئی فخر نہیں میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ مکرم ہوں لیکن کوئی فخر نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ تورات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں ابو مودود کہتے ہیں روضہ مبارکہ میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حضرت عثمان بن ضحاک نے یوں ہی کہا اور وہ حضرت عثمان بن ضحاک مدنی مشہور ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مدینہ طیبہ کی ہر چیز روشن ہو گئی اور جس دن آپ کا وصال ہوا اس

الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْدِيَ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

دن مدینہ طیبہ کی ہر چیز تاریک ہو گئی ہم نے ابھی اپنے ہاتھ بھی نہ جھاڑے تھے اور ابھی تدفین میں مصروف تھے کہ ہم نے اپنے دلوں کو اجنبی پایا۔

بَابُ ۱۲ مَا جَاءَ فِي مِيلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ وُلِدْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ قَالَ وَسَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ أَشْيَمَ أَخَا بَنِي يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ أَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا أَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيلَادِ قَالَ وَرَأَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ أَخْضَرَ مُحِيلًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ۔

ولادت باسعادت

مطلب بواسطہ والد اپنے دادا قیس بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بنی یعمر بن لیث کے بھائی قباث بن اشیم سے پوچھا تمہاری عمر زیادہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی؟ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں اور میری ولادت پہلے ہے اور میں نے (ابرہہ کے) ہاتھی کی لید سبز رنگ میں بدلی ہوئی دیکھی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بَابُ ۱۳ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۵۴۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ

آغاز نبوت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوطالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کی طرف چلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے ساتھ تھے جب راہب کے پاس پہنچے تو ابوطالب اترے لوگوں نے بھی اپنے کجاوے کھول دیئے راہب انکی طرف نکلا حالانکہ اس سے پہلے وہ انکے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ انکے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی انکی طرف متوجہ ہوتا۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ انکے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ

الراهب وكانوا قبل ذلك يمرون به فلا
يخرج إليهم ولا يلتفت قال فهم يحلون
رحالهم فجعل يتخللهم الراهب حتى جاء
فأخذ بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال هذا سيد العالمين هذا رسول رب
العالمين يبعثه الله رحمة للعالمين فقال
له أشياخ من قريش ما علمك فقال إنكم حين
أشرفتم من العقبة لم يبق حجر ولا شجر
إلا خر ساجدا ولا يسجدان إلا لنبي وإني أعرفه
بخاتم النبوة أسفل من غضروف كتفه
مثل التفاحة ثم رجع فصنع لهم طعاما
فلما أتاهم به فكان هو في رعية الإبل
فقال أرسلوا إليه فأقبل وعليه غمامة تظله
فلما دنا من القوم وجدهم قد سبقوه
إلى فيء الشجرة فلما جلس مال فيء الشجرة
عليه فقال انظروا إلى فيء الشجرة مال عليه
قال فبينما هو قائم عليهم وهو يناشدهم
أن لا يذهبوا به إلى الروم فإن الروم إن
رأوه عرفوه بالصفة فيقتلونه فالتفت فإذا
بسبعة قد أقبلوا من الروم فاستقبلهم
فقال ما جاء بكم قالوا جئنا أن هذا النبي
خارج في هذا الشهر فلم يبق طريق إلا بعث
إليه بأناس وإنا قد أخبرنا خبره بعثنا
إلى طريقك هذا فقال هل خلفكم أحد
هو خير منكم قالوا إنما أخبرنا خبره
بطريقك قال أفرأيتم أمرا أراد الله
أن يقضيه هل يستطيع أحد من الناس
رده قالوا لا قال فبايعوه وأقاموا معه قال
أنشدكم بالله أيكم وليه قالوا أبو طالب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا یہ
تمام جہانوں کا سردار اور رب العالمین کا رسول ہے اس سے انہیں
تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ رؤسائے قریش نے اس سے
پوچھا تمہیں کس نے بتایا؟ اس نے کہا جب تم لوگ عقبہ سے چلے تو کوئی
پتھر اور درخت سجدہ کئے بغیر نہ رہا۔ اور وہ صرف نبی کو سجدہ کرتے ہیں
نیز میں انکو مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو انکے کاندھے کی ہڈی کے
نیچے سیب کی مثل ہے پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں
کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے کر آیا تو آپ اونٹوں
کو چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا ان کو بلاؤ۔ آپ تشریف لائے تو
سر انور پر بادل سایہ فگن تھا۔ قوم کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام
لوگ درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جب آپ تشریف فرما
ہوئے تو سایہ آپ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا درخت کے
سائے کو دیکھو وہ آپ پر جھک گیا ہے۔ راوی فرماتے ہیں راہب انکے
پاس کھڑا انہیں قسمیں دے رہا تھا کہ انہیں روم کی طرف نہ لے جاؤ
کیونکہ رومیوں نے انہیں دیکھ لیا تو انکی صفات کے ساتھ پہچان
لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اچانک اس نے مڑ کر دیکھا تو سات
آدمی روم کی طرف سے آرہے تھے۔ راہب نے ان کا استقبال
کیا اور پوچھا کیسے آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے
کہ یہ نبی اس مہینے میں باہر (گھر سے باہر) نکلنے والے ہیں اس
لئے ہر راستے پر کچھ لوگ بٹھائے گئے ہیں اور ہمیں انکی خبر ملی تو
ہمیں اس راستے کی طرف بھیجا گیا۔ راہب نے پوچھا کیا تمہارے
پیچھے تم سے کوئی بہتر آدمی بھی ہے؟ انہوں نے کہا ہمیں آپ کے
اس راستے کی خبر دی گئی ہے اس نے کہا بتاؤ تو سہی اگر اللہ تعالیٰ
کسی کام کا ارادہ فرمائے تو اسے کوئی روک سکتا ہے؟ انہوں نے
کہا نہیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور
آپ کے ساتھ مقیم رہے۔ پھر راہب نے کہا میں تمہیں قسم دیکر
پوچھتا ہوں انکا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابوطالب چنانچہ
وہ ابوطالب کو مسلسل قسم دیتا رہا یہاں تک کہ ابوطالب نے آپ کو
واپس کر دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت

10

فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُوطَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوبَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَانَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ ۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ بُعِثَ

١٥٥٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشَرَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔

١٥٥٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً هٰكَذَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَرَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

١٥٥٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ

بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ کو زاد راہ کے طور پر روٹیاں اور زیتون دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بعثت نبوی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نزول قرآن کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چالیس برس تھی۔ (اس کے بعد) آپ مکہ مکرمہ میں تیرہ سال اور مدینہ طیبہ میں دس سال رہے تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر مبارک میں ہوا۔ محمد بن بشار نے ہم سے یونہی بیان کیا۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان سے اسی طرح روایت کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت دراز تھے اور نہ ہی آپ کا قد بہت پست تھا رنگ مبارک نہ بالکل سفید تھا اور نہ بالکل گندم گوں، بال مبارک نہ بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا اس کے بعد آپ دس سال تک مکہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا[1]۔ اس وقت آپ کے سر انور اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی

[1] محدثین کے نزدیک راجح قول یہی ہے کہ آپ کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) سال تھی ۱۲

شَعْرَةً بَيْضَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ۵۱۵ مَا جَاءَ فِيْ اٰيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُلَيْمَانُ ابْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِّنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَّيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّاَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّيْرِ۔

بَابُ ۵۱۶

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْكُوْفِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَّكَمَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ وَّقَالُوْا

سفید تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۱۲

علامات نبوت اور آپ کی خصوصیات

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک پیالے میں صبح سے شام تک کھایا کرتے تھے دس آدمی (کھاکر) اٹھتے اور دس بیٹھ جاتے۔ ابو العلاء کہتے ہیں ہم نے پوچھا وہ کھانا کیسے بڑھ جاتا تھا؟ حضرت سمرہ نے فرمایا تمہیں کس بات سے تعجب ہے ادھر سے بڑھتا تھا یہ کہہ کر انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابو العلاء کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے۔

پتھروں اور درختوں کا آپ کو سلام کرنا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ ہم بعض اطراف کی طرف چلے تو جو پہاڑ اور پتھر آپ کے سامنے آتا۔ ۔ ۔ "السلام علیک یا رسول اللہ کہتا"۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ متعدد لوگوں نے اسے ولید بن ثور سے روایت کیا۔ فروہ بن ابی المغراء بھی ان ہی راویوں میں

عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ نَا مِنْهُمْ فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ۔

بَاب ١٧

١٥٦١۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ إِلَى لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوا لَهُ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِينَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهُ فَسَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُبَيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

١٥٦٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ نَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ۔

بَاب ١٨

١٥٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ نَا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ نَا زَيْدُ بْنُ أَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سے ہیں۔

کھجور کے تنے کا رونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ پھر صحابہ کرام نے آپ کے لئے منبر بنوایا جب آپ نے اس پر تشریف فرما کر خطبہ دیا، تو وہ تنا اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے کے پیچھے روتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ اس باب میں حضرت ابی، جابر، ابن عمر، سہیل بن سعد، ابن عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا مجھے کیسے معلوم ہو کہ آپ نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس گچھے کو بلاؤں تو وہ گواہی دیگا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، پھر آپ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگرا پھر آپ نے فرمایا واپس ہو جاؤ۔ وہ واپس ہو گیا اور اس اعرابی نے اسلام قبول کیا

دست مبارک کی برکت

حضرت ابو زید اخطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا فرمائی۔ عزرہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَدَعَا لِي قَالَ عَزْرَةُ أَنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شُعَيْرَاتٌ بِيضٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو زَيْدٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ أَخْطَبَ۔

باب ٥١٩

١٥٦٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِي يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا قَالَ فَانْطَلَقُوا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ

راوی کہتے ہیں ابو زید ایک سو بیس سال زندہ رہے اور ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو زید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔

کھانے میں برکت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی زوجہ) ام سلیم سے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمزور آواز سنی مجھے اس میں بھوک کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ ام سلیم نے عرض کیا ”ہاں“ چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنا دوپٹہ لیا اور اس کی ایک طرف وہ روٹیاں لپیٹ کر میری بغل کے نیچے چھپا دیا اور دوسرا حصہ مجھے اوڑھا دیا۔ پھر مجھے آنحضرت کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں۔ میں اسے لئے ہوئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ اور آپ کے ہمراہ صحابہ کرام بھی ہیں فرماتے ہیں میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا ”جی ہاں“ فرمایا کھانا دے کر؟ میں نے عرض کیا ”جی ہاں“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہم جلیسوں سے فرمایا ”اٹھو“ حضرت انس فرماتے ہیں وہ چل پڑے اور میں بھی ان کے آگے آگے چلنے لگا یہاں تک کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اطلاع دی۔ حضرت ابو طلحہ نے فرمایا ام سلیم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس تو ان کے کھلانے کے لئے کچھ نہیں۔ ام سلیم نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت انس فرماتے ہیں۔ حضرت ابو طلحہ باہر آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی پھر حضور آگے بڑھے ابو طلحہ بھی ساتھ تھے یہاں تک کہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَأَتَتْهُ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ بِعُكَّةٍ لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

نے فرمایا ام سلیم! اپنے پاس جو کچھ ہے لاؤ۔ ام سلیم وہی روٹیاں لائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کو توڑا گیا اور ام سلیم نے گھی کا کپا نچوڑ کر اسے تر کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہا اس پر پڑھا[1] اور اس کے بعد ارشاد فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ انہیں بلایا گیا پس انہوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور باہر چلے گئے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ وہ بلائے گئے انہوں نے سیر ہو کر کھایا اور باہر نکلے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ انہیں بلایا گیا انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا اور باہر چلے گئے اس طرح تمام افراد نے شکم سیر ہو کر کھایا اور یہ ستر یا اسی آدمی تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۵۲۰

۱۵۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

پانی میں برکت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن نہ پایا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کے لئے پانی لایا گیا آپ نے دست مبارک اس برتن میں رکھا اور لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آپ کے مبارک انگلیوں کے نیچے سے پانی کا فوارہ جاری تھا۔ لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔ اس باب میں حضرت عمران بن حصین، ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث انس صحیح ہے۔

بَابٌ ۵۲۱

۱۵۶۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

آغاز نبوت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے لوگوں پر رحمت کا

---

[1] کھانے پر کلام الٰہی کا پڑھنا باعث برکت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے آج بھی ملت اسلامیہ اس طریقہ حسنہ کو اپنائے ہوئے ہے ۱۲ (مترجم)

أول ما ابتدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من النبوة حين أراد الله كرامته ورحمة العباد به أن لا يرى شيئا إلا جاءت كفلق الصبح فمكث على ذلك ما شاء الله أن يمكث وحبب إليه الخلوة فلم يكن شيء أحب إليه من أن يخلو. هذا حديث حسن صحيح غريب.

ارادہ فرمایا تو اس کی ابتدا یوں ہوئی کہ آپ کا ہر خواب روز روشن کی طرح واضح اور سچا ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ اس حالت پر رہے اور آپ کے لئے خلوت محبوب کردی گئی چنانچہ آپ کو کوئی چیز تنہائی سے زیادہ پسند نہ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۲۲

١٥٦٧۔ حدثنا محمد بن بشار قال نا أبو أحمد الزبيري نا إسرائيل عن منصور عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله قال إنكم تعدون الآيات عذابا وإنا كنا نعدها على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم بركة لقد كنا نأكل الطعام مع النبي صلى الله عليه وسلم ونحن نسمع تسبيح الطعام قال وأتي النبي صلى الله عليه وسلم بإناء فوضع يده فيه فجعل الماء ينبع من بين أصابعه فقال النبي صلى الله عليه وسلم حي على الوضوء المبارك والبركة من السماء حتى توضأنا كلنا. هذا حديث حسن صحيح.

معجزات کی برکت

حضرت علقمہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ معجزات کو عذاب سمجھتے ہو ہم عہد رسالت میں انہیں باعث برکت سمجھا کرتے تھے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کھانا کھا رہے ہوتے تو کھانے سے تسبیح کی آواز سنتے تھے (ایک مرتبہ) آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا آپ نے اس میں دست مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ کر نکلنے لگا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے مبارک پانی اور آسمانی برکت کی طرف آؤ یہاں تک کہ ہم سب نے وضو کرلیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۲۳ ما جاء كيف كان ينزل الوحي على النبي صلى الله عليه وسلم

١٥٦٨۔ حدثنا إسحاق بن موسى الأنصاري نا معن بن عيسى نا مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن الحارث بن هشام سأل النبي صلى الله عليه وسلم كيف يأتيك الوحي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحيانا يأتيني مثل صلصلة الجرس وهو أشده علي وأحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فأعي ما يقول قالت عائشة فلقد رأيت

کیفیت نزول وحی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیسے اترتی تھی؟ آپ نے فرمایا کبھی تو گھنٹہ بجنے کی آواز کی طرح آتی" اور یہ مجھ پر سب سے زیادہ سخت ہوتی" تھی۔ کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آتا وہ مجھ سے گفتگو کرتا وہ جو کچھ کہتا میں اسے یاد رکھتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر نہایت

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ۵۲۴ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ۵۲۵

۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

بَابُ ۵۲۶

۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

ٹھنڈے دنوں میں وحی ہوتی اور جب ختم ہوتی تو آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حلیہ مبارکہ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے سرخ لباس میں لمبے بالوں والے کسی شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک کندھوں پر پڑے رہتے دونوں شانوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا آپ نہ بہت پست قد تھے اور نہ ہی زیادہ دراز قد۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

چاند جیسا چہرہ

حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور تلوار کی طرح تھا؟ آپ نے فرمایا "نہیں" بلکہ چاند کی مثل تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

بے مثل رسول

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے قد والے تھے اور نہ ہی پست قد کے تھے ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے۔ سر مبارک بڑا، ہڈیوں کے جوڑ بڑے تھے سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی لمبی سی لکیر تھی۔ آپ چلتے تو آگے کی طرف جھکاؤ ہوتا گویا کہ بلندی سے اتر رہے ہوں میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن وکیع نے بواسطہ والد مسعودی سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

باب ۵۲۷

۱۵۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِيْ حَلِيْمَةَ مِنْ قَصْرِ الْاَحْنَفِ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى غُفْرَةَ ثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتِدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ الْاَصْمَعِيَّ يَقُوْلُ فِيْ تَفْسِيْرِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُمَّغِطُ الذَّاهِبُ طُوْلًا قَالَ وَسَمِعْتُ اَعْرَابِيًّا يَقُوْلُ فِيْ كَلَامِهٖ تَمَغَّطَ فِيْ نُشَّابَتِهٖ اَيْ مَدَّهَا مَدًّا شَدِيْدًا وَاَمَّا الْمُتَرَدِّدُ فَالدَّاخِلُ بَعْضُهٗ فِيْ بَعْضٍ قِصَرًا وَاَمَّا الْقَطَطُ فَالشَّدِيْدُ الْجُعُوْدَةِ وَالرَّجِلُ الَّذِيْ فِيْ شَعْرِهٖ حُجُوْنَةٌ اَيْ يَنْحَنِيْ قَلِيْلًا وَاَمَّا الْمُطَهَّمُ فَالْبَادِنُ الْكَثِيْرُ اللَّحْمِ

حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے۔ آپ نہ تو بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی بہت پست تھے بلکہ درمیانہ قد تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے بلکہ کچھ گھنگھریالے تھے۔ چہرہ مبارک نہ تو بالکل پُرگوشت تھا اور نہ ہی مکمل طور پر گول تھا بلکہ کچھ گولائی تھی رنگ سرخی مائل سفید تھا۔ آنکھیں سیاہ، پلکیں دراز، جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں، مونڈھوں کے سرے اور درمیان کی جگہ بھی پرگوشت تھی۔ بدن مبارک پر معمول سے زیادہ بال نہ تھے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی۔ ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پُرگوشت تھے چلتے وقت قوت کے ساتھ چلتے گویا کہ ڈھلوان جگہ میں چل رہے ہوں کسی طرف متوجہ ہوتے تو نظر بھر کر توجہ فرماتے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ خاتم النبیین تھے۔ سب سے زیادہ سخی دل اور سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔ سب سے زیادہ نرم طبیعت۔ اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے۔ آپ کو اچانک دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا۔ اور آپ کے ساتھ معاشرت رکھنے والا مانوس ہو کر فدا ہو جایا کرتا۔ آپ کا وصف بیان کرنے والا کہتا ہے میں نے آپ سے پہلے اور آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں ابوجعفر کہتے ہیں میں نے اصمعی سے سنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کے بارے میں کہتے تھے ممغط کے معنی دراز قد کے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے ایک اعرابی سے سنا

وَأَمَّا الْمُكَلْثَمُ الْمُدَوَّرُ الْوَجْهِ وَأَمَّا الْمُشْرَبُ فَهُوَ الَّذِي فِي بَيَاضِهِ حُمْرَةٌ وَالْأَدْعَجُ الشَّدِيدُ سَوَادِ الْعَيْنِ وَالْأَهْدَبُ الطَّوِيلُ الْأَشْفَارِ وَالْكَتَدُ مُجْتَمَعُ الْكَتِفَيْنِ وَهُوَ الْكَاهِلُ وَالْمَسْرُبَةُ هُوَ الشَّعْرُ الدَّقِيقُ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبٌ مِنَ الصَّدْرِ إِلَى السُّرَّةِ وَالشَّثْنُ الْغَلِيظُ الْأَصَابِعِ مِنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالتَّقَلُّعُ أَنْ يَمْشِيَ بِقُوَّةٍ وَالصَّبَبُ الْحُدُورُ تَقُولُ انْحَدَرْنَا مِنْ صَبُوبٍ وَصَبَبٍ وَقَوْلُهُ جَلِيلُ الْمُشَاشِ يُرِيدُ رُؤُسَ الْمَنَاكِبِ وَالْعِشْرَةُ الصُّحْبَةُ وَالْعَشِيرُ الصَّاحِبُ وَالْبَدِيهَةُ الْمُفَاجَأَةُ يَقُولُ بَدَهْتُهُ بِأَمْرٍ أَيْ فَجَأْتُهُ

باب ٥٢٨

١٥٧٣ ـ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنَةٍ فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

باب ٥٢٩

١٥٧٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنَّى ۔

اپنی گفتگو میں کہہ رہا تھا "لمغط لشابة" اس نے بہت لمبا کھینچا "متردد" اسے کہتے ہیں جس کے پست قد کی وجہ سے اس کے جسم کے اعضاء ایک دوسرے میں گھسے ہوئے ہوں "قطط" بہت گھنگریالے بال "رجل" ہلکے گھنگریالے بالوں والا "مطہم" بھاری بدن کثیر گوشت والا "مکلثم" گول چہرے والا "مشرب" سرخی مائل گورے رنگ والا "الادعج" نہایت سیاہ آنکھوں والا "الاہدب" لمبی پلکوں والا "کتد" مضبوط کندھوں والا اور اسے کاہل بھی کہتے ہیں "المسربۃ" سینے سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر "الشثن" ہاتھوں اور پاؤں کی پر گوشت انگلیوں والا "التقلع" مضبوطی سے چلنا "الصبب" پستی میں اترنا جیسے "انحدرنا من صبوب وصبب" "جلیل المشاش" کاندھوں کے سرے مضبوط "العشرۃ" صحبت و مجلس "العشیر" ساتھی ہم مجلس "البدیہۃ" اچانک ۔

کلام رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح جلدی جلدی گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ نہایت واضح اور تفصیلی گفتگو فرماتے. پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف زہری کی روایت سے پہچانتے ہیں ۔ یونس بن یزید نے بھی اسے زہری سے روایت کیا ہے ۔

انداز بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بات تین بار دہراتے تاکہ آپ سے اچھی طرح سمجھی جا سکے . یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ۔ ہم اسے حضرت عبد اللہ بن مثنٰی کی روایت سے پہچانتے ہیں ۔

باب ٥٣٠

١٥٧٥- حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن عبيد الله بن المغيرة عن عبد الله بن الحارث بن جزء قال ما رأيت أحدا أكثر تبسما من رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث غريب وقد روي عن يزيد بن أبي حبيب عن عبد الله بن الحارث بن جزء مثل هذا۔

١٥٧٦- حدثنا بذلك أحمد بن خالد الخلال نا يحيى بن إسحاق نا ليث بن سعد عن يزيد بن أبي حبيب عن عبد الله بن الحارث بن جزء قال ما كان ضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا تبسما هذا حديث صحيح غريب لا نعرفه من حديث ليث بن سعد إلا من هذا الوجه۔

عادت تبسم

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث غریب ہے ۔یزید بن ابی حبیب سے بھی اس کی مثل مذکور ہے۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا صرف تبسم ہوتا تھا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ لیث بن سعد کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ٥٣١ ما جاء في خاتم النبوة

١٥٧٧- حدثنا قتيبة نا حاتم بن إسمعيل عن الجعد بن عبد الرحمن قال سمعت السائب بن يزيد يقول ذهبت بي خالتي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن ابن أختي وجع فمسح برأسي ودعا لي بالبركة وتوضأ فشربت من وضوئه فقمت خلف ظهره فنظرت إلى الخاتم بين كتفيه فإذا هو مثل زر الحجلة وفي الباب عن سلمان وقرة بن إياس المزني وجابر بن سمرة وأبي رمثة وبريدة الأسلمي وعبد الله بن سرجس وعمرو بن أخطب وأبي سعيد هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه۔

مہر نبوت

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میری خالہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیکر گئیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے چنانچہ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑا ہوا اور دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا تو وہ چھپرکھٹ کی گھنڈی کی طرح تھی۔ اس باب میں حضرت سلمان، قرہ بن ایاس مزنی، جابر بن سمرہ، ابورمثہ، بریدہ اسلمی، عبداللہ بن سرجس، عمرو بن اخطب اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

١٥٧٨- حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقاني نا أيوب بن جابر عن سماك بن حرب عن جابر

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۵۳۲

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا الْحَجَّاجُ هُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

باب ۵۳۳

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو قَطَنٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوشَ الْعَقِبِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوشَ الْعَقِبِ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ وَاسِعُ الْفَمِ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قُلْتُ مَا مَنْهُوشُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيلُ اللَّحْمِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

باب ۵۳۴

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيعَةَ

دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کبوتری کے انڈے کی طرح گوشت کی سرخ گلٹی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سرمگین آنکھیں

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں مبارک پتلی تھیں، آپ کی ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی تھی اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو کہتا آپ کی آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہے حالانکہ ایسی بات نہ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

کشادہ رو

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ رو تھے آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ شعبہ فرماتے ہیں میں نے سماک سے پوچھا "ضلیع الفم" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا "کشادہ دہن" میں نے پوچھا "أشكل العينين" سے کیا مراد ہے؟ فرمایا "آنکھوں کے کنارے لمبے" میں نے پوچھا "منهوش العقب" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا "کم گوشت والا" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حسن بے مثال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوَى لَهُ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

بَابُ ۵۳۵

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

بَابُ ۵۳۶ مَا جَاءَ فِي سِنِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ مَاتَ۔

۱۵۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ ثَنِي عَمَّارٌ مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ۔

۱۵۸۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ نَا عَمَّارٌ مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ نَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ هٰذَا حَدِيثٌ

سے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی گویا کہ چہرہ انور میں سورج چلتا تھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز چلنے والا بھی کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی تھی ہم (چلتے وقت) اپنے رب کی مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ بلا تکلف چلتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشابہت۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کرام میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہلکا پھلکا قبیلہ شنوءہ کے مردوں جیسا پایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے ان سے زیادہ مشابہ حضرت عروہ بن مسعود کو پایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو انہیں تمہارے ساتھی (یعنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے زیادہ مشابہ پایا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کو ان سے زیادہ مشابہ دیکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عمر شریف

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ پینسٹھ سال کی عمر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر میں ہوا۔ یہ حدیث حسن الاسناد صحیح ہے۔

حَسَنُ الْإِسْنَادِ صَحِيحٌ.

بَابٌ ٥٣٧

١٥٨٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَعْنِي يُوحَى إِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَدَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَلَا يَصِحُّ لِدَغْفَلٍ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.

بَابٌ ٥٣٨

١٥٨٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُولُ مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابٌ ٥٣٩

١٥٨٨- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ فِي حَدِيثِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هٰذَا.

ایک اور باب۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعثت کے بعد تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا اس باب میں حضرت عائشہ، انس بن مالک اور دغفل بن حنظلہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ دغفل بن حنظلہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں۔ حضرت ابن عباس، عمرو بن دینار رضی اللہ عنہم کی روایت سے حسن غریب ہے۔

عنوان بالا کا ایک اور باب۔

جریر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا وصال بھی تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔ اور میں بھی تریسٹھ سال کا ہوں۔ یہ حدیث حسن

ایک اور باب۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت زہری کے بھتیجے نے بواسطہ زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاسْمُہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُہٗ عَتِیْقٌ۔

١٥٨٩۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْرَاُ اِلٰی کُلِّ خَلِیْلٍ مِنْ خُلَّتِہٖ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَۃَ خَلِیْلًا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَیْرِ۔

١٥٩٠۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعِیْدٍ الْجَوْھَرِیُّ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

١٥٩١۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ اَیُّ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَبُوْبَکْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَکَتَتْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

١٥٩٢۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِیْ حَفْصَۃَ وَالْاَعْمَشِ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صُھْبَانَ وَابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی وَکَثِیْرٍ النَّوَّاءِ کُلُّھُمْ عَنْ عَطِیَّۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَھْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی

مناقب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب عتیق ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر خلیل کی دوستی سے آزاد ہوں اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل (دوست) بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے کو بناتا اور تمہارا ساتھی تو اللہ کا دوست ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، ابوہریرہ، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس صحابی سے سب سے زیادہ محبت تھی؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔ فرماتے ہیں میں نے کہا پھر کس سے؟ فرمایا حضرت عمر سے میں نے کہا اسکے بعد کون زیادہ محبوب تھا؟ ام المومنین نے فرمایا عبیدہ بن جراح کا پوچھا پھر کون؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہوگئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعلیٰ درجات والوں کو نچلے درجے والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم افق میں طلوع ہونے والے ستاروں کو دیکھتے ہو،

لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ۔

حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم بھی ان ہی میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ عطیہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

باب ٥٢

١٥٩٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُعَلّٰى عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يَعِيْشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيْشَ وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَبَكٰى أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ إِذْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَلِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيْكَ بِآبَائِنَا وَأَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ إِلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيْمَانٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا وَمَعْنٰى قَوْلِهِ أَمَنَّ إِلَيْنَا يَعْنِي أَمَنَّ عَلَيْنَا۔

حضرت ابن ابی معلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول کریم نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو اختیار دیا کہ جب تک چاہے دنیا میں رہے اور جب تک چاہے کھائے یا اپنے رب کے پاس آجائے۔ تو اسے رب کے پاس جانے کو پسند کیا۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر رو پڑے صحابہ کرام نے (ایک دوسرے سے) کہا تمہیں اس شیخ پر تعجب نہیں ہوتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیک آدمی کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں رہنے یا اپنے رب سے ملاقات کرنے کا اختیار دیا تو اس نے رب کی ملاقات کو ترجیح دی۔ راوی فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ چنانچہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ اور مال آپ پر فدا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پر جان و مال کے ذریعہ ابو قحافہ کے بیٹے سے زیادہ کسی نے احسان نہیں کیا اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابن قحافہ کو بناتا لیکن مجھے ان سے محبت اور اخوت ایمانی ہے۔ آپ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی اور تمہارا ساتھی تو اللہ تعالیٰ کا خلیل ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے دوسری سند کے ساتھ بواسطہ ابو عوانہ عبدالملک بن عمیر سے بھی مروی ہے۔

١٥٩٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ یا تو اسے دنیا کی آرائش سے جو چاہے دے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حاصل کرے، تو اس بندے نے اسے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے (یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ راوی فرماتے ہیں ہمیں تعجب ہوا تو لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا اس شیخ کی طرف دیکھو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کسی بندے کے متعلق فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی آرائش یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، ان میں سے ایک کے حصول کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ لیکن درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سے زیادہ جانتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے صحبت و مال کے لحاظ سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن ان کے اور میرے درمیان اسلامی بھائی چارہ ہے۔ اور مسجد کی طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

باب

١٥٩٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ نَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ الْقَوَارِيرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے ابوبکر کے سوا سب کے احسان کا بدلہ دے دیا۔ ان کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دے گا کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو حضرت ابوبکر کو بناتا سنو! تمہارا ساتھی (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) تو خدا کا خلیل ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

١٥٩٦ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ هُوَ ابْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ نَحْوَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ زَائِدَةَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلَى رِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد والوں (یعنی) حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرو اس باب میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری نے اسے بواسطہ عبدالملک بن عمیر، مولیٰ ربعی، ربعی اور حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہم سے احمد بن منیع اور کئی دوسرے حضرات نے بواسطہ سفیان بن عیینہ، عبدالملک بن عمیر سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں تدلیس کرتے ہیں۔ بعض اوقات زائدہ کا واسطہ کا ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات نہیں۔ ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث بواسطہ سفیان ثوری، عبدالملک بن عمیر، ہلال مولیٰ ربعی، ربعی اور حذیفہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

یہ حدیث بواسطہ ربعی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

١٥٩٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ سَالِمٍ أَبِي الْعَلَاءِ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا میں (اپنے آپ) نہیں جانتا کہ کتنی مدت تمہارے درمیان رہوں گا میرے بعد والوں کی پیروی کرنا (یہ فرما کر) آپ نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ فرمایا۔

١٥٩٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اتنے میں حضرت ابوبکر و عمر رضی

105

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

اللہ عنہما آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولین وآخرین میں سے جتنے جنتی ہیں ان میں سے انبیاء ومرسلین کے علاوہ تمام ادھیڑ عمر والوں کے یہ دونوں سردار ہیں۔ اے علی ان دونوں کو نہ بتانا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ولید بن موقری، حدیث میں ضعیف ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔ اس باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ دونوں انبیاء ومرسلین کے علاوہ اولین وآخرین میں سے تمام بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔

۱۶۰۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَهُ دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما انبیاء ومرسلین کے علاوہ اولین وآخرین میں سے تمام بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی! ان دونوں کو نہ بتانا۔

بَابٌ ۵۴۲

۱۶۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَلَسْتُ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهٰذَا أَصَحُّ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں اس بات کا لوگوں میں سے سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ کیا میں سب سے پہلے اسلام لانے والا نہیں؟ کیا میں ایسا نہیں؟ کیا میں ایسا نہیں! بعض راویوں نے اسے بواسطہ شعبہ اور جریری، ابو نضرہ سے روایت کیا یہ اصح ہے۔

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَهٰذَا اَصَحُّ.

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، شعبہ اور جریری اور ابونضرہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی ذکر کیا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۵۳۲

۱۶۰۲۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْدَاوٗدَ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ وَفِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهٗ اِلَّا اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ اِلَيْهِ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِمَا وَيَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار صحابہ کرام کی مجلس میں تشریف لاتے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں ہوتے لیکن ان دو حضرات کے علاوہ کوئی بھی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما، حضور کی طرف اور حضور ان کی طرف دیکھتے اور مسکراتے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکم بن عطیہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض محدثین نے حکم بن عطیہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

باب ۵۳۳

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ اقدس سے مسجد میں تشریف لائے حضرت ابوبکر و عمر آپ کے دائیں بائیں تھے اور آپ نے ان دونوں کے ہاتھ پکڑ رکھے تھے حضور نے فرمایا ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے سعید بن مسلمہ، محدثین کے نزدیک قوی نہیں یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ لِيْ كَثِيْرٌ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لابي بكر انت صاحبي على الحوض وصاحبي في الغار هذا حديث حسن غريب صحيح.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میرے حوض اور غار کے ساتھی ہو یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب

١٦٠٥ - حدثنا قتيبة نا ابن ابي فديك عن عبد العزيز بن المطلب عن ابيه عن جده عن عبد الله بن حنطب ان النبي صلى الله عليه وسلم راى ابا بكر وعمر فقال هذان السمع والبصر وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وهذا حديث مرسل وعبد الله بن حنطب لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم.

حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر فرمایا (مسلمانوں میں) یہ کان اور آنکھ (کی طرح) ہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے، یہ حدیث مرسل ہے۔ عبداللہ بن حنطب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا۔

باب

نائب رسول

١٦٠٦ - حدثنا ابو موسى اسحاق بن موسى الانصاري نا معن هو ابن عيسى نا مالك بن انس عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال مروا ابا بكر فليصل بالناس فقالت عائشة يا رسول الله ان ابا بكر اذا قام مقامك لم يسمع الناس من البكاء فامر عمر فليصل بالناس قالت فقال مروا ابا بكر فليصل بالناس قالت عائشة فقلت لحفصة قولي له ان ابا بكر اذا قام في مقامك لم يسمع الناس من البكاء فامر عمر فليصل بالناس ففعلت حفصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكن لانتن صواحب يوسف مروا ابا بكر فليصل بالناس فقالت حفصة لعائشة ما كنت لاصيب منك خيرا هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وابي موسى وابن عباس وسالم بن عبيد.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یارسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو نہ سنا سکیں گے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ نے پھر فرمایا ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگوں کو کچھ نہ سنا سکیں گے۔ لہٰذا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے ایسا ہی کیا، تو رسول کریم نے فرمایا تم تو یوسف والیاں ہو، ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں پائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوموسیٰ، ابن عباس اور سالم بن عبید رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ۵۴۲

١٦٠٧ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

باب ۵۴۳

١٦٠٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذِهِ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٦٠٩ - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ فَقَالَ

امامتِ صدیق۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں کسی دوسرے کو امامت کرانا مناسب نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

جنت کے تمام دروازوں سے گزرنے والا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک جوڑ خرچ کیا اسے جنت میں آواز دی جائے گی اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ جو نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہدین سے ہوگا اسے باب جہاد سے بلایا جائے گا جو صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا اس کو صدقہ کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ جو روزہ داروں سے ہوگا۔ اسے باب ریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اگرچہ سب دروازوں سے بلایا جانا ضروری نہیں لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہوگے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا۔ میں نے کہا اگر میں حضرت صدیق اکبر سے کسی دن سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج لے جاؤں گا فرماتے ہیں پھر میں نصف مال لے کر حاضر ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا اس کے برابر اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ وَأَتَى أَبُوبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَابَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سارا مال لے کر حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ انھوں نے عرض کیا ان کے لیے اللہ و رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (دل میں) کہا میں ان سے کسی بات میں آگے نہیں بڑھ سکوں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۴۹

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَابَكْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک خاتون، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کسی معاملے میں گفتگو کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کسی بات کا حکم فرمایا پھر اس نے کہا یا رسول اللہ! بتایئے اگر میں آپ کو نہ پاؤں (تو کیا کروں؟) آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جانا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۵۵۰

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۵۵۱

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَعْنٍ وَقَالَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم آگ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہو۔ پس اس دن سے آپ کا نام عتیق ہوگیا یہ حدیث غریب ہے۔ بعض رواۃ نے اسے معن سے روایت کیا ہے حضرت موسیٰ بن طلحہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا۔

باب ۵۵۲

١٦١٣۔ حدثنا ابو سعید الاشج نا تلید بن سلیمان عن ابی الجحاف عن عطیۃ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا ولہ وزیران من اھل السماء ووزیران من اھل الارض فاما وزیرای من اھل السماء فجبریل ومیکائیل واما وزیرای من اھل الارض فابو بکر وعمر ھذا حدیث حسن غریب وابو الجحاف اسمہ داؤد بن ابی عوف ویروی عن سفیان الثوری قال نا ابو الجحاف وکان مرضیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے دو وزیر آسمان والوں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس میرے آسمانی وزیر حضرت جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام ہیں۔ اور زمین والے وزیر حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابوحجاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔ سفیان ثوری سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں ہم سے حجاف نے حدیث بیان کی اور وہ پسندیدہ تھے۔

١٦١٤۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد انا شعبۃ عن سعد بن ابراھیم قال سمعت ابا سلمۃ بن عبد الرحمن یحدث عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما رجل راکب بقرۃ اذ قالت لم اخلق لھذا انما خلقت للحرث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمنت بذلک انا وابو بکر وعمر قال ابو سلمۃ وما ھما فی القوم یومئذ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبۃ بھذا الاسناد ھذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ بیل نے کہا مجھے اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا، بلکہ میں کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں، رسول اکرم نے فرمایا میں، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس بات پر ایمان لائے۔ حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں وہ دونوں حضرات اس وقت لوگوں میں موجود نہیں تھے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر، شعبہ سے اس سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

١٦١٥۔ حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن رافع قالا نا ابو عامر العقدی نا خارجۃ بن عبد اللہ الانصاری عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اعز الاسلام باحب ھذین الرجلین الیک بابی جھل او بعمر ابن الخطاب قال وکان احبھما

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ان دو آدمیوں ابوجہل یا عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ محبوب ہے اس کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔ راوی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ زیادہ محبوب تھے، یہ حدیث حسن

إِلَيْهِ عُمَرُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ

صحیح، ابن عمر کی روایت سے غریب ہے۔

بَابٌ ۵۵۳

۱۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ هُوَ الْعَقَدِيُّ نَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ عُمَرُ أَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيهِ شَكَّ خَارِجَةُ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ الْقُرْآنُ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ در پیش ہوتا تو لوگ بھی اپنی رائے پیش کرتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنی رائے دیتے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق قرآن نازل ہوتا۔ اس باب میں حضرت فضل بن عباس ابوذر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

بَابٌ ۵۵۴

۱۶۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ النَّضْرِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَأَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِي النَّضْرِ أَبِي عُمَرَ وَهُوَ يَرْوِي مَنَاكِيرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما چنانچہ حضرت عمر نے دوسری صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے نضر ابو عمر کے بارے میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے۔ وہ منکر روایات، روایت کرتا ہے۔

بَابٌ ۵۵۵

۱۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَخِي مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یوں مخاطب کیا اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر انسان حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ نے تو یہ بات کہی لیکن میں نے رسول اللہ

وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سورج ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر انسان پر طلوع نہیں ہوا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قائم نہیں اس باب میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

١٦١٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تنقیص کرنے والا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں رکھتا یہ حدیث غریب حسن ہے۔

باب ٥٥٦

١٦٢٠۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف مشرح بن ہاعان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

باب ٥٥٧

١٦٢١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنِّي أُتِيتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے اس سے پیا اور جو باقی بچا حضرت عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ حضور نے فرمایا "علم"۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

١٦٢٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِشَابٍّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں سونے کا ایک محل دیکھا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے قریش کے ایک نوجوان کا

مِنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے گمان ہوا کہ وہ میں ہی ہوں میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ تو انہوں نے (فرشتوں نے) فرمایا "عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ٥٥

١٦٢٣ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ قَالَ ثَنِي أَبِي قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ ثَنِي أَبِي بُرَيْدَةُ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَأَتَيْتُ عَلَى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ أَنَا قُرَشِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَمُعَاذٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ يَعْنِي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ هَكَذَا رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر پوچھا اے بلال! تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے پہلے پہنچ گئے میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے آگے تمہاری آہٹ سنی گزشتہ شب بھی جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی، پھر میں ایک مربع محل کے پاس آیا جو سونے کا تھا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا یہ ایک عربی شخص کا ہے۔ میں نے کہا عربی تو میں بھی ہوں یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا قریش کے ایک آدمی کا، میں نے کہا میں بھی تو قریشی ہوں یہ کس (قریشی) کا ہے؟ انہوں نے کہا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کا۔ میں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں یہ محل کس شخص کا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جب بھی اذان پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد دو رکعتیں ادا کرتا ہوں اور جب بھی بے وضو ہوتا ہوں فوراً وضو کرتا ہوں میں نے جان رکھا تھا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو رکعتیں لازمی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دو رکعتوں کے سبب تمہیں یہ مقام ملا۔ اس باب میں حضرت جابر، معاذ، انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں سونے کا محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ کہا گیا یہ حضرت عمر بن خطاب کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث میں جو یہ فرمایا کہ میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں بعض احادیث میں یونہی مروی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ

بَابٌ ۵۵۹

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنَّى فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي وَإِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ.

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الصَّبَّاحُ الْبَزَّارُ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

سے منقول ہے کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے واپسی پر ایک سیاہ رنگ کی لڑکی حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحیح سلامت واپس لائے تو آپ کے سامنے دف بجاؤں گی۔ اور گانا گاؤں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے نذر مانی ہے تو بجاؤ ورنہ نہیں، چنانچہ اس نے بجانا شروع کیا اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ بدستور بجاتی رہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ پھر بھی بجاتی رہی۔ ازاں بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ پھر بجاتی رہی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس نے دف سرین کے نیچے رکھا اور اس پر بیٹھ گئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! تم سے شیطان (بھی) ڈرتا ہے۔ میں بیٹھا ہوا تھا تو یہ دف بجاتی رہی حضرت ابوبکر آئے بجاتی رہی حضرت علی آئے پھر بھی دف بجاتی رہی پھر حضرت عثمان آئے تو بھی بجاتی رہی لیکن اے عمر! جب تم داخل ہوئے اس نے دف چھوڑ دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح بریدہ کی روایت سے غریب ہے اس باب میں حضرت عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ہم نے ایک شور سنا اور بچوں کی آواز بھی سنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تو کیا دیکھا کہ ایک حبشی عورت رقص کر رہی ہے اور اس کے اردگرد بچے جمع ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عائشہ! آؤ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِي فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي أَمَا شَبِعْتِ أَمَا شَبِعْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

اور دیکھو تو سہی آئی اور اپنی ٹھوڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے پر رکھ کر آپ کے کندھے اور سر کے درمیان سے اس کا تماشہ دیکھنے لگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سیر نہیں ہوئیں! کیا تم سیر نہیں ہوئیں! میں نے کہا نہیں تاکہ میں حضور کے نزدیک اپنا مقام و مرتبہ دیکھوں۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ کا آنا تھا کہ لوگ اس عورت سے منتشر ہو گئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ جن و انس کے شیطان، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے ام المومنین فرماتی ہیں پھر میں واپس آگئی یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

بَابٌ ۵۵

١٦٢٦ - حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ نَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِي ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ لَيْسَ بِالْحَافِظِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی پھر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبریں شق ہوں گی۔ پھر میں جنت البقیع والوں کے پاس آؤں گا تو وہ میرے پاس جمع ہوں گے۔ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا تو حرمین طیبین کے درمیان ان سے آملوں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عاصم بن عمر عمری محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہے۔

بَابٌ ۵۶

١٦٢٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مجھے بعض اصحاب سفیان عیینہ نے خبر دی کہ ابن عیینہ فرماتے ہیں۔ محدثوں سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو دین کی سمجھ عطا

مُحَدَّثُونَ يَعْنِي مُتَفَهِّمُونَ

بَابٌ ۵۶۲

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ أَبُوبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسٰى وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

۱۶۲۹ - حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُودَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْعٰى غَنَمًا لَهُ إِذْ جَاءَ الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ الذِّئْبُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنْتُ بِذٰلِكَ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُوسَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۳۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ

کی گئی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک جنتی آرہا ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے پھر فرمایا تمہارے پاس ایک جنتی آرہا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اس باب میں حضرت موسیٰ اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیئے نے آکر ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اس سے بکری چھین لی بھیڑیا کہنے لگا جس دن درندوں کی بادشاہی ہوگی اور میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہوگا، اس دن کیا کرو گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی اس پر ایمان لایا اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر ایمان لائے۔ ابوسلمہ فرماتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات اس دن وہاں لوگوں میں موجود نہ تھے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ محمد بن جعفر اور شعبہ، سعد سے اس کی مثل روایت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ حرکت کرنے لگا حضور نے فرمایا۔ احد! ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ یہ حدیث حسن

وشهيدًا إن هذا حديث حسن صحيح.

صحیح ہے۔

مناقب عثمان ابن عفان رضي الله عنه وله كنيتان يقال أبو عمرو وأبو عبد الله.

مناقب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی دو کنیتیں تھیں ابو عمرو اور ابو عبد اللہ۔

۱۶۳۱۔ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على حراء هو وأبو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير فتحركت الصخرة فقال النبي صلى الله عليه وسلم اهدأ إنما عليك إلا نبي وصديق أو شهيد وفي الباب عن عثمان وسعيد بن زيد وابن عباس وسهل بن سعد وأنس بن مالك وبريدة الأسلمي هذا حديث صحيح.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم حراء پر تشریف فرما تھے پہاڑ نے حرکت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں۔ اس باب میں حضرت عثمان، سعید بن زید، ابن عباس، سہل بن سعد، انس بن مالک اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۵۶۳

اس باب کا عنوان نہیں ہے

۱۶۳۲۔ حدثنا أبو هشام الرفاعي نا يحيى بن اليمان عن شيخ من بني زهرة عن الحارث بن عبد الرحمن بن أبي ذباب عن طلحة بن عبيد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي رفيق ورفيقي يعني في الجنة عثمان هذا حديث غريب وليس إسناده بالقوي وهو منقطع.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرے رفیق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں اور یہ منقطع حدیث ہے۔

باب ۵۶۴

۱۶۳۳۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن أنا عبد الله بن جعفر الرقي نا عبيد الله بن عمرو عن زيد هو ابن أبي أنيسة عن أبي إسحق عن أبي عبد الرحمن السلمي قال لما حصر عثمان أشرف عليهم فوق داره ثم قال أذكركم بالله هل تعلمون أن حراء حين

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو آپ مکان کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جب حراء پہاڑ حرکت کرنے لگا تو رسول

اُثْبُتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ
اَوْ شَهِيْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ
تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً
وَالنَّاسُ مُجْهَدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ
الْجَيْشَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ
تَعْلَمُوْنَ اَنَّ بِئْرَ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا
اَحَدٌ اِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَ
الْفَقِيْرِ وَابْنِ السَّبِيْلِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ وَاَشْيَاءَ
عَدَّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ
هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ
عَنْ عُثْمَانَ

۱۶۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ
نَا السَّكَنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ وَيُكْنٰى اَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلًى
لِاٰلِ عُثْمَانَ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِشَامٍ عَنْ
فَرْقَدٍ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ
قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ
عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ
بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ
عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ
فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَ
اَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ
وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ
مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ هٰذَا الْحَدِيْثُ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرا ! ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں۔ حاضرین نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیش عسرت (غزوہ تبوک) کے موقعہ پر فرمایا کون ہے جو مقبول نفقہ خرچ کرے اس وقت لوگ مشقت و تنگدستی میں مبتلا تھے۔ تو میں نے لشکر کی تیاری میں بھرپور حصہ لیا۔ انھوں نے کہا "ہاں" آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ بیر رومہ سے کوئی شخص بلا قیمت پانی نہیں پی سکتا تھا۔ تو میں نے اسے خرید کر مالدار محتاج اور مسافروں سب کے لیے وقف کر دیا حاضرین نے کہا "ہاں" آپ نے اور بھی کئی باتیں یاد دلائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس طریق یعنی ابو عبدالرحمان سلمی کی روایت سے غریب ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں بارگاہ نبوی میں حاضر تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عسرت کے متعلق لوگوں کو ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ ! اللہ کے راستہ میں سو اونٹ مع پالان میرے ذمہ ہیں۔ حضور نے پھر ترغیب دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر اٹھے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ کے راستے میں دو سو اونٹ مع پالان میرے ذمہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ ترغیب دلائی تو حضرت عثمان پھر اٹھے اور عرض کیا میرے ذمہ اللہ کے راستے میں پالانوں سمیت تین سو اونٹ ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے آپ فرما رہے تھے اس کے بعد حضرت عثمان جو عمل بھی کریں، ان پر کوئی حرج نہیں۔ (دو مرتبہ فرمایا) یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت

غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ۔

عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

١٦٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا الْحَسَنُ بْنُ وَاقِدٍ الرَّمْلِيُّ نَا ضَمْرَةُ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِينَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِدٍ وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي فِي كُمِّهِ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِي حِجْرِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیش عسرت کی تیاری کر رہے تھے۔ آپ نے وہ رقم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں ڈال دی۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ انہیں اپنی گود میں الٹ پلٹ رہے ہیں اور فرماتے ہیں آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کریں انہیں نقصان نہیں دے گا۔ دو مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔ حسن بن واقع ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں یہ رقم حضرت عثمان کی آستین میں تھی۔

١٦٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ نَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم فرمایا اس وقت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کی حیثیت سے مکہ تشریف لے گئے تھے۔ لوگوں نے بیعت کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں ہیں یہ فرماتے ہوئے۔ آپ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک لوگوں کے اپنے ہاتھوں سے اچھا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

١٦٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوا نَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيِّ

حضرت ثمامہ بن حزن قشیری فرماتے ہیں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ کے پاس آیا اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرما رہے تھے اپنے دو ساتھیوں

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُوْنِي بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ أَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ قَالَ فَجِيءَ بِهِمَا فَكَأَنَّهُمَا جَمَلَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ وَبِالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ قَالَ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ شَهِدُوْا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي شَهِيْدٌ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ.

کو بلاؤ جنہوں نے تمہیں میرے خلاف جمع کیا۔ راوی فرماتے ہیں ان دونوں کو لایا گیا گویا کہ دو اونٹ یا دو گدھے ہیں (پھر) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوپر سے جھانک کر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں بیر رومہ کے سوا اور کہیں میٹھا پانی نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو بیر رومہ کو خرید کر اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول سے ملا دے (وقف کر دے) اس کے بدلے جنت میں اس سے بہتر چیز ملے گی پس میں نے اسے اپنے ذاتی مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس سے پانی پینے نہیں دیتے یہاں تک کہ میں سمندر کا پانی پیتا ہوں۔ حاضرین نے کہا بار خدایا ہاں! آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ نمازیوں کے لیے مسجد نبوی تنگ ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو فلاں خاندان کی زمین خرید کر مسجد کو وسیع کر دے جنت میں اسے اس سے بہتر چیز ملے گی تو میں نے وہ زمین اپنے ذاتی مال سے خریدی اور آج تم نے مجھے اس میں دو رکعتیں پڑھنے سے روک رکھا ہے۔ انہوں نے کہا "ہاں" پھر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال سے جیش عسرت کے لیے سامان مہیا کیا۔ انہوں نے کہا "بار خدایا ہاں" پھر فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثبیر مکہ پر تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، عمر اور میں (رضی اللہ عنہم) بھی تھا۔ پہاڑ متحرک ہوا یہاں تک کہ اس کے پتھر نیچے گرنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کی ٹھوکر مار کر فرمایا ثبیر! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ حاضرین نے کہا "ہاں" (ٹھیک ہے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اکبر! ان لوگوں نے میرے حق میں گواہی دی۔ رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں، تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے مروی ہے۔

١٦٣٨۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفي نا أيوب عن أبي قلابة عن أبي الأشعث الصنعاني أن خطباء قامت بالشام وفيهم رجال من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقام آخرهم رجل يقال له مرة بن كعب فقال لولا حديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قمت وذكر الفتن فقربها فمر رجل مقنع في ثوب فقال هذا يومئذ على الهدى فقمت إليه فإذا هو عثمان بن عفان فأقبلت عليه بوجهه فقلت هذا؟ قال نعم هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابن عمر وعبد الله بن حوالة وكعب بن عجرة.

حضرت ابو الاشعث صنعانی سے روایت ہے کہ چند خطباء شام میں کھڑے تھے ان میں کئی صحابی بھی تھے۔ آخر میں حضرت مرہ بن کعب کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو کھڑا نہ ہوتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کا قریب ہونا بیان فرمایا اتنے میں ایک شخص گزرا اس نے کپڑے سے اپنا سر لپیٹا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اس (فتنہ و فساد کے) دن یہ شخص ہدایت پر ہوگا حضرت مرہ فرماتے ہیں میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا "یہ شخص"؟ آپ نے فرمایا "ہاں" (یہی) یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عبداللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

باب ٥٦٥

١٦٣٩۔ حدثنا محمود بن غيلان نا حجين بن المثنى نا الليث بن سعد عن معاوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن عبد الله بن عامر عن النعمان بن بشير عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يا عثمان إنه لعل الله يقمصك قميصا فإن أرادوك على خلعه فلا تخلعه لهم وفي الحديث قصة طويلة وهذا حديث حسن غريب.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان! عنقریب تجھے اللہ تعالی ایک قمیص پہنائے اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم مت اتارنا۔ اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ٥٦٦

١٦٤٠۔ حدثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي نا العلاء بن عبد الجبار العطار نا الحارث بن عمير عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال كنا نقول ورسول الله صلى الله عليه وسلم حي أبو بكر وعمر وعثمان هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه يستغرب من حديث عبيد الله بن عمر وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن ابن عمر.

اس باب کا عنوان نہیں ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ظاہری زندگی سے) بقید حیات تھے کہ ہم کہا کرتے ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی عبید اللہ بن عمر کی روایت سے غریب ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا شَاذَانُ الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ هَارُونَ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيهَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا یہ اس میں مظلوم (شہید) ہوں گے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۵۶۵

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ هٰذَا الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ حَتّٰى أُبَيِّنَ لَكَ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ أَوْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ أَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ

عثمان بن عبداللہ بن موہب سے ایک مصری آدمی نے حج کیا پھر اس نے کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں۔ اس نے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں چنانچہ وہ آپ کے پاس آیا اور کہا میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں مجھے بتایئے اس گھر کی حرمت کی قسم! کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان جنگ احد کے دن بھاگ گئے تھے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اس نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان سے غائب تھے اس میں موجود نہ تھے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا "ہاں" اس شخص نے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بدر کے دن بھی غائب تھے۔ آپ نے فرمایا "ہاں" اس نے کہا "اللہ اکبر" حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا آ! میں تجھے یہ امور وضاحت سے بتاؤں جن کے بارے میں تو نے پوچھا ہے۔ جنگ احد میں آپ کے متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا اور بخش دیا۔ جنگ بدر سے غائب رہنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کی زوجیت میں تھیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تیرے لیے اس شخص جتنا ثواب اور مال غنیمت سے حصہ ہے جو بدر میں شریک ہوا۔ رہا بیعت رضوان سے آپ کا غائب ہونا تو اگر وادی مکہ میں کوئی شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ معزز ہوتا تو رسول اکرم

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ وَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ وَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ قَالَ لَهُ اذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم اسے حضرت عثمان کی جگہ بھیجتے لیکن آپ نے حضرت عثمان کو بھیجا اور آپ کے مکہ کر جانے کے بعد بیعت رضوان ہوئی رسول اکرم نے اپنے دائیں ہاتھ کے بارے میں فرمایا یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر اسے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کے لیے ہے۔ اس کے بعد حضرت ابن عمر نے اس شخص سے فرمایا اب ان باتوں کو

بَابٌ

١٦٤٣ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هٰذَا هُوَ صَاحِبُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ جِدًّا وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ صَاحِبُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ وَيُكْنَى أَبَا الْحَارِثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ صَاحِبُ أَبِي أُمَامَةَ ثِقَةٌ شَامِيٌّ يُكْنَى أَبَا سُفْيَانَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں لیکن آپ نے نماز جنازہ نہ پڑھی عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس سے پہلے ہم نے آپ کو کسی کی نماز جنازہ چھوڑتے نہیں دیکھا آپ نے فرمایا یہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہوا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ یہ محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران ہیں حدیث میں بہت ضعیف ہیں۔ محمد بن زیاد صاحب ابی ہریرہ بصری ہیں اور ثقہ ہیں ان کی کنیت ابو الحارث ہے محمد بن زیاد الہانی صاحب ابی امامہ ثقہ ہیں شامی ہیں ان کی کنیت ابو سفیان ہے۔

بَابٌ

١٦٤٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطَ الْأَنْصَارِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَقَالَ لِي يَا أَبَا مُوسَى أَمْلِكْ عَلَيَّ الْبَابَ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنٍ فَجَاءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ

اس باب کا عنوان نہیں ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا آپ انصار کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ قضائے حاجت فرمائی اور پھر مجھے فرمایا اے ابو موسیٰ! دروازے پر رہو۔ میرے پاس بلا اجازت کوئی نہ آئے۔ اس کے بعد ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون؟ کہا میں ابوبکر ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دو اور جنت کی خوشخبری بھی دو۔ چنانچہ وہ اندر داخل ہوئے پھر

فَدَخَلَ وَجَاءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ بَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ.

دوسرے شخص نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ آنے والے نے کہا میں عمر ہوں۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور انہیں جنت کی خوشخبری دو۔ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی وہ اندر تشریف لے آئے پھر ایک اور آدمی آیا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ اس نے کہا عثمان ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت عثمان اجازت مانگتے ہیں حضور نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور انہیں اس مصیبت پر جس کا وہ شکار ہوں گے، جنت کی خوشخبری دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ابوعثمان نہدی سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ اس باب میں حضرت جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۶۳۵۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ ثَنِيْ اَبُوْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ.

حضرت ابوسہلہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محاصرہ کے دن مجھ سے فرمایا مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہد لیا اور میں اس پر صابر ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسماعیل بن ابی خالد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

* * *

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَالُ وَلَهٗ كُنْيَتَانِ اَبُوْ تُرَابٍ وَاَبُو الْحَسَنِ

مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کی کنیت۔ ابوتراب اور ابوالحسن،

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَمَضٰى فِي السَّرِيَّةِ فَاَصَابَ جَارِيَةً وَاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِذَا لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا آپ لشکر کے ساتھ تشریف لے گئے اور ایک لونڈی کا سے جماع کیا لوگوں نے اسے برا جانا یہ چار صحابہ کرام نے معاہدہ کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے وقت آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ بتائیں گے۔ مسلمانوں کی عادت تھی کہ سفر سے واپسی پر سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے سلام کرتے اور پھر گھروں کو جاتے۔ جب یہ لشکر واپس آیا تو انہوں نے نبی اکرم صلی

أَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ.

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَأَبُو سَرِيحَةَ هُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيدٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ نَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ

اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا ان چار آدمیوں میں سے ایک نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت علی نے ایسا کیا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا اٹھا اس نے بھی یہی کہا حضور نے اس سے بھی رخ پھیر لیا۔ پھر تیسرے نے اٹھ کر یہی کہا آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا۔ پھر چوتھے نے اٹھ کر وہ بات کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے آپ کے چہرہ انور سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا آپ نے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تین مرتبہ فرمایا پھر فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ اور وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

❁ ❁ ❁

حضرت ابوسریحہ یا حضرت زید بن ارقم (شعبہ کو شک ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کا میں مولی ہوں حضرت علی بھی اس کے مولی ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ میمون ابو عبداللہ اور زید بن ارقم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت کی۔ ابوسریحہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حذیفہ بن اسید مراد ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ، حضرت ابوبکر پر رحم فرمائے انہوں نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی اور ہجرت کے وقت

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ صَدِيْقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۴۹۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ اِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَاُنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ اِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ اَبْنَائِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا خَرَجُوْا مِنْ اَمْوَالِنَا وَضِيَاعِنَا فَارْدُدْهُمْ اِلَيْنَا فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ سَنُفَقِّهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ اَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّيْنِ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ عَلَى الْاِيْمَانِ قَالُوْا مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ وَكَانَ اَعْطٰى عَلِيًّا نَعْلَهٗ يَخْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ.

باب

۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ

مجھے اپنی اونٹنی پر سوار کیا اور اپنے مال سے حضرت بلال کو آزاد کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عمر پر رحم فرمائے وہ حق کہتے ہیں اگرچہ کڑوا ہو حق بات نے ان کی یہ حالت کر دی کہ اب ان کا کوئی دوست نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ حضرت عثمان پر رحم فرمائے ان سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت علی پر رحم فرمائے یا اللہ! حضرت علی جدھر جائیں حق کا رخ بھی ادھر ہو جائے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

ربعی بن حراش سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم سے مقام رحبہ میں ارشاد فرمایا صلح حدیبیہ کے دن مشرکین کے کچھ لوگ جن میں سہیل بن عمرو اور کئی دوسرے سرداران قریش تھے ہمارے پاس آگئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ کے پاس ہمارے بیٹوں، بھائیوں اور غلاموں میں سے کچھ لوگ آگئے ہیں جنہیں دین کی سمجھ نہیں، وہ تو فقط ہمارے مال اور جائداد سے فرار ہو کر آئے ہیں۔ پس آپ ان کو ہمیں واپس کر دیں اگر انہیں دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ قریش! تم باز آجاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین کی خاطر تلوار سے تمہاری گردنیں اڑا دے گا اللہ تعالیٰ نے ایمان پر ان کے دلوں کی آزمائش کر چکا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ لوگ کون ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ حضرت عمر نے بھی یہی سوال کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جوتیوں میں پیوند لگانے والا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنی نعلین مبارک مرمت کے لیے دی تھیں۔ حضرت ربعی بن حراش فرماتے ہیں پھر حضرت علی ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو آدمی مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنانا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق ربعی بن خراش کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

بغض علی، منافقت کی علامت ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ أَبِي هٰرُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي أَبِي هٰرُوْنَ الْعَبْدِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ.

فرماتے ہیں ہم جماعت انصار، منافقین کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے شعبہ نے ابو ہارون عبدی کے بارے میں کلام کیا ہے۔ بواسطہ اعمش اور ابو صالح بھی حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

باب ۵۴۱

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْمُسَاوِرِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے کسی منافق کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں ہو سکتی اور کوئی مومن آپ سے بغض نہیں رکھتا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

باب ۵۴۲

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى الْفَزَارِيُّ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ نَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ وَأَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ.

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کا حکم فرمایا اور بتایا کہ میں بھی ان چار سے محبت کرتا ہوں۔ عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کے نام بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا حضرت علی بھی ان میں سے ہیں، تین مرتبہ فرمایا، علاوہ ازیں حضرت ابوذر، مقداد اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے محبت رکھنے کا حکم دیا اور بتلایا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) بھی ان کو محبوب رکھتا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف

باب ۵۴۳

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میری طرف سے میرے اور علی کے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث

حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

حسن غریب صحیح ہے۔

١٢٥٤ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ نَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس حالت میں حاضر ہوئے کہ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آکر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے صحابہ کرام کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں زید بن ابی اوفی سے بھی روایت مذکور ہے۔

بَابٌ

١٢٥٥ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ عُمَرَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ السُّدِّيِّ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ وَالسُّدِّيُّ اسْمُهُ إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَرَأَى الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریکا ہوا ایک پرندہ رکھا تھا۔ آپ نے دعا مانگی یا اللہ! مخلوق میں سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس لائے تاکہ وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور کے ساتھ وہ پرندہ کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ حدیث سدی سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمن ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک کو پایا اور حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو بھی دیکھا ہے۔

١٢٥٦ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا عَوْفٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جب میں کچھ مانگتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرماتے اور اگر میں خاموش رہتا تو حضور مجھ سے ابتداء فرماتے یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے۔

بَابٌ

۱۶۵۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الرُّوْمِيُّ نَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مُنْكَرٌ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرِ شَرِيْكٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے دروازہ ہیں۔ یہ حدیث غریب منکر ہے۔ بعض لوگوں نے اسے شریک سے روایت کیا اور صنابحی کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ ہم اس روایت کو شریک کے سوا کسی اور ثقہ سے نہیں جانتے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۶۵۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَمَّرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهُ لَاَنْ تَكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ وَخَلَّفَهُ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِيْ مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوْا لِيْ عَلِيًّا قَالَ فَاَتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنِهِ فَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ الْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان نے انہیں حکم دیا اور پوچھا کہ تم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا نہیں کہتے اس کی کیا وجہ ہے انہوں نے فرمایا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں یاد ہیں اس لیے میں ہرگز ان کو برا بھلا نہیں کہوں گا مجھے ان تین باتوں میں سے ایک کا بھی حصول سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گفتگو فرما رہے تھے اس وقت آپ نے انہیں کسی غزوہ کے موقع پر اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے نزدیک تمہارا مرتبہ و مقام وہی ہو جو حضرت موسیٰ کے نزدیک حضرت ہارون کا تھا (علیہما السلام) البتہ میرے بعد نبوت نہیں۔ حضرت سعد فرماتے ہیں میں نے خیبر کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول اس کو محبوب رکھتے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں ہم سب اس بات کے منتظر رہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ راوی فرماتے ہیں وہ حاضر ہوئے اس وقت ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَفَاطِمَۃَ وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ اللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلِیْ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ۔

بَابٌ

۱۶۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ نَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَیْشَیْنِ وَاَمَّرَ عَلٰی اِحْدٰھُمَا عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَلَی الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَقَالَ اِذَا کَانَ الْقِتَالُ فَعَلِیٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِیٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْہُ جَارِیَۃً فَکَتَبَ مَعِیَ خَالِدٌ کِتَابًا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشِیْ بِہٖ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ الْکِتَابَ فَتَغَیَّرَ لَوْنُہٗ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰی فِیْ رَجُلٍ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ قَالَ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُوْلِہٖ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَکَتَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ۔

بَابٌ

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْکُوْفِیُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا یَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاہُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاہُ مَعَ ابْنِ عَمِّہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَیْتُہٗ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ انْتَجَاہُ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ الْاَجْلَحِ وَقَدْ رَوَاہُ غَیْرُ ابْنِ فُضَیْلٍ عَنِ الْاَجْلَحِ وَمَعْنٰی قَوْلِہٖ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ انْتَجَاہُ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَنْتَجِیَ مَعَہٗ۔

اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں میں لگایا اور جھنڈا عنایت فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں خیبر فتح فرمایا نیز یہ آیت نازل ہوئی "تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم الخ" تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، ...

حضرت اسحٰق بن براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے ایک کا امیر حضرت علی بن ابی طالب کو مقرر فرمایا جبکہ دوسرے لشکر کا امیر حضرت خالد بن ولید مقرر فرمائے، اور فرمایا جنگ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں لشکروں کے امیر ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کیا اور اس سے ایک لونڈی حاصل کی۔ اس پر حضرت خالد بن ولید نے ان کی چغلی میں ایک خط نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا اور مجھے دے کر بھیجا میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا حضور نے خط پڑھا تو غصہ سے آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر فرمایا تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول کو وہ محبوب ہے راوی فرماتے ہیں میں نے کہا میں اللہ تعالیٰ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے پناہ چاہتا ہوں میں تو محض قاصد ہوں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی۔ تو لوگوں نے کہا اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ حضور کی سرگوشی طویل ہو گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے سرگوشی فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اجلح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابن فضیل کے غیر نے بھی اسے اجلح سے روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سرگوشی کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان سے سرگوشی کی۔

باب ۵۷۸

۱۶۶۱۔ حدثنا علي بن المنذر نا ابن فضيل عن سالم بن أبي حفصة عن عطية عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي يا علي لا يحل لأحد أن يجنب في هذا المسجد غيري وغيرك قال علي بن المنذر قلت لضرار بن صرد ما معنى هذا الحديث قال لا يحل لأحد يستطرقه جنبا غيري وغيرك هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وقد سمع محمد بن إسمعيل مني هذا الحديث واستغربه۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اے علی! میرے اور تیرے سوا کسی کو اس مسجد میں جنبی ہونا جائز نہیں علی بن منذر کہتے ہیں میں نے ضرار بن صرد سے اس حدیث کا مطلب پوچھا تو انھوں نے فرمایا گزرنا مراد ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

امام بخاری نے مجھ سے یہ حدیث سنی اور اسے غریب کہا۔

باب ۵۷۹

۱۶۶۲۔ حدثنا إسمعيل بن موسى نا علي بن عابس عن مسلم الملائي عن أنس بن مالك قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين وصلى علي يوم الثلاثاء هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث مسلم الأعور ومسلم الأعور ليس عندهم بذلك القوي وقد روي هذا الحديث عن مسلم عن حبة عن علي نحو هذا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسلم اعور کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ مسلم اعور محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہیں بواسطہ مسلم اور حبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے ہم معنی مروی ہے۔

۱۶۶۳۔ حدثنا القاسم بن دينار الكوفي نا أبو نعيم عن عبد السلام بن حرب عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن سعد بن أبي وقاص أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعلي أنت مني بمنزلة هارون من موسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم ويستغرب هذا الحديث من حديث يحيى بن سعيد الأنصاري۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق مروی ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے غریب ہے۔

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہیں مجھ سے وہی تعلق ہے ، جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اس باب میں حضرت سعد ، زید بن ارقم ، ابوہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

بَابٌ ۵۸۰

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے سوا تمام ، دروازے بند کرنے کا حکم دیا ۔ یہ حدیث غریب ہے ۔ ہم اسے اس سند کے ساتھ شعبہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۶۶۶۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَخِيْ مُوْسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِيْ وَأَحَبَّ هٰذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو شخص مجھ سے ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت کرے وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے جعفر بن محمد کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

بَابٌ ۵۸۱

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے بواسطہ

مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَأَبُوْ بَلْجٍ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيْجَةُ.

شعبہ ابوبلج کی روایت سے ہم اسے محمد بن حمید کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔ ابوبلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے بعض علماء نے فرمایا مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لاتے وقت آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اسلام لائیں۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُوْ حَمْزَةَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کو صحیح نہ سمجھا اور فرمایا سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوحمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے۔

بَابٌ ۵۸۲

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ أَخِي يَحْيَى بْنِ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا کہ تجھ سے مومن ہی محبت رکھے گا اور تجھ سے بغض رکھنے والا منافق ہی ہوگا۔ حضرت عدی بن ثابت فرماتے ہیں میں اس دور (کے لوگوں) میں ہوں جن کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ شَرَاحِيْلَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی اس میں تھے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھائے دعا مانگتے ہوئے سنا یا اللہ! اس

جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرَكَ. قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

وقت تک میرا وصال نہ ہو جب تک تو مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہ دکھا دے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت ابومحمد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں آپ نے چٹان پر چڑھنا چاہا تو نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھا کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر تشریف فرما ہوئے۔
راوی فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۶۷۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنِ الصَّلْتِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيْدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الصَّلْتِ بْنِ دِيْنَارٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الصَّلْتِ بْنِ دِيْنَارٍ وَضَعَّفَهُ وَتَكَلَّمُوا فِي صَالِحِ بْنِ مُوسَى.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھ کر خوش ہونا چاہے وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف صلت بن دینار کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض علماء نے صلت بن دینار کے بارے میں کلام کیا اور ضعیف قرار دیا۔ محدثین نے صالح بن موسیٰ کے بارے میں بھی کلام کیا ہے

۱۶۷۳ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَنْصُورٍ الْعَنَزِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعَتْ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے کانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سنا آپ نے فرمایا طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما جنت میں میرے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ طَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّۃِ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہُ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ۔

پڑوسی ہوں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ یَحْیَی بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ عَمِّہٖ مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی مُعَاوِیَۃَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُکَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طَلْحَۃُ مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہُ مِنْ حَدِیْثِ مُعَاوِیَۃَ اِلَّا مِنْ ھٰذَا الْوَجْہِ۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوا تو انہوں نے فرمایا کیا تمہیں خوشخبری نہ دوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حضرت معاویہ سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ۵۸۳

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ نَا طَلْحَۃُ بْنُ یَحْیَی عَنْ مُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنَیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَبِیْھِمَا طَلْحَۃَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِاَعْرَابِیٍّ جَاھِلٍ سَلْہُ عَمَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ مَنْ ھُوَ وَکَانُوْا لَا یَجْتَرِئُوْنَ عَلٰی مَسْاَلَتِہٖ یُوَقِّرُوْنَہٗ وَیَھَابُوْنَہٗ فَسَاَلَہُ الْاَعْرَابِیُّ فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ سَاَلَہٗ فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ سَاَلَہٗ فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ سَاَلَہٗ فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ اِنِّیْ اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَیَّ ثِیَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ھٰذَا مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ کُرَیْبٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ بُکَیْرٍ وَقَدْ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ کِبَارِ اَھْلِ الْحَدِیْثِ عَنْ اَبِیْ کُرَیْبٍ ھٰذَا الْحَدِیْثَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ یُحَدِّثُ بِھٰذَا عَنْ اَبِیْ کُرَیْبٍ وَوَضَعَہٗ فِیْ کِتَابِ الْفَوَائِدِ۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے ایک جاہل دیہاتی سے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھو جو اپنی نذر پوری کر چکے کہ وہ کون ہیں؟ خود صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی تعظیم اور ڈر کی وجہ سے سوال کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ دیہاتی نے سوال کیا تو آپ نے رخ انور پھیر لیا پھر سوال کیا تو آپ نے اب بھی رخ انور پھیر لیا پھر پوچھا تو آپ نے چہرہ انور پھیر لیا حضرت طلحہ فرماتے ہیں پھر میں مسجد کے دروازہ سے سامنے ہوا مجھ پر سبز رنگ کا لباس تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو پوچھا نذر پوری کرنے والوں کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ دیہاتی نے کہا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا، یہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوکریب کی روایت سے جانتے ہیں وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں بہت سے اکابر محدثین نے یہ حدیث ابوکریب سے روایت کی ہے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام بخاری سے سنا وہ بھی اسے ابوکریب سے روایت کرتے تھے۔ انہوں نے کتاب الفوائد میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۶۷۶۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ بِأَبِي وَأُمِّي. هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

مناقب حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے دن میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا آپ نے فرمایا (اے زبیر!) میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۵۸۴

۱۶۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو نَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُقَالُ الْحَوَارِيُّ هُوَ النَّاصِرُ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری (مددگار) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ ۵۸۵

۱۶۷۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ وَزَادَ أَبُو نُعَيْمٍ فِيهِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابو نعیم نے اس میں اتنا اضافہ کیا کہ غزوہ احزاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے پاس دشمن قوم کی خبر کون لائے گا؟ تین مرتبہ پوچھا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابٌ ۵۸۶

۱۶۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَوْصَى الزُّبَيْرُ إِلَى ابْنِهِ عَبْدِ اللّٰهِ صَبِيحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّي عُضْوٌ إِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى

حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کی صبح اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو وصیت کے دوران فرمایا میرا کوئی عضو ایسا نہیں جو نبی کریم صلی علیہ وسلم کے ہمراہ زخمی نہ ہوا ہو یہاں تک کہ زخم شرمگاہ تک پہنچ گیا۔

ذلك إلى قريب. هذا حديث حسن غريب من حديث حماد بن زيد.

مَنَاقِبُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

١٦٨٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ.

أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ.

١٦٨١ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِيْ نَفَرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَبُوْ

یہ حدیث حماد بن زید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

مناقب حضرت عبدالرحمن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابوبکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں ہیں، عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہیں، سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں، سعید بن زید جنت میں اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنت میں (جائیں گے)۔

ابومصعب نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد، عبدالرحمن بن حمید، حمید اور سعید بن زید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ لیکن اس میں عبدالرحمن بن عوف کا ذکر نہیں۔ یہ پہلی حدیث سے اصح ہے۔

عبدالرحمن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نے ایک مجلس میں ان سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس آدمی جنت میں جائیں گے (حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمن، حضرت ابوعبیدہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔ راوی کہتے ہیں حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں

عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا الْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُوْنِيْ بِاللّٰهِ اَبُو الْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ۔

سے خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا ابوالاعور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں (بتایئے) دسواں کون ہے انہوں نے فرمایا تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے۔ ابوالاعور جنتی ہیں۔ یعنی میں خود دسواں آدمی ہوں۔ ابوالاعور، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں میں نے امام بخاری سے سنا فرماتے ہیں یہ حدیث پہلی روایت سے اصح ہے۔

بَابٌ

۱۶۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمْرَكُنَّ لَمِمَّا يُهِمُّنِيْ بَعْدِيْ وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَقُوْلُ عَائِشَةُ فَسَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ تُرِيْدُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ازواج مطہرات کو مخاطب کرکے) فرمایا تمہارا معاملہ ان باتوں میں سے ہے جو میرے لیے اپنے بعد کے بارے میں پریشان کن ہے۔ اور تم پر صرف صبر کرنے والے ہی صبر کر سکیں گے۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا (ابوسلمہ) اللہ تعالیٰ تمہارے والد عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کی سلسبیل سے پلائے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اس قدر پہنچایا جو چالیس ہزار میں فروخت ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۸۳۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ الْبَصْرِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا نَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَوْصٰى بِحَدِيْقَةٍ لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِ مِائَةِ اَلْفٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین کے لیے ایک باغ کی وصیت فرمائی جو چار لاکھ میں فروخت ہوا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وُهَيْبٍ

مناقب حضرت ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

آپ کے والد ابووقاص کا نام مالک بن وہیب ہے

۱۶۸۴۔ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا یا اللہ! حضرت سعد

وسلم قال اللهم استجب لسعد اذا دعاك
وقد روي هذا الحديث عن اسمعيل عن
قيس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
اللهم استجب لسعد اذا دعاك -

باب ۵۸۸

۱۷۸۵ - حدثنا ابو كريب وابو سعيد
الاشج قالا نا ابو اسامة عن مجالد عن عامر
عن جابر بن عبد الله قال اقبل سعد فقال
النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي فليرني
امرؤ خاله هذا حديث غريب لا نعرفه
الا من حديث مجالد وكان سعد من بني
زهرة وكانت ام النبي صلى الله عليه وسلم
من بني زهرة فلذلك قال النبي صلى الله عليه
وسلم هذا خالي -

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص مجھے (ان جیسا) اپنا ماموں دکھائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف مجالد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ حضرت سعد کا تعلق زہرہ سے تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ بھی قبیلہ بنی زہرہ سے تھیں اسی لئے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں۔

باب ۵۸۹

۱۷۸۶ - حدثنا الحسن بن الصباح البزار
نا سفيان بن عيينة عن علي بن زيد ويحيى بن
سعيد سمعا سعيد بن المسيب يقول قال علي
ما جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم
اباه وامه لاحد الا لسعد قال له يوم احد
ارم فداك ابي وامي ارم ايها الغلام الحزور
هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن سعد
وقد روى غير واحد هذا الحديث عن يحيى
بن سعيد عن سعيد بن المسيب -

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کے علاوہ کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع نہیں فرمایا غزوۂ احد کے دن ان کے لئے فرمایا اے نوجوانو! تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں تیر پھینکو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ متعدد افراد نے یہ حدیث بواسطہ یحییٰ بن سعید حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت کی۔

۱۷۸۷ - حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد
وعبد العزيز بن محمد عن يحيى بن سعيد
عن سعيد بن المسيب عن سعد بن ابي وقاص
قال جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابويه يوم احد هذا حديث صحيح وقد

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احد کے دن میرے لئے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے بواسطہ عبداللہ بن شداد بن ہاد حضرت علی رضی

وروی هذا الحدیث عن عبد الله بن شداد بن الهاد عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم۔

۱۶۸۸۔ حدثنا بندار نا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن سعد بن ابراهیم عن عبد الله بن شداد عن علی بن ابی طالب قال ما سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یفدی احدا بابویه الا لسعد فانی سمعته یوم احد یقول ارم سعد فداک ابی وامی هذا حدیث صحیح۔

اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد کے علاوہ کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع فرماتے نہیں سنا جنگ احد کے دن میں نے سنا آپ نے فرمایا اے سعد! میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں تیر پھینکو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۵۹

۱۶۸۹۔ حدثنا قتیبة نا اللیث عن یحیی بن سعید عن عبد الله بن عامر بن ربیعة ان عائشة قالت سهر رسول الله صلی الله علیه وسلم مقدمه المدینة لیلة فقال لیت رجلا صالحا یحرسنی اللیلة قالت فبینما نحن کذلک اذ سمعنا خشخشة السلاح فقال من هذا فقال سعد بن ابی وقاص فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم ما جاء بک فقال سعد وقع فی نفسی خوف علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجئت احرسه فدعا له رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم نام هذا حدیث حسن صحیح۔

صالح مرد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو ایک رات بیدار رہے اس موقعہ پر آپ نے فرمایا کاش کوئی صالح مرد آج رات میری پاسبانی کرتا ام المومنین فرماتی ہیں اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا سعد بن ابی وقاص ہوں آپ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ حضرت سعد نے عرض کیا میرے دل میں آپ کے بارے میں کچھ فکر ہوا تو میں پاسبانی کی خاطر حاضر ہوا ہوں، یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی اور آرام فرما ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب ابی الاعور واسمه سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی الله عنه۔

۱۶۹۰۔ حدثنا احمد بن منیع نا هشیم انا حصین عن هلال بن یساف عن عبد الله بن ظالم المازنی عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل انه قال اشهد علی التسعة انهم

مناقب حضرت ابو اعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نو (۹) آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گنہگار نہ ہوں گا

فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ قِيلَ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءٍ فَقَالَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قِيلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قِيلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ أَنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٦٩١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

مَنَاقِبُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

١٦٩٢- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينَكَ قَالَ فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہ حرا پر تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرا ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ پوچھا گیا وہ کون تھے؟ حضرت سعد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم پوچھا گیا دسواں کون تھا؟ حضرت سعد نے فرمایا میں تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بواسطہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

احمد بن منیع نے بواسطہ حجاج بن محمد، شعبہ، حر بن صباح، عبدالرحمن بن اخنس اور سعید بن زید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

مناقب حضرت ابوعبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عیسائی سردار اور اس کا نائب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے ساتھ اپنا امین بھیجئے۔ آپ نے فرمایا میں عنقریب تمہارے ساتھ (ایسا) امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا۔ اس پر لوگ اس کے خواہشمند اور حریص ہوئے لیکن نبی کریم نے حضرت ابوعبیدہ کو بھیجا۔ ابواسحاق جب صلہ بن زفر سے یہ حدیث روایت کرتے تو فرماتے میں نے یہ روایت صلہ سے ساٹھ سال سے سن رکھی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت ابن عمر اور حضرت انس سے روایت ہے نبی اکرم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں محمد بن بشار نے بواسطہ مسلم بن قتیبہ و ابوداؤد، شعبہ اور ابواسحاق، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

بن بشار نا مسلم بن قتيبة نا ابو داود عن شعبة عن ابي اسحاق قال قال حذيفة قلب صلة بن زفر من ذهب.

۱۷۹۳۔ حدثنا احمد الدورقي نا اسمعيل بن ابراهيم عن الجريري عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة اي اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كان احب اليه قالت ابوبكر قلت ثم من قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ثم ابو عبيدة بن الجراح قلت ثم من فسكتت.

۱۷۹۴۔ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل ابوبكر نعم الرجل عمر نعم الرجل ابو عبيدة بن الجراح هذا حديث حسن انما نعرفه من حديث سهيل.

مناقب ابي الفضل عم النبي صلى الله عليه وسلم وهو العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه.

۱۷۹۵۔ حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن يزيد بن ابي زياد عن عبد الله بن الحارث قال ثني عبد المطلب بن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب ان العباس بن عبد المطلب دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم مغضبا وانا عنده فقال ما اغضبك قال يا رسول الله ما لنا ولقريش اذا تلاقوا بينهم تلاقوا بوجوه مبشرة واذا لقونا لقونا بغير ذلك قال فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احمر وجهه ثم قال والذي

(امام ترمذی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں صلہ بن زفر سونے کا ہے (یعنی نہایت عمدہ راوی ہیں)

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا نبی اکرم کے نزدیک کون صحابی زیادہ محبوب تھے، ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا حضرت عمرؓ پوچھا پھر کون؟ ام المومنین نے فرمایا حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ" حضرت فرماتے ہیں میں نے پوچھا پھر کون زیادہ محبوب تھا اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر کیا ہی اچھے آدمی ہیں، عمر کیا ہی اچھے انسان ہیں اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح کیا ہی اچھے آدمی ہیں (رضی اللہ عنہم) یہ حدیث حسن ہے ہم اسے حدیث سہیل رضی اللہ عنہ سے پہچانتے ہیں۔

مناقب حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ۔

عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حالت غصہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھا حضور اکرم نے پوچھا آپ کو غصہ کیوں آیا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے بارے میں قریش کی عجیب حالت ہے جب باہم ملتے ہیں تو خوشی خوشی ملتے ہیں لیکن جب ہم سے ملاقات کرتے ہیں تو حالت ہی غیر ہوتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں رسول اکرم غصہ میں آ گئے یہاں تک کہ چہرہ انور سرخ ہو گیا پھر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ

نفسي بيده لا يدخل قلب رجل الإيمان حتى يحبكم لله ولرسوله ثم قال أيها الناس من آذى عمي فقد آذاني فإنما عم الرجل صنو أبيه هذا حديث حسن صحيح.

ہوگا جب تک وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر تم سے محبت نہ رکھے۔ پھر فرمایا اے لوگو! جس نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی' اس نے مجھے تکلیف دی۔ بے شک آدمی کا چچا' باپ کی مثل ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ٥٩١

١٩٩٦۔ حدثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي نا شبابة نا ورقاء عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال العباس عم رسول الله صلى الله عليه وسلم وإن عم الرجل صنو أبيه أو من صنو أبيه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث أبي الزناد إلا من هذا الوجه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباس رضی اللہ عنہ' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ اور آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حدیث ابوالزناد سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

باب ٥٩٢

١٩٩٧۔ حدثنا أحمد بن إبراهيم الدورقي نا وهب بن جرير نا أبي قال سمعت الأعمش يحدث عن عمرو بن مرة عن أبي البختري عن علي أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعمر في العباس إن عم الرجل صنو أبيه وكان عمر كلمه في صدقته هذا حديث حسن.

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا۔ آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کی زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا تھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

١٩٩٨۔ حدثنا إبراهيم بن سعيد الجوهري نا عبد الوهاب بن عطاء عن ثور بن يزيد عن مكحول عن كريب عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للعباس إذا كان غداة الاثنين فأتني أنت وولدك حتى أدعو لهم بدعوة ينفعك الله بها وولدك فغدا وغدونا معه فألبسنا كساء ثم قال اللهم اغفر للعباس وولده مغفرة ظاهرة وباطنة لا تغادر ذنبا اللهم احفظه في ولده

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جب پیر کی صبح ہو تو خود بھی میرے پاس آنا اور اپنے صاحبزادوں کو بھی لانا تاکہ میں ایسی دعا مانگوں جو آپ کے لئے اور آپ کی اولاد کے لئے نفع بخش ہو۔ حضرت عباس ہمیں لے کر پیر کی صبح حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک چادر اوڑھا کر دعا مانگی "یا اللہ! حضرت عباس اور ان کی اولاد کی ظاہری و باطنی مغفرت فرما۔ جو ایک گناہ بھی نہ چھوڑے یا اللہ! تو ان کو ان کی اولاد میں معزز

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

دیکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مناقب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَقَدْ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ وَهُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو جنت میں فرشتوں کے ہمراہ اڑتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن جعفر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یحییٰ بن معین وغیرہ نے عبداللہ بن جعفر کو ضعیف کہا ہے۔ یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُوْرَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت جعفر سے بہتر نہ کسی نے جوتیاں پہنیں، نہ اونٹنی پر سوار ہوا اور نہ ہی گھوڑے کی زین پر سوار ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِيُّ نَا إِبْرَاهِيْمُ أَبُوْ إِسْحَاقَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلُ الرَّجُلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں باوجود زیادہ علم رکھنے کے صحابہ کرام سے قرآنی آیات کے بارے میں صرف اس لئے پوچھا کرتا تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں۔ میں جب حضرت جعفر بن

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْآيَاتِ مِنَ الْقُرْآنِ أَنَا أَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُطْعِمَنِي شَيْئًا فَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِي حَتّٰى يَذْهَبَ بِي إِلٰى مَنْزِلِهِ فَيَقُولُ لِامْرَأَتِهِ يَا أَسْمَاءُ أَطْعِمِينَا فَإِذَا أَطْعَمَتْنَا أَجَابَنِي وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَبُو إِسْحَاقَ الْمَخْزُومِيُّ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَدِينِيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

ابی طالب سے پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتے یہاں تک کہ مجھے اپنے گھر لے جاتے اور اپنی زوجہ سے فرماتے اے اسماء! ہمیں کھانا کھلاؤ جب وہ ہمیں کھانا کھلا کر فارغ ہوتیں۔ تو حضرت جعفر مجھے جواب دیتے۔ حضرت جعفر مساکین سے محبت رکھتے ان کے ساتھ بیٹھتے اور ان سے گفتگو کرتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ابوالمساکین کی کنیت سے پکارتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو مخزومی سے ابو ابراہیم بن فضل مدنی مراد ہیں۔ بعض محدثین نے ان کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

مناقب حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما

١٧٠٣۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا جَرِيرٌ وَابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيدَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ وَابْنُ أَبِي نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ الْكُوفِيُّ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں سفیان بن وکیع نے بواسطہ جریر اور ابن فضیل، یزید سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے۔ ابن ابی نعم سے مراد عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی کوفی ہیں

١٧٠٤۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ النَّبَّالُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ایک رات کسی کام کے لئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور باہر تشریف لائے آپ کے پاس کچھ لپٹا ہوا تھا۔ مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا چیز ہے۔ میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو پوچھا آپ نے کیا چیز لپیٹ رکھی ہے۔ آپ نے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں آپ کی

الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

دالوں پر ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ اور ا نہیں بھی جو ان سے محبت رکھیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ الْعَمِّيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ نَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَيَّ مِنَ الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ وَقَدْ رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَابْنُ أَبِي نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ۔

عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا اس کی طرف دیکھو مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے (نواسے) کو شہید کیا۔ اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میرے دنیا کے پھول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے شعبہ نے اسے محمد بن ابی یعقوب سے روایت کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ ابن ابی نعم سے عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی مراد ہیں۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ نَا رَزِينٌ قَالَ حَدَّثَتْنِي سَلْمَى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت سلمٰی سے روایت ہے فرماتی ہیں میں حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کی داڑھی مبارک اور سر انور گرد آلود تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا میں ابھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا حسن

عليه وسلم اي اهل بيتك احب اليك قال الحسن والحسين وكان يقول لفاطمة ادعي لي ابني فيشمهما ويضمهما اليه هذا حديث غريب من حديث انس۔

اور حسین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ پھر آپ ان کو سونگھتے اور اپنے ساتھ چمٹاتے یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔

باب ٥٩٣

١٧٠٨۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن عبد الله الانصاري نا الاشعث هو ابن عبد الملك عن الحسن عن ابي بكرة قال صعد رسول الله صلى الله عليه وسلم المنبر فقال ان ابني هذا سيد يصلح الله على يديه بين فئتين هذا حديث حسن صحيح قال يعني الحسن بن علي۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ راوی فرماتے ہیں، بیٹے سے مراد امام حسن رضی اللہ عنہ ہیں۔

باب ٥٩٤

١٧٠٩۔ حدثنا الحسين بن حريث نا علي بن الحسين بن واقد حدثني ابي حدثني عبد الله بن بريدة قال سمعت ابي بريدة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطبنا اذ جاء الحسن والحسين عليهما قميصان احمران يمشيان ويعثران فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم من المنبر فحملهما ووضعهما بين يديه ثم قال صدق الله انما اموالكم واولادكم فتنة نظرت الى هذين الصبيين يمشيان ويعثران فلم اصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما هذا حديث حسن غريب انما نعرفه من حديث الحسين بن واقد۔

حضرت ابوبریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اتنے میں حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما تشریف لائے انہوں نے لال رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور وہ گرتے پڑتے آرہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور دونوں کو اٹھایا اور سامنے بٹھا لیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے "انما اموالکم واولادکم فتنۃ" (بے شک تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہے) میں نے ان بچوں کو دیکھا کہ وہ گرتے پڑتے آرہے ہیں تو میں صبر نہ کر سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر ان کو اٹھایا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے حسین بن واقد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

١٧١٠۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن راشد عن يعلى بن مرة قال قال

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں اللہ تعالیٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط هذا حدیث حسن۔

اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھے امام حسین اولاد میں سے ایک فرزند ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۱۱۔ حدثنا محمد بن یحیی نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهری عن انس بن مالک قال لم یکن احد منهم اشبه برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن بن علی هذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہ تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا اسمعیل بن ابی خالد عن ابی جحیفة قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان الحسن بن علی یشبهه هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی بکر الصدیق وابن عباس وابن الزبیر۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۷۱۳۔ حدثنا خلاد بن اسلم البغدادی نا النضر بن شمیل نا هشام بن حسان عن حفصة بنت سیرین قالت ثنی انس بن مالک قال کنت عند ابن زیاد فجیء برأس الحسین فجعل یقول بقضیب فی انفه ویقول ما رایت مثل هذا حسنا لم یذکر قال قلت اما انه کان من اشبههم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا حدیث حسن صحیح غریب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا آنحضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر انور لایا گیا تو وہ ایک چھڑی سے آپ کی ناک پر مارنے لگا اور کہا میں نے ان جیسا حسن نہیں دیکھا تو پھر ان کا (امام حسن رضی اللہ عنہ کا) ذکر کیوں ہوتا ہے حضرت انس فرماتے ہیں میں نے کہا وہ ان لوگوں میں سے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۱۴۔ حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن انا عبید اللہ بن موسی عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن هانئ بن هانئ عن علی قال الحسن اشبه برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الرأس والحسین اشبه برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک هذا حدیث حسن غریب۔

حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سینہ سے سر تک اور امام حسین رضی اللہ عنہ سینہ سے نیچے آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا جِيْءَ بِرَاْسِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَاَصْحَابِهٖ نُضِّدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحَبَةِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَاِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّءُوْسَ حَتّٰى دَخَلَتْ فِيْ مَنْخَرَيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتّٰى تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوْا قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

عمارہ بن عمیر سے روایت ہے جب عبید اللہ ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لا کر مسجد کے صحن میں ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر رکھے گئے۔ تو ان کے پاس گیا لوگ کہہ رہے تھے آ گیا آ گیا۔ اچانک دیکھا کہ ایک سانپ آیا وہ ان سروں کے درمیان سے نکلتا ہوا ابن زیاد کے نتھنوں میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر ٹھہر کر چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا۔ لوگوں نے پھر کہا آ گیا آ گیا، دو یا تین مرتبہ اس نے اسی طرح کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۹۵

۱۷۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَاَلَتْنِيْ اُمِّيْ مَتٰى عَهْدُكَ تَعْنِيْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا لِيْ بِهٖ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّيْ فَقُلْتُ لَهَا دَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّيَ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهٗ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهٗ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے میری والدہ نے مجھ سے پوچھا تم نے کب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی۔ میں نے کہا اتنی مدت سے میں حضور سے نہیں مل سکا۔ یہ سنکر وہ رنجیدہ ہوئیں۔ تو میں نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور تمہارے اور اپنے لئے دعائے مغفرت کراؤں، پس میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی یہاں تک کہ آپ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر چل پڑے میں بھی آپ کے پیچھے ہو گیا میری آہٹ سنکر فرمایا کون ہے حذیفہ ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تجھے کیا کام ہے، اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری ماں کو بخش دے یہ ایک فرشتہ ہے جو آج رات سے پہلے کبھی نہیں اترا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے اور یہ خوشخبری دینے حاضر ہو کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں، یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے ہم اسے صرف اسرائیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ إِسْرَائِيْلَ.

١٧١٧۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٧١٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

١٧١٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

مَنَاقِبُ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٧٢٠۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَنْ إِنْ أَخَذْتُمْ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا، یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے کہا اے لڑکے! تو کتنی اچھی سواری پر سوار ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار بھی تو کیا ہی اچھا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں زمعہ بن صالح کو بعض علماء نے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کندھے پر اٹھائے یہ دعا مانگ رہے تھے۔ یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مناقب اہل بیت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفہ کے دن اپنی اونٹنی قصواء پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ میں نے سنا آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ اللہ کی کتاب،

بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَزَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ قَدْ رَوٰى عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ إِلَى خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَأَبِي الْحَمْرَاءِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ

اور میرے گھر والے" اہل بیت" اس باب میں حضرت ابوذر، ابوسعید، زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب حسن ہے۔ زید بن حسن سے سعید بن سلیمان اور کئی دوسرے اہل علم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ پروردۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آیت کریمہ "انما یرید لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا" حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دولت کدہ میں نازل ہوئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر چادر اوڑھائی حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ آپ کے پیچھے تھے۔ انہیں بھی چادر اوڑھائی، پھر دعا مانگی یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے گندگی دور رکھ اور انہیں خوب پاک وصاف بنا دے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر ہو اور خیر کی جانب ہو، اس باب میں حضرت ام سلمہ، معقل بن یسار، ابوحمراء اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے، ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عزت یعنی اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گی۔ پس دیکھو کہ تم

الحوض فانظروا كيف تخلفوني فيهما هذا حديث حسن غريب۔

میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۲۳۔ حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن كثير النواء عن ابي ادريس عن المسيب بن نجبة قال قال علي بن ابي طالب قال النبي صلى الله عليه وسلم ان كل نبي اعطي سبعة نجباء رفقاء او قال رقباء واعطيت انا اربعة عشر قلنا من هم قال انا وابناي وجعفر وحمزة وابوبكر وعمر ومصعب بن عمير وبلال وسلمان وعمار والمقداد وحذيفة وعبد الله ابن مسعود هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث عن علي موقوفا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو سات نجیب ورفیق یا فرمایا رقیب عطا کئے گئے اور مجھے چودہ دیئے گئے مسیب بن نجبہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا وہ کون ہیں؟ حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔

۱۷۲۴۔ حدثنا ابوداؤد سليمان بن الاشعث نا يحيى بن معين نا هشام بن يوسف عن عبد الله بن سليمان النوفلي عن محمد بن علي بن عبد الله بن عباس عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احبوا الله لما يغذوكم من نعمه واحبوني بحب الله واحبوا اهل بيتي بحبي هذا حديث حسن غريب انما نعرفه من هذا الوجه۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں نعمتوں سے غذا عطا فرماتا ہے مجھ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرو اور میرے اہل بیت سے میرے سبب محبت کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت وابي بن كعب وابي عبيدة بن الجراح

مناقب حضرت معاذ بن جبل، زید بن ثابت، ابی بن کعب اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم

۱۷۲۵۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا حميد بن عبد الرحمن عن داؤد العطار عن معمر عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارحم امتي بامتي ابوبكر واشدهم في امر الله عمر واصدقهم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت پر سب سے زیادہ مہربان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، احکام الٰہی میں سب سے زیادہ سخت حضرت عمر رضی اللہ عنہ، شرم وحیا میں سب سے زیادہ سچے حضرت

حياءً عثمان بن عفان وأعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وأفرضهم زيد بن ثابت وأقرؤهم أبي بن كعب ولكل أمة أمين وأمين هذه الأمة أبو عبيدة بن الجراح هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث قتادة إلا من هذا الوجه وقد رواه أبو قلابة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

١٧٢٦۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي نا خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي بن كعب إن الله أمرني أن أقرأ عليك لم يكن الذين كفروا قال وسماني قال نعم فبكى هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث عن أبي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

١٧٢٧۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا شعبة عن قتادة عن أنس بن مالك قال جمع القرآن على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعة كلهم من الأنصار أبي بن كعب ومعاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبو زيد قال قلت لأنس من أبو زيد قال أحد عمومتي هذا حديث حسن صحيح۔

١٧٢٨۔ حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل أبو بكر نعم الرجل عمر نعم الرجل أبو عبيدة بن الجراح نعم الرجل أسيد بن حضير نعم الرجل ثابت بن قيس بن شماس نعم الرجل معاذ بن جبل نعم الرجل

عثمان بن عفان، حلال کو حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل، علم فرائض کے سب سے زیادہ عالم زید بن ثابت اور سب سے اچھے قاری حضرت ابی بن کعب ہیں رضی اللہ عنہم ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے حضرت قتادہ کی روایت سے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں، ابو قلابہ نے بواسطہ حضرت انس، نبی کریم سے اسکے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں "لم یکن الذین کفروا" پڑھ کر سناؤں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا حضور! اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں! حضرت ابی بن کعب نے (یہ سنکر) رو پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بواسطہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چار صحابہ کرام نے قرآن پاک جمع کیا یہ چاروں انصاری تھے، حضرت ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم۔ راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک سے پوچھا کون سے ابو زید؟ انہوں نے فرمایا میرے ایک چچا ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابو بکر، عمر، ابو عبیدہ بن جراح اسید بن حضیر، ثابت بن قیس بن شماس، معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن جموح (یہ سب) کیا ہی اچھے انسان ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اسے حدیث سہیل سے

معاذ بن عمرو بن الجموح هذا حديث حسن إنما نعرفه من حديث سهيل۔

١٧٢٩۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن أبي إسحاق عن صلة بن زفر عن حذيفة بن اليمان قال جاء العاقب والسيد إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالا ابعث معنا أمينك قال فإني سأبعث معكم أمينا حق أمين فأشرف لها الناس فبعث أبا عبيدة قال وكان أبو إسحاق إذا حدث بهذا الحديث عن صلة قال سمعته منذ ستين سنة هذا حديث حسن صحيح وقد روي عن عمر وأنس عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لكل أمة أمين وأمين هذه الأمة أبو عبيدة بن الجراح

مناقب سلمان الفارسي رضي الله عنه

١٧٣٠۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا أبي عن الحسن بن صالح عن أبي ربيعة الإيادي عن الحسن عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الجنة تشتاق إلى ثلاثة علي وعمار وسلمان هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث الحسن بن صالح۔

مناقب عمار بن ياسر وكنيته أبو اليقظان رضي الله عنه

١٧٣١۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن أبي إسحاق عن هانئ بن هانئ عن علي قال جاء عمار بن ياسر يستأذن على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ائذنوا له

جانتے ہیں۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عیسائی سردار اور اس کا نائب، نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے ساتھ اپنا امین بھیجئے۔ آپ نے فرمایا عنقریب میں تمہارے پاس ایسا امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہے لوگ اس کی طمع و حرص کرنے لگے پھر آپ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا راوی فرماتے ہیں ابو اسحٰق صلہ بن زفر سے یہ حدیث بیان کرتے وقت فرماتے ہیں میں نے ان سے یہ حدیث ساٹھ سال سے سن رکھی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عمر و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

مناقب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے، حضرت علی، حضرت عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسن بن صالح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

مناقب حضرت ابو الیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا انہیں اجازت دو۔

مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

پاک اور پاک کئے گئے کا آنا مبارک ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۳۲۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ وَهُوَ شَيْخٌ كُوْفِيٌّ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ وَلَهُ اِبْنٌ يُقَالُ لَهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمار بن یاسر کو جب بھی دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا انہوں نے زیادہ صحیح کو اختیار کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت سے پہچانتے ہیں وہ کوفی شیخ ہیں۔ لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کے ایک بیٹے ہیں جن کا نام یزید بن عبدالعزیز ہے وہ ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن آدم ان سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۳۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلٰى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا قَدْرُ بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلٰى رِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوٰى سَالِمٌ الْمُرَادِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ تمہارے پاس کتنی مدت رہوں گا۔ میرے بعد والوں کی پیروی کرنا۔ آپ نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ فرمایا۔ (نیز فرمایا) حضرت عمار بن یاسر کے طریقہ پر چلنا اور عبداللہ بن مسعود جو کچھ بیان کریں اس کی تصدیق کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابراہیم بن سعد نے اسے بواسطہ سفیان ثوری، عبدالملک بن عمیر، ہلال مولیٰ ربعی اور ربعی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ سالم مرادی کوفی نے بواسطہ عمرو بن ہرم اور ربعی بن حراش، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

۱۷۳۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار! خوشخبری ہو تمہیں باغی جماعت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ يَا عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي الْيَسَرِ وَحُذَيْفَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

مَنَاقِبُ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ هُوَ أَبُو الْيَقْظَانِ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي ذَرٍّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۷۳۶۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شِبْهِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَتَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ يَمْشِي فِي الْأَرْضِ بِزُهْدِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ.

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا أَبُو مُحَيَّاةَ يَحْيَى بْنُ يَعْلَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

قتل کرے گی۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ، عبداللہ بن عمرو، ابو یسر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے غریب ہے۔

مناقب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچے آدمی پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ ہی زمین نے اس کو اٹھایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں فرمایا ابوذر سے زیادہ سچے لہجے والے اور بڑھ کر وفادار پر نہ آسمان نے سایہ کیا اور نہ زمین نے اٹھایا۔ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رشک کرنے والے کی طرح عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ان کی یوں تعریف کرتے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" تم بھی ان کی تعریف کرو۔ یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے بعض محدثین نے یہ حدیث بیان کی اور فرمایا حضرت ابوذر زمین پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زہد سے چلتے ہیں۔

مناقب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن سلام کے بھتیجے عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

عمیر عن ابن اخی عبد اللہ بن سلام قال لما
اُرید قتل عثمان جاء عبد اللہ بن سلام فقال
لہ عثمان ما جاء بک قال جئت فی نصرتک
قال اخرج الی الناس فاطردھم عنی فانک
خارج خیر لی منک داخلا فخرج عبد اللہ
الی الناس فقال ایھا الناس انہ کان اسمی فی
الجاھلیۃ فلان فسمانی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عبد اللہ ونزلت فی آیات من
کتاب اللہ نزلت فی وشھد شاھد من بنی
اسرائیل علی مثلہ فآمن واستکبرتم ان
اللہ لا یھدی القوم الظالمین ونزل قل کفی
باللہ شھیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم
الکتاب ان للہ سیفا مغمودا عنکم وان
الملائکۃ قد جاورتکم فی بلدکم ھذا الذی
نزل فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاللہ
اللہ فی ھذا الرجل ان تقتلوہ فواللہ لئن
قتلتموہ لتطردن جیرانکم الملائکۃ ولتسلن
سیف اللہ المغمود عنکم فلا یغمد الی یوم
القیامۃ قالوا اقتلوا الیھودی واقتلوا عثمان
ھذا حدیث غریب انما نعرفہ من حدیث
عبد الملک بن عمیر وقد روی شعیب بن
صفوان ھذا الحدیث عن عبد الملک بن عمیر
فقال عمر بن محمد بن عبد اللہ بن سلام عن
جدہ عبد اللہ بن سلام۔
۳۸۱۷۔ حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن معاویۃ
بن صالح عن ربیعۃ بن یزید عن ابی ادریس
الخولانی عن یزید بن عمیرۃ قال لما حضر معاذ
بن جبل الموت قیل لہ یا ابا عبد الرحمن
اوصنا قال اجلسونی فقال ان العلم والایمان

کو شہید کرنے کا ارادہ کیا گیا تو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تشریف لائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے آئے؟ فرمایا آپ کی مدد کے لئے حاضر ہوا ہوں حضرت عثمان نے فرمایا باہر جا کر لوگوں کو مجھ سے ہٹائیں آپ کا (اس وقت) باہر جانا میرے لئے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا لوگو: جاہلیت کے دور میں میرا فلاں نام تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبد اللہ رکھا۔ اور میرے بارے میں قرآن پاک کی کئی آیات نازل ہوئیں "وشھد شاھد" اور "قل کفی باللہ" میرے بارے میں نازل ہوئیں۔ اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایک تلوار ہے جو ابھی تک (تم سے) میان میں ہے۔ فرشتے اس شہر میں تمہارے پڑوسی ہیں۔ جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ لہٰذا اس شخص کو شہید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اگر تم انہیں شہید کرو گے تو تم فرشتوں کو ہٹا دو گے اور اللہ تعالیٰ کی تلوار کو میان سے باہر لے آؤ گے جو ابھی تک میان میں ہے پھر وہ قیامت تک میان میں نہیں جائے گی محاصرین نے کہا اس یہودی کو بھی قتل کر دو اور عثمان (رضی اللہ عنہ) کو بھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے عبد الملک بن عمیر کی روایت سے پہچانتے ہیں شعیب بن صفوان نے اسے عبد الملک بن عمیر سے روایت کیا اور کہا بواسطہ عمر بن محمد بن سلام بواسطہ ان کے دادا حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سے مروی ہے)

حضرت یزید بن عمیرہ سے مروی ہے کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو کہا گیا ابو عبد الرحمٰن! ہمیں کچھ نصیحت فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا مجھے بٹھا دو۔ پھر فرمایا علم اور ایمان اپنی جگہ پر ہے جو انہیں تلاش کرے گا پائے گا۔ یہ بات تین مرتبہ فرمائی

مَكَانَهُمَا مَنْ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

پھر فرمایا چار آدمیوں کے پاس علم ڈھونڈو عویمر ابو درداء سلمان فارسی عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن سلام جو پہلے یہودی تھا پھر اسلام لائے (رضی اللہ عنہم) میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ دس جنتیوں میں سے دسویں ہیں۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ يَحْيَى ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَيَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَاَبُو الزَّعْرَاءِ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَانِئٍ وَاَبُو الزَّعْرَاءِ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ اسْمُهُ عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ اَخِيْ اَبِي الْاَحْوَصِ صَاحِبِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میرے صحابہ کرام حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرنا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا طریقہ اختیار کرنا، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو لازم پکڑنا۔ یہ حدیث اس طریق یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سلمہ بن کہیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اور یحییٰ بن سلمہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابو زعراء کا نام عبداللہ بن ہانی ہے۔ ابو زعراء جن سے شعبہ، ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں ان کا نام عمرو بن عمرو ہے وہ ابوالاحوص کے بھتیجے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

۱۷۴۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نُرٰى حِيْنًا اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نُرٰى

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اور میرا بھائی یمن سے آئے ایک مدت تک ہم یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہیں کیونکہ ہم انہیں اور ان کی والدہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے دیکھتے تھے۔ یہ حدیث

مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ۔

حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے اسے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے۔

۱۷۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِأَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَدَلًّا فَنَأْخُذَ عَنْهُ وَنَسْمَعَ مِنْهُ قَالَ كَانَ أَقْرَبُ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَتّٰى يَتَوَارٰى مِنَّا فِي بَيْتِهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ زُلْفٰى هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا ہمیں وہ شخص بتائیں جو ہدایت اور حسن سیرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب ہو تاکہ ہم اس سے کچھ حاصل کریں اور حدیث سنیں انہوں نے فرمایا ہدایت، طور طریقہ اور سیرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ وہ گھر تشریف لے جاتے اور ہم سے مخفی ہو جاتے (یعنی ظاہری کیفیت تو یہ تھی باطن خدا جانے) صحابہ کرام میں سے زندہ حضرات جانتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ان لوگوں میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ مقرب ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا سَعِيدٌ الْحَرَّانِيُّ نَا زُهَيْرٌ نَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ هٰذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں بلا مشورہ کسی کو امیر بناتا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ اس حدیث کو ہم بواسطہ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۴۳۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو بغیر مشورہ کے امیر بناتا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

۱۷۴۴۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں، حضرت عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل

عليه وسلم خذوا القرآن من اربعة من ابن مسعود وابي بن كعب ومعاذ ابن جبل وسالم مولى ابي حذيفة هذا حديث حسن صحيح۔

۱۷۳۵۔ حدثنا الجراح بن مخلد البصري نا معاذ بن هشام حدثني ابي عن قتادة عن خيثمة بن ابي سبرة قال اتيت المدينة فسالت الله ان ييسر لي جليسا صالحا فيسر لي ابا هريرة فجلست اليه فقلت له اني سالت الله ان ييسر لي جليسا صالحا فوفقت لي فقال من اين انت قلت من اهل الكوفة جئت التمس الخير واطلبه فقال اليس فيكم سعد بن مالك مجاب الدعوة وابن مسعود صاحب طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم ونعليه وحذيفة صاحب سر رسول الله صلى الله عليه وسلم وعمار الذي اجاره الله من الشيطان على لسان نبيه وسلمان صاحب الكتابين قال قتادة والكتابان الانجيل والقرآن هذا حديث حسن غريب صحيح وخيثمة هو ابن عبد الرحمن بن ابي سبرة نسب الى جده۔

مناقب حذيفة ابن اليمان رضي الله عنه

۱۷۳۶۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا اسحاق بن عيسى عن شريك عن ابي اليقظان عن زاذان عن حذيفة قال قالوا يا رسول الله لو استخلفت قال ان استخلفت عليكم فعصيتموه عذبتم ولكن ما حدثكم حذيفة فصدقوه وما اقراكم عبد الله فاقرءوه قال عبد الله فقلت لاسحاق بن عيسى يقولون هذا عن ابي

اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہم سے قرآن حاصل کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت خیثمہ بن ابی سبرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ آیا تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ مجھے اچھا ہمنشین عطا فرمائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس عطا فرمائی۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اچھے ہمنشین کا سوال کیا تھا سو مجھے آپ مل گئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو میں نے کہا اہل کوفہ سے ہوں طلب علم کے لئے آیا ہوں۔ حضرت ابوہریرہ نے پوچھا کیا تمہارے پاس سعد بن مالک نہیں جن کی دعا قبول ہوتی ہے۔ نیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان طہارت اور نعلین پاک اٹھانے والے حضرت عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں۔ رسول اللہ کے رازدار حضرت حذیفہ نہیں ہیں حضرت عمار جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی اور دو کتابوں والے سلمان جیسے لوگ نہیں ہیں۔ قتادہ فرماتے ہیں دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ خیثمہ عبدالرحمن بن ابی سبرہ کے فرزند ہیں اور دادا کی طرف منسوب ہیں۔

مناقب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اپنا خلیفہ مقرر فرماتے تو کیا اچھا ہوتا آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کرتا پھر تم اسکی نافرمانی کرتے تو عذاب میں مبتلا ہوتے لیکن جو کچھ حذیفہ تم سے بیان کریں اس کی تصدیق کرو اور حضرت عبداللہ جو کچھ پڑھائیں اسے پڑھو عبداللہ بن عبدالرحمن راوی فرماتے ہیں میں نے اسحق بن عیسیٰ سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ حدیث ابو وائل سے مروی

قَائِلٍ قَالَ لَا عَنْ نَزَاهَاتٍ إِنْشَاءَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۳۷۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَضَ لِأُسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيهِ لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِي إِلَى مَشْهَدٍ قَالَ لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيكَ وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَآثَرْتُ حِبَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِبِّي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۷۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُوا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَتْ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۷۳۹۔ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرُّومِيِّ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيَ أَخِي قَالَ هُوَ ذَا فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعْهُ

ہے انھوں نے کہا نہیں بلکہ لا قان سے۔ انشاء اللہ۔ یہ حدیث یعنی روایت شریک حسن ہے۔

مناقب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

حضرت اسلم سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ساڑھے تین ہزار اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا وظیفہ تین ہزار مقرر فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے پوچھا آپ نے حضرت اسامہ کو مجھ پر کیوں فضیلت دی؟ وہ کسی جنگ میں مجھ پر سبقت نہیں لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زید تمہارے باپ سے اور حضرت اسامہ تم سے زیادہ محبوب تھے۔ تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی "ادعوہم لآبائہم" الخ۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت جبلہ بن حارثہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیجیے۔ آپ نے فرمایا وہ یہ ہیں اگر تمہارے ساتھ جائیں تو میں منع نہیں کروں گا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں آپ پر کسی کو ترجیح نہیں

قال زيد يا رسول الله والله لا أختار عليك أحدا قال فرأيت رأي أخي أفضل من رأيي هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث ابن الرومي عن علي بن مسهر.

۱۷۵۰ - حدثنا أحمد بن الحسن نا عبد الله بن مسلمة عن مالك بن أنس عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث بعثا وأمر عليهم أسامة بن زيد فطعن الناس في إمارته فقال إن تطعنوا في إمارته فقد كنتم تطعنون في إمرة أبيه من قبل وايم الله إن كان لخليقا للإمارة وإن كان من أحب الناس إلي وإن هذا من أحب الناس إلي بعده. هذا حديث حسن صحيح. حدثنا علي بن حجر نا إسماعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث مالك بن أنس.

مناقب أسامة بن زيد رضي الله عنه.

۱۷۵۱ - حدثنا أبو كريب نا يونس بن بكير عن محمد بن إسحاق عن سعيد بن عبيد بن السباق عن محمد بن أسامة بن زيد عن أبيه قال لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم هبطت وهبط الناس المدينة فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد أصمت فلم يتكلم فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع يديه علي ويرفعهما فأعرف أنه يدعو لي. هذا حديث حسن غريب.

۱۷۵۲ - حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل

دوں گا۔ جبلہ فرماتے ہیں میں نے اپنی رائے سے بھائی کی رائے بہتر دیکھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے بواسطہ ابن الرومی، علی بن مسہر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا۔ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ تو آپ نے فرمایا اگر تم نے آج ان کی سرداری پر اعتراض کیا ہے تو اس سے پہلے تم ان کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! وہ امارت کا اہل تھا اور لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا۔ اور ان کے بعد یہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن حجر نے بواسطہ اسماعیل بن جعفر اور عبداللہ بن دینار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت مالک بن انس کی روایت کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

مناقب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض میں شدت آگئی تو میں بھی اور دوسرے لوگ مدینہ شریف اترے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ خاموش ہو چکے تھے اس لئے گفتگو نہ فرمائی، لیکن اپنے دونوں ہاتھ مجھ پر رکھ دیتے اور پھر اٹھاتے میں سمجھ گیا کہ میرے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

بْنُ مُوسَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحِبِّيهِ فَإِنِّي أُحِبُّهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۱۷۵۳۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَا يَا أُسَامَةُ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لٰكِنِّي أَدْرِي ائْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ۔

مَنَاقِبُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَزْدِيُّ نَا زَائِدَةُ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی ناک صاف کرنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا آپ چھوڑ دیں میں صاف کرتی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! ان سے محبت کرو کیونکہ میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور عباس تشریف لائے انہوں نے کہا اسامہ! ہمارے لئے رسول اکرم سے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عباس اجازت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا میں جانتا ہوں انہیں آنے دو چنانچہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم یہ بات پوچھنے حاضر ہوئے ہیں کہ اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا) انہوں نے عرض کیا ہم محض گھر والوں کی بابت پوچھنے نہیں آئے حضور اکرم نے فرمایا میرے اہل بیت میں سے وہ زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور میں نے بھی انعام کیا وہ اسامہ بن زید ہیں۔ انہوں نے عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب۔ حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا کو آخر میں رکھا آپ نے فرمایا وہ آپ سے ہجرت میں سابق ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

مناقب جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں جب سے اسلام لایا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس آنے سے کبھی نہیں روکا اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے

مِنْهُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ اِلَّا ضَحِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

مسکراتے ہوئے دیکھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۵۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنِيْ زَائِدَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب سے میں مسلمان ہوا ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس حاضر ہونے سے کسی وقت نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا ہنستے ہوئے دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مناقب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِيْ جَهْضَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَاٰى جِبْرِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ اَبُوْ جَهْضَمٍ لَمْ يُدْرِكِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاسْمُهُ مُوْسَى بْنُ سَالِمٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دو مرتبہ دعا فرمائی۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ ابوجہضم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا ان کا نام موسیٰ بن سالم ہے۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحُكْمَ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ وَقَدْ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دو مرتبہ یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے علم و حکمت عطا فرمائے۔ یہ حدیث حسن اس طریق یعنے عطاء کی روایت سے غریب ہے۔ عکرمہ نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسے روایت کیا ہے۔

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِيْ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے گلے لگایا اور فرمایا یا اللہ انہیں حکمت سکھا دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مناقب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

١٧٥٩. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا بِيَدِي قِطْعَةُ إِسْتَبْرَقٍ وَلَا أُشِيرُ بِهَا إِلَى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے جب اس سے جنت کے کسی حصے کی طرف اشارہ کرتا ہوں تو مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے میں نے یہ واقعہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا حضرت حفصہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تیرا بھائی نیک شخص ہے۔ یا فرمایا حضرت عبداللہ صالح مرد ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

١٧٦٠. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أُرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوهُ حَتَّى أُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر چراغ دیکھا تو فرمایا اے عائشہ! میرا خیال ہے حضرت اسماء کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے، تم اس وقت تک نام نہ رکھنا جب تک میں نہ رکھوں، چنانچہ آپ نے اس بچے کا نام حضرت عبداللہ رکھا اور تحنیک کی (کھجور چبا کر تبرکاً ان کے تالو میں لگائی) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

١٧٦١. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُنَيْسٌ قَالَ فَدَعَا لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو میری والدہ نے آواز سن کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ انیس ہے حضرت انس فرماتے ہیں پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے تین دعائیں فرمائیں۔ ان میں سے دو کو تو میں دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کی آخرت میں امید ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۷۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ أُدْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَا أَعْطَيْتَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انس بن مالک آپ کے خادم ہیں اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے دعا مانگی یا اللہ! ان کے مال، اولاد اور جو کچھ ان کو عطا فرمائے اس میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۶۳: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِيْ نَصْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَنَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ أَجْتَنِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِيْ نَصْرٍ وَأَبُوْ نَصْرٍ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ أَبِيْ خَيْثَمَةَ الْبَصْرِيُّ رَوٰى عَنْ أَنَسٍ أَحَادِيْثَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت بقلہ رکھی تھی اور مجھے یہ پسند تھی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ ابونصر سے خثیمہ بن ابی خثیمہ بصری مراد ہیں وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کئی احادیث روایت کرتے ہیں۔

۱۷۶۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مَيْمُوْنٌ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّيْ فَإِنَّكَ لَنْ تَأْخُذَ عَنْ أَحَدٍ أَوْثَقَ مِنِّيْ إِنِّيْ أَخَذْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيْلَ وَأَخَذَهُ جِبْرِيْلُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ثابت بنانی سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا اے ثابت! مجھ سے (علم) لے لو کیونکہ مجھ سے زیادہ معتبر سے نہیں لے سکو گے میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حاصل کیا آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اور انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے لیا ہے۔

۱۷۶۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَعْقُوْبَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ

ابوکریب نے بواسطہ زید بن حباب، میمون ابی عبداللہ اور ثابت، حضرت بن مالک رضی اللہ عنہ سے یعقوب کی روایت کے ہم معنی حدیث روایت کی لیکن یہ مذکور نہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے لیا۔ یہ حدیث

غريب لا نعرفه إلا من حديث زيد بن حباب.

١٧٦٦ - حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أسامة عن شريك عن عاصم الأحول عن أنس قال ربما قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ذا الأذنين قال أبو أسامة يعني يمازحه هذا حديث حسن غريب صحيح.

١٧٦٧ - حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود عن أبي خلدة قال قلت لأبي العالية سمع أنس من النبي صلى الله عليه وسلم قال خدمه عشر سنين ودعا له النبي صلى الله عليه وسلم وكان له بستان يحمل في السنة الفاكهة مرتين وكان فيها ريحان يجيء منه ريح المسك هذا حديث حسن غريب وأبو خلدة اسمه خالد بن دينار وهو ثقة عند أهل الحديث وقد أدرك أنس بن مالك وروى عنه.

مناقب أبي هريرة رضي الله عنه

١٧٦٨ - حدثنا أبو موسى محمد بن المثنى نا عثمان بن عمر نا ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال قلت يا رسول الله أسمع منك أشياء فلا أحفظها قال ابسط رداءك فبسطته فحدث حديثا كثيرا فما نسيت شيئا حدثني به هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن أبي هريرة.

١٧٦٩ - حدثنا محمد بن عمر بن علي المقدمي

غریب ہے ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے "اے دو کانوں والے!" کہہ کر پکارتے۔ ابو اسامہ کہتے حضور مزاحاً یوں فرماتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

ابو خلدہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے ابو العالیہ سے پوچھا کیا حضرت انس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل ہے؟ ابو العالیہ نے کہا انہوں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور حضور نے دعا فرمائی۔ حضرت انس کا ایک باغ تھا جس میں سال میں دو مرتبہ پھل لگتا تھا۔ اور اس میں گل ریحان کا ایک پودا تھا جس سے مشک کی بو آتی تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو پایا اور ان سے روایت بھی کی۔

مناقب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ سے جو کچھ سنتا ہوں یاد نہیں رہتا۔ آپ نے فرمایا چادر بچھاؤ میں نے چادر بچھائی آپ نے کچھ پڑھ کر دم فرمایا پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث سنیں لیکن ان میں سے ایک بھی نہ بھولا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

بن أبي عياش عن شعبة عن سماك عن أبي الربيع عن أبي هريرة قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبسطت ثوبي عنده ثم أخذه فجمعه على قلبي قال فما نسيت بعده. هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

۱۷۷۰ـ حدثنا أحمد بن منيع نا هشيم نا يعلى بن عطاء عن الوليد بن عبد الرحمن عن ابن عمر أنه قال لأبي هريرة يا أبا هريرة أنت كنت ألزمنا لرسول الله صلى الله عليه وسلم وأحفظنا لحديثه. هذا حديث حسن.

۱۷۷۱ـ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا أحمد بن سعيد الحراني أنا محمد بن سلمة عن محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم عن مالك بن أبي عامر قال جاء رجل إلى طلحة بن عبيد الله فقال يا أبا محمد أرأيت هذا اليماني يعني أبا هريرة أهو أعلم بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم منكم نسمع منه ما لا نسمع منكم أو يقول على رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم يقل قال أما أن يكون سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم نسمع عنه وذلك أنه كان مسكينا لا شيء له ضيفا لرسول الله صلى الله عليه وسلم يده مع يد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنا نحن أهل بيوتات وغنى وكنا نأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفي النهار لا نشك إلا أنه سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم نسمع ولا تجد أحدا فيه خير يقول على رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم يقل. هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من

ہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اپنا کپڑا بچھایا حضور اکرم نے اس کو لے کر میرے دل پر اکٹھا کر دیا اس کے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ابوہریرہ! ہم میں سے تم سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے اور سب سے زیادہ حدیثیں یاد رکھتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت مالک بن ابی عامر سے روایت ہے ایک شخص حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابو محمد! بتائیے تم میں سے کوئی اس یمنی یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاننے والا ہے۔ ہم ان سے وہ باتیں سنتے ہیں جو تم سے نہیں سنتے۔ یا وہ حضور کی طرف سے وہ باتیں کہتے ہیں جو تم نہیں کہتے۔ حضرت طلحہ نے جواب دیا انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ احادیث سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں۔ کیونکہ وہ مسکین تھے ان کے پاس کچھ نہ تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے انکا ہاتھ رسول اللہ کے ساتھ تھا۔ اور ہم گھربار والے اور مالدار تھے اس لئے ہم رسول اکرم کی خدمت میں صبح وشام حاضر ہوتے تھے۔ یقیناً انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی حدیثیں سنی اتنی ہم نے نہیں سنیں اور تم کسی خیر والے کو ایسا نہیں پاؤ گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ بات کہے جو آپ نے نہیں فرمائی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ یونس بن بکیر وغیرہ نے اسے

حدیث محمد بن إسحاق وقد رواه یونس بن بکیر وغیره عن محمد بن إسحاق۔

اسے محمد بن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

۱۷۷۲۔ حدثنا بشر بن آدم ابن بنت أزهر السمان نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا أبو خلدة نا أبو العالیة عن أبي هریرة قال قال لي النبي صلی الله علیه وسلم ممن أنت قلت من دوس قال ما کنت أری أن في دوس أحدا فیه خیر هذا حدیث غریب صحیح وأبو خلدة اسمه خالد بن دینار وأبو العالیة اسمه رفیع۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تم کس خاندان سے ہو، میں نے عرض کیا قبیلہ دوس سے ہوں۔ آپ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ قبیلہ دوس میں کوئی صاحب خیر بھی ہے۔ یہ حدیث غریب صحیح ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے۔

۱۷۷۳۔ حدثنا عمران بن موسی القزاز نا حماد بن زید نا المهاجر عن أبي العالیة الریاحي عن أبي هریرة قال أتیت النبي صلی الله علیه وسلم بتمرات فقلت یا رسول الله ادع الله فیهن بالبرکة فضمهن ثم دعا لي فیهن بالبرکة فقال لي خذهن فاجعلهن في مزودك هذا أو في هذا المزود کلما أردت أن تأخذ منه شیئا فأدخل فیه یدك فخذه ولا تنثره نثرا فقد حملت من ذلك التمر کذا وکذا من وسق في سبیل الله وکنا نأکل منه ونطعم وکان لا یفارق حقوي حتی کان یوم قتل عثمان فإنه انقطع هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه وقد روي هذا الحدیث من غیر هذا الوجه عن أبي هریرة۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس میں برکت کی دعا کیجئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اکٹھا فرمایا اور دعائے برکت فرمائی پھر مجھے فرمایا انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو۔ اور جب اس کو لینا چاہو تو اپنا ہاتھ ڈال کر لیا کرو اور ان کو بکھیرا نہ کرو۔ پس میں نے ان میں سے اتنے اتنے وسق کھجوریں اللہ کے راستے میں خرچ کیں ہم خود اس سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے (پھر بھی) وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ بھی ٹوٹ گیا یہ حدیث حسن اس طریق سے غریب ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے بھی مروی ہے۔

۱۷۷۴۔ حدثنا أحمد بن سعید المرابطي نا روح بن عبادة نا أسامة بن زید عن عبد الله بن رافع قال قلت لأبي هریرة لم کنیت أبا هریرة قال أما تفرق مني قلت بلی والله إني لأهابك قال کنت أرعی غنم أهلي وکانت

حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ سے پوچھا آپ کی کنیت "ابوہریرہ" کیسے پڑی؟ انہوں نے فرمایا تم مجھ سے ڈرتے نہیں؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں، اللہ کی قسم یقیناً آپ سے ڈرتا ہوں۔ فرمایا میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور میرے پاس ایک چھوٹی سی بلی

لِيْ هِرَّةٌ صَغِيْرَةٌ فَكُنْتُ اَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِيْ شَجَرَةٍ فَاِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِيْ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِيْهِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ اَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ وَ كُنْتُ لَا اَكْتُبُ

تھی میں اسے رات کو ایک درخت پر رکھ دیتا جب دن ہوتا تو لے ساتھ لے جاتا اور اس کے ساتھ کھیلتا اس لئے لوگوں نے مجھے ابوہریرہ کی کنیت سے پکارنا شروع کر دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے پاس مجھ سے زیادہ احادیث نہیں حضرت عبداللہ بن عمرو لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھتا نہیں تھا۔

مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ۔

مناقب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عمیرہ (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ دعا مانگی یا اللہ! انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے اور ان کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوادریس خولانی سے روایت ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حمص بن عمیر بن سعد کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو والی بنایا تو لوگوں نے کہا آپ نے عمیر کو معزول کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا۔ اس پر عمیر نے کہا حضرت معاویہ کا ذکر خیر سے ہی کیا کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا یا اللہ! ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ

مناقب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت

وَمِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ مِشْرَحٍ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِيْ قُرَيْشٍ هٰذَا حَدِيْثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ وَنَافِعٌ ثِقَةٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ لَمْ يُدْرِكْ طَلْحَةَ۔

مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَأَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ سَمَاعًا مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے سب سے زیادہ مضبوط مسلمان اور مومن حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے بواسطہ ابن لہیعہ مشرح کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اس کی سند قوی نہیں۔

حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عمرو بن عاص، قریش کے صالح لوگوں میں سے ہیں۔ اس حدیث کو ہم نافع بن عمر جمحی کی روایت سے پہچانتے ہیں، نافع ثقہ ہیں اور ان کی سند متصل نہیں۔ ابن ابی ملیکہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں پایا۔

مناقب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک مقام پر اترے لوگ وہاں سے گزرنے لگے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے، ابو ہریرہ! یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا یہ فلاں ہے۔ آپ فرماتے اللہ تعالیٰ کا یہ بندہ کتنا اچھا ہے، پھر پوچھتے یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا یہ فلاں ہے، فرماتے اللہ کا یہ بندہ کتنا برا ہے یہاں تک کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا خالد بن ولید ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالد بن ولید اللہ کا کتنا اچھا بندہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے یہ حدیث غریب ہے، ہمیں حضرت ابو ہریرہ سے زید بن اسلم کا سماع معلوم نہیں، یہ حدیث مرسل ہے۔ اس باب میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

١٧٨١۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

١٧٨٢۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَرُمَيْثَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

١٧٨٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

١٧٨٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَعْنِي مِمَّا يَلِي

مناقب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی کپڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا لوگ اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پر متعجب ہوتے ہو حالانکہ حضرت سعد بن معاذ کے جنتی رومال اس سے بھی اچھے ہوں گے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے ان کے لئے رحمٰن کا عرش بھی متحرک ہوا۔ اس باب میں حضرت اسید بن حضیر، ابو سعید اور رمیثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین نے کہا کس قدر ہلکا جنازہ ہے اور یہ بات انہوں نے اس لئے کہی کہ آپ نے بنو قریظہ کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا فرشتے ان کا جنازہ اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

مناقب حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ اس حیثیت سے تھے جس طرح کسی امیر کا سپاہی ہوتا ہے۔ انصاری (راوی) فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امور میں وہ سپاہی کی طرح تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف انصاری کی

مِنْ أُمُورِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا الْأَنْصَارِيُّ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ قَوْلَ الْأَنْصَارِيِّ.

روایت سے پہچانتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ نے انصاری سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ لیکن اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں۔

مَنَاقِبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

مناقب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

١٧٨٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں خچر یا گھوڑے پر سوار نہیں (بلکہ پیدل) تشریف لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٧٨٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيرِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى لَيْلَةِ الْبَعِيرِ مَا رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَاعَ بَعِيرَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ يَقُولُ جَابِرٌ لَيْلَةَ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيرَ اسْتَغْفَرَ لِي خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً وَكَانَ جَابِرٌ قَدْ قُتِلَ أَبُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَكَانَ جَابِرٌ يَعُولُهُنَّ وَيُنْفِقُ عَلَيْهِنَّ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَرُّ جَابِرًا وَيَرْحَمُهُ بِسَبَبِ ذَلِكَ هَكَذَا رُوِيَ فِي حَدِيثٍ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ هَذَا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ البعیر میں میرے لئے پچیس مرتبہ دعا فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور لیلۃ البعیر کا مطلب جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے یہ ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ انہوں نے اپنا اونٹ حضور پر فروخت کیا لیکن مدینہ تک سواری کی شرط لگائی۔ تو مطلب یہ ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں جس رات میں نے آپ پر اونٹ بیچا اس رات آپ نے میرے لئے پچیس مرتبہ دعا فرمائی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ احد کے دن شہید ہوئے اور انہوں نے اپنے پیچھے کئی بیٹیاں چھوڑیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان کی نگرانی فرماتے اور ان کے اخراجات برداشت کرتے اس لئے نبی اکرم ان کے ساتھ اچھا سلوک فرماتے اور ان کے لئے دعائے رحمت فرماتے۔ ایک حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

مناقب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

۱۷۸۷۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أحمد نا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن خباب قال هاجرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم نبتغي وجه الله فوقع أجرنا على الله فمنا من مات لم يأكل من أجره شيئا ومنا من أينعت له ثمرته فهو يهدبها وإن مصعب بن عمير مات ولم يترك إلا ثوبا كانوا إذا غطوا به رأسه خرجت رجلاه وإذا غطوا به رجليه خرج رأسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غطوا رأسه واجعلوا على رجليه الإذخر هذا حديث حسن صحيح حدثنا هناد نا ابن إدريس عن الأعمش عن أبي وائل عن خباب بن الأرت نحوه۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نے رضائے الٰہی کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی۔ پس ہمارا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوا۔ ہم میں سے بعض اپنے اجر میں کچھ پائے بغیر انتقال کر گئے اور بعض کے لئے پھل پک گئے اور وہ توڑ رہے ہیں۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور آپ نے صرف ایک کپڑا چھوڑا اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانکے جاتے تو سر کی طرف کھسک جاتا۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا سر ڈھانک دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہناد نے بواسطہ ابن ادریس، اعمش اور ابووائل، حضرت خباب بن ارت سے اسی کے ہم معنی روایت نقل کی۔

مناقب البراء بن مالك رضي الله عنه

مناقب حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

۱۷۸۸۔ حدثنا عبد الله بن أبي زياد نا سيار نا جعفر بن سليمان نا ثابت وعلي بن زيد عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كم من أشعث أغبر ذي طمرين لا يؤبه له لو أقسم على الله لأبره منهم البراء بن مالك هذا حديث حسن غريب۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی بکھرے بالوں والے غبار آلودہ، پھٹے پرانے کپڑوں والے جنہیں لوگ بنظر حقارت دیکھتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اس میں سچا کر دے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مناقب أبي موسى الأشعري رضي الله عنه

مناقب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۱۷۸۹۔ حدثنا موسى بن عبد الرحمن الكندي نا أبو يحيى الحماني عن بريدة بن عبد الله بن أبي بردة عن أبي بردة عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال يا أبا موسى لقد أعطيت مزمارا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا ابوموسیٰ! تمہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی میں سے خوش آوازی عطا کی گئی۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ، حضرت ابوہریرہ اور

مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ.

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

١٧٩٠، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ أَبُو حَازِمٍ اسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ الْأَعْرَجُ الزَّاهِدُ.

١٧٩١، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ.

بَابٌ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحِبَهُ

١٧٩٢، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُوسَى وَقَدْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

مناقب حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ خندق کھود رہے تھے اور ہم مٹی اٹھا رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرتے تو پڑھتے "اللھم لا عیش الا عیش الاخرہ فاغفر للانصار والمہاجرہ" یا اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی ہے۔ انصار ومہاجرین کو بخش دے۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔ ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "اللھم لا عیش الا عیش الاخرہ الخ" یا اللہ! زندگی تو آخرت ہی کی ہے انصار ومہاجرین کو عزت بخش۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

فضائل صحابہ کرام

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا اس کو (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی۔ حضرت طلحہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا حضرت موسیٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت طلحہ کو دیکھا، یحییٰ بن حبیب کہتے ہیں حضرت موسیٰ نے مجھ سے فرمایا تم نے

رَأَيْتُ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيَى وَقَالَ لِي مُوسَى وَقَدْ رَأَيْتَنِي وَنَحْنُ نَرْجُو اللّٰهَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنْ مُوسَى هٰذَا الْحَدِيثَ۔

مجھے دیکھا، اور ہم سب اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی دوسرے محدثین نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے روایت کی۔

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ هُوَ السَّلْمَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمٌ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ تَسْبِقُ أَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ أَوْ شَهَادَاتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے زمانے کے لوگ (سب سے) بہترین ہیں۔ پھر ان سے ملے ہوئے اور پھر ان سے متصل۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں کہ ان کی گواہیاں ان کی قسموں سے آگے بڑھ جائیں گی اور ان کی قسمیں گواہوں سے آگے بڑھ جائیں گی۔ اس باب میں حضرت عمر، عمران بن حصین اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

شرکاء بیعت رضوان کی فضیلت

۱۷۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فِي مَنْ يَسُبُّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صحابہ کرام کو سب وشتم کرنے والے کی مذمت۔

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کو گالی نہ دو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابہ کرام کے ایک مُد یا آدھے مُد کے برابر بھی نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حسین بن علی نے بواسطہ ابو معاویہ، اعمش اور ابو صالح حضرت ابو سعید

نَصِيفَهُ يَعْنِي نِصْفَ مُدٍّ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

خدری رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی۔

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا عَبِيدَةُ بْنُ أَبِي رَائِطَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ وَمَنْ آذَى اللهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کرام کے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو میرے بعد انہیں اپنی کلام کا نشانہ نہ بنانا جس نے ان سے محبت کی اس نے میری خاطر ان سے محبت کی، اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ایسا کیا جس نے انہیں اذیت پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی۔ اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی (رنا راض کیا) اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی جنت میں جائیں گے لیکن سرخ اونٹ والا[1] (نہیں جائے گا) یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حاطب بن ابی بلتعہ کے غلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حاطب کی شکایت کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! حاطب ضرور جہنم میں داخل ہو گا آپ نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کوئی صحابی کسی خطہ زمین میں انتقال کر جائے وہ قیامت

[1] جد بن قیس منافق اپنی اونٹنی کے پہلو سے چمٹ کر لوگوں سے چھپا پھرتا تھا اور بیعت میں شریک نہ ہوا (کتب سیرت) مترجم۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ أَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِيْ طَيْبَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَهٰذَا أَصَحُّ۔

١٨٠٠۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ حَمَّادٍ نَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

بَابُ ٥٩٩ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

١٨٠١۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِيْ فِيْ أَنْ يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيْدَ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

١٨٠٢۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْأَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ أَحَبُّ النِّسَاءِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ يَعْنِيْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ

کے دن ان لوگوں کا قائد اور روشنی بنا کر اٹھایا جائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور ابواسطہ عبداللہ بن مسلم، ابوطیبہ اور ابن بریدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً مروی ہے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو کہو تمہاری شر پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ یہ حدیث منکر ہے ہم اسے عبیداللہ بن عمر کی روایت سے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

فضیلت حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی لڑکی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیں۔ میں انھیں اجازت نہیں دیتا پھر میں انھیں اجازت نہیں دیتا۔ پھر میں انھیں اجازت نہیں دیتا مگر یہ کہ علی بن ابی طالب میری صاحبزادی کو طلاق دیکر انکی لڑکی سے نکاح کریں۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں اسکی تکلیف میری تکلیف ہے اسکو پریشان کرنے والی چیز مجھے پریشان کرتی ہے اور اسے اذیت دینے والی چیز مجھے اذیت دیتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں میں سے سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔ ابراہیم کہتے ہیں یعنی اہل بیت میں سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق

حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه .

١٨٠٣ - حدثنا أحمد بن منيع نا إسمٰعيل بن علية عن أيوب عن ابن أبي مليكة عن عبد الله بن الزبير أن عليا ذكر بنت أبي جهل فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال إنما فاطمة بضعة مني يؤذيني ما آذاها وينصبني ما أنصبها هذا حديث حسن صحيح هكذا قال أيوب عن ابن أبي مليكة عن ابن الزبير وقال غير واحد عن ابن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة ويحتمل أن يكون ابن أبي مليكة روى عنهما جميعا وقد رواه عمرو بن دينار عن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة نحو حديث الليث .

١٨٠٤ - حدثنا سليمان بن عبد الجبار البغدادي نا علي بن قادم نا أسباط بن نصر الهمداني عن السدي عن صبيح مولى أم سلمة عن زيد بن أرقم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي وفاطمة والحسن والحسين أنا حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم هذا حديث غريب إنما نعرفه من هذا الوجه وصبيح مولى أم سلمة ليس بمعروف .

١٨٠٥ - حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أحمد الزبيري نا سفيان عن زبيد عن شهر بن حوشب عن أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم جلل على الحسن والحسين وعلي وفاطمة كساء ثم قال اللهم هؤلاء أهل بيتي وحامتي أذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا فقالت أم سلمة وأنا معهم يا رسول الله قال إنك على خير هذا حديث حسن صحيح وهو أحسن شيء روي في هذا الباب وفي الباب عن أنس وعمر بن أبي سلمة وأبي الحمراء .

١٨٠٦ - حدثنا محمد بن بشار نا عثمان

سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابوجہل کی بیٹی کا ذکر کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں مجھے وہ بات تکلیف دیتی ہے جو اس کے لئے تکلیف کا باعث ہو اور جو بات اسے دکھ پہنچائے میرے لئے بھی پریشان کن ہے یہ حدیث بواسطہ ابن ابی ملیکہ حضرت ابن زبیر سے اسی طرح روایت کی کئی دوسرے رواۃ نے بواسطہ ابن ابی ملیکہ مسور بن مخرمہ سے روایت کیا ہو سکتا ہے ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو۔ عمرو بن دینار نے بھی بواسطہ ابن ابی ملیکہ مسور بن مخرمہ سے حدیث لیث کی طرح روایت کیا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا جن سے تم لڑوگے میں بھی اس سے لڑوں گا اور جس سے تمہاری صلح اس سے میری بھی صلح۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ صبیح مولیٰ ام سلمہ معروف نہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن امام حسین، علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہم کو ایک چادر میں لے کر فرمایا یا اللہ یہ میرے اہل بیت اور مقرب ہیں ان سے ناپاکی دور رکھ اور انہیں خوب ستھرا کر دے۔ حضرت ام سلمہ نے پوچھا یا رسول اللہ میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا تم بہتری پر ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں مروی روایات میں بہترین روایت ہے۔ اس باب میں حضرت انس، عمر بن ابی سلمہ اور ابوالحمراء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

بْنُ عُمَرَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللّٰهِ فِي قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَأَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَبَكَتْ ثُمَّ أَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنَّ هٰذِهِ مِنْ أَعْقَلِ نِسَائِنَا فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ حِينَ أَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ أَكْبَبْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَضَحِكْتِ مَا حَمَلَكِ عَلَى ذٰلِكِ قَالَتْ إِنِّي إِذًا لَبَذِرَةٌ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي أَسْرَعُ أَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ فَذَاكَ حِينَ ضَحِكْتُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ۔

١٨٠٧۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ

ہے فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے بڑھ کر کسی کو عادات، حسن سیرت اور وقار نیز اٹھنے بیٹھنے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ نہیں دیکھا۔ ام المومنین فرماتی ہیں جب حضرت خاتون جنت تشریف لاتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے انہیں چومتے اور اپنی جگہ بٹھاتے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں، حضور کو چومتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہوئے تو حضرت فاطمہ حاضر ہوئیں آپ پر جھک گئیں، آپ کا بوسہ لیا پھر سر اٹھایا اور رو پڑیں، دوبارہ جھکیں اور سر اٹھایا تو ہنس رہی تھیں۔ میں نے (دل میں) کہا میں تو حضرت فاطمہ کو عورتوں میں سے زیادہ عقلمند سمجھتی تھی لیکن آج معلوم ہوا کہ یہ بھی عام عورتوں کی طرح ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میں نے ان سے کہا بتاؤ تو سہی کہ جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکیں اور پھر سر اٹھایا تو رو رہی تھیں پھر دوبارہ جھک کر سر اٹھایا تو ہنس پڑیں اس کی کیا وجہ تھی؟ خاتون جنت نے فرمایا لو میں اب راز فاش کئے دیتی ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ اس مرض سے میرا وصال ہوگا تو میں رو پڑی پھر بتایا کہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی یہ سن کر میں ہنس پڑی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔

حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ محبوب تھا۔ ام المومنین نے فرمایا فاطمہ۔ عرض کیا گیا مردوں میں سے کون؟ فرمایا ان کے شوہر جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے

صوّامًا قوّامًا هذا حديث حسن غريب۔

مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

۱۸۰۸۔ حدثنا يحيى بن درست نا حماد بن زيد عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان الناس يتحرّون بهداياهم يوم عائشة قالت فاجتمع صواحباتي إلى أم سلمة فقلن يا أم سلمة إن الناس يتحرّون بهداياهم يوم عائشة وإنا نريد الخير كما تريد عائشة فقولي لرسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر الناس يهدون إليه أينما كان فذكرت ذلك أم سلمة فأعرض عنها ثم عاد إليها فأعادت الكلام فقالت يا رسول الله إن صواحباتي قد ذكرن أن الناس يتحرّون بهداياهم يوم عائشة فأمر الناس يهدون أينما كنت فلما كانت الثالثة قالت ذلك قال يا أم سلمة لا تؤذيني في عائشة فإنه ما أنزل علي الوحي وأنا في لحاف امرأة منكن غيرها وقد روى بعضهم هذا الحديث عن حماد بن زيد عن هشام بن عروة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلًا هذا حديث غريب وقد روي عن هشام بن عروة هذا الحديث عن عوف بن الحارث عن رميثة عن أم سلمة شيئًا من هذا وهذا الحديث قد روي عن هشام بن عروة فيه على روايات مختلفة وقد روى سليمان بن بلال عن هشام بن عروة نحو حديث حماد بن زيد۔

۱۸۰۹۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق

لے بہت کھڑے ہونے والے تھے۔

فضیلت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں جس دن میری باری ہوتی لوگ اہتمام سے اپنے تحائف بھیجتے۔ ایک روز میری سوکنیں حضرت ام سلمہ کے گھر جمع ہوئیں اور کہا ام سلمہ! حضرت عائشہ کے باری پر لوگ خاص طور پر تحائف بھیجتے ہیں اور ہم بھی اسی طرح بھلائی چاہتی ہیں جس طرح حضرت عائشہ چاہتی ہیں۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ آپ لوگوں کو ہدایت فرمائیں کریں جہاں ہوا کریں وہاں ہی تحائف بھیجا کریں۔ حضرت ام سلمہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے رخ پھیر لیا پھر جب ادھر دیکھا تو انہوں نے دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ! میری ہم جولیاں کہتی ہیں لوگ تحائف بھیجنے کے لئے حضرت عائشہ کی باری کے منتظر رہتے ہیں لہذا آپ لوگوں سے فرما دیں کہ آپ جہاں بھی ہوں وہیں تحائف بھیجا کریں۔ جب تیسری مرتبہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا ام سلمہ! عائشہ کے بارے میں مجھے اذیت نہ پہنچاؤ کیونکہ عائشہ کے علاوہ کسی دوسری کے بستر میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ بعض محدثین نے یہ حدیث بواسطہ حماد بن زید، ہشام بن عروہ اور عروہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بواسطہ ہشام بن عروہ، عوف بن حارث اور رمیثہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کا کچھ حصہ مروی ہے۔ ہشام بن عروہ سے اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے حدیث حماد بن زید کی مثل نقل کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

عن عبد الله بن عمرو بن علقمة المكي عن ابن أبي حسين عن ابن أبي مليكة عن عائشة أن جبريل جاء بصورتها في خرقة حرير خضراء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن هذه زوجتك في الدنيا والآخرة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عبد الله بن عمرو بن علقمة وقد روى عبد الرحمن بن مهدي هذا الحديث عن عبد الله بن عمرو بن علقمة بهذا الإسناد مرسلا ولم يذكر فيه عن عائشة وقد روى أبو أسامة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم شيئا من هذا۔

فرماتی ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام سبز ریشمی کپڑے میں میری تصویر لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا یہ دنیا و آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرو بن علقمہ سے سند مذکور کے ساتھ مرسل روایت کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں۔ ابواسامہ نے بواسطہ ہشام بن عروہ، عروہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ روایت کیا۔

١٨١٠۔ حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة هذا جبريل وهو يقرئ عليك السلام قالت قلت وعليه السلام ورحمة الله وبركاته ترى ما لا نرى هذا حديث صحيح۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! یہ جبرئیل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں، فرماتی ہیں میں نے کہا ان پر بھی سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت ہو۔ یا رسول اللہ! آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨١١۔ حدثنا سويد أنا عبد الله بن المبارك نا زكريا عن الشعبي عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم إن جبريل يقرئ عليك السلام فقلت وعليه السلام ورحمة الله هذا حديث صحيح۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا ان پر بھی سلام اور رحمت ہو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٨١٢۔ حدثنا حميد بن مسعدة نا زياد بن الربيع نا خالد بن سلمة المخزومي عن أبي بردة عن أبي موسى قال ما أشكل علينا أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب بھی ہم صحابہ کرام کو کسی حدیث کے بارے میں مشکل پیش آتی ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھتے تو ان

حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

کے پاس اس کے متعلق علم پاتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٨١٣۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

١٨١٤۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ وَبُنْدَارٌ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگ ذات السلاسل کے لشکر کا سردار مقرر فرمایا فرماتے ہیں میں نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو لوگوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا عائشہ؟ عرض کیا مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨١٥۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے آپ نے فرمایا عائشہ سے پوچھا مردوں میں سے؟ فرمایا ان کے والد سے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی بواسطہ اسماعیل، قیس کی روایت سے حسن غریب ہے۔

١٨١٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ مُوْسَى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ هُوَ اَبُوْ طُوَالَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ کو عورتوں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی ثرید کو باقی کھانوں پر۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمن بن معمر سے مراد ابوطوالہ انصاری مدنی ہیں اور

الأنصاري مدينيٌّ وهو ثقةٌ.

وہ ثقہ ہیں۔

۱۸۱۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن بن مهدي ثنا سفيان عن أبي إسحاق عن عمرو بن غالب أن رجلاً نال من عائشة عند عمار بن ياسر فقال اُغرُب مقبوحاً منبوحاً أتؤذي حبيبة رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح.

عمرو بن غالب سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے سامنے ناشائستہ الفاظ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا بدبخت مردود، دور ہو، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب زوجہ کو ایذا دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۸۔ حدثنا بندار نا عبد الرحمٰن بن مهدي نا أبو بكر بن عياش عن أبي حصين عن عبد الله بن زياد الأسدي قال سمعت عمار بن ياسر يقول هي زوجته في الدنيا والآخرة يعني عائشة هذا حديث حسن صحيح.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا، رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں زوجہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۹۔ حدثنا أحمد بن عبدة الضبي نا المعتمر بن سليمان عن حميد عن أنس قال قيل يا رسول الله من أحب الناس إليك قال عائشة قيل من الرجال قال أبوها هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کیا گیا مردوں میں سے کون؟ فرمایا ان کے والد ماجد۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

فضل خديجة رضي الله عنها.

فضیلت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

۱۸۲۰۔ حدثنا أبو هشام الرفاعي نا حفص بن غياث عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت ما غرت على أحد من أزواج النبي صلى الله عليه وسلم ما غرت على خديجة وما بي أن أكون أدركتها وما ذلك إلا لكثرة ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم لها وإن كان ليذبح الشاة فيتتبع بها صدائق خديجة فيهديها لهن هذا حديث حسن صحيح غريب.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں مجھے جتنا رشک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر ہوا اتنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ پر نہیں ہوا۔ حالانکہ میں نے ان کو نہیں پایا اس رشک کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں کثرت سے یاد کرنا ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی سہیلیوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر گوشت کا ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۲۱۔ حدثنا الحسين بن حريث نا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

نا الفضل بن موسى عن هشام بن عروة عن أبيه
عن عائشة قالت ما حسدت امرأة ما
حسدت خديجة وما تزوجني رسول الله
صلى الله عليه وسلم إلا بعد ما ماتت و
ذلك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
بشرها ببيت في الجنة من قصب لا صخب
فيه ولا نصب هذا حديث حسن صحيح.

١٨٢٢ - حدثنا هارون بن إسحاق الهمداني
نا عبدة عن هشام بن عروة عن أبيه عن
عبد الله بن جعفر قال سمعت عليا بن أبي
طالب يقول سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول خير نسائها خديجة
بنت خويلد وخير نسائها مريم بنت عمران
وفي الباب عن أنس وابن عباس هذا
حديث حسن صحيح.

١٨٢٣ - حدثنا أبو بكر بن زنجويه نا
عبد الرزاق نا معمر عن قتادة عن أنس
أن النبي صلى الله عليه وسلم قال حسبك
من نساء العالمين مريم بنت عمران و
خديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد و
آسية امرأة فرعون هذا حديث صحيح.

في فضل أزواج النبي صلى الله عليه وسلم

١٨٢٤ - حدثنا العباس العنبري نا يحيى
بن كثير العنبري أبو غسان نا سلم بن جعفر و
كان ثقة عن الحكم بن أبان عن عكرمة
قال قيل لابن عباس بعد صلاة الصبح ماتت
فلانة لبعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم
فسجد فقيل له أتسجد هذه الساعة فقال

فرماتی ہیں مجھے جس قدر رشک حضرت خدیجہ پر آتا اتنا
کسی دوسری عورت پر نہیں آتا حالانکہ ان کے وصال کے
بعد حضور نے مجھ سے نکاح کیا یہ اس لئے کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی
خوشخبری دی جو چمکدار زبرجد کا ہوگا اور وہاں
شور شغب اور رنج و ملال نہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
سنا کہ (اپنے دور میں) حضرت خدیجہ بنت خویلد سب
سے اچھی عورت ہیں اور حضرت مریم بنت عمران
(اپنے دور کی) عورتوں میں سب سے اچھی ہیں۔ اس
باب میں حضرت انس اور ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام جہان
کی عورتوں میں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت
خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ
(کی فضیلت جاننا کافی ہے) یہ حدیث صحیح
ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے فضائل

حضرت عکرمہ سے روایت ہے صبح کی نماز کے
بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ کا انتقال
ہو گیا۔ تو آپ نے سجدہ کیا پوچھا گیا آپ اس وقت
سجدہ کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جب کوئی

أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا فَأَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

نشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے اٹھ جانے سے بڑھ کر کونسی نشانی ہوگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

١٨٢٥۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَا هَاشِمُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ نَا كِنَانَةُ قَالَ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَلَا قُلْتِ وَكَيْفَ تَكُونَانِ خَيْرًا مِنِّي وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ وَأَبِي هَارُونُ وَعَمِّي مُوسٰى وَكَانَ الَّذِي بَلَغَهَا أَنَّهُمْ قَالُوا نَحْنُ أَكْرَمُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَقَالُوا نَحْنُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَاشِمٍ الْكُوفِيِّ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ۔

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مجھے حضرت حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بات پہنچی تھی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا تم نے یہ نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو میرے شوہر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ حضرت ہارون اور چچا حضرت موسیٰ ہیں (علیہما السلام) حضرت صفیہ کو یہ بات پہنچی تھی کہ انہوں نے کہا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان سے زیادہ معزز ہیں ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اور چچا زاد ہیں اس باب میں حضرت انس سے بھی روایت مذکور ہے یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ہاشم کوفی کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اسکی سند کچھ خاص نہیں۔

١٨٢٦۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ إِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَإِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ رو پڑیں اتنے میں ان کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ وہ رو رہی تھیں آپ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا حضرت حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نبی کی بیٹی ہو تمہارے چچا نبی ہیں اور نبی کی بیوی ہو پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا حفصہ! اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

۱۸۲۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة ثني موسى بن يعقوب الزمعي عن هاشم بن هاشم أن عبد الله بن وهب أخبره أن أم سلمة أخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا فاطمة عام الفتح فناجاها فبكت ثم حدثها فضحكت قالت فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم سألتها عن بكائها وضحكها قالت أخبرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه يموت فبكيت ثم أخبرني أني سيدة نساء أهل الجنة إلا مريم بنت عمران فضحكت هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو بلایا اور سرگوشی کی وہ رو پڑیں، پھر کچھ فرمایا تو وہ ہنس پڑیں حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میں نے حضرت فاطمہ سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ عنقریب آپ کا وصال ہوگا اس پر میں رو پڑی پھر فرمایا تم مریم بنت عمران کے علاوہ تمام جنتی خواتین کی سردار ہو۔ یہ سنکر میں ہنس پڑی۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۸۲۸۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف نا سفيان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم خيركم لأهله وأنا خيركم لأهلي وإذا مات صاحبكم فدعوه هذا حديث حسن صحيح وروي هذا عن هشام بن عروة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں اور جب تمہارے ساتھی کا وصال ہو تو اسے چھوڑ دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ نے بواسطہ اپنے والد عروہ، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی۔

۱۸۲۹۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف عن إسرائيل عن الوليد عن زيد بن زائدة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبلغني أحد من أصحابي شيئا فإني أحب أن أخرج إليهم وأنا سليم الصدر قال عبد الله فأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بمال فقسمه النبي صلى الله عليه وسلم فانتهيت إلى رجلين جالسين وهما يقولان والله ما

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص کسی صحابی کے بارے میں مجھ سے شکایت نہ کرے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ان کی طرف صاف دل نکلوں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال لایا گیا آپ نے اسے تقسیم فرمایا اس کے بعد میں دو آدمیوں کے پاس گیا وہ بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے۔ اللہ کی قسم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم سے اللہ کی رضا اور آخرت کا ارادہ نہیں کیا۔ میں نے سنتے ہی یہ بات مشہور

أراد محمد بقسمته التي قسمها وجه الله ولا الدار الآخرة فتثبت حين سمعتها فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته فاحمر وجهه وقال دعني عنك فقد أوذي موسى بأكثر من هذا فصبر هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد زيد في هذا الإسناد رجل.

١٨٣٠۔ أخبرنا محمد بن إسمٰعيل نا عبد الله بن محمد أنا عبيد الله بن موسى والحسين بن محمد عن إسرائيل عن السدي عن الوليد بن أبي هشام عن زيد بن زائدة عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم شيئا من هذا من غير هذا الوجه.

کر دی پھر میں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ کا چہرۂ اقدس سرخ ہو گیا اور فرمایا مجھے چھوڑ دو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اس سند میں ایک شخص (زائد ہی) کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

محمد بن اسماعیل نے بواسطہ عبداللہ بن محمد، عبیداللہ بن موسیٰ (اور حسین بن محمد) اسرائیل، سدی، ولید بن ابی ہشام اور زید بن زائدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے اس طریق کے علاوہ بھی کچھ مرفوعاً روایت کیا ہے

فضل أبي بن كعب رضي الله عنه

فضیلت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

١٨٣١۔ حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود نا شعبة عن عاصم قال سمعت زر بن حبيش يحدث عن أبي بن كعب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له إن الله أمرني أن أقرأ عليك القرآن فقرأ عليه لم يكن الذين كفروا وقرأ فيها إن الدين عند الله الحنيفية المسلمة لا اليهودية ولا النصرانية ولا المجوسية من يعمل خيرا فلن يكفره وقرأ عليه لو أن لابن آدم واديا من مال لابتغى إليه ثانيا ولو كان له ثانيا لابتغى إليه ثالثا ولا يملأ جوف ابن آدم إلا التراب ويتوب الله على من تاب هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير هذا الوجه رواه عبد الله بن عبد الرحمن بن أبزى عن أبيه عن أبي بن كعب

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں پھر آپ نے پڑھا "لم یکن الذین کفروا" اور اس میں پڑھا "ان الدین عند اللہ الحنیفیۃ المسلمۃ" الخ نیز یہ بھی پڑھا "لو ان لابن آدم" الخ۔ اگر انسان کے لئے مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری ڈھونڈے اگر دوسری ہو تو تیسری تلاش کرے ابن آدم کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس طریق کے علاوہ بھی مروی ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابزیٰ نے بواسطہ والد حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں حضرت قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم نے حضرت ابی بن کعب

أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأبي بن كعب إن الله أمرني أن أقرأ عليك القرآن وقتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأبي إن الله تعالى أمرني أن أقرأ عليك القرآن۔

سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔

....

فضل القريش والأنصار

۱۸۳۲۔ حدثنا بندار أنا أبو عامر عن زهير بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الطفيل بن أبي بن كعب عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا الهجرة لكنت امرأ من الأنصار وبهذا الإسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو سلك الأنصار واديا أو شعبا لكنت مع الأنصار هذا حديث حسن۔

انصار و قریش کی فضیلت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا۔ اسی سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ہوں یہ حدیث حسن ہے۔

....

۱۸۳۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم أو قال قال النبي صلى الله عليه وسلم في الأنصار لا يحبهم إلا مؤمن ولا يبغضهم إلا منافق من أحبهم فأحبه الله ومن أبغضهم فأبغضه الله فقلنا له أنت سمعته من البراء فقال إياي حدث هذا حديث صحيح۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا یا حضور نے انصار کے بارے میں فرمایا ان سے مومن ہی محبت رکھتا ہے اور منافق ہی بغض رکھتا ہے۔ جو ان سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے عداوت رکھے وہ اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے عدی بن ثابت سے پوچھا کیا آپ نے حضرت براء سے سنا فرمایا انہوں نے مجھ ہی سے تو بیان کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۳۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة عن أنس قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم ناسا من الأنصار فقال هل فيكم أحد من غيركم فقالوا لا إلا ابن أخت لنا فقال ابن أخت القوم منهم ثم قال إن قريشا حديث عهدهم بجاهلية ومصيبة وإني أردت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ انصار کو جمع کیا پھر فرمایا قریب آؤ کیا تم میں کوئی اور شخص بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا اور تو کوئی نہیں البتہ ہمارا ایک بھانجا ہے۔ آپ نے فرمایا قوم کا بھانجا ان ہی میں ہوتا ہے پھر فرمایا قریش نے دور جاہلیت اور مصیبت سے ابھی ابھی چھٹکارا پایا میں چاہتا ہوں کہ ان کے گذشتہ کی تلافی کروں اور ان کی تالیف قلوب کروں کیا تم راضی نہیں کہ لوگ

أن أجبرهم وأتألفهم أما ترضون أن يرجع الناس بالدنيا وترجعون برسول الله صلى الله عليه وسلم إلى بيوتكم قالوا بلى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو سلك الناس واديا أو شعبا وسلكت الأنصار واديا أو شعبا لسلكت وادي الأنصار وشعبهم هذا حديث صحيح.

دنیا لے کر لوٹیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹو۔ انھوں نے عرض کیا "ہاں کیوں نہیں" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دوسرے لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٨٣٥۔ حدثنا أحمد بن منيع نا هشيم أنا علي بن زيد بن جدعان نا النضر بن أنس عن زيد بن أرقم أنه كتب إلى أنس بن مالك يعزيه فيمن أصيب من أهله وبني عمه يوم الحرة فكتب إليه أنا أبشرك ببشرى من الله إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم اغفر للأنصار ولذراري الأنصار ولذراري ذراريهم هذا حديث حسن صحيح وقد رواه قتادة عن النضر بن أنس عن زيد بن أرقم.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے حضرت انس بن مالک کو یوم حرہ میں شہید ہونے والے ان کے خاندان اور چچازاد بھائیوں کی تعزیت میں لکھا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا۔ "یا اللہ انصار ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد کو بخش دے" یہ حدیث حسن صحیح ہے قتادہ نے بواسطہ نضر بن انس، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔

١٨٣٦۔ حدثنا عبدة بن عبد الله الخزاعي البصري نا أبو داود عبد الصمد قال نا محمد بن ثابت البناني عن أبيه عن أنس بن مالك عن أبي طلحة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ قومك السلام فإنهم ما علمت أعفة صبر هذا حديث حسن صحيح.

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اپنی قوم کو کہو میری معلومات کے مطابق یہ لوگ پاکدامن اور صبر کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨٣٧۔ حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن زكريا بن أبي زائدة عن عطية عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ألا إن عيبتي التي آوي إليها أهل بيتي وإن كرشي الأنصار فاعفوا عن مسيئهم واقبلوا من محسنهم هذا حديث حسن وفي الباب عن أنس.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو! میرا خاص رازدان جس سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں۔ ان کے بروں کو معاف کردو اور نیکوکاروں سے قبول کرو۔ یہ حدیث حسن ہے اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

١٨٣٨۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأنصار كرشي وعيبتي وإن الناس سيكثرون ويقلون فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم هذا حديث حسن صحيح.

١٨٣٩۔ حدثنا أحمد بن الحسن نا سليمان بن داود الهاشمي نا إبراهيم بن سعد نا صالح بن كيسان عن الزهري عن محمد بن أبي سفيان عن يوسف بن الحكم عن محمد بن سعد عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يرد هوان قريش أهانه الله هذا حديث غريب أخبرنا عبد بن حميد ثنا يعقوب بن إبراهيم بن سعد ثني أبي عن صالح بن كيسان عن ابن شهاب بهذا الإسناد نحوه۔

١٨٤٠۔ حدثنا محمود بن غيلان نا بشر بن السري وأبو أحمد قالا نا سفيان عن حبيب بن أبي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يبغض الأنصار رجل يؤمن بالله واليوم الآخر هذا حديث حسن صحيح۔

١٨٤١۔ حدثنا أبو كريب نا أبو يحيى الحماني عن الأعمش عن طارق بن عبد الرحمن عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم أذقت أول قريش نكالا فأذق آخرهم نوالا هذا حديث حسن صحيح غريب۔

١٨٤٢۔ حدثنا عبد الوهاب الوراق ثني يحيى بن سعيد الأموي عن الأعمش نحوه۔

١٨٤٣۔ حدثنا القاسم بن دينار الكوفي

روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار میرا ہیں لوگ زیادہ ہو جائیں گے اور یہ کم ہوں گے۔ پس ان میں سے نیکوکار سے قبول کرو اور برے سے درگزر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قریش کو ذلیل کرنا چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبد بن حمید نے بواسطہ یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد اور صالح بن کیسان، ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ! تو نے پہلے والے قریش کو رنج و الم چکھایا اب بعد والے قریش کو عطیات کا مزہ چکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

عبدالوہاب وراق نے بواسطہ یحییٰ بن سعید اموی، اعمش سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْأَحْمَرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَنِسَاءِ الْأَنْصَارِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ انصار کو، ان کے بیٹوں، بیٹیوں کے بیٹوں اور ان کی عورتوں کو بخشش دے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

بَابُ ۵۹۸ مَا جَاءَ فِي أَيِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ

انصار کے کون سے گھروں میں خیر ہے۔

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ أَوْ بِخَيْرِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِي دُورِ الْأَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں انصار کے بہترین گھر یا فرمایا بہترین انصار کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا بنو نجار پھر ان سے متصل بنو عبد الاشہل پھر ان سے ملحق بنو حارث بن خزرج پھر ان سے متصل بنو ساعدہ۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کیا کہ انہیں بند کیا پھر کھولا جس طرح کوئی ہاتھ سے کچھ پھینکتا ہے فرمایا انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور انس سے بواسطہ ابو اسید ساعدی، مرفوعاً مروی ہے۔

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دُورُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنی نجار کے گھر ہیں پھر بنی عبد الاشہل کے گھر پھر بنی حارث بن خزرج پھر بنی ساعدہ اور انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے حضرت سعد نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ کہا گیا "تم لوگوں کو بھی تو دوسروں پر زیادہ فضیلت دی گئی ہے" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو اسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے

....

اسْمُهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ۔

١٨٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دِيَارِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے بہترین گھر بنو نجار کے گھر ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

....

١٨٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَنْصَارِ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین انصار بنو عبد الاشہل ہیں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔

....

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَدِينَةِ

فضیلتِ مدینہ طیبہ

١٨٤٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بِحَرَّةِ السُّقْيَا الَّتِي كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُونِي بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَدَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَأَنَا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَيْ مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے یہاں تک سقیا کی سنگلاخ زمین میں پہنچے یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لیے وضو کا پانی لاؤ آپ نے وضو فرمایا اور پھر قبلہ رو ہو کر کھڑے ہوئے اور یہ دعا مانگی یا اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور خلیل تھے۔ انھوں نے اہل مکہ کے لیے برکت کی دعا کی میں تیرا بندہ اور رسول ہوں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ ان (اہل مدینہ) کے مد اور صاع میں اس سے دوگنی برکت عطا فرما جو تو نے اہل مکہ کو عطا فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عائشہ، عبداللہ بن زید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

١٨٤٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا أَبُو نُبَاتَةَ يُونُسُ بْنُ يَحْيَى بْنِ نُبَاتَةَ نَا سَلَمَةُ

حضرت علی بن ابی طالب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بن وردان عن ابی سعید بن ابی المعلی عن علی بن ابی طالب وابی هریرة قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة هذا حدیث غریب حسن من هذا الوجه۔

نے فرمایا میرے دولت کدہ اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

۱۸۵۰۔ حدثنا محمد بن کامل المروزی نا عبد العزیز بن ابی حازم الزاهد عن کثیر بن زید عن الولید بن رباح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة وبهذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال صلوة فی مسجدی هذا خیر من الف صلوة فیما سواه من المساجد الا المسجد الحرام هذا حدیث صحیح وقد روی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر وجه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے خانۂ اقدس اور منبر شریف کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اسی اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا مسجد حرام کے علاوہ دیگر تمام مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے میری مسجد میں ایک نماز بہتر ہے یہ حدیث صحیح ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مرفوعاً مروی ہے۔

****

۱۸۵۱۔ حدثنا بندار نا معاذ بن هشام حدثنی ابی عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال النبی صلی الله علیه وسلم من استطاع ان یموت بالمدینة فلیمت بها فانی اشفع لمن یموت بها وفی الباب عن سبیعة بنت الحارث الاسلمیة هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه من حدیث ایوب السختیانی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو مدینہ طیبہ میں موت آسکے تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیئے کیونکہ میں یہاں مرنے والوں کی (خاص طور پر) شفاعت کروں گا۔ اس باب میں حضرت سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث اس طریق یعنی ایوب کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۵۲۔ حدثنا محمد بن عبد الاعلی نا المعتمر بن سلیمان قال سمعت عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان مولاة له اتته فقالت اشتد علی الزمان وانی ارید ان اخرج الی العراق قال فهلا الی الشام

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کی لونڈی ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھ پر زمانہ سخت ہو چکا ہے اس لیے میں عراق جانا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا شام کیوں نہیں چلی جاتی جو وہ زمین محشر ہے۔ بیوقوف! صبر کر۔ میں نے

اَرْضِی الْمَنْشَرِ اَصْبِرِی لُکَاعُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰی شِدَّتِہَا وَلَاْوَآئِہَا کُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَسُفْیَانَ بْنِ اَبِیْ زُھَیْرٍ وَسُبَیْعَۃَ الْاَسْلَمِیَّۃِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص (مدینہ طیبہ) کی سختی اور بھوک پر صبر کرے میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا (فرمایا) شفیع ہوں گا۔ اس باب میں حضرت ابو سعید، سفیان بن ابی زہیر اور سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ ثَنَا اَبُوْ جُنَادَۃَ بْنُ سَلْمٍ عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْیَۃٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِیْنَۃُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ جُنَادَۃَ عَنْ ہِشَامٍ۔ قَالَ تَعَجَّبَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلامی شہروں میں سب سے آخر میں ویران ہونے والا شہر مدینہ طیبہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف جنادہ کی روایات سے پہچانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ کی اس روایت پر تعجب ظاہر کیا۔

۱۸۵۴۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ وَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ فَاَصَابَہٗ وَعْکٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَجَآءَ الْاَعْرَابِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ ثُمَّ جَآءَہٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَہَا وَتَنْصَعُ طَیِّبَہَا وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دست اقدس پر بیعت اسلام کی۔ پھر مدینہ طیبہ میں اسے بخار ہوگیا وہ چلا گیا پھر آیا وہی بات دہرائی آپ نے انکار فرمایا وہ پھر چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ ایک بھٹی کی مثل ہے جو میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ اور طیب کو خالص کر دیتی ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت مذکور ہے۔

یہ حدیث حسن
صحیح ہے

....

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِکٌ وَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ لَوْ رَاَیْتُ الظِّبَآءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِیْنَۃِ مَا ذَعَرْتُہَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں اگر میں مدینہ طیبہ میں ہرنوں کو چرتے دیکھوں تو انہیں خوف زدہ نہ کروں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ کے سنگلاخوں کا درمیان حرم ہے۔ اس باب میں حضرت سعد،

قال ما بين لابتيها حرام وفي الباب عن سعد وعبد الله بن زيد وأنس وأبي أيوب وزيد بن ثابت ورافع بن خديج وجابر وسهل بن حنيف نحوه حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح.

۱۸۵۶ - حدثنا قتيبة عن مالك وثنا الأنصاري نا معن نا مالك عن عمرو بن أبي عمرو عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم طلع له أحد فقال هذا جبل يحبنا ونحبه اللهم إبراهيم حرم مكة وإني أحرم ما بين لابتيها هذا حديث حسن صحيح.

۱۸۵۷ - حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن عيسى بن عبيد عن غيلان بن عبد الله العامري عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير عن جرير بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله أوحى إلي أي هؤلاء الثلاثة نزلت فهي دار هجرتك المدينة أو البحرين أو قنسرين هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث الفضل بن موسى تفرد به أبو عمار.

۱۸۵۸ - حدثنا محمود بن غيلان نا الفضل بن موسى نا هشام بن عروة عن صالح بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يصبر على لأواء المدينة وشدتها أحد إلا كنت له شفيعا أو شهيدا يوم القيامة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وصالح بن أبي صالح أخو سهيل بن أبي صالح.

عبداللہ بن زید، انس، ابوایوب، زید بن ثابت، رافع بن خدیج، جابر اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم سے اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔ حدیث ابی ہریرہ حسن صحیح ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ نے فرمایا یہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اسے محبوب رکھتے ہیں۔ یا اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ شریف کو حرم بنایا اور میں اس (مدینہ طیبہ) کے سنگلاخوں کے درمیانی حصہ کو حرم بناتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ ان تین مقامات میں سے جہاں بھی اتریں وہی آپ کا مقام ہجرت ہے۔ مدینہ طیبہ، بحرین اور قنسرین (شام کا ایک شہر) یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں اس روایت کے ساتھ ابو عمار منفرد ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینہ طیبہ کی سختی اور بھوک پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع (یا فرمایا) گواہ ہوں گا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ صالح بن ابی صالح سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔

باب في فضل مكة

فضیلت مکہ مکرمہ

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ عِنْدِي أَصَحُّ۔

حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام حزورہ پر کھڑے دیکھا آپ نے فرمایا خدا کی قسم! بے شک تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام زمین سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر مجھے تجھ سے جانے پر مجبور نہ کیا جاتا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے یونس نے زہری سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ محمد بن عمرو نے اسے بواسطہ ابوسلمہ اور حضرت ابوہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا حدیث زہری میرے (امام ترمذی) کے نزدیک اصح ہے۔

۱۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ نَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَبُو الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مکہ! تو کس قدر پاکیزہ اور مجھے محبوب شہر ہے۔ اگر مجھے اپنی قوم (کی شرارت) کے باعث تجھ سے نہ جانا پڑتا تو میں تیرے سوا اور کہیں نہ ٹھہرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح اس طریق سے غریب ہے۔

....

بَابُ فِي فَضْلِ الْعَرَبِ

فضیلت عرب

۱۸۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانِي اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے سلمان! مجھ سے بغض و عداوت نہ رکھنا ورنہ دین سے جدا ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے کیسے عداوت رکھ سکتا ہوں جبکہ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت بخشی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب سے بغض رکھو گے تو گویا مجھ سے بغض رکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَدْرٍ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ.

١٨٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ مُخَارِقٍ وَلَيْسَ حُصَيْنٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ.

١٨٦٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ الْحَرِيْرِ إِذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهَا إِنَّا نَرَاكِ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْكِ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ رَزِيْنٍ وَمَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ.

١٨٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ أُمُّ شَرِيْكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

ہم اسے صرف ابوبدر شجاع بن ولید کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عرب سے دھوکہ کیا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ ہی اسے میری محبت نصیب ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حصین بن عمر احمسی کی روایت سے پہچانتے ہیں حصین بن عمر، محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں۔

٭ ٭ ٭

....

حضرت محمد بن ابی رزین اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عرب میں سے کوئی انتقال کر جاتا تو ام حریر رضی اللہ عنہا کو سخت دکھ ہوتا۔ پوچھا گیا ہم دیکھتے ہیں کہ کسی عربی کے فوت ہونے پر آپ کو سخت صدمہ ہوتا ہے انہوں نے فرمایا میں نے اپنے آزاد کردہ غلام سے سنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب کی ہلاکت اقرب قیامت کی علامت ہے۔ محمد بن ابورزین کہتے ہیں ان کے غلام طلحہ بن مالک تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سلیمان بن حرب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ دجال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔ ام شریک فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن عرب والے کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا وہ کم ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٭ ٭ ٭

۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ أَبُو الْعَرَبِ وَيَافِثُ أَبُو الرُّوْمِ وَحَامٌ أَبُو الْحَبَشِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَيُقَالُ يَافِتُ وَيَافِثُ يَفِثُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند) شام، عرب کے باپ ہیں۔ یافث رومیوں کے اور حام حبشہ والوں کے یہ حدیث حسن ہے۔ یافث کو یافت اور یفث بھی کہا جاتا ہے۔

بَابُ ۲۰۲ فِيْ فَضْلِ الْعَجَمِ

فضیلت اہل عجم

۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ نَا صَالِحُ بْنُ أَبِيْ صَالِحٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا بِهِمْ أَوْ بِبَعْضِهِمْ أَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ أَوْ بِبَعْضِكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَصَالِحٌ هُوَ ابْنُ مِهْرَانَ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عجمیوں کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا مجھے ان سب پر یا (فرمایا) ان میں سے بعض پر تم سب یا (فرمایا) تم میں سے بعض کی نسبت زیادہ اعتماد ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوبکر بن عیاش کی روایت سے پہچانتے ہیں صالح سے ابن مہران مولیٰ عمرو بن حریث مراد ہیں۔

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِيْ ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيْلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِيْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورۂ جمعہ نازل ہوئی آپ نے اسے تلاوت فرمایا جب اس آیت پر پہنچے "وآخرین منہم لما یلحقوا بہم" (ان میں سے کچھ دوسرے ہیں جو ابھی تک ان سے نہیں ملے) ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ابھی تک ہم سے نہیں ملے۔ آپ نے کچھ جواب نہ دیا۔ راوی فرماتے ہیں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہم میں موجود تھے رسول اکرم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان پر رکھ کر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوتا تو ان سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے۔ یہ حدیث حسن ہے حضرت ابوہریرہؓ

باب ۲۰۳ فِي فَضْلِ الْيَمَنِ

۱۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ۔

۱۸۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ نَا أَبُو مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ۔

۱۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ۔

۱۸۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي عَمِّي صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْكَبِيرِ بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

اہل یمن کی فضیلت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھ کر دعا فرمائی۔ یا اللہ! تو ان کے دلوں کو متوجہ کر دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن، زید بن ثابت کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمران القطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس اہل یمن آئے وہ بہت کمزور دل اور نرم طبیعت والے ہیں۔ ایمان بھی یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکومت قریش میں، فیصلہ انصار میں، اذان حبشہ میں اور امانت ازد یعنی یمن میں ہے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح اور ابومریم انصاری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث روایت کی۔ زید بن حباب کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل ازد (یمنی لوگ) زمین میں اللہ تعالیٰ کے (دین کے) مددگار

أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأزد أزد الله في الأرض يريد الناس أن يضعوهم ويأبى الله إلا أن يرفعهم وليأتين على الناس زمان يقول الرجل يا ليت أبي كان أزديا يا ليت أمي كانت أزدية. هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وروي عن أنس بهذا الإسناد موقوفا وهو عندنا أصح.

ہیں۔ لوگ انہیں پست کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انہیں بلند کرنا چاہتا ہے لوگوں پر ضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کہے گا کاش میرا باپ یمنی ہوتا کاش میری ماں الیمین سے ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ اسی سند سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۷۳۔ حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار البصري نا محمد بن كثير أخبرني مهدي بن ميمون ثني غيلان بن جرير قال سمعت أنس بن مالك يقول إن لم نكن من الأزد فلسنا من الناس. هذا حديث حسن غريب صحيح.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ اگر ہم ازدیوں (یمن والوں) سے نہ ہوتے تو انسانوں میں سے بھی نہ ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

....

۱۸۷۴۔ حدثنا أبو بكر بن زنجويه نا عبد الرزاق أخبرني أبي عن ميناء مولى عبد الرحمن بن عوف قال سمعت أبا هريرة يقول كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءه رجل أحسبه من قيس فقال يا رسول الله العن حميرا فأعرض عنه ثم جاءه من الشق الآخر فأعرض عنه ثم جاءه من الشق الآخر فأعرض عنه ثم جاءه من الشق الآخر فأعرض عنه فقال النبي صلى الله عليه وسلم رحم الله حميرا أفواههم سلام وأيديهم طعام وهم أهل أمن وإيمان. هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث عبد الرزاق ويروى عن ميناء أحاديث مناكير.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا میرا خیال ہے وہ قیس میں سے تھا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ قبیلہ حمیر پر لعنت بھیجئے۔ آپ نے رخ پھیر لیا وہ دوسری جانب سے آیا آپ نے پھر رخ پھیر لیا پھر دوسری طرف سے آیا آپ نے منہ پھیر لیا پھر وہ دوسری طرف سے آیا آپ نے پھر رخ پھیر لیا۔ اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ قبیلہ حمیر پر رحم فرمائے ان کے چہرے سلام، ہاتھ طعام اور وہ خود اہل امن ایمان ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق یعنی عبدالرزاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میناء سے منکر احادیث مروی ہیں۔

....

وَهُوَ كُوفِيٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ وَشَرِيْكٌ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَصْمٍ وَإِسْرَائِيْلُ يَرْوِي عَنْ هٰذَا الشَّيْخِ وَيَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ.

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ شریک، عبداللہ بن عصم کہتے ہیں اور اسرائیل عبداللہ بن عصمہ کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا أَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فُلَانًا أَهْدٰى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ يَرْوِي عَنْ أَيُّوْبَ أَبِي الْعَلَاءِ وَهُوَ أَيُّوْبُ بْنُ مِسْكِيْنٍ وَيُقَالُ ابْنُ أَبِي مِسْكِيْنٍ وَلَعَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ الَّذِي رُوِيَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ هُوَ أَيُّوْبُ أَبُو الْعَلَاءِ وَهُوَ أَيُّوْبُ بْنُ مِسْكِيْنٍ وَيُقَالُ ابْنُ أَبِي مِسْكِيْنٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اونٹ کا بچہ تحفہ کے طور پر پیش کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اونٹنیاں عطا فرمائیں۔ اس نے اسے ناپسند کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا فلاں شخص نے مجھے اونٹنی کا تحفہ دیا میں نے اسے اس کے بدلے چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ ناراض ہو گیا۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی کے سوا کسی دوسرے سے تحفہ قبول نہیں کروں گا۔ اس حدیث میں اس سے بھی زیادہ کلام ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیگر طرق سے بھی مروی ہے۔ یزید بن ہارون، ایوب ابو علاء سے روایت کرتے ہیں۔ یہ ایوب بن مسکین ہیں انہیں ابن ابی مسکین بھی کہا جاتا ہے۔ شاید اس میں جو بواسطہ ایوب، سعید مقبری سے مروی ہے یہی ایوب ابوالعلاء ہیں۔

....

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْحِمْصِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَهْدٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً مِنْ إِبِلِهِ الَّتِي كَانُوْا أَصَابُوْا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضَ الْعِوَضِ فَتَسَخَّطَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ إِنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بنو فزارہ کے ایک شخص نے اپنے ان اونٹوں میں سے جو انہیں غابہ میں ملے تھے، ایک اونٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا۔ حضور نے اس کا کچھ بدلہ عطا فرمایا اور وہ ناراض ہو گیا۔ تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پہ فرماتے سنا کہ عرب کے بعض لوگ ہدیہ دیتے ہیں میں اس کا اس اندازے سے کچھ بدلہ دیتا ہوں جو میرے

باب ۳۰۲ فی غفار واسلم وجهینة ومزینة

۱۸۷۵۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا ابو مالک الاشجعی عن موسی بن طلحة عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الانصار ومزینة وجهینة واشجع وغفار ومن کان من بنی عبد الدار موالی لیس لهم مولی دون الله ورسوله مولاهم هذا حدیث حسن صحیح۔

قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی فضیلت

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار، مزینہ، جہینہ، اشجع، غفار اور وہ لوگ جو بنو عبد الدار سے ہیں، ایک دوسرے کے مددگار ہیں اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں اللہ اور اس کا رسول ان کے مددگار ہیں

....

باب ۳۰۵ فی ثقیف وبنی حنیفة

۱۸۷۶۔ حدثنا ابو سلمة یحیی بن خلف نا عبد الوهاب الثقفی عن عبد الله بن عثمان بن خثیم عن ابی الزبیر عن جابر قال قالوا یا رسول الله احرقتنا نبال ثقیف فادع الله علیهم فقال اللهم اهد ثقیفا هذا حدیث حسن صحیح غریب۔

۱۸۷۷۔ حدثنا زید بن اخزم الطائی نا عبد القاهر بن شعیب نا هشام عن الحسن عن عمران بن حصین قال مات النبی صلی الله علیه وسلم وهو یکره ثلاثة احیاء ثقیفا وبنی حنیفة وبنی امیة هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه۔

۱۸۷۸۔ حدثنا علی بن حجر نا الفضل بن موسی عن شریک عن عبد الله بن عصم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثقیف کذاب ومبیر حدثنا عبد الرحمن بن واقد نا شریک بهذا الاسناد نحوه وعبد الله بن عصم یکنی ابا علوان

ثقیف اور بنو حنیفہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ثقیف کے تیروں نے ہمیں جلا دیا ان کے لیے بد دعا فرمائیں۔ آپ نے دعا مانگی "اے اللہ! ثقیف کو ہدایت دے" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تا دم وصال تین قبائل کو برا جانتے رہے ثقیف، بنو حنیفہ اور بنو امیہ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثقیف میں ایک کذاب اور ایک فسادی ہوگا۔ عبدالرحمن بن واقد نے اسی سند کے ساتھ شریک سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ عبداللہ بن عصم کی کنیت ابو علوان ہے۔ اور وہ کوفی ہیں۔

بِهَا إِلَّا مِنَ الْعَرَبِ يُهْدِي أَحَدُهُمُ الْهَدِيَّةَ فَأُعَوِّضُهُ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِي ثُمَّ يَتَسَخَّطُهُ فَيَظَلُّ يَتَسَخَّطُ فِيهِ عَلَيَّ وَايْمُ اللهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِي هٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ۔

۱۸۸۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ خَلَّادٍ يُحَدِّثُ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْأَسْدُ وَالْأَشْعَرُونَ لَا يَفِرُّونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّونَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هٰكَذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ مِنِّي وَإِلَيَّ فَقُلْتُ لَيْسَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبِي وَلٰكِنَّهُ حَدَّثَنِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَبِيكَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ وَيُقَالُ الْأَسْدُ هُمُ الْأَزْدُ۔

۱۸۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۸۸۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ

پاس ہے ۔ وہ اس کو ناپسند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے مجھ پر ناراض ہوتا ہے ۔ خدا کی قسم! اس کے بعد میں قرشی ، انصاری ، ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی دوسرے سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔ یزید بن ہارون کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے ۔

حضرت ابو عامر اشعری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ بنی اسد کیا ہی اچھا ہے ، اشعری کیا ہی اچھے ہیں ۔ نہ وہ جہاد سے بھاگتے ہیں اور نہ خیانت کرتے ہیں ۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں ۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہیں فرمایا بلکہ فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میری طرف ہیں ۔ ابو عامر کہتے ہیں میں نے کہا میرے والد نے مجھ سے اس طرح بیان نہیں کیا بلکہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے باپ کی روایت کو زیادہ جانتے ہو ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف وہب بن جریر کی روایت سے پہچانتے ہیں ۔ کہا جاتا ہے قبیلہ اسد ، ازد ہیں ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے اس باب میں حضرت ابوذر ، ابوبرزہ اسلمی ، بریدہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

* * * * * * *

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ نَحْوَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۸۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغِفَارُ وَاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَسَدٍ وَطَيِّئٍ وَغَطَفَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۸۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ نَفَرٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ سالم کو اللہ تعالیٰ محفوظ و مامون رکھے قبیلہ غفار کو بخش دے اور عصیہ نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن بشار نے بواسطہ مومل اور سفیان، عبداللہ بن دینار سے حدیث شعبہ کے ہم معنی روایت نقل کی اس میں یہ اضافہ ہے عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ غفار، اسلم مزینہ جو لوگ جہینہ سے ہیں یا (فرمایا) جہینہ اور جو لوگ قبیلہ مزینہ سے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اسد، طی اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

* * *

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنو تمیم کے کچھ لوگ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو تمیم! تمہیں خوشخبری ہو۔ انہوں نے عرض کیا حضور! آپ نے خوشخبری دی تو کچھ عطا بھی فرمائیے۔ راوی فرماتے ہیں۔ (یہ سن کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ (پھر) یمن والوں کی ایک جماعت آئی آپ نے فرمایا خوشخبری قبول کرو، بنو تمیم نے تو قبول نہیں کی۔ انہوں نے عرض کیا ہم نے اسے قبول کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوبکرہ اپنے والد سے راوی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم، غفار اور مزینہ تمیم، اسد، غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ تَمِيمٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَبَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ فَهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

کہتے ہیں آپ نے ان کلمات کے ساتھ اپنی آواز کو کھینچا (یہ سن کر) لوگوں نے کہا وہ نامراد ہوئے اور خسارے میں رہے۔ آپ نے فرمایا بہر حال وہ ان سے بہتر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الشَّامِ وَالْيَمَنِ

شام اور یمن کی فضیلت۔

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ ابْنِ ابْنَةِ أَزْهَرَ السَّمَّانِ ثَنِي جَدِّي أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا أَوْ قَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی یا اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت عطا فرما یا اللہ! ہمارے لیے ہمارے یمن کو بابرکت بنا دے (یہ سن کر) لوگوں (نجدیوں) نے کہا اور ہمارے نجد میں بھی۔ حضور نے پھر وہی دعا فرمائی۔ یا اللہ! ہمارے شام میں برکت نازل فرما الٰہی! ہمارے یمن کو بابرکت بنا دے۔ ان لوگوں نے (پھر) کہا "اور ہمارے نجد میں بھی" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔[۱] یہ حدیث حسن صحیح اس طریق یعنی ابن عون کی روایت سے غریب ہے۔ یہ حدیث سالم بن عبداللہ بن عمر کے واسطے سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے چمڑے کے ٹکڑوں سے قرآن جمع کر رہے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کے لیے بھلائی ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ

[۱] مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق تیرھویں صدی کی ابتداء میں سرزمین نجد سے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کا ظہور ہوا یہ شخص خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ کا حامل تھا اس لیے اس نے اہل سنت وجماعت سے قتل وقتال کیا اور کتاب التوحید کے نام سے ایک کتاب لکھ کر ملت اسلامیہ کے ہر اس شخص کو تکفیر کا نشانہ بنایا جو اس کا ہم خیال نہ تھا بدقسمتی سے سرزمین ہند و پاک میں مولوی اسماعیل دہلوی اور سید احمد بریلوی نے اس کا حق نیابت ادا کرتے ہوئے "تقویۃ الایمان" اور "صراط مستقیم" نام کی دو کتابیں لکھ کر مسلمانوں پر شرک و بدعت کا فتویٰ جڑا اور اس طرح سرزمین نجد سے اٹھنے والے فتنے نے ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھیر دیا۔ نعوذ باللہ من شرورہم (مترجم)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبٰى لِلشَّامِ فَقُلْنَا لِأَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا إِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِي يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِأَنْفِهِ إِنَّ اللّٰهَ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ خُلِقَ مِنَ التُّرَابِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ الْمَدِينِيُّ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَسَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيَرْوِي عَنْ أَبِيهِ أَشْيَاءَ كَثِيرَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ

کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا اس لیے کہ رحمٰن کے فرشتے ان پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے یحییٰ بن ایوب کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

....

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ جو اپنے فوت شدہ باپ دادا پر فخر کرتے ہیں انھیں اس بات سے باز آ جانا چاہیے یہ دوزخ کا کوئلہ ہو چکے ہیں، ورنہ گوبر کے اس کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک سے گندگی کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور اور باپ دادا پر تفاخر دور کر دیا۔ اب یا تو مومن نیکوکار ہوگا یا بدکار بدبخت۔ تمام لوگ، حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم مٹی سے پیدا کیے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تم سے جاہلیت کا غرور اور خاندانی فخر لے گیا۔ اب یا تو مومن متقی ہوگا یا بدکار بدبخت لوگ اولادِ آدم ہیں اور آدم، مٹی سے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت سعید مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور بواسطہ والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہت سی احادیث روایات کیں۔ سفیان ثوری اور کئی دوسرے لوگوں نے بواسطہ ہشام بن سعد اور سعید

الثُّرَيَّا وَغَيْرُوَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَحَدِيْثِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ؛

اٰخِرُ الْمُسْنَدِ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلوٰتُهٗ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ ؛

مقبری ، حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث ، ابوعامر کی روایت کے ہم معنی نقل کی ۔جو ہشام بن سعد سے راوی ہیں ۔

مسند ختم ہوئی

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کو سزاوار ہیں رحمت کاملہ اور سلام ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاکیزہ اہل پر نازل ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعِلَلِ

أَخْبَرَنَا الْكَرُوخِيُّ نَا الْقَاضِي أَبُو عَامِرٍ الْأَزْدِيُّ وَالشَّيْخُ أَبُو بَكْرٍ الْغُورَجِيُّ وَأَبُو الْمُظَفَّرِ الدَّهَّانُ قَالُوا أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ نَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ أَنَا أَبُو عِيسَى التِّرْمِذِيُّ قَالَ جَمِيعُ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ مِنَ الْحَدِيثِ هُوَ مَعْمُولٌ بِهِ وَبِهِ أَخَذَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَا خَلَا حَدِيثَيْنِ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْمَدِينَةِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ وَلَا مَطَرٍ وَحَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ وَقَدْ بَيَّنَّا عِلَّةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا فِي الْكِتَابِ وَمَا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ مِنِ اخْتِيَارِ الْفُقَهَاءِ فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فَأَكْثَرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنِي بِهِ أَبُو الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ وَمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب العلل

امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس کتاب کی تمام احادیث پر عمل ہے ۔ بعض علماء نے اس کو اپنایا البتہ دو حدیثیں ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں کسی خوف ، سفر اور بارش کے بغیر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھیں ۔ دوسری حدیث یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی آدمی شراب پیئے اسے کوڑے مارو اگر چوتھی مرتبہ یہ حرکت کرے تو قتل کر دو ۔ (یہ معمول بہ نہیں) اور ہم (امام ترمذی) ان دو حدیثوں کی علت کتاب میں بیان کر چکے ہیں ۔ اس کتاب میں ہمارے اختیار کردہ اقوال فقہاء میں سے سفیان ثوری کے اکثر اقوال ہم سے محمد بن عثمان کوفی نے بواسطہ عبید اللہ بن موسیٰ ، حضرت سفیان ثوری سے نقل کئے ۔ کچھ حصہ ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے بواسطہ محمد بن یوسف فریابی حضرت سفیان سے نقل کیا ۔ امام مالک رحمہ اللہ کے اقوال کا اکثر حصہ اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بواسطہ معن بن عیسیٰ قزاز ، امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا البتہ ابواب صوم میں مصعب مدینی ، امام مالک سے نقل کرتے ہیں ۔ امام مالک کا بعض کلام موسیٰ بن حزام بواسطہ عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی ، امام مالک سے نقل کرتے ہیں ۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ کے اقوال احمد بن عبدہ آملی ، ابن مبارک کے شاگردوں کے واسطے سے نقل کرتے ہیں ۔

فَاَكْثَرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى الْقَزَّازُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ اَبْوَابِ الصَّوْمِ فَاَخْبَرَنَا بِهِ اَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَبَعْضُ كَلَامِ مَالِكٍ مَا اَخْبَرَنَا بِهِ مُوسَى بْنُ حِزَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ فَهُوَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْآمُلِيُّ عَنْ اَصْحَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْهُ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ اَبِي وَهْبٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدَانَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ مُوسَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ فَضَالَةَ النَّسَوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَلَهُ رِجَالٌ مُسَمَّوْنَ سِوَى مَنْ ذَكَرْنَا عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ فَاَكْثَرُهُ مَا اَخْبَرَنِي بِهِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمَا كَانَ مِنَ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ حَدَّثَنَا بِهِ اَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمٰعِيلَ نَا يُوسُفُ بْنُ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ الْبُوَيْطِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَذَكَرَ فِيهِ اَشْيَاءَ عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَقَدْ اَجَازَ لَنَا الرَّبِيعُ ذٰلِكَ وَكَتَبَ بِهِ اِلَيْنَا وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ فَهُوَ مَا اَخْبَرَنَا بِهِ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ اِلَّا مَا فِي اَبْوَابِ الْحَجِّ وَالدِّيَاتِ وَالْحُدُودِ فَاِنِّي لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ اِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنِي بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ

بعض اقوال ابو وہب نے ابن مبارک سے نقل کئے، کچھ اقوال علی بن حسن نے اور بعض اقوال عبدان نے سفیان بن عبدالملک کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مبارک سے نقل کئے۔ حبان بن موسیٰ اور وہب بن زمعہ بواسطہ فضالہ نسوی اور کچھ دوسرے لوگ بھی ابن مبارک کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ امام شافعی کے اکثر اقوال حسن بن محمد زعفرانی نے نقل کئے۔ وضو اور نماز سے متعلق اقوال شافعی ابو ولید مکی سے منقول ہیں۔ ابو اسماعیل نے بواسطہ یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی اور ربیع امام شافعی سے کچھ اقوال نقل کئے۔ ابو اسماعیل کہتے ہیں ربیع نے ہمیں ان کی تحریری اجازت دی۔

امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کے اقوال اسحاق بن منصور نے نقل کئے البتہ ابواب حج، دیت اور حدود سے متعلقہ اقوال ہمیں محمد بن موسیٰ اصم کے واسطہ سے اسحاق بن منصور سے معلوم ہوئے بعض کلام اسحاق کی خبر محمد بن فلیح نے دی ہم نے ان تمام مسانید کو اپنی کتاب الوقوف میں بیان کیا۔ میں نے اس کتاب میں علل حدیث، رجال اور تاریخ کا ذکر امام بخاری کی کتاب التاریخ سے استخراج کیا اکثر حصہ وہ ہے جس پر میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے بحث مباحثہ کیا بعض مسائل میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور ابو زرعہ سے بھی گفتگو ہوئی۔ لیکن ان سے مباحثہ کم ہوا زیادہ بحث امام بخاری سے ہوئی۔

اس کتاب میں اقوال فقہا اور علل احادیث کو بیان کرنے کا باعث یہ ہے کہ ہم سے اس بارے میں پوچھا گیا ایک عرصہ

موسى الأصم عن إسحاق بن منصور عن أحمد وإسحاق وبعض كلام إسحاق أخبرنا به محمد بن نجيح عن إسحاق وقد بينا هذا على وجهه في الكتاب الذي فيه الموقوف وما كان فيه من ذكر العلل في الأحاديث والرجال والتاريخ فهو ما استخرجته من كتاب التاريخ وأكثر ذلك ما ناظرت به محمد بن إسماعيل ومنه ما ناظرت عبد الله بن عبد الرحمن وأبا زرعة وأكثر ذلك عن محمد وأقل شيء فيه عن عبد الله وأبي زرعة وإنما حملنا على ما بينا في هذا الكتاب من قول الفقهاء وعلل الحديث لأنا سئلنا عن هذا فلم نفعله زمانا ثم فعلناه لما رجونا فيه من منفعة الناس لأنا قد وجدنا غير واحد من الأئمة تكلفوا من التصنيف ما لم يسبقوا إليه منهم هشام بن حسان وعبد الملك بن عبد العزيز بن جريج وسعيد بن أبي عروبة ومالك بن أنس وحماد بن سلمة وعبد الله بن المبارك ويحيى بن زكريا بن أبي زائدة ووكيع بن الجراح وعبد الرحمن بن مهدي وغيرهم من أهل العلم والفضل صنفوا فجعل الله في ذلك منفعة كثيرة ولهم بذلك الثواب الجزيل عند الله بما نفع الله المسلمين به فبهم القدوة فيما صنفوا وقد عاب بعض من لا يفهم على أهل الحديث الكلام في الرجال وقد وجدنا غير واحد من الأئمة من التابعين قد تكلموا في الرجال منهم الحسن البصري وطاوس تكلما في معبد الجهني وتكلم سعيد بن جبير في طلق بن حبيب وقد تكلم إبراهيم النخعي وعامر الشعبي في الحارث الأعور وهكذا روي عن أيوب السختياني و

تک تو ہم نے یہ کام نہ کیا پھر لوگوں کی منفعت کے پیش نظر یہ طریقہ اختیار کیا کیونکہ ہم نے بہت سے ائمہ کو دیکھا کہ انہوں نے تصانیف میں اس قدر مشقت اٹھائی جس میں ان سے کوئی سابق نہیں ان میں ہشام بن حسان، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، سعید بن ابی عروبہ، مالک بن انس، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن زکریا بن زائدہ، وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہم (رحمہم اللہ) جیسے اصحاب علم وفضل شامل ہیں۔ انہوں نے تصانیف کیں جن سے اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ نے بہت فائدہ پہنچایا اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا ثواب ہے کیونکہ ان کی تصانیف کے ذریعے ملت اسلامیہ کو فائدہ پہنچا نیز ان کی تصانیف ہمارے لیے مشعل راہ ہیں بعض کم فہم لوگوں نے محدثین پر تنقید وجرح کو اچھا نہیں سمجھا لیکن ہم نے متعدد تابعین کو دیکھا کہ انہوں نے راویوں کے بارے میں گفتگو کی۔ ان میں حضرت حسن بصری اور طاؤس بھی ہیں ان دونوں نے معبد جہنی کے بارے میں کلام کیا۔ سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب کے بارے میں، ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور کے بارے میں کلام کیا۔ اسی طرح ایوب سختیانی، عبداللہ بن عون، سلیمان تیمی، شعبہ بن حجاج، سفیان ثوری، مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن سعید قطان، وکیع بن جراح، عبدالرحمن بن مہدی اور کئی دوسرے اہل علم نے رجال (راویوں) کے بارے میں گفتگو کی اور انہیں ضعیف قرار دیا۔ ہمارے نزدیک اس کا باعث مسلمانوں کی خیرخواہی ہے۔ واللہ اعلم۔

یہ گمان مناسب نہیں کہ ان اہل علم حضرات نے

وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَشُعْبَةَ ابْنِ الْحَجَّاجِ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَوَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَغَيْرِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَكَلَّمُوا فِي الرِّجَالِ وَضَعَّفُوا فَإِنَّمَا حَمَلَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ النَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِينَ لَا يُظَنُّ بِهِمْ أَنَّهُمْ أَرَادُوا الطَّعْنَ عَلَى النَّاسِ وَالْغِيبَةَ إِنَّمَا أَرَادُوا عِنْدَنَا أَنْ يُبَيِّنُوا ضَعْفَ هٰؤُلَاءِ لِكَيْ يُعْرَفُوا لِأَنَّ بَعْضَ الَّذِينَ ضُعِّفُوا كَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ وَبَعْضُهُمْ كَانَ مُتَّهَمًا فِي الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ كَانُوا أَصْحَابَ غَفْلَةٍ وَكَثْرَةِ خَطَاءٍ فَأَرَادَ هٰؤُلَاءِ الْأَئِمَّةُ أَنْ يُبَيِّنُوا أَحْوَالَهُمْ شَفَقَةً عَلَى الدِّينِ وَتَثَبُّتًا لِأَنَّ الشَّهَادَةَ فِي الدِّينِ أَحَقُّ أَنْ يُتَثَبَّتَ فِيهَا مِنَ الشَّهَادَةِ فِي الْحُقُوقِ وَالْأَمْوَالِ۔

طعن و تشنیع یا عقیدت کا ارادہ کیا بلکہ انہوں نے ان کا ضعف اس لیے بیان کیا کہ حدیث میں ان کی پہچان ہو سکے کیونکہ ان ضعفاء میں سے بعض اصحابِ بدعت تھے۔ بعض متہم تھے، اور بعض اصحاب غفلت اور خطاکار تھے۔ پس ان ائمہ نے دین پر شفقت اور تثبت کے طور پر ان لوگوں کے حالات بیان کیے (اور نقد و جرح کی) کیونکہ اموال اور حقوق کی شہادت کی بنسبت دینی شہادت کا تثبت زیادہ ضروری ہے۔

١۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ثَنِي أَبِي قَالَ سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكَ بْنَ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِيهِ تُهْمَةٌ أَوْ ضَعْفٌ أَسْكُتُ أَوْ أُبَيِّنُ قَالُوا بَيِّنْ۔

محمد بن اسماعیل (بخاری) نے بواسطہ محمد بن یحییٰ بن سعید قطان ان کے والد سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ رحمہم اللہ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص میں ضعف ہو یا وہ متہم ہو تو میں اسے بیان کر دوں یا خاموش رہوں۔ انہوں نے فرمایا بیان کرو۔

٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ قِيلَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ إِنَّ أُنَاسًا يَجْلِسُونَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمُ النَّاسُ وَلَا يَسْتَأْهِلُونَ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كُلُّ مَنْ جَلَسَ جَلَسَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَصَاحِبُ السُّنَّةِ إِذَا مَاتَ أَحْيَى اللّٰهُ ذِكْرَهُ وَالْمُبْتَدِعُ لَا يُذْكَرُ۔

محمد بن رافع نیشاپوری نے یحییٰ بن آدم سے نقل کیا ابوبکر بن عیاش سے کہا گیا کہ بعض لوگ (علمی مسند پر) بیٹھ جاتے ہیں پھر دوسرے لوگ ان کے پاس آ کر بیٹھتے ہیں حالانکہ وہ اس کے اہل نہیں ہوتے (تو کیا یہ جائز ہے؟) ابوبکر بن عیاش نے کہا جو کوئی بھی بیٹھے گا لوگ اس کے پاس آ کر بیٹھیں گے۔ اگر وہ صاحب سنت ہو گا تو اس کے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا ذکر زندہ رکھے گا اور بدعتی کا ذکر نہیں کیا جاتا۔

٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَصَمُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

محمد بن علی بن حسین شقیق نے بواسطہ نضر بن عبداللہ اصم، اسماعیل بن زکریا اور عاصم، ابن سیرین سے نقل کیا

زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ فِي الزَّمَنِ الْأَوَّلِ لَا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ سَأَلُوا عَنِ الْإِسْنَادِ لِكَيْ يَأْخُذُوا حَدِيثَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَيَدَعُوا حَدِيثَ أَهْلِ الْبِدَعِ۔

۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَانَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْإِسْنَادُ عِنْدِي مِنَ الدِّينِ لَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ فَإِذَا قِيلَ لَهُ مَنْ حَدَّثَكَ بَقِيَ۔

۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ ذُكِرَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدِيثٌ فَقَالَ يُحْتَاجُ لِهٰذَا أَرْكَانٌ مِنْ آجُرٍّ يَعْنِي أَنَّهُ ضَعَّفَ إِسْنَادَهُ۔

۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ تَرَكَ حَدِيثَ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَالْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسْلَمِيِّ وَمُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَعُثْمَانَ الْبُرِّيِّ وَرَوْحِ بْنِ مُسَافِرٍ وَأَبِي شَيْبَةَ الْوَاسِطِيِّ وَعَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ وَأَيُّوبَ بْنِ خُوطٍ وَأَيُّوبَ بْنِ سُوَيْدٍ وَنَصْرِ بْنِ طَرِيفٍ أَبِي جَزْءٍ وَالْحَكَمِ وَحَبِيبٍ الْحَكَمُ رَوَى لَهُ حَدِيثًا فِي كِتَابِ الرِّقَاقِ ثُمَّ تَرَكَهُ وَحَبِيبٌ لَا أَدْرِي قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَسَمِعْتُ عَبْدَانَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَرَأَ أَحَادِيثَ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ وَكَانَ أَخِيرًا إِذَا أَتَى عَلَيْهَا أَعْرَضَ عَنْهَا وَكَانَ لَا يَذْكُرُهُ قَالَ أَحْمَدُ وَثَنَا أَبُو وَهْبٍ قَالَ سَمَّوْا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَجُلًا يُتَّهَمُ فِي الْحَدِيثِ فَقَالَ لَأَنْ أَقْطَعَ الطَّرِيقَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُحَدِّثَ عَنْهُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ حِزَامٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْوِيَ عَنْ

وہ فرماتے ہیں پہلے زمانے میں اسناد کے متعلق نہیں پوچھا جاتا تھا جب فتنہ بپا ہونے لگا تو لوگوں نے سند کے بارے میں سوال شروع کیا، تاکہ اہل سنت کی حدیث لے لیں اور اہل بدعت کی روایت ترک کر دیں۔

محمد بن علی بن حسن فرماتے ہیں میں نے عبدان سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک سند دین سے ہے اگر سند نہ ہوتی تو جس کا جو دل چاہے کہے اور جب اس سے پوچھا جائے تجھ سے کس نے بیان کیا تو وہ خاموش رہے۔

محمد بن علی نے حبان بن موسیٰ سے خبر دی کہ عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک حدیث بیان کی گئی آپ نے فرمایا اس کے لیے مضبوط اینٹوں کے ستون کی ضرورت ہے یعنی انہوں نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا۔

احمد بن عبدہ نے بواسطہ وہب بن زمعہ عبداللہ بن مبارک سے نقل کیا کہ انہوں نے ان رواۃ کی روایات چھوڑ دی تھیں، حسن بن عمارہ، حسن بن دینار، ابراہیم بن محمد اسلمی، مقاتل بن سلیمان، عثمان بری، روح بن مسافر، ابوشیبہ واسطی، عمرو بن ثابت، ایوب بن خوط، ایوب بن سوید، نصر بن طریف (ابی جزء) حکم اور حبیب حکم ابن مبارک نے کتاب الرقاق میں حبیب سے ایک حدیث روایت کیا پھر اسے چھوڑ دیا۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں حبیب کو نہیں جانتا احمد بن عبدہ، عبدان سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے بکر بن خنیس کی روایات پڑھی ہیں لیکن آخری عمر میں جب وہ ان احادیث پہنچتے تو ان سے اعراض کر جاتے اور ان (بکر بن خنیس) کا ذکر نہ کرتے۔ احمد، ابووہب سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک آدمی کا نام لیا گیا جو حدیث میں وہم (غلط) کرتا تھا۔ تو ابن مبارک نے فرمایا میرے نزدیک اس کی روایات لینے سے سفر کرنا بہتر ہے موسیٰ بن حزام فرماتے ہیں میں نے یزید بن ہارون کو فرماتے سنا کہ سلیمان بن عمرو نخعی کوفی سے روایات لینا کسی کے لیے جائز نہیں۔ احمد بن حسین فرماتے ہیں ہم حضرت

سفیان ابن عیینة لضعفهم الثوري وسمعت أحمد بن الحسن يقول كنا عند أحمد بن حنبل فذكروا من تجب عليه الجمعة فذكروا فيه عن بعض أهل العلم من التابعين وغيرهم فقلت فيه عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث فقال عن النبي صلى الله عليه وسلم قلت نعم۔

۷۔ حدثنا حجاج بن نصير نا المعارك بن عباد عن عبد الله بن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة على من آواه الليل قال فغضب أحمد بن حنبل وقال استغفر ربك مرتين وإنما فعل هذا أحمد بن حنبل لأنه لم يصدق هذا عن النبي صلى الله عليه وسلم لضعف إسناده لأنه لم يعرفه عن النبي صلى الله عليه وسلم والحجاج بن نصير يضعف في الحديث وعبد الله بن سعيد المقبري ضعفه يحيى بن سعيد القطان جدا في الحديث فكل من روي عنه حديث ممن يتهم أو يضعف لغفلته وكثرة خطائه ولا يعرف ذلك الحديث إلا من حديثه فلا يحتج به وقد روى غير واحد من الأئمة عن الضعفاء وبينوا أحوالهم للناس۔

۸۔ حدثنا إبراهيم بن عبد الله بن المنذر الباهلي نا يعلى بن عبيد قال قال لنا سفيان الثوري اتقوا الكلبي فقيل له فإنك تروي عنه قال أنا أعرف صدقه من كذبه وأخبرني محمد بن إسمعيل ثني يحيى بن معين ثني عفان عن أبي عوانة قال لما مات الحسن البصري اشتهيت كلامه فتتبعته عن أصحاب الحسن فأتيت به أبان بن أبي عياش فقرأه علي كله عن الحسن فما

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس تھے کہ حاضرین نے ان لوگوں کا ذکر کیا جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں نے بعض اہل علم تابعین وغیرہ کے اقوال نقل کیے لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کی۔ امام احمد بن حنبل نے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے؟ میں نے عرض کیا "جی ہاں"۔

(میں نے کہا) حجاج بن نصیر نے بواسطہ معارک بن عباد، عبداللہ بن سعید مقبری اور سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر واجب ہے جس کو رات ٹھکانہ دے (یعنی رات کو گھر واپس لوٹ سکے)۔ احمد بن حسن کہتے ہیں یہ سن کر حضرت امام احمد بن حنبل کو غصہ آگیا چنانچہ آپ نے دو مرتبہ فرمایا "اپنے رب سے بخشش مانگ"۔ امام احمد بن حنبل نے یہ انداز اس لیے اختیار فرمایا کہ انہوں نے ضعف سند کے باعث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تصدیق نہیں کی۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ غیر معروف ہے۔ اور حجاج بن نصیر حدیث میں نہایت ضعیف قرار دیا۔ لہٰذا جو شخص مجروح کے ساتھ متہم ہے یا غفلت اور کثرت خطاء کے باعث ضعیف سمجھا گیا، اس سے مروی حدیث اگر کسی دوسرے راوی سے معروف نہ ہو تو وہ قابل استدلال نہیں۔ متعدد آئمہ نے ضعیف راویوں سے روایت لی لیکن لوگوں کے سامنے ان کا ضعف بھی بیان کیا۔

ابراہیم بن عبداللہ بن منذر باہلی بواسطہ یعلی بن عبید، سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کلبی سے بچو۔ عرض کیا گیا آپ ان سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان نے جواب دیا میں ان کے صدق و کذب میں تمیز کر لیتا ہوں۔ محمد بن اسماعیل نے بواسطہ یحییٰ بن معین اور عفان، ابوعوانہ سے خبر دی کہ جب حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو مجھے ان کی روایات (جمع کرنے) کا شوق ہوا چنانچہ میں نے ان کے شاگردوں سے احادیث جمع کیں۔ پھر انہیں لے کر ابان بن

أستحل أن أروي عنه شيئا وقد روى عن أبان بن أبي عياش غير واحد من الأئمة وإن كان فيه من الضعف والغفلة ما وصفه أبو عوانة وغيره فلا يغتر برواية الثقات عن الناس لأنه يروى عن ابن سيرين أنه قال إن الرجل ليحدثني فما أتهمه ولكن أتهم من فوقه وقد روى غير واحد عن إبراهيم النخعي عن علقمة عن عبد الله بن مسعود أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقنت في وتره قبل الركوع وروى أبان بن أبي عياش عن إبراهيم النخعي عن علقمة عن عبد الله بن مسعود أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقنت في وتره قبل الركوع هكذا روى سفيان الثوري عن أبان بن أبي عياش وروى بعضهم عن أبان بن أبي عياش بهذا الإسناد نحو هذا وزاد فيه قال عبد الله بن مسعود أخبرتني أمي أنها باتت عند النبي صلى الله عليه وسلم فرأت النبي صلى الله عليه وسلم قنت في وتره قبل الركوع وأبان بن أبي عياش وإن كان قد وصف بالعبادة والاجتهاد فهذا حاله في الحديث والقوم كانوا أصحاب حفظ فرب رجل وإن كان صالحا لا يقيم الشهادة ولا يحفظها فكل من كان متهما في الحديث بالكذب أو كان مغفلا يخطئ الكثير فالذي اختاره أكثر أهل الحديث من الأئمة أن لا يشتغل بالرواية عنه ألا ترى أن عبد الله بن المبارك حدث عن قوم من أهل العلم فلما تبين له أمرهم ترك الرواية عنهم وقد تكلم بعض أهل الحديث في قوم من أجلة أهل العلم وضعفوهم من قبل حفظهم ووثقهم

ابی عیاش کے پاس گیا تو انہوں نے وہ تمام احادیث مجھے حضرت حسن بصری سے سنائیں لیکن میں نے ان سے کچھ روایت کرنا جائز نہ سمجھا۔ ابان ابن ابی عیاش سے متعدد ائمہ نے احادیث روایت کیں اگرچہ ان میں ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ ابو عوانہ نے ان کے متعلق بیان کیا۔ لہذا ثقات کی روایت سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کیونکہ ابن سیرین سے منقول ہے اگر کوئی شخص مجھے حدیث کرتا ہے تو میں اسے متہم نہیں کرتا بلکہ اس سے اوپر والے راوی کو متہم کرتا ہوں۔ متعدد لوگوں نے بواسطہ ابراہیم نخعی اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ سفیان ثوری نے ابان ابن ابی عیاش سے اسی طرح روایت کیا کئی دوسرے لوگوں نے بھی ابان سے اسی سند سے اس کے ہم معنی نقل کیا لیکن اس میں یہ اضافہ ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میری والدہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات گزاری تو آپ کو وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے دیکھا اگرچہ عبادت اور اجتہاد میں ابان ابن ابی عیاش کی تعریف کی گئی لیکن حدیث میں ان کا یہ حال ہے۔ اس دور کے لوگ اگرچہ قوی حافظہ کے مالک تھے لیکن بہت سے لوگ نیکوکار ہونے کے باوجود شہادت قائم نہیں رکھ سکتے تھے اور نہ ہی اس کی حفاظت کر سکتے۔ پس جس شخص کا یہ حال ہو کہ وہ حدیث میں متہم بالکذب ہو یا غافل اور زیادہ خطا کرنے والا ہو تو اکثر آئمہ حدیث کا مختار یہ ہے کہ اس سے روایت نہ لی جائے دیکھو تو سہی کہ عبداللہ بن مبارک نے بعض اہل علم سے حدیث روایت کی لیکن جب ان پر ان کا حال ظاہر ہوا تو ان سے روایت لینا ترک کر دیا۔ بعض محدثین نے اجلہ علماء کے بارے میں کلام کیا اور حفظ کے اعتبار سے انہیں ضعیف قرار دیا۔ جبکہ بعض دوسرے ائمہ حدیث نے انہیں ان کی جلالت علمی اور صداقت کے

أَحَدٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ بِجَلَالَتِهِمْ وَصِدْقِهِمْ وَإِنْ كَانُوا قَدْ وَهِمُوا فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ فِي مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثُمَّ رَوَى عَنْهُ۔

۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ فَقَالَ تُرِيدُ الْعَفْوَ أَوْ تُشَدِّدُ قُلْتُ لَا بَلْ أُشَدِّدُ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ تُرِيدُ كَانَ يَقُولُ أَشْيَاخُنَا أَبُو سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ يَحْيَى وَسَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ فِيهِ نَحْوَ مَا قُلْتُ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو أَعْلَى مِنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَهُوَ عِنْدِي فَوْقَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ لِيَحْيَى مَا رَأَيْتَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُلَقِّنَهُ لَفَعَلْتُ قَالَ كَانَ يُلَقَّنُ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَرْوِ يَحْيَى عَنْ شَرِيكٍ وَلَا عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَلَا عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ وَلَا عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَإِنْ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَدْ تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْ هٰؤُلَاءِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ أَنَّهُ اتَّهَمَهُمْ بِالْكَذِبِ وَلٰكِنَّهُ تَرَكَهُمْ لِحَالِ حِفْظِهِمْ وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ يُحَدِّثُ عَنْ حِفْظِهِ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا لَا يَثْبُتُ عَلَى رِوَايَةٍ وَاحِدَةٍ تَرَكَهُ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ تَرَكَهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَوَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَهٰكَذَا تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ

باعث ثقہ قرار دیا اگرچہ ان سے بعض مرویات میں خطا ہوئی۔ یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عمرو کے بارے میں کلام کیا پھر ان سے روایت لی۔

....

ابوبکر عبدالقدوس بن محمد عطار بصری نے علی بن مدینی سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن عمرو بن علقمہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا عفو کا ارادہ ہے یا تشدد کا؟ میں نے عرض کیا تشدد کا۔ فرمایا وہ ایسا نہیں جیسے تم چاہتے ہو۔ وہ کہتا تھا میرے شیوخ ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن ابن حاطب ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں میں نے مالک بن انس سے محمد بن عمرو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کے بارے میں وہی کچھ کہا جو میں نے کہا۔ علی یحییٰ سے نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عمرو سہیل بن ابی صالح سے اعلیٰ ہیں۔ اور میرے نزدیک عبدالرحمٰن بن حرملہ سے بھی بلند ہیں۔ علی کہتے ہیں میں نے یحییٰ سے عبدالرحمٰن بن حرملہ کے بارے میں ان کی رائے پوچھی تو یحییٰ نے کہا اگر میں اسکو کوئی بات سکھانا چاہوں تو سکھلا سکتا ہوں۔ علی نے کہا کیا اسے سکھایا جاتا ہے کہا ہاں۔ علی کہتے ہیں یحییٰ نے شریک، ابوبکر بن عیاش، ربیع بن صبیح، اور مبارک بن فضالہ سے روایت نہیں کی۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یحییٰ بن سعید نے ان حضرات سے ان کے متہم بالکذب ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے حفظ کی بنا پر روایت ترک کی۔ یحییٰ بن سعید سے منقول ہے کہ جب وہ کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ اپنے حفظ سے کبھی کچھ روایت کرتا ہے اور کبھی کچھ تو آپ اس سے روایت نہ لیتے۔ جن حضرات کو یحییٰ بن سعید قطان نے چھوڑا ہے ان سے عبداللہ بن مبارک، وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم ائمہ کرام نے روایات لی ہیں۔ اسی طرح بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح، محمد بن اسحاق، حماد بن سلمہ،

وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ وَأَشْبَاهِ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَئِمَّةِ إِنَّمَا تَكَلَّمُوا فِيهِمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُمُ الْأَئِمَّةُ.

محمد بن عجلان اور ان جیسے دوسرے ائمہ کے بارے میں کلام کیا البتہ یہ کلام مرویات میں حفظ کے اعتبار سے کیا ہے ورنہ ان سے ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

١٠- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ ثَبْتًا فِي الْحَدِيثِ.

حسن بن علی حلوانی بواسطہ علی بن مدینی، سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم سہیل بن ابو صالح کو حدیث میں ثبت سمجھتے تھے۔

١١- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثِقَةً مَأْمُونًا فِي الْحَدِيثِ وَإِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عِنْدَنَا فِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ.

ابن ابی عمر فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ نے فرمایا محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تھے ہمارے نزدیک یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عجلان کی سعید مقبری سے روایت میں کلام کیا ہے۔

١٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَحَادِيثُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ بَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَصَيَّرْتُهَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عِنْدَنَا فِي ابْنِ عَجْلَانَ لِهٰذَا وَقَدْ رَوَى يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ الْكَثِيرَ وَهٰكَذَا مَنْ تَكَلَّمَ فِي ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا تَكَلَّمُوا فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ رَوَى شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُطَاسِ قَالَ يَحْيَى ثُمَّ لَقِيتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَحَدَّثَنَا عَنْ أَخِيهِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى نَحْوُ هٰذَا غَيْرُ شَيْءٍ كَانَ يَرْوِي الشَّيْءَ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا يُغَيِّرُ الْإِسْنَادَ وَإِنَّمَا جَاءَ

ابوبکر نے بواسطہ علی بن عبداللہ اور یحییٰ بن سعید، محمد بن عجلان کا قول نقل کیا کہ سعید مقبری کی بعض روایات بواسطہ سعید حضرت ابوہریرہ سے اور بعض ایک اور شخص کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہیں جب یہ روایات مجھ پر خلط ملط ہو گئیں تو میں نے سب کو بواسطہ سعید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کر دیا۔ ہمارے نزدیک ابن عجلان نے یحییٰ بن سعید کے بارے میں اسی لیے کلام کیا ہے۔ یحییٰ، ابن عجلان کثیر سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح جن لوگوں نے ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ کے اعتبار سے ہے۔ علی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں شعبہ نے بواسطہ ابن ابی لیلیٰ، ان کے بھائی عیسیٰ، عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ اور ابو ایوب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینک کے بارے میں روایت نقل کی۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر میں ابن ابی لیلیٰ سے ملا تو انہوں نے بواسطہ عیسیٰ، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے اس کے علاوہ اس

هذا من قبل حفظه لأن أكثر من مضى من أهل العلم كانوا لا يكتبون ومن كتب منهم إنما كان يكتب لهم بعد السماع وسمعت أحمد بن الحسن يقول سمعت أحمد بن حنبل يقول ابن أبي ليلى لا يحتج به وكذلك من تكلم من أهل العلم في مجالد بن سعيد وعبد الله بن لهيعة وغيرهما إنما تكلموا فيهم من قبل حفظهم وكثرة خطائهم وقد روى عنهم غير واحد من الأئمة فإذا تفرد واحد من هؤلاء بحديث ولم يتابع عليه لم يحتج به كما قال أحمد بن حنبل ابن أبي ليلى لا يحتج به إنما عنى إذا تفرد بالشيء وأشد ما يكون هذا إذا لم يحفظ الإسناد فزاد في الإسناد أو نقص أو غير الإسناد أو جاء بما يتغير فيه المعنى فأما من أقام الإسناد وحفظه وغير اللفظ فإن هذا واسع عند أهل العلم إذا لم يتغير المعنى.

۱۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا معاوية بن صالح عن العلاء بن الحارث عن مكحول عن واثلة بن الأسقع قال إذا حدثناكم على المعنى فحسبكم

۱۴۔ حدثنا يحيى بن موسى نا عبد الرزاق نا معمر عن أيوب عن محمد بن سيرين قال كنت أسمع الحديث من عشرة اللفظ مختلف والمعنى واحد۔

۱۵۔ حدثنا أحمد بن منيع نا محمد بن عبد الله الأنصاري عن ابن عون قال كان إبراهيم النخعي والحسن والشعبي يأتون بالحديث على المعاني وكان القاسم بن محمد ومحمد بن سيرين ورجاء بن حيوة يعيدون الحديث

قسم کی روایات مروی ہیں وہ سند میں رد و بدل کرتے ہوئے کبھی کچھ بیان کرتے ہیں اور کبھی کچھ ۔ اور یہ حفظ کی وجہ سے ہوا۔ کیونکہ اکثر علماء لکھتے نہ تھے ۔ اور جو لکھتے ہیں اور وہ بھی سننے کے بعد لکھتے ۔ میں نے احمد بن حسن سے بسند وہ امام احمد حنبل کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایات قابل استدلال نہیں ۔ جن علماء نے مجالد بن سعید ، عبد اللہ بن لہیعہ وغیرہما کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ اور کثرت خطاء کے سبب سے ہے ۔ کئی ائمہ نے ان سے روایات لی ہیں ۔ جب ان میں سے کوئی حدیث میں منفرد ہو اور اس کا کوئی متابع نہ ہو تو اس کی روایت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا ۔ جس طرح امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایات سے استدلال نہیں کیا جا سکتا تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ جب وہ اپنی روایت میں منفرد ہوں ۔ اور سب سے سخت بات تو یہ ہے کہ جب سند یاد نہ ہو تو اس میں کمی زیادتی کی جائے یا بدل دی جائے یا متن میں ایسے الفاظ لائے جائیں جن سے معنی بدل جائے جو شخص سند قائم اور یاد رکھے اور الفاظ بدل دے تو اس کے بارے میں محدثین کے نزدیک وسعت ہے جب تک معنی نہ بدلیں ۔

محمد بن بشار بواسطہ عبدالرحمٰن بن مہدی ، معاویہ بن صالح ، علاء بن حارث اور مکحول ، واثلہ بن اسقع سے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم تم سے روایت بالمعنیٰ بیان کریں تو یہ تمہیں کافی ہے ۔

یحییٰ بن موسیٰ بواسطہ عبدالرزاق ، معمر اور ایوب ، محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں دس آدمیوں سے حدیث سنتا تھا الفاظ مختلف ہوتے اور معنی ایک ۔

احمد بن منیع نے بواسطہ محمد بن عبداللہ انصاری ، ابن عون سے نقل کیا کہ ابراہیم نخعی ، حسن اور شعبی رحمہم اللہ بالمعنیٰ روایت کرتے ہیں جبکہ قاسم بن محمد ، محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوہ ، الفاظ حدیث دہراتے تھے ۔

عَلٰى حُدُوْدِهٖ۔

١٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ اِنَّكَ تُحَدِّثُنَا بِالْحَدِيْثِ ثُمَّ تُحَدِّثُنَا بِهٖ عَلٰى غَيْرِ مَا حَدَّثْتَنَا قَالَ عَلَيْكَ بِالسَّمَاعِ الْاَوَّلِ۔

علی بن خشرم نے بواسطہ حفص بن غیاث، عاصم بن احول سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے ابو عثمان نہدی سے پوچھا آپ ہم سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں پھر اس کے علاوہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا پہلے سماع کو لازم پکڑو۔

١٧۔ حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اِذَا اَصَبْتَ الْمَعْنٰى اَجْزَاَكَ۔

جارود بواسطہ وکیع اور ربیع بن صبیح، حسن سے نقل کرتے ہیں کہ جب تم نے معنی صحیح رکھا تو یہ کافی ہے۔

١٨۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَيْفٍ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ اُنْقُصْ مِنَ الْحَدِيْثِ اِنْ شِئْتَ وَلَا تَزِدْ فِيْهِ۔

علی بن حجر بواسطہ عبد اللہ بن مبارک، سیف ابن سلیمان سے نقل کرتے ہیں میں نے مجاہد سے سنا کہ چاہو تو الفاظ حدیث کم کر دو لیکن زیادتی نہ کرو۔

***

١٩۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَقَالَ اِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ كَمَا سَمِعْتُ فَلَا تُصَدِّقُوْنِيْ اِنَّمَا هُوَ الْمَعْنٰى۔

ابو عمار حسین بن حریث نے بواسطہ زید بن حباب ایک نامعلوم شخص سے نقل کیا کہ سفیان ثوری ہمارے طرف تشریف لائے اور فرمایا اگر میں تم سے کہوں کہ میں نے جیسے سنا ویسے ہی تم سے بیان کرتا ہوں تو میری تصدیق نہ کرنا بلکہ میں بالمعنی روایت کرتا ہوں۔

٢٠۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ اِنْ لَّمْ يَكُنِ الْمَعْنٰى وَاسِعًا فَقَدْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِنَّمَا تَفَاضَلَ اَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحِفْظِ وَالْاِتْقَانِ وَالتَّثَبُّتِ عِنْدَ السَّمَاعِ مَعَ اَنَّهٗ لَمْ يَسْلَمْ مِنَ الْخَطَاءِ وَالْغَلَطِ كَبِيْرُ اَحَدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ مَعَ حِفْظِهِمْ۔

حسین بن حریث فرماتے ہیں میں نے وکیع کو فرماتے سنا کہ اگر معنی میں وسعت نہ ہوتی لوگ ہلاک ہو جاتے۔ علماء کو ایک دوسرے پر فضیلت، حفظ، اتقان اور سماع کے وقت ثبت کی وجہ سے ہے اس کے باوجود آئمہ کرام، خطا اور غلطی سے محفوظ نہیں ہیں۔

٢١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ اِذَا حَدَّثْتَنِيْ فَحَدِّثْنِيْ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنِيْ مَرَّةً بِحَدِيْثٍ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِيْنَ فَمَا اَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا۔

محمد بن حمید رازی بواسطہ جریر، عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ابراہیم نخعی نے مجھ سے فرمایا جب مجھ سے حدیث بیان کرو تو ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے نقل کرو کیونکہ انہوں نے ایک مرتبہ مجھ سے حدیث بیان کی پھر کئی سال بعد میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے اس سے ایک

٢٢۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ مَا لِسَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ اَتَمُّ حَدِيْثًا مِنْكَ قَالَ لِاَنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ۔

ابو حفص عمرو بن علی بواسطہ یحییٰ بن سعید قطان اور سفیان، منصور سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ سالم بن ابی الجعد، آپ سے پوری حدیث بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اس لیے کہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ فَمَا أَدَعُ مِنْهُ حَرْفًا۔

عبدالجبار علاء بن عبدالجبار، سفیان سے ناقل ہیں کہ عبدالملک بن عمیر نے فرمایا میں حدیث بیان کرتا ہوں تو ایک حرف نہیں چھوڑتا۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ مَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا وَعَاهُ قَلْبِي۔

حسین بن مہدی بصری بواسطہ عبدالرزاق اور معمر، حضرت قتادہ سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میرے کانوں نے جو کچھ سنا اسے قلب نے محفوظ کر لیا۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَنَصَّ لِلْحَدِيثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ۔

سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی بواسطہ سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔ میں نے زہری سے بڑھ کر کسی کو حدیث پر نص کرنے والا نہیں دیکھا۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا كَانَ أَعْلَمَ بِحَدِيثِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْدَ الزُّهْرِيِّ مِنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ۔

ابراہیم بن سعد جوہری بواسطہ سفیان بن عیینہ، ایوب سختیانی کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو اہل مدینہ کی احادیث زہری کے بعد، یحییٰ بن ابی کثیر سے زیادہ جانتا ہو۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يُحَدِّثُ فَإِذَا حَدَّثْتُهُ عَنْ أَيُّوبَ بِخِلَافِهِ تَرَكَهُ فَأَقُولُ قَدْ سَمِعْتَهُ فَيَقُولُ إِنَّ أَيُّوبَ كَانَ أَعْلَمَنَا بِحَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ۔

محمد بن اسماعیل بواسطہ سلیمان بن حرب حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عون کوئی حدیث بیان کرتے پھر میں ایوب سے اس کے خلاف بیان کرتا تو وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے۔ میں عرض کرتا میں نے تو ان سے سنا ہے تو فرماتے ایوب محمد بن سیرین کی روایات ہم سے زیادہ جانتے تھے۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَيُّهُمَا أَثْبَتُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ أَوْ مِسْعَرٌ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مِسْعَرٍ كَانَ مِسْعَرٌ مِنْ أَثْبَتِ النَّاسِ۔

ابوبکر بن علی عبداللہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن ابی سعید سے پوچھا ہشام دستوائی اور مسعر میں سے کون زیادہ ثابت ہے وانہوں نے فرمایا میں نے مسعر جیسا کوئی نہیں دیکھا وہ سب سے اثبت تھے۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ مَا خَالَفَنِي شُعْبَةُ فِي شَيْءٍ إِلَّا تَرَكْتُهُ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ قَالَ لِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ إِنْ أَرَدْتَ الْحَدِيثَ فَعَلَيْكَ بِشُعْبَةَ۔

ابوبکر قدوس بن محمد بواسطہ ابوالولید، حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں شعبہ نے جس بات میں میری مخالفت کی میں نے اسے چھوڑ دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوبکر اور ابوالولید دونوں بیان کرتے ہیں کہ حماد بن سلمہ نے فرمایا اگر حدیث چاہتے ہو تو شعبہ کی مجلس کو لازم پکڑو)

۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ مَا رَوَيْتُ عَنْ رَجُلٍ حَدِيثًا وَاحِدًا

عبد بن حمید بواسطہ ابوداؤد شعبہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جس سے ایک حدیث روایت کی اس کے پاس

إلا أتيته أكثر من مرة والذي رويت عنه عشرة أحاديث أتيته أكثر من عشرة والذي رويت عنه خمسين حديثا أتيته أكثر من خمسين مرة والذي رويت عنه مائة أتيته أكثر من مائة مرة إلا حيان الكوفي البارقي فإني سمعت منه هذه الأحاديث ثم عدت إليه فوجدته قد مات.

ایک سے زیادہ بار آیا۔ جس سے دس احادیث روایت کیں اس کے پاس دس بار سے زیادہ حاضر ہوا جس سے پچاس احادیث روایت کیں اس کے پاس پچاس بار سے زیادہ آیا۔ اور جس سے سو احادیث روایت کیں۔ اس کے پاس سو بار سے زیادہ آیا۔ البتہ حیان کوفی بارقی سے میں نے احادیث سنیں اور جب دوبارہ حاضر ہوا تو وہ انتقال کر چکے تھے۔

....

٣١۔ حدثنا محمد بن إسماعيل نا عبد الله بن أبي الأسود نا ابن مهدي قال سمعت سفيان يقول شعبة أمير المؤمنين في الحديث.

محمد بن اسماعیل نے بواسطہ عبداللہ بن ابی اسود، ابن مہدی سے نقل کیا کہ سفیان فرماتے ہیں۔ شعبہ (رحمہ اللہ) حدیث میں امیر المومنین تھا۔

....

٣٢۔ حدثنا أبو بكر عن علي بن عبد الله قال سمعت يحيى بن سعيد يقول ليس أحد أحب إلي من شعبة ولا يعدله أحد عندي وإذا خالفه سفيان أخذت بقول سفيان قال علي قلت ليحيى أيهما كان أحفظ للأحاديث الطوال سفيان أو شعبة قال كان شعبة أمر فيها قال يحيى بن سعيد وكان شعبة أعلم بالرجال فلان عن فلان وكان سفيان صاحب الأبواب.

ابوبکر، علی بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں یحییٰ بن سعید نے فرمایا۔ مجھے کوئی شخص شعبہ سے زیادہ محبوب نہیں اور میرے نزدیک کوئی ان کے برابر کا نہیں لیکن جب سفیان ان کی مخالفت کرتے ہیں تو میں سفیان کا قول لیتا ہوں۔ علی فرماتے ہیں میں نے یحییٰ سے پوچھا سفیان اور شعبہ میں سے کسے طویل احادیث زیادہ یاد تھیں۔ انہوں نے فرمایا شعبہ، اس اعتبار سے زیادہ قوی تھے۔ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں، شعبہ، اسماء رجال کے زیادہ عالم تھے اور سفیان صاحب الابواب (فقیہ) تھے۔

٣٣۔ حدثنا أبو عمار الحسين بن حريث قال سمعت وكيعا يقول قال شعبة سفيان أحفظ مني ما حدثني سفيان عن شيخ بشيء فسألته إلا وجدته كما حدثني سمعت إسحاق بن موسى الأنصاري قال سمعت معن بن عيسى يقول كان مالك بن أنس يشدد في حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم في الياء والتاء ونحوهما.

ابو عمار حسین بن حریث فرماتے ہیں۔ میں نے وکیع سے سنا کہ شعبہ فرماتے ہیں سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ مجھے سفیان نے جس شیخ سے بھی حدیث بیان کی تو میں نے ویسے ہی پایا جیسے انہوں نے بیان فرمایا۔ میں (امام ترمذی) نے اسحاق بن موسیٰ انصاری سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے معن بن عیسیٰ سے سنا کہ مالک بن انس حدیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہت سختی برتتے تھے حتیٰ کہ یا اور تا کا بھی خیال رکھتے۔

٣٤۔ حدثنا أبو موسى ثني إبراهيم بن عبد الله بن قريم الأنصاري قاضي المدينة

ابو موسیٰ، ابراہیم بن عبداللہ بن قریم انصاری (قاضی مدینہ) سے نقل کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) امام مالک بن انس

قَالَ مَرَّ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَلَى أَبِي حَازِمٍ وَهُوَ جَالِسٌ فَجَازَهُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَجِدْ مَوْضِعًا أَجْلِسُ فِيهِ فَكَرِهْتُ أَنْ آخُذَ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَائِمٌ.

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ يَحْيَى مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَصَحُّ حَدِيثًا مِنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ كَانَ مَالِكٌ إِمَامًا فِي الْحَدِيثِ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِعَيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ قَالَ وَسُئِلَ أَحْمَدُ عَنْ وَكِيعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ فَقَالَ أَحْمَدُ وَكِيعٌ أَكْبَرُ فِي الْقَلْبِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ إِمَامٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيَّ الْبَصْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُولُ لَوْ حُلِّفْتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ إِنِّي لَمْ أَرَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْكَلَامُ فِي هَذَا وَالرِّوَايَةُ عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَكْثُرُ وَإِنَّمَا بَيَّنَّا شَيْئًا مِنْهُ عَلَى الِاخْتِصَارِ لِيُسْتَدَلَّ بِهِ عَلَى مَنَازِلِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَتَفَاضُلِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ وَمَنْ تُكُلِّمَ فِيهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِأَيِّ شَيْءٍ تُكُلِّمَ فِيهِ وَالْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ إِذَا كَانَ يَحْفَظُ مَا يُقْرَأُ عَلَيْهِ أَوْ يُمْسِكُ أَصْلَهُ فِيمَا يُقْرَأُ عَلَيْهِ إِذَا لَمْ يَحْفَظْ هُوَ صَحِيحٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِثْلُ السَّمَاعِ۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ أَقُولُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا۔

ابوحازم کے پاس سے گزرے وہ بیٹھے حدیث بیان کر رہے تھے، امام مالک گزر گئے۔ آپ سے نہ بیٹھنے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا میں نے بیٹھنے کے لیے جگہ نہ پائی اور کھڑے ہو کر حدیث رسول سننا مجھے اچھا معلوم نہ ہوا۔

ابوبکر بواسطہ علی بن عبداللہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں انھوں نے فرمایا مجھے سعید بن مسیب سے مالک بن انس کی روایات کی بنسبت ابراہیم نخعی سے سفیان ثوری کی روایات زیادہ پسند ہیں، یحییٰ فرماتے ہیں لوگوں میں مالک بن انس سے زیادہ صحیح حدیث والا کوئی نہیں امام مالک حدیث میں امام تھے۔ احمد بن حسن امام احمد بن حنبل کا قول نقل کرتے ہیں کہ میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل کوئی نہیں دیکھا امام احمد بن حنبل سے وکیع اور عبدالرحمٰن بن مہدی کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا وکیع دل کے بڑے ہیں اور عبدالرحمٰن امام ہیں (امام ترمذی) نے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی بصری سے سنا وہ علی بن مدینی کا قول نقل کرتے ہیں کہ اگر مجھے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم دلائی جائے تو میں قسم کھاؤں گا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے زیادہ علم والا کوئی نہیں دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس بارے میں علماء کے بہت سے اقوال منقول ہیں۔ ہم نے اختصار سے کام لیا تاکہ اس کے ذریعہ علماء کے مراتب اور حفظ و اتقان میں ایک دوسرے پر برتری پر استدلال کیا جا سکے۔ اس بارے میں علماء کی طویل گفتگو ہے مقصد ہے، عالم کو حدیث پڑھ کر سنانا جبکہ اسے وہ یاد ہو جو اس کے سامنے پڑھا جائے اور اگر یاد نہ ہو تو وہ صرف اس کا مفہوم ذہن نشین کرے تو محدثین کے نزدیک یہ بھی سماع کی طرح صحیح ہے۔

حسین بن مہدی بصری نے بواسطہ عبدالرزاق، ابن جریج سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے عطاء بن ابی رباح کو احادیث پڑھ کر سنائیں تو میں نے پوچھا کیسے کہوں؟ انھوں نے فرمایا کہو "حدثنا" (ہم سے فلاں نے حدیث بیان کی)

٣٧. حدثنا سويد بن نصر نا علي بن الحسين بن واقد عن أبي عصمة عن يزيد النحوي عن عكرمة أن نفرا قدموا على ابن عباس من أهل الطائف بكتاب من كتبه فجعل يقرأ عليهم فيقدم ويؤخر فقال إني بلهت لهذه المصيبة فاقرءوا علي فإن إقراري به كقراءتي عليكم.

٣٨. حدثنا سويد نا علي بن الحسين بن واقد عن أبيه عن منصور بن المعتمر قال إذا ناول الرجل كتابه آخر فقال ارو هذا عني فله أن يرويه وسمعت محمد بن إسماعيل يقول سألت أبا عاصم النبيل عن حديث فقال اقرأ علي فأحببت أن يقرأ هو فقال أأنت لا تجيز القراءة وقد كان سفيان الثوري ومالك بن أنس يجيزان القراءة.

٣٩. حدثنا أحمد بن الحسن نا يحيى بن سليمان الجعفي المصري قال قال عبد الله بن وهب ما قلت حدثنا فهو ما سمعت مع الناس وما قلت حدثني فهو ما سمعت وحدي وما قلت أخبرنا فهو ما قرئ على العالم وأنا شاهد وما قلت أخبرني فهو ما قرأت على العالم يعني وأنا وحدي وسمعت أبا موسى محمد بن المثنى يقول سمعت يحيى بن سعيد القطان يقول حدثنا وأخبرنا واحد قال أبو عيسى وكنا عند أبي مصعب المديني فقرئ عليه بعض حديثه فقلت له كيف نقول فقال قل حدثنا أبو مصعب قال أبو عيسى وقد أجاز بعض أهل العلم الإجازة إذا أجاز العالم لأحد أن يروي عنه شيئا من حديثه أن يروي عنه.

سوید ابن نصر نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد، ابوعصمہ اور یزید نحوی، حضرت عکرمہ سے نقل کیا کہ اہل طائف کے چند آدمی اپنی کتاب لے کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس کو آگے پیچھے سے پڑھنے لگے پھر فرمایا میں مصیبت سے تنگ آگیا ہوں تم مجھ پر پڑھو بے شک میری تصدیق پڑھنے کے مترادف ہے۔

سوید نے بواسطہ علی بن حسین بن واقد اور حسین بن واقد، منصور بن معتمر سے نقل کیا کہ جب کوئی شخص اپنی کتاب کسی دوسرے کو دے کر کہے تم میری طرف سے روایت کرو تو اس کے لیے اس کا روایت کرنا جائز ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ابوعاصم نبیل سے حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھ پر پڑھو۔ میں چاہتا تھا کہ وہ پڑھ کر سنائیں اس پر انہوں نے فرمایا تم پڑھنا جائز نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوری اور مالک بن انس اسے صحیح

احمد بن حسن بواسطہ یحییٰ بن سلیمان جعفی مصری، عبداللہ بن وہب سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں جب میں کہوں "حدثنا" تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے لوگوں کے ساتھ مل کر حدیث سنی اور اگر میں "حدثنی" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اکیلے حدیث سنی۔ "اخبرنا" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی عالم کے سامنے حدیث پڑھی گئی اور میں بھی وہاں حاضر تھا اور اگر میں "اخبرنی" کہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے تنہا یہ حدیث کسی عالم کو پڑھ کر سنائی۔ ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا کہ "حدثنا" اور "اخبرنا" دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، ہم ابومصعب مدنی کے پاس تھے ان کے سامنے ان کی بعض احادیث پڑھی گئیں تو میں نے پوچھا ہم کیسے روایت کریں؟ فرمایا تم یوں کہو "ہم سے ابومصعب نے بیان کیا۔" امام ترمذی فرماتے ہیں بعض علماء نے اجازت دینے کو جائز رکھا ہے جب کوئی عالم کسی کو اپنی احادیث روایت کرنے کی اجازت دے تو وہ روایت

۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ كَتَبْتُ كِتَابًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ أَرْوِيهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ وکیع، عمران بن حدیر اور ابو مجلز، بشیر بن نہیک سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کی ایک کتاب لکھی، اور پوچھا کیا آپ سے روایت کروں؟ فرمایا "ہاں" روایت کرو۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَوْفٍ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ عِنْدِي بَعْضُ حَدِيثِكَ أَرْوِيهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ إِنَّمَا يُعْرَفُ بِمَحْبُوبِ بْنِ الْحَسَنِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ۔

محمد بن اسماعیل واسطی بواسطہ محمد بن حسن، عوف اعرابی سے ناقل ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا میرے پاس آپ کی بعض روایات ہیں کیا آپ کی طرف سے روایت کروں؟ فرمایا "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں محمد بن حسن، محبوب بن حسن کے نام سے معروف ہیں اور ان سے متعدد ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا الْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ الزُّهْرِيَّ بِكِتَابٍ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا مِنْ حَدِيثِكَ أَرْوِيهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ۔

جارود بن معاذ بواسطہ انس بن عیاض، عبید اللہ بن عمر سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں، امام زہری کے پاس ایک کتاب لایا اور عرض کیا یہ آپ کی روایات ہیں آپ سے روایت کروں؟ فرمایا "ہاں"

۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ جُرَيْجٍ إِلَى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِكِتَابٍ فَقَالَ هَذَا حَدِيثُكَ أَرْوِيهِ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَعْجَبُ أَمْرًا وَقَالَ عَلِيٌّ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ فَقَالَ ضَعِيفٌ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي قَالَ لَا شَيْءَ إِنَّمَا هُوَ كِتَابٌ دَفَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْحَدِيثُ إِذَا كَانَ مُرْسَلًا فَإِنَّهُ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْحَدِيثِ قَدْ ضَعَّفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ۔

ابوبکر بواسطہ علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے ناقل ہیں ابن جریج، ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر آئے۔ اور عرض کیا یہ آپ کی احادیث ہیں آپ کی طرف سے روایت کروں؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" یحییٰ فرماتے ہیں میں نے دل میں کہا معلوم نہیں ان دونوں (قرأت اور اجازت) میں سے کون سی زیادہ پسندیدہ ہے علی بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی اس روایت کے بارے میں پوچھا جو انہوں نے عطاء خراسانی سے روایت کی انہوں نے کہا وہ ضعیف ہے میں نے کہا وہ کہتے ہیں "اخبرنی" انہوں نے کہا کچھ نہیں وہ تو ایک کتاب تھی جو انہوں نے اس کے سپرد کی تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث مرسل اکثر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں بعض نے اسے ضعیف قرار دیا ہے

۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعَ الزُّهْرِيُّ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَاتَلَكَ اللَّهُ

علی بن حجر بواسطہ بقیہ بن ولید، عتبہ بن ابی حکیم سے نقل کرتے ہیں کہ زہری نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو کہتے ہوئے سنا "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" زہری نے فرمایا "ابن ابی فروہ! اللہ تعالیٰ تمہیں غارت کرے ہمارے پاس

يا ابن أبي فروة تجيئنا بأحاديث ليس لها خطم ولا أزمة.

بے مہار و بے لگام احادیث لاتے ہو۔

****

۴۵۔ حدثنا أبو بكر عن علي بن عبد الله قال قال يحيى بن سعيد مرسلات مجاهد أحب إلي من مرسلات عطاء بن أبي رباح بكثير كان عطاء يأخذ عن كل ضرب قال علي قال يحيى مرسلات سعيد بن جبير أحب إلي من مرسلات عطاء قلت ليحيى مرسلات مجاهد أحب إليك أم مرسلات طاؤس قال ما أقربهما قال علي وسمعت يحيى بن سعيد يقول مرسلات أبي إسحاق عندي شبه لا شيء والأعمش والتيمي ويحيى بن أبي كثير ومرسلات ابن عيينة شبه الريح ثم قال إي والله وسفيان بن سعيد قلت ليحيى مرسلات مالك قال هي أحب إلي ثم قال يحيى ليس في القوم أحد أصح حديثا من مالك.

ابوبکر، علی بن عبداللہ سے ناقل ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا مجاہد کی مرسل روایات میرے نزدیک عطاء بن ابی رباح کی مرسل روایات سے بہت زیادہ پسندیدہ ہیں۔ عطاء ہر قسم کے راوی سے روایت کرتے تھے علی، یحییٰ کا قول نقل کرتے ہیں سعید بن جبیر کی مرسل روایات، عطاء کی مرسلات سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ میں نے یحییٰ سے پوچھا آپ کو مرسلات مجاہد زیادہ پسند ہیں یا مرسلات طاؤس؟ فرمایا وہ دونوں قریب قریب ہیں۔ علی کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا فرماتے ہیں میرے نزدیک ابواسحاق کی مرسل روایات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اعمش، تیمی اور یحییٰ بن ابی کثیر کی روایات بھی اسی طرح ہیں۔ ابن عیینہ کی مرسلات ہوا کے مشابہ ہیں (قابل اعتماد نہیں) پھر فرمایا ہاں خدا کی قسم سفیان بن سعید کی مرسلات بھی اسی طرح ہیں۔ میں نے یحییٰ سے پوچھا مرسلات مالک کیسی ہیں؟ فرمایا میں انہیں پسند کرتا ہوں پھر یحییٰ نے فرمایا لوگوں میں مالک سے زیادہ صحیح راوی کوئی نہیں۔

۴۶۔ حدثنا سوار بن عبد الله العنبري قال سمعت يحيى بن سعيد القطان يقول ما قال الحسن في حديثه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا وجدنا له أصلا إلا حديثا أو حديثين قال أبو عيسى ومن ضعف المرسل فإنه ضعفه من قبل أن هؤلاء الأئمة قد حدثوا عن الثقات وغير الثقات فإذا روى أحدهم حديثا وأرسله لعله أخذه عن غير ثقة قد تكلم الحسن البصري في معبد الجهني ثم روى عنه.

سوار بن عبداللہ عنبری کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا فرماتے ہیں حسن بصری نے اپنی جن احادیث میں فرمایا "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" تو ایک دو حدیثوں کے سوا ہمیں ان سب کی اصل معلوم ہو گئی امام ترمذی فرماتے ہیں، جس کسی نے مرسل روایت کو ضعیف کہا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان ائمہ نے ثقہ و غیر ثقہ سب سے روایات لی ہیں لہٰذا جب کوئی مرسل حدیث روایت کرتا ہے تو شاید اس نے غیر ثقہ سے لی ہو۔ حضرت حسن بصری نے معبد جہنی کے بارے میں کلام کیا اور پھر ان سے روایت بھی لی۔

****

۴۷۔ حدثنا بشر بن معاذ البصري نا مرحوم بن عبد العزيز العطار حدثني أبي وعمي قالا سمعنا الحسن يقول إياكم ومعبدا الجهني فإنه

بشر بن معاذ بصری بواسطہ مرحوم بن عبدالعزیز عطار ان کے والد اور چچا حضرت بصری سے ناقل ہیں کہ سعید جہنی سے بچتے رہو وہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے

ضلالٌ مضلٌّ قال ابو عيسى ويروى عن الشعبي قال نا الحارث الاعور وكان كذابا وسمعت محمد بن بشار يقول سمعت عبد الرحمن بن مهدي يقول الا تعجبون من سفيان بن عيينة لقد تركت لجابر الجعفي بقوله لما حكي عنه اكثر من الف حديث ثم هو يحدث عنه قال محمد بن بشار وترك عبد الرحمن بن مهدي حديث جابر الجعفي وقد احتج بعض اهل العلم بالمرسل ايضا.

امام ترمذی فرماتے ہیں شعبی سے منقول ہے فرماتے ہیں ہم سے حارث اعور نے حدیث بیان کی اور وہ کذاب تھا محمد بن بشار، عبدالرحمن بن مہدی سے نقل کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کیا تم سفیان عیینہ سے تعجب نہیں کرتے کہ میں نے ان کے کہنے پر جابر جعفی کی ایک ہزار سے زائد احادیث چھوڑ دیں پھر وہ خود ان سے روایت کرتا ہے۔ محمد بن بشار کہتے عبدالرحمن بن مہدی نے جابر جعفی کی احادیث چھوڑ دی تھیں۔ بعض علماء نے مرسل احادیث سے بھی استدلال کیا ہے۔

---

٤٨ - حدثنا ابو عبيدة بن ابي السفر الكوفي نا سعيد بن عامر عن شعبة عن سليمان الاعمش قال قلت لابراهيم النخعي اسند لي عن عبد الله بن مسعود فقال ابراهيم اذا حدثتكم عن عبد الله فهو الذي سمعت واذا قلت قال عبد الله فهو عن غير واحد عن عبد الله وقد اختلف الائمة من اهل العلم في تضعيف الرجال كما اختلفوا فيما سوى ذلك من العلم ذكر عن شعبة انه ضعف ابا الزبير المكي وعبد الملك بن ابي سليمان وحكيم بن جبير وترك الرواية عنهم ثم حدث شعبة عمن هو دون هؤلاء في الحفظ والعدالة حدث عن جابر الجعفي وابراهيم بن مسلم الهجري ومحمد بن عبيد الله العرزمي وغير واحد ممن يضعفون في الحديث.

ابو عبیدہ ابن ابی سفر کوفی بواسطہ سعید بن عامر اور شعبہ، سلیمان اعمش سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مسند خبر دیجئے۔ ابراہیم نے فرمایا جب میں عبداللہ سے حدیث بیان کروں تو یہ وہی ہے جو میں نے سنا اور جب میں کہوں حضرت عبداللہ نے فرمایا تو سمجھ لو کہ متعدد راویوں نے ان سے روایت نقل کی۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) اہل علم ائمہ نے راوی کی تضعیف میں اسی طرح اختلاف کیا جس طرح دیگر علوم میں ان کا اختلاف منقول ہے۔ شعبہ سے مذکور ہے کہ انہوں نے ابوزبیر مکی، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو ضعیف کہا اور ان سے روایات لینا چھوڑ دیا۔ پھر شعبہ نے ان لوگوں سے روایت لی جو حفظ و عدالت میں ان سے کم ہیں۔ شعبہ نے جابر جعفی، ابراہیم بن مسلم ہجری، محمد بن عبیداللہ عرزمی اور کئی دوسرے راویوں سے روایت کی جن کو ضعیف قرار دیا گیا۔

٤٩ - حدثنا محمد بن عمرو بن نبهان بن صفوان البصري نا امية بن خالد قال قلت لشعبة تدع عبد الملك بن ابي سليمان وتحدث عن محمد بن عبيد الله العرزمي قال نعم قال ابو عيسى وقد كان شعبة حدث عن

محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان بصری نے امیہ بن خالد سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا آپ عبدالملک بن ابی سلیمان کو چھوڑتے ہیں اور محمد بن عبیداللہ عرزمی سے حدیث نقل کرتے ہیں! انہوں نے فرمایا "ہاں" امام ترمذی فرماتے ہیں شعبہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے حدیث

عبد الملك بن أبي سليمان ثم تركه ويقال إنما تركه لما تفرد بالحديث الذي روى عن عطاء بن أبي رباح عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الرجل أحق بشفعته ينتظر به وإن كان غائبا إذا كان طريقهما واحدا وقد ثبت غير واحد من الأئمة وحدثوا عن أبي الزبير وعبد الملك بن أبي سليمان وحكيم بن جبير.

روایت کی لیکن بعد میں اس سے روایت لینا چھوڑ دیا۔ کہا گیا کہ وجہ ترک یہ ہے کہ وہ بواسطہ عطاء بن ابی رباح اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی شفعہ کا زیادہ حقدار ہے اس کی انتظار کی جائے اگرچہ وہ غائب ہو جبکہ ان دونوں کا راستہ ایک ہو۔ متعدد ائمہ کرام نے ان محدثین ابوالزبیر، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کی ثقاہت کی اور ان سے روایات لی ہیں۔

۵۰۔ حدثنا أحمد بن منيع نا هشيم نا حجاج وابن أبي ليلى عن عطاء بن أبي رباح قال كنا إذا خرجنا من عند جابر بن عبد الله تذاكرنا حديثه وكان أبو الزبير أحفظنا للحديث.

احمد بن منیع نے بواسطہ ہشیم، حجاج اور ابن ابی لیلیٰ، عطاء بن ابی رباح سے نقل کیا فرماتے ہیں جب ہم حضرت جابر بن عبداللہ کے پاس سے نکلتے تو ان کی احادیث کا مذاکرہ کرتے اور ابوالزبیر حدیث میں ہم سے زیادہ حافظ تھے

٭ ٭ ٭

۵۱۔ حدثنا محمد بن يحيى بن أبي عمر المكي نا سفيان بن عيينة قال قال أبو الزبير كان عطاء يقدمني إلى جابر بن عبد الله أحفظ لهم الحديث.

محمد بن یحییٰ بن ابی عمر مکی بواسطہ سفیان بن عیینہ ابوالزبیر سے نقل کرتے ہیں کہ عطاء مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آگے بڑھاتے تاکہ میں ان کے لیے حدیث یاد کرلوں۔

۵۲۔ حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان قال سمعت أيوب السختياني يقول حدثني أبو الزبير وأبو الزبير وأبو الزبير قال سفيان بيده يقبضها قال أبو عيسى إنما يعني به الإتقان والحفظ ويروى عن عبد الله بن المبارك قال كان سفيان الثوري يقول كان عبد الملك بن أبي سليمان ميزانا في العلم.

ابن ابی عمر، سفیان سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے ایوب سختیانی کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے ابوالزبیر نے حدیث بیان کی، ابوالزبیر نے ابوالزبیر نے۔ سفیان نے ہاتھ کو بند کر کے اشارہ کیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں اس سے اتقان اور حافظہ کی عمدگی کی طرف اشارہ ہے۔ عبداللہ بن مبارک سے منقول ہے سفیان ثوری فرماتے تھے عبدالملک بن سلیمان علم کی میزان تھے۔

۵۳۔ حدثنا أبو بكر عن علي بن عبد الله قال سألت يحيى بن سعيد عن حكيم بن جبير قال تركه شعبة من أجل هذا الحديث الذي رواه في الصدقة يعني حديث عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه

ابوبکر علی بن عبداللہ سے ناقل ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے حکیم بن جبیر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا شعبہ نے انہیں اس حدیث کی وجہ سے چھوڑ دیا جو انہوں نے صدقہ کے بارے میں روایت کی یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَائِدَةُ قَالَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَرَ يَحْيَى بِحَدِيثِهِ بَأْسًا.

۵۴. حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِحَدِيثِ الصَّدَقَةِ قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ لَوْ غَيْرُ حَكِيمٍ حَدَّثَ بِهَذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ فَإِنَّمَا أَرَدْنَا حُسْنَ إِسْنَادِهِ عِنْدَنَا كُلُّ حَدِيثٍ يُرْوَى لَا يَكُونُ فِي إِسْنَادِهِ مَنْ يُتَّهَمُ بِالْكَذِبِ وَلَا يَكُونُ الْحَدِيثُ شَاذًّا وَيُرْوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ نَحْوَ ذَاكَ فَهُوَ عِنْدَنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ فَإِنَّ أَهْلَ الْحَدِيثِ يَسْتَغْرِبُونَ الْحَدِيثَ لِمَعَانٍ رُبَّ حَدِيثٍ يَكُونُ غَرِيبًا لَا يُرْوَى إِلَّا مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ مِثْلُ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا أَجْزَأَ عَنْكَ فَهَذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اس کو غنی کر دے وہ قیامت کے دن نچے ہوئے چہرے کے ساتھ آئے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! کتنا مال غنی کر دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا پچاس درہم یا ان کی قیمت کے برابر سونا۔ علی، یحییٰ کا قول نقل کرتے ہیں کہ حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے حدیث روایت کی۔ یحییٰ نے ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

محمود بن غیلان نے بواسطہ یحییٰ بن آدم اور سفیان ثوری، حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ بیان کی۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں عبداللہ بن عثمان تلمیذ شعبہ نے سفیان ثوری سے کہا کاش یہ حدیث حکیم بن جبیر کے علاوہ کوئی اور روایت کرتا سفیان نے ان سے پوچھا حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ ان سے راوی نہیں؟ عبداللہ نے کہا ہاں ہیں۔ اس پر سفیان ثوری نے فرمایا میں نے یہ حدیث زبید سے سنی وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم نے اس کتاب میں جو لکھا کہ یہ حدیث حسن ہے تو اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ اس کی سند حسن ہے ہر وہ مروی حدیث جس کی سند میں کوئی متہم بالکذب نہ ہو، وہ حدیث شاذ نہ ہو اور متعدد طرق سے مروی ہو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جس حدیث کو ہم نے غریب کہا تو محدثین مختلف وجوہات کی بنا پر اسے غریب کہتے ہیں۔ چنانچہ بہت سی احادیث صرف ایک طریق سے مذکور ہونے کی وجہ سے غریب کہلاتی ہیں۔ جیسا کہ حماد بن سلمہ کی روایت ہے جو بواسطہ ابو العشراء ان کے والد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا صرف حلق اور لبہ (سینے کا بالائی حصہ) کے علاوہ اور کسی جگہ سے جانور ذبح نہیں ہو سکتا؟ آپ نے فرمایا اگر تم نے اس کی ران میں مارا تو یہ بھی کافی ہے حماد بن سلمہ، ابو العشراء سے اس حدیث میں منفرد ہیں۔ ابو العشراء سے بھی یہی صرف حدیث

ولا يعرف لأبي العشراء إلا هذا الحديث
وإن كان هذا الحديث عند أهل العلم
مشهورا فإنما اشتهر من حديث حماد بن
سلمة لا نعرفه إلا من حديثه. ورب
رجل من الأئمة يحدث بالحديث لا يعرف
إلا من حديثه فيشتهر الحديث لكثرة من
روى عنه مثل ما روى عبد الله بن دينار
عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم
نهى عن بيع الولاء وهبته لا يعرف إلا من
حديث عبد الله بن دينار رواه عنه عبيد الله
بن عمر وشعبة وسفيان الثوري ومالك بن
أنس وابن عيينة وغير واحد من الأئمة و
روى يحيى بن سليم هذا الحديث عن
عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر
فوهم فيه يحيى بن سليم والصحيح هو عن
عبيد الله بن عمر عن عبد الله بن دينار عن
ابن عمر هكذا روى عبد الوهاب الثقفي
وعبد الله بن نمير عن عبيد الله بن عمر
عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر وروى
المؤمل هذا الحديث عن شعبة فقال
شعبة لوددت أن عبد الله بن دينار
أذن لي حتى كنت أقوم إليه فأقبل رأسه
قال أبو عيسى ورب حديث إنما يستغرب
لزيادة تكون في الحديث وإنما يصح
إذا كانت الزيادة ممن يعتمد على حفظه
مثل ما روى مالك بن أنس عن نافع عن ابن
عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه
وسلم زكاة الفطر من رمضان على كل حر
أو عبد ذكر أو أنثى من المسلمين صاعا من

معروف ہے۔ اگرچہ علماء کے نزدیک یہ حدیث مشہور ہے لیکن یہ
صرف حماد بن سلمہ سے مشہور ہوئی ہم اسے صرف حماد سے ہی
پہچانتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کوئی امام ایک حدیث روایت
کرتا ہے جو صرف اسی سے پہچانی جاتی ہے لیکن چونکہ اس سے
بہت سے راوی روایت کرتے ہیں اس لیے مشہور ہو جاتی ہے
۔ جس طرح عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت
کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ولاء کی خرید و فروخت
اور اس کے ہبہ سے منع فرمایا یہ صرف عبداللہ بن دینار سے
معروف ہے اور ان سے عبیداللہ بن عمر، شعبہ، سفیان ثوری
اور مالک بن انس، ابن عیینہ اور دیگر ائمہ کرام رحمہم اللہ روایت کرتے
ہیں۔ یحییٰ بن سلیم نے اس حدیث کو بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور اس میں
غلطی کی۔ صحیح یہ ہے کہ وہ بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور عبداللہ بن
دینار، حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اسی طرح عبدالوہاب
ثقفی اور عبداللہ بن نمیر نے بواسطہ عبیداللہ بن عمر اور عبداللہ
بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی مؤمل
نے یہ حدیث، شعبہ سے روایت کی۔ شعبہ نے فرمایا میں
چاہتا ہوں کہ عبداللہ بن دینار مجھے اجازت دیں تو میں اٹھ کر
ان کے سر کو بوسہ دوں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ بہت
سی احادیث کو الفاظ کی زیادتی کے باعث غریب سمجھی
جاتی ہیں۔ اگر زیادتی اس شخص کی طرف سے ہو جس کا حافظہ
قابل اعتماد ہے تو یہ صحیح ہے جیسے مالک بن انس بواسطہ
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقہ
فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر مسلمان آزاد، غلام مرد
اور عورت پر واجب کیا امام مالک نے اس روایت میں "من
المسلمین" کا لفظ زیادہ کیا۔ ایوب سختیانی، عبیداللہ بن عمر
اور کئی دوسرے ائمہ یہ حدیث بواسطہ نافع، حضرت ابن
عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں اس میں "من المسلمین"

غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ شُيُوخِهِ قَالَ وَزَادَ مَالِكٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَوَى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ مِمَّنْ لَا يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ وَقَدْ أَخَذَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ بِحَدِيثِ مَالِكٍ وَاحْتَجُّوا بِهِ مِنْهُمُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَا إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَبِيدٌ غَيْرُ مُسْلِمِينَ لَمْ يُؤَدِّ عَنْهُمْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاحْتَجَّا بِحَدِيثِ مَالِكٍ فَإِذَا زَادَ حَافِظٌ مِمَّنْ يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ قُبِلَ ذٰلِكَ عَنْهُ وَرُبَّ حَدِيثٍ يُرْوَى مِنْ أَوْجُهٍ كَثِيرَةٍ وَإِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ لِحَالِ الْإِسْنَادِ۔

٥٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ وَأَبُو السَّائِبِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالُوا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى سَأَلْتُ مَحْمُودَ بْنَ غَيْلَانَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ لَمْ نَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ فَقُلْتُ لَهُ حَدَّثَنَا غَيْرُ

کے الفاظ نہیں۔ بعض افراد نے نافع سے مالک کی روایت کی طرح روایت کی لیکن ان کی حافظہ پر اعتماد نہیں۔ متعدد ائمہ نے حدیث مالک کو لیا اور اس سے استدلال کیا۔ ان میں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں۔ وہ دونوں فرماتے ہیں جب کسی شخص کے غیر مسلم غلام ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا نہ کرے ان دونوں نے حدیث مالک سے دلیل پکڑی۔ بہرحال اگر ایسا راوی جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جا سکے، کچھ الفاظ کا اضافہ کرے تو اس سے یہ اضافہ قبول کیا جائے گا بہت سی احادیث متعدد طرق سے مروی ہوتی ہیں لیکن وہ سند کی وجہ سے غریب سمجھی جاتی ہیں

ابوکریب، ابوہشام رفاعی، ابوسائب اور حسین بن اسود بواسطہ ابواسامہ، برید بن عبداللہ بن ابی بردہ اور حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے جبکہ مومن صرف ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے سند کے اعتبار سے غریب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ حدیث ابی موسیٰ سے غریب سمجھی گئی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ ابوکریب کی روایت ہے وہ ابواسامہ سے راوی ہیں ہم اسے صرف ابوکریب سے پہچانتے ہیں میں نے عرض کیا یہ حدیث متعدد افراد نے ابواسامہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کی۔ امام بخاری نے اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا میں نہیں جانتا۔ امام بخاری نے مزید فرمایا ہمارا خیال ہے ابوکریب نے ابواسامہ

وَاحِدٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ بِهٰذَا فَجَعَلَ يَتَعَجَّبُ وَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا حَدَّثَ بِهٰذَا غَيْرَ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُنَّا نَرَى أَنَّ أَبَا كُرَيْبٍ أَخَذَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ فِي الْمُذَاكَرَةِ۔

یہ حدیث مذاکرہ کے دوران کی ہے۔

❁ ❁ ❁

٥٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا حَدَّثَ بِهِ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ شَبَابَةَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوْجُهٍ كَثِيرَةٍ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَحَدِيثُ شَبَابَةَ إِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ لِأَنَّهُ تَفَرَّدَ بِهِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ وَهٰذَا الْحَدِيثُ الْمَعْرُوفُ أَصَحُّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

عبداللہ بن زیادہ اور کئی دوسرے حضرات فرماتے ہیں شبابہ نے بواسطہ سوار، شعبہ اور بکیر بن عطار، عبدالرحمن بن یعمر سے روایت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء[1] اور زفت کے برتن سے منع فرمایا۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ حدیث شعبہ سے شبابہ کے علاوہ کسی اور نے روایت کی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے کہ آپ نے دباء اور زفت کے برتن سے منع فرمایا۔ حدیث شبابہ اس لیے غریب ہے کہ شعبہ سے روایت کرنے میں وہ منفرد ہیں۔ ورنہ شعبہ اور سفیان نے اسی سند کے ساتھ بواسطہ بکیر بن عطار اور عبدالرحمن بن یعمر، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا حج، عرفہ ہے۔ یہ مشہور حدیث، محدثین کے نزدیک اسی سند کے ساتھ اصح ہے۔

❁ ❁ ❁

٥٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُزَاحِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُقْضَى قَضَاؤُهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ

محمد بن بشار بواسطہ معاذ بن ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر اور ابو مزاحم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی جنازہ کے پیچھے جائے اور جنازہ پڑھے اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو اس کے پیچھے جائے اور دفن کرنے تک ٹھہرے اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! دو قیراط کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا ان میں سے چھوٹا احد پہاڑ جتنا ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمن بواسطہ مروان بن محمد، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر اور ابو مزاحم، حضرت ابو ہریرہ سے روایت

[1] کدو کو اندر سے کرید کر جو برتن بنایا جاتا ہے اسے دباء کہتے ہیں (مترجم)

حدثني يحيى بن أبي كثير نا أبو مزاحم سمع أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تبع جنازة فله قيراط فذكر نحوه بمعناه قال عبد الله نا مروان عن معاوية بن سلام قال يحيى وحدثني أبو سعيد مولى المهري عن حمزة بن سفينة عن السائب سمع عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قلت لأبي محمد عبد الله بن عبد الرحمن ما الذي استغربوا من حديثك بالعراق فقال حديث السائب عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم فذكر هذا الحديث وسمعت محمد بن إسماعيل يحدث بهذا الحديث عن عبد الله بن عبد الرحمن قال أبو عيسى هذا الحديث قد روي من غير وجه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم وإنما يستغرب هذا الحديث لحال إسناده لرواية السائب عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم

ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازہ کے پیچھے جائے اس کے لیے ایک قیراط ہے الخ اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ عبد اللہ بواسطہ مروان، معاویہ بن سلام، یحیی، ابوسعید مولی المہری، حمزہ بن سفینہ سائب اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس کے ہم معنی مذکور ہے۔ میں (امام ترمذی) نے ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن سے پوچھا عراق میں آپ کی کون سی روایت غریب سمجھی گئی۔ انھوں نے فرمایا حدیث سائب جو بواسطہ عائشہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ پھر انھوں نے یہی حدیث بیان کی۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ اس حدیث کو عبد اللہ بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعدد طرق سے مروی ہے اسے سائب کی روایت سے باعتبار سند غریب سمجھا گیا۔

* * *

۵۸. حدثنا أبو حفص عمرو بن علي نا يحيى بن سعيد القطان نا المغيرة بن أبي قرة السدوسي قال سمعت أنس بن مالك يقول قال رجل يا رسول الله أعقلها وأتوكل أو أطلقها وأتوكل قال اعقلها وتوكل قال عمرو بن علي قال يحيى بن سعيد هذا عندي حديث منكر قال أبو عيسى هذا حديث غريب من هذا الوجه لا نعرفه من حديث أنس بن مالك إلا من هذا الوجه وقد روي عن عمرو بن أمية الضمري عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وقد وهذا

ابو حفص عمرو بن علی بواسطہ یحیی بن سعید قطان، مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی سے نقل کرتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! (اونٹ) باندھ کر توکل کروں یا کھلا چھوڑ کر بھروسہ کروں۔ عمرو بن علی یحیی بن سعید سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث منکر ہے —
امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ حدیث انس سے ہم اسے صرف اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔ بواسطہ عمرو بن امیہ ضمری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

هٰذَا الْكِتَابُ عَلَى الِاخْتِصَارِ بِمَا نَرْجُوْ فِيْهِ مِنَ الْمَنْفَعَةِ نَسْأَلُ اللّٰهَ النَّفْعَ بِمَا فِيْهِ، وَأَنْ يَجْعَلَهُ لَنَا حُجَّةً بِرَحْمَتِهِ وَأَنْ لَا يَجْعَلَهُ عَلَيْنَا بِرَحْمَتِهِ.

آخِرُ الْكِتَابِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ عَلَى إِنْعَامِهِ وَإِفْضَالِهِ وَصَلَاتُهُ وَسَلَامُهُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ الْأَغَرِّ وَصَحْبِهِ وَآلِهِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى التَّمَامِ وَعَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَأَزْكَى السَّلَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

اس کے ہم معنی مروی ہے ہم (امام ترمذی) نے یہ یہ کتاب، امید منفعت کے پیش نظر، مختصر لکھی۔ اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ اس کے مندرجات سے لوگوں کو نفع پہنچائے اپنی رحمت سے اسے ہمارے لیے دلیل وراہ نما بنائے۔ اور اپنی رحمت (کاملہ) سے اسے ہمارے لیے وبال نہ بنائے۔

(کتاب ختم ہوئی)

تمت بالخیر

WWW.NAFSEISLAM.COM

شمائل ترمذی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى قَالَ الشَّيْخُ الْحَافِظُ اَبُوْ عِيْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ابْنِ سَوْرَةَ التِّرْمِذِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔ استاذ حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ابن سورہ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ ف

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خَلْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے بلکہ درمیانہ قد لمبائی کی طرف مائل تھے اور آپ نہ تو بہت سفید تھے اور نہ ہی زیادہ گندم گوں آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت کا حکم دیا اس کے بعد آپ دس سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال (ہی) مدینہ طیبہ میں رہے۔ ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا اور اس وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ ف۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً وَلَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَكَانَ شَعْرُهٗ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبِطٍ اَسْمَرَ اللَّوْنِ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّاُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو دراز قد تھے اور نہ ہی چھوٹے قد کے بلکہ آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا اور آپ خوبصورت جسم والے تھے۔ آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے۔ آپ گندمی رنگ کے تھے اور جب چلتے تو قدرے آگے کی طرف

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ

حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیانے قد کے تھے اور آپ کے

ف۱۔ زیادہ سفید رنگ جس میں سرخی نہ ہو اور زیادہ گندم گوں جو مائل بہ سیاہی ہو، خوبصورت نہیں ہے اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین تھے (مترجم)

ف۲۔ صحیح روایات کے مطابق آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال ہے غالباً یہاں عرب کے رواج کے مطابق کسر کو چھوڑ کر صرف ساٹھ سال کا ذکر کیا گیا ہے (جمع الوسائل فی شرح شمائل جلد ۱) اسی طرح مکہ مکرمہ میں قیام تیرہ سال تھا۔

مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيمُ الْجُمَّةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ.

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمُ الرَّأْسِ ضَخْمُ الْكَرَادِيسِ طَوِيلُ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً

دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا) آپ کے بال گھنے اور کانوں تک پہنچتے تھے۔ آپ پر سرخ دھاری دار چادر تھی میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی زلفوں والا سرخ (دھاری دار) حلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کندھوں تک پہنچتے تھے اور آپ نہ تو چھوٹے قد کے تھے اور نہ ہی آپ کا قد مبارک زیادہ لمبا تھا۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ ہی آپ پست قد تھے آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں، گوشت سے پُر تھے سر مبارک اور ہڈیوں کے جوڑ بڑے اور مضبوط تھے اور سینہ، ارکِ سے ناف مبارک تک بالوں کی ایک باریک اور لمبی لکیر تھی جب آپ چلتے تو آگے کی جانب جھکے ہوئے گویا بلندی سے اتر رہے ہیں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد کے بلکہ میانہ قد تھے اور آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ ہلکے خمدار سیدھے تھے۔ آپ کا جسم گوشت سے پُر نہیں تھا اور چہرہ مبارک بالکل گول نہیں تھا بلکہ (چہرہ مبارک میں) کسی قدر گولائی تھی۔ آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، آنکھیں خوب سیاہ سرگیں اور پلکیں گھنی اور لمبی تھیں جوڑ اور کندھوں کے درمیان کی جگہ مضبوط تھی۔ (تمام بدن بالوں سے خالی تھا البتہ سینے سے ناف تک) بالوں کی ایک باریک اور لمبی لکیر تھی۔ آپ کی ہتھیلیاں اور قدم پُر گوشت تھے جب آپ چلتے تو زور سے پاؤں اٹھاتے گویا بلندی سے اترتے رہے ہیں، جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ آخری

مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا أَتَعَلَّقُ بِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ وَأَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِيمَ الْهَامَةِ رَجِلَ الشَّعْرِ إِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَ وَإِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ إِذَا هُوَ وَفَّرَهُ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِينِ أَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ مِنْ غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ أَقْنَى الْعِرْنِينِ لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ كَثَّ اللِّحْيَةِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ ضَلِيعَ الْفَمِ مُفَلَّجَ الْأَسْنَانِ دَقِيقَ الْمَسْرُبَةِ كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيضَ الصَّدْرِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ أَنْوَرَ الْمُتَجَرَّدِ مَوْصُولَ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِي كَالْخَطِّ عَارِيَ الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوَى ذٰلِكَ أَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَأَعَالِي الصَّدْرِ طَوِيلَ الزَّنْدَيْنِ رَحْبَ الرَّاحَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلَ الْأَطْرَافِ أَوْ قَالَ سَائِلَ الْأَطْرَافِ خُمْصَانَ الْأَخْمَصَيْنِ مَسِيحَ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ إِذَا زَالَ

نہیں ہیں، آپ دل کے بڑے سخی زبان کے نہایت سچے نہایت نرم طبیعت اور شریف ترین گھرانے والے تھے جو آپ کو یکدم دیکھتا اس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو آپ کو جان پہچان سے دیکھتا، محبت کرتا۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے، جو حضور علیہ الصلوٰۃ کے حلیہ مبارک سے زیادہ واقف تھے، آپ کے حلیہ مبارک کے بارے میں سوال کیا اور میری خواہش تھی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مجھ سے بیان کریں تاکہ میں انہیں یاد رکھ سکوں۔ تو انہوں (ہند بن ابی ہالہ) نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی شان، معزز تھے آپ کا چہرۂ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ آپ میانہ قد آدمی سے قدرے لمبے اور زیادہ دراز قد سے قدرے پست تھے۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور بال مبارک قدرے بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر سر کی مانگ خود بخود نکل آتی تو رہنے دیتے ورنہ نہیں (یعنی خود نہ نکالتے) جب آپ بالوں کو بڑھاتے تو کانوں کی لو سے تجاوز کر جاتے آپ چمکدار رنگ والے اور کشادہ پیشانی والے تھے ابرو مبارک خم دار، باریک، گھنے اور جدا جدا تھے۔ ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کے وقت سرخ ہو جاتی۔ آپ کا ناک مبارک بلندی مائل نہایت خوبصورت اور روشن تھا غور سے نہ دیکھنے والا آپ کو بلند بینی خیال کرتا۔ آپ کی داڑھی مبارک گھنی اور رخسار مبارک نرم اور ہموار تھے دہن مبارک کشادہ تھا اور دانتوں میں بھی فراخی تھی، سینے اور ناف کے درمیان بالوں کی باریک لکیر تھی۔ آپ کی گردن گویا مورت کی گردن تھی اور چاندی کی طرح صاف تھی۔ آپ کے اعضاء مبارکہ پر گوشت اور گٹھے ہوئے تھے۔ پیٹ مبارک اور سینہ برابر تھا۔ سینہ مبارک کشادہ اور دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ آپ مضبوط جوڑوں والے تھے۔ بدن کا کھلا رہنے والا حصہ بھی روشن تھا۔ سینہ سے ناف تک بالوں کے ایک باریک خط بنا ہوا تھا۔ اس لکیر کے سوا دونوں چھاتیاں اور پیٹ بالوں سے خالی تھے البتہ دونوں کلائیاں، کندھوں اور سینے

زَالَ قَلْعًا يَخْطُوْ تَكَفِّيًا وَيَمْشِيْ هَوْنًا ذَرِيْعَ الْمِشْيَةِ إِذَا مَشٰى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيْعًا خَافِضَ الطَّرْفِ نَظَرُهٗ إِلَى الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ نَظَرِهٖ إِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوْقُ أَصْحَابَهٗ يَبْدَأُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ.

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِيْ أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ.

عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ.

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ كَأَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ

کے بالائی حصے پر تھوڑے بال تھے کلائیاں دراز ہتھیلی فراخ تھی ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں مناسب طور پر لمبی تھیں۔ پاؤں کے تلوے تھوڑے گہرے تھے قدم ہموار اور ان پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا جب چلتے تو قوت سے چلتے۔ جھک کر پاؤں اٹھاتے اور دھیمے پاؤں کشادہ قدم چلتے۔ جب چلتے تو یوں معلوم ہوتا گویا بلندی سے اتر رہے ہیں جب کسی کی طرف دیکھتے تو پوری طرح متوجہ ہو کر دیکھتے آپ نیچی نگاہ والے تھے اور آسمان کی بجائے زمین کی طرف زیادہ ...

سماک بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ، آنکھیں فراخ اور سرخی مائل اور ایڑیاں مبارک دبلی پتلی تھیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چودھویں رات میں دھاری دار سرخ یمنی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا میں کبھی آپ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک چاند سے یقیناً زیادہ حسین تھے۔

حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔ (یعنی چہرہ مبارک لمبا نہیں تھا بلکہ قدرے گول تھا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ تھے گویا کہ چاندی کو ڈھال کر بنایا گیا ہو اور آپ کے بال کس قدر سیدھے کنگھیالے تھے۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے انبیاء کرام دکھلائے گئے جب میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو وہ درمیانہ قد قبیلہ شنوءۃ کے مردوں سے معلوم ہوتے تھے۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے افراد میں سے عروہ سے زیادہ مشابہ

مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهُ الْكَرِيْمَةَ وَرَاَيْتُ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا بَقِيَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ رَاٰهُ غَيْرِيْ قُلْتُ صِفْهُ لِيْ قَالَ وَكَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَآءَ مِثْلَ بَيْضَةِ

عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھے۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ تمہارے صاحب یعنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے۔ اور میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو جن کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے وہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ مشابہ تھے

حضرت سعید جریری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انھوں نے (حضرت ابوطفیل) نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ کو دیکھا اور میرے سوا زمین پر اور کوئی شخص ایسا نہیں رہا جس نے آپ کو دیکھا ہو میں (سعید جریری) نے کہا مجھ سے حضور کی صفت بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک کشادہ تھے۔ جب آپ گفتگو فرماتے تو ان سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا۔

مہر نبوت

حضرت جعد بن عبدالرحمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے (سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کو) میری خالہ حضور صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (یہ) میرا بھانجا بیمار ہے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی پیا پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کے پیچھے کھڑے ہو کر مہر نبوت کو دیکھا جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ تو وہ مسہری کی گھنڈی کی طرح تھی۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان کبوتر کے انڈے کی طرح سرخ غدود

ف (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مستعمل پانی بیمار پیتا کر۔

الحمامۃ.

عن عاصم بن عمر بن قتادۃ عن جدتہ رمیثۃ رضی اللہ عنہم قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو أشاء أن أقبل الخاتم الذی بین کتفیہ من قربہ لفعلت یقول لسعد بن معاذ رضی اللہ عنہ یوم مات اھتز لہ عرش الرحمن

عن إبراھیم بن محمد من ولد علی بن أبی طالب رضی اللہ عنھما قال کان علی رضی اللہ عنہ إذا وصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث بطولہ و قال بین کتفیہ خاتم النبوۃ وھو خاتم النبیین.

عن عمرو بن أخطب الأنصاری رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا أبا زید ادن منی فامسح ظھری فمسحت ظھرہ فوقعت أصابعی علی الخاتم قلت وما الخاتم قال شعرات مجتمعات.

عن عبد اللہ بن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت أبی بریدۃ یقول جاء سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم المدینۃ بمائدۃ علیھا رطب فوضعھا بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا سلمان ما ھذا فقال صدقۃ علیک وعلی أصحابک فقال ارفعھا فإنا لا نأکل الصدقۃ قال فرفعھا فجاء الغد بمثلہ فوضعہ بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال

دیتی۔

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہم اپنی دادی حضرت رمیثہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے (حضرت رمیثہ نے) فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور میں حضور کے اتنے قریب تھی کہ اگر چاہتی تو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو بوسہ دے سکتی۔ آپ نے سعد بن معاذ کے بارے میں فرمایا جس دن ان کا انتقال ہوا (ان حضرت سعد) کے لیے اللہ تعالیٰ کا عرش حرکت میں آگیا (خوشی سے جھوم اٹھا)

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہما حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے پوتے فرماتے ہیں جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے تھے (حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری حدیث بیان کی اور فرمایا) آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو زید! میرے قریب ہو اور میری پشت پر ہاتھ پھیر۔ میں نے آپ کی پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا تو میری انگلیاں مہر نبوت پر جا لگیں۔ میں (عمرو بن اخطب کے شاگرد) نے پوچھا مہر نبوت کیا ہے تو فرمایا کچھ اکٹھے بال تھے۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد مکرم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ آئے تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے پاس تازہ کھجوروں کا دستر خوان تھا جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا آپ کے لیے اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے صدقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اٹھالو ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ راوی کہتے ہیں آپ نے (حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے) خوان اٹھا لیا دوسرے دن پھر اسی طرح کی کھجوریں لاکر بارگاہ

مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ ابْسُطُوا ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْخَاتَمِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهِ وَكَانَ لِلْيَهُودِ فَاشْتَرَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا عَلَى أَنْ يَغْرِسَ لَهُمْ نَخِيلًا فَيَعْمَلَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيهِ حَتَّى تُطْعِمَ فَغَرَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ إِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلِ النَّخْلَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هٰذِهِ النَّخْلَةِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا غَرَسْتُهَا فَنَزَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا.

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فَقَالَ كَانَ فِي ظَهْرِهِ بَضْعَةٌ نَاشِزَةٌ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدُرْتُ هٰكَذَا مِنْ خَلْفِهِ فَعَرَفَ الَّذِي أُرِيدُ فَأَلْقَى الرِّدَاءَ عَنْ ظَهْرِهِ فَرَأَيْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلَى كَتِفَيْهِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَهَا خِيلَانٌ كَأَنَّهَا ثَآلِيلُ فَرَجَعْتُ حَتَّى اسْتَقْبَلْتُهُ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ وَلَكَ فَقَالَ الْقَوْمُ أَسْتَغْفَرَ لَكَ

یہ کس پناہ میں پیش کیں تو آپ نے فرمایا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ آپ کے لیے تحفہ ہے، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا ہاتھ بڑھاؤ (یعنی کھاؤ) پھر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ کی پشت مبارک پر مہر نبوت کو دیکھی اور آپ پر ایمان لائے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے غلام تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کچھ درہموں سے اس شرط پر خریدا کہ آپ ان کے لیے (یہودیوں کے لیے) کھجور کے درخت لگائیں اور ان کے پھلدار ہونے تک حفاظت کرتے رہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام درخت اپنے دست مبارک سے لگائے

(صرف ایک درخت حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لگایا۔ اس ایک کھجور کے علاوہ باقی تمام درخت اسی سال پھل لائے اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس درخت کو کیا ہوا! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ درخت میں نے لگایا ہے اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ پودا اکھیڑا اور خود لگایا تو وہ اسی سال پھل لایا)

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کے بارے میں پوچھا تھا انہوں نے فرمایا آپ کی پشت مبارک پر ابھرا ہوا گوشت تھا۔

* * *

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پیچھے گھوما تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری مراد سمجھ گئے اور چادر مبارک اپنی پشت سے ہٹائی۔ میں نے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی جو مٹھی کی طرح تھی جس کے گرد تل ہوں گویا کہ وہ جیسے ہیں (پستان کا سرا) پھر میں نے مہر نبوت کو بوسہ دیا اور عرض کیا یارسول اللہ! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَلَكُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ.

بَابُ مَا جَآءَ فِي شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نِصْفِ اُذُنَيْهِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ.

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ وَكَانَتْ جُمَّتُهُ تَضْرِبُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ.

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ يَبْلُغُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ.

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا مَكَّةَ قَدْمَةً وَلَهُ اَرْبَعُ غَدَائِرَ.

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ

فرمایا اور تجھے بھی صحابہ کرام نے فرمایا (اے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لیے بخشش کی دعا فرمائی؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تمہارے لیے بھی اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور اپنے خاص

موئے مبارک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے بیان میں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے نصف تک پہنچتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور درمیان میں پردہ ہوتا تھا اور آپ کے بال کندھوں سے کچھ اوپر اور کانوں سے قدرے نیچے ہوتے تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد کے تھے۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا یعنی سینہ مبارک کشادہ تھا اور آپ کے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے اور آپ کے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ آپ کے چار گیسو مبارک تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کانوں کے درمیان تک تھے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (شروع شروع میں) اپنے

[illegible] تعالیٰ عنہما

شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ.

بالوں کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے کیونکہ مشرکین اپنے سروں کی مانگ نکالتے تھے جبکہ اہل کتاب اپنے بالوں کو بغیر مانگ کے چھوڑتے تھے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان امور میں اہل کتاب کے موافقت فرماتے تھے جن میں کوئی مستقل حکم نازل نہ ہوتا۔ بعد میں آپ اپنے سر مبارک کی مانگ نکالتے تھے۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا ضَفَائِرَ أَرْبَعٍ

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک چار حصوں میں تقسیم دیکھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرَجُّلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کنگھی کرنا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو کنگھی کیا کرتی تھی اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهِ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتّٰى كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سر مبارک کو تیل لگاتے تھے اور داڑھی میں کنگھی کیا کرتے تھے اور آپ اکثر دستار مبارک کے نیچے ایک چھوٹا سا رومال رکھتے تھے یہاں تک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طہارت فرماتے، کنگھی استعمال فرمانے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَجَّلُ غِبًّا.

ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھار کنگھی کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سفید بال

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ شَيْبًا فِيْ صُدْغَيْهِ وَلٰكِنْ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب استعمال فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا آپ کے بال خضاب کی حد کو پہنچے ہی نہیں تھے صرف آپ کی کنپٹیوں میں کچھ سفیدی تھی لیکن حضرت ابوبکر نے مہندی اور وسمہ سے خضاب لگایا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَدَدْتُ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحْيَتِهٖ إِلَّا أَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی میں صرف چودہ بال سفید شمار کئے۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُسْئَلُ عَنْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا ادَّهَنَ رَأْسَهٗ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْبٌ فَإِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُئِيَ مِنْهُ شَيْءٌ.

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سنا کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ کے سفید بالوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا جب آپ سر مبارک میں تیل لگاتے تو سفیدی نظر نہ آتی اور جب تیل نہ لگاتے تو کچھ سفیدی نظر آتی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً بیس بال سفید تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورہ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت کی تلاوت نے بوڑھا کر دیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ نَرَاكَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَأَخَوَاتُهَا.

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ میں بڑھاپا دیکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے سورہ ہود اور اس جیسی دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ تَيْمِ الرِّبَابِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ ابْنٌ لِّيْ قَالَ فَأُرِيْتُهٗ فَقُلْتُ لَمَّا رَأَيْتُهٗ هٰذَا نَبِيُّ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ وَلَهٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهٗ أَحْمَرُ.

حضرت ابورمثہ تیمی (قبیلہ تیم رباب سے) فرماتے ہیں میں اور میرا لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جب میں نے آپ کو دیکھا تو کہا یہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ پر اس وقت دو سبز کپڑے تھے اور آپ کے بالوں پر سفیدی نمایاں تھی جو سرخ رنگ کی تھی۔

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَكَانَ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْبٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْبٌ إِلَّا شَعَرَاتٌ فِيْ مَفْرِقِ رَأْسِهِ إِذَا ادَّهَنَ وَارَاهُنَّ الدُّهْنُ.

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں سفید بال تھے؟ انہوں نے فرمایا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کی مانگ میں صرف چند بال سفید تھے جب آپ تیل لگاتے تو وہ چھپ جاتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب (مہندی) لگانا

عَنْ أَبِيْ رِمْثَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنٍ لِيْ فَقَالَ ابْنُكَ هٰذَا فَقُلْتُ نَعَمْ اِشْهَدْ بِهِ قَالَ لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُ الشَّيْبَ أَحْمَرَ.

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے لڑکے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا تیرا بیٹا یہ ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ گواہ رہیے آپ نے فرمایا اس کا وبال تجھ پر نہیں اور تیرا وبال اس پر نہیں یعنی عرب کی جاہلانہ رسم کے مطابق بیٹے کے جرم میں باپ اور باپ کے جرم میں بیٹا نہیں پکڑا جائے گا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

حضرت عثمان بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا؟ آپ نے فرمایا! ہاں (کبھی کبھار آپ سر میں درد کی وجہ سے مہندی لگاتے تھے)

عَنِ الْجَهْذَمَةِ امْرَأَةِ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَنْفُضُ رَأْسَهُ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَبِرَأْسِهِ رَدْعٌ أَوْ قَالَ رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ شَكَّ فِيْ هٰذَا الشَّيْخُ.

بشیر بن خصاصیہ کی زوجہ حضرت جہذمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خانۂ اقدس سے باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا آپ نے غسل فرمایا تھا اور آپ سر مبارک جھاڑ رہے تھے اور آپ کے سر مبارک میں خوشبو کا اثر تھا یا مہندی کا اس میں (راوی کے) استاد کو شک ہوا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا قَالَ حَمَّادٌ وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَخْضُوْبًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک خضاب لگے ہوئے دیکھے حضرت حماد فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن عقیل کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہم) کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب لگا ہوا بال مبارک دیکھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كُحْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرمہ لگانا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوا بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ لگایا کرو کیونکہ وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور پلکوں کے بال پیدا کرتا ہے اور انہوں نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی اس میں سے آپ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ میں اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں لگاتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ بِالْإِثْمِدِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ وَكَانَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ فِي حَدِيثِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سونے سے قبل دونوں آنکھوں میں تین تین مرتبہ سیاہ سرمہ لگاتے تھے اور یزید بن ہارون نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے سوتے وقت ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بے شک (تمہارا) سب سے اچھا سرمہ سیاہ سرمہ ہے جو آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ سرمہ ضرور لگایا کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لِبَاسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لباس مبارک کے بیان میں

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْقَمِيصُ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسند لباس قمیص (کرتا) تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں، پسندیدہ ترین لباس جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے تھے، قمیص تھی۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مبارک آستین (کلائی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ.

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ لِنُبَايِعَهُ وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقٌ أَوْ قَالَ زِرُّ قَمِيصِهِ مُطْلَقٌ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ.

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْحِبَرَةُ. عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ أُرَاهَا حِبَرَةً.

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ جُمَّتُهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ.

عَنْ أَبِي رِمْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ

مبارک تک تھی۔

حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں قبیلہ مزینہ کے ایک گروہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیعت کے لیے حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کھلی تھی یا راوی نے کہا قمیص کا بٹن کھلا تھا، فرماتے ہیں پھر میں نے اپنا ہاتھ آپ کے کرتے کے گریبان میں ڈال کر مہر نبوت کو چھوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور آپ پر ریشمی منقش چادر تھی جسے آپ نے دونوں کاندھوں پر ڈالا ہوا تھا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا خاص نام لیتے پگڑی یا کرتہ یا چادر۔ پھر فرماتے "اے اللہ اس کپڑے کے پہنانے پر تیری تعریف ہے میں تجھ سے اس کی اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور تجھ سے اس کے شر اور جس کے لیے یہ بنایا گیا اس چیز کے شر کی پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ترین کپڑا جسے آپ پہنتے تھے (یمنی منقش چادر) تھی۔ حضرت عون اپنے والد ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں (ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا آپ پر سرخ جوڑا تھا گویا میں اب بھی آپ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ حضرت سفیان کہتے ہیں میرے خیال میں وہ یمنی چادریں تھیں۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (دھاری دار) سرخ جوڑے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی نہیں دیکھا آپ کے بال مبارک کاندھوں کے قریب پہنچے تھے۔

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ پر دو سبز

أَخْضَرَانِ.

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتْهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ لِيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ.

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ.

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِي أَحَدِهِمَا فَقَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يُرَى

چادریں تھیں۔

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پر دو پرانی چادریں تھیں جو زعفران میں رنگی ہوئی تھیں اور اب رنگ کا اثر زائل ہو چکا تھا (اس حدیث میں اور بھی لمبا واقعہ ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے ضرور پہنو، تمہارے زندہ بھی پہنیں اور مردوں کو بھی انہی کا کفن دو کیونکہ یہ سفید کپڑے بہترین کپڑے ہیں۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خود بھی سفید کپڑے پہنو اور مردوں کو بھی ان ہی سے کفن پہناؤ کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور ستھرے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے اور (اس وقت) آپ پر سیاہ بالوں کا ایک کمبل تھا۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے (حضرت مغیرہ نے) فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رومی جبہ پہنا۔

معیشتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے ان پر گیرو سے رنگے ہوئے کتان کے دو کپڑے تھے۔ آپ نے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا "واہ واہ" ابوہریرہ کتان میں ناک صاف کرتا ہے (اور پھر فرمایا) میں نے دیکھا کہ میں منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ کے درمیان غش کھائے ہوئے گرا پڑا ہوں، ایک آدمی آیا اور اس نے مجنون سمجھ کر میری گردن پر پاؤں رکھ دیا حالانکہ مجھے جنون نہیں تھا بلکہ

أَنَّ بِي جُنُونًا وَمَا بِي جُنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا الْجُوعُ. 114

عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَا لَحْمٍ إِلَّا عَلَى ضَفَفٍ قَالَ مَالِكٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الضَّفَفُ فَقَالَ أَنْ يَتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى دِحْيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتَّى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَكِيٌّ هُمَا أَمْ لَا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي نَعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا.

عَنْ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وہ حالت صرف بھوک کی وجہ سے تھی۔

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی روٹی یا گوشت پیٹ بھر کر نہیں کھایا الا یہ ضفف (جماعت کے ساتھ) کی حالت میں ایسا کرتے۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک دیہاتی سے پوچھا ضفف کیا ہے؟ تو اس نے کہا لوگوں کے ساتھ مل کر کھانا۔

موزہ مبارک

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نجاشی (شاہ حبشہ) نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو سیاہ اور سادے موزے تحفۃً بھیجے آپ نے ان کو پہنا پھر وضو کیا اور ان پر مسح فرمایا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تحفہ دو موزے پیش کئے آپ نے انہیں پہنا اور اسرائیل نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک جبہ بھی (پیش کیا) آپ نے انہیں پہنا یہاں تک کہ وہ (پرانے ہو کر) پھٹ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بتایا گیا تھا کہ وہ ذبح کئے ہوئے جانور کے ہیں یا نہیں؟

نعلین مبارک

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا ان میں (نعلین مبارک میں) دو تسمے لگے ہوئے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے جو دوہرے تھے۔

حضرت عیسیٰ بن طہمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت

قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمَا كَانَتَا نَعْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو بالوں والے جوتے جن پر بال نہیں تھے، نکال کر دکھائے (یعنی کسی صندوق وغیرہ سے) راوی کہتے ہیں مجھ سے حضرت ثابت نے بیان کیا اور ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک تھے۔

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا.

حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا وجہ ہے میں آپ کو بغیر بالوں والی جوتیاں پہنے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے نعلین پاک پر بال نہیں ہوتے تھے اور آپ انہی میں وضو فرماتے تھے اور میں بھی ویسی نعلین پہننا پسند کرتا ہوں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک میں تسمے لگے ہوئے تھے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْنِ مَخْصُوْفَتَيْنِ.

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دو (دوہرے) سلے ہوئے جوتوں میں نماز پڑھتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتے میں نہ چلے یا دونوں جوتے پہنے یا دونوں اتار دے۔

٭ ٭ ٭

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّاْكُلَ يَعْنِي الرَّجُلَ بِشِمَالِهِ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے (کھانا) کھانے اور ایک جوتے میں چلنے سے منع فرمایا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيَمِيْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دایاں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے پس دایاں پہننے میں اول اور اتارنے میں آخر ہونا چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کرنے ، جوتا پہننے اور وضو کرنے میں حتی الامکان دائیں طرف سے ابتداء کو پسند فرماتے تھے ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَاحِدًا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے نعلین مبارک میں دو تسمے تھے اور ایک تسمہ لگانے والے پہلے شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگوٹھی کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبش کا تھا (حبش کے عقیق وغیرہ کا تھا)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :۔ بیشک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی ۔ آپ اس سے مہر لگاتے تھے اور پہنتے نہیں تھے ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَفَصُّهُ مِنْهُ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اور اس کا نگینہ (دونوں) چاندی کے تھے ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيْلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي كَفِّهِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمی بادشاہوں کی طرف خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو بتایا گیا کہ عجمی لوگ صرف اسی خط کو قبول کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں (راوی) کہتا ہوں آپ کی ہتھیلی مبارک میں اس کی سفیدی اب بھی دیکھ

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللهِ سَطْرٌ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا ایک سطر "محمد" ایک سطر "رسول" اور ایک سطر "اللہ"

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ ، قیصر اور نجاشی کی طرف

النَّجَاشِيِّ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَتُهُ فِضَّةٌ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ.

خط لکھا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ (عجمی بادشاہ) مہر کے بغیر خط قبول نہیں کرتے تو آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا حلقہ (گھیرا) چاندی کا تھا اور اس میں محمد رسول اللہ نقش کیا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو انگوٹھی اتار لیتے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حَتَّى وَقَعَ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جو آپ کے دست مبارک میں رہی پھر (بالترتیب) حضرت ابوبکر صدیق، حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں میں رہی اور بعد ازاں اریس کے کنویں میں گر گئی اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے کے بیان میں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَمِينِهِ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ابو رافع کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا میں نے عبداللہ بن جعفر کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔ اور حضرت عبداللہ بن جعفر نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ أَبِي الصَّلْتِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ

حضرت ابو الصلت ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے

اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ وَلَا اَخَالُہٗ اِلَّا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ ۔

ہیں:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور میرا یہی خیال ہے کہ انہوں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّۃٍ وَجَعَلَ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ کَفَّہٗ وَنَقَشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَھٰی اَنْ یَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلَیْہِ وَھُوَ الَّذِیْ سَقَطَ مِنْ مُّعَیْقِیْبٍ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی آپ، اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے، اور اس میں "محمد رسول اللہ" کندہ تھا اور آپ نے دوسروں کو یہ نقش کھدوانے سے منع فرمایا اور یہی وہ انگوٹھی تھی جو معیقیب (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خادم) کے ہاتھ سے اریس (نامی کنوئیں) میں گر گئی۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَتَخَتَّمَانِ فِیْ یَسَارِھِمَا ۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِیْ یَمِیْنِہٖ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِیْ یَسَارِہٖ وَھُوَ حَدِیْثٌ لَا یَصِحُّ اَیْضًا ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ (یہ حدیث صحیح بھی نہیں ہے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ فَکَانَ یَلْبَسُہٗ فِیْ یَمِیْنِہٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَ مِنْ ذَھَبٍ فَطَرَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا اَلْبَسُہٗ اَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَھُمْ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کو دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے (آپ کو دیکھ کر) لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار پھینکا اور فرمایا میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا چنانچہ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَۃِ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تلوار مبارک

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ قَبِیْعَۃُ سَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا

مِنْ فِضَّةٍ.

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ.

عَنْ هُودٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً.

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دِرْعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ.

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا.

(بنا ہوا تھا)

حضرت سعید بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

حضرت عبداللہ بن سعید کے لڑکے حضرت ہود اپنے دادا حضرت سعید (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا اور چاندی چڑھے ہوئے تھے۔ طالب (راوی کہتے ہیں میں نے (ہود سے) چاندی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی تلوار سمرہ بن جندب کی تلوار کی طرح بنوائی اور سمرہ نے کہا کہ میں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز پر بنوائی ہے اور وہ (تلوار) بنو حنیف قبیلہ (کی تلواروں) کی ساخت پر تھی۔

زرہ مبارک

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جنگ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں آپ ایک چٹان پر چڑھنے لگے لیکن (زرہوں کی کثرت کے سبب) آپ نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا اور اوپر چڑھے یہاں تک کہ چٹان پر جا بیٹھے (راوی کہتے ہیں) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کرلی۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زرہیں ایک دوسری کے اوپر پہنی ہوئی تھیں۔

....

بَابُ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ مِغْفَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مِغْفَرٌ فَقِيْلَ لَهُ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ۔

خود مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر خود تھا آپ سے عرض کیا گیا یہ ابن خطل (مرتد) کعبہ شریف کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کرو۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ قَالَ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (ہی) فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر خود تھا۔ (راوی کہتا ہے) جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص نے آکر بتایا ابن خطل کعبہ کے پردوں کو پکڑے کھڑا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کردو۔ ابن شہاب کہتے ہیں " مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي عِمَامَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

دستار مبارک

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح (مکہ) کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے (اس وقت) آپ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی۔

۲ (فتح مکہ کے دن سر انور پر سیاہ عمامہ اور اس کے اوپر خود تھا بعض حضرات نے خود پہنے ہوئے دیکھا اور بعض نے خود اتارے ہوئے۔ عمامہ شریف کے ساتھ دیکھا لہٰذا روایات میں کوئی تعارض نہیں۔ مترجم)

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلٰى رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ۔

حضرت جعفر اپنے والد حضرت عمرو بن حریث (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا :۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ دستار دیکھی۔

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

اور انہی (حضرت جعفر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور آپ (کے سر) پر سیاہ دستار تھی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَرَاَيْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دستار باندھتے تو دونوں کندھوں کے درمیان شملہ چھوڑتے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم ابن محمد اور حضرت سالم رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس وقت آپ پر سیاہ دستار تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ اِزَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تہبند مبارک

عَنْ اَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ.

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (ہمیں دکھانے کے لیے) ایک پیوند لگی چادر اور ایک موٹا تہبند نکال لائیں اور فرمایا ان دونوں کپڑوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِي تُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهَا قَالَ بَيْنَا اَنَا اَمْشِي بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا اِنْسَانٌ خَلْفِي يَقُوْلُ ارْفَعْ اِزَارَكَ فَاِنَّهُ اَتْقٰى وَاَبْقٰى فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ اَمَا لَكَ فِيَّ اُسْوَةٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اِزَارُهُ اِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ.

حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا اور انہوں نے اپنے چچا سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں۔ میں مدینہ طیبہ میں چلا جا رہا تھا۔ کہ اچانک ایک آدمی پیچھے سے کہہ رہا ہے "اپنا تہبند اونچا کر کیونکہ یہ نہایت پرہیزگاری ہے اور کپڑا بھی دیر تک باقی رہتا ہے" میں نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو ایک معمولی چادر ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تیرے لیے میرا عمل نمونہ نہیں ہے۔ تب میں نے دیکھا تو آپ کا تہبند پنڈلیوں کے نصف تک تھا۔

عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَأْتَزِرُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا كَانَتْ إِزْرَةُ صَاحِبِي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ایاس اپنے والد سلمہ بن اکوع (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں (حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پنڈلی کے نصف تک تہبند باندھتے تھے۔ اور فرمایا اسی طرح میرے آقا یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تہبند مبارک تھا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا موٹا گوشت پکڑا اور فرمایا یہ تہبند کی جگہ ہے۔ اگر یہ نہیں تو کچھ نیچے اور اگر یہ بھی نہیں تو تہبند کو ٹخنوں پر لٹکانے کا کوئی حق نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رفتار مبارک

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مِشْيَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوَى لَهُ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔ آپ کے چہرہ انور میں سورج چلتا ہوا معلوم ہوتا تھا اور میں نے آپ سے زیادہ تیز چلنے والا کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آپ کے لیے زمین سمیٹی جاتی تھی۔ ہم اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے تھے اور آپ بے تکلف چلتے تھے۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وُلْدِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِي صَبَبٍ۔

حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے) فرماتے ہیں:۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو یوں معلوم ہوتا گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَنُّعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي جِلْسَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ۔

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔

عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبٰى بِيَدَيْهِ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تُكَأَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ

قناع (رومال) مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دستار مبارک کے نیچے چھوٹا رومال رکھتے تھے اور وہ کپڑا تیل سے بھیگا ہوا ہوتا ہے۔

نشست مبارک

حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بغلوں میں ہاتھ دبائے دوزانو بیٹھے دیکھا۔ آپ فرماتی ہیں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر عاجزی سے بیٹھا دیکھ کر ہیبت اور خوف سے کانپ اٹھی۔

* * *

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پاؤں رکھے چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ (اگر ایسی صورت میں لیٹنے سے ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو پھر ممنوع ہے ورنہ جائز)

حضرت ربیح اپنے والد عبدالرحمٰن کے واسطے سے اپنے دادا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں انہوں (حضرت ابوسعید خدری) نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے گھٹنے باندھ لیتے۔

تکیہ مبارک

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ پر اپنی بائیں جانب سہارا لیے ہوئے دیکھا۔

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما اپنے

أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ.

باب مَا جَاءَ فِي اتِّكَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَاكِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أُسَامَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ.

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ

والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے (بھی) بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور کہتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور فرمایا اور جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواتر یہی کلمہ فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم کہہ اٹھے کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں تکیہ لگاکر کھانا نہیں کھاتا۔

حضرت علی بن اقمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر (کھانا) نہیں کھاتا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے دیکھا۔

تکیہ لگانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض کی حالت میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگائے گھر سے باہر تشریف لائے اس وقت آپ نے یمنی منقش چادر دونوں کندھوں پر ڈالی ہوئی تھی پھر آپ نے نماز پڑھائی۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وصال میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور (اس وقت) آپ کے سر مبارک

بِهِمْ وَعَلَىٰ رَأْسِهٖ عِصَابَةٌ صَفْرَاءُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا فَضْلُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اشْدُدْ بِهٰذِهِ الْعِصَابَةِ رَأْسِيْ قَالَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ قَعَدَ فَوَضَعَ كَفَّهٗ عَلٰى مَنْكِبِيْ ثُمَّ قَامَ وَدَخَلَ فِي الْمَسْجِدِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

پر زرد رنگ کی پٹی (ریشمی رومال) تھی میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے فضل! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حاضر ہوں آپ نے فرمایا یہ پٹی میرے سر پر زور سے باندھ۔ حضرت فضل فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا (یعنی پٹی باندھ دی) پھر آپ بیٹھ گئے اور اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھ کر کھڑے ہوئے اور مسجد میں داخل ہو گئے اس حدیث میں اور بھی لمبا قصہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ أَكْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھانا تناول فرمانا

عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهٗ ثَلَاثًا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں تین مرتبہ چاٹتے تھے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے۔

عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلٰثِ وَيَلْعَقُهُنَّ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھایا کرتے تھے اور (پھر) ان کو چاٹتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَرَأَيْتُهٗ يَأْكُلُ وَهُوَ مُقْعٍ مِنَ الْجُوْعِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک کھجور پیش کی گئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ بھوک کی وجہ سے اکڑوں بیٹھے ہوئے تناول فرما رہے تھے۔

....

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ خُبْزِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روٹی مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے (کبھی) دو دن متواتر پیٹ بھر کر جو کی روٹی (بھی) نہیں کھائی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيرِ۔

حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ میں نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے جو کی روٹی (بھی) نہیں بچا کرتی تھی۔

(یعنی روٹی کم ہوتی تھی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا هُوَ وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کئی راتیں متواتر بھوکے گزارتے تھے۔ (اور) شام کا کھانا نہ پاتے اور عام طور پر آپ کے ہاں جو کی روٹی ہوتی تھی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارٰى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَقِيْلَ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ فَقِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نَعْجِنُهُ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید میدہ کی روٹی کھائی؟

حضرت سہل نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال تک سفید میدہ نہیں دیکھا پوچھا گیا (حضرت سہل سے) کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تمہارے پاس چھلنیاں ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ہمارے پاس چھلنیاں نہیں تھیں پھر پوچھا گیا! تم جو کے آٹے کو کیا کرتے تھے تو انھوں نے فرمایا ہم اسے پھونکتے اس سے جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا پھر ہم اسے پکا لیتے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو چوکی پر رکھ کر (کھانا) کھایا، نہ چھوٹی پیالی میں کھایا اور نہ ہی آپ کے لیے چپاتی پکائی گئی راوی کہتے ہیں میں نے حضرت

مَا كَانُوا يَأْكُلُوْنَ قَالَ عَلَى هٰذِهِ السُّفَرِ.

عَنْ مَسْرُوْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ.

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ إِدَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْ حَدِيْثِهِ نِعْمَ الْأُدُمُ أَوِ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ أَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ

قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو پھر آپ کھانا کس پر رکھ کر کھاتے تھے تو انہوں نے فرمایا اس (چمڑے کے) دستر خوان پر۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا جب میں پیٹ بھر کر کھانا کھاتی ہوں تو رو دیتی ہوں (حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ تو انہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا میں اس حال کو یاد کرتی ہوں جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔ اللہ کی قسم! آپ نے ایک دن میں دو مرتبہ نہ روٹی سیر ہو کر تناول فرمائی نہ گوشت۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال مبارک تک (کبھی) دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

....

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہ چوکی پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ ہی چپاتی کھائی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سادگی پسند فرمائی اور فقر کو خود اختیار فرمایا)

سالن مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین سالن سرکہ ہے "حضرت عبداللہ بن عبدالرحمان اپنی روایت میں کہتے ہیں" اچھے سالن " یا " اچھا سالن " سرکہ ہے۔

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا۔ "کیا تم لوگ اپنے کھانے پینے کی پسندیدہ چیزیں نہیں تناول کرتے؟ بے شک میں نے تمہارے نبی صلی

بَطْنَهُ.

کھجور نہیں تھی جسے آپ سیر ہو کر کھاتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأُتِيَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحّٰى رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَالَكَ قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا نَتْنًا فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهَا قَالَ اُدْنُ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ.

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰى.

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَقَدَّمَ طَعَامَهُ وَقَدَّمَ فِيْ طَعَامِهٖ لَحْمَ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ مُوْسٰى اُدْنُ فَإِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا.

عَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس اتنی بھی خشک

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سرکہ بہترین سالن ہے۔"

حضرت زہدم جرمی فرماتے ہیں ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ آپ کے پاس مرغ کا گوشت لایا گیا حاضرین میں سے ایک آدمی دور ہٹ گیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے اس (مرغ) کو گندی چیز کھاتے ہوئے دیکھا تو میں نے قسم کھائی کہ اسے نہیں کھاؤں گا اس پر آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے

حضرت ابراہیم بن عمر اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت سفینہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حباری (چکور) کا گوشت کھایا۔

حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ جب آپ کا کھانا لایا گیا تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا حاضرین مجلس میں ایک شخص سرخ رنگ قبیلہ بنو تیم اللہ سے تھا گویا کہ وہ رومی غلام ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ (کھانے سے) کنارہ کش ہو گیا تو اس سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا قریب ہو (اور کھا) کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا میں نے اس (مرغ) کو کچھ چیز (نجاست) کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس لیے اس کو مکروہ جانتے ہوئے قسم کھائی ہے کہ اسے کبھی نہ کھاؤں گا۔

حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زیتون کا تیل کھایا کرو اور

كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهٖ فَإِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهٖ فَإِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ ۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ أَوْ دُعِيَ لَهٗ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهٗ فَأَضَعُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا أَعْلَمُ أَنَّهٗ يُحِبُّهٗ.

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ عِنْدَهٗ دُبَّاءً يُقَطَّعُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نُكَثِّرُ بِهٖ طَعَامَنَا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ فَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ.

بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ ایک مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد کے واسطے سے اسی طرح کا قول نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے پس جب آپ کے لیے کھانا لایا گیا یا آپ کھانے کے لیے بلائے گئے تو میں تلاش کر کے کدو آپ کے سامنے رکھتا تھا کیونکہ مجھے علم تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں۔

حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ تو میں نے آپ کے پاس کدو دیکھے جنہیں آپ کاٹ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہم

حضرت عبداللہ بن ابو طلحہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا گیا۔ آپ کے سامنے جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور (خشک کر کے) سکھایا ہوا گوشت تھا حاضر کیا گیا

قال انس رضي الله عنه فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم يتتبع الدباء حوالي القصعة فلم أزل أحب الدباء من يومئذ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے کناروں سے کدو تلاش کر رہے تھے۔ میں اس دن سے مسلسل کدو پسند کرتا ہوں۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب الحلواء والعسل.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے۔

عن أم سلمة رضي الله عنها أنها قربت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم جنبا مشويا فأكل منه ثم قام إلى الصلاة وما توضأ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (بکری کا) بھنا ہوا پہلو پیش کیا آپ نے اس سے کھایا اور پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

....

عن عبد الله بن الحارث رضي الله عنه قال أكلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم شواء في المسجد.

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا۔

عن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه قال ضفت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فأتي بجنب مشوي ثم أخذ الشفرة فجعل يحز لي بها منه قال فجاء بلال يؤذنه بالصلاة فألقى الشفرة فقال ما له تربت يداه قال وكان شاربه قد وفى فقال له أقصه لك على سواك أو قصه على سواك.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی کا) مہمان ہوا۔ آپ کے سامنے بھنا ہوا پہلو پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری لے کر اس سے میرے لیے کاٹنا شروع کیا۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر نماز کے وقت کی اطلاع دی تو آپ نے چھری رکھ دی اور فرمایا اسے کیا ہوا اس کے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں (یہ محبت بھرا کلمہ ہے بددعا نہیں) راوی کہتے ہیں میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا لاؤ میں مسواک رکھ کر کاٹ دوں یا تم خود مسواک رکھ کر کاٹ لو۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بلحم فرفع إليه الذراع وكانت تعجبه فنهس منها.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور اس میں سے آپ کو شانہ (بازو) پیش کیا گیا اور یہ آپ کو مرغوب تھا آپ نے اسے دانتوں سے توڑ کر کھایا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ وَكَانَ يَرٰى اَنَّ الْيَهُوْدَ سَمُّوْهُ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو (بکری کا) بازو مرغوب تھا راوی کہتے ہیں اور آپ کو اسی میں زہر ملا کر دیا گیا، صحابہ کا گمان تھا کہ یہود یا نے آپ کو زہر دیا تھا۔

عَنْ اَبِیْ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ طَبَخْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِدْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي الذِّرَاعَ بَعْدَ ذِرَاعٍ مَا دَعَوْتُ.

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہانڈی پکائی آپ بازو پسند فرماتے تھے میں نے آپ کو بازو دیا پھر فرمایا مجھے اور بازو دو، میں نے دیا پھر فرمایا مجھے اور بازو دو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے کتنے بازو ہوتے ہیں (یعنی دو ہی بازو ہوتے ہیں اور وہ میں نے آپ کو پیش کر دیئے) تو آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تو خاموش رہتا تو جب تک میں تجھے کہتا رہتا تو دیتا رہتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَتِ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا وَكَانَ يَعْجَلُ اِلَيْهَا لِاَنَّهَا اَعْجَلُهَا نُضْجًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بازو کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا (ان کے خیال کے مطابق) لیکن چونکہ آپ کبھی کبھی گوشت پاتے تھے اور بازو جلدی پک جاتا ہے اس لیے آپ اس کی طرف جلدی فرماتے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَطْيَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :۔ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا بے شک پشت کا گوشت بہت اچھا ہوتا ہے"۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔ بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" سرکہ اچھا سالن ہے"۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَقُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِيْ مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ اُدْمٍ فِيْهِ خَلٌّ.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تیرے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے میں نے عرض کیا صرف خشک روٹی اور سرکہ ہے آپ نے فرمایا جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں ہوتا۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ.

پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر (گوشت اور روٹی ملا کر جو طعام تیار ہوتا ہے اسے ثرید کہتے ہیں)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى الطَّعَامِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو دوسرے کھانوں پر۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ ثُمَّ رَآهُ أَكَلَ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور وضو فرمایا (صرف ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہا جاتا ہے اور وضو نہیں فرمایا اس لیے یا تو آپ نے صرف ہاتھ مبارک دھوئے یا ویسے ہی تازہ وضو فرمایا) پھر دوبارہ دیکھا کہ آپ نے بکری کے بازو کا گوشت کھایا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِتَمْرٍ وَسَوِيْقٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (سے شادی) پر کھجوروں اور ستو سے ولیمہ کیا۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهٖ سَلْمٰى أَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَتَوْهَا فَقَالُوْا لَهَا اصْنَعِيْ لَنَا طَعَامًا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ أَكْلَهٗ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَا تَشْتَهِيْهِ الْيَوْمَ قَالَ بَلٰى اصْنَعِيْهِ فَقَامَتْ فَأَخَذَتْ شَيْئًا مِنَ الشَّعِيْرِ فَطَحَنَتْهُ ثُمَّ جَعَلَتْهُ فِيْ قِدْرٍ وَصَبَّتْ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ زَيْتٍ وَدَقَّتِ الْفُلْفُلَ وَالتَّوَابِلَ فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ هٰذَا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحْسِنُ أَكْلَهٗ.

حضرت عبیداللہ بن علی اپنی دادی حضرت سلمیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت امام حسن، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہم ان کے پاس آئے اور کہا ہمارے لیے وہ کھانا تیار کریں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا اور اسے آپ رغبت سے تناول فرماتے تھے انہوں (حضرت سلمیٰ) نے فرمایا اے میرے بیٹے! آج تو وہ کھانا خوشی سے نہیں کھائے گا۔ عرض کیا کیوں نہیں (یعنی ضرور کھائیں گے) آپ ہمارے لیے وہ (کھانا) پکائیں اس پر حضرت سلمیٰ نے تھوڑے سے جو لے کر ان کو پیسا اور ہنڈی میں ڈال دیا پھر اس میں کچھ زیتون کا تیل ڈالا۔ اور کچھ سیاہ مرچ مصالحے کوٹ کر اس میں ڈالے۔ اور پھر (یہ کھانا) ان کے قریب کرتے ہوئے فرمایا یہ وہ کھانا ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے اور خوشی سے کھاتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِنَا فَذَبَحْنَا لَهُ شَاةً فَقَالَ كَأَنَّهُمْ عَلِمُوْا أَنَّا نُحِبُّ اللَّحْمَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ.

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ أَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَأَقُوْلُ لَا قَالَتْ فَيَقُوْلُ إِنِّيْ صَائِمٌ قَالَتْ فَأَتَانَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لیے بکری ذبح کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (اپنے صحابہ کرام) سے فرمایا گویا کہ یہ گھر والے جانتے ہیں کہ ہمیں گوشت پسند ہے اس حدیث میں اور بھی واقعہ ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور میں آپ کے ہمراہ تھا، آپ ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے تو اس نے آپ کے لیے بکری ذبح کی، آپ نے اس سے کچھ کھایا پھر وہ آپ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک تھال لے کر آئی تو آپ نے اس میں سے بھی کچھ کھایا اور پھر ظہر (کی نماز) کے لیے وضو فرمایا اور نماز پڑھی جب آپ واپس تشریف لائے تو وہ (انصاری عورت) آپ کی خدمت میں بکری کا بقیہ گوشت لائی آپ نے اسے کھایا اور دوبارہ (

حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے، ہمارے ہاں کھجور کے کچھ خوشے لٹکے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں کھانی شروع کردیں جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے تو آپ نے فرمایا اے علی! تو نہ کھا کیونکہ تو ابھی تک کمزور ہے۔ (یعنی آپ کا معدہ ابھی اسے قبول نہیں کرتا) (حضرت ام منذر کا بیان ہے) کہ پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے (راویہ کہتی ہیں) پھر میں نے ان کے لیے چقندر اور جو کو لایا تو آپ نے فرمایا اے علی! اس سے کھائیں کیونکہ تمہارے لیے بہت موافق ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (کچھ دن چڑھے) تشریف لاتے اور فرماتے کیا تیرے پاس اس وقت کا کھانا ہے (آپ فرماتی ہیں) میں عرض کرتی نہیں تو آپ فرماتے

يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ أَكَلَ.

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ إِدَامُ هٰذِهِ وَأَكَلَ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ قَالَ عَبْدُ اللهِ يَعْنِي مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ وُضُوءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ قَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ.

وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَائِطِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ لَهُ أَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ أُصَلِّي فَأَتَوَضَّأُ.

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے روزے کی نیت کر لی۔ف۱ پھر ایک دن آپ ہمارے ہاں تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں کہیں سے تحفہ آیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا، کھجور کا حلوہ آپ نے فرمایا میں صبح سے روزہ دار تھا پھر ف۲

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا یہ (کھجور) اس کا (روٹی کا) سالن ہے اور پھر تناول فرمایا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثفل پسند تھا۔ حضرت عبداللہ (راوی) کہتے ہیں (ثفل سے مراد) ہنڈیا کا بقیہ ہے

کھانا کھانے کے لیے وضو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ کے لیے وضو کا پانی نہ لائیں؟ آپ نے فرمایا مجھے اس وقت وضو کا حکم ہے جب میں نماز کا ارادہ کروں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا اور عرض کیا گیا کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں کہ وضو کروں!

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے تورات شریف میں پڑھا کہ کھانا کھانے کے بعد وضو کرنے میں برکت ہے یہ بات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی

ف۱: اس سے معلوم ہوا کہ نفلی روزے کی نیت زوال سے پہلے تک کی جا سکتی ہے۔

ف۲: نفلی روزہ ضرورت کے تحت توڑا جا سکتا ہے اور پھر اس کی قضا واجب ہے۔

وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْهُ.

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَلَمْ أَرَ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَلَا أَقَلَّ بَرَكَةً فِي آخِرِهِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ هٰذَا قَالَ إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللهِ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللهَ تَعَالَى فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللهِ تَعَالَى عَلَى طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ.

....

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ فَقَالَ اُدْنُ يَا بُنَيَّ فَسَمِّ اللهَ تَعَالَى وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ.

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ.

اور جو کچھ تورات میں پڑھا تھا آپ کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا (یعنی ہاتھ دھونا) کھانے کی برکت ہے۔

کلمات شریفہ کھانے سے پہلے اور بعد

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ میں اس جیسا آغاز کے لحاظ سے بہت بابرکت اور آخر کے لحاظ سے نہایت بے برکت کھانا کبھی نہیں دیکھا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا جب ہم نے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھی لیکن پھر اسے آدمی نے کھانا شروع کیا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی چنانچہ اس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو (جب یاد آئے) یہ الفاظ کہے "بسم اللہ اولہ وآخرہ" میں اس کھانے کے اول و آخر میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ کے پاس کھانا (رکھا ہوا) تھا آپ نے فرمایا بیٹا! قریب ہو جا اور اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے اور اپنے آگے سے کھا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو (یہ کلمات) فرماتے۔ الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا پانی پلایا اور مسلمان بنایا)۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے دستر خوان اٹھا دیا جاتا (یعنی آپ کھانے سے فارغ ہو جاتے) تو آپ فرماتے "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ اللہ مبارک جسے نہ چھوڑا جائے اور نہ اس سے بے پرواہی برتی جائے اور وہ ہمارا رب ہے"

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الطَّعَامَ فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ کرام (کی مجلس) میں کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس (کھانے کو) دو لقموں میں ہی کھا گیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ شخص بسم اللہ پڑھتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہوتا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص سے راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھانے یا ایک گھونٹ پانی پینے پر (بھی) اس کا شکر ادا کرتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَدَحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پیالہ مبارک

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيظًا مُضَبَّبًا بِحَدِيدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ هٰذَا قَدَحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں لکڑی کا ایک موٹا پیالہ لا کر دکھایا جس میں لوہے کے پترے لگے ہوئے تھے اور فرمایا اے ثابت! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ الْمَاءَ وَالنَّبِيذَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس پیالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی نبیذ جس پانی میں کھجوریں ڈالی گئی ہوں، شہد اور دودھ پلایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ فَاكِهَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھل تناول فرمانا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، تر کھجور کے ساتھ خربوزہ

اَلْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ.

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْخِرْبِزِ وَالرُّطَبِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَآءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَفِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهٖ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوْا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ.

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ قَالَتْ بَعَثَنِيْ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَآءَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَعَلَيْهِ اَجْرٌ مِنْ قِثَّآءِ زُغْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْقِثَّآءَ فَاَتَيْتُهٗ بِهٖ وَعِنْدَهٗ حِلْيَةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمَلَاَ يَدَهٗ مِنْهَا فَاَعْطَانِيْهِ وَعَنْهَا قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَاَجْرٍ

تناول فرمایا کرتے تھے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، تر کھجور کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوزہ اور تر کھجور (کھانے میں) جمع کرتے ہوئے دیکھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بے شک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب لوگ نیا پھل دیکھتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرتے۔ آپ اسے لے کر یہ دعا کرتے، اے اللہ ہمارے پھلوں میں برکت فرما ہمارے مدینہ صاع اور مد میں برکت دے۔ (صاع اور مد غلے کا وزن کرنے کے دو پیمانے ہیں) اے اللہ! بیشک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل ہیں اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں (حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی اور میں تجھ سے مدینہ طیبہ کے لیے اتنی جتنی انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی اور اس کی مثل، دعا کرتا ہوں (راوی کہتے ہیں) آپ پھر کسی چھوٹے بچے کو جو سامنے نظر آتا، بلا کر وہ پھل دے دیتے۔

حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں، مجھے (میرے چچا) معاذ بن عفراء نے تازہ کھجوروں کا ایک تھال دے کر بھیجا جس کے اوپر روئیں دار خربوزے رکھے ہوئے تھے۔ میں یہ تھال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئی کیونکہ آپ کو خربوزے پسند تھے۔ آپ کے پاس اس وقت بحرین سے آئے ہوئے بہت سے زیور رکھے ہوئے تھے۔ اس میں سے آپ نے ہاتھ بھر کر مجھے دیا۔ حضرت ربیع بنت معوذ رضی

رُطَبٍ فَأَعْطَانِي مِلْأَ كَفِّهِ حُلِيًّا أَوْ قَالَتْ ذَهَبًا.

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شُرْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ

اللہ عنہا سے فرماتی ہیں:۔ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک تھال جس کے اوپر چھوٹے چھوٹے روئیں والے خربوزے تھے، لے کر آئی تو آپ نے مجھے ہاتھ بھر کر زیورات دیئے یا (راوی نے کہا کہ) سونا دیا۔

مشروبات مبارکہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی زیادہ پسند تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے، آپ دودھ کا ایک برتن لائیں جس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا، میں (حضرت ابن عباس) آپ کی دائیں جانب تھا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں جانب۔ آپ نے مجھ سے فرمایا "پینے کا حق تیرا ہے لیکن اگر تو چاہے تو حضرت خالد کو ترجیح دے سکتا ہے"۔ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے بقیہ پر کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دوں گا" پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے تو وہ یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس میں برکت پیدا فرما اور اس سے زیادہ عطا فرما۔ (پھر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ کے سوا اور کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کی جگہ کفایت کرتی ہو۔

پانی نوش فرمانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی

وَهُوَ قَائِمٌ.

کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا.

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اور بیٹھے (دونوں حالتوں میں) پانی پیتے دیکھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آب زمزم پیش کیا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ وَهُوَ فِي الرَّحَبَةِ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ.

حضرت نزال بن سبرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ (دار القضاء) میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس پانی کا ایک کوزہ لایا گیا۔ آپ نے اس سے چلو بھر کر ہاتھوں کو دھویا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، چہرے، بازوؤں اور سر مبارک کا مسح کیا اور پھر باقی پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو نہ ہو اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا إِذَا شَرِبَ وَيَقُولُ هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوَى.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تین سانس لیتے اور فرماتے یہ زیادہ خوشگوار اور سیراب کرنے والا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے دو مرتبہ سانس لیتے۔ ف

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ جَدَّتِهِ كَبْشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ.

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر میں نے مشکیزے کا منہ کاٹ کر بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا تھا۔

ف: پانی کو کبھی بازادگی کی بنا پر یا بیان جواز کے لیے کبھی ایسا کرتے ورنہ عادت مبارک تین مرتبہ سانس لینے کی تھی اور یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے درمیان والے دو سانس مراد لیے اس لیے روایات میں کوئی تعارض نہیں۔

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ (پانی پیتے وقت) تین مرتبہ سانس لیتے اور فرماتے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ وَقِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ وَهُوَ قَائِمٌ فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَأْسِ الْقِرْبَةِ فَقَطَعَتْهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ اور آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے کھڑے ہوکر (پانی پیا) تو حضرت ام سلیم نے مشکیزے کا منہ کاٹ لیا۔

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی کبھی) کھڑے ہوکر پانی نوش فرماتے تھے۔ (الف)

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعَطُّرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خوشبو لگانا

عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا.

حضرت موسیٰ اپنے والد حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے فرمایا) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شیشی تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ.

حضرت ثمامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خوشبو (کے تحفے) سے انکار نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو (کا تحفہ) رد نہیں کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین چیزیں

(الف) ضرورت کے تحت اور بیان جواز کے لیے کبھی کبھی کھڑے ہوکر پانی پیتے ورنہ آپ کا معمول، بیٹھ کر پانی پینا تھا (مترجم)

لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَالطِّيبُ وَاللَّبَنُ.

یعنی تکیہ، تیل، خوشبو اور دودھ لینے سے انکار نہیں کرنا چاہیئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ چھپا ہوا ہو اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ.

حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ریحان (خوشبو) دی جائے تو انکار نہیں کرنا چاہیئے، کیونکہ وہ جنت سے آئی ہے:

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عُرِضْتُ بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَلْقَى جَرِيرٌ رِدَاءَهُ وَمَشَى فِي إِزَارٍ فَقَالَ لَهُ خُذْ رِدَاءَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلْقَوْمِ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ صُورَةً مِنْ جَرِيرٍ إِلَّا مَا بَلَغَنَا مِنْ صُورَةِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ (راوی کہتے ہیں) پھر حضرت جریر نے اپنی چادر اتار دی اور صرف تہبند میں چلے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے (چادر کو) لے لو اور ساتھ ہی قوم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا میں نے حضرت جریر سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا البتہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں جیسی ہم کو خبر ملی ہے (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام سے مقابلہ نہیں)

بَابُ كَيْفَ كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انداز گفتگو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تمہاری طرح لگاتار گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ (ایسا) صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے کہ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک) بات کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ وہ آپ سے سمجھی جا سکے

— عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ ابْنَ أَبِيْ هَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَّافًا فَقُلْتُ صِفْ لِيْ مَنْطِقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيْلَ السَّكْتِ لَا يَتَكَلَّمُ فِيْ غَيْرِ حَاجَةٍ يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِأَشْدَاقِهِ وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ كَلَامُهُ فَصْلٌ لَا فُضُوْلٌ وَلَا تَقْصِيْرٌ لَيْسَ بِالْجَافِيْ وَلَا الْمُهِيْنِ يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَإِنْ دَقَّتْ لَا يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ وَلَا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَلَا مَا كَانَ لَهَا فَإِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ حَتّٰى يَنْتَصِرَ لَهُ يَغْضَبُ لِنَفْسِهِ وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا وَضَرَبَ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنٰى بَطْنَ إِبْهَامِهِ الْيُسْرٰى وَإِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ وَإِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهُ جُلُّ ضَحِكِهِ التَّبَسُّمُ يَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ۔

حضرت حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔
میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ سے خوب واقف تھے، آپ کی گفتگو کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت غمگین اور متفکر رہتے اور آپ کو (کسی وقت بھی) چین نہیں ہوتا تھا۔ آپ کی خاموشی دراز تھی اور بغیر ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ آپ کے کلام کی ابتداء اور انتہا منہ بھر کر (یا کامل) ہوتی اور جامع کلام فرماتے۔ آپ کا کلام مفصل ہوتا (لیکن) نہ ضرورت سے زیادہ اور نہ کم۔ آپ نہ تو سخت طبیعت تھے اور نہ دوسروں کو ذلیل کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر فرماتے اگرچہ تھوڑی ہی ہو۔ آپ کسی نعمت کو برا نہیں سمجھتے تھے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی نہ تو برائی کرتے اور نہ تعریف۔ آپ کو دنیا اور اس کا مال و متاع غضب ناک نہیں کرتا تھا۔ جب (کہیں) حق بات سے تجاوز کیا جاتا تو کوئی چیز آپ کے غصے کو ٹھنڈا نہ کر سکتی جب تک آپ اس کا انتقام نہ لے لیتے۔ آپ اپنی ذات کے لیے نہ ناراض ہوتے اور نہ انتقام لیتے۔ آپ پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے اور جب خوش ہوتے تو ہاتھ الٹ لیتے جب گفتگو فرماتے تو دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے پیٹ پر مارتے۔ جب آپ کو غصہ آتا تو منہ پھیر لیتے اور کنارہ کش ہو جاتے جب آپ خوش ہوتے آنکھ مبارک بند فرما لیتے آپ کی ہنسی عام طور پر مسکراہٹ ہوتی اور اولوں کی طرح سفید اور چمکدار دانت مبارک ظاہر ہوتے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ضَحِكِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ

تبسم فرمانا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں میں قدرے باریکی تھی۔ اور آپ کی ہنسی مبارک صرف تبسم ہوتی تھی جب میں آپ

إِلَّا تَبَسُّمًا فَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ.

کر دیکھتا تو آپ کی چشمہائے مبارک سرمہ لگائے بغیر سرمگیں معلوم ہوتیں۔

عَنْ عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبد الحارث بن جزء فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تبسم فرمانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ ضَحِكُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبَسُّمًا.

حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی تھی۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَوَّلَ رَجُلٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَآخِرَ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَتُخَبَّأُ عَنْهُ كِبَارُهَا فَيُقَالُ لَهُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَهُوَ مُقِرٌّ لَا يُنْكِرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا فَيُقَالُ أَعْطُوهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا حَسَنَةً فَيَقُولُ إِنَّ لِي ذُنُوبًا مَا أَرَاهَا هٰهُنَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے آدمی کو بھی جانتا ہوں اور اس کو بھی جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا۔ قیامت کے دن ایک آدمی (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) کو لایا جائے گا حکم ہوگا۔ اس کے سامنے اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور کبیرہ گناہ چھپائے جائیں۔ پھر اسے کہا جائے گا کیا تو نے فلاں دن ، ایسا ایسا عمل کیا ہے ؟ وہ بغیر کسی انکار کے اقرار کرے گا اور کبیرہ گناہوں (کے سبب) سے ڈر رہا ہوگا۔ پھر حکم ہوگا اس کو ہر برائی کے بدلے ایک نیکی دو وہ کہے گا میرے کچھ اور گناہ بھی ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھ رہا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس بات پر) ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ.

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب سے میں اسلام لایا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر میں حاضر ہونے سے) نہیں روکا جب بھی آپ مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے۔

عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب سے میں مسلمان ہوا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر میں بھی حاضر ہونے) سے نہیں روکا اور آپ

تَبَسَّمَ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ اٰخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ الَّذِيْ تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ يَقُوْلُ أَتَسْخَرُ بِيْ وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ لَهُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ

جب بھی مجھے دیکھتے تبسم فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا ایک آدمی سرینوں کے بل باہر آئے گا اس سے کہا جائے گا جا جنت میں داخل ہو جا (آپ فرماتے ہیں) پھر وہ جنت میں داخل ہونے کے لیے جائے گا۔ جب دیکھے گا کہ لوگوں نے تمام جگہ پکڑ لی ہے تو واپس آ کر عرض کرے گا اے رب! لوگوں نے اپنی اپنی جگہ سنبھال لی ہے۔ اس سے کہا جائے گا کیا تجھے اپنا گذشتہ زمانہ (دنیا) یاد ہے وہ کہے گا ہاں رب! کہا جائے گا تمنا کر (یعنی کچھ مانگ) (حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر وہ تمنا کرے گا تو اسے کہا جائے گا تجھے وہ سب کچھ جو تو نے تمنا کی اور اس کے علاوہ دنیا کا دس گنا اور بھی۔ وہ عرض کرے گا (اے رب!) کیا تو مجھ سے استہزا فرماتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے؟ (حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں) میں نے دیکھا

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ کے پاس ایک چارپایہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر سوار ہوں۔ آپ نے رکاب میں پاؤں رکھتے وقت "بسم اللہ" پڑھی جب اس کی پیٹھ پر سوار ہو گئے تو فرمایا "الحمد للہ" پھر آپ نے فرمایا" وہ ذات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے تابع کیا حالانکہ ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف واپس جانے والے ہیں" پھر آپ نے تین مرتبہ "الحمد للہ" اور تین بار "اللہ اکبر" پڑھا پھر کہا "اے اللہ! تو پاک ہے بیشک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے۔ کیونکہ تیرے سوا بخشنے والا کوئی نہیں" پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسکرا دیئے (راوی فرماتے ہیں) میں نے پوچھا اے امیر المؤمنین! آپ کس وجہ سے ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسا ہی کیا اور پھر آپ ہنسے۔ حضرت علی

ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ يَعْلَمُ أَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ أَحَدٌ غَيْرِيْ.

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ ضَحِكُهٗ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَعَهٗ تُرْسٌ وَكَانَ سَعْدٌ رَامِيًا وَكَانَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا بِالتُّرْسِ يُغَطِّيْ جَبْهَتَهٗ فَنَزَعَ لَهٗ سَعْدٌ بِسَهْمٍ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ رَمَاهُ فَلَمْ يُخْطِئْ هٰذِهٖ مِنْهُ يَعْنِيْ جَبْهَتَهٗ وَانْقَلَبَ وَشَالَ بِرِجْلِهٖ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكَ قَالَ مِنْ فِعْلِهٖ بِالرَّجُلِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ مِزَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ أَبُوْ أُسَامَةَ يَعْنِيْ يُمَازِحُهٗ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلُ لِأَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ.

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنسے تھے؟ آپ نے فرمایا بے شک تیرا رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے اے رب میرے گناہ بخش دے" (کیونکہ) وہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (جنگ) خندق کے دن دیکھا آپ اتنے ہنسے کہ آپ کے سامنے کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے" حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا" اس ہنسنے کی کیا وجہ تھی انہوں نے فرمایا ایک آدمی (کافر) کے پاس ڈھال تھی اور وہ ڈھال کو ادھر ادھر کر کے اپنا چہرہ چھپاتا تھا (چونکہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ تیر انداز تھے (اس لیے) آپ نے ایک تیر نکالا اور جونہی اس نے سر اٹھایا، اسے دے مارا (تیر) اس کی پیشانی پر لگا وہ الٹا گیا اور اس کی ٹانگ اٹھ گئی (اس واقعہ) پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے سامنے والے دانت مبارک نظر آنے لگے (حضرت عامر بن سعد) نے پوچھا کس بات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ہنسے تھے تو انہوں نے فرمایا) اس شخص کے ساتھ حضرت سعد کے اس معاملے سے۔

باب ۳۶ خوش طبعی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اے دو کانوں والے!" حضرت محمود بن غیلان (راوی) کہتے ہیں حضرت ابو اسامہ (راوی) نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے خوش طبعی فرماتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اتنا میل جول رکھتے تھے کہ آپ نے میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا اے ابو عمیر! تیرے بلبل کو کیا ہوا؟ (ابو عمیر کے پاس بلبل کا ایک بچہ تھا جو مر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے از راہ خوش طبعی دریافت فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" صحابہ کرام

قالوا يا رسول الله إنك تداعبنا قال إني لا أقول إلا حقا مداعبتنا يعني ممازحتنا.

عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن رجلا استحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني حاملك على ولد ناقة فقال يا رسول الله ما أصنع بولد الناقة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل تلد الإبل إلا النوق.

وعنه أن رجلا من أهل البادية كان اسمه زاهرا وكان يهدي إلى النبي صلى الله عليه وسلم هدية من البادية فيجهزه النبي صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن يخرج فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن زاهرا باديتنا ونحن حاضروه وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحبه وكان رجلا دميما فأتاه النبي صلى الله عليه وسلم يوما وهو يبيع متاعه فاحتضنه من خلفه ولا يبصره فقال من هذا أرسلني فالتفت فعرف النبي صلى الله عليه وسلم فجعل يألو ما ألصق ظهره بصدر النبي صلى الله عليه وسلم حين عرفه فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول من يشتري هذا العبد فقال الرجل يا رسول الله إذا والله تجدني كاسدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكن عند الله لست بكاسد أو قال أنت عند الله غال

نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں سچی بات ہی تو کہتا ہوں۔

(یعنی باوجود مزاح کے جھوٹی بات نہیں کہتا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی۔ آپ نے فرمایا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرتا ہوں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ، اونٹنی ہی سے تو پیدا ہوتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی، جس کا نام زاہر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنگل کا تحفہ لایا کرتا تھا۔ جب وہ واپس جانے لگتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بھی) اسے سامان عطا فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زاہر ہمارا دیہاتی ہے اور ہم اس کے شہری ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت محبت کرتے تھے (حالانکہ) وہ (بظاہر) بد صورت تھا۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ (حضرت زاہر رضی اللہ عنہ) سامان بیچ رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پیچھے سے اچانک بغل گیر ہو گئے کہ وہ آپ کو نہیں دیکھ رہے تھے انہوں نے کہا کون ہے مجھے چھوڑ دے! (اسی اثنا میں) مڑ کر دیکھا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پھر انہوں نے نہایت اہتمام سے اپنی پیٹھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے برکت کے لیے ملنا شروع کر دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ حضرت زاہر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم آپ مجھے کم قیمت پائیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ کے نزدیک کم قیمت نہیں یا آپ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیش قیمت ہو۔

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَتْ عَجُوْزٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ يَا أُمَّ فُلَانٍ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا عَجُوْزٌ قَالَ فَوَلَّتْ تَبْكِي فَقَالَ أَخْبِرُوْهَا أَنَّهَا لَا تَدْخُلُهَا وَهِيَ عَجُوْزٌ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُوْلُ إِنَّا أَنْشَأْنٰهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ أَبْكَارًا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھی عورت نے بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائے آپ نے فرمایا اے فلاں کی ماں! جنت میں کوئی بوڑھی نہیں جائے گی (حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) وہ عورت روتی ہوئی واپس ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کو جا کر بتاؤ کہ وہ بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک ہم نے ان کو (عورتوں کو) ایک خاص طریقے [illegible]

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۳۷ شعر گوئی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِّنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَتَمَثَّلُ بِقَوْلِهٖ وَيَقُوْلُ ؎

وَيَأْتِيْكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعر پڑھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن رواحہ کے شعر پڑھا کرتے تھے اور کبھی یہ مصرعہ بھی پڑھتے تھے "وَيَأْتِيْكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ" (اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائیگا جس کو تو نے اجرت نہیں دی)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ۔

؎ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُّسْلِمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک بہت سچی بات جو شاعر نے کہی وہ لبید بن ربیعہ کا یہ شعر ہے ؎

"سن لو! اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔

اور قریب تھا کہ امیہ بن ابوالصلت اسلام لے آتے"

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ أَصَابَ حَجَرٌ إِصْبَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمِيَتْ فَقَالَ ؎

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيْتِ

وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک کو ایک پتھر لگا جس کی وجہ سے خون جاری ہو گیا تو آپ نے فرمایا۔

"تو ایک خون آلودہ انگلی ہی تو ہے

اور تو نے یہ تکلیف اللہ تعالیٰ کے راستے میں پائی ہے"

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (مجھ سے) ایک شخص نے پوچھا اے ابو عمارہ! کیا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ؎

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

تم (جنگ حنین میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں خدا کی قسم رسول اللہ علیہ وسلم نے منہ نہیں پھیرا بلکہ جلد باز لوگ بھاگ گئے کیونکہ وہ ہوازن قبیلہ کے تیروں کی زد میں آ گئے تھے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خچر مبارک پر تھے اور حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے سفیان نے اس کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے میں نبی ہوں اس (بات) میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں حضرت عبدالمطلب کا بیٹا (یعنی پوتا) ہوں۔

✽ ✽ ✽

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ:

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ
الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهِ
ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَقُوْلُ شِعْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حبیب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کی قضا کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے آگے آگے حضرت رواحہ یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے۔
"اے کفار کی اولاد! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جاؤ آج ہم قرآن پاک کے حکم کے مطابق تمہیں ایسی مار ماریں گے جو سروں کو اپنے مقام سے جدا کر دے گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دے گی۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن رواحہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور حرم شریف میں تو شعر پڑھتا ہے؟
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! اسے کہنے دو بے شک یہ شعر (کافروں کو) تیر برسانے سے بھی زیادہ تیزی سے لگتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَالَسْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ وَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُوْنَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک مجلس میں سو بار سے بھی زیادہ بیٹھا۔ آپ کے صحابہ کرام (آپ کے سامنے) شعر پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں (ایک دوسرے سے) بیان کرتے آپ خاموش بیٹھے رہتے اور کبھی کبھی ان کے ساتھ مسکرا دیتے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ کَلِمَةٍ تَکَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ کَلِمَةُ لَبِیْدٍ

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عربوں کا بہترین کلام، لبید بن ربیعہ کا یہ قول ہے۔

"سن لو! اللہ تعالیٰ کے سوا سب کچھ فانی ہے۔"

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِیْدِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْشَدْتُهٗ مِائَةَ قَافِیَةٍ مِنْ قَوْلِ اُمَیَّةَ بْنِ الصَّلْتِ کُلَّمَا اَنْشَدْتُهٗ بَیْتًا قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیْهِ حَتّٰی اَنْشَدْتُهٗ مِائَةً یَعْنِیْ بَیْتًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ کَادَ لَیُسْلِمُ۔

حضرت عمرو ابن شرید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو میں نے آپ کو امیہ بن خلف کے کلام سے ایک سو بیت سنائے۔ جب میں ایک بیت سناتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اور سناؤ یہاں تک کہ میں نے ایک سو بیت سنائے۔ (پھر) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب تھا کہ وہ (امیہ بن صلت) ایمان لاتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْهِ قَائِمًا یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ یُنَافِحُ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا یُنَافِحُ اَوْ یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر بچھاتے جس پر آپ کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل (بیان کرتے) (یا) کفار سے مدافعت کرتے ہوئے (بیان کرتے ہیں)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ روح قدس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) کے ذریعے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مدد کرتا ہے۔ جب تک وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفار کو جواب دیتے ہیں۔

❖　❖　❖

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ کَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السَّمَرِ۔

باب ۳۷: رات کے وقت قصہ گوئی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ نِسَاءَهٗ حَدِیْثًا فَقَالَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْهُنَّ کَاَنَّ الْحَدِیْثَ حَدِیْثُ خُرَافَةَ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا خُرَافَةُ اِنَّ خُرَافَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو ایک (عجیب) قصہ سنایا ان میں سے ایک بی بی نے عرض کیا گویا یہ خرافہ کا قصہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم خرافہ کے واقعہ سے واقف ہو (پھر خود ہی

كَانَ رَجُلًا مِنْ عُذْرَةَ أَسَرَتْهُ الْجِنُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَكَثَ فِيهِمْ دَهْرًا ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى الْإِنْسِ فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا رَأَى فِيهِمْ مِنَ الْأَعَاجِيبِ فَقَالَ النَّاسُ حَدِيثُ خُرَافَةَ.

حَدِيثُ أُمِّ زَرْعٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَلَسَتْ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا فَقَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٌ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٌ فَيُنْتَقَى قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أُبِثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي عَيَايَاءُ أَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ

فرمایا خرافہ قبیلہ عذرہ کا ایک شخص تھا جسے زمانۂ جاہلیت میں جنات نے قید کر لیا۔ وہ ان میں کافی مدت ٹھہرا رہا پھر انسانوں میں واپس آیا اور وہ تمام عجائبات لوگوں کو سنائے جو اس نے جنوں میں دیکھے پھر لوگ ہر عجیب بات کو کہتے یہ تو خرافہ کی بات ہے۔

ام زرع کی حدیث:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں گیارہ عورتوں نے مل بیٹھ کر آپس میں پختہ معاہدہ کیا کہ وہ اپنے خاوندوں کے حالات (ایک دوسرے سے) نہیں چھپائیں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پہلی عورت نے کہا میرا خاوند، دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر دبلے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے نہ تو وہ پہاڑ اتنا آسان ہے کہ اس پر چڑھا جاسکے اور نہ ہی وہ گوشت اتنا موٹا ہے کہ محنت سے لایا جائے (یعنی میرا خاوند ناکارہ ہے) دوسری عورت نے کہا میرا خاوند ایسا ہے، کہ میں اس کا حال ظاہر نہیں کر سکتی۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اسے چھوڑ نہ دوں۔ اگر میں اس کا حال بیان کروں تو تمام عیوب بیان کروں گی (یعنی میرے خاوند کے حالات ناقابل بیان ہیں) تیسری عورت نے کہا میرا خاوند لمبا تڑنگا لمبا ہے اگر میں کچھ کہوں تو مجھے طلاق دی جاتی ہے اور اگر خاموش رہوں تو لٹکائی جاتی ہوں (یعنی کسی طرف کی نہیں رہتی) چوتھی عورت نے کہا میرا خاوند، تہامہ کی رات کی طرح ہے نہ گرم نہ سرد، نہ خوف اور نہ رنج (یعنی میرا خاوند معتدل مزاج ہے) پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند گھر آئے تو چیتا اور باہر جائے تو شیر ہے، وہ گھریلو معاملات کی تحقیق نہیں کرتا۔ چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند جب کھانا کھاتا تو سب کچھ سمیٹ لیتا ہے، پانی پیئے تو سب چڑھا لیتا ہے جب لیٹتا ہے تو کپڑا خوب لپیٹ لیتا ہے اور میرے کپڑے میں ہاتھ ڈال کر میرے رنج و راحت کو معلوم نہیں کرتا (یعنی لاپرواہ ہے) ساتویں عورت نے کہا میرا خاوند سست

الثامنة زوجي المس مس
أرنب والريح ريح زرنب
قالت التاسعة زوجي رفيع
العماد عظيم الرماد طويل
النجاد قريب البيت من الناد
قالت العاشرة زوجي مالك
وما مالك مالك خير من ذلك
له إبل كثيرات المبارك
قليلات المسارح إذا سمعن
صوت المزهر أيقن أنهن
هوالك قالت الحادية
عشرة زوجي أبو زرع وما
أبو زرع أناس من حلي أذني
وملأ من شحم عضدي و
بجحني فبجحت إلي نفسي
وجدني في أهل غنيمة بشق
فجعلني في أهل صهيل و
أطيط ودائس ومنق فعنده
أقول فلا أقبح وأرقد
فأتصبح وأشرب فأتقمح
أم أبي زرع فما أم أبي زرع عكومها رداح و
بيتها فساح ابن أبي زرع
فما ابن أبي زرع مضجعه كمسل
شطبة ويشبعه ذراع الجفرة
بنت أبي زرع فما بنت أبي زرع
طوع أبيها وطوع أمها وملء
كسائها وغيظ جارتها جارية
أبي زرع فما جارية أبي
زرع لا تبث حديثنا تبثيثا

چھوڑ یا اس عورت نے کہا: ناکارہ بیوقوف ہے وہ ہر بیماری میں مبتلا ہے تجھے زخمی کر دے یا تیری ہڈی توڑ دے یا تیرے لیے دونوں جمع کر دے (یعنی وہ بیوقوف اور ناکارہ شخص ہے) آٹھویں عورت نے کہا میرے خاوند کو ہاتھ لگانا خرگوش کو ہاتھ لگانے کے برابر ہے (نہایت ملائم بدن والا ہے) اور وہ زعفران کی طرح خوشبودار ہے۔ نویں عورت نے کہا میرا خاوند اونچے ستونوں والا (عالی نسب) بہت راکھ والا (سخی) لمبے پرتلے والا (دراز قد) اور اس کا گھر مشورہ گاہ کے قریب ہے (یعنی معتبر آدمی ہے) دسویں عورت نے کہا میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا مالک! وہ مالک ان (نویں) عورت کے خاوند سے بہتر ہے وہ اونٹوں کا مالک ہے اور اس کے اونٹ اکثر باڑے میں رہتے ہیں اور بہت کم چراگاہ میں جاتے ہیں، جب وہ (اونٹ) گانے بجانے کی آواز سنتے ہیں (مہمانوں کے استقبال سے کنایہ ہے) تو اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں۔ (یعنی یہ شخص امیر بھی ہے اور مہمان نواز بھی) گیارھویں عورت نے کہا میرا خاوند ابوزرع ہے اور ابوزرع کیسا ہے؟ اس نے زیورات سے میرے کان ہلا دیئے اور چربی سے میرے بازو بھر دیئے (خوب کھلایا پلایا) اس نے مجھے خوش کیا تو میں اپنے آپ سے خوش ہوئی۔ اس نے مجھے تھوڑی سی بکریوں والوں (غریب خاندان) میں پایا تو مجھے ان میں لے آیا جہاں اونٹوں اور گھوڑوں کی آوازیں آتی ہیں اور گاہنے والے بیل اور بھوسہ جدا کرنے والے آدمی ہیں (یعنی مالدار سسرال) میں بات کرتی ہوں تو برا نہیں منایا جاتا جب میں سوتی ہوں تو صبح تک سوتی رہتی ہوں اور پیتی ہوں تو سیراب ہو کر پیتی ہوں ابوزرع کی ماں بھی کیسی (باکمال) عورت ہے اس کے برتن بڑے بڑے ہیں اور اس کا گھر کشادہ ہے ابوزرع کے بیٹے کی شان بھی عجیب ہے اس کا پہلو کھجور کی بے چھلی ٹہنی کی طرح ہے اور اسے صرف بکری کے بچے کا ایک بازو سیر کر دیتا ہے ابوزرع کی بیٹی بھی کیا ہی (لائق تعریف) ہے ماں باپ کی فرمانبردار اور چادر کو بھرنے والی ہے (یعنی صحت مند) اور اپنی ہمسایہ

تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَغْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ.

عورت (یعنی سوکن) کو جلانے والی ہے۔ ابوزرع کی لونڈی بھی کیا ہی قابل ستائش ہے نہ ہمارے راز ظاہر کرتی ہے نہ ہمارا غلہ چوری سے جاتی ہے اور نہ ہی ہمارے گھر کو کوڑے کرکٹ سے بھرتی ہے۔ ام زرع نے کہا کہ ابوزرع گھر سے نکلا اس وقت دودھ کی مشکیں بلوئی جا رہی تھیں (یعنی دودھ سے مکھن نکالا جا رہا تھا) اس نے ایک عورت سے ملاقات کی جس کے ساتھ اس کے پہلو میں دو نا رزوں (اس کے) چیتے کی طرح دو بیٹے کھیل رہے تھے۔ (اس کے بعد) ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی اور پھر میں نے بھی ایک ایسے سردار سے شادی کر لی جو گھوڑے پر سوار ہوتا، ہاتھ میں خطی نیزہ ہوتا (مقام خط جو بحرین کی بندرگاہ کے پاس ہے، کا نیزہ خطی نیزہ کہلاتا ہے) اور سہ پہر کو وہ میرے پاس کثرت سے چوپائے لاتا۔ اس نے مجھے ان چوپایوں میں سے ایک ایک جوڑا دیا اور کہا اے ام زرع! تو خود بھی کھا اور اپنے اقارب کو بھی کھلا دے (اس کے باوجود) اگر میں اس کے دیئے ہوئے تمام عطیات جمع کروں تو (پھر بھی) ابوزرع کے چھوٹے چھوٹے برتن کے برابر نہیں ہوں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے عائشہ!) میں تیرے لیے ایسا ہی ہوں جیسا ابوزرع، ام زرع کے لیے تھا یعنی نہایت شفیق اور مہربان

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نَوْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۳۹ آرام فرمانا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَقَالَ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دائیں ہتھیلی کو دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور (بارگاہ الٰہی میں) عرض کرتے اے رب! مجھے (اس دن کے) عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دعا مانگتے "اے اللہ! مجھے تیرے ہی نام سے موت آئے گی اور تیرے نام سے ہی زندہ رہتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے فرماتے "تمام تعریفیں اللہ کو سزاوار

أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِمَا وَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا رَأْسَهٗ وَوَجْهَهٗ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَآذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ.

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَأْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ.

ہیں جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف جانا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک معمول تھا کہ جب رات کے وقت بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہاتھوں کو دعا کے انداز میں اکٹھا فرما کر ان میں پھونک مارتے اور سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ الناس پڑھتے پھر دونوں ہاتھوں کو جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے اور ابتدا سر انور، چہرۂ مبارک اور جسم کے سامنے والے حصے سے کرتے۔ آپ تین مرتبہ ایسا کرتے۔

⁂　⁂　⁂

....

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام فرما گئے اور آپ نے معمولی خراٹے لیے (اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ) جب بھی آرام فرماتے معمولی خراٹے لیتے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر نماز کی خبر دی آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی (حالانکہ آپ نے وضو نہیں فرمایا) اس حدیث میں اور بھی قصہ ہے۔ ف،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو فرماتے "تمام تعریفوں کے لائق اللہ ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا، ہماری کفایت کی اور جگہ دی کیونکہ (دنیا میں) ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں نہ تو کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ہی جگہ دینے والا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (سفر میں پڑاؤ کرتے وقت) رات کو اترتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے اور جب صبح سے (کچھ وقت) پہلے اترتے تو دائیں (کلائی کھڑی کر کے سر مبارک ہتھیلی پر رکھتے۔

ف ا۔ نیند سے بیداری کے بعد وضو نہ کرنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔ مترجم۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي عِبَادَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ أَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ قَالَ فَقِيلَ لَهُ تَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ جَآءَكَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ يُصَلِّي حَتَّى تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ أَوْتَرَ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَإِذَا كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَلَمَّ بِأَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ

باب عبادت فرمانا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ کے مبارک قدموں پر ورم آ گئے عرض کیا گیا آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالٰی نے آپ کے سبب آپ کے تمام اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک سوج جاتے آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالٰی نے آپ کے سبب آپ کے پہلوں اور پچھلوں (سب کے) گناہ بخش دیئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) میں اتنا لمبا قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آ جاتے۔ آپ سے عرض کیا جاتا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالٰی نے آپ کے سبب آپ کے پہلوں اور پچھلوں (سب کے) گناہ بخش دیئے آپ فرماتے کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصے میں آرام فرماتے پھر (نماز کے لیے) کھڑے ہو جاتے پھر جب اذان سنتے فوراً کھڑے ہو جاتے۔

وَشِبَعَ فَإِنْ كَانَ جُنُبًا أَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِيْمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِي ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى فَفَتَلَهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ مَعْنٌ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ ثُمَّ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ

اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے شاگرد، ابوکریب کو بتایا کہ ایک دن آپ (حضرت ابن عباس) اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے آپ فرماتے ہیں میں بستر کی چوڑائی کی جانب لیٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لمبائی کی جانب آرام فرما ہوئے (لیٹے ہیں)، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ لگ گئی نصف رات سے کچھ پہلے یا بعد آپ بیدار ہوئے اور اپنے چہرے سے نیند (کے اثرات) دور فرمانے لگے پھر آپ نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں۔ پھر آپ نے لٹکے ہوئے ایک مشکیزے سے خوب اچھی طرح وضو فرمایا اور نماز شروع کر دی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں (بھی اٹھ کر) آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر مروڑنا شروع کر دیا پھر آپ نے کئی مرتبہ دو دو رکعتیں نماز (تہجد) ادا فرمائی حضرت معن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چھ مرتبہ۔ پھر آپ نے وتر پڑھے آخری دو رکعتوں کے ساتھ ایک رکعت ملا کر تین رکعت وتر پڑھے) پھر موذن کے آنے پر آپ اٹھ کھڑے ہوئے دو ہلکی رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں پھر (مسجد میں) تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیند یا اونگھ کے غلبہ کی وجہ سے

يُصَلِّيَ بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

رات کو نماز (تہجد) نہ پڑھتے تو دن کو بارہ رکعتیں ادا فرماتے۔

✥ ✥ ✥

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو بیدار ہو تو دو ہلکی رکعتوں کے ساتھ اپنی نماز شروع کرے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دل میں خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ چنانچہ میں آپ کے دروازے یا خیمے کی چوکھٹ سے تکیہ لگا کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو دو رکعتیں نہایت طویل پڑھیں، پھر چار مرتبہ دو دو رکعتیں پڑھیں، ہر پچھلی دو رکعتیں پہلی دو کی نسبت سے مختصر ہوتیں۔ پھر آپ نے وتر پڑھے اس طرح یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَزِيدَ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ ام المومنین نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں تیرہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (پہلے) چار پڑھتے اور تو ان کی عمدگی اور لمبائی کے بارے میں مت پوچھ پھر چار رکعتیں پڑھتے وہ بھی نہایت عمدہ

رضي الله عنها قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم أتنام قبل أن توتر فقال يا عائشة (رضي الله عنها) إن عيني تنامان ولا ينام قلبي.

عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل إحدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة فإذا فرغ منها اضطجع على شقه الأيمن.

وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل تسع ركعات.

عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه أنه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل قال فلما دخل في الصلوة قال الله أكبر ذو الملكوت والجبروت والكبرياء والعظمة قال ثم قرأ البقرة ثم ركع فكان ركوعه نحوا من قيامه وكان يقول سبحان ربي العظيم سبحان ربي العظيم ثم رفع رأسه فكان قيامه نحوا من ركوعه وكان يقول لربي الحمد لربي الحمد ثم سجد فكان سجوده نحوا من قيامه وكان يقول سبحان ربي الأعلى سبحان ربي الأعلى ثم رفع رأسه فكان ما بين السجدتين نحوا من السجود وكان يقول رب اغفر لي رب اغفر لي حتى قرأ البقرة وآل عمران والنساء والمائدة أو الأنعام شعبة

اور دراز ہوتی تھیں پھر تین رکعتیں پڑھتے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وتر پڑھنے سے قبل آرام فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان میں سے ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے (یعنی دو دو رکعتوں کے ساتھ تیسری رکعت ملا کر وتر بناتے نہ یہ کہ صرف ایک رکعت ادا کرتے) جب آپ فارغ ہوتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (یعنی کبھی کبھی)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں (حضرت حذیفہ) نے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ نے نماز شروع کی تو فرمایا "اللہ بہت بڑا ہے جو بادشاہت، حکومت بڑائی اور بزرگی والا ہے۔"

پھر آپ نے سورۂ بقرہ تلاوت فرمائی اور قیام جتنا رکوع فرمایا آپ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پڑھتے تھے۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر رکوع کے برابر قومہ کیا اور "لربی الحمد" بار بار پڑھا۔

پھر آپ نے قیام جیسا سجدہ کیا آپ سجدے میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔ پھر سر انور اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان سجدے جیسا جلسہ فرمایا اور آپ "رب اغفرلی" پڑھتے رہے۔ پھر آپ نے سورہ بقرہ، آل عمران، النساء اور مائدہ یا سورۂ انعام تلاوت فرمائی۔ حضرت شعبہ (راوی) کو شک ہے کہ سورہ مائدہ تھی یا سورۂ

الَّذِي فِي شَكٍّ فِي الْمَائِدَةِ وَالْأَنْعَامِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِآيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ لَيْلَةً.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوْءٍ قِيلَ لَهُ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَدَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ.

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ

الغام۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی (نماز تہجد میں) قرآن پاک کی ایک آیت بار بار تلاوت فرماتے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک رات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی، آپ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میں نے ایک نامناسب ارادہ فرمایا! آپ نے جواب دیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا رہنے دوں اور خود بیٹھ جاؤں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی حالت میں قرأت فرماتے اور تیس چالیس آیات کا اندازہ قرأت رہ جاتی تو کھڑے ہو کر پڑھتے۔ پھر رکوع اور سجدہ فرماتے اور دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے۔

✻ ✻ ✻

حضرت عبداللہ ابن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفلی نماز کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تو رات کا طویل حصہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے اور کبھی اتنا ہی وقت بیٹھ کر جب آپ کھڑے کھڑے قرأت فرماتے تو اسی صورت میں رکوع اور سجدہ کے لیے بھی جاتے اور جب بیٹھ کر قرأت فرماتے تو رکوع و سجدہ بھی اسی

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے اور (کوئی) سورۃ نہایت ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے یہاں تک کہ وہ سورت اپنے سے لمبی سورتوں سے بھی بڑھ جاتی۔

وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلِ مِنْهَا.

(یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی وجہ سے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں (نفل نماز) اکثر بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ فِيْ بَيْتِهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے کاشانۂ مبارک میں دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد پڑھیں۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِيْ قَالَ أَيُّوْبُ أُرَاهُ قَالَ خَفِيْفَتَيْنِ.

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب صبح ہوتی اور موذن اذان دیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھتے۔ ایوب (راوی) کہتے کہ میرے خیال کے مطابق حضرت نافع نے "خفیفتین" (یعنی ہلکی سی) بھی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِرَكْعَتَيِ الْغَدَاةِ وَلَمْ أَرَاهُمَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کی نماز) سے یاد ہے کہ آپ آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حفصہ (آپ کی ہمشیرہ) رضی اللہ عنہا نے صبح کی دو رکعتیں بھی بیان کیں لیکن میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء

وَالْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ.

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ قَالَ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْنَا مَنْ أَطَاقَ مِنَّا ذٰلِكَ صَلّٰى فَقَالَ كَانَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى أَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ

کے بعد اور دو رکعتیں صبح سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ (راوی کہتے ہیں) انہوں نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (عاصم کہتے ہیں) ہم نے کہا جو ہم میں سے پڑھ سکے گا پڑھے گا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا جب سورج ادھر (مشرق) میں اس طرح ہوتا جس طرح عصر کے وقت ادھر (مغرب) میں ہوتا ہے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے اور جب سورج ادھر مشرق میں، اس طرح ہوتا جس طرح۔ ظہر کے وقت ادھر (مغرب میں) ہوتا ہے تو آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ آپ ظہر سے پہلے چار اور بعد میں دو رکعتیں پڑھتے اور عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرماتے ہر دو رکعتوں کے درمیان (مقرب فرشتوں، انبیاء کرام اور ان کے متبعین مسلمانوں اور ایمانداروں پر) سلام کے ساتھ جدائی کرتے۔

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى

عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ نَعَمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ.

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا أَخْبَرَنِيْ أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا

باب ۱۴۱ نماز چاشت

حضرت یزید رشک سے مروی کہ انہوں نے حضرت معاذہ سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت ادا فرماتے تھے آپ (ام المومنین رضی اللہ عنہا) نے فرمایا ہاں! چار رکعتیں! جتنی زیادہ اللہ چاہتا، ادا فرماتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، چاشت کے وقت چھ رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سوائے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا، کے کسی نے نہیں بتایا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فتح مکہ کے دن آنحضرت

يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيْءَ مِنْ مَغِيْبِهِ

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْهَا.

عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْمِنُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تُدْمِنُ هٰذِهِ الْأَرْبَعَ الرَّكَعَاتِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجُ حَتّٰى تُصَلَّى الظُّهْرُ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِي تِلْكَ السَّاعَةِ خَيْرٌ قُلْتُ أَفِي كُلِّهِنَّ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے آپ نے غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں (اتنی مختصر) پڑھیں کہ میں نے کبھی آپ کو (اس وقت کے علاوہ اس طرح) پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ رکوع اور سجدہ پورا فرماتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت نماز پڑھتے تھے۔ انھوں نے فرمایا نہیں (پڑھتے تھے) البتہ جب سفر سے واپس تشریف لائیں (تو پڑھتے تھے)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) اس کثرت سے نماز چاشت ادا فرماتے کہ ہم سمجھتے اب کبھی نہیں ترک فرمائیں گے اور (کبھی اس طرح) چھوڑ دیتے کہ ہم سمجھتے (شاید) اب نہیں پڑھیں گے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سورج ڈھلنے کے وقت چار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ہمیشہ زوال شمس کے وقت چار رکعتیں پڑھتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا کہ سورج ڈھلنے کے وقت آسمان کے دروازے کھلتے ہیں (یعنی قبولیت کا وقت ہے) اور نماز ظہر تک بند نہیں ہوتے (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میری کوئی چیز کا نیکی اوپر کو (خدا کے حضور) چڑھے۔ میں نے عرض کیا کیا ہر رکعت میں قرأت ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہاں! پھر میں نے عرض کیا کیا ان کے درمیان سلام؟

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعتیں (نفل) پڑھا کرتے تھے اور فرماتے کہ اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (اس لیے) مجھے پسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی اچھا عمل اوپر

يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ.

کو جائے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهَا عِنْدَ الزَّوَالِ وَيَمُدُّ فِيهَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتے اور فرماتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے وقت (بعد) یہ نماز پڑھا کرتے تھے اور اس میں کافی دیر فرماتے تھے۔

بَابُ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

باب ۴۲ گھر میں نفل۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي بَيْتِي وَالصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ تَرٰى مَا أَقْرَبَ بَيْتِي مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً.

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنے بارے میں) گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا (یعنی گھر میں پڑھنا بہتر ہے یا مسجد میں) آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے پھر بھی میں مسجد کی بجائے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں البتہ اگر فرض نماز ہو۔ (یعنی فرض نماز م

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۴۳ روزے رکھنا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ.

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس قدر مسلسل (روزے) رکھتے کہ ہم خیال کرتے (شاید اب) روزے ہی رکھتے جائیں گے اور کبھی (اس طرح مسلسل) افطار فرماتے کہ ہم سمجھتے (شاید اب نہیں رکھیں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان شریف کے علاوہ کبھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُومُ مِنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ مبارکہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

الشهر حتى نرى أن لا يريد أن يفطر منه ويفطر منه حتى نرى أن لا يريد أن يصوم منه شيئا وكنت لا تشاء أن تراه من الليل مصليا إلا رأيته مصليا ولا نائما إلا رأيته نائما.

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول ما يريد أن يفطر منه ويفطر حتى نقول ما يريد أن يصوم وما صام شهرا كاملا منذ قدم المدينة إلا رمضان.

عن أم سلمة رضي الله عنها قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصوم شهرين متتابعين إلا شعبان ورمضان.

عن عائشة رضي الله عنها قالت لم أر رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم في شهر أكثر من صيامه في شعبان كان يصوم شعبان إلا قليلا بل كان يصوم كله.

عن عبد الله رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم من غرة كل شهر ثلاثة أيام وقلما كان يفطر يوم الجمعة.

عن معاذة قالت قلت لعائشة رضي الله عنها أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم ثلاثة أيام من كل شهر قالت نعم قلت من أيه كان يصوم قالت كان لا يبالي من أيه صام.

(کبھی) کسی مہینے میں اس تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے کہ ہمیں گمان ہوتا شاید اب (آپ کا) افطار کا ارادہ نہیں اور کبھی مسلسل روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپ روزہ رکھنے کا قصد نہیں فرمائیں گے اور اگر (اے مخاطب!) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز کی حالت میں دیکھنا چاہے تو اسی حالت میں دیکھے گا اور آرام فرمانے کی حالت میں دیکھنا چاہے تو آرام فرما دیکھے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات مسلسل روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم سمجھتے اب نہیں چھوڑیں گے اور کبھی مسلسل روزے چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ روزے کا قصد نہیں فرمائیں گے اور آپ نے مدینہ طیبہ تشریف لانے کے بعد رمضان کے علاوہ کبھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے علاوہ کبھی دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا (شعبان کے مہینے میں اکثر اور رمضان کے مہینے میں کل روزے رکھتے تھے)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ آپ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ روزے رکھتے (ام المومنین نے اکثر پر کل کا حکم دیا)۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھا کرتے تھے اور بہت کم جمعۃ المبارک کا روزہ چھوڑتے۔

حضرت معاذہ کہتی ہیں میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا کن دنوں میں؟ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنوں کی تعیین کی پرواہ نہیں کرتے تھے (یعنی جن

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ قصداً رکھتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعبان شریف سے زیادہ کسی دوسرے مہینے میں روزے نہیں رکھتے تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیر اور جمعرات کو اعمال (خداوند تعالیٰ کے حضور) پیش کئے ہوئے ہیں (اس لیے) میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے ہفتہ، اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے اور کسی مہینے منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا يَصُوْمُهٗ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں دور جاہلیت میں قریش، عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتے تھے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دن کا روزہ رکھتے جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (بھی) آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا (لیکن) جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو رمضان ہی فرض رہا اور عاشورہ (کا فرض روزہ) چھوڑ دیا گیا۔ جس نے چاہا عاشورہ کا روزہ (نفلی) رکھا اور جس نے چاہا نہ رکھا۔ (یعنی عاشورہ

عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُصُّ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دن (روزہ رکھنے کے لیے) مقرر فرمایا؟

مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ.

ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک دائمی ہوتا تھا اور تم میں سے کون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح عبادت کی طاقت رکھتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ؟ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبُّ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس ایک عورت تھی۔ آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں عورت ہے (یعنی نام لیا) جو رات بھر نہیں سوتی (یعنی عبادت کرتی ہے)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا ہی عمل کرو جتنی طاقت رکھتے ہو قسم بخدا! اللہ تعالیٰ تنگ نہیں پڑتا (ثواب دینے میں یہاں تک کہ تم (عمل سے) تنگ آجاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کو زیادہ پسند فرماتے تھے جس کا کرنے والا اس پر ہمیشہ قائم رہے (یعنی عمل چاہے تھوڑا ہو لیکن ہمیشہ کیا جائے، زیادہ پسندیدہ ہے)

عَنْ أَبِي صَالِحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ.

حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ ترین عمل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جس عمل کو ہمیشہ کیا جائے چاہے کم ہی کیوں نہ ہو۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاسْتَاكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ مَعَهُ فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ فَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهِ وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوعِهِ وَيَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپ نے مسواک کی، وضو فرمایا اور پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے میں بھی آپ کے ہمراہ کھڑا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ اور پھر سورہ بقرہ کے ساتھ قرأت شروع کی جب آپ کسی آیت رحمت پر پہنچتے تو ٹھہر جاتے اور رحمت کا سوال کرتے اور جب آیت عذاب پر پہنچتے تو پناہ مانگتے۔ پھر آپ نے بقدر قیام رکوع فرمایا اور پڑھا "حکومت بادشاہت بڑائی اور عظمت والا (رب) پاک ہے" پھر آپ نے بقدر رکوع، سجدہ فرمایا اور پڑھا "حکومت، بادشاہت بڑائی اور عظمت والا (رب) پاک ہے" پھر آپ نے دوسری رکعت میں، سورہ آل

وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُوْرَةً سُوْرَةً يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا.

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدًّا.

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَءُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً.

عمران پڑھتی پھر (تیسری رکعت میں) سورۃ النساء اور (چوتھی رکعت میں) سورۂ مائدہ پھر (باقی رکعتوں میں آپ اسی طرح کرتے (یعنی پہلی رکعت کی طرح رکوع و سجود ہوتا)

باب ۴۳ قرآت فرمانا

حضرت یعلی بن مملک نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآت مبارکہ کے بارے میں پوچھا پس انہوں نے سنا کر ام المومنین رضی اللہ عنہا (صاف صاف اور جدا جدا حروف کی) قرآت بیان فرمانے لگیں (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حروف کو جدا جدا کر کے پڑھتے تھے)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ حسب ضرورت (حروف کو) کھینچ کر پڑھتے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن پاک (کی آیات) جدا جدا کر کے پڑھتے، فرماتے "الحمد للہ رب العالمین" پھر وقف فرماتے اور پھر "الرحمن الرحیم" پھر آپ وقف فرماتے اور پڑھتے۔ "مالک یوم الدین"

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرآت فرماتے تھے یا بلند آواز سے؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ دونوں طرح پڑھتے تھے کبھی آپ آہستہ پڑھتے اور کبھی بلند آواز سے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تعریف کے لائق ہے جس نے دین کے معاملے میں وسعت رکھی ہے۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رات کے وقت (اپنے گھر کی) چھت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قراءت سنا کرتی تھی۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَقْرَأُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ فَقَرَأَ وَرَجَّعَ قَالَ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيَّ لَأَخَذْتُ لَكُمْ فِي ذَلِكَ الصَّوْتِ أَوْ قَالَ اللَّحْنِ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن اونٹنی پر دیکھا آپ پڑھ رہے تھے "انا فتحنا لک الخ" (بے شک ہم نے آپ کو واضح فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے سبب آپ کے پہلے اور بعد والوں کے گناہوں کو بخش دے) آپ خوش آواز سے قرأت فرماتے عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں (میرے استاد) معاویہ بن قرہ نے فرمایا اگر مجھے لوگوں کے جمع ہونے کا ڈر نہ ہوتا تو تمہیں اسی آواز میں (یا کہا اسی لہجے میں) سنانا شروع کرتا۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ لَا يُرَجِّعُ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو خوبصورت اور خوش آواز بنا کر بھیجا اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی، خوب رو اور خوش آواز تھے۔ اور آپ قرأت میں ہمیشہ، خوش الحانی نہیں فرماتے تھے۔ (ایسی خوش الحانی سے پڑھنا آپ کی عادت مبارکہ نہیں تھی لیکن کبھی کبھی آپ اس طرح پڑھتے)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت (اتنی بلند ہوتی) کہ صحن میں بیٹھا ہوا آدمی سن لیتا حالانکہ آپ گھر کے اندر نماز پڑھ رہے ہوتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بُكَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آنسو مبارک

عَنْ مُطَرِّفٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت مطرف اپنے والد ماجد عبداللہ بن شخیر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ
الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ
اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِيْ
فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا
بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا
عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ
ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ
رَفَعَ رَأْسَهٗ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَّسْجُدَ ثُمَّ
سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَّرْفَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ
رَفَعَ رَأْسَهٗ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَّسْجُدَ
ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ اَنْ يَّرْفَعَ
رَأْسَهٗ فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِيْ
وَيَقُوْلُ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا
تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ رَبِّ اَلَمْ
تَعِدْنِيْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ
يَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ
فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ
فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ

پاس حاضر ہوا آپ (اس وقت) نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سینہ مبارک سے ہنڈیاں کے جوش کی طرح رونے کی آواز آرہی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ) قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ کے سامنے پڑھوں حالانکہ آپ پر قرآن پاک نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا میں دوسرے آدمی سے سننا چاہتا ہوں پھر میں نے سورۃ نساء پڑھی اور جب میں "وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا" پر پہنچا (فرماتے ہیں) تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کی) مبارک آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دیکھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں ایک دن سورج کو گہن لگ گیا (تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنی شروع کی (اتنا لمبا قیام کیا کہ) آپ رکوع کرنے والے نہیں معلوم ہوتے تھے پھر آپ نے رکوع فرمایا (اور اتنا لمبا رکوع فرمایا) گویا کہ آپ رکوع سے سر نہیں اٹھائیں گے پھر نہایت لمبا قومہ کیا، اور پھر سجدہ فرمایا تو اس میں کافی دیر ٹھہرے رہے۔ دونوں سجدوں کے درمیان نہایت لمبا جلسہ فرمانے کے بعد آپ نے دوسرا سجدہ فرمایا (اور اس میں اتنی دیر ٹھہرے) گویا کہ آپ سجدہ سے سر مبارک نہیں اٹھائیں گے۔ سجدے کی حالت میں آپ کراہنے اور رونے لگے اور دعا فرمائی "اے میرے پروردگار! کیا تو نے یہ وعدہ نہیں فرمایا کہ جب تک میں ان میں ہوں تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔ اے میرے پروردگار! کیا تیرا وعدہ نہیں کہ جب تک یہ لوگ بخشش مانگتے رہیں گے تو ان کو عذاب نہیں دے گا (اے اللہ!) ہم تجھ سے بخشش کے طلب گار ہیں جب آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی تو سورج روشن ہو گیا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ

يَمُوتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهِ فَإِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ

تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب ان کو گرہن لگے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ پناہ چاہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةً لَهُ تَقْضِي فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَاتَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَاحَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبْكِينَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَلَسْتُ أَرَاكَ تَبْكِي قَالَ إِنِّي لَسْتُ أَبْكِي إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ إِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِنَّ نَفْسَهُ تُنْزَعُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللهَ تَعَالَى.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کو جو نزع کی حالت میں تھی بغل میں لیا۔ اور پھر اپنے سامنے رکھ دیا۔ (چنانچہ) آپ کے سامنے ہی وہ انتقال فرما گئیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا (صدمے کی وجہ سے) چیخ پڑیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اللہ کے رسول کے سامنے رو رہی ہے ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ نہیں رو رہے آپ نے فرمایا میں رو نہیں رہا بے شک یہ (آنسو) رحمت ہیں اور یقیناً مومن تو ہر حال میں بھلائی پر ہوتا ہے بے شک اس کی جان دونوں پہلوؤں کے درمیان سے نکال جاتی ہے تو وہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي أَوْ قَالَ وَعَيْنَاهُ تُهْرَقَانِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی میت کو بوسہ بھی دے رہے تھے اور رو بھی رہے تھے یا راوی نے کہا، آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا ابْنَةً لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ أَفِيكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ انْزِلْ فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کے جنازہ میں حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات جماع نہ کیا ہو۔ (تو) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اترو! پس حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر میں اترے (اور انہیں) دفن کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ.

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِكِ قَالَتْ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ وَسُئِلَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِكِ قَالَتْ مِسْحًا نَثْنِيهِ ثَنْيَتَيْنِ فَيَنَامُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ ذَاتُ لَيْلَةٍ قُلْتُ لَوْ ثَنَيْتَهُ أَرْبَعَ ثَنْيَاتٍ كَانَ أَوْطَأَ لَهُ فَثَنَيْنَاهُ بِأَرْبَعِ ثَنْيَاتٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مَا فَرَشْتُمُونِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ قُلْنَا هُوَ فِرَاشُكَ إِلَّا أَنَّا ثَنَيْنَاهُ بِأَرْبَعِ ثَنْيَاتٍ قُلْنَا هُوَ أَوْطَأُ لَكَ قَالَ رُدُّوهُ لِحَالَتِهِ الْأُولَى فَإِنَّهُ مَنَعَتْنِي وَطَاءَتُهُ صَلَاتِيَ اللَّيْلَةَ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوَاضُعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ

باب ۴۶ بستر مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس بستر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے وہ چمڑے کا تھا۔ اور اس میں کھجور کی موٹی چھال بھری ہوئی تھی۔

حضرت جعفر بن محمد (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے حجرہ مبارکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیسا تھا؟ ام المومنین نے فرمایا چمڑے کا بنا ہوا گدا تھا اور اس میں کھجور کی مونجھ بھری ہوئی تھی۔ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ کے ہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا ایک ٹاٹ تھی جس کو ہم دوہرا کر لیا کرتے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر آرام فرماتے۔ ایک رات میں نے سوچا کہ اگر میں اس ٹاٹ کی چار تہہ کر دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ نرم ہوگا۔ چنانچہ ہم نے اس کو چار تہہ کر دیا صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے رات کو کونسا بستر بچھایا تھا (آپ فرماتی ہیں) ہم نے کہا بستر تو وہی تھا لیکن ہم نے اسکی چار تہیں کر دی تھیں (کیونکہ) ہمارے خیال میں وہ آپکے لئے زیادہ نرم ہو جاتا۔ آپ نے فرمایا اسے پہلی حالت پر ہی بحال رہنے دو کیونکہ اسکی نرمی نے مجھے آج

باب ۴۷ انکساری فرمانا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے اس طرح (حد سے) نہ بڑھاؤ، جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو حد سے بڑھایا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، لہذا مجھے "اللہ کا بندہ"

وَرَسُوْلُهٗ.

اور اس کا رسول کہو۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ اجْلِسِيْ فِيْ أَيِّ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ شِئْتِ أَجْلِسْ إِلَيْكِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ سے ایک کام ہے آپ نے فرمایا تو مدینہ طیبہ کے جس راستہ میں چاہے چل کر بیٹھ میں بھی وہاں بیٹھتا ہوں۔ (یعنی جہاں چاہے مجھے اپنی ضرورت سے آگاہ کر دے)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرْضٰى وَيَشْهَدُ الْجَنَائِزَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ إِكَافٌ مِنْ لِيْفٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت فرماتے جنازوں میں تشریف لے جاتے دراز گوش پر سوار ہوتے اور غلام کی (بھی) دعوت قبول فرماتے۔ (جنگ) بنی قریظہ کے دن آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے جس کی رسی اور پالان کھجور کی مونجھ کے تھے۔

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى إِلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ وَالْإِهَالَةِ السَّنِخَةِ فَيُجِيْبُ وَلَقَدْ كَانَ لَهٗ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فَمَا وَجَدَ مَا يَفُكُّهَا حَتّٰى مَاتَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کی روٹی اور کئی دن کی باسی پرانی چکنائی کی دعوت دی جاتی تو (بھی) قبول فرما لیتے آپکی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی لیکن آپ نے وصال فرمانے تک اسکو چھڑانے کے لئے کچھ نہ پایا (یہ فقر اختیاری کی شان تھی)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ وَعَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ لَا تُسَاوِيْ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لَا رِيَاءَ فِيْهِ وَلَا سُمْعَةَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر جس پر ایک کمبل پڑا ہوا تھا، حج فرمایا، اس کمبل کی قیمت چار درہم بھی نہیں تھی۔ آپ نے دعا فرمائی " اے اللہ! اس کو ایسا حج بنا دے جس میں ریاکاری اور نمائش نہ ہو۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانُوْا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا حضرت انس فرماتے ہیں پھر بھی (جب) صحابہ کرام آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند نہیں فرماتے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ
حِلْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا
فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ
تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَذَكَرَ
الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ الْحَسَنُ
فَكَتَمْتُهَا الْحُسَيْنَ زَمَانًا ثُمَّ حَدَّثْتُهُ
فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ
عَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ وَوَجَدْتُهُ قَدْ
سَأَلَ أَبَاهُ عَنْ مَدْخَلِهِ وَعَنْ
مَخْرَجِهِ وَشَكْلِهِ فَلَمْ يَدَعْ
مِنْهُ شَيْئًا قَالَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُ أَبِي عَنْ دُخُولِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ كَانَ إِذَا آوَى إِلَى مَنْزِلِهِ
جَزَّأَ دُخُولَهُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ
جُزْءًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجُزْءًا لِأَهْلِهِ
وَجُزْءًا لِنَفْسِهِ ثُمَّ جَزَّأَ جُزْأَهُ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ ذٰلِكَ
بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ وَلَا يَدَّخِرُ
عَنْهُمْ شَيْئًا وَكَانَ مِنْ سِيرَتِهِ
فِي جُزْءِ الْأُمَّةِ إِيثَارُ أَهْلِ
الْفَضْلِ بِإِذْنِهِ وَقَسْمُهُ عَلَى قَدْرِ
فَضْلِهِمْ فِي الدِّينِ فَمِنْهُمْ
ذُو الْحَاجَةِ وَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَتَيْنِ
وَمِنْهُمْ ذُو الْحَوَائِجِ فَيَتَشَاغَلُ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارکہ کے بارے میں پوچھا آپ (ہند بن ابی ہالہ) حلیہ مبارکہ سے زیادہ واقف تھے اور میں چاہتا تھا کہ وہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ کے بارے میں کچھ بیان کریں، انہوں (ہند بن ابی ہالہ) نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ذیشان معزز تھے، اور آپ کا چہرہ مبارک چودہویں کے چاند کے طرح چمکتا تھا۔ پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کر دی (مکمل حدیث صفحہ ... پر گزر چکی ہے۔) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدت دراز تک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے چھپانے کے بعد (ایک مرتبہ) میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ (امام حسین رضی اللہ) پہلے ہی ان (اپنے ماموں ہند) سے پوچھ چکے ہیں اور جو کچھ مجھے معلوم ہوا اس سے وہ بھی آگاہ ہو چکے ہیں۔ (اور مجھے یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنے والد ماجد (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے، باہر جانے اور آپ کے طور طریقوں کے بارے میں پوچھ لیا ہے۔ اور کوئی بات بھی (رہا تحقیق) نہیں چھوڑی۔) امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے اپنے والد ماجد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لانے کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تو اپنے گھر کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے ایک حصہ اللہ تعالیٰ (کی عبادت) کے لئے ایک حصہ گھر والوں کے (حقوق کی ادائیگی کے لئے) اور ایک حصہ اپنی ذات کے لئے پھر اپنا حصہ اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرماتے پس (اپنے فیوض و برکات) خاص صحابہ کرام کے ذریعے عام لوگوں تک پہنچا دیتے اور ان سے کوئی چیز روک کر نہ رکھتے امت کے حصہ (وقت) میں آپکی عادت مبارکہ تھی کہ علم (وفضل) والوں کو (گھر کے اندر آنے کی) اجازت

بِهِمْ وَ يُشْغِلُهُمْ فِيمَا يُصْلِحُهُمْ
وَالْأُمَّةَ مِنْ مَسْأَلَتِهِمْ عَنْهُ وَ
إِخْبَارِهِمْ بِالَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ وَ
يَقُولُ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ
وَأَبْلِغُونِي حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ
إِبْلَاغَهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَبْلَغَ سُلْطَانًا
حَاجَةَ مَنْ لَا يَسْتَطِيعُ إِبْلَاغَهَا
ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَلَا يُذْكَرُ عِنْدَهُ إِلَّا ذٰلِكَ وَلَا
يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ غَيْرَهُ يَدْخُلُونَ
رُوَّادًا وَلَا يَفْتَرِقُونَ إِلَّا عَنْ
ذَوَاقٍ وَيَخْرُجُونَ أَدِلَّةً يَعْنِي
عَلَى الْخَيْرِ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ
مَخْرَجِهِ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْزُنُ لِسَانَهُ إِلَّا فِيمَا
يَعْنِيهِ وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ
وَيُكْرِمُ كَرِيمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيهِ
عَلَيْهِمْ وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ
مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَطْوِيَ عَنْ أَحَدٍ
مِنْهُ بِشْرَهُ وَلَا خُلُقَهُ وَيَتَفَقَّدُ
أَصْحَابَهُ وَيَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي
النَّاسِ وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيهِ
وَيُقَبِّحُ الْقَبِيحَ وَيُوَهِّيهِ مُعْتَدِلُ
الْأَمْرِ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ وَلَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ
أَنْ يَغْفُلُوا أَوْ يَمِيلُوا لِكُلِّ حَالٍ
عِنْدَهُ عَتَادٌ وَلَا يُقَصِّرُ عَنِ الْحَقِّ
وَلَا يُجَاوِزُهُ الَّذِينَ يَلُونَهُ مِنَ
النَّاسِ خِيَارُهُمْ أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ

فرماتے اور انکی دینی فضیلت کے اعتبار سے ان پر وقت تقسیم فرماتے۔ ان میں سے کسی کی ایک ضرورت ہوتی کوئی دو ضرورتوں والا ہوتا، اور کسی کی بہت سی حاجتیں ہوتیں۔ آپ ان (کی ضروریات) میں مشغول ہوتے اور ان کو انکی اپنی اور باقی امت کی اصلاح سے متعلق کاموں میں مشغول رکھتے۔ ان سے ان کے مسائل کے بارے میں پوچھتے اور ان کے مناسب حال ہدایات فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، حاضر کو غائب تک (سنے ہوئے مسائل) پہنچانے چاہئیں اور میرے پاس ایسے آدمی کی ضرورت بھی پہنچایا کرو جو خود نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ جو شخص ایسے آدمی کی حاجات، کسی صاحب اختیار کے پاس پہنچاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ثابت قدم رکھے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی ہی ضروریات کا ذکر کیا جاتا تھا۔ آپ اسکے خلاف (یعنی فضول بات) قبول نہیں فرماتے تھے۔ لوگ آپ کے پاس (علم وفضل) کی چاہت لے کر آتے اور جب واپس جاتے تو (علم وفضل کے علاوہ) کھانا وغیرہ بھی کھا کر جاتے اور بھلائی کے راہنما بن کر جاتے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لے جانے (کی کیفیت) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان مبارک کو صرف بامقصد کلام کے لئے استعمال فرماتے صحابہ کرام کو باہم محبت سکھاتے اور ان کو جدا نہ ہونے دیتے۔ آپ ہر قوم کے معزز آدمی کی عزت کرتے اور اسے ان پر حاکم مقرر کرتے لوگوں کو (عذاب الٰہی سے) ڈراتے اور ان سے اپنی حفاظت فرماتے لیکن اس کے باوجود ہر ایک سے خندہ روئی اور خوش اخلاقی سے پیش آتے۔ اپنے صحابہ کرام کے حالات دریافت کرتے اور لوگوں کے حالات بھی معلوم فرماتے رہتے۔ آپ اچھے کو اچھا سمجھتے اور اس کی تائید فرماتے اور برے کو برا سمجھتے اور اسے ذلیل وکمزور کرتے۔ آپ ہمیشہ میانہ روی اختیار فرماتے، اور صحابہ کرام سے بے خبر نہ رہتے کہ کہیں وہ

أَعَمُّهُمْ نَصِيحَةً وَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً وَمُوَازَرَةً قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُومُ وَلَا يَجْلِسُ إِلَّا عَلَى ذِكْرٍ وَإِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَيَأْمُرُ بِذٰلِكَ يُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيبِهِ لَا يَحْسِبُ جَلِيسُهُ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهُ أَوْ فَاوَضَهُ فِي حَاجَةٍ صَابَرَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُنْصَرِفُ عَنْهُ وَمَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِهَا أَوْ بِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ حِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَصَبْرٍ وَأَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ وَلَا تُنْثَى فَلَتَاتُهُ مُتَعَادِلِينَ بَلْ كَانُوا يَتَفَاضَلُونَ فِيهِ بِالتَّقْوَى مُتَوَاضِعِينَ يُوَقِّرُونَ فِيهِ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمُونَ فِيهِ الصَّغِيرَ وَيُؤْثِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ.

نائب یا سست نہ ہوجاتی۔ آپکے پاس ہر حالت کے لئے مکمل سامان ہوتا۔ آپ نہ تو حق سے قاصر رہتے اور نہ آگے بڑھتے (یعنی حق پر رہتے) لوگوں میں بہترین افراد آپ کے ہم نشین ہوتے۔ جو لوگوں کا زیادہ خیرخواہ ہوتا وہ آپ کے نزدیک افضل ہوتا اور جو شخص لوگوں پر زیادہ احسان کرتا اور ان سے اچھا برتاؤ کرتا آپکے نزدیک وہ بڑے مرتبے والا ہوتا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ان سے (اپنے والد ماجد سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ کے مجلس مبارک کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے جب آپ کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی تشریف رکھتے اور اسی بات کا حکم بھی فرماتے ہر بیٹھنے والے کو اس کا حق دیتے (یعنی سب سے برابر پیش آتے) کوئی بیٹھنے والا یہ نہ سمجھتا کہ اس سے کوئی زیادہ باعزت ہے۔ جب کوئی شخص آپکے پاس بیٹھتا یا آپ سے گفتگو کرتا تو جب تک وہ خود نہ چلا جاتا آپ اس کے پاس بیٹھے رہتے اور جو آپ کے سامنے اپنی ضرورت پیش کرتا آپ اسکی حاجت پوری فرماتے یا نرمی سے جواب دیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش مزاجی اور حسن اخلاق عام تھا چنانچہ آپ لوگوں کے لئے باپ کی طرح تھے اور تمام لوگوں کے حقوق آپکے نزدیک برابر تھے آپکی مبارک مجلس (سراپا) حیا، صبر اور امانت کی مجلس ہوتی تھی نہ تو وہاں آوازیں بلند ہوتیں اور نہ ہی (محترم) لوگوں کی عزتوں پر عیب لگایا جاتا۔ اس مجلس مبارک کی غلطیاں (بالفرض کسی سے ہو بھی جاتیں تو) پھیلائی نہیں جاتی تھیں۔ اہل مجلس آپس میں برابر ہوتے تھے ایک دوسرے پر فخر نہیں کرتے تھے صرف تقویٰ کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے تھے۔ اہل مجلس (عاجزی) کرتے، بڑوں کی عزت کرتے اور چھوٹوں پر رحم کرتے، حاجتمندوں کو ترجیح دیتے اور مسافر کے حقوق کا خیال رکھتے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کا پایہ تحفۃً دیا جائے تو میں قبول کروں اور اگر اس کی دعوت (بھی) دی جائے تو (بھی) اسے قبول کروں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نہ تو خچر پر سوار تھے اور نہ ہی ترکی گھوڑے پر (بلکہ پیدل تشریف لائے جو آپکی تواضع کا واضح ثبوت ہے۔

عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْسُفَ وَأَقْعَدَنِيْ فِيْ حَجْرِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى رَأْسِيْ.

حضرت عبداللہ بن سلام کے صاحبزادے حضرت یوسف رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا اور مجھے اپنی گود میں بٹھا کر میرے سر پر دست اقدس پھیرا۔ (یعنی کنگھی کیا)

◆ ◆ ◆

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ وَقَطِيْفَةٍ كُنَّا نَرٰى ثَمَنَهَا أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَالَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ لَا سُمْعَةَ فِيْهَا وَلَا رِيَاءَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر (جو اونٹنی پر تھا) اور ایک کمبل پر (جو اس پالان پر تھا) جس کی قیمت ہمارے خیال میں چار درہم تھی حج فرمایا جب آپ اونٹنی پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا میں ایسے حج کے لئے پکارتا ہوں جو شہرت اور نمائش سے پاک ہے۔

◆ ◆ ◆

وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ لَهٗ ثَرِيْدًا عَلَيْهِ دُبَّاءٌ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ الدُّبَّاءَ وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّاءَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) يَقُوْلُ فَمَا صُنِعَ لِيْ طَعَامٌ أَقْدِرُ عَلٰى أَنْ يُصْنَعَ فِيْهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور آپ کے سامنے ثرید (روٹی اور گوشت) (جس میں کدو بھی) لاکر رکھے (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کدو لے لے کر کھاتے (کیونکہ) آپ کدو پسند فرماتے تھے۔ حضرت ثابت فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد جب بھی میرے لئے کھانا تیار کیا جائے تو میں جہاں تک ممکن ہوتا اس میں کدو ڈلاتا ہوں۔

عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قِيْلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمرہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھریلو معمولات کے بارے میں پوچھا گیا۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے

فی بیتہ قالت کان بشرا من البشر یفلی ثوبہ و یحلب شاتہ ویخدم نفسہ

باب ما جآء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن خارجۃ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنھم قال دخل نفر علی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فقالوا لہ حدثنا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ماذا احدثکم کنت جارہ فکان اذا نزل علیہ الوحی بعث الی فکتبتہ لہ فکنا اذا ذکرنا الدنیا ذکرھا معنا واذا ذکرنا الاخرۃ ذکرھا معنا واذا ذکرنا الطعام ذکرہ معنا فکل ھذا احدثکم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

عن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل بوجھہ وحدیثہ علی اشر القوم یتالفھم بذلک وکان یقبل بوجھہ وحدیثہ علی حتی ظننت انی خیر القوم فقلت یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) انا خیر او ابوبکر (رضی اللہ عنہ) فقال ابوبکر فقلت یا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) انا خیر ام عمر (رضی اللہ عنہ) فقال عمر فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا خیر ام عثمان (رضی اللہ عنہ)

فرمایا آپ انسانوں میں ایک انسان تھے اپنے کپڑوں میں خود جوئیں دیکھتے بکری کا دودھ دوہتے اور اپنے کام خود کرتے اور آپ نہایت پاکیزہ تھے اس کے باوجود جوئیں دیکھنا اس وجہ سے تھا کہ کہیں سے لگ گئی ہو۔

باب ۴۸ اخلاق حسنہ

حضرت خارجہ بن زید (بن ثابت) رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ چند آدمی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ کے حالات مبارکہ بتائیے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں کیا بتاؤں، میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا۔ اور جب آپ پر (وحی) نازل ہوتی مجھے بلا بھیجتے اور میں (وحی) لکھ لیتا۔ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر کرتے، جب ہم آخرت کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ آخرت کا ذکر کرتے اور جب ہم کھانے پینے کی باتیں کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ ان باتوں میں شریک ہوجاتے پس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تمام سیرت تم سے بیان کرتا ہوں۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے شریر آدمی کی طرف بھی متوجہ ہوتے اور اس سے باتیں کرتے تاکہ اس (طریقے) سے ان کا دل (نیکیوں کی طرف) نرم ہوجائے، اور آپ میری طرف توجہ فرماتے اور باتیں کرتے یہاں تک کہ میں اپنے آپ کو سب سے اچھا خیال کرتا۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وسلم) کیا میں بہتر ہوں یا ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا! ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے عرض کیا میں بہتر ہوں یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا عمر بن خطاب! میں نے پوچھا کیا میں بہتر ہوں یا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، آپ نے فرمایا عثمان غنی اچھا تکرار میرے پوچھنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچی بات بتادی (اس لئے) کاش! میں آپ سے نہ پوچھتا! آنحضرت

قَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيْتُ فَوَدِدْتُ اَنِّىْ لَمْ اَكُنْ سَأَلْتُهُ۔

صلی اللہ علیہ کا حسن سلوک ہر ایک سے برابر تھا اس لئے ہر آدمی یہی سمجھتا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ مقرب ہوں۔)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِىْ اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَسِسْتُ خَزًّا وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ اَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے دس سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارے، آپ نے مجھے کبھی "اُف" تک نہیں فرمایا نہ کسی کام کے کرنے پر مجھے فرمایا کہ تو نے کیوں کیا؟ اور نہ کسی کام کے ترک پر فرمایا کہ تو نے کیوں چھوڑا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ پسندیدہ اخلاق والے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس سے زیادہ ملائم میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی نہ تو ریشم ملا کپڑا، نہ خالص ریشمی کپڑا اور نہ دوسری کوئی چیز اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار چیز میں نے نہیں سونگھی نہ کوئی مشک اور نہ ہی کوئی عطر۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ بِهِ اَثَرُ صُفْرَةٍ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكَادُ يُوَاجِهُ اَحَدًا بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِلْقَوْمِ لَوْ قُلْتُمْ لَهُ يَدَعُ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے کپڑوں (پر زعفران کا زرد) رنگ تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی کو (بھی) منہ پر ایسی بات نہیں فرماتے تھے جو اسے ناپسند ہو (اس لئے) جب وہ چلا گیا آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم اسے اس زردی کے چھوڑنے کا کہتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِى الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِىْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْا وَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ تو طبعی طور پر فحش کہنے والے تھے، اور نہ بہ تکلف فحش گو تھے، (اسی طرح) آپ بازاروں میں چلانے والے بھی نہیں تھے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے بلکہ معاف کر دیتے

يَصْفَحُ

اور در گزر فرماتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا أَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا ضَرَبَ خَادِمًا وَّلَا امْرَأَةً.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ تعالےٰ کے راستے میں جہاد کے اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں مارا۔ اور آپ نے نہ تو کسی خادم کو پیٹا، اور نہ ہی کسی عورت کو۔

* * *

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِّنْ مَّظْلِمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ فَإِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِيْ ذٰلِكَ غَضَبًا وَّلَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَّأْثَمًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ میں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات پر ظلم کا بدلہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا، جب تک کہ اللہ تعالےٰ کے محارم کو نہ توڑا جائے (یعنی شریعت کی خلاف ورزی) اور جب اللہ تعالےٰ کے محارم کو توڑا جاتا (یعنی شرعی پابندیوں سے کوئی تجاوز کرتا) تو اس بارے میں (سب سے) زیادہ غضب ناک ہو جاتے اور جب آپ کو دو کاموں میں (سے ایک کا) اختیار دیا جاتا تو آپ ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار فرماتے (بشرطیکہ) وہ گناہ کا کام نہ ہوتا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ أَوْ أَخُو الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر (گھر) آنے کی اجازت مانگی، میں اس وقت آپ کے پاس موجود تھی آپ نے فرمایا (یہ) اپنے قبیلے کا بُرا بیٹا اور بُرا بھائی (ہے)، پھر آپ نے اجازت فرمائی، اور جب وہ داخل ہوا تو آپ نے نہایت نرمی سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلے اللہ علیہ وسلم) پہلے تو آپ نے وہ بات فرمائی اور پھر نرمی سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! (رضی اللہ عنہا) بیشک لوگوں میں سے وہ شخص زیادہ شریر ہے جس کو لوگ اس کی بدزبانی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَأَلْتُ أَبِيْ عَنْ
سِيْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ جُلَسَائِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمَ
الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ
لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا صَخَّابٍ
وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَيَّابٍ وَلَا مُشَاحٍ
يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِيْ وَلَا يُؤْيِسُ
مِنْهُ وَلَا يُجِيْبُ فِيْهِ قَدْ تَرَكَ
نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ الْمِرَاءِ وَالْإِكْبَارِ
وَمَا لَا يَعْنِيْهِ وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ
ثَلَاثٍ كَانَ لَا يَذُمُّ أَحَدًا وَلَا يَعِيْبُهُ
وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا
فِيْمَا رَجَا ثَوَابَهُ وَإِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ
جُلَسَاؤُهُ كَأَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِهِمُ
الطَّيْرُ وَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوْا لَا يَتَنَازَعُوْنَ
عِنْدَهُ الْحَدِيْثَ وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ
أَنْصَتُوْا لَهُ حَتّٰى يَفْرُغَ حَدِيْثُهُمْ
عِنْدَهُ حَدِيْثُ أَوَّلِهِمْ يَضْحَكُ
مِمَّا يَضْحَكُوْنَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا
يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيْبِ
عَلَى الْجَفْوَةِ فِيْ مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ
حَتّٰى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ لَيَسْتَجْلِبُوْنَهُمْ
وَيَقُوْلُ إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ
يَطْلُبُهَا فَارْفِدُوْهُ وَلَا يَقْبَلُ
الثَّنَاءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَلَا يَقْطَعُ
عَلٰى أَحَدٍ حَدِيْثَهُ حَتّٰى يَجُوْزَ فَيَقْطَعَهُ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد رضی
اللہ عنہ سے ہم نشینوں کے بارے میں حضور صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کشادہ رو، نرم خو،
نرم مزاج رہتے تھے، آپ نہ بدخو تھے، نہ سخت
دل، نہ چلانے والے، نہ بدگو، نہ عیب جو اور نہ ہی
تنگی کرنے والے، آپ جس چیز کی خواہش نہ
رکھتے، اس سے خود تو چشم پوشی فرماتے لیکن دوسروں
کو مایوس نہ کرتے اور خود اس کی دعوت قبول
نہ فرماتے۔ آپ نے اپنے آپ کو تین چیزوں،
جھگڑے، تکبر اور بے مقصد باتوں سے دور رکھا
ہوا تھا اور تین ہی چیزوں کو لوگوں سے بچا رکھتے یعنی (۱) نہ تو
کسی کی برائی کرتے نہ کسی کو عیب لگاتے اور نہ ہی کسی کا عیب
تلاش کرتے۔ آپ صرف وہی کام کرتے جن میں ثواب کی امید
رکھتے جب آپ گفتگو فرماتے آپکے ہم نشین سر جھکا لیتے گویا ان
کے سروں پر پرندے (بیٹھے ہوئے) ہیں اور جب آپ
خاموش ہو جاتے تو وہ اہل مجلس گفتگو کرتے اہل مجلس آپکے سامنے کسی بات پر نہ جھگڑتے
اور جب کوئی شخص آپ کے سامنے (آپ کی اجازت
سے) بات کرتا تو باقی لوگ خاموش رہتے جب تک
کہ وہ فارغ نہ ہو جاتا۔ ان سب کی گفتگو آپکے نزدیک پہلے آدمی
کی گفتگو کی طرح ہی ہوتی (یعنی سب کی گفتگو ایک طرح سماعت
فرماتے) جس بات سے باقی لوگ ہنستے آپ بھی تبسم فرماتے اور جس بات
پر دوسرے تعجب کرتے آپ بھی متعجب ہوتے کسی اجنبی آدمی کی (سوال
کرنے میں) بے تمیزی اور بے حیائی کو برداشت فرماتے یہاں تک کہ صحابہ کرام پردیسی
آدمیوں کو آپکے پاس لے آتے تاکہ (وہ بے تکلف گفتگو کر سکیں) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
آپ فرمایا کرتے تھے جب کسی حاجتمند کو طلب حاجت میں دیکھو تو اسے مدد کیا کرو
آپ اپنی تعریف صرف اسی آدمی سے قبول کرتے جو احسان کے بدلے
میں تعریف کرتا۔ آپ کسی کی گفتگو کو نہ کاٹتے البتہ اگر وہ حد سے بڑھ جاتا

بِنَعْلٍ أَوْ قِيَامٍ.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَأْتِيهِ جِبْرِيلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَإِذَا جَاءَنِي شَيْءٌ قَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ أَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَكَ اللّٰهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) أَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُولُهُ

تو اسے روک دیتے یا اٹھ کر تشریف لے جاتے۔

حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی (بھی) کسی چیز کے مانگنے پر "لا" (یعنی نہیں") نہیں فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی میں سب سے بڑھ کر سخی تھے، اور آپ کی یہ سخاوت رمضان کے مہینے میں پہلے زیادہ ہوتی تھی۔ آپ کے پاس (رمضان شریف میں) حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتے اور آپ انکو قرآن پاک سناتے، جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات کے وقت آپ تیز بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ فیاض ہوتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کوئی چیز جمع کر کے نہیں رکھتے تھے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر کچھ مانگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس وقت) میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم میرے نام پر خرید لو جب میرے پاس کچھ آئے گا تو ادا کر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) (ایک بار) آپ اس کو دے چکے ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں بنایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بات پسند نہ آئی، ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ خرچ فرمائیں اور عرش والے سے محتاجی کا فکر نہ کریں (اس پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِیْ وَجْهِہٖ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِیِّ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ.

عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَاَجْرٍ زُغْبٍ فَاَعْطَانِیْ مِلْءَ کَفِّہٖ حُلِیًّا وَذَهَبًا.

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْبَلُ الْهَدِیَّۃَ وَیُثِیْبُ عَلَیْهَا.

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ حَیَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِهَا وَکَانَ اِذَا کَرِہَ شَیْئًا عُرِفَ فِیْ وَجْهِہٖ.

عَنْ مَوْلًی لِعَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ مَا نَظَرْتُ اِلٰی فَرْجِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطُّ.

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ حِجَامَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ کَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

وسلم مسکرا اٹھے اور انصاری کی اس بات سے آپ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار نمایاں ہو گئے پھر آپ نے فرمایا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت معوذ بن عفراء کی صاحبزادی حضرت ربیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تازہ کھجوروں اور چھوٹے چھوٹے بالوں والے خربوزوں کا ایک تھال لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے مجھے مٹھی بھر کر زیورات اور سونا دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ عنایت فرماتے تھے۔

باب ۴۹ حیاء مبارک

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پردہ میں (بیٹھنے والی) کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء فرماتے تھے اور جب آپ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ناپسندیدگی کے آثار آپ کے چہرۂ انور سے ظاہر ہو جاتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک (آزاد کردہ) غلام سے روایت ہے کہ ام المومنین فرماتی ہیں میں نے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ستر کی طرف نظر نہیں کی یا آپ نے فرمایا میں نے کبھی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر کی طرف نہیں دیکھا۔

باب ۵۰ سنگی لگوانا

حضرت حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنگی لگانے والے کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ.

علیہ وسلم نے ابو طیبہ (غلام) سے سنگی لگوائی اور اس کے لئے دو صاع غلہ دینے کا حکم فرمایا۔ نیز آپ نے اسکے مالکوں سے سفارش کر کے کچھ خراج (جو اس نے اپنے مالک کو دینا ہوتا تھا) کم کروایا اور آپ نے فرمایا بے شک تمہارا بہترین علاج سنگی لگوانا ہے یا (فرمایا) تمہاری بہترین دوا سنگی لگوانا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ.

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی اور میں نے آپ کے حکم پر سنگی لگانے والے کو اجرت دی۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَظُنُّهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ.

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد) کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن مبارک کی دو جانب کی رگوں میں اور دونوں کندھوں کے درمیان سنگی لگوائی اور سنگی لگانے والے کو اجرت عطا فرمائی۔ اگر یہ اجرت حرام ہوتی تو آپ اسے نہ دیتے،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَسَأَلَهُ كَمْ خَرَاجُكَ فَقَالَ ثَلَاثَةُ آصُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگانے والے کو بلایا اور پوچھا کہ تمہارے ذمہ کتنا خراج ہے؟ اس نے کہا تین صاع (ناپنے کا ایک پیمانہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالک سے سفارش فرما کر ایک صاع کم کرا دیا اور پھر اسکو اس کی اجرت (الگ) دیدی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں جانب کی رگوں اور کندھے میں سنگی لگوایا کرتے تھے اور آپ سترہ، انیس اور اکیس "تاریخ" کو سنگی لگوایا کرتے تھے۔

* * *

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَلٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام ملل میں بحالت احرام پاؤں کی پشت پر سنگی

عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اَسْمَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ اَسْمَآءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ.

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَاَنَا الْمُقَفّٰى وَاَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ.

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بَطْنَهٗ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّا كُنَّا اٰلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا

گرانی۔

باب ۵۲ اسماء مبارکہ

حضرت محمد بن جبیرؓ اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے کئی نام (القاب) ہیں میرا نام "محمد" ہے "احمد" ہے اور میرا نام "ماحی" ہے کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میرا نام "حاشر" ہے یعنی قیامت کے دن لوگ میرے قدموں پر میرے بعد اٹھائے جائیں گے اور میرا نام "عاقب" (سب سے پچھلا) ہے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ تو آپ نے فرمایا (اے حذیفہ!) میں "محمد" اور "احمد" ہوں۔ نبی رحمت اور نبی توبہ ہوں اور میں مقفی (سب سے پیچھے آنے والا) ہوں، میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں نبی ملاحم (خدا کی راہ میں جنگ کرنے والا) ہوں۔

باب ۵۳ گزر اوقات

حضرت سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے حضرت نعمان بن بشیر (رضی اللہ عنہما) کو فرماتے ہوئے سنا (اے لوگو!) کیا تم اپنی پسند کے مطابق کھانے اور پینے کی چیزیں نہیں حاصل کرتے ہو۔ بیشک میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس ناقص ردی کھجوریں بھی نہیں تھیں جن سے آپ سیر ہو جاتے (آنحضرت کا فقر اختیاری تھا، اضطراری نہ تھا)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ایک ایک مہینہ (گھر میں) آگ نہیں جلاتے تھے اور صرف کھجوروں اور پانی پر گزارہ ہوتا تھا۔

التَّمْرُ وَالْمَاءُ.

عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں پر (بندھے ہوئے) ایک ایک پتھر سے کپڑا اٹھا کر دکھایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم اقدس سے کپڑا اٹھا کر دو پتھر (بندھے ہوئے) دکھائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَقَالَ خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ فَانْطَلَقُوا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالُوا لِامْرَأَتِهِ أَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتِ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے وقت باہر تشریف لائے جس وقت آپ نہ تو باہر تشریف لایا کرتے تھے اور نہ ہی کوئی آپ سے ملاقات کرتا تھا۔ (یعنی معمول نہیں تھا) (اسی اثناء میں) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر کیوں آئے ہو؟ عرض کیا (یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) آپ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اور اس لئے تاکہ) آپ کی زیارت کروں اور سلام عرض کروں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی آنے کا سبب پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بھوک کی وجہ سے آیا ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بھی کچھ کچھ (بھوک) محسوس کی ہے پھر (تینوں حضرات) حضرت ابو الہیثم بن تیہان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے (حضرت ابو الہیثم) بہت سی کھجوروں (درختوں) اور بکریوں کے مالک تھے (لیکن) آپ کے ہاں کوئی خادم نہیں تھا۔ حضرت ابو الہیثم (اس وقت) گھر پر نہیں تھے چنانچہ ان کے بارے میں ان کی زوجہ محترمہ سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر میں حضرت ابو الہیثم تشریف لے آئے آپکے

ف: حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اہل بیت میں شامل ہیں۔

لَنَا الْمَاءَ فَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَاءَ اَبُو
الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا
ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُفَدِّيْهِ بِاَبِيْهِ وَ
اُمِّهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهٖ
فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى
نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهٗ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا
تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنِّیْ
اَرَدْتُ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْ تَخَيَّرُوْا
مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا
مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسْئَلُوْنَ
عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ
طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ
لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ لَنَا ذَاتَ
دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْ جَدْيًا
فَاَتَاهُمْ بِهَا فَاَكَلُوْا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ
خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَتَانَا
سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ
مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) اِخْتَرْ لِیْ فَقَالَ

پاس ایک مشک تھی جس کو آپ نے بمشکل اٹھایا ہوا تھا۔ آتے ہی
(پانی رکھ کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے اور عرض
کرنے لگے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پھر ان تینوں حضرات
کو اپنے باغ میں لے گئے، ان کے لئے فرش (کوئی کمبل وغیرہ)
بچھایا پھر گئے اور کھجور کا ایک پورا خوشہ لاکر حاضر کر دیا نبی پاک
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان میں سے ہمارے لئے پختہ
کھجوریں کیوں نہیں چن کر لایا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیک وسلم میں نے چاہا کہ آپ خود حسب مرضی پختہ
یا کچی کھجوریں منتخب فرمالیں پھر ان تمام حضرات نے کھجوریں
کھائیں اور اس پانی میں سے پیا (جو وہ لائے تھے) آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم بخدا! یہ ٹھنڈا سایہ، تازہ و عمدہ
کھجوریں اور ٹھنڈا پانی ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے بارے
میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا پھر حضرت ابوالہیثم
(گھر) تشریف لے جانے لگے تاکہ کھانا تیار کر کے لائیں تو
(اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لئے
دودھ والی بکری ہرگز نہ ذبح کرنا چنانچہ انہوں نے بکری
کا بچہ ذبح کیا (نر یا مادہ) پھر مہمانوں نے کھایا تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا
تمہارے پاس خادم ہے؟ عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا
جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو حاضر ہونا (پھر کچھ عرصہ
بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف دو غلام لائے
جن کے ساتھ تیسرا نہیں تھا۔ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ حاضر
ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں میں
سے ایک پسند کرلو۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی!
(صلی اللہ علیک وسلم) آپ خود ہی منتخب فرمالیں (اس پر)
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جس آدمی سے مشورہ
لیا جاتا ہے وہ امین ہی ہوتا۔ تو اس (غلام) کو لے جا کیونکہ
میں نے اس کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور میں تجھے
اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ پھر

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ حَقَّ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِأَنْ تُعْتِقَهُ قَالَ فَهُوَ عَتِيقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوقَ بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ.

حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے گھر جا کر اپنی زوجہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک سنایا تو آپ کی بیوی نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے جو حقوق پورا کرنے کا حکم دیا ہے تم ہرگز پورے نہیں کر سکتے البتہ تم اسے آزاد کر دو (اس پر) حضرت ابوالہیثم نے فرمایا وہ آزاد ہے (یعنی آزاد کر دیا) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے (خبر ملنے پر) فرمایا بیشک اللہ تعالےٰ نے ہر نبی اور ہر خلیفہ کے لئے دو باطنی مشیر مقرر کئے ہیں ایک (باطنی) مشیر اس کو نیکی کا حکم دیتا ہے۔ اور برائیوں سے روکتا ہے، اور ایک (باطنی) مشیر، تباہ کرنے میں کمی نہیں کرتا۔ (اس لئے) جو شخص برے مشیر سے بچایا گیا وہ (ہر قسم کی برائیوں سے) محفوظ رکھا گیا۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ أَهْرَقَ دَمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَإِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْزُو فِي الْعِصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتَّى تَقَرَّحَتْ أَشْدَاقُنَا حَتَّى أَنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيرُ وَأَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعَزِّرُونَنِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي.

حضرت قیس بن ابو حازم روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں (اس امت میں) پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستے میں (کسی کافر کا) خون بہایا اور اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلانے والا (بھی) میں ہوں۔ میں آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی جماعت میں جہاد کرتا ہوا دیکھ رہا ہوں (صرف) درختوں کے پتے اور خاردار درختوں کے پھل کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارے منہ (اندر سے) زخمی ہو گئے اور جب ہم سے کوئی ایک قضائے حاجت کرتا تو بکری اور اونٹ کی طرح مینگنیاں باہر آتیں (اس کے باوجود) اب قبیلہ بنو اسد مجھ کو دین کے معاملے میں طعنہ دیتے ہیں (اگر ایسا ہے) تو پھر میں ضرور ہی نقصان میں ہوں اور میرے اعمال ضائع ہو گئے (حالانکہ یہ ممکن نہیں)۔

عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَشُوَيْسٍ أَبِي الرُّقَادِ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَقَالَ انْطَلِقْ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ حَتَّى إِذَا كُنْتُمْ فِي أَقْصَى أَرْضِ الْعَرَبِ وَأَدْنَى بِلَادِ أَرْضِ الْعَجَمِ فَأَقْبَلُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْمِرْبَدِ وَجَدُوا هَذَا الْكَذَّانَ فَقَالُوا مَا هَذِهِ قَالُوا هَذِهِ الْبَصْرَةُ فَسَارُوا حَتَّى إِذَا بَلَغُوا حِيَالَ الْجِسْرِ الصَّغِيرِ فَقَالُوا هَهُنَا أُمِرْتُمْ فَنَزَلُوا فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى تَقَرَّحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَقَسَمْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدٍ فَمَا مِنَّا مِنْ أُولَئِكَ السَّبْعَةِ أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ أَمِيرُ مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَسَتُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا.

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِي وَلِبِلَالٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلَالٍ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)

حضرت خالد بن عمیر اور شُوَیس (ابو الرقاد) (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کو (لشکر کا سردار بناکر) بھیجا اور فرمایا تم اور تمہارے ساتھی جاؤ اور جب سرزمین عرب کے آخر اور عجمی شہروں کے قریب پہنچو تو وہاں قیام کرو) پھر وہ تمام روانہ ہوئے اور جب مربد (جہاں اب بصرے کی بیرونی آبادی ہے) کے مقام پر پہنچے تو وہاں انہوں نے نرم و سفید پتھر پائے (وہاں کے لوگوں سے) پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ بصرہ (نامی پتھر) ہیں اور جب (دجلہ کے) چھوٹے پل کے برابر پہنچے تو (آپس میں) کہنے لگے تمہیں اسی جگہ کا حکم دیا گیا ہے پھر وہاں اتر گئے (پھر راوی نے سارا واقعہ بیان کیا) راوی کہتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان نے بیان کیا کہ میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا اس وقت میں (پہلے) سات (مسلمانوں) میں سے ایک تھا ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف درختوں کے پتے تھے یہاں تک کہ ہمارے منہ (اندر سے) زخمی ہوگئے پھر مجھے ایک (گری ہوئی) چادر ملی جسے میں نے اپنے اور حضرت سعد کے درمیان تقسیم کر دیا۔ (اور اب) ہم ساتوں کسی نہ کسی شہر کے حاکم ہیں اور ہمارے بعد آنے والے حاکموں کا تم تجربہ کرو گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ کی راہ میں اتنا ڈرایا اور ستایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا اور ستایا گیا اور بیشک مجھ پر (ایک دفعہ) تیس دن اور رات ایسے بھی گزرے کہ میرے اور حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں تھی جسے کوئی جاندار کھائے صرف اتنی چیز جو حضرت بلال کی بغل میں آجائے (یعنی سی تھوڑی سی چیز)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهُ غَدَاءٌ وَلَا عَشَاءٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ كَثْرَةُ الْاَيْدِيْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں صبح یا شام کبھی بھی روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوتے مگر ہاں جب ضفف اجتماع ہو حضرت عبداللہ کہتے بعض اہل لغت کے نزدیک "ضفف" سے مراد ہاتھوں کی کثرت ہے (یعنی کئی آدمیوں کا مل کر کھانا)

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ اِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) لَنَا جَلِيْسًا وَكَانَ نِعْمَ الْجَلِيْسُ وَاِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ دَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَاُتِيْنَا بِصَحْفَةٍ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا يُبْكِيْكَ فَقَالَ هَلَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَاَهْلُ بَيْتِهِ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَلَا اُرَانَا اُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا.

حضرت نوفل بن ایاس ہذلی کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہما) ہمارے ہم مجلس تھے۔ اور یہ بہترین ہم نشین تھے ایک دن وہ ہمیں اپنے ساتھ لے آئے جب گھر میں داخل ہو گئے، غسل کیا اور پھر باہر تشریف لائے۔ پھر ہمارے پاس گوشت اور روٹی کا (ملا ہوا) بڑا پیالہ لایا گیا۔ جب پیالہ رکھا گیا تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رو پڑے میں نے کہا اے ابو محمد! آپ کیوں روئے؟ انہوں نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں وصال فرمایا کہ (کبھی) آپ اور آپ کے اہل بیت نے جو کی (روٹی) (بھی) پیٹ بھر کر نہیں کھائی پس میں نہیں خیال کرتا کہ ہم جس (خوش حالی) کے لئے پیچھے چھوڑے گئے ہیں وہ ہمارے لئے بہتر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سِنِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۵۳ عمر مبارک

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبوت ملنے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں رہے۔ اور ترسیٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی

(رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) أَنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً.

اللہ عنہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سُنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور اسی عمر میں حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا بھی انتقال ہوا۔ اور اب میں (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ تریسٹھ برس کی عمر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک پینسٹھ سال کی عمر میں ہوا (پیدائش اور وصال کے سالوں کو ملا کر ورنہ تریسٹھ سال)

عَنْ دَغْفَلَ بْنِ حَنْظَلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً.

حضرت دغفل بن حنظلہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وصال کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینسٹھ سال تھی۔

عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

حضرت ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک نہ تو بہت لمبا تھا اور نہ ہی بہت پست اور آپ کا رنگ نہ تو بالکل سفید (بغیر سرخی کے) تھا اور نہ بالکل گندم گوں (سیاہی مائل) تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بہت زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے چالیس برس کی عمر میں آپ نے اعلانِ نبوت فرمایا پھر دس برس مکہ مکرمہ میں رہے دس سال مدینہ طیبہ میں اور پھر ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہو گیا (عربی دستور کے مطابق کسر کو ذکر نہیں کیا گیا ورنہ آپ کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی) اور (وصال کے وقت) آپ کے سر انور اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشْفُ السِّتَارَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَادَ النَّاسُ أَنْ يَضْطَرِبُوا فَأَشَارَ إِلَى النَّاسِ أَنِ اثْبُتُوا وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَؤُمُّهُمْ وَأَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ مُسْنِدَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ إِلَى حِجْرِي فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُولَ فِيهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ قَالَ عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب۔ وصال مبارک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے آخری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس وقت دیکھا جب آپ نے سوموار کے دن (حجرہ کا) پردہ ہٹایا۔ میں نے آپ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا تو ایسا معلوم ہوا گویا کہ قرآن پاک کا ایک ورق ہے۔ اس وقت صحابہ کرام، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے قریب تھا کہ لوگوں میں حرکت پیدا ہوتی (آپ نے انہیں اپنی جگہ) ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی امامت فرما رہے تھے پھر آپ نے پردہ ڈال دیا اسی دن پچھلے پہر آپ کا وصال ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے (یا آپ نے فرمایا) میری گود سے تکیہ لگایا ہوا تھا۔ آپ نے پیشاب فرمانے کے لیے ایک برتن منگوایا اور اس میں پیشاب فرمایا۔ پھر (کچھ دیر بعد دعا مانگتے مانگتے) آپ کا وصال مبارک ہو گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت دیکھا آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ تھا آپ اس میں دست مبارک ڈالتے اور چہرۂ انور پر ملتے پھر آپ نے دعا مانگی "اے اللہ! موت کی سختیوں پر (یا آپ نے فرمایا) موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے کسی کی آسانی موت پر رشک نہیں آتا جب سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وصال کے وقت اک تکلیف دیکھ چکی ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهٗ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ اِدْفِنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَوَضَعَ فَمَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى سَاعِدَيْهِ وَقَالَ وَانَبِيَّاهُ وَاصَفِيَّاهُ وَاخَلِيْلَاهُ.

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا مِنَ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ.

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو صحابہ کرام میں آپ کے دفن کے معاملے میں اختلاف ہوا (اس پر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سنا ہے۔ جو مجھے (ابھی تک) نہیں بھولا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا وصال اسی جگہ پر ہوتا ہے جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتا ہے (لہٰذا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے بستر ہی کی جگہ دفن کرو۔

حضرت ابن عباس اور ام المومنین حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ نے اپنا منہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان اور اپنا ہاتھ آپ کی دونوں کلائیوں پر رکھا اور فرمایا ہائے نبی! ہائے برگزیدہ! ہائے دوست! (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (انوار نبوت سے) ہر چیز روشن ہو گئی اور جس دن آپ کا وصال مبارک ہوا ہر چیز تاریک ہو گئی اور ابھی ہم نے (مرقد انور کی) مٹی مبارک سے ہاتھ جھاڑے بھی نہیں تھے اور ہم تدفین میں ہی مصروف تھے کہ ہمیں اپنے دلوں کی حالت بدلی معلوم ہوئی (شدت غم کی وجہ سے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال سوموار کے دن ہوا۔

حضرت جعفر روایت کرتے ہیں کہ میرے

رضی اللہ عنہما) قال قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين فمكث ذلك اليوم وليلة الثلثاء ودفن من الليل وقال سفيان وقال غيره سمع صوت المساحي من اخر الليل.

عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنهما قال توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين ودفن يوم الثلثاء.

عن سالم بن عبيد رضي الله عنه وكانت له صحبة قال اغمي على رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه فافاق فقال حضرت الصلوة فقالوا نعم فقال مروا بلالا فليؤذن ومروا ابا بكر فليصل بالناس او قال بالناس ثم اغمي عليه فافاق فقال حضرت الصلوة قالوا نعم فقال مروا بلالا فليؤذن ومروا ابا بكر فليصل بالناس فقالت عائشة رضي الله عنها ان ابي رجل اسيف اذا قام ذلك المقام بكى فلا يستطيع فلو امرت غيره قال ثم اغمي عليه فافاق فقال مروا بلالا فليؤذن ومروا ابا بكر فليصل بالناس فانكن صواحب او صواحبات يوسف قال فامر

والد حضرت امام باقر (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ سوموار کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا پھر اس دن اور منگل کی رات (انتظام خلافت وغیرہ کی وجہ سے) توقف کے بعد آئندہ رات (بدھ کی رات) آپ کو دفن کیا گیا سفیان (راوی) کہتے ہیں کہ امام باقر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسروں نے کہا کہ رات کے آخری حصہ میں کدالوں کی آواز سنی گئی۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف کے صاحبزادے حضرت ابو سلمہ (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک سوموار کو ہوا، اور منگل کو تدفین ہوئی۔

✦ ✦ ✦

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض وصال میں غشی طاری ہوئی پھر آپ کو صحت ہوئی تو فرمایا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ پر دوبارہ غشی طاری ہو گئی۔ پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو پوچھا کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ حاضرین نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے فرمایا حضرت بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور حضرت ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں! (اس پر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میرے والد نرم دل ہیں جب وہ اس جگہ کے مقام انور پر کھڑے ہوں گے اور نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ کیا اچھا ہوتا آپ کسی اور کو حکم فرماتے! پھر آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ جب افاقہ ہوا تو پھر فرمایا بلال کو کہو کہ اذان پڑھیں اور ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں تم تو (ازواج مطہرات) یوسف

بِلَالٌ فَأَذَّنَ وَأُمِرَ أَبُوْبَكْرٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِفَّةً فَقَالَ انْظُرُوْا لِيْ مَنْ أَتَّكِئُ عَلَيْهِ فَجَاءَتْ بَرِيْرَةُ وَرَجُلٌ آخَرُ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَآهُ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَهَبَ لِيَنْكُصَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ يَّثْبُتَ مَكَانَهُ حَتّٰى قَضٰى أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلٰوتَهُ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا يَذْكُرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ إِلَّا ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِيْ هٰذَا قَالَ وَكَانَ النَّاسُ أُمِّيِّيْنَ لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ نَبِيٌّ قَبْلَهُ فَأَمْسَكَ النَّاسُ فَقَالُوْا يَا سَالِمُ انْطَلِقْ إِلٰى صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْعُهُ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَيْتُهُ أَبْكِيْ دَهِشًا فَلَمَّا رَآنِيْ قَالَ لِيْ أَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا يَذْكُرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ إِلَّا ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِيْ هٰذَا فَقَالَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجَاءَ هُوَ وَالنَّاسُ قَدْ دَخَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ السلام والی عورتوں کی مثل ہو راوی کہتے ہیں پھر حضرت بلال کو کہا گیا تو انہوں نے اذان پڑھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا تو انہوں نے نماز پڑھائی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آرام پایا تو فرمایا میرے لیے ایسا شخص دیکھ لاؤ جس کا میں سہارا لوں چنانچہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی) بریرہ اور ایک مرد آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا سہارا لیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے (لیکن) آپ نے اشارے سے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر کسی سے میں نے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے تو میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ لوگ لکھے پڑھے نہیں تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ان کے پاس کوئی نبی بھی نہیں آیا تھا (اس لیے) لوگ (حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کہنے پر اس بات سے) رک گئے پھر صحابہ کرام نے کہا اے سالم! جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار کو بلا لاؤ (آپ فرماتے ہیں) میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس وقت آپ مسجد میں تھے۔ میں حیرانگی (کی حالت) میں رو رہا تھا۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا؟ میں نے عرض کیا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کسی سے یہ بات نہ سنوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ورنہ میں اسے اپنی اس تلوار سے قتل کر دوں گا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا چلو! چنانچہ میں آپ کے ہمراہ آیا اس وقت لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (اندر) داخل ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا

فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْرِجُوا لِي
فَأَفْرَجُوا لَهُ فَجَاءَ حَتَّى أَكَبَّ
عَلَيْهِ وَمَسَّهُ فَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ
وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ قَالُوا يَا
صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَعَلِمُوا
أَنْ قَدْ صَدَقَ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنُصَلِّي
عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ نَعَمْ قَالُوا وَكَيْفَ قَالَ يَدْخُلُ
قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيَدْعُونَ ثُمَّ
يَخْرُجُونَ ثُمَّ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ
وَيُصَلُّونَ وَيَدْعُونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ
حَتَّى يَدْخُلَ النَّاسُ فَقَالُوا يَا
صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَيُدْفَنُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا
أَيْنَ قَالَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي قَبَضَ
اللهُ فِيهِ رُوحَهُ فَإِنَّ اللهَ
لَمْ يَقْبِضْ رُوحَهُ إِلَّا فِي مَكَانٍ
طَيِّبٍ فَعَلِمُوا أَنْ قَدْ صَدَقَ
ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَغْسِلَهُ بَنُو
أَبِيهِ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ
يَتَشَاوَرُونَ فَقَالُوا انْطَلِقْ
بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ
نُدْخِلُهُمْ مَعَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ
فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ
أَمِيرٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

اے لوگو! مجھے راستہ دو چنانچہ انہوں نے آپ کو
راستہ دے دیا۔ آپ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے جسم اقدس پر جھکتے ہوئے اسے چھوا اور پھر آپ
نے آیت پڑھی بے شک آپ بھی وصال فرمانے والے
ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں" پھر صحابہ کرام نے کہا
اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار! کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں!
چنانچہ انہیں معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر
انہوں نے پوچھا اے یار غار رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ
وسلم) کیا ہم رسول اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ پڑھیں
آپ نے فرمایا ہاں (پڑھو) پوچھا کیسے؟ آپ نے فرمایا
ایک جماعت (اندر) داخل ہو تکبیریں کہیں دعا کریں
درود شریف پڑھیں اور باہر آجائیں۔ پھر دوسری جماعت
داخل ہو تکبیریں کہیں دعا کریں اور درود شریف پڑھتے
ہوئے باہر آجائیں یہاں تک کہ (تمام) لوگ فارغ ہو
جائیں۔ پھر صحابہ کرام نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے دوست! کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دفنایا جائے گا آپ نے فرمایا ہاں! پھر پوچھا کہاں!
آپ نے فرمایا اس جگہ جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح
مبارک کو قبض فرمایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح
مبارک، پاک جگہ پر قبض فرمائی ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کو
معلوم ہو گیا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو آپ کے خاص برادری والے غسل دیں۔ ادھر مہاجرین
جمع ہو کر (خلافت کے بارے میں) باہم مشورہ کرنے
لگے۔ پھر انہوں نے (مہاجرین نے) آپ سے عرض کیا
کہ آپ ہمارے ساتھ انصار بھائیوں کے پاس چلیں۔
تاکہ ہم ان کو بھی مشورہ میں شریک کریں۔ (جب وہاں
گئے تو) انصار نے کہا ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ لَهُ مِثْلُ هٰذِهِ الثَّلٰثِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا مَنْ هُمَا قَالَ ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ بَيْعَةً حَسَنَةً جَمِيْلَةً.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُرَبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاكَرْبَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَرْبَ عَلٰى أَبِيْكِ بَعْدَ الْيَوْمِ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ مِنْ أَبِيْكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدًا الْوَفَاةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطٌ لِأُمَّتِيْ لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ.

ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کس شخص میں یہ تین صفات ہیں (جو قرآن کی آیت میں مذکور ہیں) وہ دو میں سے دوسرا تھے جب وہ دونوں غار میں تھے جب انہوں نے اپنے ساتھی سے فرمایا غم نہ کیا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔ پھر آپ نے فرمایا وہ دو کون ہیں؟ (یعنی ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) (راوی کہتے ہیں) پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھایا اور ان کی (حضرت صدیق اکبر) بیعت کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت (طبعی) تکلیف (محسوس کی جیسا کہ آپ کے شایان شان تھی) پائی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہائے تکلیف! (یعنی آپ کو کس قدر تکلیف ہے) (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی تکلیف نہیں آئے گی۔ تیرے والد ماجد کے پاس وہ چیز (موت) حاضر ہوئی جس سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔ اب قیامت کے دن ملاقات ہوگی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے جس کے دو فرط (نابالغ بچے جو مر جائیں اور ماں باپ صابر شاکر ہوں) ہوں اسے اللہ تعالیٰ ان کے سبب جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت سے وہ شخص جس کا ایک ہی نابالغ بچہ مر گیا ہو (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جس کا ایک نابالغ فوت شدہ بچہ ہوا (وہ بھی جنتی ہے) ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ کی امت میں سے جس کا ایک بھی بچہ فوت شدہ نہ ہو تو آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے لیے ذریعۂ نجات ہوں انہیں اتنی تکلیف نہیں پہنچی جتنی مجھے پہنچی ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِیْ جُوَیْرِیَۃَ لَہٗ صُحْبَۃٌ قَالَ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَہٗ وَبَغْلَتَہٗ وَأَرْضًا جَعَلَہَا صَدَقَۃً.

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَۃُ إِلٰی أَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَقَالَتْ مَنْ یَرِثُکَ فَقَالَ أَهْلِیْ وَوَلَدِیْ فَقَالَتْ مَالِیْ لَا أَرِثُ أَبِیْ فَقَالَ أَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ وَلٰکِنِّیْ أَعُوْلُ مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْلُہٗ وَأُنْفِقُ عَلٰی مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنْفِقُ عَلَیْہِ.

عَنْ أَبِی الْبَخْتَرِیِّ أَنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِیًّا جَآءَ إِلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ یَخْتَصِمَانِ یَقُوْلُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا لِصَاحِبِہٖ أَنْتَ کَذَا أَنْتَ کَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَۃَ وَالزُّبَیْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ أَنْشُدُکُمْ بِاللّٰہِ أَسَمِعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ مَالِ نَبِیٍّ صَدَقَۃٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَہٗ إِنَّا لَا نُوْرَثُ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ.

باب ۵۵ وراثت

حضرت عمرو بن حارث، جو حضرت جویریہ ام المومنین (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی) کے بھائی تھے اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل تھا فرماتے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (وصال کے وقت) صرف اپنے ہتھیار، خچر اور کچھ زمین چھوڑی جسے آپ نے (راہ خدا میں) ہم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا، امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپ کا وارث کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا میرے گھر والے اور میری اولاد (اس پر) خاتون جنت نے فرمایا (تو پھر) میں اپنے والد ماجد کی وارث کیوں نہیں ہوں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہو سکتا: یعنی نبی کا وارث نہیں ہوتا (پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کی خبرگیری کرتا رہوں گا جس کی خبر گیری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے رہے اور جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے رہے، میں بھی خرچ کرتا رہوں گا۔

حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ حضرت عباس اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما (خلافت فاروقی میں) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے۔ دونوں ایک دوسرے سے فرما رہے تھے تو ایسا ہے! تو ایسا ہے! (اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ نبی کا ہر مال صدقہ ہوتا ہے البتہ جو اس نے (دوسروں کو) کھلا دیا بے شک ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا۔ اس حدیث میں اور بھی واقعہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری وراثت درہم اور دینار تقسیم نہیں ہوتے ہیں، اپنی ازواج مطہرات کے اخراجات اور اپنے عامل (خلیفہ) کے مصارف کے بعد جو کچھ بھی چھوڑ جاؤں وہ صدقہ ہے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْشُدُكُمْ بِالَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ.

حضرت مالک بن اوس بن حدثان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا (اسی اثنا میں) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت طلحہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم تشریف لائے (اور پھر) حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما بھی آپس میں جھگڑتے ہوئے تشریف لے آئے ان سے (حاضر صحابہ کرام سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں (اور پوچھتا ہوں) جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی ہم جو کچھ چھوڑ جائیں (صدقہ ہے۔ انھوں نے جواب دیا ہے۔ اے اللہ! ہاں (ہم جانتے ہیں) اس حدیث میں طویل واقعہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا قَالَ وَاَشُكُّ فِي الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ درہم و دینار چھوڑے اور نہ ہی بکریاں اور اونٹ (چھوڑے) راوی کہتے مجھے شک ہے کہ (شاید آپ نے) غلام اور لونڈی کے بارے میں بھی فرمایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ.

باب ٥٦ خواب میں زیارت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَصَوَّرُ أَوْ قَالَ لَا يَتَشَبَّهُ بِي.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میری شبیہ نہیں بن سکتا نہیں اپنا سکتا یا (راوی کو شک ہے کہ)

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي.

حضرت ابومالک اشجعی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (واقعی) مجھے ہی دیکھا۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُنِي قَالَ أَبِي فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ قَدْ رَأَيْتُهُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ شَبَّهْتُهُ بِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُشْبِهُهُ.

حضرت عاصم بن کلیب فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں بن سکتا (عاصم بن کلیب فرماتے ہیں) میرے والد نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی۔ اور (یہ بھی) کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب میں) دیکھا ہے) اور آپ کو حضرت حسن بن علی کے مشابہ پایا اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی کہ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہ تھے۔

عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

حضرت یزید فارسی رضی اللہ عنہ جو قرآن پاک لکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دور میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور پھر یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي فَمَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّوْمِ قَالَ نَعَمْ أَنْعَتُ لَكَ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ جِسْمُهُ وَلَحْمُهُ أَسْمَرُ إِلَى الْبَيَاضِ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ حَسَنُ الضَّحِكِ جَمِيلُ دَوَائِرِ الْوَجْهِ قَدْ مَلَأَتْ لِحْيَتُهُ مَا بَيْنَ هٰذِهِ قَدْ مَلَأَتْ نَحْرَهُ قَالَ عَوْفٌ وَلَا أَدْرِي مَا كَانَ مَعَ هٰذَا النَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَوْ رَأَيْتَهُ فِي الْيَقْظَةِ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَنْعَتَهُ فَوْقَ هٰذَا۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي يَعْنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي وَقَالَ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

فرمایا کرتے تھے کہ شیطان میرے مشابہ نہیں ہو سکتا، اس لیے جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ (پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا) کیا تو اس شخص کا حلیہ بیان کر سکتا ہے جسے تو نے خواب میں دیکھا، انہوں نے عرض کیا ہاں میں بیان کرتا ہوں اس کا جسم اور گوشت دو آدمیوں کے درمیان کا جسم تھا، نہ بہت فربہ نہ بہت پتلا نہ بہت لمبا اور نہ ہی بہت پست، گندم گوں سفیدی مائل رنگ سرگیں آنکھیں دلپسند مسکراہٹ خوشنما کناروں والا چہرہ اور کانوں کے درمیانی حصے اور سینے کو پر کرنے والی داڑھی حضرت عوف (راوی) فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں ان صفات کے علاوہ اور کیا بیان کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر تم بیداری کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تو ان صفات سے زیادہ نہ بیان نہ کر سکتے۔

(یعنی واقعی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک ہے۔)

حضرت ابن شہاب زہری اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوسلمہ حضرت ابوقتادہ کے واسطہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق دیکھا یعنی واقعی مجھ ہی کو دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے (حقیقتاً) مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری مثال نہیں بن سکتا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مومن کی خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

* * *

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے

قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اِذَا ابْتُلِيْتَ بِالْقَضَاءِ فَعَلَيْكَ بِالْاَثَرِ.

ہیں میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ جب تو قاضی (منصف) بنایا جائے تو تجھے حدیث کی اتباع لازم ہے۔

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ.

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حدیث مبارکہ دین ہیں پس تم دیکھو کہ اپنا دین کس سے لے رہے ہو (یعنی دین دار اور دیانتدار آدمی سے حدیث لینی چاہیئے(

WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین کے وسیلہ جلیلہ سے آج بتاریخ ۳ ستمبر سنہ ۱۹۸۱ء ترمذی شریف کا ترجمہ مکمل ہوا۔

والحمد للہ علیٰ ذٰلك

بندہ نابکار :- محمد صدیق ہزاروی متوطن موضع چیچرھ ڈاک خانہ چھتر پڑ تحصیل و ضلع مانسہرہ (ہزارہ)

حال مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ أَبُوْ هَانِئٍ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ أَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءَى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ قَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنِّيْ سَأُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ إِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعَسْتُ فِيْ صَلَاتِيْ حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى قُلْتُ لَا أَدْرِيْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ مَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْحَسَنَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن نماز فجر کے وقت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارے پاس تشریف لانے میں تاخیر ہوگئی یہاں تک کہ قریب تھا ہم سورج کو دیکھ لیتے استے میں آپ جلدی جلدی تشریف لائے، نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور آپ نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ نے باآواز بلند فرمایا اپنی صفوں پر ٹھہرے رہو پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے تمہارے پاس آنے سے روکا، فرمایا میں رات کو اٹھا، وضو کیا اور جس قدر نماز میرے لیے مقدر تھی پڑھی، نماز میں مجھے اونگھ آنے لگی حتیٰ کہ میری طبیعت بوجھل ہوگئی، اچانک میں نے اپنے رب کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عرض کیا اے میرے رب! حاضر ہوں۔ فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا میں (اپنے آپ) نہیں جانتا تین مرتبہ کہا۔ فرمایا پھر میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان پائی۔ تو میرے لیے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے اسے (ہر چیز کو) پہچان لیا پھر فرمایا اے محمد! میں نے عرض کیا حاضر ہوں اے رب! فرمایا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں! میں نے عرض کیا "کفارات میں" فرمایا وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا نیک اعمال کی طرف چلنا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور ناگواری کی حالت میں کامل وضو کرنا، فرمایا کس چیز میں؟ میں نے عرض کیا کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا یوں دعا مانگو" اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام کرنے، برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں، اور یہ کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ اور جب کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرے تو مجھے فتنہ سے محفوظ اموت دے دے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے تیری محبت، اور تجھ سے محبت کرنے والوں کا

وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا. قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَهٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ هٰكَذَا ذَكَرَ الْوَلِيْدُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَائِشٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَائِشٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور فرمایا یہ حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ جیسے ولید بن مسلم نے بواسطہ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر روایت کیا انہوں نے فرمایا ہم سے خالد بن لجلاج نے عبدالرحمٰن بن عائش حضرمی سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آگے حدیث ذکر کی اور یہ غیر محفوظ ہے۔ اسی طرح ولید نے اپنی روایت میں عبدالرحمٰن بن عائش سے نقل کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور بشر بن بکر نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے یہ حدیث اسی سند سے روایت کی کہ عبدالرحمٰن ابن عائش نے حضور علیہ السلام سے سنا اور یہ زیادہ صحیح ہے اور عبدالرحمٰن بن عائش کو حضور علیہ السلام سے سماعت حاصل نہیں ہے۔ [1]

[1] بعض معاندنا شرین نے یہ وطیرہ اختیار کر لیا ہے کہ جو احادیث مبارکہ ان کے باطل معتقدات کے مطابق نہیں ہوتیں انہیں کتاب سے ہی نکال دیتے ہیں، چنانچہ حدیث مذکورہ بالا کے ساتھ بھی یہی حشر ہوا، چونکہ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کل [illegible] حدیث کو متن سے نکال کر اولاً حاشیہ میں لایا گیا اور پھر بالکل ہی غائب کر دیا گیا جب کہ یہ حدیث ترمذی شریف کے متن میں موجود ہے۔ حوالہ کے لیے دیکھئے۔

(صحیح الترمذی بشرح الامام ابی بکر ابن العربی المالکی مطبوعہ مصر جلد ۱۲ ص ۱۱۴ تا ۱۱۷، اور تحفۃ الاحوذی جلد ۴ ص ۱۷۴، ۱۷۵) ۱۲ مترجم۔